جئناک بالحق و احسن تفسیرا

درین زمان فرخی اقتران بفضل خداوند قدیر نسخهٔ بے نظیر کتاب دلپذیر یعنی حصهٔ دوم

[illegible]

خلاصة التفاسیر

۱۳۰۹ھ

از نتائج افاضات فصیح التقریر بلیغ التحریر جامع فضائل و کمالات [illegible]

بحسن اہتمام نامی نام حامی اسلام جامع المحامد و المناقب جناب منشی حاجی تیغ بہادر صاحب

در مطبع انوار محمدی واقع لکھنؤ مطبوع شد

المجلد الثانی
ولو اننا

ربط الوہیت اور توحید کے دلائل قاہرہ اور براہین ظاہرہ کے بعد بغرض تسکین فرمایا کہ کفار جو معجزے طلب کرتے ہین اگرچہ ظاہر بھی ہون مگر وہ ایمان نہین لائینگے تفسیر کبیر مین ہے کہ پانچ آدمی بڑے شریر اور تمسخر کرنے والے تھے ۱ ولید ۲ عاصی ۳ اسود بن یغوث ۴ اسود بن مطلب ۵ حارث بن حنظلہ یہ کہا کرتے کہ فرشتے اترین مردے جی اٹھین انکی شہادت پر ہم ایمان لائینگے تردیداً ارشاد ہوا

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا
اور اگر ہم اُتارتے اُنپر فرشتے اور بولتے اُنسے مردے اور جمع کرتے ہم

عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ
اُنپر ہر شے سامنے نہ تھے وہ کہ ایمان لاتے مگر یہ کہ چاہے اللہ لیکن اکثر اُنکے نادان ہین

اگر ہم فرشتے نازل کرتے اور مردے زندہ ہو کر اُنسے درباب تصدیق پیغمبر کلام کرتے اور تمام چیزین اُنکے سامنے جمع ہو جاتین تب بھی وہ ایمان نہ لاتے ہان اگر اللہ چاہے (مگر ان نشانیون سے رجوع بتحقیق اور مشیت الٰہی سے عطائے توفیق کیونکر ہو اسلئے کہ) اکثر اُن مین نادان ہین حق و ناحق کی تمیز نہین رکھتے کبیر (قبلا) مین کئی قرائتین اور معانی مختلف ہین پھر یہ خواہ جمع قبیلے کی ہے یعنے قبیلہ قبیلہ نوع نوع جمع ہون یا جمع ہے قبیل بمعنی کفیل کے یعنے وہ ضامن و شاہد ہون کہ آپ پیغمبر برحق رب العزت کے ہین یا بمعنے پیش ہے یعنے انکے سامنے آجائین

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى
اور ایسے ہی بنائے ہمنے واسطے ہر پیغمبر کے دشمن شیطان انس اور جن کے جی مین ڈالتا ہے بعض اُنکا

بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ
بعض کی بناوٹ کی بات بہکانے کو اور اگر چاہتا رب تیرا نہ کرتے وہ پس چھوڑ انہیں کو اور اسے جو بہتان باندھتے ہین

شیطان متمرد سرکش آدمی ہو جیسے کفار یا بعض شریر آدمی یا دیو ہو جیسے ابلیس اور اُسکی ذریات وحی زاہدی مین ہے کہ عرب ہر ایسی بات کو جو کسیکو بتائی جائے وحی کہتے ہین یہان مراد ہے گمراہ کرنا بری صلاحین دینا شیطانون کے وسوسے زخرف جھوٹ مبالغہ [illegible]

غرور فریب دھوکھا حاصل جسطرح یہ لوگ آپسے تمسخر اور مخالفت کرتے ہین اور دوسرونکو آپکے خلاف آمادہ کرتے ہین ایسے ہی ہمنے ہر پیغمبر کے لیئے جنون اور آدمیون سے دشمن بنائے تھے (تاکہ صدق ونفاق کی جانچ دغا وفا کی آزمایش ہو) ایک دوسرے کے دل مین وسوسے ڈالا کرتا تھا یعنے وہ بات جو بناوٹ اور مبالغے کی تھی اُسکے بہکانے کو بتاتا تھا اور اگر پروردگار عالم چاہتا تو ایسا نکر سکتے پس آپ انھین اسی افترا وطغیان مین چھوڑ دین **ف** ۱ آپ کی تسکین ہے اور تمثیل ہو انبیائے سابقین کی ۲ یہ کہ خالق ہر جزو کل ہر حسن وقبیح کا اللہ ہے ۳ نسبت فعل کفار کیطرف کی یعنی اللہ سے تقدیر اور بندون سے اکتساب ہو اسی پر مدار عذاب و ثواب ہو پس رد ہے اسمین اہل قدر وجبر دونو کا ۴ حکم ترک جہاد منسوخ ہے آیات قتال سے ۵ تعلیم ہو کہ موحد کو زیبا نہین حقیقۃً کسی کو کسی امر کا فاعل سمجھنا **وہم** جبکہ فاعل حقیقی وہی ہے تو جہاد کیسا **دفع** وہ فاعل بھی ہے اور حاکم بھی ہے اور یہی حکم ہے کہ خلاف کورونکو سبب پوچھے یہ کسکی مجال بندگی سے یا قیل وقال ع سخن شناس نئی دلبرا خطا اینست

وَلِتَصْغٰٓى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝

اور تاکہ جھکین طرف اُسکے دل اُنکے جو نہین ایمان لاتے ساتھ آخرت کے اور تاکہ پسند کرین اُسے اور کرین وہ جو کرتے ہین

اقتراف کسب کرنا **اصغا** کان جھکانا یعنے اچھی طرح سننا **افئدۃ** جمع فواد یعنے دل **حاصل** اسلیئے شیاطین باہم وسوسے ڈالتے ہین کہ اُسکی بات دل لگا کر سنے وہ جو آخرت پر ایمان نہین لاتا اور اُسے پسند کرے اور اُنھین کے سے کام کرنے لگے **ف** شیطان اور شریر انسان سبکو بہکاتے ہین مگر فرق یہ ہو کہ اعلی درجے کے مومن مثل انبیا علیہم السلام کے سنتے ہی نہین اور متوسط مثل کبار اولیا کے پسند نہین کرتے اور ادنی یعنے عام متقی اور عبّاد وعلماء ظاہر سنتے بھی ہین دلمین خواہش بھی ہوتی ہے پر عمل نہین کرتے عوام کالانعام عمل کرتے ہین مگر ڈرتے ہین اور کافر گناہ کرتے ہین اور اکڑتے ہین

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ

کیا سوائے اللہ کے ڈھونڈھون پنچ اور وہی ہو جسنے اُتاری طرف تمھاری کتاب تفصیل والی اور وہ لوگ

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝

کہ دی ہمنے اُنھین کتاب جانتے ہین کہ وہ اُتاری گئی ہو تیرے رب کیطرف سے ساتھ حق کے پس ہو جا تو شکیون سے

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

اور کامل ہوگئے کلمے تیرے رب کے سچائی اور انصاف مین اور نہین کوئی بدلنے والا اُسکے کلمونکا اور وہ سنتا جانتا ہے

حَکَم بالفتح پنچ جسے فریقین اپنا فیصل کرنے والا قرار دین **کلمہ** سے مراد قرآن یا احکام یا توحید یا جملہ ارشاد اور یہی اوسط ہے **معالم** کفار حضرت سے کہتے آئے پنچایت کرلین کہ جھگڑا چکلے حکم ہوا آپ کہدین کہ کیا مین اللہ کے سوا کسی اور کو پنچ بناؤنگا اللہ تو وہی ہے جسنے آپ پر کتاب اتاری جسمین پوری تفصیل ہے اور اہل کتاب خوب جانتے ہین کہ یہ حق ہے اور تیرے رب کی نازل کی ہوئی ہے تو شکی نہو جا اور تیرے رب کے کلمات محکمات راستی اور راستبازی مین کامل ہو چکے وہ سب سنتا جانتا ہے اسمین مباحث ہین **بحث اول** امور دین مین کسیکو پنچ بنانیکی دو صورتین ہین اول یہ کہ فریقین کی تصدیق وتکذیب دین کیطرف راجع نہو جیسے اس مسجد کی تولیت یا امامت یا حق خلافت زید کا ہے یا بکر کا اسمین پنچایت اور حکومت جائز ہے اور حضرت علی کی تحکیم اہل شام پر ایسی ہی تھی جسکے انکار سے خواج مقہور و مردود ہو گئے ۲ یہ تکذیب و تصدیق بعینہ مسائل دین یا اصل دین کیطرف منسوب ہو جیسے ہمارے زمانے مین بعض دینی مناظرے جنمین غیر کف پنچ ہو کر ایک کو حق دوسرے کو باطل بنا دیتے ہین یہ قطعاً ممنوع ہے اسلیئے کہ فریقین خواہ اپنے دعوی مین متردد یا اس سے جاہل ہین تو سائل ہین مدعی نہین اور اگر انھین یقین ہے پس یہ علم خواہ بمنصب اجتہاد حاصل ہوا ہے یا بتقلید پس مجتہد پر تقلید حرام اور مقلد کا ترک محل کلام اسلیئے کہ ترک تقلید اگر جائز بھی ہو تو دلیل سے نہ جبر و تحکم سے **وہم** اس بنا پر حنفی کو شافعی قاضی کا فیصلہ یا اسکے عکس جائز نہونا چاہیئے **دفع** حکم قاضی عملاً ہوتا ہے اور یہ بضرورت واجب التسلیم ہے اعتقاد مین اسے دخل نہین **بحث دوم** جب کتاب مفصل اور اہل کتاب اسکے عارف تھے تو یہ طول عمل کیون ہوا **جواب** تفصیل منصف و عاقل کے لیئے ہوتی ہے حق پوش دیوانے نہ مانین تو کیا ہوتا ہے اور اہل کتاب عالم تھے مگر مقر نہ تھے اور یہ لازم نہین کہ آدمی ہر معلوم و متیقن کا اقرار بھی کرلے البتہ جب مقابلہ ہوا ہے تو سر جھکانا اور آنکھین چرانا پڑین بیچارے مشرکین تو تھے ہی کیا شاعر کا گھمنڈ تھا وہ ایک آیت کے مقابلے مین نکل گیا نصارای نجران نے مباہلے مین کیسی جان چرائی یہود نے حکم رجم مین کسطرح زک اٹھائی اور آج بھی آنکھین ہوا کر کان سے میل نکلوا کر آئین کلام کلیم اللہ کے معانی سینِ جبروت طور آنکھون سے دیکھہ جائین **بحث سوم** تمت کلمۃ الخ کبیر قرآن مین جملہ مضمون دو قسم کے ہین اول امور تکلیفیہ یعنے یہ کرو یہ نکرو دوم اخبار گذشتہ ہون یا آیندہ علوی ہون یا سفلی پس خبر کے لیئے صدق اور حکم مین عدل کی قید فرمائی کہ راست و منصفانہ امر مین حکم و حاکم کیا کر سکتا ہے **نکتہ** چونکہ پنچایت ایک امر تابعیت و تردد کا ہے اسلیئے کہ

جو پنچ حکم کرے وہ مانا جائیگا لہذا اللہ تعالی نے منع کیا کہ آپ تمام عالم کے متبوع ہین اور قرآن حق اسمین حاکم و حکم کیسا **بحث چہارم** حضور سے خطاب کہ کیا آپ ایسا کرینگے کیون ہوا **جواب** ۱ اسلئے کہ آپکی اُمت کبھی ایسا خیال نکرے ۲ یہ کہ بادی النظر مین کوئی یہ نہ سمجھے کہ کیسلئے محمد رسول اللہ باوجود کمال حقانیت پنچایت سے روگردانی کرتے ہین اور قریش کی درخواست رد فرماتے ہین ۳ مبادا آپ بوجہ کمال حرص ہدایت واعتماد حقانیت آمادہ ہوجائین کہ خیر یون بھی سہی دروغ گو را تا بخانہ باید رسانید۔ منع فرمایا کہ یہ حقانیت اور نبوت اور کمال یقین کے سزاوار نہین **دعای مجرب** مسلم نے خولہ بنت حکیم سے روایت کی کہ مین نے سنا کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی کہین اُترے اور کہے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اُسے کوئی شئے ضرر نہ دیسکے گی جبتک اسجگہ سے نہ چلا جائے۔ عاجز عرض کرتا ہے کہ یہ دعا اُسی خاندانی طریقے سے ملی ہے اور بارہا اسکا تجربہ ہوا ترکیب یہ ہے کہ سات بار یہ کلمات پڑھکر کلمے کی اُنگلی پر دم کرے پھر وہ اُنگلی تین بار سر کے گرد گھمائے بعد ازان دستک دے انشاء اللہ تعالے جہانتک آواز جائیگی چور یا درندہ گزندہ کوئی ضرر نددے سکیگا مگر جب اُس حلقے سے باہر ہوا اب اثر نرہا

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ
اور اگر اطاعت کرے تو اکثر کی زمین والون سے بھکا دینگے تجھے راہ سے اللہ کی نہین پیروی کرتے مگر گمان کی
وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ يَّضِلُّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ
اور نہین وہ مگر اٹکل کرتے بیشک رب تیرا وہی دانا تر ہے اُسکا کہ بھکا راہ سے اُسکی اور وہ خوب جانتا ہے راہ پانیوالونکو

چونکہ اسرار الوہیت اور علوم نبوت نہایت دقیق ولطیف ہین نہ ہر عقل اسکے قابل نہ ہر دل اسکا محل ارشاد ہوا اسکی جستجو مین کمال احتیاط شرط ہے تم (یعنے اے آدمیو) زمین کے رہنے والون سے اکثر و نکی پیروی کروگے تو وہ تمھین بھکا دینگے اسلئے کہ وہ خود بے علم مجرد گمان اور اٹکل پر حکم کرتے ہین تیرا رب اپنی راہ سے بھکے ہوؤن اور راہ پانیوالونکو خوب جانتا ہے **ف** ۱ مراد اکثر سے کفار مکہ ہین یعنے انکی بات نہ سنیئے ۲ یہ حکم اُسی زمان ومکان سے متعلق ہے اسلئے کہ ضلالت و کفر کثیر بلکہ کل تھا ۳ یا یہ کہ ہمیشہ نادان اکثر اور رو براہ قلیل ہوا کرتے ہین تمھین کثرت پر نظر نرکھنا چاہیئے دیکھو کہ علم وہدایت کدھر ہے اور کیسے گمان اور اٹکل پر نظر و ہم اس مین ظن وقیاس کی مذمت ہے جسپر فقہ کا مدار ہے دفع ظن وقیاس دو ہین ۱ محض بے اصل یا مجرد رائے پر جیسے اہل بدعت اور راہل ضلال کے اصول یا رسم پرستونکا معمول یہ عقلاً ونقلاً

مردود ہے[2] جو علمی مقدمات سے مستنبط کتاب وسنت کی شہادت سے مستفاد ہو وہ واجب العمل ہے اگر تمام جزئیات یقینی ہوتے ظن کو دخل نہوتا تو ہر جزئی کا منکر یقین کا منکر اور کافر سمجھا جاتا ربط کفار سے نفرت دلاکر اُن احکام کا بھی ذکر فرمایا جو باعتبار بشریت کثیر الوقوع اور عند اللہ ممنوع تھے تاکہ مبادا اُن کے فریب مین آجامین پس فرمایا

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا

پس کھاؤ اُسمین سے کہ ذکر کیا گیا نام اللہ کا اُسپر اگر ہو تم آیتوںپر اُسکی ایمان لانیوالے اور کیا ہے تمکو یہ کہ نہ کھاؤ

مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ط

اُس سے کہ ذکر کیا گیا نام اللہ کا اُسپر اور بیشک کھولدیا گیا تمپر وہ کہ حرام کیا تمپر مگر وہ کہ مجبور ہو تم طرف اُسکے

وَإِنَّ كَثِيرًا لَّيُضِلُّونَ بِأَهْوَائِهِم بِغَيْرِ عِلْمٍ ط إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِينَ ۝

اور بیشک بہت لوگ بہکاتے ہین اپنی خواہشون سے بغیر علم کے بیشک رب تیرا وہی داناہے حد سے بڑھجانیوالونکا

جبکہ اکثر گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہین اور اٹکل پر کام کرتے ہین تو تم بھی اے مومنو اُنکے پیرو نہ ہو اور جس حلال جانور کو بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو کھاؤ (کفار جسے اپنے زعم مین حرام ٹھہراتے ہین اُنھین حرام نجانو) اور تمکو کوئی مانع اور کوئی وجہ نہین کہ بسم اللہ سے ذبح کیے ہوئے جانور کو نہ کھاؤ اور تحقیق کہ تفصیل وار بیان کردیے گئے تمپر جو حرام ہین (اور وہ بیان قل لا اجد فیما الخ مین ہے) البتہ ان محرمات سے وہ جانور کھاسکتے ہو جسکی طرف تم مضطر ہو یعنے بھوک سے دم نکلتا ہو یا کوئی زبردست تمھین مجبور کرے کہ کھاؤ نہین تو قتل کرونگا اور وہ قتل پر قدرت رکھتا ہو اُسوقت کھانا جائز ہے اور بہت آدمی ایسے ہین کہ دوسرونکو اپنے خیالات فاسدہ اور خواہش ممنوعہ سے بہکاتے ہین بے جانے بوجھے حلال کو حرام بناتے ہین تیرا رب ایسے حد سے بڑھجانے والونکو خوب جانتا ہے

ف [1] تاکید کی وجہ ظاہر یہ ہے کہ کفار بحیرہ وسائبہ وغیرہ کو حرام جانتے تھے مسلمانونپر تاکید کی گئی کہ اگر تمنے کچھ تردد کیا تو گویا اتباع کفر باقی ہے اگر مومن ہو تو کچھ تردد و توقف نکرو پھر فرمایا کہ آخر سبب ہی کیا ہے کہ کھانے مین تردد کرو ہم حرام جانور تو بیان ہی کرچکے[2] ہر جانور جسپر بسم اللہ کہکر ذبح کرین حلال نہین پس یہ حکم عام نہوگا اسلیئے کہ جسپر غیر خدا کا بھی ذکر ہو یا غیر خدا کا ارادہ کیا جائے یا جو جانور غیر مملوک یا حرام گوشت ہو یا جو ذابح غیر مسلم یا مسلم بحالت احرام ہو یہ سب حلال نہین[3] بغیر علم کے قید سے علما و مجتہدین کی تقلید و اتباع جائز رہے اسلیئے کہ یہ نہ مضل ہین نہ ہوا پرست نہ جاہل **مسئلہ** جس جانور کو بسم اللہ کہکر ذبح کرین اگر حلال گوشت اور مملوک ہو اور ذابح محرم نہو

اور تقرب غیر اللہ مقصود یا مذکور نہو وہ حلال ہو اسمین کلام و تردد ممنوع ہو مسئلہ آیت سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ غیر مذکور ضرور حرام ہو اسلئے کہ مفہوم مخالف حجت نہین پس سہواً بسم اللہ بھولنے والیکا ذبیحہ حلال ہو مسئلہ جان جاتی ہو تو حرمت حرام کی ساقط ہوجاتی ہو جیسا کہ منشاء ہے استثنا کا

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ

اور چھوڑ دو ظاہر گناہ کا اور باطن اسکا بیشک جو کماتے ہین گناہ عوض دیئے جائینگے اسکا کہ کرتے

اُن گناہونکو چھوڑ و جو کھلے ہوئے ہین اور جو چھپے ہوئے بیشک جو گناہ کرتے ہین اُنھین اپنے کئے کی سزا ملیگی درمنثور (ظاہر) محارم سے بدفعلی یا علانیہ گناہ کرنا (باطن) زنا یا چھپکر گناہ کرنا معالم کھلم کھلا زنا ظاہر ہے اور چھپا ڈھکا باطن کلبی نے کہا کہ مرد گھرون مین برہنہ پھرین یہ گناہ ظاہر ہے اور عورتین رانون کو بے پردہ رہین یہ گناہ باطن ہو مین کہتا ہون کہ مرد غرفے پر اکتفا کرین اور عورتین سینہ و سر کھولے بے تکلف رہین لباس وہ نازک کہ تمام ستر معانی شوخ کیطرح نظر و نہین کھپا ہوا اُسپر طرہ یہ کہ پائجامہ کھسا دوپٹا گرا ہوا افسوس کہ ہمارے شہر والون نے اپنے بیاہتیونکی دیکھا دیکھی ان دونو قسمون مین کمال حاصل کر لیا حضرت ستار انکی پردہ پوشی فرمائے یہ کمبخت بے حیائی پھٹے ہوئے کپڑے کیطرح آنکھون سے گرجائے **ف** ظاہر و باطن سے مراد یہ ہو کہ ہر قسم کا گناہ چھوڑ دو صغیرہ ہو یا کبیرہ حق اللہ ہو یا حق العباد کوئی جانسکے یا نہ یا ظاہر کفر ہو اور باطن نفاق یا ظاہر وہ جسپر شریعت احکام مرتب کرے جیسے ترک صوم و صلوۃ باطن وہ جسپر دل منصف شرمائے حق سبحانہ تعالے رد فرمائے جیسے بیدلی و بے پروائی سے نماز پڑھنا روزے مین کھانا ترک مگر مال مردم خواری بدستور حلال سے چشم پوشی مگر شہوت حرام منظور یا باطن سے اصول معاصی مراد ہین جیسے اخلاق خبیثہ ریا حسد نامردی بخل بے وفائی نا راستی فریب جنکا تعلق قلب سے ہے اور ظاہر انکے آثار جس سے اعضا فاسد ہوجائین یا باطن عزم بد ظاہر فعل بد یا اللہ تعالے سے پوری محبت نکرنا اور اُسکے سوا دوسرے کو فاعل جاننا اپنا اختیار صلاح و فساد کا اپنے ہاتھ مین جاننا باطن ہے اور اللہ پر دوسرے کی محبت کو فوق دینا دوسرے کو نفع و ضرر پر قادر جاننا احکام شرع کے ماننے مین رلاے اور نفس کو مشیر بنانا گناہ ظاہر ہے اور سچ تو یہ ہو کہ تصور خودی گناہ باطن ہے اور خود پرستی گناہ ظاہر ہے ؎ اے کاش نبودے اے عراقی ، کز تست ہمہ فساد باقی

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ

اور نہ کھاؤ اسمین سے کہ نہین لیا گیا نام اللہ کا اُسپر اور بیشک وہ گناہ ہو اور بیشک شیطان ڈالتے ہین

إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ ۝

طرف اپنے دوستونکے که جھگڑین تمسے اور اگر اطاعت کی تمنے اُنکی تو بیشک تم شرک کرنیوالے ہو (جاؤگے)

اور جسپر بسم اللہ نکہی جاے نہ کھاؤ اسلئے کہ وہ گناہ کی بات ہی اور شیطان تو اپنے تابعین و احباب
یعنی کفار و فساق کے دل مین ڈالا ہی کرتے ہین کہ تمسے جھگڑین اگر تمنے اُنکا ساتھ دیا اور اطاعت
کر لی تو شرک کرنے والے ہوجاؤگے اسباب فارسیون نے قریش سے کہلا بھیجا کہ تم پوچھو کہ
اللہ کا مارا حرام اور تمھارا مارا حلال ہو ارشاد ہوا شیاطین (آتش پرست فارس اپنے دوست
یعنی مکے والونکو تعلیم کرتے تھے کہ وہ آپ سے جھگڑین آپ نہ اُدھر توجہ کیجیے نہ اُنکی بات مانیے اس لیے
ڈرایا کہ نہین تو مشرک ہوجاؤگے **ف** دونو موتین بحکم خدا ہین کہین واسطہ مخفی ہی جیسے بیماری
یا اور کوئی افتاد کہین واسطہ ظاہر ہی جیسے ذبح و قتل پھر ملک الموت ہر جگہ متوسط مگر حلت تخصیص
و امتیاز شرعی پر موقوف ہی اور وہ ذبح ہے کبیر عطا سے مروی ہی کہ یہ حکم عام ہر شراب و
طعام کو شامل ہی بدون بسم اللہ کے کوئی کھانا حلال نہین مگر یہ عموم کلوا واشربوا کو مقید اور اجماع
امت کو برہم کرتا ہی باتفاق ذبح جانوران حلال گوشت مین اسکا فائدہ مرتب ہوتا ہی ہدایہ امام مالک
متروک التسمیہ کو مطلقاً حرام اور امام شافعی ہر حالمین حلال فرماتے ہین اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر عمداً
بسم اللہ چھوڑ دے تو حرام ہی اور بھول جائے تو حلال ہی جسطرح شافعیہ کا قول مخالف جمہور اور
بقول ابو یوسف قابل التفات نہین ایسے ہی قول مالکیہ کا قابل ترمیم ہی فرمایا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا اے اللہ تو ہماری بھول چوک پر گرفت نکر اور جب نسیان عارض ہوا تو
اسلام قائم مقام ذکر ہے اور احادیث اسکے معین ہین **اعتراض** آیت عام ہی خبر واحد یا قیاس سے
اسکی تخصیص خلاف ہی **جواب** ذکر عام ہی زبان سے ہو یا دل سے اور حالت نسیان حالت محو ہے
اثبات امر کے قابل پس انقیاد و اسلام معتبر اور ذکر مسلم ہوگا اور کلمہ (مذکر) یاد دلا رہا ہے کہ نسیانی حالت
نہو پھر یہ ارشاد کہ درصورت اتباع مشرک ہوجاؤگے خواہ اسیلئے ہے کہ وہ بتونکے نام سے ذبح
کرتے تھے اور یہ شرک ہے یا یہ کہ حلال شرعی کو کفار کی طرح حرام جاننا کفر ہے **ربط** کفار
کی اتباع سے منع کرکے اُنکی حالت سے نفرت دلانے کے لیئے ایک مثال بیان فرمائی

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ

کیا جو تھا مردہ پھر جلایا ہمنے اوسکو اور بنایا واسطے اوسکے نور چلتا ہی ساتھ اوسکے آدمیون مین مثل اوسکے ہی کہ مثل اوسکے (بیچ) اندھیرون

لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

نہین نکلنے والا اوس سے ایسی ہی اچھے دکھائی گئے ہین کفار کو وہ کام کہ تھے کرتے

ایک مردہ جسے اللہ نے زندہ کیا اور روشنی عطا فرمائی اوسکے ذریعے سے چلتا پھرتا ہی کیا اسکی مثال اور اوسکی مثال برابر ہوجائیگی جو ایسے تاریکی مین ہو کہ نکل ہی نسکے ہم کفار کو اون کے اعمال ایسے ہی اچھے کر دکھاتے ہین اسکی شان نزول مین کچھ اختلاف ہی معالم کہا ضحاک نے حضرت عمر اور ابو جہل کی شان مین اوتری کہا عکرمہ نے عمار بن یاسر اور ابو جہل کے حق مین اوتری کہا ابن عباس نے ابو جہل نے حضور اقدس پر گوبر اور نجاست ڈالے تو حمزہ کو خبر ملی اور یہ ابھی تک مسلمان نہوئے تھے مگر نہایت غضبناک ہو کر ابو جہل پر جھپٹے اور کمان اوٹھائے ہوے تھے ابو جہل بولا آپ یہ تو دیکھین کہ ہمارے معبودون پر گالیان پڑتی ہین ہم بیوقوف ٹھہرائے جاتے ہین حمزہ نے کہا اسکا کیا افسوس ہی تم پتھرون کو پوجتے ہو اللہ کو چھوڑکر اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اللہ تعالی نے یہ مثال نازل فرمائی کہ تمہارے چچا حمزہ کفر مین مردہ تھے ہمنے روح ایمان عطا کی اور اسلام دیا اور ابو جہل کفر کی تاریکی سے نکل ہی نہین سکتا انکا اوسکا مقابلہ کیا

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ۭ وَمَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝

اور ایسے ہی بنائی ہمنے ہر بستی مین بڑے اوسکے گناہگار تاکہ مکر کرین اوسمین اور نہین مکر کرتے مگر اپنی جانون پر اور نہین شعور کرتے

یعنی جسطرح ابو جہل وغیرہ آپکے ساتھ عداوت کرتے ہین خود گمراہ دوسرونکو بہکاتے ہین ہر بستی مین ایسے ہی سرکش گناہگارون کے افسر بنائے ہین تاکہ مکر و تدبیر کرین اور دوسرونکو بہکائین اور ہمارے بندون کا امتحان ہو مگر انجام یہ ہوتا ہے کہ یہ مکر اونہین پر اولٹ پڑتا ہی اور اونہین اپنے اس بے تمیزی کی خبر بھی نہین ہوتی سب پیغمبرون کو ایسے مفسدون سے پالا پڑتا رہا ہی معالم قریش نے مکے کی گلی کوچے مین چار چار آدمی بٹھا دیے تھے کہ لوگونکو منع کرین اور جو مسافر آئے اوسے خبردار کردین کہ آپ کی بات نہ سننا معاذ اللہ ساحر و کذاب ہین

وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰي نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ

اور جب آتی پاس اونکے کوئی نشانی کہا نہ ایمان لائینگے ہم یہان تک کہ دیے جائین ہم مثل اوسکے کہ دیے گئے پیغمبر اللہ کے اللہ

اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ
خوب جانتا ہے جسطرح رکھتا ہے نبوت اپنی اب پہونچیگی اونہین جو گناہگار ہوئے ذلت

عِنْدَ اللّٰهِ وَعَذَابٌ شَدِيْدٌ بِمَا كَانُوْا يَمْكُرُوْنَ ۝
پاس سے اللہ کے اور عذاب سخت اسلیے کہ تھے مکر کرتے

جب کوئی معجزہ یا دلیل ظاہر کفار کے پاس آتی ہے کہتے ہین ہم تو ایمان نہ لائینگے مگر جبکہ ویسے ہی معجزے ہمین دیے جاوین جو دوسرے پیغمبرون کو دیے گئے تھے اور اللہ خوب جانتا ہے جسطرح اور جہان منصب رسالت کو رکھتا ہے جو گناہگار منکر ہین اونہین اللہ کی طرف سے عذاب سخت آئیگا یہ سزا ہے اوس مکر اور انکار کی کہ کرتے ہین معالم کفار مکہ طرح طرح کی باتین بناتے ولید بن مغیرہ نے کہا اگر نبوت حق ہوتے تو مین حقدار تہا اسلیے کہ مال و اولاد مین بڑا ہوا ہون ابوجہل نے کہا مین سزاوار تر تہا پہر کہنے لگے جب تک ہمارے پاس وحی نہ آئے ہم ایمان نہ لائینگے کبیر وہ کہتے علیحدہ علیحدہ ہمارے نام اللہ کی طرف سے خطاب آئین ارشاد ہوا یہ اونکی باتین ہین اور اللہ تعالی نبوت جسے چاہے دے تمہاری فرضی شرافت وہان معتبر نہین ہان ان منکرون کو ذلت دنیا مین اور عذاب آخرت مین نصیب ہوگا

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ
پس جسکو چاہے اللہ یہ کہ رہنمائی کرے اوسے کہولدیتا ہے سینہ اوسکا واسطے اسلام کے اور جسے چاہے یہ کہ

يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۚ
بہکاوے اوسے کرتا ہے سینہ اوسکا تنگ بند گویا چڑھتا ہے آسمان پر

كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
ایسے ہی ڈالتا ہے اللہ نجاست اونپر جو نہین ایمان لاتے

جسے اللہ ہدایت کرنا چاہتا ہے اوسکا سینہ نور اسلام سے کہولدیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرنا چاہتا ہے اوسکا سینہ تنگ کردیتا ہے گنجایش کلمہ توحید نہین ہوتی اوسکی مثال ایسی ہے جیسے آسمان کا چڑھنا یعنے اوسپر امر حق ایسا ہی دشوار ہوتا ہے جیسا آسمان کا چڑھنا یا وہ طلب حق مین ایسا عاجز اور مشغول شرک میں ایسا بے اختیار ہوجاتا ہے جیسے کوئی آسمان پر چڑھے اور متنفر و متحیر بے تقاضا ہو یونہین اللہ ناپاکی اور عذاب ایمان نہ لانے والون پر ڈالتا ہے شرح صدر در منثور مین ہے کہ اصحاب نے پوچھا فرمایا نور ہے کہ دل مین ڈالا جاتا ہے دل وسیع ہوجاتا ہے انوار ایمان کی

گنجایش ہو جاتی ہی عرض کی یا رسول اللہ اسکی علامت کیا ہی فرمایا آخرت کی طرف توجہ دنیا سے انقطاع مرنیکا سامان کرنا ضیق صدر تنگی جسمین وسعت امر حق کی نہو معالم حضرت عمر نے ایک اعرابی سے کہا حرج کیا شے ہی اعرابی بولا وہ درخت جو درختون کے جھنڈ مین ہوتا ہے اوسکے پاس نہ چرواہا جا سکے نہ کوئی جانور فرمایا یہی حال ہی منافق کے دل کا اوسکے قریب امر خیر نہین جا سکتا (ضیق و حرج) کے ایک ہی معنی ہین رجس نجاست اور عذاب **ف** آیت مصرح ہی کہ خیر و شر ہدایت و ضلالت اللہ ہی کی طرف سے ہی اور اشارہ ہی کہ اللہ اسباب مہیا کر دیتا ہی اور کسب بندے ہی کی طرف منسوب ہے جیسا کہ فرمایا کہ ہم شرح صدر کر دیتے ہین جو سبب ہی قبول خیر کا اور سینہ تنگ کر دیتے ہین جو باعث ہی حصول شر کا **لطیفہ** اسلام کو فراخی سے اسلیے تشبیہ دی کہ مومن حسن اعتقاد کی نظر سے عرش و فرش کو حادث اور جملہ ممکنات قدرت کا محیط ہی ذات حق اوسکے دل مین جلوہ فرما ہے بخلاف کافر کے کہ اوسکے خیالات تنگ نظر کوتاہ ہمت پست بہت بڑھا تو زمین و آسمان کی کچھ محدود خیالات بن گیا وہ گنجایش نہین

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

اور یہ راہ ہی تیرے رب کی سیدھی بیشک کھول دین ہمنے نشانیان واسطے اوس قوم کے کہ نصیحت قبول کرتے ہین

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

اونکے لیے دار السلام ہی (اونکے رب کے پاس) اور وہی مولا اونکا ہی بسبب اوسکے کہ تھے کرتے

یہ (یعنی قرآن یا اسلام یا ارشاد پیغمبر) تیرے اللہ کی راہ راست ہی اور ہمنے تو سمجھنے والونکے لیے دین حق کی نشانیان ظاہر کر دین (جو اسے مانے) اونکے لیے جنت ہی اور اللہ اونکا دوست حمایتی مولا ہی یہ سب انعام اوس کام کا ہی جو وہ دنیا مین کرتے تھے دار السلام گھر سلامتی کا جنت اسلیے کہ وہان سلامتی ہی سلامتی ہی اور سلام اللہ تعالی کا بھی نام ہی یعنی وہ گھر جو اللہ تعالی کی رضا و قرب کی جگہ ہی اور اضافت دار کی سلام کی طرف اظہار شرافت و ترغیب مومنین کے لیے ہو گی معالم اسلیے کہ فرشتے اوسمین آئینگے اور مومنین پر سلام کرینگے اور اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کا دیدار نصیب ہوگا

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ

اور جسدن جمع کریگا اون سبکو اے گروہ جن کے بیشک بہت لیلیا تمنے آدمیون سے اور کہا

اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ

دوستون نے اونکے آدمیون سے اے رب ہمارے فائدہ اوٹھایا ایک ہمارے نے دوسرے سے اور پہونچے ہم اپنی مدت کو جو

دنیا کی زندگی نے بہکا دیا اور آخرکار اپنی جانوں پر خود گواہ ہوئے کہ وہ لوگ کافر تھے آیت مین کئی بحثین ہین اول کلمۂ جن کی سبقت سے مفہوم ہوا کہ جن خلقت مین آدم سے مقدم ہین دوم (منکم) سے سمجھا گیا کہ جنون مین پیغمبر بھی ہوئے ہین ضحاک کا یہی قول ہی اور مجاہد نے کہا جنون مین منذر (ڈرانے والے) ہوئے ہین یعنے انبیاء بشر سے سنکر اپنی قوم کو ڈراتے جیسا کہ سورۂ جن سے بھی ظاہر ہی اور ضحاک کے قول پر تردید طویل صاحب تفسیر کبیر نے لکھی اور تاویل مفسرین نقل کی مگر بظاہر کوئی وجہ نہین کہ ہم ظاہر آیت سے خواہ مخواہ انکار کرین سمجھین اگر ہو تو چشم ما روشن اور نہو تو ہمین ضرورت بھی نہین اور ابن عباس سے صاحب رسالۂ احکام الجان نے نقل کیا کہ یوسف نامی ایک جن اپنے قوم مین پیغمبر ہوئے ہین واللہ اعلم سوم شہادت اول مین تصدیق ہی کہ پیغمبر آئے تھے اور شہادت دوم الزام ہی کہ ہم کافر ہین چہارم کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ جوابات کفار مین کہین انکار اور کہین اقرار مختلف بیان اس لیے ہین کہ وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اور کفار خوف سے کبھی کچھ کبھی کچھ کہینگے ف بیشک دروغ گو را حافظہ نباشد اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ بیانات مختلف مختلف گروہوں کے ہون

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۝

اسلیے ہو کہ | نہین | رب تیرا | ہلاک کرنیوالا | بستی کا | ظلم سے | حالانکہ اہل اوسکے | بیخبر ہون

یعنے تمام نصایح اور نظایر و تہدیدات اسلیے ہین کہ تیرا رب قدیر کسی بستی کو برباد نہین کرتا ایسے حالت مین کہ اوسکے رہنے والے آنے والے بلا سے بےخبر ہون یعنے پہلے اونہین تنبیہ ہوتی ہے پھر گوشمالی۔ پہلے پیغمبر یا اون کے نائب واعظ ناصح سمجھاتے ہین خیال نہ کیا تو ملا نکیر عذاب سنا ہوا آنکھون سے دکھاتے ہین القری مین لام جنس ہے تو عام ہوگا یا عہدی ہی تو مکہ مراد ہوگا اور اول ہی اولی ہی ف اگر انسان سر جھکائے تو خود دیکھ لے کہ اوسے ہر آن مین ایک ڈرانے والا ڈراتا ہی دیدۂ عبرت ہنگامۂ محشر دنیا مین دکھاتا ہی

اور ہر ایک عمل کے واسطے درجے مختلف ہین ادنی اوسط اور اعلی

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝

اور واسطے سبکے درجے ہین اوس سے کہ کیا اور نہین تیرا رب غافل اوس سے کہ کرتے ہین

عذاب ہو یا ثواب اور اللہ تعالی تمہارے اعمال کے حسن و قبح و مقدار جزا و سزا سے بےپروا اور بیخبر نہین

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ

اور رب تیرا | غنی ہے | صاحب رحمت | اگر چاہے لیجائے | تمکو | اور قائم مقام کرے

مِنۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ؕ

تمہارے بعد جیسے چاہے جسطرح پیدا کیا تمکو ذریت سے پچھلی قوم کے

اور تیرا رب بے پرواہی اوسے کسیکے عبادت کی پروا نہین بڑا رحمت والاہی جسقدر چاہے بخشش کرے وہان کمی نہین اگر چاہے تو تم سب کو فنا کردے اور دوسرے خلقت تمہاری بعد پیدا کرے اور یہ دعوی نہین بلکہ دیکھ لو جسطرح تمکو دوسرے قومون کے بعد پیدا کیا معالم یکے ڈالونکو ڈراتا ہی کہ جسطرح تمہارے باپ دادے نرہے تم بھی نہ رہوگے نکتہ آیت سے نکل سکتا ہی کہ اگر بعد حشر ونشر کے کوئی اور مخلوق بھی پیدا کیے جاے تو عجب نہین البتہ ہمکو اوسکا علم نہین دیا گیا

اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

بیشک جو وعدہ دیے جاتے ہو تم آنیوالاہی اور نہین تم تھکانیوالے کہدیجیے ای قوم کام کرو اپنی جگہہ

اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

مین بھی کام کرنیوالاہون پس اب جان لوگے کون ہی کہ ہوا واسطے اوسکے انجام گھر کا بیشک نہین فلاح پاتے ظالم

عاقبت آخر وانجام مراد اس سے خیر وحسن انجام دار گھر مراد پچھلا گھر یعنے حسن انجام خوبی دار آخرت اسمین شک نہین کہ جو تمسے وعدہ حشر ونشر وجزا وسزا کا کیا گیا ہی وہ آنے والاہے ٹل نہین سکتا اور تم اللہ سے بھاگ نہ سکوگے وہ تمہارے احضار اور انتقام سے عاجز نہوگا اے نبی کریم آپ منکرین سے کہدیجیے کہ اے لوگو اپنی جگہہ پر کام کیے جاؤ اور مین بجاے خود کام کر رہا ہون اب کہلا جاتا ہی کہ آخرت کی خوبیان کسکے لیے ہو مین اور شان یہ ہی کہ ظالم فلاح ورستگاری نہین پاتے واضح رہے کہ یہ اور تمام آیتین اسی قسم کی جنمین ترک دینی آزادی مفہوم ہو بعض مفسرین کے نزدیک آیات جہاد سے منسوخ ہین مگر بحسب راے صاحب تفسیر کبیر نسخ کی ضرورت نہین اسلیے کہ جہاد کا فائدہ اسقدر ہی کہ راہ پر آئین ترک کرنے والونکی مزاحم بھی نہون لیکن اگر باز نہ آئین تو تلوار سے بچین دنیا مین محفوظ آخرت مین ماخوذ ہون لیکن انکی قلبی شقاوت اور عملی کثافت آب شمشیر سے نہین دہل سکتے ربط تخویف وتہدید کے بعد اون کے بیہودہ مراسم اور بیجا طریقے بیان فرماے

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ

اور ٹھیرالیا واسطے اللہ کے اوسمین سے کہ پیدا کیا کھیتی سے اور جانورون سے حصہ پھر کہا یہ واسطے اللہ کے گمان مین اپنے

وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ

اور یہ واسطے ہمارے شریکون کے پس جو کہ ہی واسطے اونکے شریکون کے نہین پہنچتی طرف اللہ کے

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلٰى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝

اور جو ہی واسطے اللہ کے پس وہ پونہچتی ہی طرف اونکے شریکون کے برا ہی جو حکم کرتے ہین

شرکا جمع شریک مراد اس سے ہر معبود باطل جسے تعظیم واطاعت وعبادت و قدرت وغیرہ
مین اللہ کا شریک قرار دین اسلیے فرمایا شرکائہم اون کی شریک یعنی حقیقت مین نہین بلکہ
اونکی بنلے اور اپنی طرف سے ٹھہرائے ہوے شریک ہین معالم کفار عرب کا معمول تہا کہ کہیت
کے پیداوار اور جانورون مین خیرات نکالتے ایک حصہ حضرت صمد کے نام کا ایک حصہ صنم کے لیے
نذر اللہ جہان مسکین کو دیتے نذر بت اون کے مجاور لیتے فرمایا کہ اللہ کے واسطے کہیت اور
جانورون کے پیداوار مین حصہ قرار دیا اور بولے یہ اللہ کا ہی اپنے گمان مین (اسلیے کہ حقیقت
مین تو سب اللہ ہی کا ہی یا یہ کہ کفار کے نذر مقبول نہین صرف اون کے زعم مین وہ للہ تہا
نہ عند اللہ) اور یہ دوسرا حصہ ہمارے شرکا یعنے معبود باطلہ کا ہی پھر جو حصہ اون کی بتونکا ہوتا اللہ
کی طرف نہ پونہچتا اسطرح کہ اگر کچہ اوسمین سے مل جاتا تو نکال لیتے اور کہتے یہ محتاج وحاجتمند ہین
اور حصہ اللہ کا ہوتا وہ ان بتون کے حصے مین مل سکتا اسطرح کہ اگر کچہ نذر اللہ ادہر ملجاتا تو نہ نکالتے
اور کہتے اللہ غنی وبے نیاز ہی ایسے ہی اگر نذر اللہ ہلاک وضایع ہو تو ہو جاے مگر بتونکا حق اگر
ضایع ہو تو نذر اللہ سے پورا کرو دین کیا برا ہی جو حکم کرتے ہین کیسے انکی سمجھ پر پتھر پڑے ہین
کہ ایک تو مخلوق اور مخلوق بہی وہ جو سب مین ذلیل وابتر یعنے پتھر حضرت خالق کے شریک
ٹھہرائین اوسپر طرہ یہ حق اللہ موخر اور ناحق کے حقوق مقدم بنائین ف اسی کے مثل ہی ہمارے
عوام کا اعتقاد مثلاً شیخ سدو یا بیلے کا مرغ ممکن نہین کوئی اودہر نظر اوٹھائے قربانیکا بکرا اگر
آبہی گیا تو بوجہہ اوتارنے کے طور پر شبرات کا حلوا عید کی سوئین یا مثل اسکے اور بیاہ شادی
کی رسوم باپ دادے کے معمول اگرچہ بعض حرام بعض مباح بعض فضول بہی ہین مگر یہ اہتمام
یہ احتیاط یہ پابندی کہ ممکن نہین سر مو فرق ہو البتہ صدقہ فطر قربانی زکوۃ عقیقہ دعوت ولیمہ
حقوق اہل وعیال صلہ رحم وغیرہ ہو یا نہ گو ہم بعینہ اس آیت کا مصداق نہین کہہ سکتے
مگر قریب قریب ضرور ہی مسئلہ نذر غیر اللہ حرام اور شرک ہی اور وہ یہ ہی کہ کسی جانور
یا مال کو کسی کے نام پر مخصوص کر دے اور یہ سمجھے کہ یہ اوسے پونہچیگی بخلاف فاتحہ کے
کہ اوس مین نذر اللہ اور ثواب نذر جو نذر کرنے والے کا حق تہا کسی مسلمانکو بخشا جاتا ہے
وہ باتفاق اہل سنت جائز اور ثابت ہی

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ

اور ایساہی اچھا دکھایا بہتونکو مشرکین سے مارنا اونکی اولاد کا اونکے شریکون نے تاکہ ہلاک کردین اونکو

وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ

اور تاکہ چھپائین اونپر دین اونکا اور اگر چاہتا اللہ نہ کرتے اوسے پس چھوڑ اونھیں اور اوسے جو بہتان باندھتے ہین

ایسے ہی یعنے جسطرح وہ لوگ مالون مین حماقت وجہالت کرتے ہین جانون مین بھی ویسا ہی اونکا اچھا دکھایا اون کے شرکانے بہتونکو اونکی اولاد کا قتل کرنا ابن مسعود کفار کا قاعدہ تہا کہ اکثر لڑکیان زندہ گاڑ دیتے کہ انہین کہان سے کہلائینگے یا نکاح کس سے کرینگے جیساکہ ہمارے ہندوستان کے بعض اقوام ہنود مین کبھی وقت یہ عادت تھی اور کبھی کسی حاجت کے وقت نذر کرتے کہ فلان کام ہوجائے توہم اپنا لڑکا نذر کرینگے یعنے ذبح کرینگے فرمایا کہ یہ اسلیئے تہا کہ وہ ہلاک ہوجائین دنیا مین بسبب قلت کے اور آخرت مین اس فعل قبیح کے قصاص وعذاب سے اور تاکہ اونپر اونکا دین اسمعیل مشتبہ اور مختلط ہوجائے اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نکرتے پس آپ اونہین چھوڑ دین اور اوس بہتان اور غلط گمان کو جو کردین **مسئلہ** جسطرح مال مین غیر اللہ کے نذر حرام ہی ایسے ہی جان مین پس جو لوگ کسی کے عشق مین آپکو ہلاک کرتے ہین یا اپنے کسی عضو کو بیکار وضایع کرڈالتے ہین وہ اس آیت کے حکم مین داخل ہین **مسئلہ** حرام ہی لڑکون کو امام حسین یا کسی اور کا فقیر بنانا **مسئلہ** حرام ہی لڑکے کے سر پر کسی پیر کی چوٹی رکھوانا **مسئلہ** جائز نہین اس نیت خاص سے غلام جیلانی یا غلام پیر وغیرہ نام رکھنا کہ یہ اون کے نذر اور غلام ہوچکے اسلیئے کہ یہ تمام صورتین قریب قریب داخل ہین

وَقَالُوا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ
اور کہا یہ جانور ہین اور کھیت اچھوتے نہ کھائیگا اوسے مگر وہ کہ چاہین ہم اپنے گمان مین اور جانور ہین کہ حرام کیگئ

ظُهُوْرُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۗ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝
سواریان اونکی اور جانور ہین کہ نہین یاد کرتے نام اللہ کا اونپر افترا کرنا اللہ پر اب بدلا دینگے ہم اونکو بسبب اوسکے کہ تھے بہتان باندھتے

حجر بمعنے محجور رو کا ہوا ممنوع اور ایک قرارت مین بضمتین بمعنی تنگ کے آیا ہی حاصل کہتے ہین یہ جانور اور کھیت روکے گئے ہین اسے کوئی یعنی عورتین نہ کھائین مگر جسے ہم چاہین یعنے مرد جیسا کہ بحیرہ کے بیان مین گزرا کہ مرد کھائین عورتین قریب نجانے پائین اور بعض جانور وہ ہین جنپر سواری اور بار برداری اور تمام خدمتین حرام کرلین تھین اور وہ سائبہ یعنی سانڈ تھے اور بعض جانور وہ ہین جنپر ذبح کے وقت خدا کا نام نہ لیتے تھے تو نپر چڑھاتے اور اللہ پر افترا کرتے کہ وہ اس فعل سے راضی یا اس حکم کا جاری کرنیوالا ہی اس بہتان کی سزا آپ پالینگے دنیا مین مسلمانون کی تلوار سے اور آخرت مین عذاب نار سے **ف** آیت مین تین امر ہین **اول** بعض جانورون کا بعضونپر حرام اور بعضونپر حلال کرلینا اسکی نظیر ہمارے زمانے مین شیخ سدو کے بکرے اور بیٹے کے مرغے اور دوسری مخصوص نذرین ہین اور بی بی کے دانا کھانے والی عورتون نے پورا عوض مردون سے لے لیا (صحنک) جسپر حضرت خاتون جنت جناب سیدۃ النساء رضی اللہ تعالی عنہا کا فاتحہ دیتے ہین مردون پر بلکہ وہا جو عورتونپر حرام اور کنواریان یا ایک مرد پر بظاہر کفایت کرنیوالیونپر حلال بنالیا معاذ اللہ یہ کیسا بہتان وافترا ہی البتہ کوئی کھانا صرف اس نیت سے کہ صلحا کے کھلانے مین حسن وقبول واثر منقول و اتباع طریق معمول ہی عوام کو نہ دیا جاوے تو مضائقہ نہین اسلیے کہ فرمایا لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الخ صدقات اون محتاجون کے لیے ہین جو اللہ کی عبادت مین محصور اور کسب معاش و تدبیر کار سے مجبور ہوگئے ہین اسمین ایک قسم کی تخصیص پائی جاتی ہی صفحہ (۲۱۵) مین اسکی تفسیر دیکھیے **دوم** جانورون سے نفع حرام کرلینا ہمارے زمانے کی مسلمانونمین بھی اسکا شعبہ ہی کہ بعض جانور کسی بزرگ کے لیے خاص ہوجاتے ہین اور بعض چیزین اچھوتی قرار پاتی ہین ہان اس مصلحت سے کہ ہر وقت توفیق خیر اور مساعدت وقت نہین ہوتی خاص اللہ کے لیے

کوئی چیز علیحدہ کردین اور ایک انتظام خاص وطرز مقبول سے اوسے نذر اللہ کرین تو کچھ ہرج نہین اسکی تائید بال زکوۃ علیحدہ کرنے مین پائی جاتی ہی سوم نذر غیر اللہ الامان یہ بالکل مخالف پیرون مین پہیلی ہوئی ہی جسکا ذکر وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ مین ہوگیا یہ تمام امور اللہ پر بہتان اور اسلام کے خلاف شان ہین صراحۃً ومشابہۃً دو نو طرحسے بچنا واجب ہی

اشتباہ اور اتہام سے بچ	تابمقدور ایسے کام سے بچ

وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰٓى اَزْوَاجِنَا
اور کہا جو　پیٹون مین ہی　ان　جانورونکے　خالص ہی　واسطے ہمارے مردونکے اور حرام ہی　ہماری　بیبیون پر

وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ
اور اگر　ہو　مردہ　پس وہ سب اوسمین شریک ہین　اب بدلا دیگا اونکو　اونکے وصف کا　بیشک اللہ حکمت والا دانا ہی

کہتے ہین جو بچہ جانورون کے پیٹ مین ہی وہ مرد کہائین عورتونپر حرام ہی اور اگر وہ مردہ نکلے تو عورت مرد سب ملکر شریک ہین اللہ تعالی اون کو اس بیہودہ گوئی کے جلد سزا دیگا وہ حکیم ودانا ہی ف یہ بحیرہ اور وصیلہ ہی اسکی تفسیر صفحہ ٥٨٣ جلد اول مین ہی حکم مافی بطون سے باتفاق پیٹ کا بچہ مراد ہی زندہ ہو یا مردہ امام شافعی اور ابو یوسف ومحمد کے نزدیک ہر حال مین حلال ہی اور امام ابو حنیفہ اور حسن وزفر کے نزدیک زندہ حلال اور مردہ حرام ہی احمدی دلیل شافعیہ کی یہ ہی کہ قرآن سے مردہ ہو یا زندہ دونو کی حلت ثابت ہی البتہ اول مین تحریم پر الزام دیا کہ عورتونپر کیون حرام ہی اور دوم مین تفریق پر الزام دیا کہ کیا سبب ہے مردے مین سب شریک اور زندے مین عورتین محروم اور سیاق قرآنی اور (حرموا مارزقہم) کے تعمیم شاہد ہے کہ مردہ اور زندہ دونو حلال ہون اور دلیل حنفیہ کے یہ ہے کہ جسطرح آیت مین پہلی تعیین و تفریق پر الزام دیا پہر اس تعمیم پر ملزم گردانا معلوم ہوا کہ زندے مین تخصیص نہو سب کہائین اور مردے مین تعمیم نہو کوئی نہ کہائے اور اسی مین احتیاط ہی ہدایہ شافعیہ نے اس حدیث سے تمسک کیا ذکوۃ الجنین ذکوۃ امہ (رواہ محمد فی الموطا) ماں کا ذبح ہونا بچے کا ذبح ہونا ہی اور یہ کہ بچہ ماں کی تابع ہی بیع وشرا اور تمام احکام مین اور حنفیہ کہتے ہین کہ ایک جان دوسرے جان کی حلت وحرمت مین تابع نہین ہوسکتی ف لونڈی کا بچہ لونڈی کے ساتھہ آزاد ہو جاتا ہی مگر لونڈی کے شوہر پر اگر لڑکی ہو تو حلال نہوگی پس بجمیع وجوہ تابعیت شرط نہین شافعیہ کے نظر عموم نصوص پر ہی اور حنفیہ نے موضع اشتباہ مین احتیاط پر عمل کیا ہی اسلیے کہ جو ذبیحہ کے پیٹ سے نکلتا ہی جائز ہی کہ قبل ذبح مرگیا ہو اور ذبح ام مین داخل نہو

اور ممکن ہی کہ بعد ذبح مرے پس یقین نہین ہوسکتا کہ مذبوح ہی لہذا احتیاطا ترک کیا گیا

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ

بیشک نقصان پایا اون لوگون نے کہ مار ڈالا بچونکو اپنے حماقت سے بی علم کے اور حرام ٹھیرالیا اوسے کہ دیا اونھین

اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۭ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝۱۴۰ۧ

اللہ نے بطور افترا کے اللہ پر بیشک بہک گئے اور نہ تھے راہ پانیوالے

مشرکین کے عادات قبیحہ بیان فرماکر ارشاد کیا کہ جو لوگ اپنی اولاد کو حمق وجہل سے قتل کرڈالتی ہین اور اتنا نہین سمجھتے کہ دنیا مین اولاد سے بڑھکر دوسری دولت نہین اور نظر سرور دل بقائے نام بہترین خدام ہی اور اونہین کیا معلوم شاید دولتور با اقبال صاحب فضل وکمال ہون پس یہ لوگ صاحب خسران احمق وناوان ہین اور حرام کرلیا اللہ کے رزق کو جیسا کہ بحیرہ وسایبہ وغیرہ کو حرام بناتے ہین اور یہ محض افترا اور اتہام ہی کہ اللہ نے اونہین ایسا حکم دیا ہی بیشک یہ لوگ کامیابی کی راہ سے دور بہک گئے اور انہین مادہ صلاح وقابلیت فلاح نہ تھی راہ پر کیلئے نکتہ جبکہ ایک اجنبی کا قتل نہایت درجہ گناہ ہی جسکے جزا مین ارشاد ہوا کہ ہمیشہ جہنم مین رہیگا تو اولاد کا قتل جنکے پرورش واجب جو تمام دنیا سے زیادہ تر محبت و مراعات واحسان کے مستحق ہین کسقدر سخت گناہ ہوگا مسئلہ اسقاط حمل قتل ولاد مین داخل ہی

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

اور وہی وہ ہی کہ پیدا کیے باغ گھمے اور چھتر سے اور کھجور اور کھیت

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ كُلُوْا مِنْ

مختلف مزے اونکے اور زیتون اور انار یکسان اور مختلف کھاؤ

ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ وَلَا تُسْرِفُوْا ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝

پھل سے اونکے جب پھلے اور دو حق اوسکا اوسکے کاٹنے کے دن اور نہ زیادہ خرچ کرو بیشک اللہ نہین دوست رکھتا فضول خرچ کو

معروشات جمع معروش کنجان بخاری کہا ابن عباس نے کہ معروش انگور ہین جنہین چھتی ہوئی ہین تیسیر القاری معروش وہ جو آدمی بوئین غیر معروش درخت خودرو اکل طعم۔ مزہ جیسے میٹھا کھٹا وغیرہ اور اسمین مرتبے متفاوت ہین زیادہ خیرین اور کم متشابہ ہم صورت ہم مزہ حصاد کھیت کاٹنا پھل توڑنا اسراف صرف بیجا بیفائدہ ضرورت سے زائد حاصل اللہ وہ ہو جسنے باغ ہر قسم کے پیدا کیے کنجان اور چھتر کے

خود اوگیں اور محنت و تدبیر سے پیدا ہون (پھر بعضون کا ذکر فرمایا کہ اللہ کے احسانات پر خیال کرو)
کھجور اور کھیت جنکے مزے اور کھانے کے طریقے جدا جدا ہین اور زیتون و انار جو ذائقے اور
صورت مین یکسان بھی ہین اور مختلف بھی کھاؤ اوسکے پھل جب پھلین اور اس نعمت کا شکریہ
یعنے حق کاٹتے وقت ادا کرو اور صرف بیجا نکرو (یعنے بے ضرورت نہ اوٹھاؤ کہ ضایع ہو اور بتون کے
نام کا نہ نکالو کہ بے محل ہو پیدا کرے اللہ اور حق ہو معبودان باطل کا) بیشک اللہ فضول خرچ
کو دوست نہین رکھتا **کلوا** بصیغہ امر اسلیے فرمایا کہ ہماری طرف سے اجازت ہی کھاؤ اور شکر نعمت
ادا کرو یا یہ کہ ان نعمتون کو حرام اور مخصوص نہ بناؤ **آتوا** صیغہ امر یعنے حق ادا کرنا واجب ہی
اور مراد اوس سے زکوۃ اثمار ہی جسے عشر کہتے ہین **احکام عشر** جو زمین بزور شمشیر غازیون کے
قبضے مین آکر اونہین پر تقسیم ہو جائے اور تمام ملک عرب اور بصرہ اور جہان کے آدمی مسلمان
ہو جائین یہ سب عشری ہین یعنے پادشاہ زمین کے پیداوار سے وہ یک پا سکتا ہی اور کسی قسم کا
خراج اوسپر نہین۔ اسکے علاوہ تمام ملک جو مسلمانون کے قبضے مین لڑکر یا صلح سے آجائین خراجی
ہین اونپر لگان باندہا جائیگا پھر عشری زمین اگر مینہ یا نہر سے سینچی گئی تو اوسمین دسوان حصہ
اور اگر ڈول وغیرہ سے سینچی گئی تو اوسمین بیسوان حصہ حق اللہ واجب ہی (روایت کی یہ تفصیل
بخاری نے) امام ہو تو اوسے دیا جاے نہین تو فقرا حقدار ہین جو زمین سے پیدا ہو وہ خواہ ترکاری
کی قسم سے ہی جو سال بھر نہ ٹھہر سکے خواہ غلہ وغیرہ جو رہ سکے اور پیداوار خواہ پانچ وسق سے کم ہو گا
یا زیادہ جمہور کے نزدیک ترکاری اور پانچ وسق سے کم مین عشر نہین جیسا کہ روایت کی بخاری نے
لَيْسَ فِي مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ پانچ وسق سے کم مین صدقہ نہین ہی **حج** جب آنحضرت نے
معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بہیجا یہ فرمایا کہ ترکاریون سے صدقہ نہ لینا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ
ہر حال مین صدقہ واجب ہی پانچ وسق ہو یا نہ ترکاری ہو یا غلہ وغیرہ اسلیے کہ آیت مین کوئی قید
اور مقدار نہین ہی بلکہ معروش وغیر معروش سے ترکاری اور غلہ مفہوم اور انار اور خرمے سے
متعین ہین اور احادیث صحیحہ مین بھی عموم کی طرف اشارہ ہی **بخاری** فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ

وَالْعُيُوْنُ لَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ جیسے سینچا آسمان یا چشمون نے اگر یا عثری ہے تو وہ یک واجب ہی اور جو ڈول سے سینچا جاے اوسمین بیسوان حصہ ہے کہا ابو جعفر طحاوی نے کہ نظر صحیح وہی ہی جو قول امام ابو حنیفہ کا ہی اسلیے کہ جن جن مالونمین زکوۃ واجب ہی دو شرطین ہین ۱ وقت یعنی سال تمام ہونا ۲ نصاب یعنی ایک مقدار۔ اور عشر مین کوئی وقت نہین جب پیداوار ہو عشر واجب ہی پس وقت ساقط ہوگیا ایسی ہی نصاب نہین جسقدر ہو اسلیے ایک کا سقوط اور دوسرے کا بقا محض دعا ہی **ف** اور یہ بھی فرق ہی کہ دوسرے اموال مملوک خاص ہوتے ہین اون مین نصاب سے کم ترحماً عفو ہوا اور عشر منافع زمین ہی جس سے حق جملہ مسلمین متعلق ہین ضرور ہی کہ اسمین مقدار اور ایک سال تک رہنے کا اعتبار نہو **مسئلہ** یوم کے ذکر سے سمجھا گیا کہ وجوب عشر سابق ہوتا ہی اور اداے عشر کٹنے کے بعد پس اگر کسی نے کٹنے سے پہلے کچھ تصرف کیا تو اوسکا ضامن ہوگا (درمختار) **مسئلہ** کاٹنے کے بعد اگر غلہ ضایع ہو جاے تو مالک اداے عشر کا ذمہ دار ہی مگر ایسی آفت سے جسکا روکنا ممکن نہو (شامی) **ف** ۱ میوہ ہاے لطیف وطعام لذیذ ومختلف کے کہانے کی اجازت ۲ عشر کا وجوب ۳ اسراف کی حرمت ثابت ہوئی **نسخ** کہا بعض نے کہ یہ آیت آیت وجوب زکوۃ سے منسوخ ہی مگر یہ قول محققین کے نزدیک قابل التفات نہین اور کہا صاحب تفسیر احمدی وکبیر نے کہ صحیح یہ ہی کہ منسوخ نہین بلکہ یہ آیت مدنی ہی

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ

اور چارپایون سے — اوٹھانیوالے اور بچھانیوالے — کھاؤ اوس سے کہ دیا تمکو — اللہ نے اور نہ پیروی کرو — قدمون کی

الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن ہی کھلا ہوا

اور چارپایون سے بعضے لادنے والے پیدا کیے جیسے اونٹ جنپر سوار ہو سکو اور بیل جنپر بوجھ لادو اور بعض فرش یعنے ذبح کرنے والے بنائے جیسے بھیڑ بکری اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور حلال کو حرام کرکے یا غیر خدا کے نام پر نذر کرکے شیطان کے پیرو نہ بنو وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے **فرش** وہ جانور جو ذبح کے لیے بچھایا یعنی لٹایا جاے یا اوسکے بالونسے فرش وغیرہ بنائے جائین

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ

آٹھ جوڑے — بھیڑ سے دو — اور — بکری سے دو — کہدیجیے آیا دونون نر — حرام کیے ہین

اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِيْ

یا دونون مادہ — یا وہ کہ شامل ہی — اوسپر — رحم — مادونکی — خبر دو مجھے

ف ۵ یوم ظرف ہی اداے حق کا اور ...

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ

کسی علم سے اگر ہو تم سچے اور اونٹ سے دو اور گای بیل سے دو

قُلْ ءٰۤالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ

کہہ آیا دونون نر حرام کیے یا مادے یا وہ کہ شامل ہین اوسپر رحم مادو کے

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

کیا تم تھے گواہ جب وصیت کی تمکو اللہ نے اسکی پھر کون ظالم زیادہ اوس سے کہ بہتان باندھے اللہ پر

كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۠

جھوٹھ تاکہ بہکاوے آدمیونکو بدون علم کے بیشک اللہ نہین راہ دکھاتا قوم ظالم کو

یعنے وہ انعام جو سواری اور کہانے کے لئے ہین آٹھ ہین اس تفصیل سے کہ بہیڑ کے جنس سے دو ہین ایک نر دوسرا مادہ اور بکریون کی قسم سے دو ہین آپ اون سے پوچھیے انہین نر حرام کیے ہین یا مادے یا جو مادون کے بچہ دان مین ہین یعنے بچے انہین کون چیز حرام ہوئی ہی اگر تم اس تحریم اور تعین مین سچے ہو تو کسی علم اور حجت سے مجھے مطلع کرو۔ اور اونٹ مین سے دو ہین نر اور مادہ اور بقر سے دو بیل اور گائے پوچھیے کہ اے مشرکین انہین کیا حرام ہی نر یا مادے یا پیٹ کے بچے کیا تم حاضر تھے اور اللہ کی نصیحت و حکم سے خبردار تھے جو ایسا طوفان باندہا ہی پہر کون بڑا ظالم و عاصی ہی اوس شخص سے جو اللہ پر جہوٹھا افترا باندہے جو اوسنے نہین فرمایا اوسے اللہ کا حکم بتاوے تاکہ آدمی بہک جائین اور یہ سب بدون علم آسمانی و وحی رحمانی کے ہو بیشک اللہ تعالی قوم ظالم کو نہین راہ دکہاتا

ف انہین چار جانورونکا ذکر کیئے وجہو نسے خاص ہوا مشرکین کے تصرفات بیجا انہین مین تھے دوسرے ہر وقت دستیاب ہین تیسرے زیادہ تر یہ منافع انہین مین ہین چوتھے یہی جانور ہین جو ادائے زکوۃ و قربانی مین داخل ہین **بحث** ابو حنیفہ کہتے ہین کہ مرا ہوا بچہ حرام ہی حالانکہ (ما اشتملت) کا عموم ظاہر ہی **جواب** باتفاق یہ عام مخصوص ہی جسطرح ابو حنیفہ کہتے ہین کہ مذبوحہ کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے تو حلال نہین جمہور بہی کہتے ہین کہ غیر مذبوحہ کے پیٹ سے مردہ بچہ نکلے تو حلال نہین وہ اعتبار با کا کرتے ہین اور یہ اعتبار بچے کا جو اصل محکوم علیہ ہی

قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِىْ مَاۤ اُوْحِىَ اِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّكُوْنَ

کہہ دیجیے نہین پاتا مین اوسمین کہ وحی کی گئی طرف میرے کوئی حرام کھانیوالے پر کہ کہاتا ہو اوسے مگر یہ کہ ہو

مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ

مردار یا خون بہایا ہوا یا گوشت سور کا پس بیشک وہ نجس ہی یا فسق ہو کہ پکارا گیا واسطے غیر اللہ کے

بہٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

ساتھ اوسکے پس جو | مجبور ہوا | نہ باغی تھا | اور نہ حد سے بڑھنے والا تو | بیشک | رب تیرا معاف کرنیوالا | رحیم ہے

آپ مشرکین سے کہدیجیے میں اوس حکم میں جو مجہپر وحی کی جاتی ہیں کسی کہانے والے پر کوئی شے حرام نہیں پاتا مگر ۱ مردار یا ۲ رگوں کا خون ۳ گوشت خنزیر کا کہ وہ نجس ہے ۴ فسق یعنے وہ جانور جو غیر خدا کے نام پر پکارا جاوے ۔ پہر جو شخص ہو کہ یا کسی کی زبردستی سے مضطر ہو جاوے لیکن طالب لذت ہو اور نا فرمانبردار یا طالب لذت اور حد شرعی سے گزرنے والا نہو تو (اوسپر الزام نہیں) اللہ تعالی غفور رحیم ہے طاعم عام ہے مرد ہو یا عورت اور رد ہے مشرکین پر جو عورتوں پر بحیرہ وغیرہ حرام سمجھتے تھے دم خون مسفوح اگر ایا اور بہا یا گیا ۔ وہ خون جو خود نکل کر بہے ادہر رگوں سے نکلتا ہے اور جو خون رگ کا نہو اوسمیں نہ بہنے کے صلاحیت ہے وہ نجس نہ شکستہ وضو رجس نجس کہا صاحب ہدایہ اور اکثر مفسرین نے کہ ضمیر انہ خنزیر ہی کی طرف پہرتی ہے وہی نجس العین ہے پس مردار کا کہانا حرام اور بال ۔ کہال ۔ ہڈی سے نفع جائز ہوگا ۔ اور خنزیر بجمیع اجزاء نجس و حرام ہے کبیر کلمہ رجس سے مفہوم ہوا کہ نجاست علت ہے حرام ہونے کی کوئی نجس چیز حلال نہیں ۔ فسق گناہ یہاں مراد مذبوح لغیر اللہ ہے بوجہ کمال عدول حکمی کے اوسے عین فسق قرار دیا ۔ معانی آیت میں تفاسیر مختلف اور تاویلیں متعدد ہیں ایک ضروری اور مختصر تقریر بیان کی جاتی ہے بحث آیت چار چیزوں کے سوا جسکو حلال بتا رہی ہے جواب اسمیں تمام حیوانات کے حلال و حرام کا کلیہ بذکر تاخیر و تقدیم سے مذکور ہے اسطرح کہ ۱ کوئی جانور قرآن سے حرام نہیں ہے مگر خنزیر علت اسلیے کہ وہ نجس ہے پس ہر نجس جانور قیاس سے حرام ہوگیا بوجہ اشتراک علت کے ۲ ہر طاہر جانور سے کوئی حرام نہیں مگر مردار یعنے غیر مذبوح ۳ ہر مذبوح جانور سے کوئی حرام نہیں مگر وہ جو غیر خدا کے لیے بصورت ذبح قتل کیا جاوے ۴ جانور حلال و مذبوح لوجہ اللہ کے تمام اجزا سے صرف رگوں کا خون حرام ہے اور جملہ اجزا جنہیں سلیم الطبع لوگ عموماً کہایا کرتے ہیں حلال ہیں بسبب کہال ۔ بال سخت ہڈی ۔ لنیین وغیرہ مکروہ ہوگئیں اسلیے کہ سلامت طبع و نفاست قلب نہ اسے منظور کرتی ہے نہ لوگ اوسپر راغب و عادی باقی رہا گوشت اور اوسمیں ملا ہوا خون چربی اور نرم ہڈی یہ حلال ہے اور یہی مذہب ہے ۔ اور دوسرا جواب جو تفاسیر سے منتخب کیا گیا وہ یہ ہے کہ آیت خاص ہے چار ہی جانوروں کے جواب میں پہلے فرمایا یعنے انعام بنائے پہر اونمیں سے چار کے نام لیے اور فرمایا کہ جو اونمیں سے بعض کو حرام کہتے ہیں اونسے پوچھیے (قل) یہ قرینہ ہے تخصیص کا پہر فرمایا (کہانیوالے کہائیں) یہ قرینہ ہے کہ حکم حلال گوشت جانوروں میں ہے دوسروں کا نہیں اور ان جانوروں میں

بلاشبہہ خواہ خون حرام ہی - خواہ مردار خواہ مذبوح لغیر اللہ - اور کچہ حرام نہین احد ذکر خنزیر سے فائدہ یہ ہی کہ معلوم رہے نجاست موجب حرمت ہوتی ہی اور دوسرے جانورون مین اسکا لحاظ نہین وہم کیا وجہ ہی کہ صرف خنزیر سے علت نجاست اخذ کی گئی حالانکہ خون وغیرہ بہی نجس تہا دفع یہ علت قرآن مین مذکور ہی اور غرض اس سے تحریم جانوران زندہ کے ہی نہ مطلق نجاست پہر تعین محل نجاست مجمل ہی تفسیر اسکی احادیث و اجماع و قیاس سے کی گئی وہم جب نجاست علت حرمت ہی تو چاہیے کہ گہوڑا حلال ہو دفع - جمہور کے سے حلال ور صرف امام صاحب حرام کہتے ہین اور علت اوسکی نجاست نہین بلکہ شرف و اعانت جہاد ہی اور ایسی حرمت تو انسان مین بہی ہی

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۖ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُومَهُمَا إِلَّا

اور اوپر جو یہودی ہوے حرام کیا ہمنے ہر ناخن والا جانور اور گای اور بکری سے حرام کی ہمنے اونپر چربی دونکی مگر

مَا حَمَلَتْ ظُهُورُهُمَا أَوِ الْحَوَايَا أَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذَٰلِكَ جَزَيْنَاهُم بِبَغْيِهِمْ ۖ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ

وہ جو کہ اوٹہائی پیٹہ نے اونکی یا انتڑیون نے یا وہ کہ ملی ہو ہڈی سے یہ بدلا دیا ہمنے اونہین بسبب اونکی بغاوت کے اور ہم سچے ہین

ذی ظفر ناخن والا - در منثور مین ابن عباس سے ہی کہ مراد اس سے اونٹ اور شتر مرغ ہے کہا سعید بن جبیر نے کہ مرغ بہی اسمین داخل ہی جامع ذی ظفر وہ جسکی انگلیان پہیلی ہوئی نہون جیسے اونٹ شتر مرغ بط یعنی یہودیون پر ہمنے ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا اور گای بکری کی چربی حرام کر دی مگر وہ چربی اور گوشت جو پیٹہ یا انتڑیون مین ملا ہو یا وہ گوشت جو ہڈیون مین وصل ہو حرام نہ تہا اور یہ سزا دی ہمنے اونکی بغاوت کی اور ہم سچے ہین ف ۱ - ذی ظفر جانور حلال تہا اور یہود پر بطور عذاب حرام ہوے پس ہمپر بہی حلال ہین اسلیے کہ علت کی طرف اشارہ کر کے انکار نہین فرمایا ۲ - گاے اور بکری کا گوشت چربی سب حلال تہا یہود کی نسبت بعض جز حرام کیے گئے ہمپر ویسے ہی حلال ہین ۳ - کسی پاک چیز کا حرام قرار دی لینا ایک نوع کا عذاب ہی ورنہ اللہ تعالی حرمت کو سزا کے عمل نہ فرماتا ۴ - تکذیب ہی یہود کی جو کہتے تہے یہ سب با تباع یعقوب حرام ہین حالانکہ یہ اونکے گناہونکی سزا ہی چنانچہ حضرت عیسے نے بعض کو حلال کر دیا اصل اللہ اور رسول جب کوئی بات بطور قصہ بیان فرماے اور اوس سے انکار وارد نہو تو وہ بہی ہمارے حق مین شرع ہی بیان حلت اتقضائے ثابت اور انکار کیا بلکہ وجہ حرمت سزاے یہود ہی پس حلت مذکورہ باقی رہیگی

فَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل رَّبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسِعَةٍ وَلَا يُرَدُّ بَأْسُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ

پس اگر جہٹلاوین تجہے تو کہہ رب تمہارا صاحب رحمت وسیع ہے اور نہین پہیری جاتی لڑائی اوسکی قوم گنہگار سے

اے رسول کریم اگر مشرکین آپ کو جھٹلائین نبوت یا ان احکام اور اخبار مین اور کہین کہ
وہ عذاب کہان ہی جسکے دہمکیان برابر دیجاتی ہین تو آپ کہدیجیے تمہارا پروردگار
بڑی رحمت والا ہی اوسے تمہاری گستاخیون کی برداشت ہی اگر باز آوگے بچوگے
اور اگر اسے کفر پر رہے تو اوسکی لڑائی یعنے عذاب گناہگارون سے ٹلنے والا نہین

سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن
اب کہینگے وہ جنھون نے شرک کیا اگر چاہتا اللہ نہ شرک کرتے ہم اور نہ باپ دادے ہمارے اور نہ حرام کرتے ہم

شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِندَكُم
کوئی شی ایسے ہی جھٹلایا اونھون نے جو پہلے تھے اونسے یہانتک کہ چکھا عذاب ہمارا کہدیجیے کیا ہی پاس تمہارے

مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝
کچھ علم تو نکالو اوسے ہمارے لیے نہین پیروی کرتے تم مگر گمان کی اور نہین ہو تم مگر اٹکل کرتے

قائل ہوکر مشرک یہ کہینگے اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے اگلے شرک نکرتے اور کسی چیز کو حرام نہ بناتے
اسیطرح انکے اگلے بھی جھٹلاتے آئے ہین یہان تک کہ عذاب دنیاوی یا عذاب اخرویکا مزا چکھا
(ایسے ہی یہ بھی سزا پائینگے) آپ اون سے پوچھیے تمہارے پاس علم یعنی آسمانی سند ہے اگر ہے تو
نکالو کچھ نہین تم صرف گمان اور اٹکل پر چلتے ہو وہم یہ مقولہ کفار کا کہ اللہ چاہتا تو ہم گمراہ
ہوتے غلط نہین قرآن مین اسکی جابجا تصریح ہی پھر یہ ارشاد کہ وہ کاذب ہین کیونکر صادق آیگا
دفع یہ حکم اون کے اعتقاد کے اعتبار سے ہوا سلیے کہ وہ ایسا نسمجھتے ہوتے تو موحد ہو جاتے یہ
قول بمتسخر کے تہا جسطرح منافقین کو فرمایا کہ وہ آپ کو رسول اللہ کہتے ہین مگر کاذب ہین یعنی
اپنے اس دعوے مین کہ ہم آپ کو رسول جانتے ہین کاذب ہین پس یہ الزام باعتبار قائل ہی
نہ باعتبار قول ہے یہ امر کہ ہدایت واضلال اللہ ہی کی طرف سے ہے بجا مگر اختیار کسب و
عزم خیر و سعی بلیغ بالکل بھلا دینا عین خطا ہی معلوم ہوا کہ ہم حقیقت اور واقعی پر عمل کے لیے حکم
نہین کیے گئے بلکہ جو ارشاد ہو بجا لائین ہم کون کہ واقعی اور حقیقت کی تحقیق کرین اسی وہم کو دفع کرنے کے لیے فرمایا

قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ۝
کہدیجیے پس واسطے اللہ کے دلیل غالب ہی پھر اگر چاہتا تو ہدایت کرتا تم سبکو

آپ کہدیجیے کہ حجت بالغہ یعنے وہ دلیل جو کافی اور اثبات مدعا تک رسا ہو اللہ ہی کے لیے ہی پس اگر
اللہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست دکہاتا (مگر اوسے تو ایمان اختیاری اور تمہاری طلب منظور ہی

ورنہ تمام مخلوق حکم محکم کے سامنے عاجز و مجبور ہے **ف** ۱؎ دلیل غالب لعد کے سوا دوسرے کے لیے نہیں جیسا کہ تقدیم مجرور سے مستفاد ہو ۲؎ رہنمائی سے یہ پتا لگا کہ چلنا بندونکی طرف منسوب ہے پس اسمین تردید ہی مذہب جبر کی جسکے مدعی بظاہر مشرک ہوے تھے اور رد وہم قدر کا جو جواب سابق سے مفہوم ہوا تھا اور ثبوت ہی اس امر کا کہ اللہ تعالی خالق اور بندہ کاسب ہی

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا

کہ لاؤ گواہ اپنے جو گواہی دیتے ہین بیشک اللہ نے حرام کیا اسی پھر اگر گواہی دین وہ

فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

تو نہ گواہ بن ساتھ اونکے اور نہ پیروی کر خواہشونکی اونکی جو جھٹلاتے ہین ہماری آیتونکو

وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ع

اور جو نہین ایمان لاتے آخرت پر اور وہ اپنے رب کے ساتھ شریک کرتے ہین

آپ مشرکین سے کہیے کہ بحیرہ اور سائبہ وغیرہ کے حرام ہونے پر تمہارا کوئی گواہ ہو تو لاؤ اور اگر وہ گواہ لائین تو آپ اونکے ساتھ گواہی ندین اور تصدیق نفرمائین اس لیے کہ وہ ہماری آیتونکو جھٹلاتے اور پچھلے دن کا انکار کرتے اللہ کے شریک ٹھہراتے ہین اونہین جھوٹھ بولنے مین کیا باک ہی وہم اگر قبول شہادت منظور نہ تھا تو طلب شہادت عبث ہی اور بعد سماعت شہادت عدم قبول خلاف دفع مطلب یہ ہی کہ گواہ عدول طلب کرو وہ موجود ہی نہیں اور اگر ایسے لوگ گواہی دین جو مشرک و مکذب آیات و آخرت ہین تو آپ ادھر التفات نکرین اسیلیے اون کی شہادت کو اتباع یعنی خواہش نفسانی قرار دی کہ ہر گواہی کا ذب ہوے نفس ہی **ف** ۱؎ آیت مین اشارہ ہی کہ شہادت کفار و فساق نامقبول ہو ۲؎ منکرین سے دلیل طلب کیجا ی ربط بعدم قیل و قال و جواب سوال کے ایک قول فیصل کی تعلیم فرمائی

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ

کہہ آؤ پڑھوں مین جو حرام کیا رب نے تمہارے تم پر یہ کہ نہ شریک کرو ساتھ اوسکے کچھ اور کرو والدین سے

اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ

نیکی اور نہ قتل کرو اولاد کو اپنی محتاجی سے ہم رزق دیتے ہین تمکو اور خاص کر اونکو

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ
اور نہ پاس جاؤ بیحیائیونکے جو کھلی ہو اوس سے اور جو چھپی ہو اور نہ قتل کرو اوس جان کو

الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ
کہ حرام کیا اللہ نے مگر حق سے یہ نصیحت کی تمکو ساتھ اسکے شاید تم سمجھو

آپ اون سے کہین آؤ ہم تم پر کتاب آسمانی سے تلاوت کرین جو تمہارے رب نے تمپر حرام کیا اور یہ تلاوت کرین کہ اللہ کے ساتھہ کچہ بہی شریک نکرو اور مان باپ سے نیکی کیا کرو اور اپنی اولاد کو بخوف فقر قتل نکرو ہم تمکو بہی رزق دیتے ہین اونہین بہی دینگے اور جسقدر بیحیائی کی باتین ہین خواہ وہ کھلی ہوئی ہون خواہ چھپی ہوئی اونکے قریب بہی نجاؤ اور کسی جان کو قتل نکرو مگر کسی حق لازم سے مضائقہ نہین جبکہ قتل اوسکا جائز ہوجاے اللہ تعالی تمکو یہ پاکیزہ اخلاق تعلیم فرماتا ہی شاید کہ تم سوچو سمجھو راہ پر آؤ **لا تشرکوا** (وَحِّدُوا) یعنی اللہ کو واحد جانو **لا تقتلوا** یعنے پرورش کرو **لا تقربوا** یعنے احتراز **بحث** یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ۱ شریک نکرنا ۲ والدین سے حسن سلوک ۳ پرورش اولاد ۴ فواحش سے احتراز ۵ قتل ناحق سے بچنا حرام ہو بلکہ یہ سب واجب ہین **جواب** مفسرین اسکی تاویل مین مختلف ہین ۱ **معالم** علیکم تک آیت ختم ہی الا تشرکوا و بالوالدین یہ علیحدہ علیحدہ حکم ہین یہی صاحب تفسیر کبیر نے بہی کہا ۲ **بیضاوی** ممکن ہی کہ (ما) استفہامیہ ہو **ف** پس معنی یہ ہون گے کیا منع کیا ہی ترک شرک و احسان و پرورش اولاد و احتراز فواحش و عدم قتل ناحق سے ۳ **معالم** (ما) موصولہ نہین ہی (پس نافیہ ہوگا) یعنے نہین حرام کہ توحید و احسان وغیرہ کرو جسطرح فرمایا **ما منعك ان لا تسجد** اے شیطان تجھے کسنے روکا اور حکم کیا کہ سجدہ نکر ۴ **کبیر** حرّم تحریم سے بمعنے تحدید ہی یعنی حد باندہ دی اور بیان صاف کردیا کہ توحید و احسان وغیرہ کرو **ف** ممکن ہی کہ حرم استعارہ ہو اوجب سے اسلیے کہ دونون ضرورت مین شریک ہین حرمت مین ترک فعل اور وجوب مین اختیار فعل ضروری ہی اور کہا صاحب بیضاوی نے کہ تحریم امر کے اعتبار سے اپنی ضد یعنے حکم پر محمول ہوتی ہی مثلاً نماز ترک کرنا حرام یعنے پڑہنا واجب ہی اور ترک زنا واجب یعنی زنا حرام ہی اور اسمین ایک مبالغہ نکلتا ہی اب معنی یہ ہوے کہ واجب کی اللہ نے توحید وغیرہ **بحث** من املاق کے قید سے وہم ہوتا ہی کہ دوسری وجہ سے قتل اولاد حرام نہو **جواب** یہ قید احترازی نہین بلکہ بیان واقعہ ہی کہ وہ ایسا ہی کیا کرتے تھے **بحث** لا تقربوا سے کمال احتیاط و احتراز مراد ہی نہ عدم قرب مطلق جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا جو شبہات سے نہین بچتا وہ حرام مین پہنس جاتا ہی جو جانور

کیت کے مینڈ پر چرے وہ کیت مین بہی منہ ڈالدیگا ضابطہ گناہ دو قسم کے ہین ۱ وہ جنکی طرف انسان کو بالطبع میل ورغبت ہی جیسے - عورتون اور مال کی خواہش ۲ وہ جو مجرد شامت نفس سے ہوتے ہین طبعیت انسانی بائل نہین جیسے ظلم - قتل نفس - شرب خمر - قمار وغیرہ پس اول مین دو امر تھے ۱ رغبت طبع ۲ وسوسۂ شیطان لہذا قرب و وسائل دونو منع ہوگئی جیسے شبہ بد اور خلوت اجنبیہ یا مال مشتبہ اور دوم مین صرف وسوسۂ شیطان تہا فقط فعل منع ہوا اگر اوسی جو غالباً مبتلا ہوجایگا یا عادی ہو پس حالت حیض مین عورت سے صرف ہمبستری دبوس وکنار جائز رہا اسلیے کہ طبع سلیم اس حالت مین نفرت کرتی ہی بلکہ جسقدر قرب بڑہیگا بوجہ نجاسات کے تنفر ہوگا - اور بڈہے کو رمضان مین بی بی کا بوسہ منع نہوا اسلیے کہ ضعف پیری وضعف فاقہ سے غالباً دل مین کچہ اور خیال نہ آیگا **فواحش** جمع فحش بی حیائی کہا گیا کہ فحش متعلق ہی قول سے مگر صحیح یہ ہی کہ فحش وہ گناہ جس مین ممانعت کے ساتہہ عار وننگ عقلی بہی ہو جیسے زنا چوری **ظہر وبطن** کہلے چہپے گناہ **معالم** زمانۂ جاہلیت مین علانیہ زنا معیوب تہا اور چوری چہپے کی پروا نکرتے تہے لہذا فرمایا کہ کسی قسم کا گناہ نکرو مگر ظاہر وہ گناہ جسپر حجت شرعی یا ثبوت قائم ہو یا دیکہنے والے جسے برا سمجہین یا جسمین تاویل وتغییر نہوسکے - اور باطن اسکے خلاف جسمین بحسب ظاہر برئیت اور عند اللہ ماخوذ ہی ہو - مثلاً صرف شرعی حیلے بناوٹ یا عدم ثبوت وشہود سے بری ہونا یا وہ معانی باریک وہ امور نازک جسے اسکا دل سمجہے اور دلائل قائم نہوسکین یا ریا وبی حضور قلب ذکر وغیرہ **بحث** قتل نفس مین اگر خودکشی بہی داخل ہو تو بحق کے کیا معنے ہونگی اسلیے کہ خودکشی کسے حال مین حق نہین **جواب** حدود وقصاص کا اقرار کردینا گویا خودکشی بحق ہی جیسا کہ ماعز وغیرہ سے منقول ہی یا یہ کہ خودکشی کا اس آیت سے تعلق نہے **بحث** اگر ما حرم مین ما نافیہ نہین ہی تو عام ہوگا اسوقت لازم آیگا کہ آیت مین جملہ محرمات مذکور ہین **جواب** ما کے عام ہونے سے کوئی دقت نہین اسلیے کہ بیشک یہ آیت جملہ قبایح کو رد کرتی ہی بلکہ تمام نیک امور سکہاتی ہی اسلیے کہ ۱ توحید کرو شرک چہوڑو جملہ حقوق اللہ کو شامل ہی ۲ قتل اولاد وقتل نفس وخودکشی نکرو امن عام ونفی اضرار کو شامل ہی ۳ والدین سے حسن سلوک کرو اصل مروت وخیر وشکر گزاری وتہذیب اخلاق ہی ۴ اللہ کو رازق جانو یہ توکل وصبر ومعرفت سکہا رہا ہی ۵ تمام نیکیون کی تعلیم ہی ہی اسلیے کہ اصول قبایح پانچ ہین ۱ حق اللہ اسمین شرک سب سے زیادہ خبیث تہا اوسکی نفی فرمائیے ۲ حق العباد اسمین زیادہ تر خوفناک امر قتل تہا اوسے بہی روک دیا ۳ حق نفس - اسکا انسداد قتل اولاد کشی اور خودکشی کی ممانعت سے ہوگیا ۴ وہ برائیان جو ظاہر اور عام فہم ہون ۵ وہ برائیان جو مخفی اور بندہ اور اللہ کے درمیان ہین جو ان سبنے ہی روکدیا باقی رہین خوبیان حق اللہ توحید اور اتباع احکام

اور توکل اور اس اعتقاد سے کہ حق سبحانہ تعالی رزاق حقیقی ہی ادا ہوگیا حق العباد اسمین حقوق والدین سب پر غالب تھے اونکا ذکر فرمادیا (سیاست وعدل ودفع شر وفساد) اسی جواز قتل بحق سے کامل کردیا اب رہا کیا کچھ بھی نہین پس آیہ شریف عام ہی جملہ قبائح سے روک کر تمام خوبیان سکھاتی ہی جیسا کہ علقمہ نے ابن مسعود سے روایت کی کہ جسے اچھا معلوم ہو کر اوس صحیفے کی زیارت کرے جسپر حضرت خاتم الانبیا کی مہر ہے وہ اس آیت کو پڑہی (ترمذی) در منثور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون مجھسے ان آیتوں پر بیعت کرتا ہی پہر جو پورا کریگا اللہ اوسکا ثواب دیگا اور جو توڑے گا دنیا مین معذب ہوگا (یعنے انتقام وقصاص الزام سے) اور آخرت مین اللہ چاہے بخشے یا نہ کعب نے کہا توریت کی اول مین جو دس آیتین ہین وہی ہین جو سورۂ انعام کے آخر مین نازل ہوئین اور کہا کہ توریت مین بسم اللہ کے بعد یہی آیت ہی کبیر کفار کے شرک مختلف تھے ا بتون کو شریک جانتے تھے ستارہ پرست اجرام علوی کی الوہیت کے قائل تھے آتش پرست جو یزدان واہرمن کے قائل تھے قریش جو اللہ کی بیٹیان قرار دیتی تھی پس شیئا سے ان سب کی نفی فرمائی الا بالحق سے وہ قتل مراد ہی جو قصاص یا سیاست یا حد کے طور پر ہو

وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ۖ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ

اور نہ جاؤ پاس مال یتیم کے مگر اوس طرح کہ وہی اچھی ہو یہانتک کہ پہنچ جاوے جوانی کو اپنی اور پورا کرو کیل

وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ

اور ترازو انصاف سے نہین تکلیف دیتے ہم کسی جان کو مگر بقدر اوسکی وسعت کے اور جب بات کہو تم پس انصاف کرو اگرچہ

كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ۚ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

ہو قرابت والا اور عہد اللہ کے وفا کرو یہ ہی کہ نصیحت کرتا ہی تمکو اوسکی شاید تم نصیحت پکڑو

یتیم کا مال نچہو مگر اچھی طریقے سے یعنی بطور حفظ وخیر خواہی وولایت واصلاح اور یہ حفظ واصلاح اوسوقت تک برابر رہے جب تک وہ خوب جوان اور فہمیدہ نہوجاے اور ناپ تول برابر ہو اگر سے کسیکو کم نہ و زیادہ تلو اللہ کسی کو ایسی تکلیف نہین دیتا جو اوسکی وسعت اور طاقت سے زاید ہو اور جب کوئی بات کہو اوسمین انصاف کرو اگرچہ کسی رشتے والے کے حق مین بہی ہو یعنے حق کے جانب داری کرو غیر ہو یا اپنا اور اللہ کا وعدہ پورا کرو ایمان لاؤ مطیع بنجاؤ یہ تمکو نصیحت کی گئی ہے تاکہ سوچو سمجھو تقربوا سے مراد مداخلت ودست اندازی ہی اشارۃ النص سے معلوم ہوا کہ بطور احسن حفظ ونگرانی مال یتیم کی واجب ہی اسلیے کہ اگر ولی اوسکی حفاظت نکریگا تو گویا اوسے ضایع کردیا اور تقرب بطور اقبح ہوا پس ولی ہر حال مین اور اجنبی کو بوقت کسی معاملے کے

دوسرے حقوق سے حق یتیم کا لحاظ زیادہ تر رکھے کیل پیمانہ جو بعض اشیا کے اندازے کے لیے معین کیا گیا ہو مراد یہ ہی کہ تول ناپ مین انصاف کرو اذا قلتم سے عبارۃً معلوم ہوا کہ ہر بات مین انصاف ملحوظ رہے کوئی خوش ہو یا ناخوش مگر دلالۃً سمجھا گیا کہ گواہی اور فیصلہ اور فتوی اور ہر ایسی بات مین جسکا اثر کسی دنیاوی یا دینی معاملے پر پونہچنے والا ہو بدرجۂ اولی انصاف واجب ہی اور اسکے لیے ظلم و حق فراموشی حلال نہین لا نکلف الخ چونکہ سابق سے احکامات مختلفہ بیان ہوی جنکی پوری رعایت دشوار تھی مثلاً شرک مین شرک خفی یعنی غیر خدا کو مقصود اور فاعل سمجھنا۔ والدین کی پوری رضا جوئی اگرچہ وہ متجاوز بھی ہون اور اون سے ہر حال مین نیکی اگرچہ خود صاحب حاجت ہو اور اولاد کے عدم قتل یعنے تعلیم و پرورش کا پورا انتظام اور بیحیائی کھلی ہو یا چھپی قطعاً ترک کرنا اور کسی نفس کے ہلاک و ایذا مین کسی نوع کی سازش نکرنا اور باوجود خلطہ مال یتیم سے بالکل احتراز اون کی اصلاح کا کامل لحاظ اور لین دین مین ایسا انصاف کہ کسی کا حق ذرہ بھر ضائع نہو خصوصاً اللہ تعالی کے معاہدے یعنی ایمان و اسلام و اتباع احکام و تصدیق کامل توکل صحیح و ترک معاصی و امتثال اوامر ممکن نہین کہ انسان ان سب مین پورا اوترے لہذا بنظر ترحم و تخفیف فرمایا کہ تم اپنے نسے کیے جاؤ پھر جو رہجائیگا اوسپر ہم گرفت نکرینگے

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ

اور بیشک یہ راہ ہی میری کشادہ بس پیروی کرو تم اوسکی اور نہ ڈھونڈھو راہین کہ جدا کرین تمکو راہ سے اوسکی

ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝

نصیحت کرتا ہی تمکو سات اوسکے شاید تم ڈرو

اور یہ احکام مذکورہ و اخلاق محمودہ ہماری رضا و خوشنودی کے طریقے ہین تمھین چاہیے کہ اوسی پر چلو اور ادہر اودہر کے راہین نہ ڈہونڈہو کہ یہ تلاش اور رفتار تمکو اللہ کی راہ سے جدا کر دیگی اللہ تمکو یہ نصیحت کرتا ہی شاید تم اس سے ڈرو اور برائیون سے بچو معالم ابن مسعود سے مروی ہے کہ زمین پر آنحضرت نے ایک خط کہینچا اور فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے پہر اوسکے داہین بائین جانب دوسرے خط کھینچے اور فرمایا (سبل) یعنی متفرق راہین یہی ہین ہر راہ پر شیطان بلا رہا ہی پھر یہ آیت پڑھی ف یہ حدیث شاہراہ سنت اور طریق کفر و بدعت کی پوری تصویر ہی خط مستقیم کتاب و سنت ہی مختلف خطوط خیالات اہل ضلالت ربط پھر منکرون سے خطاب ہوا کہ یہ پابندیان یا الزام یہ تعلیم یہ احکام تمہارے ہی لیے مخصوص نہین کہ تم وحشت کرتے ہو بلکہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا آیا ہی چنانچہ

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ تَمَامًا عَلَی الَّذِیْٓ اَحْسَنَ وَتَفْصِیْلًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً
پھر دی ہمنے موسی کو کتاب کامل اوسپر جسنے نیکی کی اور تفصیل ہر شی کے لیے اور رہنمائی اور رحمت

لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ۠
تاکہ وہ ملنے پر اپنے رب کے ایمان لائین

کتاب توریت تمام جامع وکامل بغرض اظہار کرامت یا اتمام نعمت و تکمیل علم و معرفت اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ خواہ عام ہی جو نیک و پارسا ہو یا مراد حضرت موسی ہین اور اونکے تابعین ضمنًا داخل ہون **حاصل** اس نصیحت کے بعد یہ سنو کہ ہمنے موسی کو توریت دی جو مراتب کمال وعرفان و تعلیم اخلاق و احکام کے پورے کرنے والے تھے یا اونپر جو نیکبخت احسان والے تھے اور اوسمین ہر امر مفید و مضر کے تفصیل اور رہنمائی اور اللہ کی رحمت تھی اسلیے کہ وہ لوگ اس امر پر ایمان لائین کہ بعد مرنے کے جینا اور حضور رب العالمین مین حاضر ہونا ضرور ہے

وَهٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۠ اَنْ تَقُوْلُوْٓا
اور یہ کتاب ہو اوتارا ہمنے اوسکو مبارک پس پیروی کرو اوسکی اور ڈرو تاکہ تم رحم کیے جاؤ (ایسا نہو) کہ کہو تم

اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِیْنَ۠
نہین اوتاری گئی کتاب مگر دو گروہون پر ہمسے پہلے اور بیشک تھے ہم پڑھنے سے اونکے بیخبر

اور یہ کتاب یعنے قرآن مجید ہمنے اوتاری تم اسکی اتباع کرو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تمپر رحم کیا جاے اور تاکہ تم ایسا نکہو کہ کتاب تو وہی فرقون یعنی یہود و نصاری پر اوتاری گئی تھی اور ہم اوسے نہ پڑھ سکتے تھے اسلیے کہ زبان غیر تھی اور کوئی نبی عربی اوسکا سمجھانیوالا ہمی نہ تھا و ہم اللہ تعالی نے کفار کا قول نقل فرمایا کہ وہی گروہ ہو نپر کتابین اوتریں اور اسکی رد نکی حالانکہ بنی اسرائیل کے علاوہ بہت پیغمبرونپر صحائف نازل ہوے ہین دفع یہ باعتبار تعلق عذر کے ہی اسلیے کہ کفار کو ان دو کتابونکا علم بوجہ شہرت و رواج زیادہ تھا بخلاف دوسرے صحف کے اور یہ مقام بیان تعداد صحف و منزل علیہم نہ تھا پس اوس سے تعرض نفرمایا اور اگر ہم یہی تسلیم کرلین تو اخبار صحائف محکم و صحیح ہین اور یا شاید غیر صریح ف علما پر واجب ہی کہ دوام وعظ اور عام تبلیغ دعوت کرتے رہین اور فساق و کفار کے لیے عذر باقی نچھوڑین ف معلوم ہوا کہ نبوت موسوی و عیسوی عام نہ تھی ورنہ یہ عذر قابل ذکر نہوتا اسلیے کہ اختلاف لغت کوئی عذر نہین ایک قرآن ہزارون زبانون کے لیے یونہین کافی ہی کہ وہ عربی سیکھین اور ترجمے کچہ ہون قابل اعتبار اور حجت کے لائق نہین ہو سکتی

اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَهْدٰی مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَةٌ
یا کہو تم کاش کہ اوتاری جاتی ہمپر کتاب البتہ ہوتے ہم زیادہ راہ پر اونسے تو تحقیق آگئی تمہارے پاس دلیل ظاہر

ف اسلیے کہ ترجمہ الفاظ و معانی تعلیم و تفہیم نہین ہو سکتا ۱۲

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ
رب سے تمھارے اور رہنمائی اور رحمت پس کون ظالم زیادہ اوس سے کہ جھٹلائے آیتونکو اللہکی اور پھرے

عَنْهَا ۗ سَنَجْزِي الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝
اونسے اب بدلا دینگے ہم اونھین جو برگشتہ ہوتے ہین آیتون سے ہماری بری مار بسبب اسکے کہ تھے پھرے جاتے

اور ایسا بھی نہ ہو کہ کہنے لگین اگر ہمپر اللہ کے احکام نازل کیے جاتے تو ہم یہود و نصارا سے زیادہ
روبراہ ہوتے پس (اے لوگو) تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل واضح اور رحمت وہدایت آگئی
پس اوس سے زیادہ ظالم وسرکش وباغی کون ہو جو اللہ کی آیتین جھٹلائے اور اوس سے روگردانی کرے
اب اللہ تعالی ان منکرین روگردان کو ان فعلون کے بدلے مین بڑا عذاب چکھائے گا ف
جاء کم و دبکم مین ضمائر عام ہین کوئی فرد بشر اس سے خالی نہین پس یہ قرآن حجت ہی ہر آدمی پر
کہین ہو اور کسی درجے کا ہو اور کوئی زبان رکھتا ہو اور ایسے ہی (ممن) عام ہے جو اسکی
تکذیب کرے سزاوار عذاب ہی پس آیت دلالت کرتی ہے کہ حکم قرآن اور دین محمدی عام ہے

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ
نہین انتظار کرتے مگر یہ کہ آئین اونکے پاس فرشتے یا آئے تیرا رب یا آئے بعض نشانی

رَبِّكَ ۗ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ
تیرے رب کی جسدن آئیگی بعض نشانی تیرے رب کی نہ نفع دیگا کسی جانکو ایمان اونکا کہ نہ تھے ایمان لائے

مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۗ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝
پہلے سے یا نہ کمائے تھے ایمان مین اپنی نیکی کہدیجیے منتظر رہو مین بھی منتظر ہون

نہین انتظار کرتے ہین مگر یہ کہ اون کے پاس فرشتے آجائین یا پروردگار عالم نزول اجلال فرمائے
جیسا کہ عرصہ محشر مین ہوگا کہ اولا فرشتے آسمان سے اوترینگے آخر کو خود رب العزت نزول اجلال
فرمائیگا یا آجائین تیرے رب کے بعض نشانیان جسدن بعض نشانی رب کی آجائیگی کسی شخص کو
ایمان لانا فائدہ نہ دیگا یا جسنے اپنے ایمان مین کوئی نیکی نہین کی یعنے کافر کا ایمان اور عاصی کی توبہ
مقبول نہوگی تو آپ اون سے کہدیجیے اگر اسکے منتظر ہو تو ہم بھی منتظر ہین معالم ملائکہ سے موت کے
فرشتے یا عذاب کے فرشتے مراد ہین اور بعض آیات سے آفتاب کا مغرب سے نکلنا مراد ہی در منثور
ابن مسعود سے منقول ہی کہ جب آفتاب غروب ہوتا ہی اللہ کو سجدہ کرتا ہی عرش کے تلے اور تسبیح وتعظیم
ادا کرتا ہی پھر جب وقت طلوع قریب آجاتا ہی سجدہ کرتا ہی اور تسبیح وتعظیم کرکے اذن طلب کرتا ہے

اُسے حکم ہوتا ہی کہ مشرق سے طلوع کرے ایک وہ دن ہوگا کہ آفتاب سے کہا جائیگا ٹھہر دو رات برابر
ٹھہرا رہیگا عبداللہ بن عمر سے مروی ہے تین بار آفتاب اجازت مانگیگا اور عرض کریگا اے رب
تیرے بندے میرے منتظر ہین تین رات کے مقدار وقت گذر جائیگا۔ ابن عباس نے کہا اس مقدار
کو کچھ لوگ جانین گے اور وہ اصحاب قرآن ہونگے ہر شخص اپنا وظیفہ ختم کریگا اور دیکھیگا کہ رات
ویسی ہی ہی ایک دوسرے کو پکاریگا اور مسجد مین لوگ جمع ہونگے اور روئین گے پروردگار عالم سے
تضرع وزاری کرینگے پہر جبرئیل بحکم رب جلیل آفتاب و ماہتاب کے پاس جاکر کہینگے کہ حکم شاہنشاہی
یون ہی کہ تم اپنے مغرب سے طلوع کرو تمہارے لیے اب نور اور چمک نہین ہی شمس و قمر روئین گے اور
چلائین گے کہ وقت موت آگیا قیامت قریب آئی پہر آفتاب بحکم احکم الحاکمین اپنے ڈوبنے کی
جگہہ سے اوبہریگا اور صبح شام نظر آئیگی کہا بخاری نے اپنی تاریخ مین کہ قطب پہیر دیا جائے گا
مغرب مشرق اور مشرق مغرب ہو جائیگا اور اللہ کے بندے گریہ و بکا مین ہونگے کہ ناگاہ منادی
ندا کریگا۔ دروازہ توبہ کا بند ہوگیا اور آفتاب و ماہتاب مغرب سے طالع ہوے لوگ دیکہین گے
کہ آفتاب جہان افروز بے نور عاجز و مجبور ہے اوسوقت صلحا کی عبادت اور اونکا رونا موجب
ثواب ہوگا اور فساق تبہ کار کے سماعت نہوگی اونکا رونا اونپر حسرت ہو جائیگا ابہی آفتاب و
ماہتاب نے آدہی راہ طے کی ہوگی کہ حضرت جبرئیل اونکی چوٹیان پکڑکر مغرب کی طرف لے آئینگے
تاکہ مشرق مین غروب نہو مگر جہان ہمیشہ آفتاب غروب ہوتا ہی وہان غروب نہوگا بلکہ باب توبہ
مین غروب ہوگا حضرت عمر نے حضور مین عرض کی یہ دروازہ کیسا ہی ارشاد ہوا جنت کے دروازون
سے ایک طلائی دروازہ ہی مرصع کار مکلل بجواہر و در شاہوار ایک جانب سے دوسری جانب تک
سوار تیز رفتار چالیس دن مین پہونچے جبسے اللہ نے خلق کو بنایا یہ دروازہ گناہگارون کے لیے
کہلا ہوا ہی توبہ کی اور اسمین داخل ہوے اسی دروازے مین اوسدن آفتاب غروب کرایا جائیگا
اور دروازہ بند ہو جائیگا پہر نہ کسی کافر کا ایمان نہ کسی عاصی کے توبہ قبول ہوگی اور دوسرے ضعیف
روایت مین ہی کہ جب آفتاب مغرب سے نکلیگا اور باب توبہ بند ہو جائیگا ابلیس عذرخواہ سجدہ مین
گریگا اور کہیگا جسے حکم ہو سجدہ کرون اوسکے تابعین کہینگے اے سردار تو کسکی طرف عجز و نیاز کرتا ہی
وہ کہیگا مینے اللہ سے عرض کی تہی کہ قیامت تک مجھے موت نہ آئے اب قیامت قریب آگئی چاہتا ہون کہ خاتمہ بخیر ہو
اور شیاطین بظاہر پہرینگے لوگ پہچان لینگے کہ ہمارا ہمزاد یہی تہا جو ہمکو بہکاتا تہا شیطان لعین اسی گریہ
و بکا مین ہوگا کہ دابۃ الارض نکلکر اوسے قتل کریگا (یہ خلاصہ ہے مختلف روایات درمنثور کا)

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ۭ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَی

بیشک جنھوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا دین اپنا اور تھے وہ گروہ گروہ نہین ہی تو اونمین سے کچھ بھی نہین ہی امر اونکا مگر طرف

اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝

اللہ کے پھر بتادیگا اونکو ساتھ اوسکے کہ تھے کرتے

بیشک جن لوگون نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور گروہ گروہ علیحدہ بن گئے آپ اون سے بری ہین

اور اونکا فیصلہ اللہ کی طرف ہی وہ اونہین کئے کی سزا دیگا معالم شیعًا سے یہود و نصارا مراد ہین مجاہد نے کہا بدعتی ہین عایشہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ بدعتی اور اہل اہوا اور اہل ضلالت ہین درمنثور کہا ابوامامہ نے کہ وہ (احروریہ) اور (خوارج) ہین ف دین سے مراد دین ابراہیمی اور تفریق سے مراد تفریق کلی ہے جیسے یہود و نصارا مین ہوئی یا جسطرح مسلمانون کے فرقون مین ہی اور گروہ سے مراد یہ ہی کہ اپنے اصول اور فروع تمام امور علیحدہ کرلیے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَآ اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ (رواہ ترمذی) اور متفرق ہوگی میری امت تہتر فرقون پر سب کی سب دوزخ مین جاوینگے مگر ایک اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ وہ جنتی کون ہی فرمایا وہ جسپر مین اور میرے اصحاب ہین اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ مین آپ کی خدمت مین دوپہر کو گیا پھر آپنے دو آدمیون کی آوازین سنین جو ایک آیت کے مطلب مین جھگڑتے تھے آپ باہر تشریف لائے اور چہرۂ مبارک سے غضب ظاہر تھا اور فرمایا اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتَابِ (رواہ مسلم) تم سے پہلے لوگ کتاب اللہ مین اختلاف ہی کرنے سے ہلاک ہوے لیکن اختلاف سے تفریق کلی مراد ہی کہ اصول و فروع علیحدہ ہوجائین پس یہ اختلاف جو اہل سنت مین ہی اختلاف رحمت ہی نہ اختلاف ضلالت بخلاف دوسرے فرقونکے اور ہمارے پاس دلیلین ہین کہ وہ ایک جنتی ہمین ہین انشاء اللہ تعالی سے اپنے اصحاب کی اقتدا اور سنت حضرت مصطفے کو اصل بنالیا ہی جسطرح انبیا مین تفریق نہ کرنا ایمان ہی ایسے ہی کسی صحابی کو نچھوڑنا سنت کا نشان نجات کا فرمان ہی ہمپر تفریق صادق نہین آتی اسلیے کہ جملہ مذاہب خلفاء راشدین کے بعد شائع و علیحدہ ہوے اہل سنت جس حال پر تھے اوسی پر رہے

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا

جو لایا نیکی پس اوسکے لیے دس مثل اوسکا ہو اور جو لایا برائی پس نہ بدلا دیا جاویگا مگر

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

مثل اوسکے اور وہ نہ ظلم کیے جاوینگے

یعنے ایک نیکی کے عوض دس نیکیان اور ایک برائی کے عوض ایک برائی ملیگی اور اونپر سزا مین ظلم آنہ یا نیکیون مین

ف منع تفرق فی الدین

ف بیان الفرقہ اہل اسلام

ف اہل سنت گروہ ناجیہ

ف ایک نیکی کی جزا دس نیکیان ملتی ہین

لہی سے ظلم نہوگا ف نیکیونکا ادنی درجہ یہ ہی ورنہ سات سو اور اوس سے زیادہ کے بھی وعدے
ہین اور مجتہد کو خطا مین اور نیک ارادہ کرنیوالے کو صرف عزم مین بھی ایک ثواب ملتا ہی در منثور آپنے
فرمایا کہ لا اِلٰہَ اِلَّا اللہ بہترین حسنہ ہی **بشارت** ایک نیکی ہین ویسی ہی دس نیکیون کا عام
وعدہ ہی اور باتفاق مسلم ہے کہ کوئی نیکی رضا و محبت خدا سے افضل نہین پس وہ جو آپکو فانی اور
اللہ کو باقی سمجھ چکے ہین رضا پر نثار اور لقا پر فدا ہوگئے ہین امیدوار رہین کہ حضرت محبوب بے نیاز
الم سے کم دس حصے اون سے زیادہ اونکی لقا و رضا کا مشتاق ہی معالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس آیت کو پڑھکر فرمایا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ
ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْہُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ
خَطِیْئَۃً لَقِیْتُہٗ بِمِثْلِھَا مَغْفِرَۃً ۔ جو نزدیک ہوتا ہی مجھسے ایک بالشت مین اوس سے ایک گز
نزدیک ہوتا ہون اور جو مجھسے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہی مین اوس سے ایک باع قریب ہوتا ہون اور جو میرے
پاس چلتا ہوا آتا ہی مین اوسکی طرف دوڑتا ہوا آتا ہون اور جو مجھ سے اسطرح ملے کہ بقدر ذرات
خاک اوسکے گناہ ہون تو مین اوس سے اوسیقدر بخشش کے ساتھ ملونگا یہ حدیث قدسی یعنے کلام
پروردگار بزبان رسول مختار ہے) **قطعہ**

گو نہین بزم خاص کے قابل	مین نے محبوب کو لکھا خط مین	اک نظر کے امیدوار ہین ہم
سخت مضطر ہین بیقرار ہین ہم	خوار ہین اور ذلیل وزار ہین ہم	پھر کرین کیا کہ دلکے ہاتھون سے
	وان سے آیا جواب برجستہ	جلد آ محو انتظار ہین ہم

معالم کہا ابن عمر نے یہ دس گنا ثواب غیر صدقات مین ہی اسلیے کہ اونمین سات سو کا وعدہ ہے

قُلْ اِنَّنِیْ ھَدٰىنِیْ رَبِّیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّۃَ اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ۚ
کہدے بیشک مجھے راہ دکھائی میرے ربنے طرف راہ راست کے دین مضبوط دین ابراہیم حق پسند کا

آپ کہدیجیے کہ مجھے اللہ تعالے نے جو دین ابراہیم ہے بتادیا ہے

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ
اور نہ تھے وہ مشرکین سے

راہ راست یعنی دین استوار وہ حق پسند تھے اور مشرک نہ تھے

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۙ لَا شَرِیْكَ لَہٗ ۚ
کہدے بیشک نماز میری اور عبادتین میری اور زیست میری اور موت میری واسطے اللہ پروردگار عالم کے ہی نہین شریک واسطے اوسکے

وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ
اور ساتھ اسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین پہلا مسلمان ہون

آپ کہدیجیے کہ میری نماز اور عبادت اور موت و زیست سب اللہ ہی کے لیے ہی جو تمام عالم کا رب ہی

اور کوئی اوسکا شریک نہین اور مجھے تو اسیکا حکم دیا گیا ہی اور سب سے پہلے مین مطیع و فرمانبردار بنگیا **نسک** قربانی اور حج وغیرہ اس سے جملہ عبادتین مالی مراد ہین **صلوۃ** نماز اس سے تمام بدنی عبادتین مراد ہین **محیای** یعنے اللہ ہی جلانیوالا ہی یا حاصل زیست و لطف بقا و جملہ اعمال **مماتی** موت اللہ ہی کے حکم سے ہی یا اللہ ہی کی راہ مین مرنا ہی یا بعد موت اوسیکا سامنا ہی وہی جزا دیگا **ف** آیت مین للہ کا حصر اور اُمرتُ کا کلمہ کمال تاکید و حصر پر دلالت کرتا ہی کہ مومن کی تمام ہمت اللہ ہی کے لیے ہونا چاہیے اور یہ کہ تعلق ذات دوسرے تعلقات سے قوی تر رہے ہر حال و ہر فعل مین اسیطرف نظر رہی معالم ایک دن ولید بن مغیرہ نے حضرت سے کہا آپ ہمارے راہ پر چلین ہم آپکے گناہ اپنے سر لیے لیتے ہین ارشاد ہوا

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۭ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا

کہدیجیے کیا سوای اللہ کے تلاش کرون مین رب اور وہ رب ہی ہر شی کا اور نہین کماتی کوئی جان مگر اوسی پر ہی الزام اور نہین

تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

اوٹھاتے کوئی اوٹھانیولے بوجہ دوسرےکا پھر طرف تمہارے رب کے بازگشت تمہاری ہی پھر بتادیگا تمکو جسمین تھے تم اختلاف کرتے

آپ کہدیجیے کیا اللہ کے سوا مین کسی اور کو رب بناؤن حالانکہ وہ رب تمام چیزونکا ہی اور (تمہارا یہ قول کہ ہم گناہ کے ذمہ دار ہین غلط ہی اسلیے کہ) نہین کماتا کوئی نفس کچھ مگر اوسکا نفع یا نقصان اوسیکے لیے ہی دوسرے کے واسطے نہین کوئی اوٹھانیوالا دوسرےکا بوجھ اوٹھا نہین سکتا وہم احادیث مین وارد ہے نیکی یا بدی کا شائع کرنیوالا ہمیشہ ثواب یا عذاب پایا کریگا جب تک دوسرے اوسے کرینگے **دفع** انہین اس تعلیم یا اعانت کا عوض ملیگا یہ نہین کہ کام کرنے والونکا کوئی حصہ کم ہوجاے الحاصل نیک یا بد ترغیب سے اوس ترغیب کا عوض ملیگا دوسرے کا عذاب و ثواب کم نہوگا پھر تم سب کے سب اپنے رب کی طرف رجوع کروگے وہ تمکو اس اختلاف باطل اور دلائل عاطل کے سزا دیگا وہان سمجھ جاؤگے مگر پچھتاؤگے

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰۗىِٕفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

اور وہی ہی جسنے بنایا تمکو خلیفہ زمین کا اور بلند کیا بعض کو تمسے اوپر بعض کے درجون مین

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ڮ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

تاکہ آزمائے تمکو اوسمین کہ دیا تمکو بیشک رب تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہی اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہی

یعنی وہی اللہ ہے جسنے تمہین زمین مین اپنا خلیفہ بنایا اور تمام حکومت و اختیار شاہانہ تمکو عنایت کئے کہ بڑے بڑے قوت والے مخلوق زمین پر ہیں مگر کیا مجال مسخر و منقاد ہین تم سب کے مالک سب تمہارے مطیع یا ایک قوم کے بعد دوسری قوم اوسکے خلیفہ اور جانشین بنائے جاتے ہین اور اسمین عنایت کے

یہ امت محمدی تمام امتوں کی خلیفہ ہے اور انہیں پر خاتمہ ہے اور ایک کو مدارج و مراتب میں دوسرے پر فوق دیا اسلیے کہ آزمائیں ہر شخص کو اوسکے دیے ہوے چیز میں فقرا و مساکین کا امتحان صبر و توکل اغنیا امرا کا امتحان جود و ایثار و شکر و تواضع علما کا امتحان اجتہاد و تحقیق جہلا کا امتحان انقیاد و تقلید اہل حکمت کے لیے خاموشی اہل دل کے واسطے خود فراموشی غرضکہ ہر شخص کا امتحان اوسکے موافق معین ہے اور اس تمام طول عمل و زحمت و خلل کے ساتھ تیرا رب منکرین سرکش پر جلد عذاب کرنیوالا اور عاجز و نادم کے گناہوں کا بخشنے والا اپنے بندوں پر مہربان و رحیم ہے

مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع کرتا ہوں میں نام سے　اللہ　مہربان رحم والے کے	سورۃ الاعراف

سورۂ اعراف مکی میں نازل ہوئی در منثور صرف ایک آیت مدنی ہے جسمیں مچھلی والوں کا ذکر ہے اسمیں دو سو چھ آیتیں ہیں کہا ابن حزم نے صرف دو آیتیں اوس کی منسوخ ہیں اور نام اسکا اعراف اسلیے ہے کہ اسمیں اعراف اور اوس کے متعلق کا بھی مذکور ہے

الٓمّٓصٓ كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ

کتاب ہے اوتاری گئی طرف آپکے پس نہ ہو سینے میں آپکے تنگی اوس سے تاکہ ڈرائیں آپ ساتھ اوسکے اور نصیحت ہے مومنوں کے لیے

المص یہ مقطعات قرآن ہے جو مراد اللہ تعالیٰ کی ہو وہی ہمارا ایمان ہے آپ پر یہ کتاب نازل کی گئی کہ آپکے سینے میں تنگی نہ ہے نور قرآن سے دل روشن سینہ کشادہ ہو لوگوں کی تخویف و تعلیم پر آمادہ ہو اور ایمان والی نصیحت پائیں معالم حرج بمعنے شک یعنی آپکو حقیقت کلمہ توحید یا صدق وعدہ وعید میں شبہہ نہ ہے بے تردد دوسروں کو ڈرائیں سعادتمندوں کو راہ پر لائیں ف اگر حرج بمعنے تنگی ہے تو بشارت ہے کہ قرآن موجب شرح صدر و نور عرفان ایمان کی جان ہے اور اگر بمعنے شک ہے تو تکمیل امر رسالت یا تعلیم امت مقصود ہے معلوم ہوا کہ ناصح کے لیے کمال یقین بلکہ اہل دل ہونا چاہیے ورنہ اثر دشوار اور سعی بیسود ہے اور قرآن پاک موجب صفائی قلب کمال عرفان کلید باب مقصود ہے

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ

پیروی کرو جو اوتارا گیا طرف تمہارے رب سے تمہارے اور نہ پیروی کرو سوای اوسکے دوستوں کی کم نصیحت اختیار کرتے ہو تم

اے لوگو جو تمہارے پروردگار نے تم پر نازل فرمایا اوسکے پیرو بن جاؤ اللہ کے علاوہ اور دوستوں کے

[illegible]

تابع نہو یعنے جو لوگ سوا اللہ کے تمکو کسیطرف بلائین اونکی نسبتو تم بہت کم سمجھتے ہو یعنی اگر سمجھو اور ہو تو خود سمجھہ سکتے ہو کہ پروردگار سے مخالفت اور دوسرونسے موافقت کسقدر بجی کی بے تمیزی ہی

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ قَآئِلُوْنَ ۝ فَمَا كَانَ

اور کتنی بستیان ہین کہ ہلاک کیا ہمنے اونکو پھر آیا اوسپر عذاب ہمارا رات کو یا وہ قیلولہ کرتے تھے پھر نہ تھا

دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ۝

پکارنا اونکا جب آگیا اونپر عذاب ہمارا مگر یہ کہ بولے ہم تھے ظالم

چشم عبرت سے دیکھو تو کتنی بستیان ہین کہ ہمنے شامت عصیان سے تباہ و برباد کردین پس ہمارا عذاب اونپر اچانک آگیا وہ رات کو بیخبر تھے جیسے قوم لوط یا دنکو سورہے تھے جیسے قوم شعیب پھر عذاب آنے کے بعد اونکا پکارنا یہی تہا کہ بیشک ہمین ظلم کرنے والے تھے درمنثور کہا ابن مسعود نے جس قوم پر عذاب آیا وہ اپنی خطا کے قائل اور کیے سے پشیمان ہوے **بیات** مصدر ہے بمعنے شب باشی کردن یہان بمعنے اسم فاعل ہے **قائل** قیلولہ کرنے والا یعنے دوپہر کو سونا

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝

پھر البتہ پوچھینگے ہم اونسے کہ بھیجا گیا طرف اونکے اور البتہ پوچھینگے ہم پیغمبرون سے

یعنے قیامت مین ہمارا سوال دونو سے ہوگا پیغمبرون سے پوچھا جائیگا کہ تمنے تبلیغ رسالت اور وعظ و نصیحت کسطرح کی اور مرسل الیہم یعنے امت سے پوچھا جائیگا کہ تمنے کیا سنا اور کیا کیا درمنثور بعضون نے کہا کہ مرسلین سے مراد پیغمبر ہین اور کہا بعض نے فرشتے ہین اور کہا کہ جبرئیل ہین البدور السافرہ کہا غزالی نے کہ جب جانورون کا حساب کتاب ہوجائیگا اللہ تعالی آدمیون کی طرف متوجہ ہوگا کہا ابو الشیخ نے سب سے پہلے لوح کو بلائینگے کانپتا تہرآتا حاضر ہوگا ارشاد ہوگا ہمارے احکام پہونچادیے عرض کریگا اے رب ہان ارشاد ہوگا تیرا گواہ کون ہی عرض کریگا اے رب اسرافیل گواہ ہین اسرافیل کو حاضر ہونیکا حکم ہوگا اور کہا جائیگا کیا لوح نے ہمارے احکام تجھے دیے وہ عرض کرینگے اے رب ہان لوح کہیگا حمد ہی اوس اللہ کی جسنے مجھے عذاب سے نجات دی اب اسرافیل سے پرسش ہوگی تمنے وہ احکام کیا کیے عرض کرینگے جبرئیل کو دیدیے ارشاد ہوگا جبرئیل کو لاؤ یہ بھی ڈرتے کانپتے حاضر ہونگے اور کہینگے بیشک اسرافیل سے احکام واجب التعمیل پائے اور انبیا کو پونچاے اب پیغمبر حاضر کیے جائینگے اور ارشاد ہوگا جو احکام تمکو جبرئیل امین نے دیے تمنے وہ کیا کیے عرض کرینگے اے رب علیم ہمنے آدمیون کو پونچادیے کفار انکار کرینگے یہ امت محمدی گواہی دیگی کہ بیشک انبیا نے

تبلیغ رسالت کی اب پیغمبران ملک و پیغمبران انس سے سوال ختم ہوا ہم خطا کارون کی باری آئی حدیث مین وارد ہوا کہ ہمارے حضور نے حجۃ الوداع کے خطبے مین فرمایا انتم تسألون عنی فما انتم قائلون اے لوگو تم قیامت مین پوچھے جاؤگے مجھسے یہ پوچھا جائیگا کہ ہمارے محبوب تمہارے سردار احمد مختار نے تمکو ہمارے حکم پونہچا دیے پس کیا تم کہوگے یعنے اقرار کروگے صحابہ نے عرض کی ہم سب گواہ ہین کہ حضور نے تبلیغ رسالت کی اور امانت ادا فرمائی فرمایا میرا رب دعوی کریگا اور مجھسے سوال کریگا اے محمد میرے بندون کو میرے پیغام پونہچا دیے تھے مین عرض کرونگا اے رب مین نے اونہین پونہچا دیے پس چاہیے کہ جو حاضر ہے غائب کو مطلع کردے اور میرا پیغام پونہچا دے در منثور چار چیزون سے سوال ہوگا ۱ عمر ۲ علم ۳ مال ۴ جسم۔ حدیث مین وارد ہوا کہ سب سے پہلے خون کے مقدمے پیش ہونگے اور حق اللہ مین سب سے پہلے نماز پوچھی جائیگی اور نجات و ہلاک کا مدار اسے پر ہوگا

پھر بعد سوال وجواب یومیہ ملائکہ تمہارے	فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَائِبِيْنَ ۝ پھر البتہ بیان کرینگے ہم اونپر علم سے اور نہین ہین ہم غائب	ہمارا علم خاص و دفتر اعمال کا بیان کردیگا

اور ہم تم سے غائب و بیخبر نہ تھے در منثور قیامت مین اسرافیل سے ارشاد ہوگا لاؤ وہ امور جنپر ہمنے تمکو موکل کیا تہا وہ عرض کرینگے صور کے متعلق یہ امور تھے اور ارواح انسانی سے یہ اور جن وشیاطین سے یہ اور جانورون کے متعلق اسقدر ہین اون مین سے چارپایون مین یہ اور پرندون مین یہ اور کیڑون مین یہ اور سانپون مین یہ ارشاد ہوگا لوح سے لاسے ملاؤ تو حرف حرف صحیح نکلیگا پھر میکائیل سے ارشاد ہوگا تمکو جسپر موکل کیا تہا وہ حاضر کرو اسیطرح یہ بہی عرض کرینگے مین نے آسمان سے اسقدر وزن وکیل اوتارے اور اتنے مثقال اور اتنے قیراط اور اتنے دانے اور اتنے ذرے سالانہ اسقدر اور ماہانہ اسقدر اور ہفتہ وار اتنا اور روزانہ اتنا اور ہر ساعت مین اسقدر اور زمین سے کہیت کے لیے اتنا اور جنون کے واسطے اتنا اور آدمیون کے لیے اتنا اور جانورون کے واسطے اتنا اور اسقدر چرندون کے لیے اور اسقدر پرندون کے لیے مچھلیون کے لیے اتنا اور کیڑون مکوڑون کے لیے اسقدر اور یہ سب اسقدر ہوا ارشاد ہوگا ملاؤ لوح سے سر مو فرق نہوگا پھر جبرئیل سے پرسش ہوگی وہ کہینگے اے رب فلان فلان پیغمبر پر فلان فلان آیتین اوتارین فلان شہر فلان ہفتہ فلان دن مین اور محمد رسول اللہ پر فلان فلان سورت اوتاری جسمین یہ یہ احکام تھے پس یہ سب اسقدر حرف ہوے اور فلان فلان شہر عذاب سے

ہلاک کردے. ارشاد ہوگا ملاؤ لوح سے پس حرف حرف مطابق ہوگا پہر فرمائیگا اے عزرائیل تم بتاؤ
عرض کرینگے مین نے اسقدر آدمی اور اتنی جنونکی روحین نکالین او نمین اتنے غریق اور اتنے حریق
اور اتنے کافر اور اتنے شہید اتنے سانپ بچھو کے کاٹنے سے اور اتنی دب کر مرے اسقدر زمین پر
اسقدر پہاڑ پر اور اسقدر وحشی اسقدر کیڑے پس یہ سب اسقدر ہوئی ارشاد ہوگا ملاؤ لوح محفوظ
سے پس یہ سب اوسی کے موافق ہونگے یعنے جو کچھ لکھدیا گیا ہے ایک حرف اوسکے خلاف ممکن نہین
کہ وقوع مین آئے۔ حدیث مین وارد ہوا کہ تمام رات کے اعمال دن ہونیسے پہلی اور تمام دنکی اعمال رات ہونیسے
پہلے حضور مین پیش ہوتے ہین اور اوسکے علم خاص مین جو حاضر ہے اوسکی خبر فرشتونکو بھی نہین پس بندونکو
اپنے اس دفتر اور اس علم سے جزا و سزا دیگا **ف** ان روایتون سے علم حساب کی عمدگی ظاہر ہے

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ
اور تول اوسدن حق ہے پس جو شخص کہ بھاری ہوئی تول اوسکی پس وہی ہین رستگاری پانیوالے اور جو

خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ ۝
شخص ہلکی نکلی وزن اوسکی پس وہی وہ ہین کہ ٹوٹا پایا جانون نے اونکی بسبب اسکے کہ تھے آیتون سے ہمارے ظلم کرتے

یعنے قیامت مین میزان عمل حق ہے جسکے تول بہاری نکلی وہ رستگار ہوا اور جسکی تول ہلکی ہوی اوسنے
نقصان پایا اور یہ اسلیے تہا کہ وہ لوگ آیات آلہی سے ظلم کرتے تھے یعنے اونکی تصدیق کرنا چاہیے تہا تعمیل
لازم تہی اسکے خلاف جہٹلاتے تھے مخالفت کرتے تھے **میزان** وہ شے جس سے مقدار اعمال کیجاے
(شرح عقائد) **درمنثور** کہا ابن عباس نے میزان کے دو پلڑے اور ایک زبان ہے۔ انس سے
مروی ہے کہ ایک فرشتہ میزان کے سامنے کھڑا ہوگا جسکا پلا بہاری ہوگا باواز بلند کہیگا فلان
فلان کا بیٹا نیکبخت ہوا اب کبہی شقی و بدنصیب نہوگا اور جسکا پلہ ہلکا ہوگا پکاریگا فلا بدنصیب ہوگیا
ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ میزان پہ جبرئیل موکل ہین **ترغیب** سلمان سے روایت ہے کہ میزان
رکھی جائیگی اگر چاہین تو آسمان و زمین اوسمین تول لین فرشتے کہینگے اے اللہ یہ کسکے وزن کے لیے ہے
ارشاد ہوگا جسے ہم چاہین فرشتے کہینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ **بخارے**
اَلْكَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ دو کلمے ہین
کہ سبک ہین زبان پر بہاری ہین میزان مین محبوب ہین رحمن کے پاس یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ **مشکوۃ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ موسی علیہ السلام نے عرض
کی اے رب مجھے کوئی ایسی بات سکھادے کہ مین اوس سے تیرا ذکر کرون فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو

حضرت موسی نے کہا ای اللہ یہ تو تیری سب بندی کہتے ہین مین چاہتا ہون کہ میرے لیے کسی ذکر سے
تیرے حضور مین خصوصیت حاصل ہو فرمایا اگر ساتون آسمان اور اونکے محافظ سواے میرے اور ساتون
زمینین ایک پلے مین رکھی جائین اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ایک پلے مین تو یہی بھاری نکلیگا البید والبساؤ
انس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت مین سربند صحائف لائی جاینگے حق سبحانہ تعالی فرمائے گا
یہ مقبول ہین اور یہ مردود فرشتے عرض کرینگے تیرے عز و جلال کی قسم ہمنے وہی لکھا جو اسنے کیا
ارشاد ہوگا یہ میرے لیے نہ تھی ابو درداء سے روایت ہے کہ کوئی چیز میزان مین خوش خلقی سے
زیادہ وزنی نہین ابوذر نے کہا مجھسے حضرت نے فرمایا کہ مین تجھے دو باتین بتادون جو پیٹھ پر
ہلکی اور میزان مین بھاری ہین حسن خلق اور خاموشی جابر سے مروی ہے کہ پہلے اہل وعیال کا نفقہ
ترازو مین رکھا جائیگا کہ پلہ نیکی کا بھاری ہو۔ کہا یحیی نے ایک شخص اعمال مختصر کے ساتھ آئیگا ناگاہ
کوئی شے بدلی کی طرح آکر اوسکی نیکی کے پلے مین گریگی اور کہا جائیگا تو آدمیون کو تعلیم خیر کرتا تھا
یہ ثواب اعمال ہین جو تیرے بعد تیری تعلیم سے کیے گئے عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ حضرت آدم
پہلوے عرش مین کھڑے ہونگے دو سبز کپڑے پہنے ہوے دیکھتے ہونگے کہ اونکی اولاد سے کون دوزخ
مین ڈالا جاتا ہے ناگاہ دیکھینگے کہ ایک آدمی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دوزخ کی طرف جارہا ہے
حضرت آدم پکارینگے اے احمد آپ کہینگے لبیک ای پدر بزرگوار مین حاضر ہون حضرت آدم فرماینگے
دیکھیے یہ تمہاری امت کا آدمی دوزخ مین چلا جاتا ہے (فرمایا آنحضرت نے) پھر مین دامن کمر فرشتگان
دوزخ کے پیچھے لیکونگا اور کہونگا اے میرے رب کے پیغام رسان ذرا ٹھہرو فرشتے کہینگے ہم سخت اور
اور سنگدل ہین اللہ کے حکم کی مخالفت نہین کرتے اور وہی کرتے ہین جو حکم ہے آپ مایوسانہ بائین
ہاتھ سے پیشانی مبارک پکڑکر عرش کی طرف منہ کرکے کہینگے اے رب تونے وعدہ فرمایا کہ مجھے میرے
امت کے معاملے مین رسوا نکریگا پس ناگاہ عرش سے آواز آئیگی اَطِیْعُوْا مُحَمَّدًا محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانبرداری کرو اور اس بندۂ گنہگار کو لوٹاؤ۔ مین اپنے جیب سے انگل بھر کا
سفید کاغذ نکالونگا اور نیکی کے پلے مین رکھدونگا اور کہونگا بسم اللہ پس نیکیان بھاری ہوجاینگی
اور پکارنیوالا پکاریگا یہ نیک بخت ہے اور اسکی کوشش مقبول ہوئی اسے جنت مین لیجاؤ تو وہ
کہیگا اے میرے رب کے فرشتو ذرا ٹھہرو تو مین اس بزرگوار آئینۂ رحمت کردگار سے کچھ پوچھ لون
اور عرض کریگا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون کیا اچھا ہے آپکا چہرۂ دل افروز اور کیا اچھا ہے
آپکا اخلاق دل نواز آپ کون ہین جو اس بیکسی اور بےبسی مین مجھ مسکین کی دستگیری فرمائی

مین کہونگا اَنَا نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ وَ ھٰذِہٖ صَلَاتُکَ الَّتِیْ کُنْتَ تُصَلِّیْهَا عَلَیَّ مین تیرا نبی ہون محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ تیرا درود ہے جو مجھپر تو بھیجتا تھا۔ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا قیامت مین خون شہدا پر علما کی روشنائی مرجح ہوگی احمد نے کتاب الزہد مین آنحضرت سے روایت کی کہ آپکے پاس جبرئیل آئے اور ایک شخص آپکے پاس رو رہا تھا جبرئیل نے کہا یہ کون ہے فرمایا فلان شخص ہے جبرئیل نے کہا سب اعمال آدمی کے تولے جائینگے مگر آنسو لسے اللہ تعالی آتش دوزخ کے دریا بجھا دیگا **ترتیب** کہا جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب بدور سافرہ مین کہ اس باب مین اقوال علما کے مختلف ہین کہ حساب صراط و میزان و حوضمین مقدم کون ہے اور موخر کون اور بعد تحقیق بسیار سوائے قیاس و ظن کے کوئی دلیل یقینی نہین بیان کی ان سبکا پیش آنا ہمارا ایمان ہے مگر ترتیب اللہ جانے بعض اقوال مین حوض کوثر صراط سے پہلے اور وزن حساب کے بعد ہے اور بعض مین میزان صراط سے پہلے ہے اور کہا قرطبی نے کہ صراط دو ہین ایک وہ جسپر سبکو جانا ہے دوسرا اسکے بعد آئیگا جسپر لوگ بغرض حساب ٹھہرائے جائینگے کہا بعض نے میزان صراط پر ہے واللہ اعلم **اعتقاد** میزان کا حق جاننا فرض ہے اور انکار کفر مگر معتزلہ باتین بناتے ہین **ربط** بعد بیان جزا و سزا پھر وہ نعمتین یاد دلائین جو خواہ مخواہ اطاعت و عبادت پر آمادہ کردین اور ابتدائی حالت اور پہلی عنایت مذکور کے فرمایا

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝

اور بیشک قدرت دی ہمنے تمکو زمین مین اور بنائے ہمنے واسطے تمھارے اوسمین سامان زیست کم شکر کرتے ہو تم

اور ہمنے تمکو زمین پر قدرت و حکومت عطا کی اور سامان زیست و اسباب راحت مہیا فرمائے بعض وہ کہ خلقی ہین جیسے پھل پھول میوے وغیرہ اور بعض مصنوعی ہین جو تدبیر و حکمت و محنت سے بنائے جاتے ہین تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰۗىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ڰ فَسَجَدُوْٓا

اور بیشک پیدا کیا ہمنے تمکو پھر صورت بنائی تمھاری پھر کہا ہمنے فرشتون کو سجدہ کرو واسطے آدم کے پھر سجدہ کیا

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ

مگر ابلیس نے تھا وہ سجدہ کرنیوالون سے

بیشک ہمنے تمکو پیدا کیا پھر صورت عطا کی پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ سجدہ کرو آدم کا سبنے سجدہ کیا مگر ابلیس سجدہ کرنے والون سے نہ تھا

کبیر خلقنا سے یا مراد آدم ہین جیسا کہ بنی اسرائیل سے فرمایا انجینکم یعنے تمہارے اگلون کو نجات دی یا مراد ذریات آدم ہے جو آدم کے ساتھ ہے موجود و مخلوق ہوئی اور ظہور مین ترتیب کی مراعات رہی **للملائکہ** سے تمام فرشتے مراد ہین کوئی خارج نہین **لآدم** سے خواہ یہ مراد ہے کہ آدم کا سجدہ یا طرف آدم کے بہرحال اگر آدم قبلہ تھے تو کوئی مشکل نہین اور اگر مسجود تھے تو بھی وہ سجدہ تعظیمی تھا

نہ تعبدی اور وہ بہی شریعت محمدیہ مین منسوخ ہو گیا اور کچہہ ہو اوس عالم کے باتون کا قیاس اس عالم دنیا پر صحیح نہین (تقریر اسکی صفحہ ۲۷ جلد اول مین گزر گئی)

قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ

فرمایا کسنے روکا تجھے کہ نہ سجدہ کرے تو جب حکم دیا مین نے تجھے بولا مین بہتر ہون اوس سے پیدا کیا تو نے مجھے آگ سے اور پیدا کیا تو نے اوسے

مِن طِينٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝

مٹی سے کہا پس اوتر اس سے پس نہین ہو واسطے تیرے یہ کہ بڑائی کرے تو اسمین پس نکل بیشک تو ذلیلون سے ہے

ارشاد ہوا ای ابلیس لعین تجھے ہمارے حکم محکم کے بعد کسنے روک دیا کہ تو سجدے سے محروم رہا بولا مین آدم سے خیر ہون تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا جو نورانی و لطیف ہے اور اوسے مٹی سے پیدا کیا جو پست و کثیف ہے ارشاد ہوا ای ملعون اوتر آسمان سے تجھے یہ موقع نہ دیا جائیگا کہ تو ان مقدس مقام پر تکبر کرے تو یہان سے نکل جا تو ذلیل و خوار ہے **ف** آیت مین کئی مسئلے ہین **مسئلہ** قیاس بمقابلہ نص حرام ہے **مسئلہ ۲** قیاس مین ملائمت نص یعنی وہ روش جو نصوص دارہ کے مناسب ہو لازم ہے شیطان نے امر الٰہی نہ سنا آگ اور مٹی پر قیاس کیا اور روش احکام الٰہی جو آدم کی طرف متوجہ بقبول و تکریم تھی چھوڑ دی **مسئلہ ۳** استنباط علت شرع مین حجت ہے ورنہ شیطان پر صرف الزام ہوتا یہ سوال کہ تجھے کسنے منع کیا نہ ہوتا **مسئلہ ۴** حسن و قبح کا وجود عقلاً ثابت ہے ورنہ ابلیس کے تکذیب ہوتی کہ آگ کو خاک سے لطیف خیال کیون کیا اور حکم و اثر شرعی ہے ورنہ اوسکی دلیل مان لیجاتی مگر وہ کون تہا کہ آگ پر حکم خیریت کرے اور خاک کو پست کہے **مسئلہ ۵** جحود و عمد سے گناہ قابل سزا ہے مزید ہو جاتا ہے اور خطا سے قابل عفو شیطان مردود اور آدم کا عذر مقبول ہوا **مسئلہ ۶** نا قابل کو اجتہاد جائز نہین جبکہ شیطان کو امتیاز نہ تہا کہ شرع مین غرض معتبر ہے نہ ماہیت گو اصل نار لطیف تر ہے مگر غرض خاک یعنی عبادت و تواضع اوس سے بہتر ہے اوسکا قیاس مردود ہوا اور حضرت آدم کا اجتہاد بوجہ کمال علم و صلاحیت موجب عفو و قبول ہوا **مسئلہ ۷** توحید زبانی بدون اعتقاد قلب و فہم سلیم نفع نہین دیتی شیطان یہ تو سمجہا کہ اللہ نے مجھے آگ سے اور آدم کو مٹی سے بنایا مگر یہ نہ سمجہا کہ بڑائی چہٹائی کا بہی خالق وہی ہے آگ کا علو اور خاک کا دنو ذاتی نہین بلکہ از جانب حضرت رب العزت ہے اور یہ سمجہتا تو شان امر و عنایت کے جمال پر نثار ہو کر ملائکہ کے طرح سر بسجود گر پڑتا **مسئلہ ۸** تغریب یعنے کسی مجرم کو شہر بدر کر دینا اس نص سے ثابت ہے **لطیفہ** آسمان محل معاصی نہین اور شیطان کو غرور کی سزا مین ذلت کا خطاب ملا

قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٤﴾ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ﴿١٥﴾

کہا مہلت دے مجھے اوسدن تک کہ لوگ اوٹھائے جائین فرمایا بیشک تو مہلت پانیوالون سے ہی

شیطان نے درخواست کی کہ مجھے اسقدر مہلت عطا ہو کہ قیامت تک زندہ رہون ارشاد ہوا تجھے مہلت ہے قیامت تک جیے گا **ف** معلوم ہوا کہ حق سبحانہ تعالی کافر کے بہی دعا قبول کرتا ہی

قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ

کہا پس قسم تیرے بہکانیکی مجھے البتہ بیٹھونگا واسطے اونکے راہ مین تیری جو کشادہ ہی پھر آؤنگا مین سامنے سے

أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ﴿١٧﴾

اونکے اور پیچھے سے اونکے اور داہنی جانب سے اونکے اور بائین طرف سے اور نہ پائیگا تو اکثر کو اونکے شکر کرنیوالے

شیطان بولا مجھے قسم ہی تیرے بہکانے کی کہ مین تیری صراط مستقیم پر اونکے لیے بطور رکمین بیٹھونگا تاکہ اونہین اوس سے پھیر دون جیساکہ بخاری و مسلم مین ہی کہ شیطان آدمی سے کہتا ہی یہ سب تو اللہ نے بنایا اور اوسکو کسنے بنایا تو جب ایسا خیال آئے اللہ سے پناہ مانگو اور باز آؤ پھر اونپر داخل ہونگا آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائین سے یعنی ہر حالت سے اور ہر طرح سے جیساکہ بخاری مین ہی اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنسَانِ مَجْرَى الدَّمِ شیطان آدمی کی رگ رگ مین خون کی طرح پہرتا ہی اور اے رب تو اکثر آدمیون کو میرے بہکانے سے ناشکرا پائیگا **مسلم** ہر آدمی کے ساتھ ایک شیطان ہی (کہ بہکائے) اور ایک فرشتہ ہے (کہ راہ پر لائے) صحابہ نے عرض کی اور آپکے ساتھ بہی ہی ارشاد ہوا ہان مگر اللہ نے مجھے اوسپر غالب کردیا اور وہ مطیع و مسلم ہوگیا ابوہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا جب بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اوسے ٹھوکا دیتا ہی مگر حضرت مریم و حضرت عیسیٰ پر اوسے مجال دست اندازی نہوئی **مسلم** مین ہی کہ خنزب نامی شیطان نماز مین وسوسے ڈالتا ہی حاصل آیت یہ ہی کہ شیطان کوئی فریب اور حیلہ اغوائے انسان کا اوٹھا نہین رکھتا کبھی دوست و ناصح بنکر کبھی دشمن قوی کبھی ظاہر کبھی مخفی ۱ فکر اسکی یہ ہی کہ آدمی شرک و کفر کرے ۲ یہ نہو تو فسق و فجور و معاصی مین پھنسائے ۳ یہ بہی نہو تو مباح اور لذات مین منہمک کرے ۴ یہ نہو سکے تو افضل سے مفضول و اعلی سے ادنی کی طرف گرائے

[illegible]

ہ کہلے گناہ ہونیپر قدرت نہو تو وہی امور سہی جو کسی گناہ کے موجب ہون **نکتہ** شیطان نے بھی قصور کیا اور آدم نے بھی وہ بھی نکالا گیا اور آپ بھی اوسے قیامت تک زندگی ملی انہین بھی باعتبار نسل کے فیصلہ انکا بھی قیامت پر رہا اوسکا بھی مگر آپ مقبول ہوے فرمایا فَاسْتَجَابَ رَبُّہٗ آدم کے رب نے آدم کو مقبول کرلیا شیطان مردود ہوا فرمایا عَلَيْكَ لَعْنَتِي فرق یہ تہا کہ جس معصیت یا مصیبت کے بعد ندامت و توبہ خوف و امید تقوی پیدا ہو وہ موجب ترقی مراتب و عفو و ترحم و قبول ہے جیسا کہ حضرت آدم سے ہوا مدتون تک روئے اقرار خطا کیا ڈرتے رہے اور اگر شرارت گستاخی بغاوت بیباکی مایوسی ظاہر ہو تو وہ عذاب و مردودیت ہے جیسا کہ شیطان نے خطا کی اور مقابلہ کیا کہ مین تو آدم سے خیر ہون معاذ اللہ اللہ تعالے کو اس حکم مین الزام دیا پہر کہا تو نے مجھے بہکایا اور اب مین بھی بہکاؤنگا۔ یہ مقابلہ ہے یہ امتیاز ہے مصائب و معاصی مؤمنین و کفار مین بیشک یہ گستاخی ترک سجود سے کہین بڑہی تہی کہ حضرت رب العزت مین اس بے حیائی کی **ادب** یہ ہے کہ گناہ ہماری شامت سے ہے اور نیکی اللہ کے عنایت سے ہے گو خالق خیر و شر وہی ہے

تفسیر

قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

فرمایا نکل تو آسمان سے بدحال مردود جو پیروی کرے تیری آدمیون سے البتہ بھر دینگے ہم دوزخ تم سب سے

ارشاد ہوا اے لعین دور ہو ہمارے آسمانون سے نکل ایسی حالت مین کہ عیب ناک اور مردود بارگاہ ہے جو شخص آدمیون سے تیرا پیرو ہوگا اوس سے اور تم شیاطین سے ہم دوزخ کو بھر دینگے

قصہ آدم و شیطان

وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ

اور اے آدم رہ تو اور بی بی تیری جنت مین پھر کھاؤ تم دونون جہان سے چاہو تم اور نہ پاس جاؤ اس

الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا

درخت کے پس ہوجاؤگے تم ظالمون سے پھر وسوسہ دیا اونکو شیطان نے کہ ظاہر کردے اونپر جو

وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن

چھپایا گیا اونسے شرمگاہ سے انکی اور کہا نہین منع کیا تمکو رب نے تمہارے اس درخت سے مگر اسلیے

تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۝ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ۝

کہ ہوجاؤ تم فرشتے یا ہوجاؤ تم ہمیشہ رہنے والون سے اور قسم کھائی اونسے کہ مین تمہارے لیے البتہ نصیحت کرنیوالون سے ہون

اور اے آدم تم اور تمہاری زوجہ حوا دونو جنت مین رہین اور جو جی چاہے کہائین مگر اس درخت کے
پاس نجائین نہین تو تم ظالم ہوجاؤگے پہر شیطان نے اونہین وسوسہ دلایا تاکہ اونکی شرمگاہ اونپر
کہل جاوے جو اونپر مستور و محجوب تہی حالانکہ حلہاے بہشتی سے بدن اون کے مخفی تہے جنت
مین ایک دوسرے کی شرمگاہ نہ دیکہہ سکتے تہے کبیر کشف عورت خواہ کنایہ ہو ذلت سے یعنی غرض
شیطان کی یہ تہی کہ یہ نافرمانبرداری سے ذلیل ہون یا لوح محفوظ یا بعض فرشتون سے معلوم
ہوا ہوگا کہ گیہون کہانے سے پردہ اوٹہ جائیگا اور شیطان نے کہا کہ تمکو پروردگار نے اسی لیے
منع کیا کہ کہین تم فرشتے یا ہمیشہ رہنے والے نہو جاؤ یعنے اس درخت مین اثر ہے کہ کہانے والا یا ملک یا خالد
بن جاوے اور اپنے اس دعوی پر قسم کہائی کہ بخداے کریم مین تمہارا خیرخواہ ناصح ہون دشمن
و مخالف نہین (تحقیق شجرہ و قصہ دخول شیطان وغیرہ صفحہ ۲۰ جلد اول مین ملاحظہ ہو) وہم
شیطان انکار سجود کرتے ہی آسمان سے نکالا گیا پہر اوسے بہکانے کا موقع کیونکر ملا دفع سا کہا صاحب
تفسیر کبیر نے کہ کہا حسن نے شیطان زمین سے وسوسے ڈالتا ہی اوسے ایسی قوتین دی گئین ہین
اور دوسرون نے کہا کہ شیطان جنت مین نہین گیا بلکہ دروازے پر آدم سے ملاقات ہوئی اور
اپنا کام کر گزرا ۱۲ راقم کہتا ہی کہ مراد خروج سے یہ ہے کہ بود و باش نکرنے پائے اور گاہ گاہ جا نکلنا
تو حضرت عیسے کے پیشتر تک برابر رہا آپ کے زمانے سے تیسرے یا چوتہے آسمان سے آگے بڑہنے کی
ممانعت ہوگئی اور ہمارے حضور کے وقت سے آسمانونپر بالکل جانا موقوف ہوا اور ممکن ہے کہ حکم
اخراج بعد ترک سجود اور انفاذ اوسکا بعد فریب آدم ہوا ہو واللہ اعلم کبیر آیت دلالت کرتی ہی کہ کشف
عورت گناہ ہی مسئلہ ذاتی عداوت سے کسیکے دین مین ضرر رسانی اتباع شیطانی ہی مسئلہ
کسیکا عیب ظاہر کرنا منع ہی مسئلہ جہوٹی قسم ایجاد ابلیس ہے اور گناہ کبیرہ لطیفہ حضرت آدم
نے شیطان کا یہ قول سن لیا کہ حکم الٰہی مین بعض ضرر ہین یعنے گیہون نہ کہانے سے تم فرشتے
بننے اور ہمیشہ جنت مین رہنے سے محروم رہوگے لہذا اولاد آدم مین یہ سنت جاری ہوگئی
عوام کیا خواص بہی کبہی کبہی وہم کرتے ہین کہ اتباع شرع مین تنگی و ضرر ہے سود کہانے مین
تمول اور تشبہ بنصارا مین اعزاز علوم واہیہ مین لیاقت و کامیابی اور اسکی خلاف خدا و رسول کے
قدم بقدم چلنے مین افلاس و خرابی ہے غضب تو یہ ہے کہ بعض نادان سمجھتے ہین کہ ظاہر شریعت
علما کی صحبت ہمکو مدارج عرفان و ولایت سے محروم رکہے گی سیر ملکوت اور تماشاے جبروت
سے منع کریگی استغفر اللہ کوئی نفع ایسا نہین کہ اوامر شرعیہ سے رہگیا ہو اور کوئی ضرر ایسا

نہیں کہ نواہی کی تحت میں ہو لطیفہ کشف شرمگاہ نتیجہ عصیان ہو تو بدرجہ اولی زناکار وہی گا جو اور
گناہ بھی کر چکا ہو ورنہ حضرت یوسف صدیق کیطرح سے اللہ تعالی اوسے اس بیحیائی سے بچا لیگا

فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا
پھر دلالت کی اونکو فریب سے پھر جب چکھا درخت کو ظاہر ہوئی واسطے اونکے شرمگاہ اونکی اور لگے

يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ
ڈھانکنے اوپر پتوں سے جنت کے اور پکارا اونکو رب نے اونکے کیا نہ منع کیا تھا ہمنے تمکو

تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝
اس سے اور نہ کہا تھا تمسے کہ بیشک شیطان واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے

پھر شیطان نے آدم و حوا کو فریب دیا اور جب چکھا اونہوں نے درخت کو اونپر اونکی شرمگاہ ظاہر ہوگئی
اور بہشت کے پتوں سے بدن ڈہانکنے لگے اور پکارا آدم و حوا کو اونکے پروردگار نے کیا ہمنے تمکو اس
درخت سے منع نہیں کیا تھا کیا ہمنے تمکو خبردار نہیں کیا تھا کہ شیطان تمہارا دشمن ہی **معالم** کہا وہب نے
کہ لباس آدم کا جنت میں نور تہا قتادہ نے کہا ناخن کا لباس تہا گیہون کہاتے ہی برہنہ ہو گئے
چاہا جنت کے درختوں سے پردہ پوشی کرین تو ایک درخت نے آپکے بال پکڑ لیے آدم نے کہا چھوڑ دو
بولا مین تجہے نہ چھوڑونگا اوسوقت حضرت رب العزت سے ندا ہوئی اے آدم تو ہمسے بہاگتا ہی آدم نے
کہا اے رب کیا مجال مگر شرم کرتا ہون حدیث مین وارد ہوا اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ حیا
ایمان کی ایک شاخ ہی محمد بن اسحق نے کہا اللہ تعالی نے فرمایا اے آدم کیون اسے کہایا اور ہمنے تو
منع کر دیا تہا کہا اے رب حوا نے مجھے کھلوایا ارشاد ہوا اے حوا یہ کیا ہوا بولین مجھ سانپ نے ترغیب
دلائی فرمایا اے سانپ یہ کیا فعل تہا عرض کی کہ ابلیس نے مجھے بہکایا خطاب ہوا کہ اے حوا تم ہر مہینے
مین خون آلودہ ہوگی یعنے حائضہ اور اے سانپ تو منہ کے بہل چلیگا اور جو تجھے دیکھیگا تیرا سر کچلے گا
اور اے ابلیس تو ملعون ہی **عرائس** جب آدم برہنہ ہوگئے تو پریشان جنت کے درختوں سے
لباس طلب کرتے تھے درخت عناب نے موے سر اولہالئے اور جس درخت کے پاس گئے اوسنے زجر کیا
مگر انجیر نے رحم کہایا اپنے پتونکا پیرہن پہنایا اللہ تعالے نے انجیر کو اس احسان کے عوض مین یہ
شرف دیا کہ ظاہر و باطن اوسکا شیرینی اور فائدے مین برابر اور ہر سال دو بار پہلتا ہی اور یہ ثمرہ
ہے اللہ کے دوستون کی خدمت اور محبت کا لفظ (ذاقا) سے معلوم ہوا کہ شراب کا چکھنا ہی گناہ ہے
ف کل محرمات کا بھی حکم ہے **بحث** آدم جانتے تھے کہ ملائکہ نے اونہیں سجدہ کیا پھر فرشتہ

بننے کی طمع کیون ہوئی جواب ۱ ایسے ہی ہم سب جانتے ہین کہ فانی قابل التفات نہین پہر اوسی کی رات دن دہن ہی اسی لیے فرمایا (بغرور) بہکانے سے اور دہوکہے سے ۲ آدمی عجوبہ پسند ہی ترکیب وقوت ملکی تعجب انگیز تہی اگر رغبت ہوئی تو کیا عجب ہے ۳ آپکو معلوم تہا کہ ملائک امتحان وعصیان سے محفوظ دوام حضور وقبول واطاعت سے محظوظ ہین بخلاف بشر کے کہ اسکا امر خیر وشر مین دائر ہے ۴ حق یہ ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت موسی نے آدم سے کہا اللہ نے آپکو اپنی دست قدرت سے بنایا اپنی روح پہونکی فرشتون نے سجدہ کیا جنت مین جگہہ ملی پہر آپنے اپنی خطا سے آدمیون کو زمین پر اوتارا حضرت آدم نے کہا آپ تو وہ موسی ہین جو اللہ کے برگزیدہ اللہ کے کلیم ہین آپکو توریت عطا ہوئی آپنے توریت مین دیکہا ہوگا کہ توریت مجہہ سے کتنے دنون پہلے لکہی گئی موسی نے کہا چالیس برس فرمایا پہر اوسمین میری خطا کا قصہ تہا حضرت موسی نے کہا ہان فرمایا پہر مجہپر ایسے امر کا الزام دیتے ہو جو چالیس برس پہلے ہو چکا تہا حضور نے فرمایا کہ آدم موسی پر دلیل مین غالب آئے (رواہ مسلم

قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ﻋﺘ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝

عرض کی دونون نے ای رب ہمارے ظلم کیا ہمنے جانو نپر اپنی اور اگر نہ بخشے تو ہمکو اور رحم کرے تو ہمپر البتہ ہو جائینگے ہم نقصان پانیوالون سے

آدم وحوا نے عرض کی لے پروردگار غفار ہم نے اپنی جان پر ظلم کیا اگر تو ہمین نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو پہر ہمارا ٹہکانا کہان ہے ہم دنیا ودین مین نقصان پانے والے ہو جائینگے

قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ

کہا اوترو تم ایک تمہارا دوسرے کا دشمن ہی اور تمہارے لیے زمین مین ٹہکانا ہی اور فائدہ ہی

اِلٰى حِيْنٍ ۝ قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝

ایک وقت تک کہا اسی زمین مین جیوگے تم اور اسی زمین مین مروگے تم اور اسی سے نکالے جاؤگے تم

ع ۱۵ ۹

ارشاد ہوا اوترو تم سب یعنے آدم وحوا مع ذریات یا تم دونو اور شیطان افعی وطاؤس تمہارا ایک دوسریکا دشمن ہی اور تمہارے لیے بود وباش اور منافع ایک وقت تک زمین مین ہین تم اوسی مین زندہ رہوگے اور اوسی مین مروگے اور اوسی سی اوٹہائے جاؤگے لطیفہ حضرت آدم جنت سے آلودہ گناہ آئے اور زمین سے انشاء اللہ تعالی پاک ومعصوم تشریف لے گئے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا

ای اولاد آدم بیشک اوتارا ہمنے تمپر لباس کہ چہپائے شرمگاہ تمہاری اور زینت

وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

اور لباس تقوی یہ خیر ہی نشانیوں سے اللہ کی ہی تاکہ وہ سوچین

لباس وہ چیز جس سے ستر و حجاب کر سکین اور نزول اسکا برعایت اصل ہی یعنی پانی آسمان سے اوترا اوس سے اصل لباس یعنے نبات وغیرہ پیدا ہوے یا یہ کہ اوسکے بنانیکا علم اوتارا **ریش** اور ایک قراءت مین ریاش ہی پس ریاش بمعنی ثوب و اثاث البیت اور ریش عام ہی ہر مال پر صادق آتا ہی اور ریش کے معنے پر طار لیکر لباس و زینت سے استعارہ کیا گیا (کبیر) **معالم** لباس تقوی سے قتادہ کے نزدیک مراد ایمان ہی اور کہا حسن نے حیا کہا عثمان نے حسن خلق - کہا عروہ نے اللہ سے ڈرنا کہا کلبی نے پاکدامنی - کہا زید بن علی نے وہ چیزین جنہین لڑائی مین بچاؤ کے لیے پہنین جیسے زرہ خود وغیرہ **حاصل** اے ابن آدم ہمنے تمہین لباس عطا کیا جو تمہاری شرمگاہ کو چھپائے اور تمہارے لیے زینت ہو اور تقوی کا لباس تمہارے حق مین خیر ہی اور یہ اللہ کی رحمت و کرامت کے نشانی ہی تاکہ تم سوچو سمجھو اوس سے ڈرو یہ آیت خواہ اس مناسبت سے نازل ہوئی کہ جب آدم نے اوراق جنت سے پردہ پوشی چاہی اونکی اولاد سے بطور نعم البدل ارشاد ہوا کہ گو لباس بہشتی تمسے چھین لیا گیا اور تمکو اوسکی ضرورت ہی مگر لباس تقوی جو تمہین عطا ہوا تمہارے حق مین خیر ہے یا حکم جدید ہے کہ فرضیت ستر و خیریت تقوی ثابت ہو یا شان نزول اسکا یہ ہی کہ عرب ایام جاہلیت مین برہنہ طواف کرتے تھے لباس کا حکم ہوا ف ۱ سیاق آیت سے ظاہر ہی کہ لباس بقدر ستر عورت فرض ہے ۲ انتہا مثل کتبنا وغیرہ کے خبر مفید معنی امر ہی ۳ آیات سابقہ مین تصریح ہو چکی ہی کہ شیطان کی غرض یہ تھی کہ آدم کا کشف عورت ہو اور یہ اونکی لغزش کا نتیجہ تھا پس ستر عورت واجب ہوا پھر لباس کے دو غرضین ارشاد فرمائین ۱ ستر ۲ زینت اور یہ دونو امر مجمل تھے اول مقدار عورت جسکا ستر واجب ہے مصرح نہ تھی احادیث سے ائمہ مجتہدین نے استنباط کیا **نظم**

رہے زانو سے تا ناف چھپا
اور نہ پہنے کبھی وہ جامہ کہ زن
خود بچین شر سے اور بچا رہین

پر ہے ممنوع ریشم و زرتار
ہو نہ لانبا ازار یا دامن

فرض مرد پہ ہی لباس اتنا
زعفران یا کسم کا رنگ و نگار
عورتین جسم سب چھپائے رہین

دوم غرض زینت اسکے لیے بھی شارع علیہ السلام نے قواعد معین فرما دیے جسکا خلاصہ یہ ہی افتخار حرام ہی تزئین جیسے اظہار شکر منع نہین پس زینت اور تحسین و تجمل اگر اسلیے ہی کہ حسن لباس و فراغت حال و حسن صورت موجب سرور احباب و اظہار نعمت

رب الارباب ہو) بہتر ہی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اللہ کے نعمتون کا بیان و اظہار کرو سزاوار مقام یہ تہا کہ ایسی زینت مستحب و موجب ثواب ہو مگر احتیاطا اسمین سکوت کیا گیا اور اللہ تعالی دلونکی تمنائین دیکھتا ہی اور اوسکی رحمت تنگ نہین **بخاری** حضرت عایشہ فرماتی ہین کہ آپنے منقش قمیص مین نماز پڑہی بعد فراغت فرمایا یہ ابوجہم کو دیدو اور میرا وہی موٹا کپڑا لاؤ اسنے مجھے نماز سے کھیل مین ڈالدیا یعنے اسکی طرف التفات ہوا یا برکات خاصہ مین کمی ہوئی **مسلم** اور جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کو تین بچھونے کافی ہین ایک اپنے لیے ایک بی بی کے لیے ایک مہمان کے لیے اور چوتھا ہو تو واسطے شیطان کے ہی پس یہ زینت بخوف فتنہ و تکبر و فخر و برعایت اتباع صلحا و بامید مزید عنایت الٰہی و بفضل فقر و مسکنت اباحت ہی کے درجے مین رکھے گئے اور اگر فخر و تکبر مقصود ہی تو حرام **مسئلہ** عورت کو اپنے شوہر کے لیے تزیین موجب ثواب ہی **ممنوعات لباس** ۱ ریشمی و طلائی و نقرئی اور ٹخنون سے نیچا کپڑا اور کسم اور زعفران کا رنگ مردون کے لیے حرام ہی اور عورتونپر حلال ۲ مرد کو زنانہ لباس اور عورت کو مردانہ حرام ہی ۳ ایسا نازک لباس جو قابل ستر نہو منع ہی **بخاری** مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ ٹخنون سے جو ازار نیچی ہو وہ آگ مین ہی۔ اور فرمایا لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا اللہ تعالی نظر رحمت نکریگا قیامت مین اوسپر جسنے اپنی ازار لٹکائی اترا کر۔ اور فرمایا کہ ایک آدمی دامن کشان متکبرانہ جاتا تھا کہ زمین مین دھنس گیا اور وہ قیامت تک برابر دھنستا چلا جائیگا **بخاری** ابن عمر سے مروی ہی اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ۔ دنیا مین ریشمی کپڑے وہی پہنتا ہی جسے آخرت مین کوئی حصہ نہین **ترمذی** اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔ سونا اور ریشم حلال ہی میری امت کی عورتونپر اور حرام ہی مردونپر **مشکوۃ** جب ازار کا ذکر ہوا تو حضرت ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ عورتون کو کیا حکم ہے قَالَ تُرْخِيْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا فرمایا کہ عورت ایک بالشت لانبا رکہے ام المومنین نے کہا اس صورتمین بدن کھلجایگا (یعنے چلنے پہرنے مین) فرمایا ایک ہاتھ لانبا کر دے **ترغیب** عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ آخر امت مین عورتین ہونگی كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ لباس کے ساتھ ننگی اور بے ستر ہونگے سر ونپر اونکے مثل کوہان شتر لاغر کے ہونگے یعنی (موباف) اونپر لعنت کرو کہ وہ ملعونہ ہین یہ خبر حرف حرف صادق آتی ہی اسوقت کی عورتون پر کہ لباس ایسا پہنتی ہین جسمین ستر نہین اور کچھ ہو بھی تو جالی اور ململ سے اور سرون پر نہایت موٹی اور بڑے موباف ہوتے ہین **مسئلہ** اگر کوئی شخص لباس ممنوع مین نماز

پڑھ لی اگر دوسرا کپڑا نہ تھا تو خیر ورنہ نماز صحیح اور گناہ لازم ہوگا نماز اسلیے کہ فرض مطلق ستر ہے اور گناہ اسلیے کہ نہی شرعی وارد ہی بخلاف نجس کپڑون کے کہ اوسمین فرض طہارت ترک ہوتا ہی لطیفہ تقوی کو خیر لباس اسلیے فرمایا کہ لباس سے عیوب خلقی جنکا الزام بندہ پر نہین چھپتے ہین اور زینت عارضی حاصل ہوتی ہے اور تقوی سے عیوب کسبی یعنی گناہ جسکا الزام اسپر ہی عفو ہوتی ہین اور نعمت فی الجملہ نصیب ہوتی ہے پس وہ تو لباس ہین اور تقوی خیر ہے

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ
اے اولاد آدم نہ بہکائے تمکو شیطان جیسا نکالا تمہارے ماں باپ کو جنت سے اوتار لیا

عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ
اون سے کپڑے اونکا تاکہ دکھائے اونکو شرمگاہ اونکی بیشک وہ دیکھتا ہی تمکو وہ اور کنبہ اوسکا جہان سے

لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝
نہین دیکھتے تم اوسے ہمنے بنایا شیطانونکو دوست اونکا جو نہین ایمان لاتے

اے اولاد آدم خبردار رہو ایسا نہو کہ شیطان تمکو بہکائے جسطرح تمہارے ماباپ کو جنت سے نکلوایا اونکو اوسمین جانے نہ دے اونکے کپڑے اوتروائے کہ شرمگاہ کھل جائے تمہین بھی ذلیل ورسوا کرے بہت ہوشیار رہو وہ اور اوسکے اولاد تمکو دیکھتے ہین اور تم اونہین نہین دیکھ سکتے اور ہمنے بے ایمانونکا ولی اور دوست اور اونپر غالب شیطانونکو بنادیا ہی ف آیت مین کئی امر ہین ۱ اعلی درجے کی تنبیہ اور تخویف ۲ واقعات سے عبرت ۳ مصائب اور آبروریزی کا ڈر ۴ یہ کہ دشمن سے تم بدون استعانت بچ نہین سکتے اسلیے کہ وہ دیکھتا ہے اور تم نہین دیکھتے ۵ اطمینان وتسکین کہ شیطان کفار اور بے ایمانی لوگونکا دوست اور اونہین پر مسلط ہے پس ایسے پناہ ڈھونڈ ہو جو اوسکی کید سے بچا سکے اور وہ کتاب وسنت ہی اور لباس تقوی ورنہ مجرد عقل ورائے سے کچھ نہین ہو سکتا

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَاۗءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا
اور جب کرین بیحیائی کہین پایا ہمنے اسپر باپ داداکو اپنے اور اللہ نے حکم کیا ہمکو اسکا کہہ دیجیے بیشک اللہ نہین

يَاْمُرُ بِالْفَحْشَاۗءِ ۭ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَي اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
حکم کرتا بیحیائی کا کیا تم کہتے ہو اللہ پر وہ چیز کہ نہین جانتے تم

یعنی جنپر شیطان مسلط ہے وہ ایمان نہین لاتے اور جب گناہ کرتے ہین کہتے ہین ہمنے تو باپ دادا کو یون ہی کرتے ہوے پایا اللہ نے ہمکو یہی حکم دیا آپ اونسے کہدیجیے کہ اللہ تعالی فحش کا حکم نہین کرتا کیا تم اللہ پر وہ بات کہوگے جسکا تمکو علم نہین ہے ایک تو گناہ کرو دوسرے اللہ پر اوسکا الزام دو عصیان سے بچنا گو مشکل ہی مگر فرق یہ ہی کہ مومن گناہ کے بعد استغفار کرتا ہے جیسا کہ اذا فعلوا

فاحشۃ ذکروا اللہ الخ صفحہ ٣٠٠ (جلد اول مین گزرا) اور کافر وشقی غرور سے کہتا ہی کہ یہ تو ہمارے اگلون کے دستور ہین یہ اللہ کے حکم نہین **فحش** بے حیائی اور نہایت قبیح گناہ

ربط حیلہ شیطانی وطریقۂ شیطان پرستان بیان کرکے اوس سے بچنے کی تدبیر بیان فرمائی

قُلۡ اَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ ۟ وَ اَقِیۡمُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ

کہدیجیے حکم کیا رب نے میرے انصاف کا اور حکم کیا کہ سیدھے کرو منہ اپنے وقت ہر نماز کے اور

ادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ؕ کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ ؕ

پکارو اللہ کو خالص کرنیوالے اوسکے لیے دین کو جیسا شروع کیا تمکو لوٹائے جاؤ گے

ای نبی کریم آپ کہدیجیے کہ میرے رب نے تو مجھسے فرمادیا ہے کہ انصاف کرو۔ توحید کرو۔ لا الٰہ الا اللہ کہو اور سیدھا کرو اپنا مونہ یعنے قبلہ رو ہو جاؤ یا دل اللہ سے لگاؤ ہر نماز کے وقت یا جو مسجد اوسکے پاس ہو کسی ایک کی خصوصیت نہین اور پکارو اللہ کو اسطرح کہ سوائے اوسکے دوسرا ملحوظ و مقصود نہو دین اوسی کے لیے ہو تمکو جیسا ہمنے پیدا کیا ہی یعنے شقی یا سعید ویسے ہی مروگے یا جسطرح پیدا کیا ویسے ہی مرنا بھی ہی یا اسیطرح بعد موت کے ہم اعادہ کرینگے آیت مین کے بحثین ہین **اول** کہا مجاہد نے قسط یعنے عدل ہی جیساکہ لغت سی ثابت ہی کہا ضحاک نے مراد توحید ہی اسلیے کہ انصاف یہی ہی کہ حق کہین اور کلمۃ الحق یہی توحید ہی کہا ابن عباس نے کہ مراد لا الٰہ الا اللہ ہے جیساکہ دوسری مقام پر فرمایا شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ۙ وَ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ اُولُوا الۡعِلۡمِ قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ صفحہ (٢٣٤) **دوم** مسجد سے مراد مسجد ہی یعنے کسی مسجد کے تخصیص نہین جہان نماز کا وقت آجائے بسم اللہ وبقبلہ نماز پڑھنے لگو اور اسی کے موید ہی کہ فرمایا لَا یَخۡرُجُ مِنَ الۡمَسۡجِدِ بَعۡدَ النِّدَآءِ اِلَّا مُنَافِقٌ (رواہ ابوداود) مسجد سے بعد اذان کی نہین نکلتا مگر منافق یا وہ شخص جو کسی کام کو جاتا ہو اس نیت سے کہ پھر آجائیگا یا مسجد سے نماز مراد ہی اور یہی اولی ہی **سوم** خلوص اسکے مراتب متفاوت ہین سبکا خلاصہ یہ ہی (خلوص عمل) یعنی تمام افعال غیر مشروع کے لگاؤ سے پاک۔ شرک۔ کفر۔ بدعت و معاصی سے دور یہ مقام تقوی ہی (خلوص امل) یعنے سوائے خدا کے نہ کسی سے نفع کی امید نہ ضرر کا خوف یہ مقام طالبین کا ہی (خلوص قصد) نفس باغی ہو یا منقاد مگر غیر خدا نہ مقصود ہے نہ مراد یہ شیوہ مجاہدین کا ہے (خلوص قلب) دل کسی طرف نہ جھکے شان عاشقین ہی (خلوص محض) غیر کا ذکر ولحاظ ہی نہ آئے اثر سے بحث نہ قبول سے غرض نہ اوسکے عدم سے تعلق نہ وجود سے کام ؎ بدیدار جانان زجان مشتغل
بذکر حبیب از جہان مشتغل ✤ نہ پروائے کس شان و سودائے کس ✤ نہ در کنج توحید شان جای کس

فائدہ [illegible]

فائدہ اخلاص

یہ مقام صدیقین کا ہے اسی لیے سید المخلصین امام المرسلین محمد مصطفے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ذوق وشوق مین عرض کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّاَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا رواہ بخاری یعنی الٰہی میرے دل مین نور بھر دے میری کان آنکھ داہنے بائین آگے پیچھے اوپر تلے نور کر دے اور مجھے نور بنا دے **ترغیب** آپ سے کسی نے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا اخلاص اور ثوبان سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا طُوْبٰی لِلْمُخْلِصِیْنَ اُولٰٓئِكَ مَصَابِیْحُ الْهُدٰی تَنْجَلِیْ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ خوشخبری ہو اخلاص والون کو وہی چراغ ہدایت ہین اون سے ہر فتنہ تاریک نورانی ہو جاتا ہے **چہارم** کما بدأکم - بعد حکم توحید وصلوۃ وخلوص - تاکید وتکمیل کے لیے فرمایا کہ تمھاری ابتدا اور انتہا ہماری ہی ہاتھ مین ہے جیسے نیست تھی ویسی ہی ہو جاوگے یا جسطرح بنایا تھا پھر قیامت مین زندہ کر لینگے یا جیسا علم ازل مین قرار دیا ہے سعید یا شقی انجام وہی ہوگا **پنجم** مسائل ۱ عدل یا توحید ۲ ہر نماز مین روبقبلہ ہونا ۳ دعا یا ذکر کرنا فرض ہے ۴ شرط یہ ہے کہ سب امور بحالت اخلاص دین ہون ریا وشرک نہو **ششم** لطائف - شیطان نے کہا مین راہ بہکاؤنگا فرمایا تم منہ سیدھا کیے رہو راہ نہ بھول سکوگے - اوسنے کہا چارون جانب سے حملے کرونگا فرمایا نمازون مین اللہ کو پکارو وہ فریادرسی کرے گا مگر خالص رہنا اِدھر اودھر دل نہ بھٹکے اوسنے کہا اکثر ناشکری ہونگے ارشاد ہوا انصاف نچھوڑو ناشکری منصف سے نہین ہو سکتی - یہ آیت گویا فریب شیطان سے بچنے کے لیے حصن حصین ہے

فَرِیْقًا هَدٰی وَفَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَیَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

ایک گروہ کو راہ دکھائی اور ایک گروہ ثابت ہوگئی اوسپر گمراہی بیشک اونھون نے بنا لیا شیطان کو دوست سوای اللہ کے اور جانتے ہین گروہ راہ پر ہین

ایک گروہ وہ ہے جنھین اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور ایک گروہ وہ ہے جنپر ضلالت ثابت ہوگئی اونھون نے شیطان کو دوست اور حمایتی بنالیا تھا اللہ کو چھوڑ کر اور زعم یہ تھا کہ وہ رہ برہ ہین

ف قرآن واحادیث مین یہ مسئلہ مختلف مقامونپر مذکور ہوا کہین فرمایا جو ہوتا ہے وہ سب علم ازل سے ہے کہین فرمایا تم اپنے کیے کی سزا پاتے ہو تحقیق یہ ہے کہ بیشک پیدا کرنا اور مقدر کرنا اللہ ہی کا کام ہے دوسرے کو اسمین سر مو دخل نہین مگر آدمی کو بھی افعال اختیاریہ عطا ہوے ہین جنسے سعید یا شقی

۵ چونکہ ادا [illegible] تکرار نہین ہوتا پس ان سب کی فرضیت ایکبار ادا کرنے سے ساقط ہوجاتی مگر عدل ہر وقت حاجت ایک کہ ظلم حرام ہے اور ترجیح ہر وقت [illegible]

ہوجاتا ہی یہی اعتقاد ہی جملہ اہل سنت کا **ترمذی** صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِیَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ دو گروہ میری امت کے ہین جنہین اسلام سے کوئی حصہ نہین ملا ایک مرجیہ ہی جو آپکو مجبور محض سمجھے ہوے ہین جیسے جبریہ دوسرا قدریہ ہی جو آپ کو بعض افعال کا خالق بھی جانتے ہین **ترمذی** عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہاتھ مین دو کتابین تہین فرمایا تم جانتے ہو یہ کتابین کیسی ہین ہمنے عرض کی نہین مگر آپ ہمکو بتا دین جو کتاب داہنے ہاتھہ مین تہی اوسکی نسبت فرمایا یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہی اسمین نام ہین اہل جنت کے اور اونکے آبا و اجداد و قبائل کے اور آخر مین میزان دیدی گئی ہی کہ نہ کم ہو سکی نہ زائد اور بائین ہاتھہ والے کو فرمایا اسمین نام دوزخیون کے ہین صحابہ نے عرض کی پہر عمل سے فائدہ ارشاد ہوا اعمال درست کرو اور حق سے نزدیک ہو جنت والے کا خاتمہ جنتی کام پر ہوتا ہی اور دوزخ والے کا خاتمہ دوزخی کام پر ہوتا ہے چاہے وہ جو کچہ عمل کرتا رہے پہر آپ نے ہاتھہ سے اشارہ کیا کہ تمہارا رب فارغ ہو گیا ایک گروہ جنت مین اور ایک دوزخ مین ہی ابن عباس نے کہا کہ ایام جاہلیت مین بعض قبائل عرب برہنہ طواف کرتے رات کو عورتین دن کو مرد اور سمجھتے کہ یہ لباس جسمین گناہ بہی کئے ہین قابل طواف بیت اللہ نہین یا کپڑونکی طرح گناہ اوتر جاینگے اور ایام حج مین کہانا کم اور روغن ترک کرتے صحابہ نے کہا ہم اس تعظیم کے زیادہ حقدار ہین ارشاد ہوا

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ

اے اولاد آدم لیلو لباس اپنے وقت ہر نماز کے اور کھاؤ اور پیو اور نہ فضول بیجا کرو بیشک اللہ نہین دوست رکہتا فضول خرچ

یا بنی آدم عام ہی مگر آیات سابقہ و لاحقہ اولیاء شیطان کو اس انعام سے محروم کرتے ہین صرف مومنین بطور حقیقت قاصرہ مراد ہین یا مطلب یہ ہی کہ ایمان لاؤ پہر یہ احکام مانو بہر حال کفار مخاطب بجزئیات نہین (احمدی) **زینت** یہ مجمل ہی اسلئے کہ اختلاف طبائع و بلاد و زمان و حالات سے کیفیت زینت مین اختلاف فاش ہو جاتا ہی پس سوائے محرمات وہ تمام امور جسے شرع نے بیان کیا یا جو عرف مین باجماع مسلمین قرار پائین زینت ہین ادنیٰ درجہ زینت یعنے لباس بقدر ستر عورت فرض اور اس سے زائد مستحب و اولی و مباح ہوگا اسلیئے مفسرین اور فقہا نے زینت سے لباس مراد لیا جیسا کہ مذہب ہی صاحب ہدایہ وغیرہ کا **مسجد** کنایہ ہی نماز سے اور یہی زاہدی اور تفسیر احمدی و معالم وغیرہ مین ہی یا مجاز ہے بطور اطلاق ظرف مظروف پر **اسراف** صرف بے اندازہ و بے محل پس اندازہ شرعی کی مخالفت حرام اور اندازہ عقلی کی مخالفت مفر مصالح

اور اندازہ عرفی کے مخالفت موجب تضحیک ہی ہر حال مین اسراف امر خبیث و رکیک ہی حاصل
اے لوگو نماز کے وقت اپنی وہ لباس جو تمپر جائز کیے گئے ہین لو اور کھاؤ پیو پاک چیزین اور بے محل
و بیجا صرف نکرو اللہ تعالی فضول خرچ کو دوست نہین رکھتا **مسئلہ** نماز مین پوشاک نفیس و
باوقعت پہننا یا اور قسم کی زینتین جو خلاف اولی نہ ہون کرنا اولی ہے بوجہ رعایت معنی زینت
کے اور کہا گیا کہ مسواک اور خوشبو اور شانہ و روغن سر وغیرہ داخل زینت ہی **مسئلہ** بقدر ضرورت
کہ مر نجاے کھانا واجب اور بغرض حصول قوت اطاعت مستحب و بغرض تلذذ بے شکم و مصالح معاش مباح و
جائز اور اس سے زیادہ اسراف و مضر و منع ہی **مسئلہ** ستر عورت نماز مین فرض اور اسراف ہر حال مین حرام ہی

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِيٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ
کہدیجیے کسنے حرام کی زینت اللہ کی جو نکالی واسطے اپنے بندونکے اور پاک چیزین رزق سے کہدیجیے

هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
یہ واسطے اونکے ہی جو ایمان لائے حیات دنیا مین خالص ہین روز قیامت مین ایسے ہی ہم بیان کرتے ہین آیتین قوم دانا کے لیے

آپ کہدیجیے وہ زینت جو اللہ نے اپنے بندون کے لیے بنائی اور اوسکے پیغمبر نے تفسیر و توضیح فرمائی
کسنے حرام کی اور وہ پاک چیزین جو تمکو بتعلیم پیغمبر و تقریر علما معلوم ہو چکی ہین اللہ تعالی نے
تمہارے کھانے پینے کو پیدا کین کسنے حرام کین آپ کہدین کہ یہ زینت اور رزق طیب مومنین کے
لیے قیامت مین مخصوص ہوگا کفار شریک نہو سکینگے ہم اپنی آیتین یونہین مختلف طور پر بیان
کرتے ہین اونکے لیے جو سمجھتے ہین **ف** معلوم ہوا کہ زینت شرعی و لذائذ و طیبات حلال جنکی
تفصیل گذر گئی ہی بدون کسی کراہت کے ہمارے لیے جائز ہین انکا حرام کہنا منع ہی کفار
دنیا مین مال و جمال مین مومنین کے شریک ہین ایسا نہین کہ اسلام کو تمول خوش عیشی لازم و مزور
اور کافر محروم و مہجور ہو البتہ آخرت مین یہ نعمتین مومنین کے لیے مخصوص ہونگی در منثور کہا
ابن عباس نے کہ مجھے حضرت علی نے ابن الکوا کے پاس بھیجا مین باریک قمیص اور حلہ پہنے تہا وہ
کہنے لگا تم ابن عباس ہو اور ایسے کپڑے پہنے ہو مین نے کہا بہلا امر جسمین مین تم سے خصومت
کرون یہی ہی اور یہ آیت پڑہکر اونہین الزام دیا اصد دوسری روایت مین ہی کہا مین نے دیکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہایت نفیس حلہ پہنے تہے۔ اور کہا ابن عمر نے آپنے فرمایا کہ نماز مین
دونون کپڑے پہن لیا کرو اللہ تعالی زیادہ مستحق ہی کہ اوسکی حضوری کے لیے زینت کی جاے **ف**
اچھے کھانے پینے اور بعیش و فراغت بسر کرنیکا جواز گو آیت سے نکلتا ہی لیکن نہ اوس التزام سے

کو واجب و سنت سمجھا جاے اور نہ اسقدر کہ اسراف ہو بلکہ ایسا درجۂ توسط ملحوظ رہے کہ یہ اشیا حرام کی صورت میں نظر نہ آئین۔ اسلیے کہ دائما طالبان خدا انسے دور رہے ہین اور بحث اسکی (صفحہ ۵۶۳) مین گذری

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ

کہدیجیے نہین حرام کین ہمارے رب نے مگر بیحیائیان جو ظاہر ہون اونسے اور جو چھپی ہون اور گناہ اور سرکشی

بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

بدون حق کے اور یہ کہ شریک کرو ساتھ اللہ کے اوسکو کہ نہین اوتاری ساتھ اوسکے حجت اور یہ کہ کہو اللہ پر وہ کہ نہین جانتے تم

آپ کہدیجیے کہ میرے رب نے بے حیائی حرام کردی کھلی ہو یا چھپی اور گناہ حرام کردیے صغیرہ ہون یا کبیرہ اور یہ حرام کردیا کہ اللہ کے ساتھ کسیکو شریک گردانین اور اوسکے لیے کوئی دلیل و حجت بھی نازل نہوئی ہو اور یہ کہ دل سے گڑھ گڑھ کر اللہ تعالی پر وہ باتین بنالین جو نجانتے ہون فواحش جمع فاحش بمعنی بیحیائی کہا گیا فحش زبانی گناہ اور اثم ہاتہ پانوکے گناہ معالم فحش زنا جیسے عرب چھپے زنا کی پروا نکرتے کھلے ہونیکو عیب جانتے کبیر فحش گناہ کبیرہ ف فحش ہر ایسا گناہ جو قطع نظر شرع کے مہذب شرفا کے نزدیک بھی شرمناک ہو اور ظاہر سے مراد وہ فعل جو کیا جاے یا وہ قول جو کہا جاے جیسے کسی کو گالیان دینا۔ باطن وہ خیالات شرمناک جو دل مین بقصد تلذذ متصور ہون یا زبان سے کہے یا کان سے سنی جائین۔ یا جنکا قصد مصمم کیا جاے یا جسکے تمنا دل مین ہو یا تدبیر مخفی کرے پس وہ اشعار اور قصص جنمین شرمناک مذکور ہون اون کے سننے یا پڑہنے کے دو درجے ہین ۱ یہ کہ مقصود و مطلوب حسن مضامین لطف شاعری یا اور کوئی امر ہے ضمنًا یہ بھی آجاتا ہے یہ خلاف اولی و خلاف تقوی ہے ۲ گو اور کچھ بھی مقصود ہو مگر ایسے مذکور بھی ملحوظ و منظور ہین تو ممنوع اور غالبًا اس آیت کی تحت مین داخل ہین ۳ لیکن حکایات نصائح آمیز لطائف معرفت و مضامین عشق خیز جو غذاے روح اہل دل ہے دوسرے مقام کی بات ہے مولانا خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران تنبیہ خطرہ یا وسوسہ یا ایسا تصور و خیال جسکے ساتھ عزم نہو عفو ہے نہ یہ کہ بالقصد پڑہا یا سنا جاے اور اوس سے تلذذ ہو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعَیْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْیَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰی وَالْقَلْبُ یَهْوٰی وَیَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَیُكَذِّبُهٗ (رواہ مسلم) آنکھون کا زنا نظر کانونکا زنا ناذنا کی باتین سننا زبان کا زنا ایسے قصے کہنا ہاتھ کا زنا بیجا دست درازی پانونکا زنا ایسی راہ مین چلنا اور دل خواہش اور تمنی کرتا ہے اور شرمگاہ ان سبکی تصدیق کرتی ہے اگر بدفعلی

ہو گئی اور تکذیب کرتی ہی اگر اللہ نے بچا لیا **مسئلہ** اسی قصد پر کتب یا تصویر کا بھی حکم ہے اگر مقصود ہی تو مردود ورنہ خیر جائز ہو **مسئلہ** اسی قصد پر کتب مذہب باطل کا مطالعہ ہی اگر قصد تردید یا تحقیق اعتقاد و احکام و تاریخ ہی تو جائز ورنہ ممنوع **مسئلہ** اسی قصد پر بے بنیاد حکایتون کا بھی حکم ہی اگر قصد عبرت یا استعارہ و بلاحظہ صورت واقعہ و نصیحت ہی تو خیر ورنہ شر ہی **اثم** ہر گناہ کو کہتے ہین مگر یہان گناہ صغیرہ مراد ہین یا شراب خواری (جامع) **بغی** امام عادل کی نافرمانبرداری یا زنا (باغیہ زانیہ کو کہتے ہین) سرکشی یہان مراد ہی ظلم و ناحق کوشی سے **شرک** اسمین یہ قید کہ اللہ نے کوئی دلیل نہین اوتاری لازمی ہی یعنی کوئی قسم شرک کی مدلل ہو ہی نہین سکتی پس یہ ویسی ہی جیسا کہ جا بجا فرمایا کہ قتل انبیا ناحق کرتے تھے اسلیے کہ قتل پیغمبر کبھی حق پر نہین ہو سکتا یا یہ مطلب کہ کفار بھی اپنے انصاف اور دل مین کوئی دلیل نہین پاتے وہ بھی سمجھتے ہین کہ ہمارا یہ فعل طبعی یا تقلیدی ہی جیسے ہمارے زمانے کی رسم پرست جانتے ہین مگر نہین مانتے **یقولون** الخ اللہ پر بے علم کچھ کہنا یہ تعریف اہل بدعت پر صادق آتی ہی جو غیر دین کو دین قرار دیتے ہین اور حدیث گڑھ لینے والون پر کہ جو چاہا اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف منسوب کر دیا اور بے علم و بے اصول صرف عقل سے اجتہاد و تاویل کرنے والون پر جیسے ہمارے زمانے کی نئی روشنی والے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝

اور واسطے ہر گروہ کے مدت ہی پس جب آگئی مدت اونکی نہ دیر کرینگے ایکدم اور نہ سبقت کرینگے

معالم کہا ابن عباس نے کہ اجل سے مراد عذاب ہی یعنے ہر امت عاصی کے عذاب کا ایک وقت مقرر ہی اور کہا گیا کہ مراد موت ہی یعنے ہر شخص کے لیے وقت موت مقرر ہی یا ہر گروہ کے لیے ایک مہلت کا زمانہ ہی اوسکے بعد دوسرے لوگ آتے ہین یا ہر شخص کے مرنیکا وقت معین ہی پھر جب اونکا وقت آجاتا ہی تو نہ دیر کر سکتے ہین نہ جلدی یعنے وقت ٹل نہین سکتا و ہم تاخیر نہونا ظاہر ہے مگر وقت معین آجانے کی بعد تقدیم کیونکر ہو گی پس اجل آجانے سے مراد قریب آجانا ہی اور غرض تقدیم سے یہ ہی کہ وقت معین سے کچھ پہلے ہو اور فرمایا فخر الہند مولانا ابو الحسنات رحمہ اللہ نے بوقت درس کہ جزا محذوف ہی یعنی جب وقت آگیا کام تمام ہوا اور لایستاخرون الخ دوسرا جملہ ہی یعنے نہ وقت آنے سے پہلے مر سکتی ہین اور نہ وقت آنے پر ٹھہر سکتے ہین لیستاخرون تک جملہ تمام ہوا یا یہ کہ لایستاخرون پر جملہ تمام ہوا جب حکم آگیا دیر نہین ہو سکتی اور لایستقدمون دوسرا جملہ ہی یعنی موت سے سبقت بھی نہین ہو سکتی پس یہ محل جزا نہین نہو گا

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

ای اولاد آدم اگر آئین تمہارے پاس پیغمبر تم مین سے بیان کرین تمپر آیتین میری پس جو ڈرے اور اصلاح کرے پس نہ خوف ہی اونپر

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

اور نہ وہ رنج کہائین اور جنہون نے جھٹلایا آیتونکو ہماری اور تکبر کیا اوس سے وہی صاحب نار کے ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے

ای لوگو اگر تمہارے پاس ہمارے پیغمبر آئین اور ہمارے احکام بیان کرین پس جو اونکی تعلیم و ہدایت سے متقی و صالح بن جاوے اوسپر کوئی خوف اور رنج نہین ہی اور جو ہمارے احکام و آیات کو جھٹلاوے اور تکبر اور خودرائی کرے وہ دوزخ والے ہین اوسمین ہمیشہ رہینگے **ف** یہ امر تمام ہوگیا یعنی پیغمبر آئے اور سعادتمندون نے مانا بدنصیبون نے غلط جانا **ربط** بعد تعلیم و تخویف ایک عجیب قصے کی طرف توجہ دلائی کہ دل لگی اور اپنے اپنے انجام سنکر فکر کار کرین فرمایا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ

پس کون ظالم زیادہ اوس سے کہ باندھے اللہ پر جھوٹھ یا یہ جھٹلائے آیتونکو اوسکی وہی ہین کہ پونہچیگا اونکو حصہ اونکا

الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓي اِذَا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ

کتاب سے یہانتک جب آئے اونکے پاس فرستادے ہمارے وفات دیتے ہین اونکو کہتے ہین کہان ہین وہ کہ تھے تم پکارتے

دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝

سوای اللہ کے بولے کھو گئے وہ ہمسے اور گواہی دی جانونپر اپنی کہ وہ تھے کافر

معالم کتاب سے مراد لوح محفوظ کہا حسن نے عذاب روسیاہی و کبودی چشم کہا سعید نے شقاوت مکتوبہ کہا ابن عباس نے اعمال مکتوبہ **کبیر** بعض احکام مکتوبہ یعنے امن و عیش دنیاوی اور یہی قول انسب ہی **رسلنا** ملائکہ موت **حاصل** اوس سے زیادہ عاصی اور ظالم کون جو اللہ پر جھوٹھ بہتان باندھے اور اوسکے احکام کو جھٹلائے یہ بدبخت وہی ہین جنہین دنیا مین کتاب کا ایک حصہ ملا ہی کچھ دنون بری بھلی طرح بسر کرلیں یہانتک کہ جب موت آگئی اور ہمارے بھیجے ہوے فرشتے روح قبض کرنے کو آگئے اور اون کی جان نکال لی اور کہا اب وہ کہان گئے جسے خدا کے سوا پوجتے اور پکارتے تھے بخوبی کہنے لگے وہ کھو گئے اور باطل ہوئے اور اپنی ذات پر گواہ ہوے کہ ہمنے کفر و بغاوت کے ہم کافر تھے

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ

کہا داخل ہو اوس گروہ میں کہ گذر گئے تھے پہلے جن اور انس سے آگ مین

كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ

جب داخل ہوئی ایک جماعت لعنت کی اوسکی بہن نے یہانتک جب پہنچگئے اوسمین سب کہا جماعت پچھلی نے اگلی کو

رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ

ای رب ہمارے انھون نے بھکایا ہمکو پس دے اونھین عذاب دوچند آگ سے کہا ہر ایک کے لیے دوچند ہی مگر نہین جانتے تم

کہا ای گناہگار و اون گروہون کے ساتھ جو تمسے پہلے جن اور انس سے گزر چکی ہین آگ مین داخل ہو پہر جب کوئی امت دوزخ مین داخل ہوگی اپنے ساتھیون کو جو اونسے پہلی جا چکے ہین لعنت کریگی یہان تک کہ جب سبکی سب جہنم مین داخل ہونگے اور اپنے اپنے مقامونپر پہونچ گئے پچھلے اپنے اگلونکی نسبت کہینگی ای رب انہین اگلون نے ہمکو بہکایا ہم بہی انکی دیکھا دیکھی گمراہ ہوگئے تو تو اونپر دونا عذاب کر جواب ملیگا سب پر دونا ہی مگر تمکو معلوم نہین اخت سی مراد ایک قسم کے لوگ مثلاً یہود یہود پر اور نصارا نصارا پر لعنت و بد دعا کرینگے اضلونا یعنے اگلونکی تقلید و اضلال سے ہم بہکے پس اونپر ایک عذاب گناہ کا دوسرا بہکانیکا ہو و ہم ضعف (دونا) اور یہ ممکن نہین کہ ہر شخص پر دوسریکا دونا عذاب ہو دفع ہے اضافت و قدر خاص مراد نہین بلکہ شدت و زیادت مقصود ہی اور وہ ہر دوزخی مین موجود ہے ممکن ہے ہر شخص پر دوسریکا دو چند یا زائد ہو جہات مختلفہ سے **ف** باہمی طعن غیظ و غضب بدخواہی بد دعا خصوصاً اگلون کو برا کہنا صفت اہل نار ہے اور موجب ذلت و مصائب بسیار

وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ

اور کہا پہلون نے اونکے پچھلونسے پس نہ تہا تمکو ہمپر فضل پس چکھو عذاب وسکا کہ تھے تم کماتے

اور جواب دیا اگلے کافرون نے پچھلونکو اوس بد دعا کا کہ تمکو ہمپر کوئی فضل و زیادتی نہین ہے جسطرح ہمنے کفر و انکار کیا تم بہی باغی و نافرمانبردار تھے پس ہمسب کے سب چکہو اپنے کئے کا مزا

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ

بیشک جنھون نے جھٹلایا آیتونکو ہماری اور تکبر کیا اونکو (ماننے سے) نہ کہولے جاوینگے واسطے اونکے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے

الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ

جنت مین یہانتک کہ در آئے اونٹ ناکےمین سوئی کے اور ایسے ہی بدلا دیتے ہین ہم گناہگارونکو

جو اللہ کے آیات و احکام جھٹلاتے ہین اور اسکی اطاعت و تسلیم سے استکبار کرتے ہین اونکے لیے آسمان کے دروازے نہ کہلین گے یعنے برکات و قبول اونکو نصیب نہونگی اور وہ

ہامان سے دونا اور ہامان پر بہکانے کا عذاب فرعون سے دونا ہو ۱۲

جنت مین نہ داخل ہونگی جب تک اونٹ سوئی کے ناکے مین نہ سماجاے یعنی جسطرح یہ امر خلاف
عقل ہی کفار کا جنت مین جانا مخالف نقل ہم ایسی ہی سزا دیتے ہین مجرمین کو در منثور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کافر کی موت آتی ہی آسمان سے سیاہ رنگ ملائکہ آکر اوسکے
گرد بیٹھ جاتے ہین اور ملک الموت سرہانے ہوتے ہین اور کہتے ہین ای روح خبیث نکل اللہ کے
غضب اور عذاب کی طرف روح جسم مین منتشر ہوتی ہی اور فرشتے رگ رگ سے نکالکر بدبودار چیز مین
رکھکر آسمان کی طرف لیجاتے ہین فرشتون کے جس گروہ پر اس روح کا گزر ہوتا ہی وہ کہتے ہین کون ہی
یہ روح خبیث ملائکہ ہمراہی نام مع ولدیت بتاتے ہین اسیطرح آسمان اول تک جاکر دروازہ
کھلواتے ہین مگر دروازہ نہین کھلتا۔ پہر حضور نے یہ آیت پڑھی لا تفتح لهم ابواب السماء اور
فرمایا کہ حکم ہوتا ہی کہ اسکا نام دفتر سجین مین رکھو پہر وہ روح آسمان سے پہینکدی جاتی ہی اور یہ آیت
پڑھی وَمَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ جس نے اللہ سے شرک کیا گویا آسمان سے
گر پڑا اور سدی سے مروی ہی کہ کافر کی روح فرشتے آسمان کی طرف اوچہالدیتے ہین وہانسے زمین پر پہینک
دیجاتی ہی ایسے ہی پہر ہوتا ہی اور مومن کی روح بکمال احترام واعزاز آسمان پر لیجاتے ہین
دروازہاے آسمان کہولے جاتے ہین جو فرشتہ ملتا ہی اوسے مرحبا اور مبارکباد دیتا ہی صلوۃ
بہیجتا ہی اوسکی خوشبو پہیلجاتی ہی آخرکار یہ بندہ امیدوار بحضور شاہنشاہ غفار پیش کیا جاتا ہی بعد
عطیات فراوان وعنایات بیپایان ارشاد ہوتا ہی ہمارے بندے کی روح زمین مین لیجاؤ ہمنے اسے مٹی سے بنایا
اوسی سے اوٹہائینگے ابن کثیر جمل اونٹ اور ابن عباس سے ایک روایت مین جُمَّل یعنی رسن گندہ ہی

لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝
واسطے اونکے دوزخ سے بچھونا ہی اور اوپر اونکے لحاف اور ایسے ہی بدلا دیتے ہین ہم ظالمونکو

یعنی کفار کے تلے فرش آتشین ہوگا اور اوپر لحاف آتشین دوزخ کا ہوگا اور ظالمونکی یہی سزا ہی در منثور آپنے فرمایا
کہ کافر کی قبر مین دو تختیان آگ کی ہونگی ایک اوپر دوسرے تلے اوپر کی تختی دبائی جایگی تلے کی تختی اوٹہائی جایگی

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ
اور جو لوگ ایمان لائے اور کیئے کام نیک نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر بقدر اوسکی وسعت دہی اصحاب
الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ
جنت ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہینگے اور نکالدیا ہمنے جو اونکے سینون مین تھی رنجش جاری ہین تلے اونکے نہرین

مومن صالح جنتی ہین وہ جنتون مین ہمیشہ رہینگے جنکے تلے نہرین بہ رہی ہین اللہ تعالی نے

اون کے دلون سے رنج حسد کینہ نکالڈالا اور اللہ کسیکو طاقت سے بڑھکر تکلیف نہین دیتا
بخاری جب مومنین آگ سے نجات پائینگے تو ایک پل پر روکے جائینگے جو دوزخ و
جنت کے درمیان ہوگا یہان باہمی قصاص ہوجائیگا اور بالکل پاک صاف ہوکر جنت
مین آئینگے **ابن کثیر** سدی نے کہا جب جنتی جنت کی طرف چلین گے جنت کے دروازے پر
ایک درخت پائینگے اوسکی جڑ مین دو نہرین ہین ایک نہر کا پانی پئین گے اون کے دلون سے
غل یعنی رشک حسد۔ کینہ اسباب عداوت آپس کے رنجش سب نکل جائیگی اسے شراب طہور کہتے
ہین اور دوسری نہر مین نہائین گے جس سے انکی چہرون پر جنت کی تازگی ناز و نعمت کی شادابی
آجائیگی پھر نہ کبھی میلے کچیلے ہونگے نہ بال الجھین گے۔ کہا حضرت علی نے یہ آیت ہم اہل بدر کی حق مین
نازل ہوئی ہی اور آپ ہی سے منقول ہی کہ فرماتے مجھے امید ہی کہ مین اور عثمان اور طلحہ اور زبیر
اس آیت کے مصداق ہونگے یعنی عارضی مخالفت جو برائے نام آگئی ہی نکل جاے گی آیت مین
مباحث ہین **اول** لا تکلف۔ جملہ معترضہ ہی چونکہ ایمان اور عمل کے مراتب متفاوت اور انسان فہم
و قوت و ہمت مین غیر مساوی تھے تسکین فرمائی کہ ہر شخص سے مطالبہ و مواخذہ اوسکی وسعت
یعنی قوت متوسطہ کے موافق ہوگا نہ بیش نہ کم مثلاً علما کو تفصیلے ایمان بدلائل و براہان چاہیے
عوام کو کلمۂ طیبہ کافی ہی علما کو فہم معانی اہل باطن کو حضور قلب نماز مین شایان ہی عوام کو ارکان
و شروط کا ادا کرنا بس ہی زیادہ معافی ہی **مسئلہ** وسعت مجمل ہی پس اندازہ شرعی اوس کے
تفسیر ہی جس تفصیل و تقسیم سے احکام منقول ہین انکی نسبت عذر تکلیف زائد فضول ہی مقبول ہی
جو منقول ہی **دوم** جبریہ کا رد ہی اسلیے کہ وہ آپکو مجبور محض قرار دیتے ہین پس اونکی وسعت مین
کچھ بھی نہین لازم تہا کہ تکلیف جائز نہوتے حالانکہ باتفاق تکلیف ثابت و مسلم اور قدریہ کو بھی کچھ
فائدہ نہوگا اسلیے کہ ممکن ہی کہ وسعت مطلق اوسی فعال اختیاریہ اور اعمال کسبیہ کا نام ہو جسکے
اہل سنت معتقد ہین **سوم** (نزعنا) اسلیے فرمایا کہ وہم ہوسکتا تہا اگر جنت مین مراتب مساوی
تہی تو مرتاضین کو افسوس ہوگا اور مدارج متفاوت ہین تو ادنی کو اعلی پر حسد آئیگا دو چار دن کا
معاملہ دنیا کا تو دیکھہ نہ سکے دائمی فضل کب پسند آئیگا لہذا فرمایا ایسے خیال وہان آہی نہ سکین گے
وہم عقل نہین قبول کرتی کہ آدمی کسیکو اپنے سے اچھا دیکھکر تمنا نہ کرے دل مین قلق پیدا نہو
دفع بالتجربہ ثابت ہی کہ بحالت کمال تلذذ آدمی کو کچھہ بھی یاد نہین آتا تو شراب جنت کی مست
نعمات باقیہ سے سیر چشم ادھر ادھر کب نظر ڈالنے لگے تھے سوا اکثر محبوب و دوست کی ترقی عل خوش

کرتی ہو جیسا باپ بیٹی کو اپنے سے اچھا ہو جانا پسند کرتا ہو اور جنتی بہی باہم دوست ہو جاینگے ۲۳ حسد لازم بشریت نہین صلحا وعلماے سابقہ پر پچھلی کبہی حسد نہین کرتے بلکہ معتقد و دعاگو ہین ابن کثیر ابوہریرہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول صلعم نے کہ ہر جنتی اپنا ٹھکانا دوزخ مین دیکھیگا اور یہ نجات اوسکے حق مین موجب شکر عظیم ہوگی اور دوزخی اپنا گھر جنت والا دیکھکر حسرت کریگا اور جنتی کہینگے

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ جَآءَتْ

اور بولے سب تعریف ہو اللہ کو جسنے ہدایت کی ہمکو اس طرف اور نتھے ہم کہ راہ پاتے اگر نہ راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ آئے

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَنُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

پیغمبر ہمارے رب کے حق پر اور پکارے گئے یہ کہ یہ جنت ہو وارث ہوئے تم اوسکے بسبب کہ تھے تم کرتے

اور اہل جنت کہین گے الحمد للہ کہ ہمین جنت کی طرف رہنمائی فرمائی اور ہمکو یہ نعمت ہرگز نصیب ہو سکتی اگر اللہ تعالی رہنمائی نفرماتا بیشک ہمارے رب کے پیغمبر امر حق لائے تھے اسی حمد و ثنا مین حق سبحانہ تعالی یا اوسکے ملائکہ پکارینگے اے جنتیو یہ جنت ہو اب تم اس کے وارث بنا دیے گئے ہمیشہ رہو گے زوال و اخراج نہین اور یہ عوض ہے اوسکا جو تم دنیا مین کرتے تھے مسلم آپنے فرمایا پکارنے والا پکاریگا تم سلامت رہوگے بیمار نہوگے زندہ رہوگے موت نہ آیگی جوان بنے رہوگے بڈھے نہوگے ہمیشہ ناز و نعمت مین رہوگے مایوس و نامراد نہوگے

وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا

اور پکارے جنت والے آگ والونکو کہ تحقیق ہمنے تو پالیا جو وعدہ کیا ہمسے رب نے ہمارے

حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ

حق کیا پایا تمنے جو وعدہ کیا رب نے تمہارے حق بولے ہان پھر پکارا پکارنیوالا اونمین یہ کہ لعنت ہو

اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ۝

اللہ کی ظالمون پر جو روکتے تھے راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈتے تھے راہ کو کج اور وہ آخرت سے انکار کرتے تھے

وقف لازم

بعد اطمینان و استقرار جنت والے دوزخیون سے کہین گے ہم سے جو ہمارے رب نے وعدہ کیا تہا ہم نے اوسے حق و راست پایا کیا تمنے بھی اپنے رب کا وعدہ حق پایا بولے ہان پھر ایک فرشتے نے پکار کر مطلع کر دیا کہ پھٹکار ہے اللہ کے ظالمو پر جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور کجی کی جو یا رہتے تھے اور قیامت سے انکار کرتے تھے ف ظاہرا یہ لعنت اون دوزخیون کے لیے خاص ہے جو کافر تھے اور مسلم دوزخی اس سے محفوظ ہین اسلیے کہ آخر مین جو وصف مذکور ہین وہ خاص کفار کے ہین

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَ
اور درمیان اونکے پردہ ہی　اور　اعراف پر　کچھ مرد ہونگے　پہچانتے ہین　سبکو چہرے سے اونکے اور

نَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ
پکارینگے　جنتیون کو　کہ　سلام ہو　تمپر　وہ ابھی داخل نہین ہوے جنت مین اور وہ امیدوار ہین

اور مابین جنت اور دوزخ کے ایک حجاب ہوگا اور اعراف پر کچھ مرد ہونگے کہ اہل جنت کو رنگ نورانی اور اہل نار کو رنگ ظلمانی سے پہچانتے ہونگے پہر وہ اہل جنت سے کہینگے تمپر سلامتی ہو اور ابھی یہ لوگ خود جنت مین داخل نہین ہوے مگر امیدوار ہین **حجاب** پردہ معالم وابن کثیر مین ہی کہ حجاب وہ دیوار ہے جو پل صراط پر منافقین مجرمین وصلحاے مومنین کے درمیان مین حائل کی جائیگی جسکی نسبت قرآن مین فرمایا کہ باطن اوسکا جانب بہشت وظاہر اوسکا بسمت دوزخ ہوگا اور اوسمین ایک دروازہ ہی **اعراف** جمع عرف بمعنی مکان بلند اسکا نام اعراف اسلیے رکھا کہ اہل اعراف جنتی اور دوزخی دونون کو پہچانینگے پہر اسمین اختلاف ہی اکثر کے نزدیک وہی دیوار جسکا ذکر کیا گیا باعتبار حائل وفاصل ہونے کے حجاب ہی اور باعتبار ارتفاع ومحل معرفت ہونے کی اعراف ہی اور در منثور مین ہی کہا سعید بن جبیر نے کہ وہ پہاڑ ہے کہا ابن لہیعہ نے وادی عمیق ہی اونچی پہاڑ کے پشت پر اور کہا انس بن مالک نے کہ اعراف جنت کی دیوار ہی ہر ایک کا ثبوت اخبار وروایات سے در منثور اور ابن کثیر وغیرہ مین موجود ہی بدور سافرہ مین اصحاب اعراف کی بارہ قسمین کہی ہین اور **نوع اول** وہ لوگ ہین جنکی گناہ دخول جنت سے اور نیکیان دخول دوزخ سے مانع ہین [۱] وہ مومن جنکی برائیان اور بہلائیان مساوی ہین [۲] وہ شہید جنہون نے والدین کے عدول حکمی کے ہو [۳] وہ لوگ جو صغیرہ گناہ کرتے ہین اور کوئی تکلیف دنیا مین ایسی نہ اوٹہائی کہ اون کے گناہون کا کفارہ ہوجاتے [۴] وہ اہل قبلہ جنسے نہایت قبیح گناہ ہوے [۵] ولد الزنا **نوع دوم** نہایت اعلی درجے کے لوگ ہین [۶] فقہاے صالح [۷] شہید [۸] فضلاے امت [۹] عادل متقی [۱۰] انبیا علیہم السلام [۱۱] وہ ملائکہ جو اعراف کے موکل ہین [۱۲] حضرت عباس وحمزہ وعلی وجعفر رضی اللہ عنہم یہ اسلیے وہان ٹھہراے جائینگے کہ بہشتیون کو مبارکباد دین اور جہنمیون کو بد اعمالی کے نتائج یاد دلائین **ف** قرائن بہی مختلف ہین اول کلمہ رجال

بغرض تعظیم وتخصیص ہی ورنہ گناہگارون مین مرد اور عورتین دونو ہین در منثور مین ابو مجلز نے اسی بنا پر کہا کہ ملائکہ مذکور ہین اللہ تعالی نے اونکو رجال فرمایا اور اگلی آیت مین انکے حق مین لاخوف علیہم ولاہم یحزنون وارد ہی پس معلوم ہوا کہ اصحاب اعراف خواص عباد سے ہین دوم یہ ارشاد کہ ۱ اہنوز جنت مین داخل نہین ہوے ۲ امیدوار ہین ۳ اہل نار کو دیکھکر پناہ مانگتے ہین ۴ اور دوزخ کا خوف ہی انبیا واکابر دین کے شان کے خلاف ہے گو وہ کسی خدمت وانتظام پر معین ہون مگر بعد مغفرت خوف نہین رہسکتا اور ملائکہ تو بالکل اس سے بری ہین اور روایات متعددہ اسی کے شاہد ہین کہ اہل اعراف نوع اول سے ہین اور اسی قول کو ترجیح دی سیوطی رحمہ نے بدور سافرہ مین اور جواب (رجال) کا گو مفسرین نے ذکر نہین کیا مگر دو طرح پر ہے ۱ ممکن ہے کہ رجال سے صرف ملائکہ اور صلحا مراد ہون جو بغرض معائنہ وہان ہون اور دوسرے لوگ بہی بغرض حساب بحالت تذبذب روکے جائین ۲ ممکن ہے رجال مین تغلیبا عورتین بہی داخل ہون یا عورتین اہل اعراف سے نہون اور تنوین مفید تقلیل ہو واللہ اعلم البدور جب حق سبحانہ تعالی تمام بندونکا فیصلہ کر چکیگا اہل اعراف سے کہیگا کہ تمہاری نیکیون نے دوزخ سے تو بچایا مگر برائیون نے بہشت سے بہی محروم رکہا جاؤ تم آزاد کردہ حضرت شاہنشاہی ومغفور بارگاہ الٰہی ہو در منثور پہر ایک نہر پہ آئینگے اسکا نام حیات ہے دونو کنارے اسکے مرصع بدر وجواہر مٹی اوسکی مشک اور کنکریان اوسکی یاقوت کی اوسمین نہا کر نہایت حسین تازہ رو ہوجائینگی جیسے چمکتا ہوا تارہ مگر سینون مین سفید نشان رہجائیگا اونہین لوگ (مساکین جنت) کہینگے البدور پہر حضرت حق سے ارشاد ہوگا مانگو جو چاہتے ہو جو کچہ مانگین گے اوس سے ستر حصہ زیادہ عطا ہوگا

وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

اور جب پہرین نظرین اونکی طرف اہل نار کے بولین اے رب ہمارے نہ کر ہمکو ساتہ قوم ظالم کے

پہر جب اعراف والے دوزخیون کے حال تباہ وروے سیاہ دیکہینگے کہینگے اے پروردگار تو ہمکو اوس ظالم قوم سے نہ بنا یعنی دوزخ سے بچا ف چونکہ بعد مغفرت خوف نہ رہیگا اسلیے کہ بہشتیون پر رنج حرام ہی اور خوف اصل ملال اس سے معلوم ہوا کہ اہل اعراف خواص عباد نہین

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَ

اور پکارا اصحاب اعراف نے اون مردونکو کہ پہچانتے تہے اونکو صورتون سے اونکی کہا نہ کام آیا تمہارے جمع کرنا تمہارا اور

مَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ

وہ کہ تھے تم بڑائی کرتے کیا یہی ہین وہ کہ قسم کھائی تمنے نہ پونہچاویگا اونہین اللہ

بِرَحْمَةٍ ۭ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝

رحمت داخل ہو جنت مین نہ خوف تمپر اور نہ تم رنج کھاؤ

اعراف والے اون دوزخیون کو جنہین وہ صورت بکروہ اور حالت زبون سے پہچانتے تھے پکارینگے اور کہینگے تمہارا مال اہل وعیال کچھ کام نہ آیا تمہین اس تکبر اور خودپسندی نے دوزخ سے نہ بچایا اور ضعفاے مومنین وصلحاے مساکین کی نسبت کہینگے کیا وہ یہی ہین جنکے حق مین تم قسمین کہاکر کہتے تھے کہ اللہ کی رحمت اونپر نہو گی (پہر ملائکہ اہل اعراف سے کہینگے) داخل ہو جنت مین تمپر کچہ خوف وباک نہین معالم کہا کلبی نے اعراف والے دیوار پر سے پکارینگے اے ولید بن المغیرہ اے ابو جہل اے فلان اے فلان تمہاری سرکشی کیا ہوئی پہر وہ دیکھینگے کہ جنت مین سلمان وصہیب وبلال وخباب وغیرہ رضی اللہ عنہم فقراے اصحاب ہین کہینگے اے سرکشو تم انہین مساکین کو خوار ومصیبت زدہ جانتے تھے پہر اعراف والونکو اذن دخول جنت ہوگا اور کہا گیا کہ دوزخ والے انسے کہینگے کہ وہ تو بہشت مین گئے تم کیا کہتے ہو تم تو خود نہین جانے پائے جب اسطرح عار دلائینگے اور قسمین کھائینگے کہ یہ لوگ بہی جنت مین داخل ہونگے فرشتے کہینگے کہ تم جنت مین بے دہڑک چلے جاؤ کفار کے دل ہرطرح سے جلاؤ

وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۭ

اور پکارا اصحاب نار نے اصحاب جنت کو یہ کہ بہاؤ ہمپر کچہ پانی یا وہ کہ دیا تمکو اللہ نے

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَي الْكٰفِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّ

بولے بیشک اللہ نے حرام کیا اونہین کافرون پر جنہون نے بنالیا دین اپنا کھیل کود اور

غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاۗءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝

دہوکے مین ڈالا اونکو زندگی دنیا نے بس آج ہم بہلاتے ہین اونکو جسطرح بہولے وہ ملنے کو اپنے اسدن کے اور جیسا کہ تھے آیتون سے ہماری انکار کرتے

پہر دوزخی پکارینگے اے جنت والو جو اللہ نے تمہین عنایت فرمایا پانی اور میوے وغیرہ اون مین سے کچہ ادہر بہی پہینکدو جنت والے جواب دینگے اللہ نے اسے دوزخیونپر حرام کردیا جو لہو ولعب اپنا دین سمجھے اور زندگی فانی پر اعتماد کیا (حضرت بے نیاز سے ارشاد ہوگا) پس ہم بہی آج دوزخیون کو بہلائے دیتے ہین جسطرح وہ دنیا مین اس دنکو بہلائے ہوے تھے اور جسطرح

ندا اصحاب النار اہل الجنت

وہ ہماری آیتون سے انکار کرتے تھے **معالم** جب دوزخی اعراف والونکو جنت مین جاتے دیکھینگے امیدوار ہونگے اور کہینگے اے اللہ ہمارے دوست و اقارب جنت مین ہین ہمکو اجازت ملے کہ ہم اونہین دیکھین اجازت ملے گی پہر یہ سوال کرینگے ملے پرانے دوستو اے عزیزو آج کچہ ہمین بہی دو ارشاد ہوگا کہ انکو جواب دو بہشتی کہینگے کہ یہ نعمتین تو تمپر حرام ہین **در منثور** دوزخ مین کوئین ہین جنکی گہرائی اسقدر ہی کہ ستر برس تک برابر چلا جائے اور تہ تک نہ پہونچے اوسمین جو ڈالا جائیگا وہ بہلا دیا جائیگا **ترغیب** سوید بن غفیلہ سے مروی ہی کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ کسی بندے کو بہلانا چاہیگا تو ایک صندوق آتشین اوسکے قد کے برابر بنوا کر اوسمین بند کریگا اور آگ کا قفل لگا کر اوسے دوسرے صندوق آتشی مین رکہکر آگ جلا دینگے پہر اوسمین بہی قفل آگ کا لگا کر آگ مین پہینکدینگے **وہم** حق سبحانہ تعالیٰ کو نسیان سے واسطہ **دفع** نسیان سے مراد یہ ہی کہ رحمت سے یاد نفرمائینگے نہ یہ کہ بہول گئے اور وہ غایب و غیر معلوم ہوگیا **ربط** اس عبرتناک بیان کی بعد تعلیم و نصیحت شروع فرمائی تاکہ قلوب غلامان بارگاہ شدت ہیبت سی شق نہو جائین کچہ تسکین پائین

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ هَلْ

اور بیشک لائے ہم اونکی پاس کتاب بیان کیا اوسے ایک علم پر ہدایت ہی اور رحمت قوم مؤمن کے لیے نہین

يَنْظُرُوْنَ اِلَّا تَاْوِيْلَهٗ يَوْمَ يَاْتِيْ تَاْوِيْلُهٗ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ

انتظار کرتے ہین مگر تاویل کا اوسکی جسدن آجائیگی تاویل اوسکی کہینگے جو بہول گئے پہلے سے بیشک

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ

لائے پیغمبر ہمارے رب کے حق پس کیا ہی واسطے ہمارے کوئی سفارشیون سے کہ سفارش کرے ہماری یا پہیر دیے جاوین ہم

فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ

پہر کرین ہم سوای اوس کام کے کہ تھے ہم کرتے بیشک نقصان دیا جانون کو اپنی اور کہو گیا اونسے جو تھے بہتان باندہتے

ع ٦ ١٣

ای لوگو اسمین کوئی شبہہ نہین کہ ہمنے تمکو وہ کتاب عطا فرمائی جسمین با یک علم اور حق کی ساتھ ضروری امرون کی تفصیل کردی گئی درآنحالیکہ وہ قرآن ہدایت اور رحمت ہی ایمان والون کے حق مین کفار اسی کا انتظار کر رہے ہین کہ اوسکی تاویل (مراد و مقصود) آجائے یعنے جو بیان کیا جاتا ہی وہ پیش نظر ہو جائے اور جسدن اوسکی تاویل آجائے گی اور پردے اوٹھا دیے جائینگے جو آج دنیا مین بہولے ہوے ہین کہنے لگین گے بیشک ہمارے پروردگار کے پیغمبر حق بات لائے تھے بہلا اب بہی کوئی ایسا ہی جو ہماری شفاعت اور حمایت کرے یا یہ ہو کہ ہم دنیا مین پہر بہیجدیے جائین

توجو کچھ کفر و معصیت کرتے تھے اوسکے سوائے یعنی اطاعت و ایمان کے کام کرین ارشاد ہوتا ہے کہ یہ لوگ اپنی جانون کو نقصان مین ڈال چکے اب صورت سود و بہبود غیر ممکن ہے اور جو جھوٹی باتین بنائی تہین اللہ اور رسول پر تہمتین لگائین تہین وہ سب باطل اور زائل ہوگئین ربط جب حشر و نشر کا ہنگامہ اور معاد کا ذکر ہو چکا نتائج اعمال سعید و شقی کے احوال بیان فرمائے پھر ابتدائے تخلیق اور دلائل ربوبیت و توحید کے طرف توجہ کی کہ جنہین انجام پر نظر ہے ڈرین اور جنہین آغاز کا تصور آئے بندگی کرین فرمایا

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ

بیشک رب تمہارا اللہ ہی جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دن مین

بیشک رب تمہارا اللہ ہی کہ چھ دن مین زمین و آسمان پیدا کیے وہم آسمان سے پہلے نہ شمس تہا نہ قمر پھر رات دن کہان تہی اور کیونکر دفع مفسرین فرماتے ہین کہ یہ اندازہ تہا معالم ہر دن ایک ہزار برس کا تہا۔ عزیزی ہین اور وجوہ معقول بہی مذکور ہین اور ممکن ہو کہ کہا جائے یہی رات دن تھے اسلیے کہ یہ دونون اللہ تعالی کے مخلوق ہین صرف یہی نہین کہ انکا وجود ظل و اثر آفتاب ہو جیسا کہ بعض روایات مین گزر چکا البتہ جسطرح وجود خارجی اوصاف کا بدون ذات مشکل ہی لیل و نہار بھی آفتاب سے متعلق ہین لیکن حق سبحانہ تعالی کے حضور مین یہ وسائط و تعلقات ہیچ ہین ہر علت بدون معلول اور ہر معلول بلا واسطہ علت حاضر ہر عرض بدون جوہر اور ہر ذات بغیر صفت ظاہر ہم عاجز جبکہ تصور صفات و اعراض پر قادر ہین تو کیا وہ قادر انکے احضار سے عاجز ہو گا حکمت ممکن تہا کہ ایک آن مین یہ سب بنا دیتا مگر اس تدریج مین متعدد فائدے تھے ۱ اشیا کی خلقت مین اسباب و انتظام ممکن ہو ۲ جبکہ انتظام عالم ایک عقلی اصول پر منظور تہا تو ابتدا اوسکی خلاف خلاف تہی معالم کہا سعید بن جبیر نے کہ اللہ تعالی دفعۃً بنا سکتا تہا مگر مخلوق کی تعلیم منظور تہی کہ ہر امر مین تدریج و ترتیب کا لحاظ رہے عزیزی یکشنبہ کو ہوا جو مادۂ آسمان ہو اور طین متحجرہ جو اصل زمین ہو پیدا فرمائی دوشنبہ کو زمین کے سات طبقے کیے سہ شنبہ کو نہرین اور پہاڑ پیدا ہوئے چہار شنبہ کو درخت اوگائے پنجشنبہ کو آسمانون کے سات طبق بنائے جمعہ کو ستارے پیدا کیے ملائکہ کو خدمتین سپرد کین حضرت آدم کو بنایا مگر ایک روایت مین مسلم و تاریخ بخاری وغیرہ سے ساتون دنکا احوال منقول ہی اسطرح کہ کہا ابوہریرہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے ہفتے کو مٹی اور اتوار کو پہاڑ اور پیر کو درخت اور منگل کو مکروہات اور بدھ کو نور اور جمعرات کو جانور اور جمعہ کے دن آدم کو پیدا کیا

یعنی رات ایک مخلوق ہی اور دن ایک مخلوق علیحدہ ۱۲

بظاہر قرآن سے متعارض ہی قرآن مین چھہ دن اور حدیث مین سات دن مذکور ہین کہا حافظ ابن کثیر نے کہ اس حدیث کے راویون کے حافظے مین کلام ہی اور یہ کہ ابو ہریرہؓ نے کعب احبار سے نقل کی ہوگی مگر شاہ صاحبؒ نے عمدہ جواب دیا کہ چھہ دن مین تمام عالم کی پیدایش کا ذکر ہے اور حدیث مین صرف زمینی اشیا کے پیدا کرنے کا مذکور ہی جو بعد تخلیق ترتیب و تدریج سے پیدا ہوئی پس آیت و حدیث مین کوئی خلاف نہین تمہید حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کے صفات علیہ مختلف انواع مین جلوہ گر ہین بعض وہ ہین جنکا انکار اپنی ہی ہستی پر حرف لانا ہی جیسے تخلیق اور بعض وہ جو خود بخود ظاہر و ثابت ہین جیسے توحید بعض وہ ہین جنکی فہم ہمکو عطا نہین ہوئی ہان اسقدر ہے اور ضرور ہے اور کچھہ نہین جان سکتے پس بعد بیان عجز ممکنات و قدرت حضرت واجب صفات خاصہ و علوی مطلقہ کا ذکر فرمایا کہ بندگان خاص اپنے عقل و ادراک بلکہ وجود و ہستی فراموش کر کے بے چون و چرا سر تسلیم جھکائین غلامی اور مجبوری کی شان دکھائین فرمایا

یعنی بعد تخلیق ارض و سموات و ترتیب کائنات عرش کو محل تجلی خاص معین فرمایا تخت گاہ شاہنشاہی و محل انوار ذاتیہ

ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ قف
پھر مسلط ہوگیا عرش پر

الٰہی سب سے بالاتر قرار پایا اس مقام پر علماے مباحث طویلہ لکھے ہین مفسرین نے بھی بہت کچھ زور لگائے ہین جہمیہ اسے آیت سے تشبیہ و تعین کی طرف مائل اور بعض محض جہل و لاعلمی کے قائل ہوے لیکن مذہب حق جسپر اصحاب و تابعین و ائمہ مجتہدین کا اتفاق ہی یہ ہی کہ تجلی حق سبحانہ تعالیٰ عرش پر ہی مگر نہ مکان ہی نہ جسم و نہ بعد نہ جہت نہ ظرفیت نہ مظروفیت نہ کیف و بیان ہر تشبیہ سے منزہ ہر توجیہ سے ہر تعین سے پاک حیرت افزاے فہم و ادراک ہمکو اسیقدر علم ہی اور اسی پر اعتقاد ہے کہ اللہ عرش پر ہی دوسری جگہ کی نسبت نہ ہمارے پاس دلیل ہی نہ خبر اور جبکہ ہمارے پاس کوئی ایسی دلیل قطعی نہین کہ ہم دوسرے مقامو پر بھی اوسکا ہونا ثابت کر سکین اور نہ سلف سے اس باب مین تعلیم ہوئی تمسکات جہمیہ ماؤل و مردود سمجھے گئے مثلاً ہو اللّٰہ فی السموات والارض - یعنی اوسکا امر و تدبیر اور حکومت اور الوہیت اور علم و احاطہ ہر جگہ ہے اور عرش پر ہونے کے لیے احادیث معین و مفسر ہین در منثور جعفر بن عبد اللہ سے منقول ہی کہ ایک شخص نے امام مالکؒ سے پوچھا استوا کی کیا کیفیت ہی یہ سنتے ہی آپ عرق عرق ہوگئے اور نہایت خائف اور غضبناک ہوے پھر جب افاقہ ہوا تو فرمایا اَلْكَيْفُ غَيْرُ مَعْقُوْلٍ کیفیت اوسکی سمجھہ سے اعلیٰ ہی وَالْاِسْتِوَاءُ غَيْرُ مَجْهُوْلٍ اور استوا معلوم ہی وَالْاِيْمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ اوسپر ایمان واجب ہی وَالسُّؤَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ اور سوال کرنا

بدعت ہی یعنے زمان پاک صاحب لولاک واصحاب مین ایسے ناجائز شبہات پیش نہین ہوئی مسئلہ
استوا علی العرش مین جو لکھا گیا یہ بعینہ خلاصہ ہی افادات درسیہ حضرت مولانا فخر المحدثین
امام العلما ابو الحسنات محمد عبد الحی رحمہ اللہ القوی کا اور اسی پر تمام اہل سنت ہین اور یہ مسئلہ
بخلاف اصحاب تشبیہ وتاویل کے کمال تنزیہ وتقدیس حضرت الوہیت کے لیے دلیل قاہرہ وبرہان
ظاہرہ ہی نہ محال عقلی کو اسمین گنجایش نہ مکان وجہات وتعین ومظروفیت وتشبیہ کو یہان دخل
ہی اسلیے کہ بالاتفاق عقل ونقل مسلم ہے کہ اللہ تعالی کسی مکان مین نہین سنہ مجبوری یہ بھی
ماننا پڑا ہی کہ عالم امکان وجہات ومکان وکیف وزمان کا نشان عرش سے آگے نہین چلتا سعدی
دگر مرکب عقل را پوئیہ نیست عنانش بگیرد تحیر کہ ایست پس عرش ایک برزخ اور حد
فاصل ہی درمیان وجوب وامکان کے اسیر شکل ہستی وعدم آئینہ دکھلاتا ہے
کہ ادھر سب نظر آتا ہے اور ادھر کچھ بھی نہین ؛ اگر حق سبحانہ تعالی اس عالم امکان کو اپنی ذات
مقدس کا جلوہ گاہ بناتا تو یہ تمام وسوسات پیدا ہو سکتے جب بالاے عرش اپنا نشان بتایا تو
کون امر مخدوش لازم آیا نہ ادھر امکان ہی نہ مکان ہی نہ جہات ہی نہ زمان ہی وہ فضای دلفزا
فارغ ازلا والا اگر حضرت الوہیت کا جلوہ گاہ نہین تو پھر کسکی شایان ہی اسی سے معلوم ہوا کہ
واللہ ثم باللہ وہ تمام قیود وتعینات سے پاک واحد قادر صمد وسبحان ہی لطیفہ اس مبارک ارشاد
سے کہ ثم استوی علی العرش یعنی تمام مخلوق کو بناکر پھر اپنا تخت گاہ اوسی مقام کو بنایا جو عرش
سے عالی اسرار سے پر اغیار سے خالی ہے۔ ایک لطیف اشارہ مفہوم ہوا کہ اے ہمارے چاہنے والو
مٹ جاؤ اپنی جان ودلکو لامکان بناؤ ہمارا نشان پاؤ وہ نور جان اس عالم امکان مین کہان
ہے جب تک تو ہی دور ومہجور وسرگردان ہی لطیفہ وہ دیدار جو مومنین کو بہشت مین نصیب ہوگا
یا وہ جھلک جو طور پر ایک مشتاق کلیم فرمائی گئی اور وہ جلوہ خاص وقرب عالی جو ہمارے حضور کو
آسمانون کے اوپر ہمارے علم ورسائی فہم سے بالاتر خدا جانے کس مقام پر عطا ہوئی دونون مین
اتنا فرق ہی کہ ایک شخص نے بادشاہ کی سواری راہ مین دیکھ لی اور دوسرا اوسکے دربار مین باریاب ہو
ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ثم بیان ترتیب ورتاخیر کے لیے نہین اسلیے کہ صفات
باریتعالی تاخر وتقدم سے منزہ ہین بس یہ تاخیر باعتبار ذکر ہی عرش یعنے تخت سیوطی رح کے
تصانیف مین ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کان اللہ ولم یکن معہ شئی
آفرینش کا جبکہ ظہور نہ تھا اللہ تھا کوئی اور نہ تھا اللہ تعالی نے عرش کو نور سے

پیدا کیا ایک روایت مین ہی کہ عرش یاقوت سرخ کا ہی دوسری روایت مین ہی کہ زمرد سبز کا ہے اوسکی چار ستون ہین یاقوت سرخ کے آسمان و زمین سے پہلے عرش پانی پر تھا پھر وہ پانی دو حصے ہو گیا ایک حصہ زیر عرش ہوا پر معلق ہی جسے بحر مسجور کہتے ہین حشر مین اسے دریا کے پانی سے اجسام زندہ و تازہ ہو جاینگی دوسرا حصہ اسکا ساتوین زمین کے تلے ہی اسکا نام (باکی) پھر گرد عرش کے چار نہرین ہین ۱ نور درخشان کے ۲ آتش سوزان کی ۳ برف سفید کے ۴ آب خالص کی ان نہرون مین فرشتے کہڑے ہوے تسبیح کیا کرتے ہین ۔ نور آفتاب کرسی کے نور سے ۶۹ حصہ کم اور نور کرسی عرش کے نور سے ۶۹ حصہ کم اور نور عرش نور ستر سے ۶۹ حصہ کم ہے گردا گرد عرش کے ستر ہزار صفین فرشتون کی ہین ایک نے طواف سے فراغت پائی اور دوسرے آئے اور اون کے پیچھے اور ستر ہزار صفین اونکے پیچھے اور ستر ہزار صفین ہین یہ سب اپنی اپنی مقام پر تسبیح خوان ہین ہر فرشتے کے نرمۂ گوش سے گردن تک چار سو برس کی راہ اور دونون پرون مین تین سو برس کی راہ اور دونون مونڈھون مین پانسو برس کی راہ ہی ایک فرشتے نے عرش کے عظمت کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اوسے ستر ہزار فرشتون کی قوت دی جنکے ستر ستر ہزار بازو ہین اور کہا کہ اوڑو وہ فرشتہ بقدر قوت اوڑا اٹھہرا تو بمقابلہ علوی عرش یہ سمجھا کہ مین گویا کچہ اوڑا ہی نہین ۔ عرش اور ملائکہ مین ستر ہزار حجاب ہین ابو عیسی سے منقول ہی کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو اپنا جلوہ گاہ خاص بنایا ایک فرشتہ سجدہ مین گر پڑا برابر یونہین پڑا ہی قیامت کے دن سر اوٹھا کر کہیگا تو پاک ہی تیری عبادت مجھسے نہو سکی مگر مین نے شرک نہین کیا اور تیرے سوا کسی کو حمایتی نہین بنایا چار فرشتے عرش کو اوٹھائے ہین اور قیامت مین آٹھہ ہو جائینگے اون کے منہ پر چار بازو ہین تا کہ عظمت عرش دیکھکر بیہوش نہو جائین یہ ملائکہ کمال ادب و ہیبت سے نظر نہین اوٹھا سکتے ہر صبحکو عظمت عرش سے فرشتون پر گرانی ہوتی ہی جب نمازی نماز مین مشغول ہوتی ہین انپر عرش سبک ہو جاتا ہے عرش آسمان و زمین کو گھیرے ہی لطیفہ اس روایت سے سمجھا گیا کہ بوقت نماز توجہ الٰہی اسطرف ہوتی ہی ملائکہ پر گرانی انوار تجلیات نہین رہتی

يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ

ڈھانک لیتا ہی رات سے دن کو طلب کرتی ہی اوسے جلد اور سورج اور چاند اور تارے تابع ہین

بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ

حکم کے اوسکے خبردار ہو اوسیکے لیے پیدا کرنا ہی اور حکم دینا مبارک ہی اللہ رب العالمین

اللہ تعالی رات سے دن کو ڈھانک لیتا ہی اور رات دن کے جویا اور درپے بسرعت رہتے ہی یعنے امر آلہی اور انتظام معینہ مین توقف و تساہل نہین ہونے پاتا و نکا ذکر نہین فرمایا اسلیے کہ لزوما سمجھا جاتا ہی کہ دن رات کو نورانی کردیتا ہی اور چاند سورج تارے اوسکے مطیع و فرمانبردار ہین جنہین تم بہت بڑا اور عجیب تصور کرتے ہو اون کے وہان کچھ ہستی نہین خبردار ہو جاؤ اور یقین کرلو کہ پیدا کرنا اور خالقیت اوسی کی شان ہی دوسرے کی شایان نہین اور امر یعنے حکم دینا تدبیر کرنا بھی اوسیکی لیے خاص ہی اللہ تعالی مبارک ہی تمام عالم کا پروردگار **ف** آیت سے معلوم ہوا کہ صناع کامل و حاکم و مالک اور نہایت رحیم نفع رسان پروردگار اللہ ہے **در منثور** کہا سفیان بن عیینہ نے کہ زیر عرش خلق ہے اور بالای عرش امر ہی **مبارک** صاحب برکت و افزونی یعنے اللہ تعالے اپنے بندون کے لیے برکت و رحمت ہی

اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝

پکارو تم اپنے رب کو عاجزی سے اور چھپاکر بیشک وہ نہین دوست رکھتا حد سے بڑھنیوالونکو

پکار اپنے رب کو بحالت تضرع و خفا وہ حد سے بڑھنے والون کو دوست نہین رکھتا **بحث** آیت مین تین امر مذکور فرمائے ۱ دعا ۲ تضرع ۳ خفا ـ ظاہر ادعا نکرنا اور تضرع و خفا کا ترک اعتداء قرار دیا گیا ہی پس ضرور ہے کہ یہ تینون امر واجب ہو جائین (دعا) اسلیے کہ صیغہ امر ہی اور (تضرع و خفا) اسلیے کہ حال ہی اور وجود ذو الحال بدون حال محال ہی تاکیداً وعید مذکور ہوئی **جواب** ۱ دعا بغرض نفع عباد ہی سزاوار یہ ہی کہ مستحب ہو اور اگر فرض بھی مانی جاے تو عمر مین ایکبار اسلیے کہ نہ امر تکرار کے لئے ہی نہ کوئی سبب داعی تکرار ۲ تضرع بروزن تکلف ہی یعنے اگر دل مین خشوع و خضوع پیدا نہو تو صورت عجز بناو چونکہ صورت عجز مین ریا و سمعہ کا دخل اکثر ہو جاتا ہی تضرع قلبی ہو یا تکلف و تصنع اہذا فرمایا (خفیہ) ۳ یعنے آہستہ آہستہ چھپا کر اگر دلکے لگاؤ سے ہی تو ہمین یقین اور ظاہر کی بناوٹ سے ہی تو ہمین یقین دوسرون کی چشم و گوش کو دخل نہو مگر تنوین نے ہدایت کردی کہ کمال خفا ضرور نہین کسی قسم کا خفا ہو اور ادنی اوسکا یہ ہی کہ مقصود اظہار و اعلان نہو اگرچہ زبان سے الفاظ ظاہر ہو جائین پس یہ نہین ہی کہ بدون تضرع دعا ممنوع ہو اور زرا آواز نکلے گناہ لازم آئے بلکہ افضل یہ ہی کہ اول سے بکمال عجز و نیاز خلوت مین عرض کرے اور یہ میسر نہو تو شرف خدمت و سعادت عبودیت و اظہار طلب سے محروم نرہے عاجزانہ الفاظ و صورت مین عرض کرے

مگر بالکل دعا نہ مانگنا یا دعا میں بہت غل شور کرنا یا وہ امور جو حضرت الوہیت سے مانگنا بے ادبی قرار پائی ہیں طلب کرنا یا بے اعتنائی اور تکبر سے دعا کرنا یا دکھانا سنانا یہ سب امور تجاوز اور موجب بعد بارگاہ الٰہی ہیں ابن کثیر اصحاب نے دعا میں آوازیں بلند کیں تو آپ نے فرمایا تم سمیع و قریب کو پکارتے ہو اپنی جان پر نرمی کرو

وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ

اور نہ فساد کرو زمین میں بعد اوسکی اصلاح کے اور پکارو اللہ کو ڈرتے ہوے اور امیدوار بیشک رحمت اللہ کی نزدیک ہے احسان کرنیوالونکے

اور زمین بوجہ انبیا علیہم السلام و نزول کلام باری و صدق و خلوص عباد جبکہ صالح اور آراستہ ہو چکے تو اب تم اسمین فساد نہ پھیلاؤ اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوے اوسکے غضب اور عذاب سے اور امیدوار رہو اوسکی رحمت بے حساب سے بیشک اللہ کی رحمت احسان والون سے متصل اور اون کے شامل ہے ف اول فساد سے منع فرمایا یعنے محارم و معاصی سے پھر دوسرے دعا کا حکم دیا مگر امید قبول و عفو و خوف و عدل و حساب کے ساتھ پھر فرمایا کہ یہ احسان ہے اور احسان والون سے رحمت الٰہی قریب ہے ربط آسمانی مخلوق اور علوی تاثیرات کے بعد وہ سلسلے ربوبیت و رحمت کے جو آسمان سے زمین تک جاری ہین بیان فرماتے

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ

اور وہی وہ ہے کہ بھیجتا ہے ہوائین بشارت دیتین سامنے اوسکے رحمت کی یہانتک کہ جب اوٹھالے

سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا

ابر ثقیل کو ہانکتے ہین ہم اوسے طرف شہر مردہ کے پھر اوتارتے ہین ہم اوس سے پانی پھر نکالتے ہین ہم

بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اوس سے ہر قسم کے پھل ایسے ہی نکالینگے ہم مردے کو شاید تم نصیحت پکڑو

اللہ وہ ہے جو ہواؤن کو بھیجتا ہے وہ اسکی باران رحمت کی آگے آگے خوشخبریان سناتے آتے ہین یہانتک کہ جب ہوا بھاری بادلون کو اوٹھا لیتی ہے تو ہم اوسے کسی ایک زمین کی طرف جو خشک ہو ہانک دیتی ہین پھر اوس بادل سے پانی برساتے ہین اور اوس سے ہر قسم کے پھل پیدا کرتے ہین اسی طرح ہم بعد قیامت کے تمھارے اجسام مردہ اور فنا شدہ پر باران حیات برسائینگے جسطرح گٹھلی سے درخت اگتا ہے تمھارے بدن درست ہو جائینگے یہ مثالین اسلیے سنائین کہ شاید تم نصیحت پکڑو مرنے کا تصور اور پھر جینے کا یقین جو کے ریاح جمع ریح بمعنی ہوا اسیوطی رح نے اپنے رسالے مین لکھا کہ ہوا جند اعظم ہے اسکے دو بازو اور ایک دم ہے اسکا مکان زمین دوم ہے اور یہ بھی وارد ہوا کہ زمین فرشتے پر اور

فرشتہ یاقوت سبز پر جسکا دل پانسو برس کی راہ ہی اور یاقوت گائے کے سینگ پر اور گائے
صخرے پر اور صخرہ مچھلی کے پشت پر اور مچھلی پانی پر اور پانی ہوا پر اور ہوا قدرت حق جل وعلی پر
ہی ہوا پر فرشتے موکل ہین وزن اور پیمانے سے حسب الحکم جا بجا تقسیم کرتے ہین ہوا کی آٹھ قسمین
ہین چار رحمت کے لیے ۱ ناشرات ۲ مبشرات ۳ مرسلات ۴ ذاریات اور چار عذاب کے لیے
۵ صرصر ۶ عقیم یہ دونو خشکی مین ہوتے ہین ۷ عاصف ۸ قاصف یہ دریا مین ہوتی ہین جنوب
کی ہوا جنت سے شمال اور یہ سید الریاح ہی کہا ابن عباس نے ہوای جنوب چلنے سے میدان پانی سے
بہنے لگتی ہین تمکو نظر آئین یا نہ اور شمال ہوا ہے جہنم سے جنت مین گزرتی ہوئی آتی ہی بعض اجزا جنت
اوسمین مل جاتی ہین امام فخر الدین رازی نے تفسیر آیت مین ہوا چلنے کے فوائد کثیرہ بیان فرمائی ہین
۱ اجزائے ابر ہوا سے باہم مل جاتے ہین اور بستہ ہوکر ابر غلیظ ہو جاتا ہی ۲ ان حرکات سے پانی معلق
رہتا ہی گر نہین سکتا اسلیے کہ ہوا اوسے داہنے بائین حرکت دیا کرتی ہی ۳ ایک مقام سے دوسرے مقام پر
ابر اسی ہوا سے جاتا ہی ۴ یہ حرکات ہوائی کبھی ابر کو پریشان بھی کردیتی ہین اور بالکل آسمان کہل جاتا ہی
۵ کبھی یہ ہوا اشجار و اثمار کو فائدہ دیتی ہی اور اسے (لواقح) کہتے ہین اور کبھی اوسے خراب کردیتی ہے
اور یہ فصل خریف مین ہوتی ہی ۶ یہی ہوا کبھی سرد و تازگی بخش جان و بدن ہوتی ہی اور کبھی گرم اور
سوزندہ ۷ ہوا کے چلنے کے لیے بھی جوانب ہین کبھی شرقی کبھی غربی ایسے ہی کبھی زمین سے بلند
ہوتی ہی اسی وجہ سے پانی دریا مین جوش مارتا ہی اور کبھی اوپر سے تلی آتی ہی سحاب حکما کے
نزدیک یہ ابخرات لطیفہ ارضی ہین مگر ہماری حکیم ہمہ دان و عالم تعلیم کردہ حضرت رحمن سے اور ہی
کچھ منقول ہی سیوطی نے نقل کی کہ سحاب ایک مخلوق ہی اللہ اوسے جہان چاہتا ہی بہیجتا ہی کہا بعض نے
کہ سحاب جنت مین ایک درخت ہی یہ بادل جو نظر آتا ہی اوسکا پہل ہی سفید خام ہی اور سیاہ پختہ
پانی عرش کے تلے سے اوترتا ہی اور آسمان دنیا پر جمع ہوتا ہی بادل پی لیتے ہین کہا ابن عباس نے
کہ پانی اوس دریا سے آتا ہی جو زمین کے اوپر آسمان کے تلے معلق ہی اوسمین آبی جانور بھی ہین
طلحہ سے روایت ہی کہ ابر دریا سے بھی پانی لاتا ہی اور آسمان سے بھی مگر آسمانی پانی سے روئیدگی
اور برکت ہوتی ہی ہر قطرے کے ساتھ ایک فرشتہ اوترتا ہی اور یہ کہ کہان گرا ہے اور کیا ہوا اسکا نگران ہے
رحمت سے یہان باتفاق مفسرین مینہ مراد ہی بلد ہر زمین کو کہتے ہین آباد ہو یا نہ (کبیر) میت سے مراد
زمین خشک بے شجر ابن کثیر سدی سے مروی ہی کہ اللہ تعالی ہوا کو بہیجتا ہی کہ ابر کو لی آئے اور جسطرح چاہتا ہے
منتشر کرتا ہی پہر آسمان کے دروازے کہلتے ہین اور سحاب پہ پانی گرتا ہے پہر پانی برستا ہی

ف یہ ایک کیفیت خاص کا ذکر فرمایا اُسکے خلاف صورتین بھی ہوا اور پانی اور ابر مین ہوتی ہین

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا كَذَٰلِكَ
اور زمین پاکیزہ نکلتی ہی روئیدگی اوسکے حکم سے اوسکے رب کے اور جو خبیث ہی نہین نکلتا مگر تھوڑا ایسے ہی

نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ
پھیرتے ہین ہم آیتین قوم شکرگزار کے لیے

طیب پاک اور اوگانیوالی زمین خبیث حقیر و گندہ یہان مراد زمین شور اور خراب ہے نکد شئے قلیل جس سے کچھ فائدہ نہو

حاصل جو عمدہ زمین ہی اوسمین اس پانی سے سبزہ اوگتا ہی اور زمین شور و ناقص مین کچھ اوگا بھی تو قلیل و بیکار ایسی ہی مثالین سناتی ہین کہ شکرگزار لوگ ہمارے ربوبیت اور عنایتو نکی قدر دانی کرین تمثیل ابر اور ہوا اور پانی سے مراد وجود انبیا و کتاب اللہ اور اونکی تعلیم اور زمین طیب قلب مومن جو مطیع و منقاد ہوجاتا ہی برگ و بار توحید و عرفان و گل و بوے قبول و ثواب مرتب ہوتے ہین اور او سرزمین کفار ہین جو ایسے عام رحمت مین بھی محروم و خوار ہین ف ان تمام آیات سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر امر جزئی ہو یا کلی باختیار جناب باری ہی ما و شما کی نسبت اعتباری ہی لیکن زمین کے اعتبار سے ایک قسم کا اختیار کسب ہماری طرف منسوب فرمایا اسی پر اعتقاد اہل سنت کے بنا ہی کہ خلق و تقدیر اللہ سے اور کسب اوسکے بندۂ عاجز سے ہی ربط بعد تعلیم و تمثیل و اظہار ربوبیت و الوہیت انبیا علیہم السلام کے واقعات اور منکرین کے نتائج اعمال یاد دلائے کہ دیکھو نافرمانبردار باغی یون سزا پاتی ہین

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
بیشک بھیجا ہمنے نوح کو طرف اوسکی قوم کے تو کہا اے قوم توحید کرو اللہ کی

مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝
نہین اسطے تمھارے کوئی معبود سواے اوسکے مین ڈرتا ہون تمپر عذاب سے بڑے دن کے

قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝
کہا سرداروں نے قوم سے اوسکی ہم البتہ دیکھتے ہین تجھے گمراہی ظاہر مین

ہمنے بیشک نوح کو اونکی قوم کے طرف بھیجا تو اونہون نے کہا اے لوگو اللہ کے توحید و پرستش کرو اوسکے سواے تمہارا کوئی معبود نہین ہی مجھے ڈر ہے کہ کفر و معصیت سے کہین تمپر قیامت مین عذاب نہو اونکی قوم کے سرداروں نے کہا ہم تمکو بھکا ہوا جانتے ہین یعنے اے نوح جو تم سمجھے ہو یہ ٹھیک نہین

ذکر نوح علیہ السلام ابن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ (یعنے ادریس) بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہم السلام ور منشور آپکا نام سکن اسلیے کہ بعد آدم کے آدمی آپ کے پاس

سکونت گزین ہوئے اور نوح اسلیے کہ آپنے اپنی ذات اور قوم اور نفس کے لیے نوحہ وبکا بہت کیا عرائس حضرت آدم کے اولاد سے ایک گروہ پہاڑ پر اور دوسرا زمین مین رہتا تھا پہاڑی مرد خوبصورت اور عورتین بدصورت اور زمین والون کی عورتین حسین اور مرد بدہیئت تھے زمین والون کے پاس شیطان غلام بنکر آیا اور مزدوری کرنے لگا پھر ایک باجا بجایا نہایت دلکش خوش آواز لوگ جمع ہونے لگے اب سالانہ ایک میلا معین ہوا پہاڑ کے آدمی بھی آنے لگے مردون عورتون کے بے تکلف میل جول سے زنا کی کثرت ہوئی ایک روایت مین ہو کہ آدم نے شیث کے اولاد سے منع کر دیا تھا کہ قابیل کے اولاد سے شادی بیاہ نکرنا ایکبار سو آدمی اولاد شیث سے قابیل والون مین آئے اور اون کی عورتون مین پہنسکر رہگئے پھر دوسرا گروہ آیا اور رہگیا آخر کار دونو گروہ ایک ہوگئے اور معاصی و مظالم بڑھے قابیل کی اولاد کے کثرت ہوئی ابن کثیر بعض صالحین کے مرنے کے بعد لوگون نے اونکی تصویرین مسجدون مین بنائین کہ عبادت مین خشوع وخضوع اللہ تعالی کی طرف رغبت ورجوع حاصل ہو رفتہ رفتہ بت یعنے تصاویر مجسم بنائے گئے اور لوگ اونکی پرستش کرنے لگے تب اللہ تعالی نے حضرت نوح کو پچاس برس کے سن مین پیغمبر کیا کہ تعلیم توحید کرین ایمان کی تاکید کرین در منثور حضرت آدم اور حضرت نوح مین دس قبیلے گزرے سبکے سب ایک شریعت اور دین حق پر تھے

قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ
کہا اے قوم نہین ساتھ میرے گمراہی لیکن مین رسول ہون رب العالمین تعالی کیطرف سے پہنچاتا ہون تمکو

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝
پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کرتا ہون تکو اور جانتا ہون اللہ سے جو نہین جانتے تم

آپنے کہا اے لوگو مین بہولا بہٹکا نہین ملکہ پروردگار عالم نے مجھے بہیجا ہی کہ تمکو اوس کے پیغام واحکام پہنچاؤن تمہاری خیر خواہی کرون مین اللہ کے طرف سے وہ باتین جانتا ہون جو تم نہین جانتے یعنے اوامر ونواہی۔ موجبات غضب ورضاے الٰہی حسن وقبح اعتقاد وعمل

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ
کیا تعجب کرتے ہو تم یہ کہ آیا تمہارے پاس ذکر رب سے تمہارے کسی مرد پر تم مین سے کہ ڈرائے تمکو اور تاکہ بچو تم اور تاکہ رحم کیے جاؤ

حضرت نوح نے جواب واقعی بطور اظہار حق دیا کہ ای لوگو تم کو تعجب آتا ہی کہ تمہارا رب کسی مرد کو وسیلے سے تمہیں اپنا ذکر اور اپنے احکام بہیجے تاکہ تمکو اوس کے عذاب سے ڈرائے تم متقی وپرہیزگار بنجاؤ تاکہ تم پر رحم کیا جائے

خرابی نسل انسان از زنان

بنیاد بت پرستی

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ

پس جھٹلایا اوسے پس نجات دی ہمنے اوسکو اور جو ساتھ اوسکے تھے کشتی مین اور ڈبو دیا اونھین جنھون نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۟

جھٹلایا آیتونکو ہماری بیشک وہ تھی قوم اندھی

لوگون نے حضرت نوح کو جھٹلایا اور اون کی نصیحت پر عمل نکیا ہمنے نوح کو اور اون کے ساتھیون کو کشتی پر بچالیا اور جنھون نے ہماری آیتون کی تکذیب اور نوح کی توہین کی تھی اونھین طوفان مین غرق کردیا وہ لوگ محض نافہم اندھے تھے (قصہ طوفان سورۂ ہود مین آئے گا)

وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ

اور طرف عاد بھائی اونکا ہود کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین ہے واسطے تمھارے کوئی معبود سوائے اوسکے کیا نہین ڈرتے

اور بہیجا طرف قوم عاد کے اون کے بھائی ہود کو - کہا ہود نے اے قوم توحید و تعظیم کرو اللہ کے اوسکے سوا کوئی معبود نہین کیا تم اوس کے عذاب سے نڈروگے کبیر اسمین اختلاف ہی کہ ہود عادیون کے قرابتی بھائی تھے یا نہ - کہا کلبی نے وہ اس قبیلے مین اکیلے تھے دوسرون نے کہا کہ آدمی ہونے کے اعتبار سے برادر فرمایا ورنہ حضرت ہود عادی نہ تھے اور عرب مصاحب رئیس قوم کو بھی اخ القوم کہتے ہین اور ہود اون کے صاحب اور پیغمبر تھے اور نسب آپکا یہ ہی ہود بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح مگر معالم اور عرائس وغیرہ مین ہی کہ ہود قوم عاد سے تھے نسب مین متوسط اور اخلاق مین افضل ابن کثیر عاد دو ہین عاد اول جنکے پیغمبر حضرت ہود تھے عاد دوم انکے باقی ماندہ جنکے پیغمبر حضرت صالح تھے عاد بن عوص بن ارم بن سام بن نوح ابن کثیر یہ عاد اول ہین کے ٹیلون پر بود و باش رکھتے تھے عامر بن واثلہ کہتے ہین مین نے حضرت علی کو سنا کہ حضرموت کے ایک مرد سے پوچھا تونے سرخ ٹیلا دیکھا ہی جسمین لال ڈھیلے ملے ہوے ہین اور حضرموت کے فلان جانب ہی وہ بولا امیر المومنین کا بیان ایسا ہی جیسے کسینے دیکھا ہو فرمایا نہین مین نے تو تجھسے بیان کیا پہر اوس مرد نے عرض کی آپ اوسکی کیفیت سے مجھے مطلع فرمائے ارشاد کیا وہان حضرت ہود عم کی قبر ہے یہ لوگ متکبر جبار بت پرست تھے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ سَفَاهَةٍ وَّاِنَّا لَنَظُنُّكَ

کہا سردارون نے جو کافر ہوے قوم سے اوسکی ہم دیکھتے ہین تجھے حماقت مین اور ہم گمان کرتے ہین تجھے

مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ

دروغگو کہا اے قوم نہین مجھے نادانی ولیکن مین پیغمبر ہون پروردگار

الْعٰلَمِيْنَ ۝ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ۝

عالم کا — پونہچاتا ہون تمکو — پیغام — اپنے رب کے اور مین واسطے تمہارے نصیحت کرنیوالا امانت دار ہون

عاد کے سردار جو کفار تھے بولے اے ہود ہم جانتے ہین کہ تم احمق ہوگئے اور جھوٹھ بولتے ہو آپ نے کہا اے لوگو مین نادان نہین بلکہ فرستادہ و پیغامبر ہون پروردگار عالم کا اوسکے پیغام تمکو پہونچاتا ہون اور تمہارے حق مین امانت دار ناصح ہون نہ دل سے کچھ بیش و کم کرتا ہون نہ اپنی غرض متعلق ہے

اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ

کیا تعجب کرتے ہو تم اگر آیا تمہارے پاس کوئی ذکر — رب سے تمہارے — کسی مرد پر تم مین سے

لِيُنْذِرَكُمْ ؕ وَاذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ

تاکہ ڈرائے تمکو — اور یاد کرو — جب — بنایا تمکو — خلیفہ — بعد قوم نوح کے

وَّزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً ۚ فَاذْكُرُوْا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اور بڑھایا تمکو — خلقت مین از روی بسط کے پس یاد کرو — نعمتین اللہ کی — تاکہ — رستگاری پاؤ

حضرت ہود نے کہا کیا تمکو تعجب ہی کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس کچھ احکام اور نصائح کوئی آدمی تم مین کا لائے تاکہ تمکو اوسکے غضب اور عذاب سے ڈرائے اور یاد کرو جب اللہ نے قوم نوح کو تباہ کرکے تمکو اونکا خلیفہ اور قائم مقام بنایا اور تمکو جسم و خلقت مین زیادتی عطا کی پس یاد کرو نعمتین اللہ کی اور کفر و انکار و معصیت سے باز آؤ تاکہ تم نجات و فلاح پاؤ درمنثور قوم عاد نہایت زبردست اور زور آور تھے قد انکے ساٹھ گز سے سو گز تک اور سر جیسے گنبد کلان چشم بدور آنکھین اتنی بڑی کہ وحشی جانور اونمین رہین بچے دین اون کے دروازیکا ایک پٹ اسوقت کے پانسو آدمی نہ اوٹھا سکین اگر وہ چاہتے تو اپنے زور سے پانو زمین مین دہنسا دیتے انکی قوت اور زبردستی و صنائع کے نسبت ارشاد ہو اَلَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ اوسکا مثل ملکون مین پیدا نہین کیا گیا عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی کہ اگلی امت مین بعض لانبے قد آور ہوتے تھے کہ اونکے ایک کاندھے سے دوسرے کاندھے تک ایک میل کا فاصلہ ہوتا ف عوج اسی قوم کی نسل سے تھا

قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

کہا — کیا آیا ہی تو ہمارے پاس کہ بندگی کرین ہم اللہ کی — تنہا — اور چھوڑ دین ہم وہ کہ تھے — پوجتے

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

باپ ہمارے پس لے آ تو — جسکا — وعدہ کیا ہی ہم سے — اگر — ہی تو — سچون سے

بولے اے ہود تمہارا مقصود یہ ہی کہ ہم صرف اللہ ہی کو پوجین اور جو ہمارے باپ دادے پوجتے چلے آئے ہین اوسے چھوڑ دین اچھا اگر تم سچے ہو تو وہ عذاب جسکا تم وعدہ کرتے ہو لے آؤ

قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ

کہا بیشک واقع ہو گیا تمپر رب سے تمہارے عذاب اور غضب کیا جھگڑتے ہو مجھسے ناموں مین کہ رکھلیے تمنے

وَآبَاؤُكُمْ مَا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ فَانْتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ

اور باپ دادنے تمہارے نہین اوتاری اللہ نے اوسپر کوئی سند پس انتظار کرو تم مین بھی ساتھ تمہارے منتظر ہون

حضرت ہود نے جب یہ کفر و جحود دیکھا تو کہا اے لوگو تم پر عذاب الہی نازل ہو گیا تم اون ناموں مین مجھسے جھگڑتے ہو جو تمنے اور تمہارے اگلون نے رکھ لیے یعنے ان بتو نکی وجہ سے جنکو تم لوگون نے فرض کر لیا ہی توحید و جبوویت حضرت الوہیت مین کلام کرتے ہو اللہ تعالی نے اونکی عظمت اور تکریم مین کوئی سند اور حجت نازل نہین فرمائی خیر اب تم منتظر عذاب رہو اور ہم بھی انتظار کرتے ہین وہ وعدہ عذاب اب پورا ہوا چاہتا ہی در منثور عاد کے ایک بت کا نام صمود دوسرے کا نام ہبا تھا ابن کثیر تیسرے کا نام صمد تھا وہم یہ امر مسلم ہی کہ اکثر بت جنون یا آدمیون کے نام پر ہوتے ہین جیسے ہند مین نہادیو وغیرہ اور قریش مین لات و عزی پس یہ ارشاد کہ تمنے خود نام رکھ لئے کیونکر درست ہوگا دفع اگر وہ بت کسی کے نام پر نہین ہین تو دعوی مسلم اور ہین تو یہ امر کہ یہ تصویر وہی شخص ہے اور یہ کہ اسمین صلاحیت معبودیت ہے دونو فرضی ہین

فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ

ع ۹ ۱۶

پھر بچالیا ہمنے اوسکو اور جو ساتھ اوسکے تھے اپنی رحمت سے اور کاٹ دیا پیچھا اونکا جنھون نے جھٹلایا آیتون کو ہماری اور نہ تھے وہ ایمان لانیوالے

یعنے ہمنے ہود اور اون کے ساتھیون کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور جو ہماری آیتین جھٹلاتے تھے اون کو ہلاک کر دیا اور وہ ایمان لانے والے ہی نہ تھے یعنے شقی ازلی تھے (پیچھا کاٹ دیا) یعنی بالکل ہلاک کر ڈالا کوئی اون کے پیچھے حمایتی اور یادگار بھی باقی نہ رہا عرائس جب ہود سے عاد نے عداوت کی اللہ تعالی نے اونپر قحط ڈالا تین برس اس مشقت مین رہے تب اونھون نے ستر آدمی مکہ معظمہ مین بھیجے کہ دعائے باران کرین اوس زمانے مین مکہ تمام آدمیون کے نزدیک قابل تعظیم و واجب التکریم تھا کوئی دین کیون نہو اور قوم عمالیق وہان رہتے تھے سردار اونکا معاویہ بن بکر تھا جب یہ لوگ وہان گئے معاویہ کے مہمان ہوئے ایک مہینے تک نای و نوش مین بیہوش رہے معاویہ نے دیکھا قوم تباہ ہوئی جاتی ہی اور یہ پروا نہین کرتے گانے والیون سے کہدیا کہ اونھین مطلع و ہوشیار کرین

اونہون نے عاد کی مصیبت اور اس سفارت کی خدمت اور اوس بے خبری کی ملامت اشعار مین ظاہر کی تب قیل جو اس سفارت کا سردار تھا خانہ کعبہ مین آیا اور دعا کی تین لکۂ ابر نمودار ہوے سیاہ سفید سرخ اور غیب سے آواز آئی جسے چاہو پسند کرو قیل نے کہا ابر سیاہ اختیار کیا اسلیے کہ یہ بہت برستا ہی دوسری ندا آئی کہ تو نے ہلاکت و بربادی اختیار کی اور قوم پر سیاہ ابر چھا گیا وہ دیکھکر خوش ہوے اور سمجھے کہ ایام مصیبت گذر گئے ایک عورت نے چیخ ماری اور بیہوش ہوگئی جب ہوش مین آئی لوگون نے سبب پوچھا بولے اسمین ہوا تین آگ کی طرح روشن اور کچھ مرد اوسے ہانکتے اور کھینچے لاتے ہین پھر ہوا ے غضب الٰہی جسے ریح عقیم اور دبور کہتے ہین اونپر مسلط ہوئے اور سات رات اور آٹھ دن تک برابر اونہین الٹ پلٹ کیا کی مکان ٹکڑے ٹکڑے کر دیے درخت جڑ سے اوکھیڑے اسباب و آلات برباد آدمیون کو اوٹھاتے اور زمین اور پہاڑ پر پٹکتے اور نہایت سختی سے پاش پاش کرتے اسیطرح وہ قوم سب کے سب ہلاک کر دے گئے حدیث مین وارد ہوا کہ مجھے باد صبا سے مدد دی گئی اور قوم عاد باد دبور سے ہلاک و تباہ ہوے پھر سیاہ رنگ چڑیان اللہ تعالیٰ نے بھیجین جنہون نے اونکی لاشین اوٹھا اوٹھا کر دریا مین ڈالدین اور حضرت ہود مع مومنین امت صحیح و سالم رہے جو ہوا کفار پر موت و بلا تھی انکی تفریح اور صحت کے لئی رحمت خدا ہوے در منثور پانچ پیغمبر عربی ہوے ہین ۱ نوح ۲ ہود ۳ صالح ۴ شعیب ۵ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ابن عمر سے روایت ہی کہ دنیا مین چار چیزین عجیب ہین ۱ قوم عاد مین ایک مینار مسی تھا جب ماہ حرام ہوتا اوسمین سے پانی برستا لوگ اپنے حوض اور برتن بھر لیتے اور جب ماہ حرام پورا ہوجاتا یہ پانی بھی بند ہوجاتا ۲ وہ آئینہ جو اسکندریہ کے مینار مین آویزان اوسکے ذریعے سے قسطنطنیہ اور اوسکے درمیان کی سیر کرتے تھے ۳ ایک گھوڑا تانبے کا اندلس مین تھا ہاتھ سے اشارہ کرتا کہ میرے پیچھے راہ نہین ہی پھر جو اودہر جاتا اوسی چینٹیان کہا جاتین ۴ رومیہ مین ایک درخت تانبے کا تھا اوسپر ایک بھجنگا تانبے کا بیٹھا تھا جب زیتون کی فصل آتی یہ تانبے کا بھجنگا ایک آواز کرتا کہ تمام جانور زمین مین تین زیتون دو پنجون مین اور ایک چونچ مین لئے ہوے آجاتین اور اسپر ڈالدیتین اہل رومیہ کو اوسکا تیل کافی ہوجاتا

وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ

اور بھیجا طرف ثمود کے اونکے بھائی صالح کو کہا ای قوم بندگی کرو اللہ کی نہین تمہارے لیے کوئی معبود

غَيْرُهُ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ

سوا اوسکے بیشک آگئی تمہارے پاس نشانی رب سے تمہارے یہ اونٹنی ہی اللہ کی واسطے تمہارے

ایۃً فذروھا تاکل فی ارض اللہ ولا تمسوھا بسوءٍ فیاخذکم عذاب الیم
نشانی پس چھوڑ دو اوسے کھاے زمین بیچ اللہ کی اور نہ چھوو اوسے برائی سے پس پکڑ لیگا تمکو عذاب دردناک

بھیجنے قوم ثمود کے طرف اونکی بھائی صالح کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو صالح نے کہا اے قوم اللہ تعالیٰ کی پرستش کرو کوئی عبادت کے قابل اوسکے سوا نہین ہی تمہاری پاس تو پروردگار کے نشانی بھی آگئی یہ اللہ کے اونٹنی جو بحسب درخواست قوم پہاڑ سے خود بخود پیدا ہو گئی اسے ایذا مدو چھوڑ دو اللہ کے زمین مین چرے اور اوسے بری طرح سے بقصد قتل و تکلیف دہی ہاتھ نہ لگاؤ اور ایسا کروگے تو تمپر عذاب آجائیگا **معالم** حضرت صالح قوم ثمود سے تھے اور ثمود بن عابر بن ارم بن سام بن نوح قوم عاد دوم سے ہین (ابن کثیر) **عرائس** انکا نام ثمود اسلیے ہوا کہ انکے ملک مین پانی کم تہا اور (ثمد) کے معنے آب قلیل۔ انکی بود و باش حجاز اور شام کے درمیان تھے اور نسب آپکا صالح بن عبید بن آسف بن ماسح بن عبید بن حاذر بن ثمود ہی **ابن کثیر** یہ سب عرب ہین حضرت ابراہیم سے پہلے تھے انکے مکان وادی قری مین تھے جب ہمارے حضور نے ۹ھ مین تبوک پر جہاد کیا تو ثمود کے بستیون پر گذر ہوا اور لوگ اون کے کنوؤن سے پانی پینے لگے اور آٹا گوندہ کہانا پکانے لگے ناگاہ حضور نے فرمایا کہ ہنڈیان الٹ دو تا کہ وہ آب خبیث گر جاے اور خمیر اونٹونکو کہلا دو اور معًا کوچ کیا اور اوس کنوئین پر اوترے جس سے حضرت صالح کی اونٹنی پانی پیتی تھی اور فرمایا کہ اللہ کے عذاب مین گرفتار ہوے قوم پر نہ گزرو اور فرمایا مین ڈرتا ہون کہ تمکو بھی اوس عذاب سے کچہ نہ پہونچ جاے تو مورد غضب حضرت شاہنشاہی کے قریب نجاؤ اور ایک روایت مین ہی کہ اگر ایسے مقام پر جاؤ تو روتے ڈرتے گذرو اور ایک روایت مین ہی کہ آپنے اوس مقام پر فرمایا تم اللہ کی نشانیان طلب نکرو قوم صالح نے معجزہ طلب کیا اور اسی راہ سے اونٹنی آتی جاتی تہی اور آخر کار قوم کی شرارت سے عذاب آگیا **ف** حدیث سے مستفاد ہوا کہ جسطرح محل ورود عذاب سے بہاگنا چاہیے ذکر عذاب و غضب پر رونا ضرور ہی وہان لاابالی شان ہی مبادا انظر قہر ادہر ہو جاے تو پہر کون معذرت کر سکتا ہی اول بے گناہی اور پاکدامنی مشکل اور ہو بہی تو اوسکے غضب کے سامنے وہان تو رونا ہی چاہیے اور اسی پر قیاس کر سکتے ہین کہ جہان کسیکو بید لگائی جائین یا گردن ماری جاے یا پہانسی دی جاے یا قید کی جاے اگر بنظر ہمدردی یا حصول عبرت لرزان و ترسان و گریان حاضر ہو یا اوسے بیکس بے خطا جانکر کچہ اعانت کی فکر ہو تو بہتر ورنہ دور ہی سے توبہ کرے ڈرے پناہ بخدا ایذاے مخلوق کو تماشا یا بے پروائیکا مشغلہ یا موجب طعن و مضحکہ

نہ بنانا چاہیے یا اپنے مخالف کی ذلت ومصیبت پر خوش ہوتھے اوڑاے البتہ حکام عادل اور اونکو
خدام کو اقامت حدود وقصاص واجرائے عقوبت وسیاست کے لیے اجر وثواب ہی اور ظالم
جابر کے لیے عذاب وعقاب ناقم اسکا مختصر بیان یہاں ہی تفصیل اپنے مقام پر آئیگی ابن کثیر
جب حضرت صالح کو مدتین گزر گئین نصیحت فرماتے اور لوگ خیال مین بھی نہ لاتے چند کم مایہ مسکین
ایمان لائے ایکدن یون فیصلہ ٹھہرا کہ سب لوگ عید کے دن چلین صالح اللہ سے اور ثمود
بتون سے دعا کرین جو حاجت روائی کر سکے میدان اوسکے ہاتھ رہے جب وہ اپنے بتون کو
پکار چکے تو صالح سے کہا کہ اس پتھر سے جسکا نام کاثبہ تھا ایک اونٹنی نکلی سیاہ پیشانی درانہ
مو سفید چشم دو مہینے کی حاملہ قد اس کاثبہ کے برابر اور نکلتے ہی ایسا بچہ جنے جو اوسکے برابر ہو
حضرت صالح نے نماز پڑھی اور دعا کی کاثبہ ہلا اور ایسی آواز پیدا ہوئی جیسے جننے کے وقت
جانور کے ہوتی ہے اور اوسمین شگاف ہوا اور یہ اونٹنی نکلی آئی اور چرنے لگی تھوڑی دیر
بعد اوسے بھی درد زہ اوٹھا اور اوسکی قد وقامت کے برابر بچہ پیدا ہوا۔ جندع بن
عمر چھ ہزار آدمیون کے ساتھ ایمان لائے دوسرے سردار فریب شیطان مین گرفتار
صالح کو ساحر کہکر اپنے کفر پر اڑے رہے حضرت صالح نے فرمایا کہ تمنے بدعہدی کی مگر
اس اونٹنی کو اور اوس کے بچے کو کمال راحت وتعظیم سے رکھو اسکا وجود تمہارے لیے موجب امان ہی

وَاذْكُرُوٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِى الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ
اور یاد کرو جب بنایا تمکو خلیفہ بعد قوم عاد کے اور جگہ دی تمکو زمین مین بناتے تھے

سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ
نرم زمین مین محل اور تراشتے تھے پہاڑون سے گھر پس یاد کرو نعمتین اللہ کی اور نہ پھرو زمین مین فساد کرتے

اور یاد کرو جب بنایا تمکو خلیفہ قوم عاد کے بعد اور تمکو زمین مین بسایا اور تمکو حکومت عطا کے
تم لوگ اے ثمود زمین مین محل بناتے تھے اور پہاڑون کو تراشکر مکان بنالیتے تھے پس اللہ کی نعمتونکو یاد
کرو اور زمین پر فساد وکفر پھیلاتی ہوئے نہ پھرو عزیزی بعد ہلاک عاد کے قوم ثمود آباد ہوئی یہ نہایت
قوی ہیکل فن معماری مین بے بدل تھے زمین پر بڑی بڑی محل وٹھاتے پہاڑ تراشکر مکان بناتے عیش و
عشرت حد سے سوا تھا مگر بت پرست ناشکری کا اتنی نشہ غفلت مین مست حضرت صالح کی نہ مانی احکام الٰہی کو بھول جاتے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ
کہا سردارون نے جو تکبر کرتے تھے قوم سے اوسکی اونکو جنہین کمزور بنا رکھا تھا واسطے اونکے کہ ایمان لائے اونمین سے

أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝
کیا جانتے ہو تم یہ کہ صالح بھیجے ہوئے ہین اپنے رب کی طرف سے بولے ہم اوسپر کہ بھیجے گئے ساتھ اوسکے ایمان لانیوالے ہین

سرداران قوم ثمود نے ایمان والون سے جنہین وہ اپنی نظرون مین کمزور اور حقیر جانتے تھے کہا کہ کیا تم جانتے ہو اور یقین کرتے ہو کہ صالح فرستادۂ پروردگار ہین ایمان والون نے کہا ہم ایمان لائے ہین اون احکام پر جسکے لیے صالح بھیجے گئے کبیر کفار کو صاحب استکبار اور مومنین کو ضعیف نہین کہا بلکہ یہ کہا کہ کفار اونہین ضعیف جانتے تھے اسلیے کہ قلب اون کے قوی انجام اور انکا علو وغلبہ وفلاح وفراغت ہی بلکہ یہ بھی کفار ہی کے بدگمانی ہی کہ اونہین ضعیف جانین معلوم ہوا کہ تکبر وتجبر علامات کفر وفسق سے ہے اور مومنین کو ضعیف وحقیر جاننا بھی اونہین کا شیوہ ہی اور اسکے ظاہر ضعف عارضی آثار ایمان ہو سعود مومنین قوم صالح نے جواب مین ہان نہین کہا بلکہ ایک سنجیدگی سے بیان کیا کہ ہم اون لائے ہوے احکام پر ایمان لائے ہین تاکہ وہ بھی تحقیق حق پر متوجہ ہون اور کفار کو طلب دلیل کی ضرورت نہ پڑے

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ
کہا اونھون نے جو تکبر کرتے تھے ہم اوسپر کہ ایمان لائے تم ساتھ اوسکے انکار کرنیوالے ہین پس کوچے کاٹے ناقے کی

وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝
اور سرکشی کی حکم سے اپنے رب کے اور بولے ای صالح لے آ ہمارے پاس کہ ڈراتا ہی ہمکو اگر ہے تو بھیجے ہوون سے

بڑائی اور انکار کرنے والے بولے کہ ہم اوس سے انکار کرتے ہین جسپر تم ایمان لائے اور اونٹنی کو مار ڈالا اور اپنے رب کے احکام سے سرتابی کی اور شرارت سے کہنے لگے کہ اے صالح اگر تم پیغمبر ہو تو وہ عذاب لاؤ جس سے تم ڈراتے تھے عقر پے بریدن کوچے کا ٹنا کنایہ ہی قتل وہلاک جانور سے عزیزی یہ اونٹنی اور اسکا بچہ دونو جس جنگل مین جاتے اوسے صاف کر دیتی جس چشمے سے پانی پیتی وہ سوکھ جاتا اور ہیبت وجسامت اسقدر تہی کہ دوسرا جانور قریب نہ آتا اور جب شام کو شہر مین آتے تمام آدمی اوسکے دودھ سے برتن بھر لیتے اونکا چرنا اور پینا حیوانات کے حق مین مضر تہا اور یہ دودھ آدمیون کا ذریعہ فراغبالی تہا ثمود پر یہ گران گزرا اور حضرت صالح سے فریاد کی آپنے فرمایا ایک دن تمہارے جانور اور ایک دن یہ ناقہ کو ہبکر کہائین پئین ایک مدت تک یون ہی کام چلا پھر لوگون نے چاہا کہ کسطرح ناقہ نہ رہی جانورون کو آزادی ملی اسی فکر مین تھی کہ قدار بن سالف جو ایک مرد اوباش عنیزہ نامی حسین عورت پر فریفتہ تہا اپنے محبوبہ کی درخواست سے آمادہ ہوا کہ ناقۃ اللہ کو قتل کرے اور اپنے دوستون کو لیکر ایک تنگ گلی مین منتظر وقت بیٹھا

مصدع بن مہرج نے جب اوٹنی آئی پہلے اوسکی پیشانی پر تیر مارا پہر تلوارین لے لے کر ٹوٹ پڑی اور قذار بہی پیچھے سے آگیا اور اوٹنی کے کوچے کاٹ دیے پہر اوسکے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے شہر مین تقسیم کردیا اوسکا بچہ پیچھے تہا یہ حال دیکہکر بہاگ گیا حضرت صالح نے جب یہ خبر سنی بہت افسوس کیا اور اہل شہر کو الزام دیا اور فرمایا کہ خیر ہمارے ساتھ چلو اگر اوسکا بچہ ملگیا تو امید امن ہے نہین تو عذاب آیا سمجھو کفار ایسے بات کب سنتے تھے آخر کار حضرت صالح خود گئے بچے نے جب آپکو دیکھا تین بار آواز کی اور اوسی پتھر مین جہان سے ناقہ نکلا تہا دہنس گیا آپنے فرمایا کہ اب تین ہی دن کی مہلت ہو پہلے دن تم سب کے منہ زرد ہو جائینگے دوسرے دن سرخ تیسرے دن سیاہ صبح کو وہ سب زرد ہوگئے شرارت و تمرد نے اور بہی جوش مارا کہنے لگے کہ صالح کا کام تمام کرڈالین پہر جو ہونا ہی ہوتا رہیگا اور وہی قذار اور اوسکے ساتھی کل نو آدمی رات کو اللہ کے پیغمبر کے قتل کرنے کو چلے آپ مسجد مین تھے ایک درخت نے باواز بلند کہا اے نبی صالح آپ دولت سرا مین جائین یہان آپکے دشمن آپکے خون کے پیاسے آتے ہین جب آپ مسجد مین نہ ملے یہ شقی مکان پر چلے راہ مین فرشتے حاضر تھے ایسے پر مارے کہ نور نظر پرواز کرگیا اندھے ادہر اودہر گرتے پڑتے ٹہکراتے ٹہکراتے جہنم رسید ہوگئے صبح کو قوم بدنصیب سمجھے کہ یہ کام حضرت صالح کا ہی اور منہ بہی سبکے لال ہوگئے تھے گروہ گروہ حضرت صالح سے انتقام پر آمادہ ہوئے جندع بن عمرو اپنے ساتہیون کو لیکر مدد کو آگئے آخر کار یہ فیصلہ ہوا کہ صالح اس قوم شقی سے نکل جائین آپ اسے غنیمت سمجھے اور مومنین کو ہمراہ لیکر شہر سے چلے گئے تیسرے دن یہ سب کے سب روسیاہ ہوگئے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ۝

پھر پکڑلیا اونکو زلزلے نے پھر صبح کی اپنے گھرونمین اسحال مین کہ منہ کے بھل گرے پڑے تھے

پس زلزلے نے اونکو پکڑلیا اور عذاب آگیا اس حال مین صبح کی کہ اپنے اپنے گھرون مین منہ کے بہل مردہ بیجان پڑے تھے عزیزی جب منہ کالے ہوگئے تو صلاح کی کہ اپنے سنگین مکانون مین پناہ گزین ہون کہ نہ زمین سے کوئی بلا پونہچ سکے نہ آسمان سے گزند آئے کہ ناگاہ صبح ہوتے ہی حضرت جبریل ایک ہیبت ناک صورت سے آسمان و زمین کے درمیان مین معلق ظاہر ہوے اور ایسا نعرہ مارا کہ پہاڑ ہل گئے ہوا جنبش مین آئی زلزلہ پیدا ہوا یہ سب گہبراکر گہرون مین گہس گئے اور دروازے بند کرلیے دوسرا نعرہ مارا تہا کہ پتے پہٹ گئے اور اوندھے زانو کے بہل گر پڑے اور مردہ بیجان ہوگئے اور کوئی نہ بچا معالم اور حضرت صالح علیہ السلام مع مومنین کرام

حضر موت مین تشریف لائے اور یہین انتقال فرمایا اور کہا بعض نے کہ آپنے مکے مین انتقال فرمایا اور سن مبارک اٹھاون برس کا تھا بیس برس دعوت خلق کی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام

فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ

پھر منہ پھیرا اونسے اور کہا اے قوم بیشک پونہچا دیے ہمنے تمکو پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کی مین نے تمکو لیکن نہین دوست رکھتے تم نصیحت کرنیوالونکو

پھر صالح نے اوس قوم سے منہ پھیرا اور کہا ای لوگو مینے اللہ کے پیغام تمکو پہونچاے اور نصیحت کی مگر تم نصیحت کرنیوالون کو پسند نہین کرتے ف یہ ارشاد آپکا آخری ہی بعد اسکے عذاب آگیا عبرت قوم کی جون جون بدافعالیان بڑہتی جاتی ہین امتحان سخت پیش ہوتی ہین اولا قوم صالح پر صرف ایمان واجب تہا جب معجزہ مانگا تو حفظ ناقہ بہی لازم ہوا جسمین انہین اسطرحکی تکلیف ضرورتہی پہر گفتگو کی تو تقسیم یوم وآب ہو گئے البتہ یہ امر صرف ایمان سے کسیقدر سخت تہا گو وہ دودہ پیتے تھے مگر اون کے مویشی تلف ہوے جاتے تھے افسوس کہ ہم عہد وپیمان توڑے ہوے کتاب وسنت سے منہ موڑے ہوے اپنی عادات اپنے رسوم اپنے نفوس وشہوات کے بندۂ فرمانبردار باوجود تمام بدافعالیون کے روزبہ ترحم کی امیدوار ہیں کچہ بہی نہین سوچتے سمجھتے لازم ہی کہ زرد روئی اور سیاہ دلی سے پہلے چشمۂ جان وسبزہ زار دل کتاب وسنت کے ناقہ صالحہ کے لیے وقف کردین اور نفس حیوانی وگاو شہوانی کو فاقہ زجر وعطش بندگی سے نیمجان کردین مبادا دروازۂ توفیق بند ہو جائین گو کفر وفسق سے منہ کالے ہون مگر باز نہ آئین واللہ اگر ہمارے نبی رحمت سراپا شفقت کا قدم درمیان نہوتا تو ہم کا پتہ نہین معلوم کب مٹ گئے ہوتے

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ

اور (بھیجا) لوط کو جبکہ کہا قوم سے اپنی کیا کرتے ہو تم بیحیائی کہ نہین پہل کی تمسے ساتہ اوسکے کسینے عالم والون سے

اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۚ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ

بیشک تم آتے ہو مردونکو شہوت سے سوای عورتون کے بلکہ تم قوم فضول کار ہو

اور یاد کیجیے جب ہمنے لوط کو پیغمبر کیا اور لوط نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسے بیحیائی کا کام کرتے ہو جو تم سے پہلے کسینے نہین کیا تم مردون سے بشہوت مشغول ہوتے اور فعل بد کرتے ہو عورتون کے سوا بلکہ تم لوگ فضول کار اور بیجا کام کرنیوالے ہو۔ اسراف بیجا وبیمحل صرف کرنا۔ چونکہ اصل وضع انسانی ومیل طبع حیوانی یہ ہی کہ مرد عورتونسے مشغول ہون اور اس قوم نے اوس قوت کو آپسمین یعنے مردون مین صرف کرنا چاہا لہذا بیجا صرف کرنیوالے قرار دیے گئے ابن کثیر حضرت لوط بن ہاران بن آذر یعنے آپ حضرت ابراہیم کے بھتیجے تھے جب حضرت ابراہیم نے شام کی طرف ہجرت کی لوط آپ پر ایمان لائے اور ہمراہ ہوے

ع الکس انکا نام لوطؑ اسلیے ہوا کہ حضرت ابراہیم انہین بہت چاہتے تھے انکی محبت خلیل جلیل کے دلمین در آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو پیغمبر کیا اور ملک سدوم پر بھیجا حسینی یہ سب پانچ شہر تھے سب سے بڑا سدوم ۲ عامورا ۳ داموراہ ۴ صابورا ۵ سعودا۔ دوسرے مفسر صرف چار شہر بتاتے ہین سعودا کا ذکر نہین کرتے۔ آپ انیس ۱۹ سال اونہین ہدایت فرماتے رہے در منثور ہر شہر مین ایک لاکھ رہنیوالے تھے یہ ملک بلاد شام سے ہین فلسطین سے رات دن کی راہ پر۔ حضرت ابراہیم بھی یہان تشریف لاتے اور عذاب الٰہی سے ڈراتے۔ ابن عباس سے مروی ہی کہ اس قوم کے باغ تھے درختون کی شاخین راہ کی طرف دیوار باغ سے نکل آئین راہ چلنے والے مسافر کھاتے ایکبار قحط پڑا تو بعضون نے کہا اگر مسافرونکو روک دو اور یہ پہل وہ نہ کھانے پائین تو بہتر ہی پہر کہا کہ یہ بخل و ممانعت کیونکر ہو سکے یہ قرار پایا کہ جو مسافر آئے اوس سے چار درہم لو اور اغلام بھی کرو وہ خود بخود آنا چھوڑ دینگے۔ بعض روایت مین ابن عباس سے مروی ہی کہ اسیوقت شیطان بصورت طفل نوخیز آیا اور اونہین یہ فعل خبیث سکھایا محمد بن علی سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے مردون کی بدکاری پر اونکی عورتون پر بھی عذاب نازل کیا۔ کہا اللہ تعالیٰ بڑا عادل ہی عورت و مرد دونو بدکار تھے۔ ابن عساکر نے روایت کی کہ عورتین مردون سے چالیس برس پہلے سحق مین گرفتار تھین۔ طاؤس سے روایت ہی کہ پہلے مردون نے عورتون سے لواطت کی پھر آپسمین مشغول ہوے۔ ع الکس راہون مین بیٹھتے اور بے تکلف گوز لگاتے۔ اور راہ چلنے والونپر ڈھیلے مارتے۔ اور مسخراپن کرتے۔ اور اپنے مجالس مین کھلم کھلا اغلام کرتے۔ انسے پہلے یہ فعل بد کسیکا معلوم اور کسی سے منقول نہین معالم (من دون النساء) سے یہ مراد ہی کہ باعتبار عورتون کے مردون کی طرف تمہارا میل زیادہ ہے۔ یا جیسا کہ درمنثور مین حذیفہ سے منقول ہی کہ مرد بوجہ مردون کے عورتون سے اور عورتین بوجہ عورتونکے مردونسے بے پرواہین

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ

اور دتھا جواب اوسکی قوم کا مگر یہ کہ بولے نکالدو تم اونکو بستی سے اپنی بیشک وہ قوم پاکباز ہین

حضرت لوط کا کچھ جواب اونسے بن نہ آتا بھی کہتے کہ یہ لوگ بڑے پاکباز ہین انہین اپنے ملک سی نکالدو قصہ پاک جاہو (یتطہرون) معالم یعنے ادبار رجال سے نافر اور بری ہین کبیر تمسخر سے انہین پاکباز کہتے (آخر جو ہم) یعنے لوط اور جو اونکے ساتھ تھے ف اس قصے سے چند امر معلوم ہوے اول اغلام و لواطت اور جو امور اوسکے مشابہ ہون حرام اور موجب غضب و عذاب ہین در منثور کسی نے حضرت علی سے سوال کیا کہ عورتون سے لواطت کیسی ہی فرمایا کہ تو نہین دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے (فاحشہ) فرمایا ہے

جابر سے مروی ہی کہ چار ہین جو اللہ کے غضب مین صبح شام کرتے ہین ۱۔ وہ مرد جو عورتونکی سی صورت بنائین ۲۔ وہ عورتین جو مردانہ لباس پہنین ۳۔ جو جانور سے ۴۔ جو مردونسے فعل بد کرے وہ کم سیکہ مسخراپن اور توہین ہی نمازی۔ مولوی۔ اللہ والا۔ کہنا بہت برا ہی سوم یہ کہ حق ہر دل مین منقش ہو جاتا ہی شقی اوسمین تاویل و تبدیل کرکے انکار کر بیٹہتا ہی اور سعید سر تسلیم جہکا دیتا ہی دیکہو اوس قوم نے بہی مان لیا کہ حضرت لوط پاکباز ہین اور کوئی دوسرا قصور اونکا ثابت نکر سکے در منثور کہا ابن عباس نے لوطی کو نہایت بلند مکان سے ڈہکیل دین اور اوپر سے پتہر مارین۔ زید بن قیس نے روایت کی کہ علی نے لوطی کو رجم کیا۔ کہا ابن شہاب نے لوطی محصن ہو یا نہ رجم کیا جاے کہا ابراہیم نے اگر رجم دوبار ہوسکے تو لوطی اوسکا سزاوار تہا۔ کہا عطانے بعض تابعین سے منقول ہی کہ وہ امرد حسین پر نظر نہ ڈالتے۔ کہا حسن بن ذکوان نے کہ امرا کے بچون کے پاس نہ بیٹہو اونکی صورتین عورتونکی سی دلفریب ہوتی ہین اور یہ کم سن لڑکے لڑکیون سے زیادہ فتنہ ساز ہین بیہقی نے امرد سے خلوت کی ممانعت نقل کی۔ سفیان ثوری حمام مین گئے تو ایک کم سن لڑکا آیا آپنے فرمایا اسے نکالدو ہر عورت کے ساتہہ ایک شیطان اور لڑکے کے ساتہہ متعدد شیطان ہوتے ہین کہا مجاہد نے لوطی پاک نہین ہوتا اگرچہ تمام پانی سے نہائے حکم اسکا صفحہ ۳۵۰ جلد (۱) مین گذر گیا

فَاَنْجَیْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝ وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ مَّطَرًا ؕ

پہر بچادی ہمنے اوکو اور اہل کو اوسکی مگر بی بی اوسکی تہی پیچہے رہجانیوالون سے اور برسایا ہمنے اونپر پانی

فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِیْنَ ۝

پس دیکہہ کیونکر ہوا انجام کار گنہگارونکا

ہمنے لوط اور اونکے ساتہیونکو بچالیا مگر لوط کی بی بی رہگئی کہ وہ اونہین مین سے تہی جو رہگئے اور ہلاک ہونے والے تہی اور برسایا ہمنے اوس قوم پر پانی تو آپ دیکہین کہ انجام کار مجرمین اشرار کو کیسی سزا ملی تفصیل اوسکی پہلے مقام پر آنگی مختصر یہ ہی کہ جب شرارت اور کفر اوس قوم کا حد سے گذر گیا جبرئیل بحکم رب جلیل آئے اور اپنی بازو کو زمین کے تلے کرکے چارون بستیان اوٹہالین اور زمین و آسمان مین معلق کردین اور اسقدر آسمانسے متصل کیا کہ کتونکی آواز آسمان اول تک جاتی پہر الٹ دیا اور اوپر سے پتہر برسائے عذاب الہی نے وہ قوم اور اونکے تمام آثار ایسے فنا کردیے جیسے بہولا ہوا خواب بعض مفسرین نے کہا کہ حضرت لوط کی بی بی اونکے ساتھ نکلی تہی پیچہے پہرکے قوم کو دیکہنے لگے اور افسوس کرنے لگے ایک پتہر گرا اور کام تمام ہو گیا۔ بعض نے کہا نہ اوسے لوط نے ہمراہ لیا نہ خبر دی بہرحال وہ کافرہ تہی ف بدون عمل نہ نسب کام دیتا ہی نہ صحبت جسکا اللہ دشمن ہو یا نہین اسکا کوئی مددگار نہین

ع ۱۲
۱۷

وَاِلٰى مَدْیَنَ اَخَاهُمْ شُعَیْبًا ؕ قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

اور (بہیجا) طرف مداین کے اونکے شعیب کو کہا اے قوم پوجو اللہ کو نہین ہی تمہارے کوئی معبود سوا اوسکے

قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ

بیشک آگئی تمہارے پاس دلیل رب سے تمہارے پس پورا کرو کیل اور وزن اور نہ کم دو آدمیونکو

اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

چیزین اونکی اور نہ فساد کرو زمین مین بعد اوسکی درستی کے یہ اچھا ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم مومن

اور ملک مدین مین ہمنے اونکے بہائی شعیب کو پیغمبر کرکے بہیجا شعیب نے کہا ای لوگو اللہ کی بندگی کرو سوے اسکے کوئی تمہارا اور معبود نہین بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلائل آگئے پس تمکو چاہیے کہ کیل اور وزن پورے کرو نہ کم دو نہ زیادہ لو اور لوگونکی چیزین کم نکرو اور زمین مین فساد نہ پہیلاؤ بعد اسکے انبیا اور احکام آسمانی سے اوسکے اصلاح ہوچکی تہی یہ نصیحت تمہارے حقمین خیر ہے اگر تم ایمان والے ہو ابن کثیر شعیب ابن میکیل بن یشجر اور سریانی مین آپکا نام (بترون) تہا عرایس اہل توریت کہتے ہین کہ شعیب بن صیفون بن عیفا بن ثابت بن مدین بن ابراہیم معالم آپ نابینا تہے مگر فصیح و بلیغ اسقدر تہے کہ آپکا لقب (خطیب الانبیا) ہوا آپکو اللہ تعالے نے ملک مدین کا پیغمبر کیا انہین کو اصحاب ایکہ بہی کہتے ہین (ایکہ) بمعنے درخت گنجان یہ لوگ علاوہ کفر کے ناپ تول مین فریب کرتے تہے

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَتَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ

اور نہ بیٹھو ہر راہ پر کہ ڈراتے ہو اور روکتے ہو راہ سے اللہ کی اوسے جو ایمان لایا اللہ پر اور

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَاذْكُرُوْا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ

ڈھونڈھتے ہو راہ کجی سے اور یاد کرو جبکہ تہے تھوڑے پس بہت کردیا تمکو اور دیکھو کیونکر تہا انجام مفسدون کا

اور راہ پر مت بیٹھو ایمان لانیوالونکو نہ ڈراؤ اور اللہ کی راہ سے ایمان لانیوالونکو نہ روکو معالم یہ لوگ راہ مین بیٹہتے اور جو ایمان لانا چاہتا اوس سے کہتے کہ شعیب کاذب ہین اور ہر طرح اوسے ڈراتے) کیا تم کجی اور بدراہی کی جویا ہو یاد کرو اللہ کے انعام و احسان جب تم کمزور اور قلیل تہے اللہ تعالی نے تمکو قوی و کثیر کیا اور دیکہو مفسدین کا انجام جو تمسے پہلے ہو گئے ہین کیا ہوا

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَطَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ

اور اگر ہے ایک گروہ تم مین سے کہ ایمان لایا اوسپر کہ بہیجا گیا مین ساتھ اوسکے اور ایک گروہ نہ ایمان لایا پس صبر کرو یہانتک کہ حکم کرے

اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ

اللہ درمیان ہمارے اور وہ بہتر ہے سب حکم کرنیوالونسے

اور کہا شعیب نے اے لوگو اگر ایک گروہ تمہارا ایمان لایا اوس حکم پر جسکے لیے مین بہیجا گیا ہون یعنی اعتقاد توحید و عمل حسن اخلاق پر اور ایک گروہ نہین ایمان لایا تو تم صبر کرو اوسوقت تک کہ اللہ تعالی ہمارا اور تمہارے معاملے مین قول فیصل فرمائے او روہ سب حکم کرنے والون سے اچھا حکم کرنیوالا ہے فیصلہ اوسکا یا عذاب دنیا ہی یا فیصلہ عقبی

پارہ نہم قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ سورۂ اعراف

تمہید جب اُس قوم مستحق اللوم نے دیکھا کہ حضرت شعیب ونکی فہمایش سے باز نہین آتے اونکے پسندیدہ امور اور قدیم دستور کو کفر وضلالت بتاتے ہین مدین کے زبردست سردار جنکو اپنی خدافراموشی اور دین فروشی پر افتخار اور اطاعت واصلاح سے انکار وعار تہا کہنے لگے

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

کہا سرداروں نے جو تکبر کرتے تھے قوم سے اوسکی البتہ ہم نکالدینگے تجھے ای شعیب اور اونھین جو ایمان لائے ساتھ تیرے

مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِیْنَ ۟ۚ

ہمارے قریہ سے یا تم پھر آؤ مذہب مین ہمارے کہا اور اگرچہ ہون ہم نفرت کرنے والے

بڑے متکبر سرکش شعیب کی قوم بولے ای شعیب ہم تمکو اور تمہارے ساتھی ایمان والونکو اپنی بستی سے نکالدینگے نہین تو تم ہمارے مذہب کی طرف رجوع کرو اور یہ پاکبازی وزبان درازی چھوڑو حضرت شعیب نے کہا کیا ہم نفرت وکراہت ہی کرتے ہون اور تمہارے دین مین آہی جائین یعنی جبکہ ہمکو دلی نفرت اور روحی کراہت اوس رسم خبیث سی ہی تو کیونکر اوسطرف رجوع کرسکتی ہین اور اگر اس نفرت کی ساتھ بھی ہم ایسا کرین تو

قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ

بیشک افترا کیا ہمنے اللہ پر جھوٹہا اگر پھرے ہم مذہب مین تمہارے بعد ازانکہ نجات دی ہمکو اللہ نے اوس سے

وَمَا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِیْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ

اور حق نہین ہمکو یہ کہ پھر آئین ہم اوسمین مگر جب چاہے اللہ رب ہمارا گھیر لیا رب نے ہمارے ہر شی کو علم سے

عَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۟

اللہ ہی پر بھروسا کیا ہمنے ای رب حکم کر درمیان مین ہمارے اور درمیانین ہماری قوم کے ساتھ حق کے اور تو اچھا حکم کرنیوالا ہی

بیشک ہمنے جھوٹہا بہتان باندہا اللہ پر اگر ہم تمہارے مذہب مین عود کرین اور کب جبکہ اللہ نے ہمکو اوس سے نجات دی راہ حق دکھائی (پس اگر ہمارا موجودہ دین حق ہی تو اسے چھوڑنے سے ہم مفتری ہونگے اور اگر تمہارا دین حق ہو تو ہمنے اظہار نبوت ودعوی ہدایت مین گویا افترا پردازی کی تو یہ حق مجھے نہین ہی اور مین ایسا نہین کرسکتا مگر یہکہ ہمارا رب چاہے ہمارے رب کا علم ہر شے کو وسیع ہمنے تو اللہ ہی پر بھروسا کیا تمہاری شر اور عداوت کی کچہ پروا نہین۔ اے پروردگار تو ہمارے اور ہماری قوم کے اختلاف مین حق فیصلہ کردے تو تمام حکم کرنے والون سے اچھا حکم کرنیوالا ہے

بحث یہ قول کہ اللہ چاہے تو ہم تمہارے دین مین آسکتے ہین دلالت کرتا ہی کہ یا تو حضرت شعیب کو دین قوم کے بطلان مین یا اپنی رسالت کی حقیت مین کچھ شبہہ تہا یا وہ جائز جانتے تھے کہ اللہ تعالی کفر پسند فرمائے **جواب** ایسا نہین بلکہ خواہ شعیب نے اونہین کمال نرمی سے یہ جواب ترش دیا یعنی اللہ چاہے تو ہم دین بدلین اور اللہ کا چاہنا ممکن نہین تو تبدیل بھی ممکن نہین خواہ یہ کہ مین تو ایسا کبھی نہ کرون گا اور اگر تقدیر الٰہی و مشیت ازلی مین یونہین ہی تو مجبور ہون اب دو مسئلے سمجھے گئے مسئلہ[۱] مشیت الٰہی عام ہی خیر ہو یا شر اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا مسئلہ[۲] تبرکا یہ کہنا کہ مین انشاء اللہ مومن ہون ہوسکتا ہی جیسا کہ مذہب ہے شافعیہ کا

وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَخَاسِرُونَ

اور کہا سرداروں نے جو کافر تھے قوم سے شعیب کے اگر پیروی کی تمنے شعیب کی بیشک تم اسوقت نقصان پانیوالے ہو

جب اونکو حضرت شعیب سے جواب صاف ملا تو اونکے تابعین مومنین کو ڈرانے لگے کہ شعیب کو چھوڑو وہ تو ہلاکت مین پڑین یا نہ تم اگر اون کے قدم بقدم رہے تو ضرور سے خراب و تباہ ہوگے

فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ

پہر پکڑ لیا اونکو زلزلے نے پس ہوگئے گہر مین اپنے اوندہے

جاثم بے حس و حرکت۔ جگہہ پر رہگیا ہوا۔ اوندہا گرا ہوا۔ مراد اس سے موت و ہلاکت ہی یعنی جب ان شریروں نے اللہ کے پیغمبر کی نرمی اور اولٹے اونہین کو کفر کی طرف بلانے لگے ضعیفونکو ڈرانے لگے حضرت شعیب نے دعا کی شعیب کی اللہ نے سنی قوم پر عذاب آیا ایک زندہ نہ بچا **معالم** قتادہ نے کہا کہ حضرت جبرئیل نے ایک چیخ ماری جس سے سب کے سب ہلاک و روبخاک ہوگئی عن ابن عباس اس قوم کے بادشاہ کا نام کلمن تہا

الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَنْ لَمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ

جنہون نے جھٹلایا شعیب کو گویا نہ تھے اوس ملک مین جنہون نے جھٹلایا شعیب کو تھے وہی ٹوٹا پانیوالے

کمال غضب سے ارشاد فرماتا ہی کہ ہمارے شعیب کے جھٹلانے والے ایسے ہوگئے گویا کبھی پیدا ہی نہوے تھے ہمارے شعیب کے جھٹلانے والے ٹوٹے اور نقصان مین تھے۔ چونکہ کفار نے مومنین کو ڈرایا تہا کہ شعیب کو نچھوڑوگے تو خاسر ہوجاوگے ارشاد ہوا کہ شعیب کے جھٹلانیوالے خود ہی خاسر خائب ہوگئے

فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ

پہر منہ پہیر لیا اونسے اور کہا اے قوم البتہ پہونچا دیے مینے تمکو پیغام اپنے رب کے اور نصیحت کی مینے تمکو پہر کیونکر افسوس کرون مین قوم کافر پر

کبیر عذاب سے پہلے آپ اون سے کنارہ کش ہوے تاکہ برکت قرب و معیت منقطع ہوجاے اور کہا گیا

کہ بعد نزول عذاب فرمایا **حاصل** شعیب نے اونسے مُنھ پھیر لیا اور کہا اے میری قوم بیشک مینے تمکو اپنے رب کے پیغام پہونچا دیے اور تمہاری خیر خواہی کی پھر اب کیونکر کفار پر افسوس کرون **ف** ظاہر آیت سے مفہوم ہوتا ہی کہ کفار پر افسوس کرنا نچاہیے اور ایسا ہی حضرت موسیٰ کو خطاب ہوا فلا تاس علی القوم الفسقین میں اے موسیٰ تم اون گنہگارون پر جو چالیس برس کے لیے تیہ مین قید کیے گئے افسوس نہ کرو لیکن سیاق آیت سے مفہوم ہوتا ہی یہ بیان افسوس اور حسرت کے لیے ہی اور ممانعت موسیٰ کی بغرض تسکین تھی نہ نہی ممنوع پس تاسف بحال کفار کا جواز ثابت ہوگیا اگرچہ مفید نہو

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ
اور نہین بھیجا ہمنے کسی لبستی مین کوئی پیغمبر مگر پکڑ لیا ہمنے اہل کو اوسکی افلاس اور امراض مین شاید وہ گر گڑا مین

ہمنے کسی لبستی مین کوئی پیغمبر نہین بھیجا کہ وہان کے رہنے والو پر مصیبتین نڈالین ہون افلاس اور قحط وغیرہ سے یا امراض اور ہلاک سے تاکہ وہ سوچین اور ڈرین اور لعجز وزاری بارگاہ الوہیت مین رجوع کرین **ف** ۱؎ ہر نبی کے لیے کچھ جھٹلانے والے ضرور ہوے ہین اور یہ عذاب اونہین کے ڈرانے کو ہوے ۲؎ مخالفین انبیا کو دنیا مین بھی سزا ضرور ملی ہی تاکہ امر نبوت مخفی نرہے اور حجت اللہ ثابت ہوجاے ۳؎ حاصل مین بلاؤنکا نازل کرنا اسلیے ہوتا ہی کہ لوگ متنبہ اور خدا پرست ہوجاین ۴؎ ہر نعمت کے ناقدر یکا انجام ابتلا وہلاکت ہی ۵؎ ایسا اظہار اور ایسی ظاہری اعانت اولیا۔ علما۔ صلحا کے لیے بھی ہوے ہے مگر ضرور نہین

ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّیِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتّٰی عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ
پھر بدلدی ہمنے بجای برائی کے بھلائی یہانتک کہ زیادہ ہوگئے اور بولے تحقیق

مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ
کہ پہونچی تھی باپ دادونکو ہمارے سختی اور راحت پھر پکڑ لیا ہمنے اونکو دفعۃً اور وہ نہین جانتے تھے

پھر بعد اون آزمایشون کے برائی کی جگہہ بھلائی کردی یعنے فراغت دنیاوی صحت بدن کثرت مال وعیال وغیرہ اونہین عطا فرمایا یہانتک کہ خوب مالدار خوش عیش ہوگئے اور کہنے لگے ہمارے اگلون پر بھی ایسے ہی انقلاب آیا کیے ہین کبھی رنج کبھی خوشی (اور یہ نہ سمجھے کہ اول تہدید تھی اور یہ بھلاوا ہے) پھر یکایک ہمنے اونکو ایسے حال مین پکڑ لیا کہ اونہین خبر بھی نہ تھی **ف** ۱؎ جس نعمت کے بعد شکر اور مصیبت کے بعد صبر و رجوع حاصل ہو وہ عنایت وہدایت ہی اور جس نعمت کے بعد غفلت وغرور اور مصیبت کے بعد شکایت یا انکار ظاہر ہو وہ استدراج وحجت ہی ۲؎ مومنین کی مصائب باعث کفارۂ گناہ ہین اور کفار وفساق کے لیے نمونۂ عذاب ناگاہ

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ

اور اگر لوگ بستی کے ایمان لاتے اور ڈرتے البتہ کھولدیتے ہم اونپر برکتین

السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

آسمان سے اور زمین سے اور لیکن جھٹلایا ہمنے پس پکڑلیا ہمنے اونکو بسبب اوسکے کہ تھے کماتے

اگر آدمی ایمان لاتے اور اللہ سے ڈرتے تو ہم اونپر آسمانی اور زمینی برکتین دونون کھولدیتے مفسرین فرماتے ہین کہ آسمانی برکات سے باران رحمت اور زمینی سے پیداوار مراد ہے ف آسمان سے قبول و نور و توفیق و ثواب نازل ہوتا زمین سے دنیاوی اسباب و راحت عطا ہوتے جیساکہ اصحاب کبار کو قبول تامہ و سلطنت عامہ عطا ہوے مگر اونہون نے جھٹلایا تو ہمنے اونکو اونکی شامت اعمال کی سزا دی ف معلوم ہوا کہ مومن متقی کے لیے غیب سے کارسازیان ہوتی ہین نہ صرف جنت بلکہ دنیاوی برکت بھی حاصل ہے

اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰٓى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ

کیا بس نڈر ہوگئے لوگ بستی کے یہ کہ آجائے اونپر عذاب ہمارا راتارات اور وہ سوتے ہون کیا بیخوف ہین بستی والے یہ کہ آجائے اونپر

بَاْسُنَا ضُحًى وَّهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

عذاب ہمارا دنکو اور وہ کھیلتے ہون کیا پس مطمئن ہوگئے داؤسے اللہ کے پس نہین نڈر ہوتے مکر سے اللہ کے مگر قوم نقصان پانیوالے

کیا لوگ نڈر ہین کہ ہمارا عذاب رات کو سوتے مین آجائے یا دن کو کھیلتے ہون اور عذاب آجائے کیا یہ لوگ اللہ کی گرفت اور داؤ سے مطمئن اور نڈر ہوگئے ہین اوسکی ربوبیت اور تحمل و عفو پر غفلت و غرور اسقدر اور اللہ کی گرفت سے نہین بیخوف ہوتے مگر وہی لوگ جو نقصان پاتے ہین ف اللہ کے عذاب سے بیخوف رہنا کفر ہے ۲ نوم سے مراد غفلت ہے بیدار ہین یا خواب مین و لعب سے مراد نفس پرستی ہے کسیطرح ہو ورنہ اکثر کفار شراب کباب مین بیدار اور اکثر شغل زراعت و تجارت مین لہو سے بیزار ہی سمجھے ہین

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَآ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ

کیا نہین رہنمائی کی اونکو کہ وارث ہوتے ہین زمین کے بعد اہل زمین کے اگر چاہتے ہم پکڑلیتے ہم اونکو

بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝

گناہون سے اونکے اور مہر کردیتے دلونپر اونکے پس وہ نہ سنتے

بعد اخبار ماضیہ و قصص سابقہ امت موجودہ کی طرف خطاب فرمایا کیا ان لوگون کو جو اگلون کے بعد زمین کے مالک ہوئے ہمنے واقعات گذشتہ اور احکام نازلہ سے رہنمائی نہین کی اور جبکہ اونپر حجت تمام ہوچکی ہے

توہم چاہتے تو اون کو اون کے اعمال کی شامت سے پکڑ لیتے اور دلون پر غفلت کی ایسی مہر لگا دیتے کہ کسی کی نصیحت نسنتے ف اسمین اشارہ ہے کہ ای لوگو ڈرو تمہارا حال بہی اگلونکا سا حال ہے اور تم بہی اوسی عذاب کے سزاوار ہو مگر بطفیل رحمۃ للعالمین ہمنے بچایا نہ تمکو سزا دی نہ اپنی ہدایت سے محروم فرمایا تم تہوڑے ہی ابتلا کے بعد عذاب سے محفوظ اور ایمانکے پرنور ہوجاوگے

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآئِهَا ۚ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۚ فَمَا

یہ وہ بستیان ہین بیان کرتے ہین ہم تجہسے خبرین اونکی اور تحقیق لائے اونکے پاس رسول اونکے دلیلین پس نہ

كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

تہے کہ ایمان لاتے اوسپر جسے جہٹلایا تہا پہلے سے ایسے ہی مہر کردیتا ہے اللہ دلونپر کافرونکے

ان بستیونکے واقعات ہمنے آپکو کہہ سنائے جنکو پیغمبرون نے بدلایل ظاہر ہدایت کی مگر وہ تعصب و شرارت یا نادانی سے جو جہٹلا چکے تہے یعنے نبوت و توحید و کتاب وغیرہ پہر اوسپر ایمان نہ لائے لکیر کے فقیر رہے تو اللہ بہی ایسے شریران منکر کو توفیق و ہدایت سے محروم رکہتا ہے - اللہ کا مہر کردینا یہی ہے کہ ارادہ ازلی متعلق ہدایت نہوا

وَمَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ مِّنْ عَهْدٍ ۚ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ ۝

اور نہ پایا ہمنے اکثرمین اونکے کوئی عہد اور یہ کہ پایا ہمنے اکثر کو اونکے حکم سے نکلنیوالے

عہد سے مراد عہد میثاق - یا وہ وعدے جو کفار بحالت اضطرار کیا کرتے ہین کہ اب کسیکو نہ پوجین گے اور ہو سکتا ہے کہ عہد سے دین مراد ہو اسلیے کہ کفار مین دین بطور خدا ترسی نہین ہوتا بلکہ جو اون کے اور اون کے بزرگون کے نفس نے حکم دیا وہی دین ہے حاصل کفار مین ہمنے وفاے عہد نہ پایا بلکہ اکثر اون کے تو نافرمانبردار ہی پائے اکثر یہان بمعنے کل ہے

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ

پہر بہیجا ہمنے بعد اونکے موسی کو ساتہ اپنی نشانیونکے طرف فرعون کے اور اوسکے سردارونکے پس ظلم کیا اون نشانیونکا

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

پس دیکہ کیسا ہوا انجام فساد کرنیوالون کا

ظلم سے مراد کفر و انکار یعنے ان سب کے بعد ہمنے موسی کو اپنی نشانیون کے ساتہہ فرعون والون پر بہیجا تو اونہون نے حق انصاف نہ ادا کیا اور بجاے تصدیق کفر و انکار کیا تو آپ دیکہین کہ اون مفسدون کا انجام کار کیا ہوا ور منثور کہا ابو حاتم نے فرعون فارسی اصطلاح کا ہے یعنے ... والا تہا کہا محمد بن منکدر نے اسکی عمر ۳۲۰ برس کی ہوئی ۲۲۰ برس تک کوئی ایسی بات پیش نہ آئے جو اسکی طبیعت کی خلاف ہوتی نہ مرض - نہ مصیبت اور ۸۰ برس حضرت موسی نے اسے سمجہایا کہا علی بن ابی طلحہ نے فرعون قبطی تہا

زنا سے پیدا ہوا ہے بالشت کا لانبا تھا ایکدن حضرت موسیٰ نے عرض کی اے رب فرعون کو اسقدر مہلت دی ارشاد ہوا اوسکے اخلاق اچھے تھے اور اوسکے دربان مساکین و مظلوموں کو منع نکرتے تھے مجھکو جلد انتقام لیتے ہوئے شرم آئی

وَقَالَ مُوْسٰی یٰفِرْعَوْنُ اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ حَقِیْقٌ عَلٰٓی
اور کہا موسیٰ نے اے فرعون میں رسول ہوں پروردگار عالم کا مستحق ہوں

اَنْ لَّآ اَقُوْلَ عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ
کہ نہ کہوں اللہ پر مگر حق بیشک لایا ہوں تمہارے پاس نشانی تمہارے رب سے پس چھوڑ دے میرے ساتھ بنی اسرائیل

اور موسیٰ نے فرعون سے کہا میں اللہ کا پیغمبر ہوں مجھے سزاوار نہیں کہ سچ کے سوا اور کچھ اللہ کی طرف سے بیان کروں میں تمہارے پاس اللہ کی نشانی اور معجزے لایا ہوں کہ تمکو اعتماد ہو اب تمکو چاہیے کہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دو حضرت موسیٰ کا پورا قصہ دوسرے مقام پر آئیگا یہاں ربط کیلیے مختصر مذکور ہے آپ مصر میں پیدا ہوئے اور فرعون کے گھر میں پرورش پائی فرعون کی رعایا دو قسم کی تھی ۱ قبطی یہ سب تابع و مطیع فرعون بلکہ فرعون پرست تھے اور فرعون کی حمایت سے انکی عزت۔ قوت۔ وقعت بڑھی ہوئی تھی ۲ سبطی یعنے اولاد یعقوب علیہ السلام یہی بنی اسرائیل ہیں یہ اسوجہ سے کہ فرعون کو رب نہ جانتے کمزور۔ محتاج۔ ہزاروں مصائب میں گرفتار و پریشان جیسے آجکل کے مسلمان۔ غلاموں کی طرح اونکے کام کاج کرتے رہتے ایک قبطی نے سبطی کو دبایا اوسنے حضرت موسیٰ سے فریاد کی آپنے ایک طمانچہ مارا اوسکا دم نکل گیا آپ بخوف انتقام مصر سے بھاگے مدین میں حضرت شعیب کے بیٹی سے نکاح کیا ایک مدت تک وہاں رہے پھر اپنے وطن کا عزم کیا راہ میں پیغمبری عطا ہوئی اور آپکے بھائی ہارون بھی پیغمبر بناکر آپکے ساتھ کیے گئے اور حکم ملا کہ فرعون کو نصیحت کرو اور کہدو کہ بنی اسرائیل کو آزاد کردے اسی لیے فرمایا کہ ایک تو میں اللہ پر جھوٹا افترا نہیں باندھ سکتا میری یہ شان نہیں دوسرے میرے پاس دلائل و معجزات بھی ہیں

قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ فَاَلْقٰی عَصَاهُ
کہا اگر ہے تو لایا کوئی نشانی تو لا اوسے اگر ہے تو سچوں سے پس ڈالدیا عصا اپنا

فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۝
پس یکایک وہ اژدہا تھا ظاہر

فرعون نے موسیٰ کا یہ دعوی سنا تو کہنے لگا اگر تم سچے ہو تو اپنے رب کی نشانی لاؤ جس سے معلوم ہو کہ تم فرستادہ ہو حضرت موسیٰ نے عصا پھینکدیا وہ اژدہا ہوگیا معالم یہ عصا اسی گز کا اژدہا بنگیا بلندی اسکی

[illegible] ربِ العالمین ہوں ۱۲ ... ملک بھی فرعون کا رب ہے ... فرعون کو [illegible]

ایک میل اور سیدہا کھڑا ہو گیا منہ کہولدیا تو اوپر کا جبڑا دیوار قصر فرعون پر اور تلے کا جبڑا زمین پر تہا اس ہیئت سے وہ اژدہا سوے فرعون پر لپکا اور فرعون اپنی تخت سے کود کر بہاگا اور اوسے دست آنا شروع ہو گئے پہر اژدہے نے اوسکے ساتہیون پر حملہ کیا تو وہ سب چیخ اوٹھے اور بہاگنے لگے اور فرعون اندر سے چلانے لگا اے موسی مین تجھے اوسی رب کی قسم دلاتا ہون جس نے تجھے بہیجا ہی اسے پکڑ لے مین ایمان لاؤنگا اور بنی اسرائیل کو چہوڑ دونگا حضرت موسی نے اوسے پکڑ لیا ویسا ہی عصا ہو گیا پہر فرعون بولا اور بہی کوئی نشانی ہے

حضرت موسی نے ہاتھ نکالا تو وہ سفید	وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ۟ اور نکالا ہاتھ اپنا پس ناگاہ وہ روشن تہا دیکھنے والونکے لیے	اپنے گریبان سے رنگ آفتاب کی طرح

چمکتا تہا جس سے آنکھون مین چکا چوند ہو جاتی **ف** نئی روشنی والے جو کہتے ہین کہ عادت اور ماہیت کا بدلنا ممکن ہی نہین وہ عصا اور ید بیضا کو دیکھین۔ شاید اونہین وہ سبق ہو لگیا جو اس مقام پر امام فخر الدین رازی نے منکرین اہل طبیعات کو پڑہایا ہی۔ کیا وہ حضرت قادر مطلق کو مجبور سمجھے ہین اور قادر جانتے ہین تو کیا اون کے پیغمبر پر وحی اوترتی ہی کہ اللہ تعالے ایسا نہ کریگا۔ اگر ایسا ہی نہین تو پہر انکار کا کیا باعث ہان ہم یہ نہین کہتے کہ ایسا ہمیشہ ہوا کرتا ہی جس سے ایک نظم احسن و قانون قدیم مین نقص پیدا ہو بلکہ گاہ گاہ بسبب مصلحت و حکم حضرت الٰہ ایسا ہوا ہی دیکہو یہان فرمایا عصا اژدہا ہو گیا اور ید بیضا۔ یہ نہین کہا کہ گویا وہ اژدہا تہا اور یہ بیضا تا کہ دلیل قطعی ہو جاے قلب ماہیت عصا اور تبدیل وصف دست موسی پر پہر اس خیال سے کہ شاید یہ کوتاہ فہم نہ سمجہین فرمایا (مبین) یعنے یہ امر ظاہر اور کہلا تہا نہ مجال تاویل تہی نہ محل تشکیک ورجادوگرونکی نسبت آئندہ فرمایگا سَحَرُوْۤا اَعْيُنَ النَّاسِ یعنی ایسا نہ تہا نظر بندی کی

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌۙ ۝ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝
کیا سرداروں نے　قوم　فرعون سے　بیشک یہ　جادوگر　داناہی　چاہتا ہی　نکالنا تمہارا　تمہاری زمین سے پس کیا　حکم کرتے ہو تم

ان معجزون کی بعد فرعونی جمع ہوے اور آپسمین کہتے تھے اسمین شک نہین کہ موسی بہت بڑے سیانے ساحر ہین اور چاہتے ہین کہ تم لوگونکو یہان سے نکالدین تو اب تم لوگ کیا حکم کرتے ہو کیا مشورہ ہے

قَالُوْۤا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝
بولے　ڈہیل دے اوسے اور اوسکے بہائی کو اور بہیج　شہرونمین　جمع کرنیوالے　لائین تیرے پاس ہر ساحر داناکو

سبکی راے یہ ہوئی کہ ان دونو بہائیونکو تو یونہین ٹالو اور شہر بشہر احکام جاری کیو جاین کہ بڑے بڑے جادوگر جمع کئے جاین

وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ۝

اور آئی جادوگر فرعون پاس بولے بیشک ہمارے لیے مزدوری ہے اگر ہوں ہم غالب

قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝

کہا ہاں اور تم مقرب ہو جاؤ گے

اطراف بلاد سے ہزارہا جادوگر جمع ہوے چونکہ فرعون کے زمانے میں جادو کا رواج بہت تھا اور اونہیں قوت سحر پر بڑا ناز تھا اللہ تعالی نے اونکے غرور توڑنے کے لیے حضرت موسی کو وہ معجزے عطا فرمائے جو سحر کو باطل اور اونکے شعبدونکو عاطل کر دیں ان جادوگروں نے فرعون سے کہا اے بادشاہ اگر ہم موسی پر غالب آئیں تو ہمیں کچھ انعام ملنا چاہیے فرعون نے کہا ہاں تمکو انعام ملیگا تم مقربان بارگاہ شاہی ہو جاؤ گے

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ ۝

بولے ای موسی خواہ تو ڈال اور خواہ ہوں ہم ڈالنے والے

جب جادوگروں کا لشکر جمع ہو گیا فرعون نے اپنی عید کے دن یہ مقابلہ قرار دیا اور حضرت کلیم کریم کو خبر دی کہ آپ بھی میدان میں آئیں دونوں جانب کے زوروں کے اندازے ہو جائیں ادہر سے لشکر فرعون بے عقل وعون اودہر سے واللہ والے موسی وہارون مقابل آئے ع الکس حضرت کلیم علیہ التحیۃ والتسلیم نے آتے ہی ان جادوگروں سے فرمایا خرابی ہو تمہاری اللہ پر جھوٹھ نہ باندہو نہیں تو اوسکا عذاب آجائیگا ان کلمات کے پراثر مضمون جادوگروں کے دل میں درآئے چلا اٹھے فَمَا هٰذَا بِقَوْلِ سَاحِرٍ یہ تو جادوگروں کی سی بات نہیں ہے اور آپس میں چپکے چپکے صلاح کرنے لگے پہر بولے آج ہم وہ جادو کریں جسکا مثل دیکھا نہ گیا ہو پہر حضرت موسی سے کہا یا تو آپ پہلے اپنا وار کریں یا ہم ہی کوئی حملۂ خونخوار کریں

قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ

کہا (موسی نے) ڈالو تم پہر جب ڈالا باندھدیں آنکھیں آدمیوں کی اور ڈرایا اونھیں اور لائے جادو بڑا

حضرت کلیم نے فرمایا تمہیں پہل کرو دلکے حوصلے نکال لو۔ جادوگروں نے اپنی اپنی رسیاں پھینکیں اور نظربندی کر دی میدان میں سانپ ہی سانپ نظر آتے لوگ ڈرے خوفناک ہوے اور بہت بڑا جادو ظاہر کیا ع الکس ساٹھہ اونٹ بھر کر رسیاں لائے تھے وہ سب ایسی بڑی بڑی سانپ بنگئیں گویا پہاڑ ہیں ایک سانپ دوسرے پر سوار جدہر دیکھو مار مار کہا بعض نے کہ جادوگر کسی شئے کی ماہیت نہیں بدل سکتے بلکہ نظروں میں صورتیں مختلف دکھا سکتی ہیں جیسا کہ آیت میں مذکور ہوا حالانکہ انکے سحر کے عظمت اللہ تعالی نے خود بیان فرمائی ہے جواب

یہ ہے کہ آیت میں ان ساحروں کی عظمت مذکور ہے لیکن یہ نہیں کہ کوئی ان کے برابر یا ان سے بڑھکر نہ تھا اور نہ یہ کہ سحر اصل شے نہیں بدل سکتا پس ایسا دعوے زعم ہے واللہ اعلم حقیقت کیا ہے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ۚ

اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسی کے یہ کہ ڈالدے عصا اپنا پس ناگاہ وہی نگل جاتا تھا جو باندھ لیا تھا

حضرت موسی پہلے تو یہ طوفان بے تمیزی دیکھکر خوفناک ہوے کہ معًا ارشاد ہوا خبردار ڈرنا نہیں ہمارے رسول کہیں ڈرتے ہیں اپنا عصا ہاتھ سے پھینکدو اور تماشا دیکھو عصا چھوڑنا تھا کہ اژدہاے خونخوار بنگیا اور یہ تمام رسیاں نگل گیا ع النص عصاے موسوی نہایت طویل و جسیم باہیبت سیاہ رنگ پھنکارسے شعلے اور آنکھوں سے آگ نکلتی ہوئی پیشانی کے بال نیزوں کی طرح کھڑے مخالفین کے طرف حملہ آور ہوا جدہر منہ کیا قیامت آگئی بڑے بڑے محل و دیواریں سر بسجود اور سنگہاے سخت معدوم و نابود کردیتا معالم ایسی بھگدڑ پڑی کہ پچیس ہزار دب اور کچل کر مرگئے

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ۚ

پس ظاہر ہوا حق اور باطل ہوا جو تھے کرتے پس مغلوب ہوگئے اوسجگہ اور پھرے ذلت میں

حق ظاہر ہوگیا اور کفر مٹا فرعونی ذلیل و خوار رو بفرار ہوے جادوگر سحر بھولے وہ اعجاز دیکھا کہ کچھ یاد نرہا

وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ

اور ڈالے گئے جادوگر سجدہ کرنے والے بولے ایمان لائے ہم رب العالمین پر رب موسی اور ہارون کا

جادوگروں کے دلوں میں تو پہلے ہی حضرت کلیم کریم کے کلام کا اثر تھا اسپر یہ قیامت کی معجزہ نمائی کہ استادان یکتا و ساحران عجائب نمائی شکست فاش اوٹھائی سمجھ گئے کہ بیشک یہ سحر نہیں خدائی ہی بندے نے یہ قدرت کہاں پائی ہے سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے ہم پروردگار عالم پر ایمان لائے جو موسی و ہارون کا رب ہے در منثور او زاعی نے کہا ادہر انکا سجدے میں گرنا تھا کہ پردے اٹھ گئے جنت پیش نظر ہوگئی فالقی بصیغہ مجہول دلالت کرتا ہے کہ اونپر ہیبت و عظمت کی وہ حالت طاری ہوگئی کہ بے اختیار سجدے میں گرے ۱۲ بیشک ایمان سے عقل نورانی ہوجاتی ہے ایمان لاتے ہی جادوگر سمجھ گئے کہ حضرت الوہیت اس قابل نہیں کہ ہماری عقل اوسکا احاطہ کرسکے مگر پیغمبر معصوم کے دامن دولت میں چھپنا چاہیے اون کے ایمان اور سمجھ میں خطا کا دخل نہیں بولے ہم اوپر ایمان لائے جو سبکا رب ہے ہر ذرے کیطرف اس جہات پر قاصر و خاطی ہوں کہنے لگے اور موسے و ہارون کا رب ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا
کہا فرعون نے ایمان لائے تم اوسپر پہلے اس سے کہ مین اجازت دون تمکو بیشک مکر ہی کہ بنایا تمنے اوسے شہر مین تاکہ نکالو تم

مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۞ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ
اس سے اہل شہر کو تو اب جانلوگے البتہ کاٹونگا مین ہاتھ تمہارے اور پانون تمہارے خلاف سے پھر سولی دونگا تم سبکو

فرعون نے جب یہ حال دیکھا غضبناک ہوا اور کہنے لگا تم اوسی پر ایمان لائے اور مجھسے اجازت نہ لی بات یہ ہی کہ تمنے اور موسیٰ نے ایک حیلہ پہلے سے بنایا تھا کہ اس تدبیر سے تمام لوگ تمہارے تابع ہوجاین اور اہل شہر مصر کو تم مصر سے نکالدو یعنے مغلوب و عاجز کرلو تم بادشاہ بن جاؤ سو اب تمکو اسکا نتیجہ معلوم ہوا جاتا ہی اور معًا حکم دیا کہ مین ضرور تم سب ایک جانب سے ہاتھ دوسرے جانب سے پانون کاٹونگا پھر سولی پر چڑہاؤنگا تاکہ میرا خوف دلون مین سما جائے پھر کوئی ایسا نکرے

قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۞ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ
بولے ہم طرف اپنے رب کے پھرنیوالے ہین اور تو نہین دشمنی کرتا ہمسے مگر یہ کہ ایمان لائے ہم نشانیوں پر اپنے رب کے جب آئین ہمارے پاس

رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۞
اے رب ڈال ہمپر صبر اور وفات دے ہمکو بحالت اسلام

چونکہ انکی نظرون مین نور توحید اور دل مین ذوق حق سمایا تھا ابھی نیا نیا مزا خدا پرستی کا پایا تھا فرعون کے دہمکانے ڈرانے کو خیال مین نہ لائے اور کہنے لگے اے فرعون ہمین قتل کریگا تو کیا پروا ہی ہم اپنے رب کی حضوری مین جائینگے اور تیری عداوت ہم سے صرف اسی لیے ہی کہ ہم اللہ کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس اوسکے پیغمبر کے وسیلے سے آئین - یہ کہکر جناب الوہیت کی طرف متوجہ ہوے اور عرض کرنے لگے اے رب ہمین صبر عطا کر اور بحالت ایمان و اسلام وفات دے پھر وہ سب بنا للہ کے بیچے بندے فرعون کے ظلم سے جان بحق تسلیم ہوے رحمہم اللہ اجمعین در منثور قطع علی الخلاف اور سولی پہلے فرعون نے ہی کی

وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ
اور کہا سرداروں نے قوم سے فرعون کی کیا چھوڑ دیگا تو موسیٰ کو اور اوسکی قوم کو کر فساد کرین زمین مین اور چھوڑ دے تجکو اور

آلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۞
تیرے معبودوں کو کہا اب قتل کرینگا بیٹوں کو اونکے اور زندہ رکھونگا بیٹیوں کو اونکی اور بیشک ہم اونپر زبردست ہین

اور کہا سرداروں نے قوم فرعون کی کیا تو موسیٰ اور اونکی قوم کو چھوڑ دیگا کہ زمین مین فساد پھیلا ئین یعنی تیری خدائی کا انکار اور اثبات ذات واحد قہار کرین تجھے معبود عاجز بنائین اور تجھے اور تیرے

رکوع ۱۸ ۴

انتہاے ربع در تظ

معبودان باطل کو چھوڑ دین کہا فرعون نے کہ اب ہم حکم دیتے ہین کہ بنی اسرائیل مین جو لڑکے پیدا ہون وہ قتل کیے جائین اور جو لڑکیان ہون وہ رہین اور ہم اونپر زبردست و غالب ہین ابن کثیر کہا ابن عباس نے کہ فرعون جب کوئی خوبصورت گاے دیکھتا اوسکی پرستش کا حکم کرتا اسیوجہ سے سامری نے گاے بنائی تھی اور کہا بعض نے کہ فرعون کا ایک بت تہا جسکی پرستش خفیۃً کرتا تھا معالم سدی نے کہا کہ فرعون نے قوم کے واسطے بت بنا دیے تھے جنکی پرستش کرین اور یہ ظاہر کیا تھا کہ تمھارے معبود یہ ہین اور مین انکا معبود ہون اسی لیے دعوی کرتا تھا انا ربکم الاعلیٰ مین تمھارا رب اعلی ہون اور مطلب یہ ہی کہ نہ تو معبود رہی نہ تیری قراردی ہوے بت سب کے سب چھوڑ دیے جائین۔ کہا ابن عباس نے قبل ولادت موسی بھی فرعون بنی اسرائیل کے لڑکے قتل کراتا تھا وہی حکم پھر دیا تو بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے شکایت کی آپنے فرمایا

قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ ۙ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ

کہا موسی نے اپنی قوم سے مدد مانگو اللہ سے اور صبر کرو بیشک زمین واسطے اللہ کے ہی وارث بناتا ہی اوسکا جسے چاہی

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ قَالُوْٓا اُوْذِيْنَا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِيَنَا وَمِنْۢ بَعْدِ مَا

بندون سے اپنے اور حسن انجام ہی پرہیزگارون کیلیے بولے ستائے گئے ہم پہلے اسکے کہ آئے تو ہم مین اور بعد اسکے

جِئْتَنَا ؕ قَالَ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

کہ آیا تو کہا قریب رب تمھارا ہلاک کرے گا دشمن کو تمھارے اور خلیفہ بنالے گا تمکو زمین مین پھر دیکھے گا کیونکر کام کرتے ہو تم

کہا موسی نے اپنی قوم سے اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو زمین اللہ کی ہی جسے چاہے عطا فرمائے اور حسن انجام پرہیزگارون کے لیے ہی تمکو ضرور ان باغیون پر غلبہ عطا ہو گا بنی اسرائیل بولے جب آپ نہ آئے تھے یعنے پیدا نہوے تھے تب بھی ہمکو ایذا دی گئی کہ ہماری اولاد ذکور قتل کی گئی یا آپ کی نبوت سے پہلے بھی ہم فرعونیون کے ظلم کی برداشت کرتے رہے اور جب آپ پیغمبر ہوکر آئے تب بھی ہمکو وہی تکلیف و مصیبت ہی فرمایا گھبراؤ نہین تمھارا پروردگار مہربان بہت جلد دشمنون کو ہلاک کرے گا اور تمکو زمین کا مالک بنائے گا اور ملاحظہ فرمائے گا کہ تم کیا کرتے ہو افسوس کہ ہمارے ساتھ بھی ہمارے پروردگار نے ایسا ہی فضل کیا لیکن بہت جلد ہم اون مبارک فرعیون کو بھول گئے جنکے طفیل مین ہمکو یہ دولت ملی تھی

وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

اور بیشک پکڑ لیا ہمنے آل فرعون کو ساتھ قحط کے اور نقصان کے پھلون سے شاید وہ نصیحت پکڑین

ہمنے فرعونیون پر قحط بھیجا اور پھل کم کر دیے تاکہ وہ سوچین سمجھین معالم شہرون مین باغ و ثمر اور دہات مین کھیت بے آب تھے در منثور ابن عباس سے منقول ہی کہ جب قحط سالی پڑی نیل بھی سوکھ گیا لوگ جمع ہوے اور کہا اے فرعون اگر تو رب ہی تو کیون نہین دریاے نیل جاری ہوتا فرعون بولا کل پانی آجائیگا جب وہ لوگ چلے گئے فرعون گھبرایا کہ اب مین کیا کرون جب رات ہوئی غسل کیا اور صوف کے چادر پہنے پھر ننگے پانو نکلا اور نیل مین آیا اور کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ تو جانتا ہی کہ مجھے یقین ہی کہ تو نیل کے جاری کرنے پر قادر ہی اسس دریا کو جاری کر دے سبحان اللہ کیا شان ہی بیشک وہ دوست و دشمن سبکا پروردگار ہی شعر

ادیم زمین سفرۂ عام اوست ✽ برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست ✽ دریاے نیل جاری ہوگیا فرعون پرستونکا اعتقاد بڑہا ناظرین پر عجب حال طاری ہوگیا۔ اسیر اون ندیون کی ڈہٹائی دیکھیے

فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا

پھر جب آئی اونکے پاس بھلائی بولے ہمارے لیے ہی یہ اور اگر پہنچے اونکو برائی نحوست ٹھیرائی

بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

موسی کی اور جو ساتھ اونکے تھے خبردار ہو نہین ہی مگر نحوست اونکی نزدیک اللہ کے لیکن اکثر اونکے نہین جانتے

معالم سعید بن جبیر نے کہا چارسو برس فرعون نے بادشاہت کی اور چھ سو ساٹھ برس جیا نہ کبھی سر مین درد ہوا نہ بخار آیا نہ بھوکھا رہا نہ پیاسا غرضکہ کوئی امر خلاف مزاج و باعث ایذا پیش نہین آیا خدائی کا دعوی اور یہ چشم پوشی مگر حضرت موسی کے آنے پر کچھ کچھ چشم نمائی شروع ہوئی قحط پڑا اور دوسرے قسم کی بلائین آئین تو جب کوئی بلا آکر ٹل جاتی کہتے یہ تو ہمارے لیے ہی اور نہ سمجھتے کہ عنایت و رحمت پروردگار عالم ہے اور جب گرفت ہوتی بلا آتی کہتے موسی اور اونکے ساتھیونکی نحوست ہی انسے پہلے کبھی ایسا نہوتا تھا ارشاد ہوتا ہی کہ یہ گمان اونکا غلط تھا بلکہ اللہ کے نزدیک اونکی نحوست ہی یعنے عذاب جہنم مگر وہ نادان ہین ف اشارہ ہی کہ نحوست کوئی شی نہین اصل نحوست عذاب و معصیت ہی

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور بولے جب لائیگا تو ہمارے پاس نشانی سے کہ جادو کرے تو ہمپر اوس سے بس نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانیوالے

اور حضرت موسی سے کہتے کہ آپ جو نشانی یعنی تعجب انگیز امر دکھائین تاکہ ہمپر جادو کرین او راثر ڈالین تو ہم آپ پر ایمان نہین لانے کے

فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ

پھر بھیجا ہمنے اونپر طوفان اور ٹیڑی اور جوئین اور مینڈک اور خون

آیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○
نشانیان جدا جدا آگے پھر تکبر کیا اور تھے قوم گنہگار

سبحان اللہ کیا رحمت ہی کیا عنایت ہو یہ سرکشی یہ بغاوت اوسپر ایک بلا آئی کہ اب آنکھین کھولین اب سوچین باز آئین توبہ کرین معالم پہلے چار نشانیان آئین ۱ اژدہا ہے عصا ۲ ید بیضا ۳ برسونکا قحط ۴ پہلونمین نقصان - جب اسپر کچھ عبرت نہوئی اور حضرت موسیٰ کو نحوست کا الزام دینے لگے آپنے دعا کی الٰہی فرعون اور اوسکے ساتھی باغی و عاصی تیرے بندونکو ستاتین باتین بناتین یہ حلم و عفو تا کے انپر عذاب بھیج کہ تیرے غلامون کی عظمت ہو اور آنے والون کے لیے عبرت اب بلائین آنا شروع ہو گئین طوفان پانی برستا بنی اسرائیل کے ٹوٹے گھرون مین ایک بوند نہ جاتا فرعونیون کے محل ڈوبے کھیت غرقاب ہوے جدہر دیکھیے عالم آب تہا ہفتہ کی ہفتہ تک پانی ہی پانی رہا لوگ فرعون کے پاس داد خواہ گئے اوسنے حضرت موسیٰ سے درخواست کی کہ یہ عذاب دور ہو تو ہم ایمان لائین بنی اسرائیل کو چھوڑ دین - ادہر عرض کرنا تہا کہ پانی بند ہوا اور ایک ایسی ہوا آئی کہ تمام شہر اور کھیت خشک ہو گئے اور ایسے پیداوار ہوئی کہ کبھی نہوئی تھے مگر یہ فرعون بے سامان اب کسکی سنتے تھے ایک ماہ انتظار ہوا پھر جراد یعنی ٹیڑیان بھیجی گئین جنکی کثرت سے آفتاب چھپ گیا کھیت باغ - گھاس جب کھا چکین دروازے چھتین کپڑے لوہے کی کیلین چاٹ گئین ہفتہ سے ہفتہ تک یہ عذاب رہا پھر بارگاہ موسوی مین حاضر ہوے اللہ تعالیٰ نے ایک ہوا بھیجی جسنے اونکو دریا مین ڈالدیا ذکیرہ معالم حضرت موسیٰ نے عصا سے اشارہ کیا مشرق و مغرب کی طرف ٹیڑی جدہر سے آئے تھے چلے گئے اور اونکی کھیتیون کچھ باقی رہگئین تو کہنے لگے کہ یہ ہماری خرابی کو کافی ہو اور ایمان نہ لائے ایک ماہ پھر مہلت دیگئی بعد ازان قمل کا عذاب آیا اونہون نے بھی کوئی سبز لکڑی نچھوڑی اور آدمیون کے کپڑون مین چڑھ جاتے اور کاٹتے اور کھانے مین بھر ہوتے بال تک کھا گئے کھال مین چھٹی کسیکو ایک دم قرار نہ آتا قبطی اس سخت عذاب سے بیچین ہوے پھر حضرت رسالت مین عہد و پیمان کیا اور سات دن کے بعد یہ عذاب بھی دور ہوا - پھر بدستور کفر و شرارت مین غرق رہے اور کہتے کہ موسیٰ ساحر ہین ایک مہینے کے بعد پھر آپنے بد دعا کی اب ضفادع یعنے مینڈہک مسلط ہوے گھر اور برتن - کھانا پانی مینڈہکون سے بھر گیا بیٹھی تو سر اور پیٹھ اور تمام بدن پر مینڈہک مکھیون سے بڑھکر چڑھے جاتے لیٹتے تو ہر کروٹ مین مینڈہک تھے منہ کھولتے تو مینڈہک گھس جاتا معالم کھا

ابن عباس نے کہ مینڈہک خشکی کا جانور تہا مگر جب اللہ نے اوسے اپنے دشمنون پر بہیجا تو اوسنی
کمال فرمانبرداری ظاہر کی یہانتک کہ جلتی ہوئی آگ اور پکتے ہوے کہانے مین مینڈک گر پڑتے
اور کسی مقام پر اللہ کے دشمنون کو چین نہ دیتے حق سبحانہ تعالی اون کی جان نثاری سے
خوش ہوا اور اونہین دریا مین جگہہ دی کہ خنک رہین الحاصل قبطی جان سے بیزار ہہ
عذر خواہ ہوے سات دن بعد یہ عذاب بہی موقوف ہوگیا۔ پہر وہی کجی اور ناشکری بحال
تہی ایک مہینا راہ دیکہی گئی اور عذاب دم خون کا آیا نیل خون ہوا کنوئین خون
ہو گئے برتنون مین پانی لہو جدہر دیکہو خون ہی خون ہر شے لال گون تہی یہ عذاب بہی
سات دن رہا ایک کنوئین سے سبطی اور قبطی دونو بہرتے ادہر پانی اودہر لہو۔ بعض فرعونی عورتین
زنان بنی اسرائیل کے پاس آتین اور پانی مانگتین ادہر ہاتہ مین لیا اور خون ہوگیا یہانتک
کہ اونسے کہتین تم پانی منہ مین لیکر ہمارے منہ مین ڈالو مگر حکم قادر مطلق کیونکر ٹلے انکے منہ مین
خون ہو جاتا پہر حاضر ہوے اور وہی پرانی درخواست کے ہر بار یہی عذر وہی انکار

وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يٰمُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ لَئِنْ
اور جب واقع ہوا اونپر عذاب بولے ای موسی پکارو واسطے ہمارے رب کو اپنے اوس عہد سے کہ تیرے پاس ہے اگر

كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ
کہولدیگا تو ہمسے عذاب ہر آینہ ایمان لائینگے ہم واسطے تیرے اور بہیجدینگے ہم ساتہ تیرے بنی اسرائیل کو

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَى أَجَلٍ هُمْ بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنْكُثُونَ
پہر جب کہولدیا ہمنے اونسے عذاب طرف ایسی مدت کے کہ وہ پونہچنے والے تہے اوسکے ناگاہ وہ عہد توڑتے تہے

یعنے جب اونپر عذاب آتا حضرت موسی سے کہتے کہ اپنے رب سے دعا کیجیے اوس ذریعہ سے جو آپکو
بغرض حصول مقاصد و برار حاجات بتادیا ہی اگر یہ عذاب ہم سے ٹل گیا تو ہم خود ایمان لائین گے
اور بنی اسرائیل کو آپکے ساتہہ کردینگے پہر جب وہ عذاب اون سے کہل جاتا یعنے دفع ہو جاتا
ایک وقت تک کے لیے جسے وہ پورا کرنے والے تہے وہ اپنا عہد توڑ ڈالتے اور ایمان نہ لاتے
ف یہ عذاب سات سات دن کے تہے اور ایک ایک ماہ انتظار کیا جاتا

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيٰتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غٰفِلِينَ ۝
پہر عوض لےلیا ہمنے اونسے اور ڈبو دیا اونہین دریا مین اسلیے کہ جہٹلایا آیتونکو ہماری اور تہے اوسے بیخبر

جب اون کی بد عہدیون کی انتہا ہو چکی ہمارا غضب جوش مین آیا اور پورا انتقام لیا گیا

کہ اونہین دریاے نیل مین ڈبو دیا اور ایک جانبر نہوا نہ فرعون نہ اوسکی فوج اور یہ اسلیے ہوا کہ
اونہون نے ہماری نشانیان جھٹلائین اور اون نشانیون سے بے پروا اور بیخبر تھے

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ
اور وارث بنایا ہمنے اوس قوم کو جو تھے کمزور مشرق مین زمین کے اور

مَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۭ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ڏ بِمَا صَبَرُوْا
مغرب مین اوسکی وہ زمین کہ برکت دی ہمنے اوسمین اور تمام ہوگئے کلمے تیرے ربکے اوچھے بنی اسرائیل پر اسلیے کہ صبر کیا

جب فرعونیون کو نیست و نابود کر دیا تو وہ قوم جسے سب حقیر و ضعیف جانتے تھے یعنی بنی اسرائیل
کو ہمنے اوس زمین کے مشرق و مغرب کا مالک بنا دیا جسکے گرد اگرد ہمنے برکت عطا کی ہی یعنے ملک
شام اور بنی اسرائیل پر جو کلمات حسنیٰ اور وعدہاے فضل و کرم تھے وہ حضرت پروردگار سے کامل
اور تمام کر دے گئے اور یہ سب صبر کا صلہ تھا (بارکنا حولہ) سے مراد ملک شام ہی بخاری آنحضرۃ فرمایا اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا ہی اللہ برکت دے ہمکو ہمارے ملک شام مین ترمذی زید بن ثابت سے روایت ہی
کہ حضرت نے فرمایا طُوْبٰى لِلشَّامِ خوشخبری ہو شام کو ہمنے عرض کی یہ کسلیے فرمایا لِاَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ
بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا اسلیے کہ اللہ کے فرشتے اوسپر اپنے پر کہولے ہوے ہین مشارق شریح
بن عبید سے روایت ہی کہ حضرت علی کے سامنے اہل شام کا ذکر آیا بعض نے کہا آپ اونکے حق مین
بد دعا کرین فرمایا مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شام مین ابدال ہون گے
چالیس مرد جب ایک مریگا اللہ اوسکی جگہ دوسرے کسی بندے کو ابدال بنا دیگا - اونکی برکت سے
پانی برستا ہی اونکی برکت سے دشمنون پر فتح ملتی ہی اور اہل شام سے اونکی وجہ سے بلا ٹل جایا کرتی ہی
در منثور کہا مکحول نے دمشق مین دوچند برکت ہے کہا عبد اللہ بن شوذب نے گرد اگرد برکت
والے سے مراد ملک فلسطین ہے - کہا ابن عساکر نے توریت مین ہی کہ شام کنز اللہ ہے
اوسمین پیغمبرون کی قبرین ہین اور کہا ضمرہ بن ربیعہ نے جو نبی شامی تھا اوسے شام کی
سیر کرائی گئی - کہا کعب احبار نے اللہ کے نزدیک تمام ملکون مین محبوب تر شام اور تمام
شام مین محبوب تر (قدس) اور قدس مین محبوب تر (جبل نابلس) ہے کہا عبد اللہ بن مسعود
نے کہ خیر کے دس حصے ہین نو شام مین اور ایک تمام ملکو نمین - اور شر کے دس حصے ہین ایک
شام مین اور نو تمام عالم مین - فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیت المقدس مین ایک
رکعت کا ثواب پچاس ہزار کے برابر ہے فلسطین وغیرہ جن شہرونکا ذکر ہوا یہ سب بلاد شام کے متعلقات سے ہین

فضائل شام

الربع

وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهٗ وَمَا كَانُوْا يَعْرِشُوْنَ ۝

اور ہلاک کیا جیسے اوسے کہ تہا کرتا فرعون اور اوسکی قوم اور وہ کہ تہے چہاتے

اور جو کچھ فرعون اور اوسکی قوم کرتے تھے وہ سب ہلاک و معدوم کردیا اور جو محل وقصر اٹھائے تھے باغ بنائے اور انگوروں کے چھتے پھیلائے تھے اونکا نام ونشان باقی نرہا عرائس حضرت موسیٰ علے نبینا وعلیہ السلام نے اپنے دو لشکر جرار بھیجے کہ بلاد فرعون کو تخت وتاراج کرین اور تمام مال ومتاع تحت وتصرف مین لائین اللہ تعالی نے یہ سب ملک اور مال اپنے کمزور بندونکو عطا کردیے ف ابتدا سے انتہا تک جسقدر معجزے حضرت موسیٰ کے فرعون کے مقابل مین مذکور ہوئے وہ وہی تھے جو زمین سے متعلق اور سحر سے ملتی ہون مثلاً عصا کا اژدہا ہونا۔ ہاتھہ کا چمکنا۔ ٹیڑی۔ مینڈہک۔ خون۔ طوفان۔ اور نیل کا خشک ہوکر راہ دینا۔ پہر برابر ہوجانا یہ تمام امور اسی عالم سے متعلق ہین اسلیے کہ فرعونیونکا زور سحر وجادو مین ٹوٹے اور اونہین یہ کہنے کو نرہے کہ آسمانی بلا کو ہم کیا کرین اور اسی وجہ سے ساحر متحیر ہوکر ایمان لائے

وَجَاوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ

اور پار کردیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پھر آئے ایک قوم پر کہ معتکف تھے بتونپر کہ واسطے اونکے تھے

قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝

بولے ای موسی بنا ہمارے لیے ایک معبود جیسے اونکے لیے معبود ہین کہا بیشک تم لوگ نادان ہو

اور بنی اسرائیل کو دریائے نیل سے پار اوتار دیا پہر یہ لوگ ایک قوم پر گزرے جو بتونکی پرستش کرتے تھے یہ بھی کہنے لگے اے موسیٰ جسطرح یہ لوگ بت بنائے اونسے لو لگائے بیٹھے ہین ہمکو بھی کوئی بت بنا دیجیے ہم بھی اوسکی تعظیم کرین معالم یہ اونکی نادانی کا باعث تہا نہ اونہین کوئی مین شک نہ وحدانیت مین کلام تہا دیکھا دیکھی یہ خواہش پیدا ہوگئی اسی لیے حضرت موسیٰ نے جواباً فرمایا بیشک تم لوگ نادان ہو جیسا مفسرین کے اقوال وقرائن صحیحہ سے واضح ہے یہہ درخواست اسلیے نہ تھی کہ غیر خدا کو خدا بنائین یا حضرت واحد قہار کو کافی نسمجھین اور یہ زجر کہ تم نادان ہو دلالت کرتا ہے کہ غیر خدا کی تعظیم حقیقۃً ہو یا صورۃً حرام وکفر ہے ہمارے زمانے کے مسلمان بھی اکثر ایسی خواہشین کرتے ہین کہ جسطرح کفار کے تہوار مطلع ومرصع ہین یا جس عنوان شان سے وہ اپنے میلے اور بعض رسوم ادا کرتے ہین ہم مین بھی اسکا جواب بلکہ کچہ بڑہ چڑہکر ہونا چاہیے اور ایسے موجب علوے شان اسلام جانتے ہین اونہین اس خطاب پاک سے اپنی نادانی تسلیم کرکے آئندہ نام [illegible] کرنا چاہیے

إِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ ○ قَالَ

بیشک یہ ہلاک کی گئی ہی وہ شی کہ وہ اوسمین ہین اور باطل ہی وہ کہ تھے کرتے کہا

أَغَيْرَ ٱللّٰهِ أَبْغِيكُمْ إِلٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى ٱلْعٰلَمِينَ ○

کیا سوای اللہ کے ڈھونڈین تمکو کوئی معبود اور اللہ نے افضل کیا تمکو تمام عالم پر

بیشک یہ قوم جس دین اور جس خیال مین ہی وہ انکا مہلک ہی اور یہ لوگ ہلاک وخراب شدہ اور جو کام یہ کرتے ہین وہ باطل ہین - پہر حضرت موسیٰ نے کہا اے لوگو کیا مین خدا کے سوائے تمہاری لیے کوئی دوسرا معبود تلاش کرون (یعنے یہ ممکن و سزاوار ہی ذرا غور تو کرو) اوسی اللہ نے تمکو تمام عالم پر فضل و شرف عطا فرمایا - تم نبی زادے دشمن پر غالب صاحب نبی و کتاب حماقت کی باتین ہی پہر اللہ کے ...

وَإِذْ أَنجَيْنٰكُم مِّنْ ءَالِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوٓءَ ٱلْعَذَابِ

اور جب نجات دی ہمنے تمکو آل فرعون سے چکھاتے تھے تمکو برا عذاب

يُقَتِّلُونَ أَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَآءَكُمْ ۚ وَفِى ذٰلِكُم بَلَآءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ

مارڈالتے بیٹونکو تمہارے اور زندہ رکہتے عورتونکو تمہاری اور اسمین آزمایش تہی تمہارے رب کی بڑی

وہ احسان یاد کرو جب اے بنی اسرائیل تمکو ہمنے آل فرعون کے ہاتھ سے چھڑایا جو تمکو نہایت سخت عذاب مین رکھتے تھے تمہاری اولادِ ذکور قتل کرڈالتے تمہاری لڑکیان زندہ چھوڑ دیتے اور یہ امر تمہارے حق مین تمہارے رب کی طرف سے بہت بڑا امتحان اور آزمایش کا تھا

وَوٰعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلٰثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقٰتُ رَبِّهِۦٓ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ

اور وعدہ دیا ہمنے موسیٰ کو تیس رات کا اور پورا کیا ہمنے اوسے دس سے پہر پورا ہوا وقت معینہ اوسکے رب کا چالیس رات مین اور کہا

مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هٰرُونَ ٱخْلُفْنِى فِى قَوْمِى وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ ٱلْمُفْسِدِينَ ○

موسیٰ نے اپنے بہائی ہارون سے خلیفہ بن میرا قوم مین میری اور اصلاح کر اور نہ پیروی کر راہ کی مفسدون کی

قصہ اسکا یون ہی کہ جب بنی اسرائیل مظفر و منصور ہوے ایک دستور العمل کی ضرورت پڑی جس سے معاد و معاش کی اصلاح کرین ارشاد ہوا اے موسیٰ تیس روزے رکھو پہر آؤ کوہ طور پر جب یہ روزے پورے ہوگئے آپنے مسواک کرلی ملائکہ نے کہا یہ بے جان فزا درایحہ دلنواز آپکی دور کے خطاب آیا اے موسیٰ اب دس اور زیادہ کرو یہ میقات تیس کا تہا اور چالیس مین پورا ہوا - حضرت موسیٰ نے اس چلے مین اپنے بہائی ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ و جانشین کردیا اور وصیت کی کہ میری قوم کی اصلاح کرتے رہنا اور مجرمین مفسد کے راہ پر نہ چلنا ابن کثیر یہ دس یوم اول ذی الحجہ کے تھے

کہا ابن عباس نے اس سے سمجھا گیا کہ ختم میقات یوم نحر تھا یعنی دسوین ذی الحجہ کی اور اسی مین ہمارے دین کی بہی تکمیل ہوئی جیسا کہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ صفحہ (جلد اول)

ف چند امور معلوم ہوے ۱ وعدۂ انعام کسی وجہ خاص سے متغیر ہوسکتا ہے ۲ نوافل سے نقصان فرض رفع ہونے کی امید ہے ۳ خلوت وار بعینات مخصوص علوم عرفان وحضور رحمن کے لیے مفید ومنقول ہین - چونکہ - خلوت - اس لیے تھی کہ بذریعہ توریت شریف علم موسوی بڑہایا جاے اور مشتاق جمال موقع پاکر دل کا شوق زبان پر لالے حضرات صوفیہ مین بہی یہ روش محبوب ومعمول ہے ۴ ہر پیغمبر کے لیے مستقل کسی امت کا ہونا ضرور نہین بلکہ صرف اعانت وپیشکاری بہی کافی ہے اسی لیے حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم میرے قائم مقام اور نائب رہو لطیفہ حضرت علی کی مثال حضرت ہارون سے حدیث مین وارد ہوئی اسی لیے زمانہ خلافت مرتضوی مثل ایام خلافت حضرت ہارون غیر منتظم رہا مگر مخالفین کی خطا کاری پر بھی اشارہ نکل سکتا ہے

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ

اور جب آئے موسی وعدے پر ہمارے اور باتین کین اس سے رب نے اوسکے کہا اے رب دکہا دے مجہو نظر کرون مین تیری طرف فرمایا ہرگز نہ

تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ

دیکھ سکیگا تو مجہے مگر دیکھ طرف پہاڑ کی پس اگر ٹھیرا رہا اپنی جگہ پر تو دیکھ لیگا تو مجہے

میقات اور وقت مین فرق یہ ہے کہ وقت زمانہ معین کو کہتے ہین اور میقات وہ وقت جسمین کوئی کام معین ہو چونکہ حضرت موسیٰ کے لیے اس چلے مین صوم اور بعض عبادات معین کی گئے تھے لہذا میقات فرمایا (غرائب) الجبل سے مراد طور ہے حاصل جب حضرت موسیٰ اپنے رب کے وعدے کے موافق طور پر حاضر ہوے اور جناب الوہیت سے شرف ہمکلامی عطا ہوا اودہر سے ارشاد اودہر سے تسلیم اودہر سے التجا اودہر سے قبول نظامی شنید انکہ کلامی نے باوازہ معانی در معانی راز بار از بدیہ تقرب ہی کیا کم تہا او سپر لطف ہمکلامی - اب صبر کیسا - اوب کسکا طالب بیقرار کی زبان پر بے اختیار جاری ہوا اے میرے رب اے میرے مولیٰ مجہے اپنا جمال جہان آرا دکھا دے مین نظر بہر کے دیکھلون - ارشاد ہوا اے موسیٰ تم نہ دیکھ سکوگے لا نکہ اور ہمارا دیدار - اپنی ہستی اور جمال یار اچہا لو تمہاری خاطر منظور ہے دل کا حوصلہ نکال لو) کوہ طور جو باعتبار عظمت واستحکام تمہارے جسم اور قوت سے بدرجہا بڑہا ہوا ہے اپنی جگہہ پر ٹہر جاے تو تم بہی دیکھ لینا یعنے اے موسیٰ ہمکو تم سے بے حجابی مین دریغ نہین مگر یہ درخواست تو تمہاری قوت وتحمل سے زائد ہے اگر کوئی

اور دنیا مین ہمین دیکہہ سکے تو تم سے بہی انکار نہین - آیہ کریمہ مین کئی مقام ہین مقام اول (کلام الٰہی) واضح رہے کہ کلام صفات الوہیت سے ہی - آواز - وحرف - وترکیب وقیود لفظی و معنوی سے فارغ - زبان وزمان سے بے پروا - حدوث وفنا وسکوت سے منزہ - ازل سے ابد تک ایک شان وعنوان سے قائم و باقی - اسلیے کہ اللہ تعالیٰ کے صفات ذات کی طرح قدیم ونقص واحتیاج و زوال سے بری ہین اور حرف - وصوت وصیغہ زمانہ وقیود وغیرہ یہ سب حادث ہین جب یہ خلق ہنوہی تہی کیا اللہ تعالے کلیم نہ تہا - ضرور تہا یہی ایمان ہی ہمارا اور تمام اہل سنت کا یہ وہ کلام قدسی قبل تخلیق حرف وصوت وعوارض وقیود وصیغہ وزبان کے اگر ان سب سے فارغ ومنزہ نہ تہا تو کیونکر تہا گو کسی مخلوق کی مجال نہین کہ حضرت الوہیت کی ذات یا کسی صفت کی حقیقت سمجھ سکے مگر اپنا دل سمجہانے کو یہ کہہ سکتے ہین کہ جب ہمارے کلام کے معانی حرف وصوت وغیرہ کے عوارض سے پاک ہین تو وہ کلام جو معانی کی جان اور ہر مفہوم کی روح ہی ان عوارض مین کیون آلودہ ہونے لگا تہا - ہم تعلیم معانی پر قادر نہین دوسرے کو بے آواز وزبان وحرف وغیرہ دل کی بات سنا نہین سکتے وہ خالق معانی قادر مطلق ہی وہان واقعات کے تعلیم معانی کا القا کیا مشکل ہی پس وہ کلام قدسی بکمال تنزیہ وبیان صریح دوسرے کو سنا دینا بہی غیر ممکن نہین مقام دوم (دیدار الٰہی) یہ بہی ایک صفت ہی صفات قدسیہ سے کہ جب چاہے اپنا جمال بے نقاب اپنے بندون کو دکہا دے اسکے لیے بہی - صورت - رنگ - جسم - قرب وبعد - جہت وزمان وغیرہ کی ضرورت نہین چونکہ ہم جہت مین ہین اپنے مقابل کو دوسرے جہت مین دیکہتے ہین اور ہمارے لیئے زمانہ لازم ہی ہماری دید بہی بے زمانہ مشکل ہماری نظر محل مین قائم منظور کو بہی محل لازم ہی اور اک بصر معانی شے سے قاصر لہذا رنگ وشکل ونام - ہمارا امکان محدود ہونے کے ساتھ وسیع ہی قرب وبعد ثابت اور حضرت سبحان مین ان عوارض حادثہ کی گنجایش کہان پس اوسکی صفت مرئیت بہی ان تمام آلایشون سے پاک ہی البتہ مخلوق اس تنزیہ کی ساتہہ کوئی چیز نہین دیکہہ سکتے حضرت خالق کو کسنے منع کیا - کوئی منکر محروم بہی یہ نہین کہہ سکتا کہ یہ تمام عوارض مذکورہ قدیم ولازم لوازم بحث ہین اور جب ایسا نہین تو کسنے مجبور کیا ہی کہ وہ وجود حقیقی اور نور ازلی اپنے کسی بندے کے نظر سے حجاب اوٹہا سکے مگر جنکی تقدیر مین یہ دولت لکہی ہے ہنو وہ انکار نہ کرین تو کیا کرین - بیشک منکرین کو دیدار ہنوگا اور ہم نمک پروردگان حضور جو مدتون سے آس لگائے ایک نظر پہ ہزار جان بلکہ تمام جہان قربان کیے بیٹہے ہین

انشاء اللہ الرحمن دن دوپہر سر میدان انہین آنکھون سے دیکھینگے اور اسطرح جیسے چودہوین
رات کا چاند اور اگر دیدار کا لالچ نہوتا تو ہمکو مرنے ہی کی کیا ضرورت تھی اور سچ تو یہ ہی کہ دیکھنے
والے یہان بھی دیکھ رہے ہین یہ دو شعر نگین نہ سہی ع کہ مے میرم اگر یک لحظہ دیدارش نہ بینم ٭
یہ پست ہمت اپنی طرح جانتے ہین کہ ہر جان لطیف اس مٹی پانی کے اجزا کہا کہا کر جیتی ہی
اوس طائر قدس کو اس خارستان مجاز کے سیر لبہائے ہوے ہی استغفر اللہ در د تجہی کو
جویان جلوہ فرما ندیکہا ٭ برابر ہے دنیا کو دیکہا ندیکہا ٭ وہم جب کلام و دیدار دونو صفات
قدیمہ الٰہی سے ہین تو بعد زمانہ دراز حضرت موسیٰ سے تکلم اور قیامت مین دیدار عام کا
حدوث چہ معنی دارد دفع یہ حدوث ہماری اعتبار سے ہی حضرت الوہیت سے اسے کیا
تعلق اوسکی صفات ازلی و ابدی ہین اونکا ظہور و خفا ہمارے اعتبار سے کسی خاص وقت
مین ہو تو ہوا کرے **مقام سوم** (کیفیت مخاطبہ حضرت باری) **معالم** جب موسیٰ حاضر
حضور ہوے ایک تاریکی نازل کی گئی جسنے طور کو سات سات کوس گھیر لیا شیاطین کیڑے
مکوڑے ارد گرد سے نکالدی گئی - خلوتخانہ خاص دور از نظر اغیار آراستہ ہوا - آسمان
کہولدیا گیا فرشتے معلق نظر آتے انوار عرش اپنا جلوہ دکہاتے - حضرت جبرئیل جلیل بھی
حضرت موسیٰ کے قریب حاضر تھے در منثور ابن منبہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تمام پہاڑون پر
وحی کی کہ ہم تمپر ایک بندی سے باتین کرینگے پہاڑ یہ سنکر جامے سے باہر ہوگئے فخر کرنے لگے
مگر طور متواضع و منکسر ہوا کہ میری یہ ہستی کہ حضرت الوہیت کا محل کلام بنون ایک بندہ
مقبول کا مقام ہون حق سبحانہ تعالیٰ نے طور ہی کو سرفراز فرمایا لطیفہ تخصیص کوہ سی اشارہ
ہے کہ منزل مقصود دشوار گزار و عالی ہی پست ہمت کا دامان تمنا خالی ہی در منثور کعب نے کہا
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے تمام زبانون مین کلام فرمایا تو موسیٰ نے عرض کی اے رب
مین نہین سمجہا آخر کار زبان موسیٰ مین خطاب ہونے لگا تو آپ سمجھے اور بولے ای رب تیرا
کلام یہی ہی فرمایا نہین اگر تو میرے کلام کو سنتا یعنی اوسکی حقیقت و کنہ جانتا تو تو کچہ نہ رہتا
سعدی تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند) کہا ابن عباس نے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ
چالیس ہزار لغتون سے تکلم فرمایا - کہا ابو سلیمان نے حق سبحانہ تعالیٰ نے قلوب بنی آدم پر
نظر کی کوئی دل حضرت موسیٰ کے دل سے تواضع اور عجز مین برابر نہ پایا تو آپکو اپنی ہمکلامی سے
مشرف فرمایا - ابو خالد الاحمر سے مروی ہی کہ حضرت موسیٰ سے راز و نیاز کی باتین ہو رہی ہین

کہ شیطان بہی آپہونچا جبرئیل نے للکارا دور ہو اے لعین تیرا یہان کیا کام بولا مجہے موسیٰ سے وہی امید ہی جو اون کے باپ آدم سے تہی حضرت جبرئیل نے ڈانٹا اے مردود نکل پہر حضرت جبرئیل بیٹھ گئے اور رونے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی جُبّہ شریف کو گویائی عطا فرمائی اوسنے کہا اے امین انبیا کے ہمنشین یہ گریہ وزاری یہ حسرت وبیقراری کیسی کہا مین باوجود اس تمام قرب کے اسی تمنا مین رہا کہ وہ کلام شریف جو موسیٰ سے ہو رہا ہی مجہے سننا نصیب ہو مگر نہوا جُبّہ بولا اے جبرئیل بہلا تم موسیٰ سے نزدیکتر ہو کہ مین اے جبرئیل مین بہی تو نہین سنتا ہون جبرئیل عذر لنگ کند حضر راہ گم آنر رہبری دل بمقامی رسیدہ ایم ۔ ف اس روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ صرف آدمی ہی نہین بلکہ ملاء اعلیٰ مین بہی اون کے حسن دلفریب نے ہنگامہ محشر برپا کر رکہا ہی عرش سے فرش تک اونکے یاد سے بہرا ہے **شعر** نہ تنہا من درین میخانہ مستم جنید وشبلی وعطار شد مست ٭ **مقام چہارم** (کلمات ربانی) بعض مخاطبات حضرت الٰہیہ از در منثور سے نقل کئی جاتی ہین **ارشاد** اے موسیٰ زہد سے عمدہ صنعت اور تقوی سے بڑہکر تقرب اور رونے سے اچہی عبادت نہین **التماس** اے رب تو نے انکے لیے کیا انعام مہیا کیا ہی **ارشاد** زاہدون کے لیے جنت متقیون کے واسطے آسانی حساب اور رونے والون کے لیے رفیق اعلیٰ ہی **التماس** ای رب کوئی طریقہ ذکر تعلیم فرما **ارشاد** لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا کر عرض کی یہ تو سبہی کہتے ہین مین چاہتا ہون کہ کوئی خاص ذکر کرون فرمایا اے موسیٰ اگر ساتون آسمان اور زمینین اور اون کے رہنے والے ایک پلے مین ہون اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایک پلے مین تو یہی بہاری ہوگا **التماس** ای رب تیرے اہل ورخاص کون ہین جنہین تو سایہ عرش مین جگہ دیگا **ارشاد** جنکے ہاتہ بری ہین (یعنے فعل ممنوع نہین کرتے) دل طاہر ہین (یعنی ریا وشرک وخطرات ممنوعہ سے) میرے جلال کے عاشق ہین جب میرا ذکر ہوتا ہی وہ بہی ذکر کیے جاتے ہین اور جب اونکا ذکر آتا ہی مین بہی مذکور ہوتا ہون (یعنے باہمی ایسا ربط قوی ولزوم عام ہے کہ ایک کا ذکر موجب ذکر آخر ہو جاتا ہے) جو وضو نا خوشی اور تکلیف کی حالت مین پورا کرتے ہین اور اسطرح میرے ذکر مین شب بسر کرتے ہین جیسے چڑیا جہونجہ مین بسر کرے اور جس سے محبت کرتے ہین میری محبت کی وجہہ سے جسطرح بچے دوسرون کی دیکہا دیکہی محبت کرنے لگتے ہین اور جب کوئی میری حرام کی ہوئی چیز کو حلال گردانے تو ایسے غضبناک ہو جاتے ہین جیسے چیتا چہیڑے ہوا حملے کے وقت ۔ **التماس** ای رب مین تجہے کہان ڈہونڈہون **ارشاد**

اے موسی ٹوٹی ہوے دلون مین **التماس** حضور کسے بہت چاہتے ہین **ارشاد** جو ہمارے بیے
دوسرون کو اپنی جانکی طرح پیار رکھے **التماس** اے رحمٰن تو ہے بنا اے اور پہر بنا اے ہوون کو
عذاب مین مبتلا فرمائے **ارشاد** اے موسی کہیتی کر فرمانا تہا کہ کہیت بویا اور اوگا تیار ہوا
کاٹ پیٹ غلہ جمع کیا فرمایا اے موسی کیا چھوڑا اور کیا اوٹھایا عرض کی اے رب فائدہ کی
چیز یعنے غلہ اوٹھا لیا اور بیفائدہ کوڑا کرکٹ چھوڑ دیا۔ فرمایا اے موسی ایسے ہی بے خیر بے برکت
لوگ دوزخ کے لیے چھوڑ دیے گئے **التماس** اے رب زیادہ عالم کون ہے **ارشاد** زیادہ ڈرنیوالا
التماس حکم کسکا اچھا ہے **ارشاد** جو دوسرون پر ایسا حکم کرے جیسا کہ اپنے نفس پر **التماس**
بڑا غنی کون ہے **ارشاد** قانع۔ ابو نعیم اور ابو بکر بن عاصم نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دن حضرت موسی نے سنا کوئی پکارتا ہے اے موسی۔ آپنے ادہر ادہر
دیکھا کچھ نہ پایا پہر ندا آئی اے موسی بن عمران۔ داہین بائین نظر کی کچھ نہ دیکھا۔ آپکا دل کانپنے
لگا ارشاد ہوا اے عمران کی بیٹے ہم ہین اللہ ہمارے سوا کوئی معبود نہین موسی عرض کرنے لگے
لبیک لبیک یہ غلام خدمت مین حاضر ہے اور سجدے مین گر پڑے فرمایا اے موسی سر اوٹھاؤ اگر
چاہتے ہو کہ بروز حشر سایہ عرش مین رہو تو یتیم پر شفقت کرو جیسے اوسکا باپ اور بیوہ کی
جیسے اوسکا شوہر۔ تم رحم کرو تم پر رحم کیا جایگا اے موسی جیسا کروگے ویسا پاؤگے۔ اے
موسی بنی اسرائیل میرے محمد سے انکار کرینگے مین اونہین جہنم مین ڈالدونگا موسی نے کہا اے رب
محمد کون ہین فرمایا مجھے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی کہ مین نے اون سے کریم تر و شریف تر
کسیکو نہین بنایا آسمان و زمین سے دو ہزار برس پہلے اونکا نام اپنے نام کے ساتھہ عرش پر لکھا
اپنی عزت و جلال کی قسم جب تک محمد اور امت محمد جنت مین نہ داخل ہو تمام بندون پر جنت
حرام ہے۔ عرض کی اونکی امت کون ہے فرمایا اونکی امت اوترتے چڑھتے اللہ کی حمد و ثنا کرینگے
اور ہر حال مین کمر بستہ رہیگی سو وضو کرے گی ونکو روزے رات کو بیدار ہی اونکا کام ہے۔
اور اونکی تہوڑی ہی خدمت قبول کرونگا اور بسبب شہادت لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اونکو بہشت
مین داخل کرونگا۔ عرض کی اے رب مجھے اونکی امت کا پیغمبر بنادے فرمایا اونکا نبی اونہین
سے ہوگا۔ عرض کی پہر مجھی کو اون مین داخل کر فرمایا تم مقدم ہوا اور وہ موخر مگر مین تمکو
اور اوس نبی محبوب کو اپنے دار جلال مین جمع کرونگا۔ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے کلمات
سے ہے کہ یہ تمنا حضرت کلیم کی عوام امت کے لحاظ سے نتہی بلکہ آنحضرت کی اصل امت کی عالی ہمت دین و دنیا

فراموش عشاق کے حالات رفیع ملاحظہ فرمائے **مقام پنجم** (رد شبہات) گو یہ بحث باعث تکدر وقت صافی ہے جسطرح شیطان نے بوقت تکلم حضرت کلیم وسوسے کی تدبیر کے تھی ایسے بے یہ منکر معترض چاہتے ہین کہ جوش مارنے والے دل اور نظارہ پرست آنکھین ادہر سے ادہر متوجہ ہوجائین لاحول ولا قوۃ یہ ہونے ہی کا نہین مگر باعانت جبرئیل دلیل انہین ہی خوار و ذلیل کرنا چاہیے **وہم** لن ترانی مین لن تاکید ہی دلالت کرتا ہی کہ قطعاً رویت جائز نہو **دفع** اگر یہ مراد ہوتی تو صیغۂ جمع یعنے لن ترونی وارد ہوتا تاکہ سلب کلی مفید استغراق ہو سلب جزئی سے صرف قیاس ہی قیاس حاصل ہوسکتا ہے لیکن سے استدراک اوس دلالت کو مرتفع کر رہا ہی استقرار جبل جو محل شرط مین مذکور ہوا گو واقع نہو مگر امر ممکن ہی اور کوئی وجہ استحالۂ استقرار کے مذکور نہین ہوئی جیسا کہ تصدیق کلام پاک مین فرمایا اگر تمکو شک ہی تو کوئی سورت ایسی بنالاؤ اس سے وہم ہوسکتا تہا کہ شاید ایسی بن سکے اوسوقت شک جائز ہوجائے لہذا فرمایا (لن تفعلوا) تم ہرگز ایسی سورت نہ بنا سکوگے یہان بھی فرمایا کہ پہاڑ نہ ٹھہر سکیگا ہان یہ امر یعنی استقرار جبل ممکن ہے مگر ممکن الحصول نہین یہ عقدہ بھی بفضل الٰہی ایک معین وقت پر حل ہوئیگا جیسا کہ ہم ہمارے نبی صادق نے وعدہ فرمایا کہ مومنین قیامت مین بچشم سر مشاہدہ جمال حق سے مشرف ہونگے **نکتہ** حضرت موسی نے نسبت نظر اپنی طرف کے (انظر) مین دیکھون گا پہر کہا (الیک) تیرے جانب اسمین غیرت وحبت کا مضمون تہا ارشاد ہوا کہ یہ نہین ہوسکتا ہمارا دیدار اور اپنا فعل اور من و تو کا ذکر **نظامی** بسے منزل آمد ز من تا بتو ٭ نشاید ترا یافت الا بتو ٭ اسی لیے جواب مین فرمایا کہ تم سے رویت ممکن نہین (لن ترانی) یہ نہین کہا کہ رویت محال ہی **عراقی** اے کاش نبودی اے عراقی ٭ کز تست ہمہ فساد باقی ٭ **وہم** پہر حضرت کلیم محرم حریم قدس نے یہ نسبت کیون کی اور اس قرب وحضوری مین اونہین اپنی ہستی اسطرح ملحوظ رہی **دفع** ۱ کمال اضطراب وشوق مین نہ تمیز خطا تہی نہ تلاش صواب ۲ یہ کمال رفعت حال وعلو ہمت ووسعت ظرف حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام ہی کہ اسقدر رو فور نورانیت وغلبۂ انوار جلال مین ہوش وحواس بجا صاحب مقام بقا رہے نور آفتاب اگرچہ تمام انوار کو محو و نابود کردیتا ہی مگر جو فنا چراغ پر آتی ہے اور جو نیستی تاروں پر چہاتی ہے وہ ماہتاب پر نہین ہوتے اور باوجود ایسی حالت کے آپ تصنع وتکلف سے ترک نسبت وادعاے فنا کیونکر فرماتے کمال صدق وادب حضور کے شایان نہ تہا کہ باوجود بقا فنا کا دم مارین اور یہی وجہ تہی کہ آپ کو اوس

حیات بخش دلنواز تجلی نے اپنے جلال و عظمت مین نیست و نابود کر ڈالا اور وہ فنا و محویت جو دوسرون پر ابتدای احوال مین غالب ہو جاتی ہی آپکو انتہا مین بدرجہ اتم و اکمل حاصل ہوی ۔ پس یہ کلام اور یہ دید اور یہ تقرب حضرت موسی مثل و مشابہ دوسرون کے نہین بلکہ امتیاز و قیاس اوسکا بہی اصحاب حال و ارباب نظر پر صعب و دشوار ہی ۳ چونکہ کمال شوق مین ہر عضو پر وہی کیفیت طاری تہی جو کسی تڑپتے ہوے دلپر ہو اور ظاہر ہے کہ بدون اپنے فعل کے تلذذ نہین ہوتا دل نے جوش مارا تمام اعضاء مشتاق و مضطر اپنے اپنے کامون سے بیخبر ہوگئے زبان گویا ہوئی آنکھون نے نظر کی تمنا ظاہر کی ۴ تلذذ توحید و استغراق فنا خاصہ روح ہی مگر حضرت موسی نے کمال علو ہمت و قربت و مقبولیت و تعشق کی بلند پروازی مین جسم کو بہی پیش کر دیا ان تعلقات کے ساتھہ حقیقت سوال و غایت فنا و کمال بے تعلقی ممکن نہ تہی واقعات مرویہ جو آیندہ ذکر ہونگے انہین تمام امور کے شاہد ہین بہر حال یہ مقام کہ ایک عبد رازدان و طالب مقرب لذاید روحانی کو اعضاے جسمانی مین طلب کرے اور اوسکی درخواست مان لی جاے اور باوجود واردات قویہ و تجلیات علویہ کے اوسکا جسم قید وجود و ترتیب مین باقی رہسکے اون مقامات سے نہین جو حوصلہ طلب بشری مین آسکین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اگر ہم اسے مخصوص حضرت موسی سمجہین تو غالبا بجا ہے اور نسبت نبوت مین منحصر جانین تو قطعا صحیح ہی ہان ہمارے حضور کا قیاس ان تمام امور سے عالی ہی لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

ع بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ؀ تعین اول کو تعینات ثانیہ سے کیا مناسبت اور متصل حقیقی و اصلی سے متصل مجازی و ضمنی کو کیا مساوات لطیفہ یہ ارشاد کہ پہاڑ ٹہر جاے تو تم بہی دیکہ لوگے باعتبار قوت جسمیہ و بصارت چشم و تحمل انسانی تہا ورنہ پہاڑ انسان سے زیادہ متحمل نہین قرآن پاک شاہد ہے کہ جو امانت آسمان و زمین سے نہ اوٹہ سکے اوسے آدمی نے اوٹہا لیا پس یہ حوالہ باعتبار لطیفہ قلب و جوہر روح موسوی نہ تہا حضرت کلیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی کمال سخاوت و علوے ہمت و وفور عشق نے حقیقت مین غضب کر دیا اس خاکی عناصر کے ساتھ

اور بالاصل متصل [illegible] و اسطے کے [illegible] مجازی ہین ۔ ۱۲ ۔ یعنی آپ حضرت [illegible] جب آپ ہی کا نور [illegible] پہلا ظہور آپ ہی ۔ اول وجود آپ ہی کا [illegible] ۔ یعنی اول [illegible] حقیقت محمدی ہی [illegible] ۔ ہاں اور [illegible] اور بندہ کا [illegible] کیا ۔ عالم دو [illegible] ۔ ویسی مثال ہین مخلوق ہین [illegible] ۔ بحقوق الٰہی [illegible] وجہ باری تعالی ہین ۔ کہ امانت عزیز [illegible]

حضور مین رسائی کے خواہان ہوئے اسی لیئے فرمایا کہ یہ پہاڑ جو جسمی حالت مین بدرجہا مستحکم و متحمل ہے۔ اگر
تاب لاسکے تو تمھاری ضد بھی پوری کردیجائیگی۔ پس مخاطب جسم شریف تھا نہ قلب لطیف مقام
ششم (ظہور تجلیات) معالم و عرائس وغیرہ مین ہے کہ حضرت رحمٰن رحیم نے اپنے مشتاق کلیم کی
خاطر سے آمد آمد شاہنشاہانہ کے اہتمام کا حکم دیا۔ صواعق۔ برق۔ رعد۔ ابر ظلمات کو حکم ہوا کہ طور کے
چار چار فرسخ گرد گرد گھیر لین۔ پہاڑ ملائکہ سے گھر گیا اور گرد گرد فرشتون کے آگ تھی اور گرد گرد
آگ کے فرشتے پھر گرد اُنکے آگ کہا وہب نے آسمان اول کے فرشتے آئے انکی تسبیح و تہلیل مین رعد کی
سی کڑک تھی پھر دوسرے آسمان والے شیرونکی صورتون مین اُترے آوازہ تسبیح و تقدیس بلند ہوا
موسیٰ یہ جلال و عظمت دیکھکر ڈرے اور اُنکے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے مین اپنے سوال سے
نادم ہون اب مجھے کیونکر نجات ملے اگر ٹھہرون تو مرجاؤن اور نکلون تو آگ محیط ہے جل جاؤن ملائکہ کے
سردار نے کہا اے موسیٰ صبر کرو ابھی تو یہ بہت کم ہے۔ پھر تیسرے آسمانکے فرشتے آئے نسر کی سی صورتین
انکی تسبیح و ذکر مین ایک زلزلہ اور شور شدید تھا جیسے بڑے لشکر کا غل و ہنگامہ ان کے رنگ آتشین
اور تمام جسم سپید برف کیطرح نعرہائے ذکر بلند انکی آوازون سے انھین کچھ مناسبت نہ تھی۔ حضرت
موسیٰ اور بھی گھبرائے اور زیست سے مایوس ہوئے تو امیر ملائکہ نے کہا ٹھہرو اے عمران کے بیٹے
یہانتک کہ انھین دیکھو جنکے بدون تمکو صبر نہین۔ پھر چوتھے آسمان والے نازل ہوئے ان کے رنگ
آتشین اور تمام جسم برف پھر پانچوین آسمان والے اُترے انمین سات سات رنگ تھے اب تو موسیٰؑ کو
طاقت نرہی کہ انھین دیکھ سکین نہ ویسی صورتین دیکھی تھین نہ ویسی آوازین سنین آپکا دل خوف سے
بھر گیا اور رونے لگے۔ رئیس ملائکہ نے کہا اے موسیٰ ٹھہرو یہانتک کہ وہ دیکھو جسکی تمکو قوت نہین۔ اب
چھٹے آسمانکے فرشتونکو حکم ہوا کہ ہمارے اُس بندے پر جو ہمارے دیکھنے کا طالب و سائل ہے نزول کرو
اور اُسے گھیر لو یہ آئے تو اسطرح کہ ہر ایک کی ہاتھ مین ایک حربہ دراز تھا آگ آفتاب سے زیادہ چمکتی تھی اور
پوشاک انکی جیسے آگ کی آنچ جب آوازہائے تسبیح و تقدیس بلند کرتے تمام فرشتے انھین جواب دیتے
و ہمزبانی کرتے ہر فرشتے کے سر مین چار منھ حضرت موسیٰ یہ دیکھکر انھین کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرنے لگے
اور روتے تھے اور کہتے تھے اے رب اپنے غلام کی خبر لے اور اُسے فراموش نہ فرمائین نہین جانتا کہ اس تہلکے
سے نجات پاؤنگا یا نہ اگر ٹھہرتا ہون جان نکلی جاتی ہے نکلتا ہون تو آتش سوزان جلاتی ہے تب خیر ملائکہ نے
کہا اے موسیٰ ابھی یہ خوف اور بڑھیگا اپنے مانگے پر صبر کرو نکتہ یہ گھبراہٹ خواہ باعتبار جسمانیت
و بشریت تھی جیسا کہ ہمارے حضور بھی جبرئیل کو صورت اصلی پر دیکھکر بیہوش ہوگئے اور گھر مین آئے

توجا اڑا چڑھا تھا اور فرمایا تھا تمیلونی مجھے کمل اڑھا دو خواہ جرأت سے نادم تھے کہ مبادا حضرت محبوب
کو ایسی درخواست ناگوار گزرے خواہ یہ جلال وفوانیت دیکھکر ڈرے کہ مبادا ادھر التفات ہو حضرت
محبوب کے عتاب آئے پست ہمتی کا الزام دیا جا اور یہ سب واردات جسم اقدس پر تھے روح مبارک مشاہدۂ حق مین
غرق اور مسرور تھی پھر ارشاد ہوا کہ ملائکہ آسمان ہفتم عرش عظیم اٹھا لین اور ہمارے طالب دیدار کو تجلی خاص
دکھا دین عرش اعظم طور پر اتارا جا اور مولا اپنے پیارے بندہ کے پاس خود نزول اجلال فرمائے انوار عرش چمکے
اور تمام فرشتون نے ایکبار آوازین بلند کین سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْعِزَّتِ اَبَدًا لَا يَمُوتُ

فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا

پھر جب تجلی کی ربنے اُسکے　پہاڑ پر　کردیا اُسے　ریزہ ریزہ اور گرے موسٰے　بیہوش ہوکر

پھر جب حضرت الوہیت نے کوہ طور پر تجلی فرمائی تو نورانیت اور عظمت الٰہی سے پہاڑ بیچارہ ریزے ریزے
ہوگیا اور موسٰی باوجود تحمل نبوت وخوگری تقرب کے بیہوش ہوکر گر پڑے۔ کہان کا دیدار اور کیسا تلذذ
غیرت الٰہی نے ان بے حجابیون پر بھی بچا یا کہ کوئی اُسے دیکھے اور پھر بینا رہے گو یہ دیدۂ حق بین غیر کی
دید سے محفوظ رہے تاہم صلاحیت دید غیر منظور نہ تھی۔ جب منظور حضرت اس نیستی مین ہو تو ناظر کا کیا حال
ہوگا شعر خواہم آئینہ بہ بزم تو رسیدن ندہم ❊ رشک من بین کہ تراسوئے تو دیدن ندہم درمنثور حضرت علی
سے مروی ہے کہ یہ شب دیدار شب عرفہ تھی اور تجلی گاہ یہین تھا جہان اب عرفات ہے پہاڑ کے سات
ٹکڑے ہوکر اڑ گئے ایک تو وہین رہا جہان اب حج مین وقوف ہوتا ہے اور ایک شام مین گیا جسے
طور سینا کہتے ہین اسلئے کہ اُسنے طیران کیا اور تین مدینے مین آئے۔ احد و ورقان۔ رضوی۔ دوسری
روایت مین ہے کہ مدینے مین تین آئے احد۔ ورقان۔ رضوی۔ مکے مین تین گئے حرا۔ ثبیر۔ ثور۔
یہ چھ ٹکڑے ہوگئے شاید اسی مناسبت سے حضور اولاً غار حرا مین خلوات وعبادات کرتے رہے اور وسط
احوال مین غار ثور کو بوقت رخصت سرفراز فرمایا اور آخر حال مین احد کو فرماتے هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا
وَنُحِبُّهٗ (رواہ بخاری) احد ایک پہاڑ ہے جسے ہم چاہتے ہین اور وہ ہمین چاہتا ہے اسلئے کہ اُسپر ایکبار
محبوب کی تجلی پڑی ہے حسینی ستر ہزار حجاب کی آڑ سے بقدر ایک درم یہ نور چمکا تھا جسنے موسٰے سے
پیغمبر کو فنا اور پہاڑ بیچارے کو خاک سیاہ کردیا۔ اُس مبارک وقت مین دنیا پر جتنے دیوانے تھے ہوشیار
ہوگئے جو بیمار تھے اچھے ہوئے زمین سرسبز اور کھاری چشمے شیرین ہوگئے بت سجدہ مین گر پڑے اور
آگ آتش پرستونکی بجھ گئی ف سبحان اللہ دیوانے ہوشیار اور ہوشیار دیوانے ہوں۔ ابن کثیر
حضرت حمید نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کی کہ اس آیت کے تحت مین حضور نے فرمایا

اور انگوٹھا انگلی کے پہلی پور پر رکھکر کہا اسقدر تجلی ہوئی تھی (یہ کنایہ ہے کہ نہایت قلیل چمک ہوئی
تھی) حمید نے کہا اے ثابت اس سے کیا مراد ہے ثابت نے حمید کے سینے پر ہاتھ مارا اور کہا اے حمید تو کون ہے
جو پوچھتا ہے مجھسے انس نے یونہین روایت کی ہے ادب یعنے اسرار سربستہ نبوت مین دم مارنا جرأت
وخطا ہے در منثور چالیس دن تک حضرت موسیٰ کے چہرۂ نورانی پر وہ چمک رہی کہ جو نظر کرتا مرجاتا۔
آپ چہرے پر نقاب ڈالے رہتے اور بسبب شرف تقرب وتلذذ حضور نے اپنی عورتون سے التفات ترک
کر دیا ایک دن آپکی زوجہ نے کہا اے موسیٰ مین چالیس برس سے گویا زن بے شوہر ہون ذرا جمال مبارک
تو دکھا دیجئے آپ نے نقاب اٹھایا بی بی صاحبہ بیہوش ہوگئین بعد افاقہ کہا اے موسےٰ آپ دعا کرین
کہ اللہ تعالےٰ جنت مین مجھے آپکی زوجہ بنائے فرمایا تو بعد میرے نکاح نکرنا اپنے ہاتھ کی مزدوری سے
کھانا۔ چنانچہ حضرت بی بی صاحبہ کھیت کاٹنے والون مین مزدوری کرتین اور اپنے خدام کی خدمت
قبول نفرماتین۔ ابن عباس کہتے ہین کہ جب موسےٰ نے درخواست کی ارشاد ہوا اے موسےٰ یہ نہین ہوسکتا
کہ تم مجھے دیکھو اور پھر زندہ بھی رہو عرض کی اے رب اگر دیکھون اور مرجاؤن تو اس سے بہتر ہے کہ
جیون اور نہ دیکھون۔ ابونعیم نے حلیہ مین نقل کیا کہ اُس دن سے حضرت موسےٰ دس فرسخ تک اندھیری
رات مین چیونٹی کی رفتار دیکھ لیتے تھے۔

فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ

پھر جب افاقہ ہوا کہا پاک ہو تو توبہ کی مینے طرف تیری اور مین پہلا ایمان لانیوالا ہون

جب حضرت موسیٰ کو افاقہ ہوا اور ہوش مین آئے کہا اے رب تو پاک ہے مین تیرے حضور مین توبہ
کرتا ہون اور مین سب سے پہلے ایمان لانے والا ہون ابن عباس یعنے مین اس سوال سے تائب
ہون اور اس امر پر ایمان لایا کہ تجھے دنیا مین کوئی نہین دیکھ سکتا ف توبہ اسلیئے کی کہ یہ جرأت
ناخوشی کا خوف دلاتی تھی یا یہ کہ بحالت غلبۂ شوق کیون نہ رضا وعدم تمنا پر قناعت کی خدا پرستی و
تمنا۔ بندگی وخودی یا یہ کہ کیون اپنے فعل وذات کیطرف نسبت کی یا جسکا تحمل نہ تھا وہ مانگا اور علو
ہمت مین لن ترانی پر نظر نہ کی یا یہ کہ دیدار مین نظر کو شریک اور خلوت راز مین غیر کو دخیل کرنا چاہا اور
ایمان سے ایمان تنزیہ وتقدس مراد ہے یا یہ کہ دیکھکر ایمان لانیوالوتمین مین پہلا ہون۔ جب حضرت حق سبحانہ
تعالےٰ نے موسےٰ کا یہ خوف یہ ترس یہ توبہ یہ عجز ملاحظہ فرمایا بغرض تسکین وتشریف ارشاد ہوا

قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ فَخُذْ مَاۤ اٰتَيْتُكَ

فرمایا اے موسیٰ مینے برگزیدہ کیا تجھے آدمیون پر اپنے پیغام اور کلام کے لیے پس لے جو دیا مینے تجھے

وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ

اور ہوجا شکر گزارون سے

ارشاد ہوا اے موسے ہمنے تمکو آدمیو مین منتخب اور برگزیدہ کیا کہ تم ہمارے پیغام و احکام اُنھین سُناؤ اور ہمسے کلام کرو پس تمپر فرض ہو کہ جو ہم عطا کرین اُسے مضبوط پکڑلو اور ہمارے عطیات و انعام پر شکر گزار رہو اور حوصلے اور قوت سے زیادہ طلب و اضطرار جو ناشکری کی علامت ہو چھوڑ دو یہ کلمات اطمینان و نصیحت کے فرمائے **ف** علے الناس سے حضرت موسے کے زمانے کے آدمی مراد ہین اسلئے کہ اگر استغراق کے معنی لیئے جائین یعنے تمام مخلوق سے افضل تو رسالت کا مضمون بہ نسبت امم سابقہ و انبیائے لاحقہ صادق نہ آئیگا پس یہ اصطفا نہین مگر امت موسوی پر اور وہ جو احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ نفخۂ صور مین تمام آدمی بیہوش ہوجائینگے اور سب سے پہلے مجھے ہوش آئیگا تو دیکھونگا کہ حضرت موسے عرش کو پکڑے ہوئے ہین مین نہین جانتا کہ وہ مجھسے پہلے ہوش مین لائے گئے یا وہ بیہوشی جو اُنھین طور پر ہوئی تھی اس دن کا عوض بنگئی اور آپ بیہوش ہی نہین ہوئے ایک فضل جزئی ہو اس سے افضلیت تامہ ثابت نہین ہوتی

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ ۚ فَخُذْهَا

اور لکھا ہمنے واسطے اُنکے تختیو مین ہر شے نصیحت اور تفصیل ہر چیز کی پس پکڑ اسکو

بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۭ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ

زور سے اور حکم کر قوم کو اپنی اختیار کرین اُسکی اچھی باتین جلد دکھاؤنگا تمکو گھر نافرمانبردارونکا

ہمنے تختیو مین توریت لکھی ہوئی عطا فرمائی جسمین ہر قسم کی نصیحت تمام امور کی تفصیل ہو اور حکم دیا کہ اے موسے اسے بزور یعنے باستحکام تمام و قوت قلب اختیار کرو اور اپنی قوم کو بھی حکم کرو کہ نہایت عمدہ امور اختیار کرین اور تمکو نافرمانبردار ونکے ٹھکانے اب دکھا دیئے جائینگے کہ کیسی سزا ملی اسمین کئی بحثین ہین اول مراد اس مکتوب سے توریت شریف ہو اور یہ ارشاد کہ ہمنے لکھا بالغرض تشریف و تکریم و مزید تاکید ہے در منثور اللہ تعالے نے تین چیزین اپنے ید مبارک سے پیدا کین ۱ حضرت آدم کو ۲ جنت کو ۳ کتابت توریت بعض روایتو مین ہو کہ جبریل اور عرش اور لوح محفوظ کو بھی اپنے ید قدرت سے بنایا دوم عرائس مین ہو کہ اللہ تعالے نے جبریل کو بھیجا کہ جنت عدن مین جائین اور شجر زمرد کی دس تختیان لائین۔ دس گز لانبی دس گز چوڑی پھر فرمایا کہ نوشا خین درخت سدرہ کی لائین وہ سب نور ہوگئین اور نور قلم ہوگیا جسکا طول زمین سے آسمان تک تھا پھر اپنے دست مبارک سے توریت لکھی پھر وہ ساتوین آسمان پر رکھی گئین آسمان متحمل نہو سکا اسلئے کہ اسرار الوہیت و احکام حضرت و عہد و مواثیق کے بار بیچارہ آسمان کیا اٹھا سکتا عرض کی اے رب مین یہ بار کیونکر

اُٹھا سکتا ہون جبریل سے فرمایا کہ تم انھین اٹھا کر موسےٰ کے پاس پونہچاؤ آپ بھی عاجز ہوگئے پھر بمقابلہ ایک ایک حرف کے ایک ایک فرشتہ اور مدد کو دیا گیا تب حضرت قوی امین انیس المرسلین حضرت موسےٰ کے پاس وہ الواح مقدس لائے پہاڑ پھٹ گیا اور ڈرا اور عرض کی اے رب تیری امانت کون اٹھا سکے (جبریل ۱۲) حق سبحانہ تعالیٰ نے اسکی مثال قرآن مجید مین نازل فرمائی لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ اگر یہ قرآن ہم پہاڑ پر اتارتے تو آپ اے محمد دیکھتے کہ پہاڑ ڈرتا اور پھٹتا ہی اللہ کے خوف سے۔ جب موسیٰ کو یہ کتاب ملی آپ بھی متحمل نہوسے اور دعا کرنے لگے یہانتک کہ اُنپر سبک کردی گئی حافظ آسمان بار امانت نتوانست کشید ٭ قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند ٭ اسلیئے فرمایا اے موسےٰ ذرا زور سے تھامو در منثور حضرت موسےٰ توریت لکھنے کے وقت قلم کی آواز سنتے تھے۔ کہا ابن جریج نے کہ قلم وہ تھا جس سے ذکر لکھا گیا تھا اور روشنائی نہر نور کی تھی کبیر حضرت موسیٰ کو غشی یوم عرفہ یعنے نہم ذی الحجہ کو ہوئی تھی دسوین کو توریت عطا ہوئی۔ کہا گیا کہ دس لوحین تھین اور کہا گیا کہ سات تھین۔ اور کہا گیا کہ جبریل نے لکھا۔ اور واضح رہے کہ آیت مین یہ تفصیلین نہین پس جو کچھ بخبر صحیح ثابت نہو اسمین سکوت چاہیئے سوم کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کل شئے سے عام مراد نہین یعنے دنیا کی تمام باتین بلکہ نصائح و احکام نہایت بسط و تفصیل سے تھے اور امور مفید و مضر یا وہ امر جسکا قیامت مین جوابدینا ہوگا سب تھے چہارم بقوۃ سے قوت قلب و عزم راسخ و ہمت عالی و عبودیت تامہ و ثبات دائمی مراد ہے اور یہ کہ خود بھی عمل کرو صرف فہمایش غیر سے کام نچلیگا پنجم باحسنہا اسمین مباحث نازک ہین ۱ کلام الٰہی مین سب احسن ہی اور سیاق عبارت اشارہ کرتا ہی کہ احسن نہون جواب جملہ امور چار قسم کے ہین ۱ ممنوعات ۔ انکا ترک احسن ہی ۲ مامورات انمین اختیار احسن ہے ۳ مشتبہات ۔ انمین احتیاط احسن ہی ۴ مباحات ۔ انمین تقلیل احسن ہی اسلیئے کہ گو انمین گناہ نہو مگر اضاعت عمر و صرف قوت بیسود کیا کم نقصان ہی اور اسی کیطرف اشارہ ہی کلام نبوت مین فرمایا مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ اسلام کی خوبی سے یہ ہی کہ بیکار بات چھوڑ دے ۔ یا یہ کہ امور مین توسط و میانہ روی اختیار کرو یا یہ کہ عزائم اور افضل پر ہمت رکھو مسافر کو گو افطار جائز ہی مگر صوم افضل ہی مسکین پر گو سوال حلال ہی مگر قناعت اولیٰ ہی ۔ انتقام سے عفو ۔ جزع فزع سے صبر ۔ تدبیر سے توکل زینت و راحت سے مجاہدہ و زہد افضل و احسن ہی ۲ کلمۂ امر بصیغۂ وجوب مذکور ہوا ہی بس بنی اسرائیل پر احسن اختیار کرنا واجب تھا اور جبکہ اللہ نے اسی قرآن مین ذکر فرمایا اور ممانعت نہین کی تو ہمپر بھی واجب ہوگیا کہ قرآن سے احسن پر عمل کرین جواب احسن پر عمل مستحب و افضل ہونے مین کلام نہین مگر وجوب نہین اسلیئے کہ اگر یہ امر وجوبی

مانا جائے تو لازم آئیگا کہ حسن و مباح پر عمل واجب اور ترک حرام ہو اب فائدہ جواز و اباحت و رخصت کا باقی نہ رہا اور یہ خلاف اجماع ہی پس ضرور ہی کہ امر سے استحباب مراد لیا جائے۔ اور اگر وجوب سمجھا جائے تو بحسب تفسیر صاحب معالم یہ معنے ہونگے کہ محکمات پر عمل کرو اور متشابہات پر ایمان رکھو تاویل و تبدیل نکرو اور یہ یقینی احسن اور واجب ہی **ف** یا احسن سے مراد تصوف و طریق اہل اللہ و ذکر خالص و فنائے محض و عبودیت صادقہ و ترک تمنا و تفویض امر و عمل بالعزائم ہی اور آیت مین اشارہ ہی کہ واعظ خود بھی عامل ہو۔ اور طالب عالی ہمت رہے نہ محض طالب نجات اور متمسک جواز **ششم** معالم مین ہے کہ ہم تمکو ملک شام مین داخل کرینگے اور اگلے گناہگارونکے ٹھکانے اور انجام دکھائینگے جیسے ثمود و عاد وغیرہ

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ

پھیر دونگا مین آیتون سے اپنی انھین جو بڑائی کرتے ہین زمین مین ناحق اور اگر دیکھین سب

اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَاِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ

آیتین نہ ایمان لائین اُسپر اور اگر دیکھین راہ بھلائی کی نہ بنائین اُسے راہ اور اگر دیکھین راہ

الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِيْنَ

گمراہی کی بنائین اُسے راہ یہ اسلیئے ہی کہ اُنھون نے جھٹلایا آیتونکو ہماری اور تھے اُن سے بے خبر

اور مین اپنے احکام اور آثار وحدانیت کے قبول کرنے سے اُنکو پھیر دونگا اور توفیق خیر عطا نہ کرونگا جو زمین مین تکبر و تفاخر کرتے ہین اور کوئی دلیل اور حق نہین (تکبر سے مراد کفر و بغاوت و عصیان) حالت اُنکی یہ ہی کہ اگر تمام معجزات اور آیات اُنھین دکھائے جائین تب بھی ایمان نہ لائینگے اور تاویل باطلہ و حیلہ ہائے واہیہ پیش کرینگے اور جب اُنکو کامیابی اور فائدے کی راہ دکھائی جائے (یعنے ایمان و توحید و حق پرستی) تو وہ اُسے اپنے چلنے کے لیئے راہ نہ بنائین نہ عمل کرین نہ ایمان لائین ہان جب گمراہی کی باتین سنین تو اُسے دستور العمل بنالین اور یہ نتیجہ ہی اُنکی تکذیب اور بے اعتنائی کا **ف** ۱ (ساصرف) یعنے ہم پھیر دیتے ہین۔ اس سے مراد یہ ہی کہ توفیق آسمانی و عنایت رحمانی اُنسے منقطع ہو جائیگی ضرورۃً شیطان مسلط ہوگا رای فاسد خیال غلط ہوگا ۲ دین سے بے پروائی، غفلت و بغاوت کرنے والے۔ ایسے سیاہ دل ہو جاتے ہین کہ پھر دلیل و نصیحت بھی کارگر نہین ہوتی ۳ ہمارے زمانے کی دو قومونپر یہ آیت پوری پوری صادق آتی ہی **اول** نوخیز آزاد مزاج لباس کفر۔ زبان کفر۔ طعام کفر۔ طریق کفر غرض سراپای کفر۔ ہر فریضہ اسلامی ہر امر پر نکتہ چینی۔ ترمیم و اصلاح۔ حضرات سلف کو فضول و خرف اور حکمائے یورپ کو ہادی علم و شرف سمجھے ہوئے ہین **دوم** بدعتی اسلام کا دعوی حب رسول اللہ پر تصدق مگر نیا شعبدہ دیکھا

منزل من اللہ سمجھکر نماز روزے سے زیادہ اُسکے پابند اور کتاب وسنت کا اجمالی ایمان زبانی اقرار ضرور مگر عمل کرین یہ ممکن نہین کیا فلان فلان رسمین کبھی قضا ہو سکتی ہین حاشا وکلا ممکن ہے پھر صوم وصلوۃ اُسکے دسوین حصے مین بھی سمجھا گیا ہو صرف زبانی کیا جہلاے بنگ نوش مرید دنیا ودین فراموش کے تعلیم راہ نجات وضروریات دین نہین بتائی جاتی ہو پھر کوئی توجہ کچھ پروا کتاب وسنت کیطرف پائی جاتی ہو آیئے اپنے معمولات واقوال قرآن حدیث۔ فقہ۔ طریق صوفیہ سابقین سے ملایئے اگر غلط ہون تو جھجے وار پر چڑھایئے نہین تو نادم ہوکر توبہ کیجئے آیندہ سے باز آیئے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ

اور جنہون نے جھٹلایا آیتونکو ہماری اور ملنے کو آخرت کے گرا دیے گئے عمل اُنکے نہ بدلا دیے جائینگے

اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؑ

مگر وہ کہ تھے کرتے

جن لوگون نے آیات الہی اور قیامت کی تکذیب کی اُنکے نیک عمل بھی اگر ہونگے تو محو وحبط کردی جائینگے کیا ہو سکتا ہو کہ کرین کچھ اور بدلا پائین کچھ بلکہ دچو تخم افگنی بر ہمان چشم دار **ف** ۱ حبط اعمال سے مراد اعمال خیر ہین نہ شر اسلئے کہ اعمال کفار کے مٹائے نہین جاتے ۲ کوئی عمل خیر ومقبول نہین ہو سکتا مگر دو شرطون سے ایک یہ کہ بحالت ایمان کیا گیا ہو دوسرے یہ کہ کبھی کفر اُسپر طاری نہو ۳ ہر شخص اپنا کیا ہی پائیگا اور عاصی کو جنت اگر ملیگی تو عصیانکے عوض مین نہین بلکہ مجرد تفضلات شاہنشاہی وترحمات الٰہی سے ۴ حسن وقبح عقلی ہو اور ترتب ثواب وعقاب شرعی **تمہید** چونکہ آنیوالے بیانمین ترتیب ملحوظ نہین ہو لہذا قصہ مسلسل بیان کیا جاتا ہو جب حضرت موسےٰ طور پر تشریف لیگئے اور تیس دن کی چالیس دن گزری بنی اسرائیل کے دلمین شیطان نے شبہے ڈالے سامری نے چاندی سونے کے زیور سے جو انھین فرعونیون سے ملا تھا ایک گوسالہ بنایا اُسکی پرستش کرنے لگے جب حضرت موسیٰ طور سے آئے اور یہ ضلالت دیکھی بنی اسرائیل جلال موسوی وہیبت حق سے ڈر گئے فیضان نبوت نے زنگ جہل دلون سے دور کیا نادم ہوئے ترحم ومغفرت کی خواستگاری کی ارشاد ہوا کہ آپ کو قتل کرو یہی توبہ ہو نہین تو عذاب دائم ستر ہزار گوسالہ پرست قتل ہوئے تب حضرت موسےٰ وہارون کی گریہ وزاری پر حضرت باری نے رحم فرمایا قاتل ومقتول دونو جنتی اور بقیہ مغفور ہوے اور حکم ہوا کہ اپنی قوم سے ستر آدمی منتخب کرکے

حضور مین پیش کرو کہ وہ تمام قوم کیطرف سے معذرت کرین یہ ستر آدمی طور پر آئے بوقت خطابات الٰہی و تجلیات رحمانی کہنے لگے اے موسیٰ ہم تو دیکھتے ہی نہین کیونکر یقین آئے کہ یہ کلام اللہ کا ہے اس گستاخی پر برق جلال چمکی اور ایکدم مین اُن سبکو بیجان کر ڈالا حضرت کلیم عرض کرنے لگے ای رب تو مالک ہے انھین اور مجھے بھی مارے یا جلائے مگر بیوقوفونکی بات پر اسقدر غضب کہ ہم سبکو ہلاک کر ڈالے غلامونکی امیدوار یونسے بعید ہے رحم کر اور بخشدے وہ سب جلائے گئے اور بپاس خاطر کلیم کریم گستاخی و خطاسے درگزر فرمائی (یہ قصہ صفحہ ٣٦ جلد اول مین زیادہ تفصیل سے گزر گیا)

وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا

اور بنالیا قوم موسیٰ کی پیچھے اُنکے زیور سے اُنکے گوسالہ بدن تھا اُسکے لئے آواز کیا نہ دیکھا

أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ ۝

کہ وہ نہ بات کرتا ہے اُن سے اور نہ دکھاتا ہے انھیں راہ اختیار کیا اُسے اور تھے ظالم

موسیٰ کی قوم نے طور پر جانے کے بعد اُس زیور سے جو فرعونیون سے پایا تھا ایک گوسالہ بنا رکھا جسمین گائے کی سی آواز نکلتی۔ کیا اُنھون نے یہ بھی نہ دیکھا کہ وہ نہ بولتا ہے نہ راہ بتاتا تاہم اُسکو معبود بنایا اور اُسکی عبادت کرنے لگے اور وہ حد سے بڑھنے والے عاصی تھے (قوم سے) کل قوم مراد نہین اسلئے کہ سب گوسالہ پرست نہوئے تھے ساٹھ ہزار حضرت ہارونکی فرمانبردار رہے تھے (حلیہم) کا ضمیر فرعون کی قوم کی طرف ہے

وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ

اور جب شرمندہ ہوے وہ اور دیکھا کہ وہ بہک گئے بولے اگر نہ رحم کرے ہمپر رب ہمارا اور

يَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝

نہ بخشے ہمکو بیشک ہو جاینگے ہم نقصان پانیوالون سے

اور جب بنی اسرائیل بعد تشریف آوری حضرت موسیٰ اپنی اس حرکت سے نادم ہوئے اور سمجھ گئے کہ اُنھون نے بڑی غلطی کی عرض کرنے لگے ای اللہ اگر تو ہمارے خطا نہ بخشیگا اور ہمارے حال پر رحم نکریگا تو ہم بڑے نقصان مین پڑ جاینگے

وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ

اور جب پھرے موسیٰ طرف اپنی قوم کے غصبناک ملول کہا بُری نیابت کی تمنے پیچھے میرے

أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ

کیا جلدی کی تمنے حکم سے اپنے رب کے اور پھینکدین تختیان اور پکڑا سر اپنے بھائیکا کھینچتے تھے اُسکو اپنی طرف

جب حضرت موسیٰ بنی اسرائیل مین آئے تو غضبناک و ملول تھے جیسا مع انکو طور ہی پر اسکی اطلاع ہو گئی تھی ایسا ہی سمجھا جاتا ہے سورۂ طٰہٰ سے کہا بعض نے کہ بعد ملاحظۂ حالت قوم ملول ہوئے ور نہ مشہور اسف سے رنج اور یہ ایک حالت سخت تر ہے غضب سے) اور کہا تمنے میرے بعد برا کام کیا اور اپنے رب کے احکام نہ آنے دیے اور

جلدی کر بیٹھے اور یہ کہکر کمال غیظ و غضب مین الواح توریت ہاتھ سے ڈالدیئے اور حضرت ہارون کے بال پکڑکر اپنی طرف کھینچنے لگے در منثور توریت کے سات حصے تھے چھ حصے آسمان پر اُٹھ گئے ایک حصہ باقی رہا۔ دوسری روایت مین ابن عباس سے ہے کہ چھ حصے تھے دو حصے اُٹھ گئے اور چار باقی رہے ابن عباس دو لوحین ٹوٹ گئین معالم چھ حصے اُٹھ گئے اور انمین غیب کی خبرین اور ہر شئے کی تفصیل تھی اور ایک رہگیا جسمین نصائح اور احکام تھے **ف** چند امور معلوم ہوئے ۱ غیظ و غضب و حزن و ملال دین کے لیئے سنت انبیا سے ہے ۲ شامت اعمال سے صرف عذاب ہی نہین ہوتا برکتین بھی اُٹھ جاتی ہین جیسا کہ بعض حصہ ہائے توریت جو نور و ہدایت و برکت تھے گوسالہ پرستی سے اُٹھالیئے گئے ۳ حاکم کو اپنے ماتحتو نپر الزام دینا اور کسی قسم کی سزا جائز ہے جیسا کہ حضرت موسے نے حضرت ہارون کو باوجود نبوت و عصمت الزام سخت دیا اور ایسے ہی حضرت عمر فاروق نے اپنے زمان خلافت مین حضرت خالد بن ولید و سعد بن وقاص و ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کو الزامات دیئے کبیر ہارون کے بال اسلیئے پکڑے تھے کہ اُنسے استفسار کرین توہین مقصود نتھی مگر عامہ مفسرین اسکے خلاف ہین بیشک حضرت موسی نے بحالت غضب ایسا کیا وہم ہارون پیغمبر تھے اور پیغمبر کی عصمت ثابت اور عظمت واجب حضرت موسے نے انکی توہین کیون کی **دفع** حضرت موسے یہ نہ سمجھے تھے کہ ہارون اون کے شریک و معین ہوگئے بلکہ یہ خیال فرمایا کہ امر خلافت و نظم سیاست علی وجہ الکمال انجام ندے سکے اور انکی ہدایت اور وعظ کا عمدہ اثر مرتب نہوا اور یہ امر گو الزام و عصیان کا موجب نہین مگر کسی منتظم ذی اختیار کے اقتدار گھٹانے اور سست و کم اثر بتانے کے لیئے کافی ہے اگر حضرت موسی نے اس بدنظمی یا عدم اہتمام کا خیال فرمایا تو نہ حضرت ہارون پر الزام ثابت نہ حضرت موسی پر اتہام عائد ہوتا ہے

قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِيْ وَكَادُوْا يَقْتُلُوْنَنِيْ ۖ فَلَا تُشْمِتْ بِيَ

کہا اے میری ماکے بیٹے | بیشک | قوم | کمزور سمجھی | مجھے | اور قریب تھا کہ قتل کرین مجھے | پس نہ خوش کر مجھپر

الْاَعْدَاۗءَ وَلَا تَجْعَلْنِيْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝

دشمنونکو | اور نہ | گردان مجھے | ساتھ | قوم | ظالم کے

کہا حضرت ہارون نے اے میری ماکے بیٹے قوم مجھے کمزور دبلا و ناتوان سمجھی اور میرے قتل پر آمادہ ہوگئی اب اگر آپ اس سختی سے مواخذہ کرینگے تو دشمنون کو شماتت و طعنہ زنی کا موقع ملیگا آپ ایسا نکرین اور مجھے ان ظالمونکے ساتھ شمار نکرین یعنے نہ مجھے خاص خیالی کیجیے نہ مواخذے سے دوسرونکو ہنسنے ہو (ابن ام) جواب مین اسلیئے فرمایا کہ ماکے نام سے شفقت جوش مارے۔ اور جو مساوات و مقابلہ

(برادر) کی لفظ سے مفہوم ہوتا ہے نہ سمجھا جائے اسلیئے کہ عذر خواہ کو تذلل لازم ہے نہ تفاخر غرض اُس
حضرت موسے نے یہ بھی کہا تھا کہ تم یہ جانتے تھے کہ مین ہوتا تو اُون کو قتل کرتا پھر کیون نہ جہاد کیا
اسی لیئے آپ نے کہا مجھے ناتوان و کمزور بنالیا اور خود میرے مارنے پر آمادہ تھے۔

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝

کہا اے رب بخش مجھے اور میرے بھائی کو اور داخل کر ہمکو رحمت مین اپنی اور تو ارحم الراحمین ہے

جب حضرت موسیٰ کو معلوم ہوا کہ ہارون مجبور تھے تو کہنے لگے اے رب مجھے بخشدے جو زیادتی مین نے
اپنے بھائی کے حق مین کی اور میرے بھائی کو بخش جو کمی اُنسے ہوئی ہو اسطرح کہ انتظام نہو سکا اور ان پر
نہ ڈال سکے یا قتال و جہاد نہ کیا اے رب ہم سبکو اپنی رحمت مین داخل کر اور تو سب سے زیادہ رحمت
کرنے والا ہے **ف** معلوم ہوا کہ واعظ و ہادی و دعا کرنے والا پہلے اپنی اصلاح کرے تاکہ برکت
و اثر پیدا ہو اسی لیئے حضرت موسیٰ نے پہلے اپنی مغفرت مانگی تاکہ بھائی کی مغفرت طلبی کی صلاحیت
پیدا ہو اور جب دونون کے لیئے استغفار ہوچکا تو تمام قوم کو طلب رحمت مین داخل کیا۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ

بیشک جن لوگون نے اختیار کیا گوسالے کو اب پہونچیگا اُنکو غضب اُنکے رب سے اور ذلت زندگی

الدُّنْيَا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ ۝ وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا

دنیا ہی مین اور ایسی ہی سزا دیتے ہین ہم افترا کرنیوالونکو اور جنھون نے کین برائیان پھر توبہ کی

مِنْ بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

بعد اُسکے اور ایمان لائے بیشک رب تیرا بعد اُسکے غفور رحیم ہے

ارشاد ہوا کہ جنھون نے گوسالہ پرستی کی اُنپر عذاب آئیگا اسطرح کہ وہ اپنی جانکو ہلاک کرین اور
ذلیل ہونگے دنیا کی زندگی مین اور مفتریون کی یہی سزا ہے اور جنھون نے گناہ کیئے اور توبہ کی
بعد گناہ کے اور ایمان لائے یعنے خلوص و یقین ظاہر کیا اُنکے لیئے تیرا رب بخشنے والا اور مہربان ہے

وَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَ

اور جب فرو ہوا موسیٰ سے غصہ اُٹھالین تختیاں اور اُنکے نسخے مین رہنمائی اور

رَحْمَةٌ لِلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ ۝

رحمت تھی اُنکے لیئے کہ وہ رب سے اپنے ڈرتے ہین

جب حضرت ہارون نے اپنی مجبوری بیان کی اور قوم
نے ندامت ظاہر کی آپکا غصہ فرو ہوا اور توریت
کی تختیان اُٹھالین اُنکی عبارت و مضمون مین رہنمائی اور رحمت تھی اُنکے لیئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہین معالم

ع ۱۸

انتقام عجل ۶

جب حضرت موسیٰ کی لوحین ہاتھ سے ڈالدین تھین وہ ٹوٹ گئین بعد ازان اپنی چالیس دن روزے رکھے تب وہ لوحین مرحمت ہوئین

وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ

اور چن لیے موسیٰ نے قوم سے اپنی ستر مرد ہمارے وعدہ کے لیے پھر جب پکڑ لیا انکو زلزلہ نے کہا اے رب

لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلَّا

اگر چاہتا تو ہلاک کرتا انکو پہلے سے اور مجھے بھی کیا ہلاک کریگا ہمکو اس کام پر کہ کیا احمقون نے ہم مین سے نہین یہ مگر

فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ

آزمائش تیری بہکاوے امتحان سے جسے چاہے اور رہنمائی کرے جسے چاہے تو ولی ہمارا ہی پس بخش ہمکو اور رحم کر ہم پر اور تو بہتر ہے سب بخشنے والون سے

موسیٰ اپنی قوم سے ستر مرد چنکر طور پر لائے موسیٰ حجاب نور مین اللہ تعالےٰ سے کلام کرتے اور یہ باہر سے سنتے کہنے لگے سنی سنائی کا کیا اعتبار دیکھین تو مانین اس گستاخی پر برق جلال چمکی پہاڑ تھرایا تمام بدن کانپنے لگا موت نے گھیر لیا حضرت کلیم یہ دیکھکر کہنے لگے اے رب رحیم اگر یہی منظور تھا تو گوسالہ بنانے سے یا حکم توبہ اور حضوری خاص سے پہلے ہی انکو اور اپنے بندے موسیٰ کو تو ہلاک کر ڈالتا تو اچھا ہوتا اس برق جلال سے تو بچے ہم یہان بامید ترحم آئے تھے مگر لینے کے دینے پڑے کیا ان نادانون کے قول وفعل سے ہم سبکو ہلاک کریگا یہ تو حضوری ہی کی آزمائش تھی شعر دیدار مینمائی و پرہیز میکنی ۰ بازار خویش و آتش ماتیز میکنی ۰ نہ انھین یہان بلاتے اور نہ کلام دلکش سناتے نہ دیکھنے کی ہوس ہوتی تو اپنے امتحان سے جسے چاہے بہکا دے اس لیئے کہ تیری آزمائش مین کون ٹھہر سکتا ہی اور جسے چاہے بدستگیری توفیق و باعانت تحمل و طلب ثابت قدم رکھے ہدایت فرمائے تو ہی ہمارا مولی اور مالک ہی پس ہمکو بخش اور ہمپر رحم فرما تو سب بخشنے والون سے بہتر ہے۔

وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ قَالَ عَذَابِي

اور لکھ ہمارے لیے اس دنیا مین نیکی اور آخرت مین ہمنے راہ پائی تیری طرف کہا عذاب اپنا

أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ

پہنچاؤنگا اُسے جسے چاہونگا اور رحمت میری گھیرے ہوئے ہی ہر شی کو پس لکھونگا رحمت کو انکے لیے جو ڈرتے ہین

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ

اور دیتے ہین زکوۃ اور وہ آیتون پر ہماری ایمان لاتے ہین

اے رب ہمارے لیئے دنیا مین اچھائی اور آخرت مین نجات لکھدے ہمنے تیری طرف راہ پائی یعنے رجوع اور توبہ کی فرمایا میرا عذاب تو اُسی کے لیئے ہے جسے مین چاہون اور میری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہی اب بھی اپنی رحمت اُن لوگونکے لیئے ثابت اور لازم کیئے دیتا ہون جو متقی اور سخی ہین یعنے ہر کام مین مخالفت

امر سے بچتے ہین مال راہ خدا مین صرف کرتے ہین اور ہمارے احکام اور آیات پر ایمان لاتے ہین ف حضرت موسیٰ کی دعا سے وہ لوگ زندہ ہو گئے اور دنیا مین ایک زبردست بادشاہت بنی اسرائیل کو عطا ہوئی اور آخرت مین انکے لئے نجات و مراتب علیا ملے جبتک لوگ توبہ اور تقویٰ اور ایمان پر رہے معالم وعدہ رحمت پر شیطان نے کہا مین بھی شئے ہون نازل ہوا رحمت مطیع کے لئے ہے کافر محروم ہے نظر مشیت کی تخصیص عذاب سے اگر اسلئے ہے کہ رحمت بدون ارادۂ الٰہی ہوتی ہے تو باطل ہے اور اگر دونو مشیت پر موقوف ہین تو تخصیص لاحاصل جواب ازل مین مشیت ہو چکی ہے کہ وعدۂ انعام مین خلاف نہو اور وعید عذاب مین گاہ گاہ عفو بھی ہوتا رہے لہذا مشیت کا تعلق دو امر دو سے فرمایا ایک استحقاق دوسرے حصول مثلاً مشیت الٰہی مین قرار پا چکا ہے کہ ہر مطیع مرحوم و عاصی معذب ہونیکا مستحق ہے اور جب کوئی اطاعت یا عصیان کرتا ہے یہ استحقاق بمشیت خاصہ قائم ہو جاتا ہے مگر حصول رحمت و عذاب کیلئے دوسری مشیت مطلوب ہے پس انعام و ترحم کا تعلق حصول و استحقاق دونو سے معاً ہو جاتا ہے تاکہ کوئی مستحق محروم نرہے لہذا ہر مطیع مرحوم ضرور ہے اور اخذ و عذاب کا تعلق اولاً استحقاق سے ہوتا ہے بعد وقوع عصیان حصول عذاب سے متعلق ہو یا معاف فرمایا جاے اسی لئے ہر عاصی کا معتوب ہونا ضرور نہین ؎ کلمہ مَن ذوی العقول کے لئے خاص ہے پس عذاب عاصیان انس و جن کے لئے ہے اور رحمت ہر مخلوق پر عام ہے ؎ وجود و تخلیق و ربوبیت متعلقات رحمت سے ہین پس وہ اصل و عام ہوے اور انتقام عاصی کا تعلق غضب سے ہے پس وہ ضمنی و خاص ہوے اسی لئے فرمایا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ اور مین نے اپنی ذات پر رحمت لازم کر لی ہے نظر اولاً فرمایا میری رحمت ہر شے پر محیط ہے پھر فرمایا کہ مطیعون کے لئے لکھے گئے جواب وہ رحمت جو ہر شئے کو شامل ہے رحمت تخلیق و ربوبیت و نصیحت ہے اور یہ رحمت انعام نجات و قبول ہے ربط ذکر رحمت کے ساتھ ہی حضرت رحمۃ للعالمین کی مدح و ثنا فرمائی اور بتادیا کہ رحمت کے خواہان ہو تو اسی در پر آؤ۔

الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ

جو پیروی کرتے ہین رسول نبی امی کی جسے پاتے ہین وہ لکھا ہوا پاس اپنے توریت

وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ

اور انجیل مین حکم کرتا ہے انکو اچھی باتون کا اور منع کرتا ہے انکو بری باتون سے اور حلال کرتا ہے ان پر پاک چیزین اور حرام کرتا ہے

عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ

ان پر بری چیزین اور اتارتا ہے انسے بوجھ انکے اور قیدین جو تھین ان پر

یہ آیہ کریمہ حضرت کے اوصاف مین ہے صفت اول رسول فرستادہ دوم نبی خبر دینے والا وہ مرد جسے اللہ تعالیٰ

نے بغرض ہدایت خلق مقبول و مبعوث فرمایا ہو پس بیغمبر گناہون سے معصوم غضب عزل سے مامون تمام خلق سے مکرم واجب الاطاعت اکمل البشر ہی شعر ہی نبوت کمال وصف بشر کوئی اُسکا نہو سکی ہمسر سوم اُمّی ان پڑھ جیسا ماکے پیٹ سے پیدا ہوا ہمارے حضور کا یہ بڑا معجزہ تھا کہ نہ تعلیم پائی نہ لکھا پڑھا اور زمین و آسمان کے علوم ظاہر فرمائے چہارم یہ کہ آسمانی کتب میں آپ ممدوح ہین پنجم معروف پر حکم کرتے ہین ششم منکر سے روکتے ہین ہفتم پاک چیزونکو حلال کرتے ہین زاہدی طیبات جیسے مرا گوشت شتر وپیہ گاو و گوسفند جو بنی اسرائیل پر حرام تھا معالم بحیرہ و سائبہ وغیرہ جیسے کفار نے حرام ٹھہرالیا تھا کبیر وہ چیزین جسے طبع سلیم پسند کرے اور شرع مین ممنوع نہو **ف** وہ چیزین جو موجب خبث ظاہر نہون یعنے عوارض و مضرات جسمانی پیدا نکرین اور باعث خبث باطن نہون یعنے اخلاق ردی اور قساوت قلب و غفلت روح و تنفر ملائکہ اور بعد رحمت کے باعث نہون ہشتم خبائث حرام کرتے ہین زاہدی شراب و خنزیر وغیرہ احمدی (خبیث) خون و مذبوح لغیر اللہ۔ اور رشوت۔ سود مال حرام وغیرہ نہم بوجھ اُتارتے ہین یعنے وہ سخت احکام جو شرائع سابقہ مین تھے جیسے حرمت مال صدقہ۔ و قطع عضو زانیہ و پارچۂ نجس وغیرہ **حاصل** رحمت کے وہ ایمان والے سزاوار ہین جو ہمارے نبی اُمّی یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی بھی کرتے ہین **ف** اتباع یہان عام ہی مجرد تصدیق اور یہ اُمم سالقہ کے لیئے تھی کہ آپکے اخبار دیکھکر آپکی نبوت کو حق جانین جسطرح ہمپر لازم ہی کہ امام مہدی آخر زمان کی تصدیق و اتباع لازم سمجھے رہین (تصدیق و تعمیل) اور یہ اُنپر لازم ہی جو آپکے زمانے مین تھے یا آپکے بعد ہونگے ابن کثیر آپ ایک یہودی پر گزرے جو توریت کھولے اپنے لڑکے کی لاش پر پڑھتا تھا فرمایا مین تجھے اُس ذات کی قسم دلاتا ہون جسنے توریت اُتاری تو اپنی کتاب مین میرا بیان پاتا ہی اُسنے سر ہلایا یعنے نہین وہ لڑکا بولا قسم ہی اُسکی جسنے توریت اُتاری ہم آپ کے اوصاف توریت مین پاتے ہین اور کلمہ شہادت پڑھا آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس سے اس یہود کو اُٹھاؤ پھر آپ اُسکی نماز اور کفن کے متولی ہوئے **در منثور** قتادہ سے منقول ہی کہ حضرت موسی نے حق سبحانہ تعالے سے عرض کی کہ مین الواح توریت مین پاتا ہون کہ ایک امت خلق مین آخر اور دخول جنت مین سابق ہوگی۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اُنکا شیوہ ہی پہلی اور پچھلی کتابونپر ایمان لائینگے۔ خروج دجال تک جہاد کرتے رہین گے۔ اُنکی انجیل یعنی کلام الٰہی اُنکے سینونمین ہوگی حفظ پڑھینگے (کہا قتادہ نے حافظہ جیسا اس اُمت کو عطا ہوا کسیکو نہین ملا) اپنے صدقات خود کھاینگے اور ثواب پائینگے۔ قصد خیر پر ایک نیکی اور عمل پر دس نیکیان سات سو تک ملینگی۔ اور برائیان صرف

ارادے سے نلکھی جائینگی - ای اللہ تو انھیں میری امت بنادے ارشاد ہوا یہ امت احمد کی ہے
تب موسٰے نے کہا پھر مجھی کو آپکی اُمت بنا ارشاد ہوا اے موسٰی ہمنے تمکو اپنی رسالت و کلام سے برگزیدہ
کیا ہے تو موسٰی خوش ہو گئے - ابن عباس سے مروی ہر کہ جب موسٰی نے توریت مین حضور کے فضائل
دیکھے تو حق سبحانہ تعالٰے سے کہا مین نے ایک اُمت کی تعریف دیکھی غر محجل یعنی پیشانی نورانی روشن
ہاتھ پانو - صراط پر بجلی کی طرح گزرینگے - پانچ وقت کی نماز پڑھینگے - نصف ساق تک اُنکے ازار ہونگے -
آفتاب کے وقتو نکا لحاظ رکھینگے اُنکا منادی ندا کریگا - تجھے ہر پستی و بلندی مین پکارینگے اُنکی تلوارین برہنہ
ہونگی - اُنکی نیکو نکی شفاعت بدو نکے حق مین مقبول ہوگی - مکہ معظمہ کا حج کرینگے - تیری راہ مین
صف بستہ ہوکر لڑینگے اُنپر صبر پورے طور پر ڈالا جائیگا - گناہ اُنکے وضو سے دُھل جائینگے اور نماز کا
ثواب زائد پائینگے اُنپر غنیمت حلال ہوگی - تمام زمین اُنکے لئے مسجد و طہور ہوگی تیرے ذکر کیطرف
ایسی رجوع ہوگی جسطرح چڑیونکو اپنے گھوسلون کیطرف غصے مین لا الہ الا اللہ پڑھینگے اور جھگڑے
کے وقت سبحان اللہ کہینگے اُنکے اعمال اور ارواح کے لئے دروازے آسمانون کے کھل جائینگے
ملائکہ انھیں بشارت دینگے - انھیں مصیبت کے وقت نماز اور استرجاع عطا کیا جائیگا - تو اُنپر صلوٰۃ
بھیجیگا - اُنکے نیک بے حساب اور متوسط آسان پرسش کے بعد جنت مین جائینگے اور گناہگارونکی
مغفرت ہوگی - یہ کون لوگ ہین اے اللہ - فرمایا یہ اُمت محمد کی ہے عرض کی مجھے بھی اُنمین کر
فرمایا تو اُنمین سے ہے اور وہ تجھسے مگر تجھے ہمنے کلام و پیغام سے فضیلت دی تو ہماری شکر
گزاری کرو - پھر کہا اے رب توریت مین ہے کہ ایک قوم قیامت مین اُٹھے گی جنکی صفون سے مشرق
و مغرب بھر جائیگا - اُنپر موقف محشر آسان ہوگا اُنکے فضل و کرامت کو کوئی نہ پائیگا - اپنے فرش پر
مرینگے اور شہید ہونگے - تیرے دین مین کسی کے ملامت کی پروا نکرینگے - مومنین کے سامنے عاجز
کفار پر سخت ہونگے جب تک جنت مین نہ جالین دوسرو نپر جنت حرام رہیگی - اُنکے علما ایسے ہونگے
کہ گویا نبی کے درجے پر ہین - دسترخوان پر بیٹھینگے اور اُٹھنے سے پہلے گناہ اُنکے بخشدئے جائینگے
یہ کون لوگ ہین ارشاد ہوا اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (خلاصہ روایات درمنثور)

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ؁

بس جو　ایمان لائے اُسپر اور تعظیم کی اُسکی اور مدد کی اُسکی اور پیروی کی اُس نور کی جو　اُتارا گیا ساتھ اُسکے　وہی فلاح پانیوالے ہین

بس جو لوگ اس نبی امی پر ایمان لائے اور آپکی تعظیم کی اور مدد مین حاضر رہے اور اُس نور کے
جو اُنکے ساتھ اُتارا گیا یعنے قرآن و امر حق اُسکے پیرو ہو گئے وہ کامیاب ہوئے **بخاری**

ابوبکرؓ و عمرؓ مین ایک بار کچھ گفتگو ہوئی اور حضرت کی باتون سے حضرت صدیق کو غصہ آگیا اور عمر بھی خفا ہو کر چلے گئے جب یہ دونو یار باصفا ایک دوسرے سے خفا جدا ہوئے تو حضرت صدیق نے سبقت کی اور پیچھے پیچھے کہتے جاتے کہ اے عمر جانے دو در گزر کرو مگر حضرت فاروق اپنے غصے مین کب سنتے تھے دروازہ بند کر لیا حضرت صدیق رسول اللہ صلعم کی خدمت مین حاضر ہوئے حضور اپنے یار جان نثار کے بشرے سے پہچان گئے اور فرمایا اَمَّا صَاحِبُكُمْ هٰذَا فَقَدْ غَامَرَ تمھارے ساتھی یعنے ابوبکرؓ کسی سے لڑے ہوئے آئے ہین کہا ابو ردا نے کہ پھر عمر بھی نادم ہوئے اور حضور مین آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے اور حضور مین یہ قصہ پر غصہ عرض کیا یہ سننا ہی تھا کہ مزاج نازک برہم ہوا اور آپ غضبناک ہوئے اب مصاحب پیغمبر ابوبکرؓ کی یہ کیفیت ہوئی کہ بار بار عرض کرتے کہ یا رسول اللہ خدا کی قسم ہے کہ خطا میری تھی مینے زیادتی کی تھی تب حضور نے فرمایا اے لوگو هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْ لِيْ صَاحِبِيْ کیا تم میری خاطر سے میرے دوست ابوبکرؓ کا ستانا نہ چھوڑوگے جب مینے کہا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ تم سب نے کہا كَذَبْتَ تو جھوٹھا ہے اور ابوبکرؓ نے کہا صَدَقْتَ آپ سچ فرماتے ہین

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۣالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

کہدیجیے اے لوگو مین فرستادہ اللہ کا ہون طرف تم سب کے وہ اللہ کہ اسکے لیے ہے بادشاہت آسمانونکی

وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْیٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

اور زمین کی نہین کوئی معبود مگر وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے پس ایمان لاؤ اللہ پر اور رسول پر اسکے جو نبی امی ہے

الَّذِیْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور کلمون پر اسکے اور پیروی کرو اسکی تاکہ تم راہ پا جاؤ

آپ کہدیجیے اے لوگو مین اللہ کا رسول ہون تم سب کیطرف وہ اللہ جو زمین و آسمان کا مالک مارنے جلانے پر قادر ہے اسکے سوا کوئی معبود نہین پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اسکے رسول پر جو امی ہین جو اللہ پر اور اسکے کلمات پر ایمان لاتے ہین اور انکی پیروی کرو تاکہ تم فلاح و نجات پاؤ **ف** پیغمبر پر دعوے و اظہار نبوت واجب ہے تا آپکی رسالت محکم

اور تمام مخلوق پر عام ہے ۳ آپ تعلیم خلق و استفادۂ ظاہر سے مستغنی تھے ۴ آپ کی اتباع
پر راہ راست پانا منحصر ہے اور آپ کا ایمان اور آپ کی اتباع قولی و فعلی فرض
۵ واعظ - ہادی - شیخ کو چاہیئے کہ خود تابع و عامل ہو توضیح یہ تو ثابت ہے کہ آپ سب کے
پیغمبر تھے مگر یہ امر کہ دوسرے انبیا کو عام نبوت نہ تھی یہاں سے مفہوم نہیں ہوتا لیکن حدیث
صحیح جسے شیخین نے روایت کیا شاہد ہے کہ نبوت عامہ آپ ہی کو ملی اور کسی کو نہیں ملی فرمایا
اُعْطِیْتُ خَمْسًا لَمْ یُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِیْ مجھے پانچ چیزیں ملی ہیں جو کسی کو مجھسے پہلے
نہ ملی تھیں اُن میں سے یہ ہے کہ میں تمام آدمیوں پر مبعوث ہوں - اور اسی کی طرف اشارہ
لطیف ہے کلام پاک میں کہ محمد ہمارے رسول ہیں اور ہم زمین و آسمان کے مالک
پس سزاوار ہے کہ محمد بھی زمین و آسمان کے پیغمبر ہوں

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝

اور قوم موسیٰ سے ایک جماعت ہے راہ دکھاتی ہے ساتھ حق کی اور ساتھ حق کی انصاف کرتے ہیں

اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کے ساتھ دوسرونکو رہنمائی کرتا ہے اور حق سے
عدل و انصاف کرتا ہے - اس قوم محمدہ ح میں اختلاف ہے کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ اس سے
مراد عبد اللہ بن سلام وغیرہ ہیں اور کہا صاحب معالم و درمنثور و ابن کثیر وغیرہ نے
کہ یہ ایک قوم ہے بنی اسرائیل سے جب ان میں قتل انبیا و معاصی زیادہ ہوئے ایک گروہ
نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اُن کو نافرمانبرداروں سے علٰحدہ کردے دفعۃً ایک
سرنگ نمودار ہوئی اوس میں یہ لوگ در آئے انکے ساتھ نہر جاری اور نور کے چراغ
روشن ڈیڑھ برس تک برابر چلے گئے ایک زمین میں نکلے جہاں کیڑے مکوڑے اور
حیوان تھے اور وہیں بود و باش اختیار کی کنکریاں وہاں کی دُر و یاقوت ہیں اور
چاندی سونے کے پہاڑ وہ کوئی کام نہیں کرتے ہر صبح کو پھل اور درختوں کے
پتے انکی غذا و لباس کے لیئے دروازوں پر مہیا ہو جایا کرتے ہیں - اون میں بغض
حسد ظلم معاصی نہیں ، شب معراج حضور کا اون لوگوں پر گذار ہوا تو آپ نے
اُنسے باتیں کیں جبرئیل نے کہا تم جانتے ہو کہ کس سے باتیں کر رہے ہو بولے ہمکو نہیں معلوم -

جبرئیل نے کہا یہ نبی عربی و رسول امی ہین تو وہ لوگ آپ پر ایمان لائے اور عرض کی یا رسول اللہ
ہمکو حضرت موسی نے وصیت فرمائی تھی کہ جو تم مین کا احمد مجتبی کی زیارت سے مشرف ہو میرا سلام
شوق عرض کرے آپنے کہا السلام علیکم وعلی موسی۔ پھر اونہین قرآن کی دس سورتین سکھائین اور
نماز و زکوۃ کا حکم دیا اور یہ کہ یہین رہین اور ہفتہ کو چھوڑین جمعہ اختیار کرین۔ کہا اکثر نے کہ
وہ لوگ بیت المقدس مین تھے اور اب چین کے اوس طرف ہین اور کہا بعض نے اندلس کے دوسرے
جانب ہین نہ وہ ادہر آسکتے ہین نہ کوئی وہان جا سکتا ہی اور صحیح کہا اس تقریر کو صاحب معالم نے
اور تضعیف کے صاحب تفسیر کبیر نے **ف** قرآن مین تو صاف صاف یہ ہی کہ موسائی سبکی سب براہ
نہ تھے حق نما و حق آگاہ بھی ہین خواہ یہ گروہ منتشر و مختلط ہو جیسا کہ مسلمانین علماے ربانی
و صوفیہ حقانی۔ خواہ مخصوص و علیحدہ ہو جیسے ہم مین اصحاب صفہ بلکہ تمام اصحاب باصفا اور
نظیر اسکی امت محمدیہ مین بھی مذکور ہے فرمایا تم لوگ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے ہو یا حدیث صحیح
مین وارد ہوا میری امت سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب رہیگا۔ اور عام طور پر بھی ارشاد ہوا
وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ صفحہ (۱۴۴) **وہم** بعد نسخ یہودیت وعموم
اسلام قوم موسی کیون فرمایا محمدی کہا ہوتا **دفع** ممکن ہے کہ بغرض اظہار نسبت فرمایا ہو یا شرف اظہار
بعض یہود مقصود ہو کہ ایسے خدا دوست موسائی تھی یہودیت مین بھی خدا پرست رہے اور اسلام مین بھی نور علی نور
ہوے **وہم** کیا سبب ہی کہ نئی نئی آنکھین اوسپر یورپی عینکین اور برقی روشنیان ور اتنے اتنے بڑے
شہر نظر نہ آئین یہ مشاہدے کے خلاف ماننا آنکھو مین خاک ڈالنا ہی **دفع** کیا آپ تمام خدائی پر محیط ہین
یاجوج و ماجوج کے شہر مسکن اصحاب کہف۔ سورج کا گرم چشمے مین ڈوبنا۔ وہ پانی جہان حضرت موسی کی
مچھلی جی گئی تھی یہ تمام مقام جو قرآن اور صحیح احادیث مین بھی مذکور ہین آپکو دیکھنا نصیب ہے ہو جو یہ تعجب
و انکار ہے ابھی دو دن کی بات ہی آپکو امریکا بھی معلوم نہ تھی اور اللہ ہی جانے کتنی جزیرے ابھی
اور مخفی ہین یہ کھلے کھلے نشانیان اپنی کوتاہ نظری اور بے خبری کے دیکھ رہے ہو پھر وہی خود رائی حضرت سلامت
اللہ تعالی قادر مطلق ہی جسے چاہے چھپائے جسے چاہے دکھائے بندے کے حق مین خیر یہی ہی کہ جو سنے
مانے سر نہ ہلائے **وہم** ایسے روایات کی سند **جواب** اسکا ضعف و قوت محققین پر مخفی نہین اگر صحیح ہی تو بسر و چشم اور ضعیف
ہو تو نہ قرآن اسپر محمول و مخصوص ہے نہ کوئی امر مخالف نصوص کچھ مضائقہ نہین البتہ کذب صریح و خلاف صحیح قبیح و مساوی اختراع واجب ہے

وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

اور جدا جدا کر دیے ہمنے اونکے بارہ قبیلے گروہ گروہ اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسی کے جب پانی مانگا اوس سے

قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ

قوم نے اونکی کہ مار عصا سے اپنے پتھر کو پس پھوٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے بیشک جان لیا ہر شخص نے گھاٹ اپنا

ہمنے بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے کردیے یعنی یعقوب کے ہر بیٹے کی اولاد سے ایک گروہ جداگانہ ہوگیا اور جب وادی مین یہ لوگ پیاسے ہوے اور موسی سے پانی مانگا ہمنے موسی پروحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو اوس سے بارہ چشمے نکل آئے ہر قبیلے نے ایک چشمہ اپنے لیے کرلیا صفحہ (۳۹) جلد ۱

وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ

اور سایبان کردیا ہمنے اونپر ابر کو اور اوتارا ہمنے اونپر من اور سلوی کھاؤ پاک چیزون سے

مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

جو دین ہمنے تمکو اور نہین ظلم کیا ہمپر و لیکن تھے وہ جانونپر اپنے ظلم کرتے

اور ہمنے اونپر دھوپ سے بچانے کے لیے (تیہ) مین ابر کردیا جو اونپر سایہ کیے رہتا اور اونپر آسمان سے من و سلوی اوتارا کھاؤ پاک و حلال چیزین جو دی گئین اور اون لوگون نے ناشکری اور سرکشی کرکے ہمپر ظلم نہین کیا بلکہ اپنی جان پر خود ظلم کیا اس لیے کہ اُسکا وبال اونہین پر ہی صفحہ ۳۷ جلد ۱

وَاِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُوْلُوْا

اور جب کہا گیا اونسے رہو اس قریے مین اور کھاؤ اوس سے جس طرح چاہو اور کہو

حِطَّةٌ وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْۗـٰٔتِكُمْ ۭ سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

حطہ اور داخل ہو دروازون مین سجدہ کرتے بخشدینگے ہم واسطے تمہارے خطائین تمہاری اب زیادہ دینگے احسان کرنیوالونکو

جب ہمنے بنی اسرائیل سے کہا کہ اس شہر یعنی بیت المقدس یا اریحا مین جاکر رہو اور جو چیز جی چاہے کھاؤ اور داخل ہوتے وقت دروازے مین سجدہ کرو اور (حطہ) یعنی عفو کہو ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور جو لوگ شکر کرتے ہین اونہین زیادہ نعمتین عطا فرماینگے صفحہ ۳۸ جلد ۱

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ

پھر بدل دیا اونہون نے جو ظالم ہوگئے اونمین قول خلاف اوسکے جو کہا گیا اونسے پھر بھیجا ہمنے اونپر عذاب

السَّمَاۗءِ بِمَا كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ۝ع

آسمان سے بسبب اوسکے کہ تھے ظلم کرتے

یعنے جو لوگ نافرمانبردار تھے اونہون نے بجاے کلمہ (حطہ) کے دوسری بات کہی یعنے حنطة (گیہون) کہنے لگے تو ہمنے اونپر عذاب آسمانی و مرگ ناگہانی نازل کی اور یہ سزا اوسکی تھی جو وہ نافرمانبرداری اور سرکشی کرتے تھے صفحہ (۳۸) جلد ۱

ع ۱۰ ۵

وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ

اور پوچھیے اونسے اوس قریہ سے کہ تہا کنارے پر دریا کی جب تجاوز کرتے تہی ہفتے کے دنمین جبکہ آتین اونکے پاس

حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ

مچھلیان اونکی دن مین ہفتے کے کہلم کہلا اور جسدن نہ ہفتہ کرتے نہ آتین اونکے پاس ایسے ہی آزمایا ہمنے اونکو بسبب اوسکے کہ تہے حکم کی مخالفت کرتے

اور آپ اے رسول اللہ بنی اسرائیل سے پوچھیے اوس بستی والون کا حال جو دریا کے کنارے پر رہتے تھے (اسکا نام ایلیا تہا اونکو ممانعت تہی کہ ہفتے کے دن مچھلی کا شکار نکرو) جبکہ وہ تعدی اور تجاوز کرتے تھے ہفتے کے دن اور مچھلیان پکڑتے۔ اسطرح کہ جب ہفتے کا دن ہوتا مچھلیان ظاہر طور پر کنارے آجاتین اور جب ہفتے کا دن نہوتا تو دریا مین رہتین باہر نہ نکلتین ہم فاسق وگناہگار قوم کو یونہین آزمایش مین ڈالتے ہین

وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا

اور جب کہا ایک گروہ نے اونمین سے کیون نصیحت کرتے ہو اوس قوم کو کہ اللہ اونکو ہلاک کرنیوالا یا عذاب کرنیوالا ہی اونکو عذاب

شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ

سخت بولے واسطے عذر کے طرف تمہارے رب کے اور شاید وہ ڈرین

آخر کار اوس قوم کے تین حصے ہوگئے ایک وہ جو شکار پر آمادہ ہوگئے اور مچھلیان پکڑنے لگے دوسرے وہ جو خاموش تھے نہ شریک ہوتے نہ منع کرتے تیسرے جو خود بچتے اور دوسرونکو بچاتے عذاب الٰہی سے ڈراتے تو ان چپ رہنے والون نے نصیحت کرنے والونسے کہا تم کیون نصیحت کرتے ہو اللہ اونہین ہلاک اور عذاب کرنے والا ہی تمہین اس ڈر سے فائدہ بولے ہم اسلیے نصیحت کرتے ہین کہ ہمکو بحضور رب تمہارا عذر ہو اور شاید کہ وہ سوچین اور ڈرین اور بچ جائین

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ

پھر جب بہول گئے وہ کہ نصیحت کی گئی اونکی نجات دی ہمنے اونکو جو منع کرتے تھے برائی سے اور پکڑلیا ہمنے اونہین جنہون نے

ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ

ظلم کیا بری عذاب مین بسبب اوسکے کہ تھے نافرمانبرداری کرتے

جب وہ لوگ حکم الٰہی اور ممانعت حضرت داؤد علیہ السلام جو اونکے پیغمبر تھے بہول گئے اور مچھلیون کے شکار سے باز نہ آئے تو اس نصیحت کرنے والون کو ہمنے بچا لیا اور جو ظالم تھے بوجہ شکار کے یا بوجہ سکوت و مرابطت و مخالطت اہل فسق کے اون دونونکو سخت عذاب مین

گرفتار کیا اور یہ سب سزا تھی نافرمانبرداری کے

فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕیْنَ ○

پہر جب سرکشی کی اوس سے کہ منع کیے گئے تہے اوس سے کہا ہمنے اون سے ہو جاؤ بندر پہٹکارے ہوئے

یعنی اوس مخالفت و مخالطت کی سزا مین حکم ہوا کہ بندر ہو جاؤ وہ لوگ مسخ ہو کر تین دن کے بعد مر گئے اور کہا گیا کہ ایک فریق بندر دوسرا سور ہو گیا (یہ تمام قصہ صفحہ ۳۹ جلد اول مین بتفصیل ہے)

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْهِمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَنْ یَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ

اور جب اطلاع دی رب تیرے البتہ بہیجیگا اونپر روز قیامت تک اوسے کہ چکہائے اونکو برا

الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِیْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

عذاب بیشک رب تیرا جلد عذاب کرنیوالا ہے اور بیشک بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے

یعنے بعد عصیان و سرکشی کے اللہ تعالی نے حکم دیا کہ ہم تمپر اوسے مسلط و معین کرینگے جو عذاب سخت پہونچاتا رہے اور یہ عذاب و ذلت وقتی نہو بلکہ دائمی قیامت تک رہے اسمین کچہ شک نہین کہ پروردگار عالم بہت جلد حساب کرتا ہے جیسا کروگے پاؤگے اور غفور رحیم بہی ہے اگر نادم و تائب ہوگے بخشے جاؤگے اشارہ ہے کہ اگر یہود مطیع و مومن ہون گے تو عزیز و کامیاب مغفور ہو جائینگے ورنہ اون کی خیانتوں کا حساب لیا جاے گا ابن کثیر مراد آنحضرت ہین جنہون نے دائمی طور پر یہود کو ذلیل و حقیر و مغلوب و معذب کر دیا **ف** یہ اللہ کا وعدہ ہے یہود کی ذلت کی نسبت بدون اسلام اونہین بچاؤ نہین

وَ قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ٘ وَ بَلَوْنٰهُمْ

اور ٹکڑے ٹکڑے کیا ہمنے اونہین زمین مین گروہ گروہ اونمین سے نیک ہین اور اونمین سے سوای اسکے اور آزمایا ہمنے اونکو

بِالْحَسَنٰتِ وَ السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ○

بہلائیون اور برائیون سے شاید وہ رجوع کرین

اور اون کی جماعت کو پریشان کر دیا مختلف بلاد مین آباد ہین اونمین سے بعضے صالح بعضے غیر صالح ہین اور ہمنے اونکو آزمایا کثرت مال و عیال و صحت عطا فرمائی کبہی فقر و فاقہ و مصیبت ڈالی شاید وہ اللہ کی طرف رجوع کرین **ف** معلوم ہوا کہ انقلاب حوال اسلیے ہے کہ بدلنے والی کی طرف پہرین۔ کافر ایمان لائے۔ عاصی متقی بنجاے۔ متقی ترک مقصود و فنائے وجود پر کمر باندہی اگر انقباض ہے تو کثرت ذکر ندامت مجاہدہ کے طرف رجوع کرے اگر نعمت بسط ہو تو ماسواسے ہمت بلند شکر و رضا کے ساتھ اپنی طلب و پسند کو ناپسند رکہے

اور کہے اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ سپردم تو مایہ خویش را معالم صلحا سے مراد وہ یہود ہین جو آپ پر ایمان لائے یا وہ جو ما ورا ئے ارچین رہتے ہین اور شریر اپنے اکفر پر مصر حضور کے منکر تہے مگر سیاق قرآن بتاتا ہی کہ یہ اگلون کا حال ہے حضور کے زمانے مین نہ تھے جیسا کہ فرمایا

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ يَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ

پہر جانشین ہوے پیچہے اونکے ناخلف وارث ہوے کتاب کے لے لیلیتے ہین اسباب اس کمینے کا اور

يَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُ لَنَا ۚ وَاِنْ يَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ يَاْخُذُوْهُ ۭ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ

کہتے ہین بخشدیا جائیگا ہمکو اور اگر آئے اونکے پاس اسباب مثل اسکے لے لین اوسے کیا نہین لیا گیا اونسے

مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ ۭ وَالدَّارُ

عہد کتاب کا یہ کہ نہ کہین اللہ پر مگر سچ اور پڑہین جو اوسمین ہی اور گہر

الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

پچھلا اچہاہی اونکے لیے جو ڈرتے ہین آیا پس نہین سمجہتے

خلیفہ جانشین جو کسی کے بعد ہو مراد یہان اولاد اور آنے والے نسلین ہین معالم **خلف** بفتح لام جانشین و بدل صالح پس فتحہ بدح کے لیے ہے ۔ اور بسکون لام اولاد بد و بدل بد اسمین جمیع و واحد ایک ہی **عرض** اسباب غیر نقدین یہان مراد دنیاوی فائدے مالی ہون یا صرف تلذذ و سرور نفس سے متعلق ہون **ادنی** دنو سے یعنے پست تر یا دنیا سے مشتق ہی یعنی قریب و متصل تر بفنا بہر حال مراد دنیا ہی **حاصل** پہر بعد اون کے دوسرے لوگ آئے اور اونکے جانشین ہوے اور کتاب یعنے توریت کے وارث بنے مال و جاہ دنیا کو حاصل کرتے حلال ہو یا حرام اور کہتے یہ بخشدیا جائیگا اگر او نہین اور بہی ایسے مال دے تو لے لین اور کچہ پروا نکرین کیا اون سے اللہ تعالی نے وعدہ محکم نہ لیا تہا کہ توریت کی اتباع کرنا اور اللہ کی طرف غلط بہتان نہ منسوب کرنا جو سچی بات ہی وہی کہنا اور جو کچہ توریت مین ہی وہی پڑہنا اور یہ کہ آخرت کا گہر متقیون کے لیے خیر و بہتر ہے کیا یہ لوگ اتنا بہی نہین سمجہتے یہ بیان ہے یہود موجودہ کا جو آپکو اللہ کا بیٹا اور دوست سمجہتے اور برابر رشوتین اور سود اور ہر قسم کے بری باتین جاری کر لین تہین اور بجاے حق بتانے کے اللہ اور اللہ کی کتاب پر اتہام لگاتے اپنے موافق مسئلہ بتاتے **ف** گو یہ آیت عام ہی ہر مسلمان قرآن کا وارث اور اوسکے عمل و حکم کا مجاز ہے لیکن مخصوص علما اور مشایخ اور امراے قوم کے لیے بہت بڑی عبرت کا مقام ہی

کہا اونہون نے دنیاوی فائدون کو مقصود و مطلوب نہین بنا لیا۔ کیا یہ بے الکل نہین کہتے
کہ ہماری خطائین تو بخشدی جائینگی اور اسلیے نہین کہ اللہ کی رحمت اور پیغمبر کی شفاعت
کا شکریہ ہو بلکہ اسلیے کہ غضب اور حساب روز قیامت سے بے پروا رہین تقویکی ضرورت نرہے
کیا اون سے وعدہا ے حلفی نہین لیے گئے کہ ہم اللہ اور اوسکی کتاب بلکہ کسی امر شرع مین دلسے کوئی بات نگڑھینگے
پھر یہ امر کہ ہم قطعی جنتی ہین کچہ بہی کیون نکرین سجو ہمارے اگلون نے یا خود ہمارے نفسون نے ایجاد کیا وہ ضرور مقبول
خدا ہی کہان سے نکالا گیا اون کے پاس وحی آتی ہے جبرئیل سے سرگوشی ہوتی ہے لا حول لا قوۃ

وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ۝
اور جو　مضبوط پکڑتے ہین کتاب کو　اور قائم کرتے ہین نماز　ہم　نہ　ضائع کرینگے ثواب نیکی کرنیوالون کا

جو لوگ کتاب کو دستور العمل بنا ہین ہر کام اوسکے حکم سے کرتے ہین اور نماز قائم رکھتے ہین تو ہم اون صلحا کا اجر ضائع
نکرینگے ف عمل بالقرآن مین سب نیکیان آگئین نماز کا ذکر تخصیص دلالت کرتا ہے کہ اور اعمال سے نماز کا اہتمام زیادہ چاہیے

وَاِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ خُذُوْا مَآ
اور جب اوٹھا لیا ہمنے پہاڑ　سر پر اونکے گویا کہ وہ سائبان ہے اور سمجھے کہ پہاڑ گر پڑیگا　اونپر　لو　جو

اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ع
دیا ہمنے تمکو　قوت سے　اور یاد کرو　جو اوسمین ہے　تاکہ تم　پرہیزگار ہوجاؤ

اور یاد کرو وہ واقعہ کہ جب ہمارے حکم سے جبرئیل نے کوہ طور تمہاری سر پر کردیا جیسے سائبان اور تم سمجھ گئے
کہ اب یہ پہاڑ سر پر گر پڑیگا ہم پس جائینگے اوسوقت کہا گیا کہ جو کچہ احکام توریت مین ہین ان سب کو
باستحکام اختیار کرو اور جو اسمین لکھا ہے اوسے پڑھو اوسپر غور کرو تاکہ تم متقی ہو جاؤ در منثور طور
چار منزل پر تھا جب بنی اسرائیل نے قبول توریت مین عذر کیا یہ پہاڑ دو بازوون سے اوڑا اور اسکے
ساتھہ روشنی تھی جسمین گوناگون عذاب نمایان تھی اور بنی اسرائیل پر چھا گیا اور نداے غیب
آئی توریت کو مانو نہین تو ابھی نیست و نابود ہو جاؤگے باقی قصہ صفحہ (۴۱) جلد اول مین ہے

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۚ
اور جب نکالا تیرے ربنے　اولاد آدم سے　پشتون سے اونکی ذریت کو اونکی اور گواہ بنایا اونکو　نفسونپر اونکے

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ ۝
کیا نہین ہون مین رب تمہارا بولے ہان گواہ ہوئے ہم (مبادا) کہ کہو تم دن مین قیامت کے ہم تھے　اس سے　بیخبر

وہ واقعہ یاد کرو جب اللہ تعالے نے آدم کی پشت سے اونکی اولاد نکالی اور پوچھا مین تمہارا رب ہون

سبنے کہا ہان فرمایا اوسپر گواہ رہو ایسا نہو کہ قیامت مین کہو ہمین تو خبر ہی نہ تہی **معالم** چونکہ ذریت آدم اوسے ترتیب سے نکلے تہے جسطرح دنیا مین پیدا ہونگے لہذا فرمایا (من ظہورہم) جب تک یہ سب روحین پیدا ہونیگی قیامت نہ آئیگی **ترمذی** جب آدم کو بنایا تو اونکی پشت کو دست قدرت سے مسح کیا ایک گروہ اولاد آدم کا نکلا اوسکی نسبت فرمایا یہ جنت کے لیے بنائی گئے ہین اور کام بہی جنتیون کا کرینگے پہر مسح فرمایا دوسرا گروہ نکلا اونکے حق مین ارشاد ہوا کہ یہ دوزخ کے لیے پیدا کیے گئے ہین کام بہی دوزخیون کے کرینگے - **ابن کثیر** آسمان وزمین اور آدم کو اس اقرار پر (کہ تو ہمارا رب ہے) گواہ بنایا - پہر آدم نے دیکہا کہ بعضے فقیر بعض غنی بعضے حسین بعض بدصورت مختلف الاحوال ہین عرض کی ان سبکو یکسان بنایا ہوتا فرمایا اسلیے کہ میری شکر گزاری کرین - تفاسیر سے مفہوم ہوتا ہی کہ یوم الست مین دو معاہدے لیے گئے (۱) عام وہ یہ تہا کہ اللہ تعالی نے ہم سب سے کلام کیا اور پوچہا مین تمہارا رب ہون - سب نے عرض کی بے شک وشبہ تو ہمارا رب ہی ارشاد ہوا یقین کرو نہین معبود میرے سوا مین تمہارا رب ہون نہین رب میرے سوا میرے ساتہہ کسیکو شریک نہ کرنا مین اوس سے بدلا لونگا جو میرا شریک ٹہرائے یا میرے پیغمبرون پر ایمان نہ لائے مین انبیا بہیجونگا جو میرا وعدہ تمکو یاد دلائین سبنے اسکا اقرار کیا پہر حق سبحانہ تعالی نے اونکی رزق وعمر وغیرہ لکہی (۲) خاص وہ صرف انبیا سے ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائین اونکے معین رہین جیسا کہ صفحہ جلد اول مین ہی **وہم** اگر اقرار اول کافی تہا تو چاہیے کہ جو شخص ساکت رہے نہ توحید کا اقرار کرے نہ انکار جیسے اکثر وحشی عوام کہ وہ توحید وغیر توحید دونو سے بیخبر ہین وہ کافر ہنو اسلیے کہ اقرار سابق ہی اور انکار غیر ثابت **دفع** وہ عہد تہا اور پیمان کا اقرار وفائے عہد ہی جسنے سکوت کیا یا انکار عہد شکن ہوگیا **وہم** جبکہ وہ اقرار پیمان یاد نہین تہا تو اوس اہتمام سے فائدہ **دفع** بیشک فطرت انسانی مین اقرار یوم الست داخل ومؤثر ہے سعادتمند اوسے نور سے چراغ روشن کر لیتے ہین بدنصیب اوسے بجہا دیتے ہین اگر آدمی اپنے نفس کو تعصب وتقلید قدیم سے خالی کرکے فکر کرے تو اسقدر کہ ایک قادر - واحد - خالق ہے ضرور سمجہ لیگا پہر اوسکے حفظ وشرح کے لیے انبیا وکتب کا جو یا اطاعت پر آمادہ ہوگا **ف** کلمہ الست سے ظاہر ہے کہ یہ مجرد اقرار نہ تہا بلکہ دلائل ربوبیت پیش فرمائے گئے تاکہ خوب ذہن نشین ہوجائے ابن عباس کے روایات سے ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی اور عقل کامل بہی اونہین عطا ہوئی تہی

ورنہ فائدۂ خطاب وعہد باقی نرہتا در منثور ہے معاہدۂ الست سنگ اسود مین امانۃً رکہا گیا ہے جسنے بحالت توحید اوسکا بوسہ دیا ہے قیامت مین حجر اوسکا شاہد ہے

اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا

یا کہو تم نہین شرک کیا مگر باپ دادانے ہمارے پہلے سے اور تہے ہم اولاد بعد اونکے تو کیا ہلاک کریگا ہمکو

بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○

اوس خطا پر کہ کی جہوٹہون نے اور ایسے ہی ظاہر کرتے ہین ہم نشانیان اور شاید وہ رجوع کرین

یا ایسا نہو کہ تم کہنے لگو شرک تو ہمارے باپ دادون نے کیا ہم اون کی اولاد تہے جو کرتے دیکہا کرنے لگے اے اللہ کیا ہمکو اون غلط کارون کی خطا پر ہلاک وگرفتار عذاب کریگا۔ اسی طرح ہم اپنے آیات مفصل ومشرح کرتے ہین تاکہ وہ لوگ سمجہین اور رجوع کرین اور کوئی عذر باقی نرہے ف معلوم ہوا کہ متبع خاطی معذور نرہیگا پس اہل ضلال کے عوام مقلد اور بدعتی شیوخ کے نافہم مرید اور ظالم سلاطین کے ملازم اور کسی آبائی رسوم بد کے پابند ماخوذ ومعذب ہونے سے نہین بچ سکتے ربط یوم الست کے معاہدے بہلانیوالون کے بعد دنیا کے عہد جدید واحسانات مزید فراموش کرنے والون کا احوال بیان فرمایا

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○

اور پڑہو اونپر خبر اوسکی کہ دین ہمنے اوسے نشانیان اپنی پہر نکل گیا اونسے پہر پیچہے پڑگیا اوسکے شیطان تو ہوگیا بہکنے والون سے

اے نبی کریم آپ اوس شخص کا قصہ انہین سنا دین جسے ہم نے اپنی نشانیان یعنی علوم خفیہ اور اسرار عجیبہ تعلیم فرمائے تہے پہر وہ اون علوم سے خارج ہوگیا اور شیطان نے اوسکا پیچہا کیا اور وہ راہ راست سے بہک گیا۔ اس باب مین کہ یہ کس بدنصیب کا ذکر ہے روایتین مختلف وارد ہوئین زیادہ تر گمان بلعام باعور پر ہی عرائس و معالم بلعام بن باعور نسل لوط علیہ السلام سے ملک بلقا مین رہتا بڑا عابد زاہد مستجاب الدعا تہا۔ اسے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم معلوم تہا جب حضرت موسیٰ نے جبارین پر جہاد کا عزم فرمایا مجاہدین کفر شکن نے زمین کنعان مین خیمے استادہ کیے اور شہر بلقا پر حملے کا ارادہ ہوا تو اہل بلقا نے بلعام سے کہا کہ موسیٰ مرد تند مزاج ہین یہان آئینگے تو ہمکو ہمارے ملک سے نکالدینگے آپ بددعا کرین وہ بولا تم کیسے بیوقوف ہو موسیٰ اللہ کے پیغمبر اون کے ہمراہ ملائکہ الٰہی کسکی مجال ہی کہ اون کے خلاف کرسکے میری دنیا وآخرت دونو خراب ہوجائنگی ایک روایت مین ہی کہ شاہ بلقا نے ڈرایا کہ اگر تو بددعا نکریگا

تو مین تجھے سولی پر چڑہا دونگا اور کبعض نے کہا اوسکی بی بی کے پاس لوگ بہت کچہ تحفے اور ہدیے لے گئے
اور اوسے آمادہ کر دیا الحاصل کسی وجہ سے بلعام نے استخارہ کیا (یہ دعا نکرتا تہا جبتک معلوم نکر لیتا
کہ یہ امر ہونے والا ہے) مخالفت ہوئی پہر عرض کی جواب نملا قوم نے کہا اگر اللہ تعالے اِس
امر سے ناراض ہوتا تو منع کرتا سکوت نیم رضا ہی تجھے اختیار ملا ہی جب بادشاہ کی تخویف اور قوم
کے زاری و تضرع یا بی بی کی ہٹ حد سے گزر گئی بلعام اپنے گدہے پر سوار ہوا اور مقام حسان
کی طرف جہان لشکر مجاہدین خیمہ زن تہا چلا راہ مین گدہے گر گر پڑتے یہ اوسے مارتا بجبر چلاتا
جب اوسے سواری کے رکنے اور گرنے سے تنبیہ نہوئی تو بحکم قادر مطلق گدہے بولے خرابی ہو تیری
اے بلعام تو کہان جاتا ہی نبی اللہ کی طرف تجھے سوجہہ نہین پڑتا کہ فرشتے میرے سامنے ہین مجھے پیچھے
پہیرے دیتے ہین بلعام یہ سنکر سجدے مین گر پڑا اور دیر تک رویا کیا فرشتے ہٹ گئے اور شیطان صاحب
آ پہونچے بعد مدت شیخ صاحب دم پر چڑہے ہین کہا اے بلعام چل دیکہہ تیرے رب نے تیری دعا قبول
کی اور فرشتونکو ہٹا دیا پہر بلعام چلا اور مقام حسان پر جاکر بد دعا کرنے لگا - جو بری بات بنی اسرائیل
کے حق مین کہتا اوسکی زبان سے قوم جبارین کا نام نکلتا اور جو دعاے خیر اون کے لیے کرتا زبان سے
بنی اسرائیل کا نام نکلتا تو اوسکی قوم نے کہا اے بلعام تجھے کیا ہوا ہی بولا مین کیا کرون اللہ غالب
ہی پہر زبان اوسکی نکل پڑی اور سینے تک لٹک آئی اور اپنی تباہی پر مطلع ہو گیا - بلعام نے کہا
اے لوگو میرا حال بد دیکہہ لیا اب مجھہ مین کوئی کمال نرہا ہان مکر و فریب بتاتا ہون تم اپنی قوم کی
خوبصورت عورتین بیجو کہ وہ لشکر مین سودا بیچنے جائین اور جو مرد اونہین صرف مین لانا چاہے
عذر نکرین اگر تم اس حیلے مین کامیاب ہو گئے تو ایک دم مین لشکر تباہ ہو جائیگا چنانچہ یہ شیطانی
فوج گئی بنی اسرائیل مین ایک شخص زمری سرداران قوم سے تہا اوسنے ایک عورت حسین کو جسکا
نام کبشا تہا پسند کیا اور حضرت موسیٰ کی حذمت مین اکر گستاخانہ کہا کہ آپ تو ضرور حرام بتائینگے
مگر مین تمہارا کہنا نمانونگا پہر خیمے مین لیگیا اِدہر قوم پر بلاے طاعون نازل ہوئی لوگ مرنے لگے
اور زمری خیمے مین مست تہا ناگاہ فنحاص بن عیزار بن ہارون جو بڑا پہلوان تہا آیا تو ماجرا دیکہا
اور سناحربہ خونخوار ہاتہہ مین لیکر زمری کے خیمے مین گہسا اور اوسی حالت مین دونو کو چہید کر
آسمان کی طرف اوٹہائے ہوئے باہر لایا اور کہنے لگا اے اللہ ہم ایسا ہی کرتے ہین اوس بے ادب سے
جو تیری نافرمانبرداری کرے رحمت الٰہی نے جوش مارا طاعون موقوف ہوا مگر اتنی ہی دیر مین
ستر ہزار مر چکے تہے ف نیکی اور بدی دو نو دنیا مین دستر بہرا ثر ڈالتی ہین چند گناہگار وبکی

شامت سے شہر کے شہر برباد ہوتے ہین اور چند فقرا مسکین شکستہ دل سوختہ جان اللہ اللہ کرنیوالونکی برکت سے ہزارون بلائین دفع اور برکتین نازل ہوتی ہین مگر بر دن کا اثر دنیا ہی مین ہے یعنے جو اون کے ساتھ پس جاتے ہین وہ قیامت مین اپنے اعمال کے ساتھ ہونگے اور نیکیونکی برکت یہان اور وہان دونو جگہہ دستگیری فرماتی ہی جیسا کہ وارد ہوا هُمُ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى جَلِيسُهُمْ اللہ کے نام لینے والے وہ لوگ ہین جنکا ہمنشین بھی محروم نہین رہتا عبداللہ بن عمرو بن زید نے کہا کہ یہ آیت امیہ بن ابی صلت الثقفی کی شان مین نازل ہوئی در منثور امیہ کتب آسمانی اور علوم سابقہ پڑھے ہوے تہا اسے معلوم تہا کہ حضرت خاتم الانبیا اس صفت و صورت مین مبعوث ہونگے جب آپ پیغمبر ہوے حاضر ہوا آپ نے سورۂ یٰس پڑھی جب آپ فارغ ہوے اوٹھکر چلا قریش نے اوسکا پیچھا کیا کہ اے امیہ تیری کیا راے ہی بولا حق تو یہ ہی کہ آپ نبی برحق ہین قریش نے کہا پھر تو ایمان کیون نہین لاتا بولا ابھی مین دیکھتا ہون کہ انجام کیا ہوتا ہی پھر وہ چلا گیا اور بعد مدت بعزم اطاعت و قبول اسلام آیا تو بدر کی لڑائی ہو چکی تھی اوسے معلوم ہوا اسکے اپنے عزیز مارے گئے تو اسکو رنج کیا باغواے شیطان منکر ہو گیا کہ نبی ہوتے تو ایسا نکرتے عرالیس بڑا شاعر تہا اسکے بعض اشعار حضور مین پیش کیے گئے

مَلِيكٌ عَلٰى عَرْشِ السَّمَاءِ مُهَيْمِنٌ ✝ لِعِزَّتِهِ تَعْنُو الْوُجُوهُ وَتَسْجُدُ

بادشاہ ہی عرش آسمان پر مہربان اوسکے غلبے کے سامنے ذلیل ہو جاتے ہین منہ اور سجدے کرتے ہین

عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ يُعْرَضُونَ عَلَيْهِ ✝ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَالْكَلَامَ الْخَفِيَّا

حضور مین مالک عرش کے پیش کیے جائین گے۔ جانتا ہے ظاہر اور مخفی کو

يَوْمَ نَأْتِيهِ وَهُوَ رَبٌّ رَحِيمٌ ✝ إِنَّهُ كَانَ وَعْدُهُ مَأْتِيَّا

قیامت مین ہم حاضر ہونگے اوسکے سامنے اور وہ رب مہربان ہی۔ بیشک اوسکا وعدہ آنے والا ہی

يَوْمَ نَأْتِيهِ مِثْلَ مَا قَالَ فَرْدًا ✝ لَمْ يَذَرْ فِيهِ رَاشِدًا أَوْ غَوِيًّا

قیامت مین آئینگے ہم اوسکے حضور مین تنہا جیسا کہ فرمایا ہی اور نہ چھوڑیگا کوئی ہدایت یافتہ اور بہکا ہوا

رَبِّ إِنْ تَعْفُ فَالْمُعَافَاةُ ظَنِّي ✝ أَوْ تُعَاقِبْ فَلَمْ تُعَاقِبْ بَرِيًّا

اے رب اگر معاف کرے تو تو یہی امید میری ہی اگر عذاب کرے تو کسی نیک پر عذاب نہین کیا یعنے اگر بخشے تو زہے رحمت اور عذاب کرے تو ہم کون بڑے نیک ہین کہ محل شکایت ہو حضور نے یہ اشعار امیہ کی بہن سے فرمائش کرکے پڑھوائے اور سنکر پسند فرمائی اور کہا شعر اوسکے مومن ہین اور دل کافر اسکے علاوہ اور روایتین بھی ہین مگر قابل غور یہ امر ہی

کہ بلعام کون تھا حقیقت حال اللہ جانے بظاہر عامل زبردست عابد مرتاض۔ صاحب کشف و اثر ہو گا مگر دل پر چوٹ لگی ہوتی اور فیضان ولایت ولذت عشق کی چاشنی پائے ہوتا تو قوم کیسے اور جان کسکی ساتون دوزخین اور آٹھون جنتین بھی تو نظر مین نہ جچتین اور جو کچھ ہو ہمارے حضور کے غلام تو بوٹی بوٹی کاٹ ڈالو مگر دامن دولت چھوڑتے ہی نہین اور یہ امر کہ اللہ تعالیٰ سے اوسکی رضا کی خلاف کچھ مانگنا اس امت کی اولیا نے سیکھا ہی نہین۔ یہ قصہ بذاتہ دلالت کرتا ہے کہ ارباب حال کا یہ حال نہین۔ تاہم آدمی کو اللہ کے خوف سے ڈرنا چاہیے مخصوص علما کے لیے یہ بہت بڑی عبرت ہے اگر وہ کسی کے سمجھانے اور بھکانے سے یا امید وخوف سے کچھ بھی پھسلے تو بلعام کی طرح دوزخ کے ساتوین طبقے مین ٹھہرینگے

وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ

اور اگر چاہتے ہم البتہ بلند کرتے اوسکو اوس علم سے لیکن وہ ہو رہا زمین کا اور پیچھے پڑا اپنی خواہش کے پس مثل اوسکی مثل

الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۭ

کتے کی ہے اگر لادے تو اوسپر ہانپے اور اگر چھوڑ دے اوسے ہانپے

ارض سے یہان مراد دنیاوی اور زمینی چیزین ہین **تحمل** سے مراد مشقت۔ اسلیے کہ کتی پر بوجھ نہین لادا جاتا پس یہ دونو لفظ مجاز ہین **حاصل** اگر ہم چاہتے تو اوسے اوس علم کی برکت سے مراتب عالیہ عطا کرتے۔ اور شیطانی وسوسون سے بچا لیتے مگر وہ تو مال دنیا اور خواہش نفس کا بندہ بنگیا اوسکی مثال کتے کی سی ہے محنت لو تو ہانپے یونہین چھوڑ دو تو ہانپے۔ معلوم ہوا کہ ۱ توفیق بدون خلوص وطلب کے عطا نہین ہوتے ۲ بدترین وہ گناہ ہے جسپر آدمی دوام وقیام کرے جیساکہ فرمایا وہ تو دنیا کا ہو رہا ہم کیونکر توفیق دیتے ۳ لذات دنیاوی کی حرص نفسانی ہے اور آسمانی مراتب کے طلب الٰہیہ نہین ۴ نفس پرستی کے دو درجے ہین ایک مجبوری و اضطرار بقدر ضرورت یا بطور سہو وخطا مگر جب اوس حالت سے افاقہ ہو فوراً ترک وندامت ظاہر اور یہ بلا کبھی کبھی اللہ کے نیک بندون پر آجاتی ہے اور اس سے عفو کا تعلق زیادہ ہے جسطرح سوائے کلب کے دوسرے جانور کہ ہانپتے ہین مگر ماندگی ومشقت سے تھوڑی دیر کے لیے دوسرے بے ضرورت قیام ودوام کے طور پر اور یہ حالت کفر وفسق کی ہے جیسے کتا کہ جب دیکھو زبان نکالے ہانپ رہا ہے ۵ اسمین دو اشارے ہین اول یہ کہ جسے علم وسیع وذہن فہیم عطا ہو دولت ایمان۔ عزت دین ملی پھر وہ دنیاوی دنی کی طرف دل لگائے دین کو مصائب کا سپر منافع کا دام بنائے

تو وہ کتا ہو نہ دنیاوی افلاس مین قانع نہ دینی غنا پر شاکر دوسرے یہ کہ دنیا پرست
کبھی سیر نہو گا مال ہے تو زیادہ کی ہوس اور نہین تو روز و شب طلب

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ
یہ مثل ہے اوس قوم کی جسنے جھٹلایا آیتون کو ہماری پس آپ بیان کرین قصے شاید وہ سوچین

سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ
بری ہے مثل اوس قوم کی جنھون نے جھٹلایا آیتونکو ہماری اور اپنی جانونپر تھے ظلم کرتے جسے راہ دکھائے اللہ

فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَنْ يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝
پس وہ راہ پر ہے اور جسے بہکائے پس وہی نقصان پانیوالے ہین

یہ مثال اونکی ہے جنھون نے ہماری آیتین اور احکام جھٹلائے اب آپ اہل کتاب اور
قریش کو یہ واقعات سنائے شاید اپنے معاملات قدیم اور گذشتہ امتون کے انجام یاد کرین
سوچین جو لوگ ہماری آیتون کے جھٹلانے والے ہین اور اپنی جانون پر بوجہ کفر و فسق کے
ظلم کرتے ہین اونکی مثال بہت بری ہے جسے اللہ راہ دکھائے وہی راہ پر ہے اور جسے
اللہ توفیق خیر نہ دے بہکائے وہ نقصان اور ٹوٹے مین ہی **مسئلہ** سچے اور
عبرت انگیز قصے بہ نیت نصیحت کہنا اور سننا مستحب ہی اگر دینی فائدے مقصود ہون
اور مباح ہی اگر دنیاوی فائدے ملحوظ ہون اور بےغرض لہو و لعب تضییع وقت ہے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا
اور بیشک پیدا کیے ہمنے واسطے جہنم کے بہت جن اور انسان اونکے لیے دل ہین نہین سمجھتے اون سے

وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ
اور اونکی آنکھین ہین نہین دیکھتے اونسے اور اونکے کان ہین نہین سنتے اونسے وہ

كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝
مثل چار پاؤن کے ہین بلکہ وہ گمراہ زیادہ ہین وہی بیخبر ہین

اور بیشک بہت جن و انس جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہین جنکے دل نا سمجھ ہین یعنے امر حق ذہن مین نہین آتا آنکھین بے نور ہین قدرت الٰہی نہین دیکھتے۔ کان بہرے ہین وعظ و نصیحت نہین سنتے وہ لوگ ایسے ہین جیسے چار پایے اسلیے کہ امتیاز و معرفت انسان کا خاصہ ہے جب یہی نہین تو حیوان ہے ہین بلکہ نہین حیوان تو اوس امر کو سمجھتے ہین جسکے لیے وہ بنائے گئے اور یہ وہ نہین سمجھتے پس یہ اونسے بھی بدتر ہین یا یہ کہ حیوان تو فنا و معدوم ہو کر عذاب سے بچ جاوینگے اور یہ دواماً دوزخ مین رہینگے پس وہ اونسے بدتر ہین یہی لوگ غافل ہین کہ کسلیے آئے تھے اور کیا کر رہے ہین انجام کیا ہی اور نفع و ضرر کسمین فرانا یعنے خلفا مسلم علی سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ کوئی تم مین ایسا نہین جسکا ٹھکانا دوزخ یا جنت مین نہ لکھا ہو اصحاب نے کہا یا رسول اللہ پھر ہم کیون نہ اسی پر بھروسا کر لین اور عمل چھوڑ دین فرمایا اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ کام کیے جاؤ ہر شخص پر وہ امر آسان ہی جسکے لیے وہ بنایا گیا ہی یعنی سعید اور ناجی عمل جنت کے اور شقی و ناری عمل دوزخ کے کرتا ہی ترمذی ابن عمرو کہتے ہین کہ ایک دن حضور باہر تشریف لائے اور آپکے ہاتھ مین دو کتابین تھین فرمایا تم جانتے ہو یہ کتابین کیسی ہین ہم سبنے عرض کی یا رسول اللہ آپ بتا دین فرمایا داہنے ہاتھ والی کتاب رب العالمین کی ہی اسمین جنتیون کے نام مع ولدیت و قوم مرقوم ہی آخر مین میزان دی ہوئی ہی ممکن نہین کہ کوئی کم یا زیادہ ہو سکے اور بائین ہاتھ کی کتاب رب العالمین کی ہی اسمین نام اہل نار کے مع ولدیت و قوم لکھے ہین پھر آخر مین میزان ہے کیا طاقت کہ کچھ زیادہ و کم ہو سکے۔ اصحاب نے عرض کی اب عمل کی کیا حاجت رہی فرمایا اچھے کام کیے جاؤ اہل جنت کا خاتمہ جنت کے کام پر اور اہل نار کا خاتمہ دوزخ کے کام پر ہوتا ہے پہلے سے جو کام چاہے کرتا ہو پھر وہ صحیفے ہاتھ کے اشارے سے ڈالدیے اور کہا قَدْ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ تمہارا رب بندون کے کام کر چکا ایک گروہ جنت مین اور ایک گروہ جہنم مین ف اس آیت سے اہل قدر بے قدر اور جبرے مجبور ہو گئے قدریون کی مجبوری تو ظاہر ہے اور جبریون کے لیے نسبت فعل بجانب عباد ایک دلیل واضح ہی نہ سمجھیں اور نہ دیکھیں اور نہ سنین تو مجبوری ہی کثیراً سے معلوم ہوتا ہی کہ ناری جنتیون سے زائد ہونگے اور ایسی ہی روایت کی بخاری نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت مین ندا کریگا اے آدم۔ یہ عرض کرینگے حاضر ہون کیا ارشاد ہو حکم ہوگا آگ کا حصہ نکال۔ عرض کرینگے حصہ آگ کا کیا ہے

اللہ تعالیٰ فرمائیگا ایکہزار سے نوسو ننانوے فعند ذٰلک یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملہا وترى الناس سکٰرى وما ہم بسکٰرى ولکن عذاب اللہ شدید
اسوقت کمال خوف سے بڈھے ہوجائینگے لڑکے اور ہر حاملہ اپنا حمل گرا دیگی اور تو دیکھے گا کہ آدمی نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشے میں نہیں بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔ اصحاب نے عرض کی یارسول اللہ وہ ہزار کا ایک ہم میں سے کون ہوگا فرمایا خوش ہو تم ایک ہو یاجوج ماجوج کے ہزار سے **ص** اس سے معلوم ہوا کہ بعض جن جہنمی نہیں **ف** آیت شریف بتارہی ہے کہ عقل دنیا عقل نہیں ہے بلکہ دیوانگی ہے رابطہ اہل شقاوت کے بیان کے بعد سعادتمندوں کی طرف اشارات ولفریب شروع ہوئے کہ تمہیں اون ہجران نصیب راندہ درگاہ قوم سے کیا غرض تم ہماری یاد کرو ہمکو پکارو اور اپنے اپنے مذاق کے موافق اسلیے کہ ہمارے نام متعدد ہیں ہمارے حسن جان بخش کے جلوے رنگارنگ ہمارا ذکر کی لذتیں مختلف

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ص وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ط
اور اللہ ہی کیلیے نام عمدہ ہیں پس پکارو اوسے ساتھ اونکے اور چھوڑو اونہیں جو کجی کرتے ہیں ناموں میں اوسکے

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
عوض دیے جائینگے جو تھے کرتے

اللہ کیلیے اسماء حسنیٰ ہیں اسے انہیں ناموں سے پکارا کرو اور جو اوسکے ناموں میں بے دینی وکجی کرتے ہیں اونہیں چھوڑ دو اونہیں جلد کی سزا مل جائیگی آیت میں کئی بحثیں ہیں **اول** جبکہ دوسروں کے نام بھی احسن بلکہ اسماء الٰہی میں داخل ہیں جیسے رحیم وسمیع وبصیر تو حصر کے کیا وجہ جو تقدیم مجرور سے مستفاد ہے **جواب** سوائے ذات حضرت قدیم کوئی ایسا نہیں جو نقص وعیوب سے پاک ہوسکے احتیاج قابلیت فنا۔ سابقیت عدم۔ امکان زوال حسن وعروض قبح۔ وغیرہ ماہیت ممکنات میں داخل ہیں۔ اور ہمارے ہی برائے نام ہے مسمی کو اسم سے مطابقت نہیں کیا ہم غائب کے بصیر اور بعید کے سمیع ہیں ہرگز نہیں۔ پس احسن کامل وحقیقی غیر ممکن **دوم** (ادعوا) سے واجب ہوگیا کہ اللہ کو انہیں ناموں سے پکاریں اور مستحب ہوا کہ اونکے معانی سمجھیں اور ملحوظ رکھیں اسلیے کہ بدون فہم معانی اختلاف اسماء کا لطف اور فائدہ ناتمام ہے **سوم** اسماء باریتعالیٰ توقیفی ہیں یعنی جو حضرت شارع نے

[illegible]

تعلیم فرمائی وہ مسلم اور آگے سکوت - اسلیے کہ کمال حسن اور ایسا کمال جو سزاوار حضرت
قدس ہو اور اک مخلوق سے خارج ہی - اور اسمار مبارک مقید بقید حسن بس ضرور ہے کہ ہم انہین
سے پوچھین کہ آپکا اسم شریف کیا ہی دل سے کیون گڑہین **مسئلہ** یہ حصر اور وہ امر اس امر پر
دلالت نہین کرتا کہ دوسرے نام سے پکارنا ممنوع ہو جاے جبتک کوئی وصف غیر مسموعہ اور
وجہ ممنوعہ قائم نہو **سوم** (الحاد) **نیشاپوری** اسکی تین صورتین ہین ۱ یہ کہ بتون کے
نام اللہ کے نام سے مشتق کرین جیسے لات اللہ سے اور عزی عزیز سے وغیرہ ۲ اسمار مخصوصہ
باریتعالی جیسے رحمٰن - غفار سے دوسریکا نام رکہین ۳ اللہ کے نام اون اوصاف سے رکہیجو
اوسکی ذات مین جائز نہین جیسے سخی - عاقل وغیرہ **مسئلہ** اسمار حسنی کے علاوہ ایسے نام جو
انہین سے ماخوذ ہون جیسے مسبب الاسباب یا جو اوسکی کمال تقدیس و تعظیم کے لیے ضروری ہون
جیسے واجب الوجود یا اونہین نامون کے ترجمے ہون جیسے پروردگار - آفرینندہ یا کسی زبان
مین ایسی ذات کے لیے مخصوص و مستعمل ہون جسے ہم اللہ کہتے ہین جیسے خدا یا ایزد یا جسمین شائبہ
نقص و تغیر و امکان نہو جیسے محبوب - حضرت الوہیت کی نسبت جائز ہین **البتہ** یہ برکت خاص
اور امتثال امر ان سے متعلق نہوگا **مسئلہ** جو نام کسی ذات ممکن کے لیے موضوع ہو جاے
جیسے رام یا اوسمین احتیاج کا شائبہ ہو جیسے عاقل یا وہ کسی عام وصف کے لیے مشہور ہو جیسے
سخی - شجاع - ذات باری تعالی مین جائز نہین **نیشاپوری** بعض علماے فرمایا کہ بعض
اسمامین لون ہونیسے جائز نہین ہوتا کہ تمام اوسکے مشتقات بہی اللہ تعالی کی نسبت جائز
کرلیے جائین جیسے معلم اور ایسے ہی انبیا کے حق مین بہی جائز نہین کوئی کہے معاذ اللہ حضرت
آدم عاصی و غاوی تھے اس لحاظ سے کہ حضرت الوہیت سے خطاب عَصَىٰٓ اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى کا عطا
ہوا ہے **مسئلہ** حق سبحانہ تعالی کے نام پر نام رکہنا تین وجہون سے ہوتا ہے ۱ یہ کہ وہ لفظ
ہمارے عرف مین کثیر الاستعمال ہو جیسے عزیز ۲ یا تبرک مقصود ہو جیسے علی یہ دونو جائز ۳ تعظیم
و تشبیہ و تقلید منظور ہو جیسے منات منان سے اور عزی عزیز سے یہ حرام ہے **حکمت**
تعدد اسمار حسنی اشارہ کر رہا ہے کہ تمہاری مختلف حاجتون کے لیے مختلف ذریعے مہیا کیے ہین
اور تمہارے مختلف خیالات و طلب کے واسطے ہر دم تلذذ جدید و کرشمہ نو ہے ع ہر لحظہ بشکل
دگران یار برآمد دل بردو نہان شد **بخاری** اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِّائَةً اِلَّا وَاحِدًا
مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اللہ کے ننانوے نام ہین ایک کم سو جو اونکو یاد کرے

جنت مین چلا جاے لیکن اسماء ایک ننانوے مین منحصر نہین اس سے بہی زیادہ ہین درمنثور حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہی کہ یہ ننانوے نام قرآن مین جا بجا مذکور ہین ف یہ معنی بحسب ظاہر اچھے مگر دلمین کچھ اور ہی آرہا ہے یعنے لے مستغرقان جمال ۔ مشتاقان دیدار اللہ کے تو پیارے پیارے نام ہین ذرا گوش و زبان کی بیقراریونپر بہی نظر رہے کمال ذوق و شوق مین اونہین دلفریب القاب سے پکارا کرو کہ لذت خطاب و لطف حضور دوبالا ہو ۔ اور کجی کرنے والون کو چھوڑ دو وہ اپنا کیا پائینگے پہر الحاد کے درجہ ہین ۱ جو تفاسیر سے مذکور ہوا ۲ اہل حاجت بحسب حاجت اور اہل ذوق بفرمان عشق دوسرے نامون سے کیون پکارین کہ ان برکات و تعلقات خاصہ سے محرومی کی سزا ملے ۳ بے ادبی اور نافہمی اور ریا کے حالت مین ذکر کرنا ۴ مخلوق کو اوسکے نامون مین برے نام ہی شریک کرنا یعنے نافع و ضار جاننا ۔ یا خوف و امید ۔ کمنا ۵ متاع قلیل و نفع ذلیل اوسکی ذکر کا عوض بنا لینے خدا سے غیر خدا مانگنا ۔ افسوس حضرت اللہ وسیلہ ہو اور یہ اوسکے طفیلی (نور عرش ہو یا خاک فرش) مقصود ۔ کیا انصاف ہی اور کیسی معرفت ہو وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۔ یعنے اللہ کو کسی غرض اور کجی سے پوجتے ہین ۔ اسی لیے جزا کا ذکر نکیا کہ غیر کی طرف التفات نہو ہم جانین اور ہمارا طالب ۔ اور سزا کو مطلق فرمایا ثواب و عذاب کی قید نہ لگائے تاکہ کبھی عام رہے کہین عذاب ہو کہین عتاب گا ہے محرومی گاہی عوض ناقص و فانی پس عامل تاغیر دنیاوی اور ریاکار عزت دوروزہ پاکر باقی نعمتون سے محروم کر دیے جاتے ہین ۔ او رصرف حیات و لذت دائم حور قصور کے خواہان کو بہت کچھ پاتے ہین مگر یہ سرور و کیف کہان کہ دنیا مین کسیکو دیکھا نہ آخرت مین کسی سے غرض فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ صدق کے مقام مین ایک زبردست بادشاہ کی پاس ہین

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۱۸۰

اور اونمین سے کہ پیدا کیا ایک گروہ ہی راہ دکھاتا ساتھ حق کے اور حق سے انصاف کرتا ہی

ہمارے مخلوق سے ایک گروہ وہ بہی ہی جو حق کی طرف رہنما اور حق پر قائم ہے اوسکے کئی صورتین ہین ۱ ہر حق پرست حقنما اسکا مصداق ہی کہین ۲ یہ سب ایک گروہ ہین ۳ یہ بشارت مخصوص ہی امت محمدیہ کے لیے جیسا کہ ابن کثیر نے قتادہ سے روایت کی کہ حضور جب یہ آیت پڑہتے فرماتے یہ بشارت تمہارے لیے ہی اور اگلون کو بہی ایسا ہی انعام عطا ہوا تہا جیسا کہ فرمایا وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ

در منثور حضور نے فرمایا میری امت سے ایک قوم حق پر رہیگی جبتک حضرت عیسیٰ نزول فرمائین ابن ابی یعنی بعد حضرت عیسیٰ کی قوم حق پر ہو جائینگی بخاری میری امت سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہیگا اونکا مخالف اونہیں ضرر نہ پہنچا سکیگا قیامت تک

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۚ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝

اور جنہے جھٹلایا آیتونکو ہماری درجہ بدرجہ کھینچینگے ہم اونکو اس طرح کہ نجانینگے اور ڈھیل دونگا مین اونکو بیشک داؤ میرا مضبوط ہے

جو لوگ ہمارے آیتونکے تکذیب کرتے ہین ہم اونکو آہستہ آہستہ ہلاکت وضلالت مین پہنچا دینگے اونہین خبر بھی نہو گی اور اونکو مہلت دیجائیگی یعنی معًا مواخذہ کا انتقام ہوگا ہمارا داؤ زبردست ہے اوسکا توڑ نہین در منثور استدراج سے دنیاوی نعمتین اور حصول مقاصد مراد ہے اور کید سے عذاب ف جو نعمت بدون تقویٰ ملی یا جس کامیابی مین لذت حق پرستی نہ پائے جائے اوسے استدراج سمجھکر ہوشیار ہونا چاہیے اور رجوع کرنا چاہیے

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝

کیا نہین سوچے کہ نہین ہے اونکے ساتھی ہین (ساتھی کو) جنون نہین وہ مگر ڈرانیوالا ظاہر

صاحب سے مراد رسول اللہ ہین۔ یعنی منکرین نے کیا فکر وغور نہین کیا اور نہین سمجھے کہ اونکے رہنما اونکے پیغمبر مین جنون کا لگاؤ بھی نہین بلکہ وہ تو کھلے کھلے عذاب نار اور غضب قہار سے ڈرانے والے ہین یہ جواب قریش کی بیہودہ گوئیونکا ہے کہ وہ حضور کو مجنون وساحر قرار دیتے تھے

اَوَلَمْ يَنْظُرُوْا فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۙ وَّاَنْ عَسٰٓى

کیا نہین دیکھا بادشاہت کو آسمانون اور زمین کی اور جو کچھ پیدا کیا اللہ نے شی سے اور یہ شاید

اَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ۝

کہ ہو قریب ہوگئی موت اونکی پس کس بات پر بعد اسکے ایمان لاوینگے

کیا وہ آسمان وزمین کے بادشاہت اور تمام اشیای موجودہ کے صناعت کو بھی آنکھ کھول کر نہین دیکھتے اور نزدیک ہی کہ اونکی موت آگئی ہو (یہ بیفکری کس امید اور بھروسے پر اور اگر اوسپر بھی نمانو) تو پھر کس بات کو مانوگے نہ ایسی کتاب نہ ایسا معلم پھر ملیگا ابن کثیر آپنے فرمایا کہ مین نے شب معراج آسمان دنیا سے دیکھا کہ شور وغل وگرد وغبار اور دھوان ہی دھوان ہے کہا ای جبرئیل کیا ہے جبرئیل نے کہا شیاطین ہین آدمیونکے آنکھونکے سامنے کیا ہی کہ ملکوت سموات نہ دیکھ سکین ورنہ بات عجائبات دیکھتے

مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۭ وَيَذَرُهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

جسے بھٹکا دے اللہ پس نہین رہنما اوسکے اور چھوڑتا ہے اونکو سرکشی مین اونکی بھٹکا ہوا

بعد فہمائیش بکمال غضب خطاب ہوا جسے اللہ بہکائے یعنی توفیق خیر سے محروم کردے اوسکا کون رہنما ہے لیے بنی امی آپ اونہیں چھوڑدیں کہ وہ اپنی سرکشی اور بغاوت مین سرگردان رہین **ف** اس قسم کے احکام آیات جہاد سے منسوخ یا کفر باطن پر محمول ہین **معالم** قریش آپ سے پوچھا کرتے کہ قیامت جسکے ذکر سے حشر برپا کر رکھا ہے کب آئیگی ارشاد ہوا

يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا

پوچھتے ہین تجھسے قیامت سے کون وقت ہے وقوع کا اوسکے کہدیجیے نہیں علم اوسکا مگر پاس پروردگار کے نہیں ظاہر کریگا اوسکو اوسکے وقت پر

إِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ

مگر وہی بھاری ہے آسمانوں میں اور زمین پر نہ آئیگی تمہارے پاس مگر دفعتہً پوچھتے ہین تجھسے گویا تو

حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

دانا ہے اوسکا کہدیجیے نہیں علم اوسکا مگر پاس اللہ کے لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے

وقف لازم — وقف غفران

یعنے آپسے پوچھتے ہین کہ قیامت کب آئیگی کہدیجیے یہ اللہ ہی جانے اور وہی لائیگا ہان اوسکی کیفیت سن لو کہ آسمانوں پر بھاری زمین پر گران جن و بشر ملک فلک دیو و دد حیوان و جماد سب اوس سے خائف و لرزان۔ جب آئیگی تو دفعۃً آجائیگی حدیث مین وارد ہوا کہ لوگ اپنے اپنے کاروبار مین مصروف۔ خرید و فروخت مین بیخبر ہونگے کہ ایک سیاہ ابر مغرب کی طرف سے نمودار ہوگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان کو چھپا لیگا اور پکارنے والا پکاریگا يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتٰى أَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ اے لوگو اللہ کا حکم آگیا اب اوسکے زود طلبی نکرو (پدور) پھر صور پھکنے لگے گا اور اوسکی آواز بڑھتے بڑھتے ایسے سخت ہوجائیگی کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگا اور زمین شق آسمان سعفۃ کے گالون کی طرح اوڑینگے تارے چاند سورج بے نور ہوکر گرپڑینگے دریا اوبل کر خشک ہوجائینگے آدمی۔ جن۔ ملک سب فنا ہوجائین گے۔ آپسے اسطرح پوچھتے ہین گویا آپ اوس سے واقف اوسکی مذاکرے پر تیار ہین آپ کہدیجیے اسکی تو اللہ ہی کو خبر ہے البتہ بہت لوگ نہیں جانتے کوئی انکار کرتا ہی کوئی اوسکا وقت پوچھتا ہے **مسئلہ** جسطرح قیامت کا آنا یقینی ہے اوسکے آنے کا وقت بھی کسیکو نہیں معلوم حدیث

[illegible]

جبرئیل مین ہو کر جبرئیل نے بغرض تعلیم حاضرین آپ سے پوچھا کہ قیامت کب آیگی فرمایا مین تم سے زیادہ نہین جانتا یعنے قیامت کے وقت نجاننے مین ہم تم برابر ہین پیر علاسین بیان فرماتین قریش نے آپسے کہا کہ ہمین بتادیجیے کہ نرخ کب ارزان ہوگا کہ ہم اوسوقت مال خرید لین اور بوقت گرانی بیچکر نفع حاصل کرین اور کہا کہ جس زمین مین خشک سالی ہونی والی ہو وہ بتادیجیے کہ وہان سے چلے جائین اور جہان شادابی ہو اوسمین آئین حق سبحانہ تعالی نے آپکو جواب تعلیم کیا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۭ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ

کہدے مجھے نہین مختار مین اپنی ذات کے لیے نفع کا اور نہ ضرر کا مگر جو چاہا اللہ نے اور اگر ہوتا مین جاننے والا غیب کا البتہ بہت سا لیتا

مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْۗءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

خیر سے اور نہ چھو جاتی مجھے برائی نہین مین مگر ڈرانیوالا اور خوشخبری سنانیوالا اوس قوم کو ایمان لانیوالے کو

آپ کہدیجیے کہ مجھے اپنی ذات کے بھلائی برائی کا بھی اختیار نہین ہان جسقدر اللہ چاہے وہ نفع و ضرر مجھے حاصل ہو اور اگر مین غیب دان ہوتا تو بہت مال کما لیتا یا بہت فائدے اوٹھاتا اور مجھے ضرر نہ پہونچتا مین تو غضب الہی سے ڈرانے والا اور اوسکی رضا و لقا کی خوشخبری سنانے والا ہون ایمان لانے والون کے لیے خیر سے مال و جیسے نفع و حسن و خوبی و رضاے الہی جو مراد لیجائے

بحث پیغمبر کو تعلیم کی کہ آپ کہدیجیے مین غیب دان نہین اور دلیل یہ پیش کیجیے کہ غیب جانتا تو خیر کثیر پا لیتا۔ اور دوسرے مقام پر فرمایا جسے حکمت دی اوسے خیر کثیر دی اگر کہا جائے کہ حکمت سے غیب ہی تو لقمان غیب دان ہوے جاتے ہین اسلیے کہ فرمایا ہمنے لقمان کو حکمت دی ہی اور اگر کہا جائے کہ ممکن ہے کہ خیر علم غیب اور حکمت دونو سے حاصل ہو تو دلیل بیکار ہو جائیگی اسلیے کہ حکمت تو حضور مین یقینی ہی جیسا کہ فرمایا وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ آپ کتاب اور حکمت کے معلم ہین پس نفی خیر کثیر ہوگی اور دلیل غیب نجاننے کی باطل ہو جائیگی **جواب** حکمت سے صرف خیر کثیر متعلق ہے اور غیب دانی مین وہ خیر جو خیر کو پاس ہے نہ آنے دے ذکر فرمایا ہو یقینی ایسی خیر بدون غیب دانی ممکن نہین **بحث** آیت سے مفہوم ہوتا ہو کہ آپ بھی سو و ضرر سے محفوظ نہین **جواب** خیر و بنا وی کے لیے انبیا تو سب سے زیادہ مستحق قرار پائے ہین اور شر اخروی گو اونسے متعلق نہین مگر خوف خدا دور نہین ہو سکتا جیسا کہ منقول ہو کہ آپ تمام عالم سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے تھے اور غیب دان کو امید و بیم جو اصل ایمان ہے نہین ہو سکتا اب معنے یہ ہونگے کہ اگر مین غیب دان ہوتا تو ہر قسم کے فائدے اور امن و اطمینان مجھے حاصل ہوتا

حالانکہ مین نفع پر قادر ہوں نہ ضرر سے بچ سکتا ہوں حق سبحانہ تعالی کی مشیت پر دارومدار ہے
مسئلہ اللہ ہی خالق خیر و شر ہے مسئلہ غیب کا علم سوا حق کے دوسرے کی طرف منسوب کرنا
قرآن کا انکار اور پیغمبر پر افضلیت کا دعوی ہے مسئلہ نیک بندے صرف اسی لیے ہیں کہ اللہ سے ڈرایا
اوسکے غضب سے ڈرائین نہ یہ کہ خود بیٹھنے لگین حل مشکلات کرین غیب کی خبرین بتائین

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا
وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور بنایا اوس سے جوڑا اوسکا کہ آرام لے طرف اوسکے

فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ
پھر جب ڈھانک لیا اوسے حاملہ ہوئی حمل ہلکا پھر کرگئی ساتھ اوسکے پھر جب بوجھل ہوئی پکارا دونوں نے اللہ کو

رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝
کہ رب ہی اونکا اگر دے تو ہمکو فرزند نیک بیشک ہونگے ہم شکر کرنیوالون سے

اللہ وہ ہی جسنے تم سب کو ایک جان یعنے آدم سے بنایا اور بنائے اوسے آدم سے اوسکی زوجہ حوا
تاکہ آدم اون سے انس و آرام حاصل کرین پھر جب آدم یا اولاد آدم نے ہمبستری کی اپنی زوجہ
سے تو وہ حاملہ ہو گئی خفیف طور پر یعنی پہلی صرف علوق ہوا تو پھر جب حمل ثقیل ہوا اور بچہ پیٹ مین حرکت کرنے لگا
اور دونو کو امید ہوئی اللہ سے عرض کرنے لگے ای رب اگر یہ بچہ صالح ہوا تو ہم تیرے انعامات کی شکر گذار ہونگے

فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝
پھر جب دیا اونکو لڑکا نیک بنائے اوسکے لیے شریک اوسمین کہ دیا اللہ نے اونکو پس برتر ہے اللہ اوس سے کہ شریک ٹھہراتے ہین

جب اللہ تعالی نے اونکو لڑکا عطا فرمایا اوسکی دی ہوئی نعمت مین دوسرے کو شریک ٹھہرانے لگے
پس اللہ شرکون کے شرک سے بری ہے مفسرین نے یہان عجیب آثار نقل کیے ہین کہ جب حوا حاملہ
ہوئین شیطان نے بہکایا کہ جانتی ہو یہ کیا ہے اور کیونکر پیدا ہوگا۔ کہا بعض نے جب آدم کا ایک
لڑکا مرا تو شیطان نے کہا کہ سب یونہین مرجاینگے۔ اور تدبیر یہ بتائی کہ تم میرے نام پر نام رکھو

یہ مشکل آسان ہو پھر اوس لڑکے کا نام عبد الحارث رکھا گیا - کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے کہا ابن کثیر نے راوی اسکے حسن بصری ہیں اور خود اون سے بروایت صحیح منقول ہے کہ کہا آیت میں مراد یہود و نصارا ہیں وہنون نے ایسی بری رہین اختیار کین - اگر حسن کو کوئی حدیث آنحضرت سے معلوم و محفوظ ہوتی تو یہ تفسیر کیون کرتے پھر کہا ہمارا بہی یہی نزد ہے شاید یہ روایتین اسرائیلیات سے ہونگی اور آنحضرت سے بروایت صحیح ثابت ہوا إِذَا حَدَّثَكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ جب یہود و نصاری کوئی روایت کرین نہ تصدیق کرو نہ تکذیب پھر اون کی روایتون کی تین قسمین ہین ۱ جسکی شہادت کتاب و سنت سے نکلے ۲ جسکی مخالفت پائی جاے ۳ سکوت محض ہو پس اول مقبول دوم مردود اور سوم مسموع ہی جیسا کہ فرمایا حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ بنی اسرائیل کی روایت سنو مضائقہ نہین اسلیے کہ اونکے پاس بہی علوم آسمانی و اخبار انبیا موجود ہین لیکن یہ روایت حضرت آدم کی قسم ثانی سے محض لاعینی ہی انبیا علیہم السلام ایسے نازیبا گناہ سے مبرا ہین ف بالفرض یہ روایت صحیح بہی ہوجاے تو ہم کہینگے کہ کوئی وجہ ہے جسکا علم ہمکو نہین ہوا جس سے حضرت آدم عمداً ایسے گناہ کبیرہ کے مرتکب قرار نہین پاسکتے پس ضرور ہے کہ مراد آیت مین یہود و نصارا یا عوام بنی آدم ہون الوسعود کہا گیا کہ یہ خطاب قصی کی طرف ہی جو قریش کے جد اعلے تھے اور وہ اکیلے تہی اور اونکی بی بی بہی عربی تہین اسلیے فرمایا اوسی کے جنس سے یعنے عرب سے پھر اللہ تعالے سے دونو نے ولد صالح کی تمنا کی چار لڑکے پیدا ہوے عبد مناف - عبد شمس - عبد قصی - عبد دار - سبکے عبد ہوے مگر عبد اللہ کوئی نہ تھا ارشاد ہوا ہماری دی ہوئی نعمت مین یون ناشکری کی ف یہ تقریر نہایت عمدہ ہے اگر منقول و مقصود ہو حاصل باوجود ایسی نعمتونکے بہی آدمی ایسے ناشکری باغی ہین تغشی کا فاعل ضرورۃ محذوف ہے اسلیے کہ مذکور نفس ہے اور وہ مونث پس خواہ آدم محذوف مانا جاے خواہ (رجل) اور یہی اولی ہی اور مراد شرک سے عمداً ولد و حیا و ربوبیت و حفظ مین دوسرونکی شرکت بعد بیان قصہ دلائل دو شرک بیان فرمایا اور سب بڑی حاجت وجود اور عقد کشائی ہی اسکی نسبت فرمایا

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ

کیا شریک بناتے ہین اونکو جو نہ پیدا کرین کچھ اور خود پیدا کیے جائین اور نہ کر سکین اونکی مدد اور نہ اپنی ہی مدد کرسکین

کیا ایسونکو شریک بناتے ہین جو کسیکو پیدا نہ کرسکین اور خود پیدا کیے جائین (ایجاد و خلق ہین تو اونکا سا جہا ہی نہین ہی ربوبیت و حاجت روائی کیا) اور نہ اپنے پوجنے والون کی مدد کرسکتے ہین نہ اپنی جان بچا سکتے ہین (پہر کس بنیاد پہ خدائی کا دعوی مسلّم اللہ ہے خیر و شر کا خالق اور نفع و ضرر کا مالک ہی کوئی دوسرا ہوتا تو شرک روا ہو جاتا ۔ خدا تو ایسے اون کی بندگی کیفیت کی

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ
اور اگر پکارو تم اونکو طرف ہدایت کے نہ پیروی کرین تمہاری برابر ہی تمکو بلاؤ تم اونکو یا تم چپ رہو

اور اگر مشرکین کو راہ راست کی طرف بلاؤ اچہی اور سچی بات سمجہاؤ تو تمہارا ساتھ ندین برابر ہے کہ تم اونہین پکارو یا چپ رہو وہ جواب نہ دینگے ۔ پہر فرمایا اے جاہلو ذرا آنکھ کہولکر دیکہو تو

اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ
بیشک وہ جنہین پکارتے ہو تم سوای اللہ کے بندے ہین مثل تمہارے پس پکارو تم اونکو پس چاہیے کہ جواب دین تمکو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَاۤ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ
اگر ہو تم سچے کیا اونکے پاؤن ہین چلتے ہین جس سے کیا اونکے ہاتھ ہین پکڑتے ہین اوس سے

اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَاۤ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ
کیا اونکے آنکھین ہین دیکہتے ہین اوس سے کیا اونکے کان ہین سنتے ہین اوس سے کہدیجیے پکارو تم شریکون کو اپنے

ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ۝
پہر داؤ کرو مجہپر پہر نہ مہلت دو مجہے

جنہین تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ بہی تمہاری ہی طرح اللہ کے غلام و مخلوق ہین اونہین تم پکارو جواب دین اگر تم سچے ہو کیا اون کی پاؤن ہین جنسے چلین گے ۔ کیا اون کے ہاتھ ہین جس سے کچھ پکڑین گے کیا اون کی آنکھین ہین جس سے دیکہین کیا اون کے کان ہین کہ سنین اون سے اللہ نے مجہے آپ اے مشرکین نافہم اب بہی نہین مانتے تو بلاؤ اپنے شرکا کو پہر وہ سب ملکر مجہپر داؤ کر کے حملہ کرین اور ذرا مہلت ندین اگر کچھ کر سکتے ہین تو کیون خاموشی ہے اور نہین قابو تو اس گرمجوشی پر حیف

اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝
بیشک حامی میرا اللہ ہے جسنے اوتاری کتاب اور وہ حامی ہے نیکون کا

اے مشرکو میرا ولی اللہ ہے جسنے قرآن اوتارا جسنے تمہاری قلعی کہولدی اور وہ تو نیک لوگون کا دوست و متولی ہے مجہے کمال توکل و یقین ہے کہ نہ کسی کی مخالفت کی پروا نہ اعانت کی تمنا

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ۝

اور جنکو پکارتے ہو تم غیر خدا کے نہین کر سکتے مدد تمہاری اور نہ اپنی جانو نکی امداد کر سکینگے

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝

اور اگر بلاؤ تم اونکو طرف راہ راست کے نہ سنین اور تو دیکھتا ہے ونکو دیکھتے ہین طرف تیرے اور وہ نہین دیکھتے

معالم (والذین) سے مراد بت اور (ان تدعوہم) سے بھی وہی بت مراد ہین تمام آیت معبودان باطلہ کی تقبیح مین ہے اور کہا حسن نے کہ ان تدعوہم الخ سے مراد بت پرست ہین یعنی جنکو تم سوا خدا کے پکارتے ہو وہ نہ تمہارے مدد کر سکتے ہین نہ اپنی اور اگر تم اونہین یا بت پرستونکو راہ رست کی طرف بلاؤ نہ سنین تو اور تو اونہین دیکھتا ہے کہ وہ تیری طرف ٹکٹکی لگائے ہین حالانکہ وہ کچھ دیکھتے نہین لا یعقل و نا فہم محض ہین

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝

اختیار کر عفو کو اور حکم کر اچھائی کا اور چشم پوشی کر جاہلون سے

درگذر و عفو اختیار فرمایئے اور اچھی باتون کے کرنیکا حکم کیجیے اور نادانون سے چشم پوشی کیجیے معالم جب یہ آیت اوتری آپنے کہا اے جبرئیل یہ کیا ہے جبرئیل بولے مین بھی نہین جانتا پھر بارگاہ الٰہی مین سوال کیا ارشاد ہوا کہ اَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ جو تجھسے قطع کرے تو اوس سے مل اور صلہ رحم کر اور جو تجھے محروم رکھے تو اوسے بھی دے ف یہی تین کلمے تہذیب اخلاق و اصلاح نفس کے لیے کافی ہین پھر عفو و اعراض مستحب ہے واجب نہین اور صرف حقوق نفس مین ہے حقوق اللہ مثل حدود و قصاص و جہاد سے اسکا تعلق نہین اور امر بالمعروف فرض کفایہ ہو دائما

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

اور اگر ورغلائے تجھے شیطان سے کوئی وسوسہ تو پناہ مانگ ساتھ اللہ کے بیشک وہ سننے والا جاننے والا

یعنی اگر شیطان وسوسہ ڈالے اور اخلاق حسن اور عفو و صفح سے روکے یا امر معروف سے مانع ہو تو اللہ سے پناہ مانگو وہ تمہاری فریاد سنیگا اور مجبوری و صدق نیت جانتا ہے مسئلہ استعاذہ ایک قسم کی دعا ہے لہذا واجب نہین مستحب ہے البتہ برائی سے بچنا واجب ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ

بیشک جو متقی ہوے جب چھو جاوے اونکو وسوسہ شیطان کا خبردار ہوجاتے ہین پھر یکایک وہ

مُّبْصِرُوْنَ ۝ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِى الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ۝

بینا ہو جاتے ہین اور بھائی اونکے اونکو بڑھاتے ہین گمراہی مین پھر نہین کمی کرتے

بیشک جب تقوی والون کو وسوسات شیطانی پیش آتے ہین تو فوراً چونک پڑتے ہین اور اللہ کو یاد کرکے وغنچۂ دیدۂ دل جو نور ایمان سے دیکھنے لگتے ہین اور شیطانون کے بھائی یعنی شریر آدمی مدد دیتے ہین شیطانون کو بہکانے مین اسطرح کہ ذرا شیطان نے ایڑ دی اور سب سے آگے تھے یا ایک طرف شیاطین بہکاتے ہین دوسری طرف سے یہ بھی ورغلاتے ہین۔ یا اخوان الشیاطین یعنی فساق وکفار ومشرکین بڑھاتے ہین اونکو شیاطین گمراہی مین اور ذرا کوتاہی نہین کرتے یا یہ گناہ مین باک وکمی نہین کرتے ف معلوم ہوا کہ وسوسۂ شیطانی سے تقوی مین نقصان نہین آتا اور اوسکے تین درجے ہین سلہ وسوسے کا اثر ہی نہو جیسا کہ حضرت خلیل وحضرت ذبیح علیہما السلام سے منقول ہو اور یہ اعلی مراتب حضور وعشق وعصمت سے ہے اور نہایت نادر صاحب اس مقام کا روح اور جسم کو ایک حالت پر لے آتا ہے وہان نہ سہو کی یاد نہ فراموشی کا ذکر نہ یاد کی تکلیف نہ التفات کی فکر سلہ وسوسہ اثر دکھائے مگر معاً متنبہ ہوکر اوسے دور کرے اوسکی شر سے بچ جاوے۔ یہ غالب حالت صدیقین ابو الوقت کی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے منقول ہے سلہ خطا ہو جاوے یا نوبت پہلے مگر معاً سنبھل جاوے یعنی ڈرے شرمائے باز آوے۔ یہ مقام تائبین کا ہو انکی سیر کبھی ناسوت مین اور کبھی ملکوت مین نہ ادھر سے انقطاع کامل نہ اودھر سے غافل۔ اور یہ تینون صورتین کلمۂ مس سے ظاہر ہین اور صاحب ان تینون مقامون کا متقی۔ عارف۔ ولی۔ صاحب دل ہو سکتا ہے ابن کثیر نے حافظ ابن عساکر کی تاریخ سے عجیب روایت نقل کی ہو کہ کوئی جوان مسجد مین عبادت کیا کرتا ایک عورت نے اوسے اپنی طرف متوجہ کیا جوان باغواے شیطان اوسکے ساتھہ ہولیا جب گھر مین جانے لگا یہ آیت یاد آئی بیہوش ہوکر گر پڑا جب ہوش آیا پھر یہ آیت پڑھی اور مر گیا عمر آئے اور اوسکے باپ سے کلمات تعزیت فرماکے وہ رات کو دفن ہو چکا تہا تو اوسکی قبر پر گئے اور حاضرین کے ساتھہ نماز پڑھی اور کہا اے جوان لِمَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ جو اپنے رب کی روبکاری سے ڈرتا رہے اوسے دو باغ ملین قبر سے آواز آئی یہ کو رب نے عطا ہو چکے اونفوس خبیثہ شیطان کی اغوا کی پروا نہین رکھتے بلکہ اوسے مدد دیتے ہین ادھر اسنے اشارہ کیا اور وہ باروت کی طرح سے اوڑی ربط چونکہ کفار بار بار آپ سے معجزات طلب کرتے بعض ظاہر ہوتے بعض بحسب مصلحت الہی ملتوی رہتے تو کفار کہتے

وَاِذَا لَمۡ تَاۡتِهِمۡ بِاٰيَةٍ قَالُوۡا لَوۡلَا اجۡتَبَيۡتَهَا ؕ قُلۡ اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوۡحٰۤى

اور جب لاے تو پاس اونکے کوئی نشانی کہین کیون نہ قبول کیا اوسے کہہ بیشک نہین پیروی کرتا مین مگر اوسکی کہ وحی کیجاے

إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝
طرف میری میرے رب کیطرف سے۔ دلائل ہین رب کی تمہارے اور رہنمائی اور رحمت قوم مومن کو

جب آپ اونکی درخواست کے موافق کوئی معجزہ ظاہر نکرین توکہین کیون نہ اسے منظور کیا آپ کہدیجیے مین تو وحی الٰہی کا تابع ہون مجھے اختیار ہی کیا نہ جھگڑ سکتا ہون نہ خود مختار ہون اے نبی کریم آپکے اسی ارشاد مین یا قرآن مجید مین دلائل و براہین ہین تمہارے رب کی طرف سے (اگر غور کرین) اور ہدایت ہے اور رحمت ہی (اگر اتباع و تعلق پیدا کرین) مگر یہ سب اونکے لیے ہے جو ایمان لاتے ہین خواہ اسوقت مومن ہین یا سچے دل سے ایمان کے عازم ہین یا توفیق الٰہی اونکی معین و ہدایت ازلی اونکی کارساز ہوچکی ہو **قل انما الخ** اسمین تعلیم ہے کہ نبوت کمال عبودیت ہے اور جسطرح شرائع مین ہمکو دخل نہین زیادہ کا ساز ہی نفس بھی اپنے ذمہ لینا چاہیے اللہ ہی پر چھوڑدو جسطرح ہمارے حضور کفار کے اعتراضون پر التفات نفرماتے منصب ہدایت مین خلل اور لذت حضور و محویت ذکر مین فتور نہ آنے دیتے اللہ خود آپکی طرف سے جواب دے لیتا اسی لیے فرمایا کہ آپکی یہ حالت کہ مین ہمہ وجوہ تابع ہون بہت بڑی دلیل و ہدایت ہے کہ اگر آپ سچے نبی نہوتے اور دلسے کوئی بات گڑھی ہوتی تو اپنی عزت اور فخر کیلیے کچھ تو سعی کرتے بخلاف اسکے صاف کہدیا میرا تو اختیار ہی کیا میری ہستی ہی کیا مین فرمانبردار ہون

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝
اور جب پڑھا جاوے قرآن پس سنو تم اوسے اور چپ رہو تاکہ تم رحم کیے جاؤ

سکوت بوقت قرأت

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اوسیطرف کان لگاؤ اور خاموش رہو تاکہ قرآن کی برکت سے تمپر رحمت نازل ہو آیت مین تین بحثین اور مختلف مذہب ہین **بحث اول** آیت عام ہو یا خاص کہا ایک جماعت نے کہ آیت خاص ہے **معالم** کہا گیا نماز مین کلام سے ممانعت کی گئی جو ابتدائی اسلام مین جائز تہا۔ ابن مسعود نے کہا امام کے پیچھے بعضون نے قرارت کی تو آپنے بعد نماز کے یہ آیت پڑہی اور سکوت کی تعلیم فرمائی۔ سعید بن جبیر نے کہا نماز جہری اور عیدین اور جمعہ مین وارد ہوئی۔ سعید بن مسیب نے کہا خطبہ جمعہ مین نازل ہوئی مگر یہ دونون قول ضعیف ہین اسلیے کہ آیت مکی ہے اور عید و جمعہ و خطبہ مدینے مین واجب ہوا کہا عمر بن عبد العزیز نے واعظ کا بیان سنو اور خاموش بیٹھو۔ اور کہا حنفیون نے کہ آیت عام ہے مگر شافعیون نے اپنے قاعدے کے موافق خبر واحد سے تخصیص کی مقتدی پر بھی سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم کیا

اور جبکہ حنفیون کے اصول پر کوئی وجہ تخصیص کی پائی نہ گئی عام حکم باقی رہا وہم جبکہ آیت عام ہی تو بدا معلم پر ۲ نمازی منفرد اور امام پر (اگر وہ کسیکو پڑھتے سنے) سکوت لازم ہی **دفع** یہ سب عقلا داخل ہی نہین اسلیے کہ مخاطب اسکے سامعین ہین اور معلم حکما قاری ومعین ومصلح قرارت ہی اور نمازی تو حقیقۃً قاری ہی پس یہ لوگ امر اہم مین مشغول ہین اور حکم سکوت مین داخل نہین **بحث دوم** امر سے وجوب مراد ہی یا استحباب بعض حنفیہ کی راے سے سمجھا جاتا ہی کہ استماع اور سکوت واجب ہی پس مقتدیکو امام کے پیچھے قرارت جائز نہوگی - مگر خارج نماز سننا اور چپ رہنا مستحب ہی اسلیے کہ تلاوت عبادت ہی اور دوام اوسپر سعادت پس سکوت مین تعطل امور لازم آئیگا لیکن یہ تقریر مخدوش ہی اور جمع حقیقتا ومجازا غیر ثابت اولی واصح یہ ہی کہ بوجہ حرج اور اختلاف مجتہدین کے یہ امر استحباب کے لیے ہی پس مقتدی کو امام کے پیچھے قرأت اولی نہوگی اور یہ تقریر کسی قول کو زیادہ ضررسان نہین جیسا کہ معلوم ہوا جاتا ہی **بحث سوم** علما مختلف ہوگئے کہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا کیا حکم ہے - ا شافعیہ واجب جانتے ہین اور ایک روایت مین ہی کہ سری نماز مین واجب ہی ۲ احمد اور محمد اور ایک روایت مین ابو حنیفہ کے نزدیک سری مین مستحب ہی ۳ جہری نماز مین احمد و مالک و محمد کے نزدیک مکروہ ہی ۴ ہر حال مین مکروہ ہی یا حرام حنفیہ کے نزدیک ۵ سکوت مستحب ہے ابو حنیفہ کے نزدیک رد کیا اور کراہت و حرمت کو ابن ہمام نے اور سری مین استحباب کو اختیار کیا حضرت استاذ قدس سرہ نے امام الکلام مین - اور آثار صحابہ کی حرمت و وجوب دونون مین منقول ہین کہا شافعیہ نے کہ آیت محتمل ہی اور حدیث لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ محکم پس استدلال حدیث ہی سے ہوگا - **جواب** حدیث بھی محتمل ہی اسلیے کہ مراد نفی کمال ہو نہ نفی صلوۃ جیسا کہ فرمایا لَا یُفْلِحُ قَوْمٌ تَمْلِکُھُمْ اِمْرَأَۃٌ (بخاری) جس قوم کی عورت بادشاہ ہو اوسے فلاح نہوگی یعنے کمال فلاح ورنہ خلاف مشاہدہ لازم آئیگا لَا صَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ وَلَا ھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ نہین نماز (یعنے ثواب کامل واطمینان قلب) جب کھانا سامنے ہو یا اوسے پاخانے پیشاب کی ضرورت ہو - الغرض بالاتفاق کمال کی نفی ہی - اور لا ہی نفی جنس نفی وصف کو مفید ہے پس ذات کی نفی نہوگی اسی لیے کہا حنفیہ نے کہ الحمد پڑھنا واجب ہی تا کہ کمال ثواب حاصل ہو اور فرض نہین اسلیے کہ بی اسکی بھی فوات نماز باقی رہتی ہی

قرأت فاتحہ خلف امام

اور جب آیت وحدیث دونو محتمل ہوئین تو آیت اقوی ہی- اور کہا بعض نے کہ مراد یہ ہے کہ خاموش رہو اور دلمین فاتحہ پڑہتے جاؤ جیسا کہ اگلی آیت مین ہی کہ دل مین رب کو یاد کرو اور اسلیے امام کے پیچھے الحمد آہستہ پڑہنے کا حکم ہے **جواب** ۱ آہستہ پڑہو یا صرف تصور ہی کرلو مگر سماع مین خلل پڑیگا اور یہان تو کلمہ استماع ہی جسکے معنی خوب کان لگا کر بغور سننا اوسپر انصتوا تاکیدا فرمایا کہ خوب سمجھ کر سنو سمجھو اور چپ رہو پس آہستہ پڑہنا کیسا تخیل وتصور کے بھی نفی نکلتی ہی کبیر کہا بعض نے یہ خطاب کفار سے ہی کہ قران جو بصیرت وہدایت ورحمت ہی جب پڑہا جاۓ کان دہر کے سنو سمجھو نہ عذر کرو نہ انکار اور امیدوار رہو کہ اسکی برکت سے تم پر نزول رحمت ہو **ف** یہ تاویل نہایت احسن اور سیاق قرآن سے مرتبط ہے

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

اور یاد کر رب کو اپنے جی مین اپنے عجز اور ڈرتے بن جہر کے آواز مین

بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ۝

صبح اور شام اور نہ ہوجا بیخبرون سے

اپنے پروردگار کو دل مین بکمال تضرع وزاری نرم اور پست آواز سے صبح شام یاد کیا کر اور بیخبر نہو جا یعنے اطراف روز وشب کو ذکر اللہ سے گھیرلے اور اذکار معینہ ونماز مفروضہ ادا کر اور درمیان مین بہی غافل وبیخبر نہ رہ- آیت مین مختلف تاویلین ہین **اول** مراد ذکر سے نماز ہی اور فی نفسک سے قرأت سری- اور دون الجہر سے یہ کہ جہری نمازون مین حد سے زیادہ نہ چلاؤ- اور صبح وشام کا ذکر خواہ کنایہ ہی دوام ذکر سے خواہ یہ کہ یہ وقت افضل ہین اور ابتدا وانتہاے روز وشب- (احمدی) **دوم** ذکر خفی افضل ومامور بہ ہی اور جہر بدعت ہی یا مباح **ف** ۱ اگر ذکر سے ذکر لسانی مراد ہی تو اخفا کا حکم ثابت اور جہر کی نفی نہین ہے اور کیونکر ہو حالانکہ متعدد مقامات پر جہر کا حکم ہے فرمایا قرآن سنو اور سننا بدون جہر کے غیر ممکن- فرمایا نماز مین نہ زیادہ جہر کرو نہ خفا متوسط حالت اختیار کرو- فرمایا اللہ کو پکارو ذکر کرو اور کوئی قید نہین فرمائی ایسے ہی نماز وتکبیرات وبعض دعاؤن مین جہر کا حکم باتفاق ثابت ہی ۲ ذکر سے ذکر قلبی یا ذکر نفسی یعنے پاس انفاس مراد ہے اور قرائن اسکے شاہد (قرینۂ اول) تضرع وخوف افعال قلب سے ہے (قرینۂ دوم) آواز سے جہر نہو یہ بہی ذکر لسانی کو منع کرتا ہے (قرینۂ سوم) غافل نہو یہ چاہتا ہے کہ

یاد داشت و حضور کو اسلیے کہ یہ ممکن ہی نہین آدمی ذکر لسانی سے غافل ہو ۲ باوجود ذکر بھی گاہ گاہ ذہول یعنے بیخبری لازم ہی اور صاحب پاس انفاس سوتے جاگتے خاموشی اور گویائی اور خلوت و انجمن مین غافل ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ وہ آثار جو جسم پر عارض و طاری ہوتے ہین بمقابلہ ارادات قلبی ضعیف و کمزور ہین اس تاویل پر آیۃ مین ذکر نفسی و مراقبہ دائمی اور شوق غالب و خوف طاری کی طرف توجہ دلائی گئی ہی اور اشغال جہریہ جو حضرات صوفیہ مین معمول در اونکی خودی مٹانیوالی تاثیر منقول ہین اس آیت سے متعلق ہی نہین اس امر کہ ذکر سریہ کو ترجیح ہے جہریہ پر یہ اپنے موقع پر ثابت ہو سکتا جب جہر کے ذکر و نکے لیے ہم دوسرا اصل صحیح نکال سکین

ع ۲۴ ۱۸ ۱۴ سجدۃ

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۝

بیشک جو نزدیک تیرے رب کے ہین نہین تکبر کرتے غلامی سے اوسکی اور پاکی بیان کرتے ہین اوسکی اور اوسکو سجدہ کرتے ہین

جو لوگ تیرے رب کے مقرب ہین اونکی صفت یہ ہی کہ عبادت سے عار و انکار نہین کرتے اسلیے کہ رفعت کبریا و جلال سب بے انتہا مین آپکو نہایت حقیر و نابود دیکھ کر جسقدر عجز و فروتنی اونکی امکان مین ہے اوسے بہت کم سمجھتے ہین تکبر و توقف کیسا اور بساط قدس و تجلیات جبروت سے اوس کے تسبیح کیا کرتے ہین اور بکمال تذلل و عجز و غایت تعظیم سے سجدہ مین پڑے رہتے ہین مفسرین بالاتفاق کہتے ہین کہ اللہ کے پاس والون سے فرشتے مراد ہین ممکن ہے کہ انبیا اور اولیاے مقرب بھی داخل ہون اسلیے کہ قرب سے مراد کثرت ثواب و حسن قبول ہی اور ممکن ہی کہ عامۂ مومنین اپنی اپنی استعداد کے موافق اس نعمت سے بہرہ ور ہون اسلیے کہ قرب کی تین علامتین بیان ہوئین ۱ عبادت سے استکبار نکرنا ۲ سبحان اللہ کہنا ۳ سجدے کرنا - یہ تینون امر نمازیون مین بدرجۂ اولی ہین اور حدیث مین وارد ہوا اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ (رواہ مسلم) بندہ زیادہ تر قریب اپنے رب سے سجدے مین ہوتا ہی مسلم آنحضرت سے سوال کیا گیا کہ کون کلمہ افضل ہے فرمایا مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ جو اللہ نے اپنے فرشتون یا بندون کے لیے پسند فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ترغیب آپنے فرمایا جسنے سبحان اللہ و بحمدہ کہا اوسکے لیے ایک لاکھ نیکیان لکھی جائین گی احکام سجدۂ تلاوت یہ پہلی آیت ہی آیات سجود سے ابن ماجہ نے روایت کی کہ قرآن مین پندرہ سجدے ہین پھر کہا کہ سورۂ اعراف مین سجدہ ہی طحاوی نے نقل کی

کہ سورۂ حج کا دوسرا سجدہ تعلیم کے لیے تھا پس چودہ رہے اور روایت کی محمد نے موطا میں کہ ابن عباس سورۂ حج میں دوسرا سجدہ تجویز نہیں کرتے اور اسی کو اختیار کیا حنفیہ نے ضابطہ شرح وقایہ میں ہے کہ قرآن میں جب رکوع سجدے کے ساتھ مذکور ہو جیسے وارکعی واسجدی تو سجدۂ تلاوت نہوگا اور اس بنا پر بھی سورۂ حج کی دوسری آیت سجدہ نہیں حکم سجدۂ تلاوت واجب ہے نکریگا تو گناہگار ہوگا طریق جسم اور لباس اور جگہ پاک ہو با وضو کعبے کی طرف اللہ اکبر کہتا ہوا ایک سجدہ کرکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اٹھالے اور اگر نماز میں سجدہ واجب ہوا تو فوراً سجدے میں چلا جائے اور بعد فراغ بدستور نماز پوری کرے (ہدایہ) اہلیت جنپر نماز نہ بالفعل واجب ہو نہ قضاءً اونپر سجدہ واجب نہیں پڑھیں یا سنیں جیسے نابالغ۔ مجنون۔ کافر۔ حائضہ۔ نفاس والی۔ مگر نابالغ کے پڑھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے (شامی) مسئلہ نائم اور چریا کے پڑھنے سے سننے والے پر سجدہ نہیں (شامی) مسئلہ جنب کے پڑھنے سے بھی سامع پر سجدہ نہیں (ہدایہ) یہ تعلق سجدہ کا دو شخصوں سے ہے قاری اور اسکے چار حال ہیں ۱ خارج نماز ۲ امام ۳ منفرد ۴ مسبوق ہو یا لاحق یا منفرد۔ پڑھنے والے اور ہر سننے والے پر سجدہ واجب ہوگا مسئلہ امام کا سجدہ مقتدی پر واجب ہے سنے یا نہ مسئلہ کسی نے نمازی سے سجدہ سنا پھر شریک ہوگیا اگر سجدہ کرنے سے پہلے شریک ہوا امام کے ساتھ سجدہ کرلے اور اگر بعد سجدہ امام ملا اور وہ رکعت جسمیں سجدہ پڑھا گیا تھا پالی تو سجدہ ادا ہوگیا تکرار کی ضرورت نہیں اور نہ پالے تو نماز پڑھکر سجدہ کرے ۵ امام کے پیچھے آیت سجدہ پڑھے تو نہ قاری نہ سامع کسی پر وجوب نہیں مگر امام محمد کے نزدیک یہ لوگ بعد نماز سجدہ کریں سامع اسکے دو حال ہیں ۱ خارج نماز۔ یہ ہر حال میں سجدہ کرے ۲ نماز میں سنے پس اگر قاری اسکا امام ہے تو اوسی کے ساتھ ورنہ بعد نماز کرے مسئلہ نمازی خود سجدہ پڑھے یا اپنے امام سے سنے تو اوسے نماز میں کرسکتا ہے بعد نماز قضا ناجائز اور گناہ باقی رہیگا مسئلہ نمازی کسی ایسے شخص سے سجدہ سنے جو اوسکا امام نہو تو نماز پڑھکر سجدہ کرے مسئلہ ایک آیت ایک ہی مجلس میں کئی بار پڑھنے یا سننے سے ایک ہی سجدہ کافی ہے مسئلہ صرف بقدر سجدہ پڑھنا جائز اور ترک کرنا مکروہ ہے (ہدایہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہون مین نام سے اللہ مہربان رحمت والے کے

ابن کثیر اسکا نام سورۂ انفال ہی - مدینے مین اوتری درمنثور بدر کی لڑائی مین اوتری کبیر اسمین پچہتر آیتین ہین اور غزوۂ بدر و مسائل غنیمت و خمس و ہجرت وغیرہ کا اسمین ذکر ہے

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا

پوچہتے ہین آپ سے مال غنیمت سے کہدیجیے غنیمتین واسطے اللہ اور اوسکے رسول کی ہین پس ڈرو اللہ سے اور اصلاح کرو

ذَاتَ بَيْنِكُمْ ۪ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

معاملون مین آپس کے اور اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اگر ہو تم ایمان والے

انفال جمع نفل بمعنی زیادت - یہ لفظ معناً مشترک ہی ہر شئے جو اصل پر زائد ہو نفل ہی مگر باتفاق مال غنیمت مراد لیا گیا **زاہدی** اگلی امت کی غنیمتین آتش آسمانی جلادیتی اگر کچھ بچ رہتا مجاہدین کے کام آتا اسی رعایت سے غنیمت کو نفل کہتے ہین **ف** چونکہ جہاد مین اصل غلبۂ اسلام ہی یا شہادت - مال گہاتے مین ملتا ہی اسی لیے نفل نام ہوا **اسباب** آپنے جنگ بدر مین فرمایا جو کسیکو قتل یا قید کرے اوسے یہ انعام ملیگا - جوان آگے بڑہے بڈہے نشان اسلام کے پاس رہے شیران دشمن شکار بعد فتح انعام کے امیدوار حاضر ہوے کہا گیا اگر بحسب وعدہ انعام دیا جائیگا تو باقی محروم رہجائینگے - **درمنثور** اس حملے مین لشکر اسلام کے تین حصے ہوگئے ایک کفار کو بہگاتا جاتا - دوسرا اپنے متفرق بہادرون کو جمع کرتا تیسرا حضور اقدس کے گرد مثل پروانہ جان نثار - شر اعدا سے خبردار - جب قصہ چک گیا اور غنائم مجمع غازی فراہم ہوے اصحاب (نہ بحرص مال بلکہ بنظر استحقاق ولقمہ حلال) آپسمین اختلاف کرنے لگے ہر گروہ نے اپنی اپنی خدمت اور استحقاق بیان کیے کسی نے کہا ہمین تو مار چہین کر لائے ہین دوسرا بولا ہم تمہاری پشت پر حامی و منتظم تھے - تیسرے نے کہا ہم رسول اللہ پر فدا تھے جنکا یہ سب تصدق ہی حق سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے پیارے بندونکی تسکین اور اونکی تصفیۂ قلب و اخلاص نیت کے لیے ارشاد کیا آپسے مال غنیمت کی نسبت سوال کرتے ہین لے حبیب کریم آپ اپنے خادمونکو سمجہادین کہ یہ مال تو اللہ و رسول کا ہی (یعنے تم تو اپنے اس خدمت کے صلے مین اللہ ہی کی خوشنودی کے خواستگار جنت فردوس کے وارث و سزاوار ہوچکے ہو دنیا اور اوسکے چیزون سے کیا کام) پس ڈرو اللہ سے اور آپسمین اصلاح اور درستی رکہو یہ منازعت کیسی اور اللہ و رسول کے مطیع رہو اگر تم

مؤمن ہو یعنے سچے اور کامل اس حکم مین تعلیم خلوص وطلب صادق ہی جہاد مین ایک گونہ
لگاوٹ تہا کہ کچہ مل جاتا ہی ابتداءً اوسے بہی مٹا دیا کہ اسمین تمہارا حق نہین پہر جب اونہین سچا
اور کہرا پایا دوسرے آیت سے چار خمس عنایت فرمائے اور ارشاد ہوا فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ پانچوان
حصہ اللہ کا ہے باقی غازی لیجائین پس اسکا حکم منسوخ ہی **لطیفہ** اسمین اشارہ ہی کہ طالب صادق
کو ابتدا مین تصفیۂ قلب وخلوص نیت وکمال تبتل الی اللہ وذلت نفس کے لیے بعض مباح امور
سے ممانعت اور آخر مین ایک حد تک اجازت دیجاتی ہی **لطیفہ** اختلاف سے محرومی
حاصل ہوتی ہی غنیمت جو خاصۃً اس امت پر حلال ہوے اختلاف کی بدولت لے لیے گئے
اور پہر ملے بہی تو پانچوان حصہ کم کر کے **ترمذی** سعد بن وقاص سے مروی ہی کہ بدر کی لڑائی
مین میرا بہائی عمیر شہید ہوا اور سعید بن العاص کو مین نے قتل کیا اور اوسکی تلوار لے لی
حضور مین حاضر ہوا اور اوس تلوار کی اجازت چاہی فرمایا یہ نہ میری ہی نہ تیری مین نے
رکہ تو دی مگر بہائی کی قتل اور درخواست کی نامنظوری سے دل پر وہ صدمہ تہا کہ خدا ہی جانتا ہے
دلمین کہتا تہا یہ تلوار کسیکو ملیگی مگر اسنے میری سی مصیبت نہ اوٹہائی ہو گی ابہی پہرا ہی تہا کہ
پکارا حضور نے فرمایا لے اب یہ سیف میری ہو گئی **ف** آیت مین اصلاح باہمی کی تاکید اور منازعت
کی تردید ہے **ربط** اسی کے ساتہی سچے اور پکے ایمان والون کی نشانیان بیان فرمائین

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ
نہین مومن مگر وہ کہ جب ذکر کیا جاے اللہ ڈر جائین دل اونکے اور جب پڑہی جائین اونپر آیتین ہماری

زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
بڑہاتی ہین اونکے ایمان اور رب پر اپنے بہروسا کرتے ہین وہ کہ قائم کرتے ہین نماز اور ہمارے ہی ہوئے

يُنْفِقُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ
خرچ کرتے ہین وہی مومن حق ہین اونکے لیے درجے ہین اونکے پروردگار کے پاس اور بخشائش اور رزق بزرگ

ایمان والے وہی ہین کہ جب اللہ پاک کا ذکر کیا جاے اون کے دل ڈرین اور جب قرآن پڑہا جاے
اونکا ایمان زیادہ ہو یعنے تصدیق کرین عمل پر آمادہ ہون اور اپنے اللہ ہی پر بہروسا کرتے
ہین وہ جو نماز قائم کرتے ہین اور ہمارے دیے ہوے مال سے خرچ کرتے ہین وہی مومن
سچے ہین اون کے لیے اللہ تعالی کے پاس مدارج کثیرہ ومراتب علیا ہین اور عفو گناہ
اور رزق کریم ہے **ف** آیت مین پانچ وصف علامات ایمان سے مذکور فرمائے اول خشیت

۲ زیادتی ایمان ۳ توکل ۴ اہتمام نماز ۵ ادائے زکوۃ ۔ اور اسمین شک نہین کرنے اسکے نہ مومن ہوتا ہی نہ ناجی اگر دل مین ڈر نہین ۔ تو گویا اللہ کو دانا و توانا و قاہر منتقم نہ جانا ۔ اور قرآن سنا اور تازگی ایمان حاصل نہوئی تو نہ تصدیق کی نہ اوسے مانا ۔ اور بہروسا نکیا تو نوشتہ تقدیر حق نرہا اور نماز نہ پڑہے تو تمہارے اسلام و ستون دین ترک کیا اور زکوۃ ندی تو شکر نعمت نہ کیا اب ایمان پورا نہوا ۔ اہر آیت مین کئی بحثین ہین **بحث اول** (خوف و ذکر الہی) ذکر سے عام مراد ہی ذات پاک ہو یا صفات جلیلہ ۔ **ابن کثیر** کہا ام درداء نے وجل ولیسی ایسا ہوتا ہی جیسے خرمے کی ٹہنی یا پتی جلانے سے بررزتی اور تہرتہراتی ہے **درمنثور** حضرت عایشہ نے فرمایا جب دل مین خوف پیدا ہو دعا کرو مقبول ہوگی امام غزالی نے فرمایا کہ خوف ایک دریا آگ ہی کہ دل مین پیدا ہوا اور اسکے تین درجے ہین (۱ ضعیف) مثل گریہ زنان کہ آنسو گرنے سے پہلے کیفیت زائل ہوجاتی ہی (۲ قوی) کہ مایوسی و نا امیدی پیدا ہو ۔ پہلا کم مفید ہی اور پچھلا مضر اسیلیے فرمایا کہ قرآن سننے سے ایمان قوی ہوتا ہی کہ اثر خوف قائم رہے اور فرمایا کہ رب پر توکل کرتے ہین اور نماز و زکوۃ ادا کرتے ہین یعنے نوبت یاس نہین آتی (۳ معتدل) اور یہ محمود ہے اور اسباب اسکے مختلف ہین عذاب سے ڈرنا یہ شرط ایمان ہی موجبات عذاب کا خوف جیسے معاصی و سوء خاتمہ یہ تقوی سے ہوتا ہی ۔ حق سبحانہ تعالی کو لا ابالی سمجھنا یا اوسکی ناراضی سے ڈرنا ۔ یہ مقام عبودیت ہی ۔ اور محض ہیبت و عظمت ذات یہ ایک حالت ہی جو دلکو بے قابو کردیتی ہی اور نصیب اہل محبت ہی **ترغیب** ایکدن جبرئیل نے حضور سے حرارت دوزخ کا ذکر کیا دونو بے اختیار رونے لگے آپنے فرمایا اے جبرئیل تم کیون روتے ہو مقرب بارگاہ و مقبول حضرت اللہ ہو جبرئیل نے کہا مجھے کیا ہوا ہی کہ نہ روؤن کیا معلوم کہ علم الہی مین میرا انجام اس حال کے خلاف ہو ۔ کیا معلوم کہ ابلیس کی طرح مغضوب یا ہاروت و ماروت کے مانند معتوب ہون ۔ معارج مین ہی کہ جب حضرت ابراہیم کو خلعت خلت عطا ہوا فرشتون نے کہا بندہ صاحب مال و عیال و صاحب نفس حضرت الوہیت کی سزاوار کیونکر ہوسکتا ہی ارشاد ہوا ابراہیم کو کسی سے علاقہ نہین جاؤ اور آزماؤ ۔ یہ دونو بصورت بشر آئے آپ صحرا مین بکریان چرا رہے تھے ۔ بارہ ہزار بکریان تہین اور ہر ایک محافظت کو ایک کتا گلے مین طلائی پٹا پڑا ۔ اکر جبرئیل نے کہا یہ بکریان کسکی ہین ابراہیم بولے اللہ کی مین امین و خادم ہون ۔ جبرئیل نے کہا کوئی بکری بیچوگے فرمایا ہان ایکبار ہمارے دوست کا نام لو اور تہائی لیجاؤ جبرئیل نے

نقصان و زیادت ایمان

بآواز نرم و حزین کہا (اللّٰہ) آپ لذت ذکر و وفور ذوق سے بے اختیار ہوگئے کہا ایکبار اور پھر جبرئیل نے نام پاک لیا آپکو زیادہ وجد و ذوق ہوا پھر وہی درخواست آپ بکریان تمام ہو گئین کتے بھی نذر کیے اور شوق ویسا ہی جوش پر تھا کہا اے بندہ خدا ایکبار اور وہ نام محبوب سنا اور مجھ بندہ زرخرید بناے زینسان چہ بنام دلنوازی ؀ چون پردہ برافگنی چہ سازلمی ؀ حضرت رب العزت سے خطاب ہوا اے جبرئیل دیکھا ہمارے خلیل جلیل کو۔ جبرئیل نے کہا اے ابراہیم مین جبرئیل ہون اپنا مال لیجیے آپنے وہ سب خیرات کر دیا **فرق** یہ ہے کہ خوف نار و عذاب کا کرب و امید پیدا کرتا ہے مگر باقی و دائمی نہین۔ اور ہیبت ذات کا خوف عجیب لذت کے ساتھ قائم اور روبہ ترقی رہتا ہے **بحث دوم** (ایمان گھٹنا بڑھنا) یہ مسئلہ قدیم سے مختلف فیہ چلا آتا ہے بعضے ثابت کرتے ہین بعض غیر ممکن بتاتے ہین اور ظواہر نصوص کے تاویل ضروری جانتے ہین اسلیے کہ ایمان نام ہے اعتقاد و یقین کا اور یقین ایسی حالت نہین جسمین مدارج و اجزا کل سکین یقین غایت علم ہے اب زیادتی کیونکر ہو۔ ذرا گھٹے اور مقام ظن پر آگئے اسکا ایمان مین اعتبار ہی نہین۔ گو اعتقاد و یقین دلائل و حواس کے ذریعے سے پیدا ہوتا ہے مگر ان سے بے پروا ہو جاتا ہے اگر استدلالی ہوتا تو ان کے ضعف و قوت سے متاثر و متغیر ہوتا **قول فیصل** یہ ہے ایمان باعتبار یقین و ذات متفاوت نہین ہوتا اور باعتبار صفت و کیفیت گھٹتا بڑھتا ہے اسکی مثال بعینہ موت کے مثال ہے کہ بعد موت کوئی اور درجہ منافی حیات نہین اور ذرا حس و حرکت ہوئی اور کیفیت موت فنا ہو گئی مگر میت تازہ و قدیم مین باعتبار رطوبت و اثر حرارت و یبوست و برودت البتہ تفاوت ہے ایسے ہی حیات تندرستی مین کامل و مرض مین برائے نام ہے آیات و احادیث مین زیادت سے نور ایمان یقین و اطمینان و جوش دل مراد ہے پس (زیادت) کنایہ ہے علم و معرفت و خوف سے جیسا کہ در منثور مین ربیع بن انس سے مروی ہے کہ زیادت سے مراد خشیت ہے امام غزالی رح نے نقل کی کہ حضرت عمر اونٹ پر سوار جاتے تھے ایک گھر سے کیکو سنا کہ تلاوت کرتا تھا ان عذاب ربک لواقع تیرے رب کا تو عذاب آنے ہی والا ہے یہ سنکر

سواری سے اوترے اور خاک مین گر پڑے لوگ گھر اوٹھا لیگئے مہینا بھر بیمار رہے طاقت نرہی
اور حضور اقدس نے ابی بن کعب سے قرآن پڑھوا کر سنا اور آب دردیدہ ہوے پھر علما کو علم
صلحا کو معرفت زہاد کو خوف اہل درد کو کلام محبوب سے تلذذ اور انواع خطابات سے تجدید
شوق ہوتا ہی کہ جان وایمان دونون قربان کرنے پر آمادہ اور دنیا ومافیہا سے متنفر ہو جاتی
ہین کہین غضب سے تخویف نار کہین ترحم سے قبول توبہ واستغفار کہین لقاے بہشت سے ترغیب
کہین رضا کی بشارت قرب ودیدار کے اشارے کہین عبودیت کی تعلیم۔ اظہار ربوبیت و
تعلیم کہین خود ستائی کے لطف دوستون کے مذکور کہین باغیان سرکش کی سزائین اثر حال سنان
دور سا پڑتا ہے جسنے بہی قرآن قسم ہے قرآن کی جواب ہی نہین رکھتی ہی گفتگو تیری سوم توکل
یعنے اللہ پر بھروسا و نوشتہ تقدیر پر اکتفا کرنا اسباب ظاہر سے قطع استعانت غیر سے اعراض پھر
اسکے وجوہ مختلف ہین ۱ (مجبوری سے) جب کچھ نہو سکا اور کوئی کام نہ آیا اللہ کو پکارنے لگے
یہ مرتبہ ہر مخلوق کو حاصل ہے جیسا کہ فرمایا کہ جب دریا مین ہوتے ہین اللہ کو پکارتے ہین جب کنارہ پر آئے
شریک ٹھہرانے طرح طرح کی باتین بناتے ہین ۲ اعتقاد کہ جو ہونا ہے ہو گا دوادوش سے
حاصل ۳ محبت کہ وسیلہ و توسط ناگوار بوسہ و پیغام ناپسند جو ہوا دوہری سے ہو
پھر اسکے مدارج ہین ایک یہ کہ اسباب وتدبیر ظاہر سے قطع نظر کرے بخاری ابن عباس
نے آنحضرت سے روایت کی کہ میری امت مجھے دکھائی گئی اسطرح کہ ہر پیغمبر اپنی امت کے ساتھ
گزرتا کسی کے ساتھ ایک کسیکے ہمراہ پانچ۔ کسیکے ہمرکاب دس کوئی تنہا مین نے ایک بڑا بہیرا
دیکھا اور جبریل سے کہا یہ میری امت ہی بولے نہین آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھئے دیکھا
تو بہت بڑا گروہ تہا اونمین ستر ہزار آگے آگے آتے تہے جبریل نے کہا یہ آپکی امت ہی اور یہ
ستر ہزار وہ ہین جو بے حساب و عذاب جنت مین جائینگے مین نے کہا کیون بولے نہ یہ بیماری
مین علاج کرتے ہین نہ جہاڑ پہونک۔ نہ شگون سے تعلق۔ اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین مسلم
فرمایا یہ نکہو ایسا کرتے تو یہ ہوتا بلکہ کہو تقدیر یونہین تہی ابن ماجہ اگر تم اللہ پر بھروسا کرو
اسطرح رزق دے جیسے چڑیون کو ملتا ہی دوسرے یہ کہ اسباب وتدبیر وسامان کے ساتھ
اوسی کی کارسازی پر نظر ہے سب ہو اور سب سے درگزر ہے گو پہلے بڑے مرتبے والے ہین
لیکن یہ دوسرے اور ہی مقام پر ہین عباد متاہل متعلق اور مجرد صحرا نشین کا فرق ہے
ہمارے حضور نے جنگ بدر مین اسقدر اضطراب سے دعا کی کہ ابو بکر نے کہا بس کیجیے وعدۂ فتح

آپکے لیے کافی ہی - خود بدولت سامان جہاد و تدبیر معاش و معاد مین مصروف ہوتے اور
دوسرون کو سکھاتے - وا کرتے علل و اسباب کے طریقے بتاتے حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ کامونمین
شورہ کر لیا کرو - سامان مقاتلۂ کفار مہیا رکھو - نماز مین بھی اپنے بچاؤ کا بندوبست کر لیا کرو
البتہ ان تمام باتون کے بعد جب عزم مصمم کر لو تو اللہ پہ بھروسا کرو پس تدبیر و اسباب کے
ساتھ توکل افضل ہی اسلیے کہ ۱ اس طریقے مین کمال عبودیت و غایت سوال و استحقاق ترحم حاصل ہی
جو مولی نے فرمایا غلام بجالایا کارروائی کے لیے جو اسباب بتائے اور جو امور ہمکو تعلیم فرمائے
وہ بھی مہیا ہین اب صرف نظر عنایت کی امیدواری ۲ شبہ بے پروائی و بے نیازی و
اصرار بیجا سے بچنا اسلیے کہ ترک تدبیر کبھی اس لیے بھی ہوتا ہے کہ ہمکو ضرورت ہی نہین
یا ہم تو یون ہی کام کرائین گے پس صاحب تدبیر آپ کو نیازمند و امیدوار
ظاہر کرتا ہے ۳ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ ہی جبکہ عادت الٰہی جاری ہی کہ ہر امر کے
لیے سبب مہیا کر دے ہم بھی اسکی تقلید کرتے ہین ۴ لمعات الٰہی اور تعلیمات غیبی سے استفادہ
ورنہ تراکیب عجیبہ و تدابیر صائب و تاثیر غریبہ ضایع و بیکار ہو جائین اور سب سے بڑھکر یہ امر
ہے کہ اسباب و تدبیر کے ہوتے ہوے نظر بخدا رہنا ایسا ہی کہ مجمع اکل و شرب مین صوم یا جلسہ
احباب مین مراقبہ - یا گفت و شنود باہمی مین ذکر - توانگری مین زہد - جوانی مین انقطاع
مین تحمل کمال مین تواضع جیسا کہ فرمایا فِیْہِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ
مسجد میں ایسے مردان خدا ہین جنکو خرید و فروخت سوداگری اللہ کے ذکر سے غافل نہین کر سکتی
مولانا مصطفی گفتہ باواز بلند * بر توکل زانوئے اشتر ببند * بحث چہارم چونکہ نماز حضوری
اور راحت قلب مومن و نور نظر طالب صادق و مناجات و محل قبول دعا اور افضل ترین عبادات
و ماحی فحش و سیئات ہی لہذا فرمایا کہ نماز درست یعنے باہتمام تمام باداے فرائض و واجبات و سنن
ادا کرتے ہین اور زکوۃ مالی عبادت ہی اور مال محبوب نفس ہی اور اللہ تعالی محبوب روح لازم
تھا کہ خلوت خانۂ دل محبوب روح کے لیے مخصوص و آراستہ کیا جائے دوسرونکا ذکر و وہم بھی
پاس نہ آنے پائے مگر نظر بحال احتیاج عباد و نظم عالم فرمایا کہ ایک مقدار حقیر یعنے چالیسوان
حصہ دیکر بطور پیشگی نمونہ از خروارے ہمارے چاہنے والون مین ہو جاؤ ۵ حقا سے اشارہ ہی
کہ بعد ان پانچ خصلتون کے ایمان خالص و اسلام حقہ حاصل ہو گا ابن کثیر حارث بن
مالک سے مروی ہی کہ آنحضرت نے اون سے فرمایا تمنے صبح کس حال مین کی حارث بولے اس

حال ہین کہ مومن حق تھا فرمایا حقیقت ہر شئے کے لیے ہی تمھارے ایمان کی حقیقت کیا ہی
حارث نے کہا مین فنائے دنیا کو پہچان گیا تورات کی بیداری اور دن کے روزے اختیار کیے
اب گویا مین عرش پروردگار کو دیکھہ رہا ہون اور جنت والون پر نظر کرتا ہون کہ وہ آپسمین
ملاقاتین کرتے ہین اور دوزخی بپیش نگاہ ہین کہ تلملا رہے ہین آپنے فرمایا اے حارث تمنے
پہچانا پس اس حال کو لازم پکڑو اور ترک نکرو درجات جمع ہے یعنے مراتب کثیرہ و
مدارج مختلفہ کوئی مقام عبادت مین کوئی شان محبت مین کہین عطاے خداوندانہ ہی کہین
اداے محبوبانہ ۔ الغرض ہر شخص اپنے مقام اور انعام مین ہے معالم کہا عطانے اہل جنت
کے درجے بقدر اعمال متفاوت ہونگی ربیع بن انس نے کہا جنت مین ستر درجے
ہین ہر درجے مین سوار کے ہفتاد سالہ راہ ہے رزق سے مراد رزق بہشتی ہے ۔

كَمَآ اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكٰرِهُوْنَ ۙ
جسطرح نکالا تجھے رب نے تیرے گھر سے تیرے ساتھ حق کے اور بیشک ایک گروہ ایمان والون سے ناخوش تھا

يُجَادِلُوْنَكَ فِى الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَاَنَّمَا يُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ۭ
جھگڑتے تھے تجھسے حق مین بعد اسکے کہ ظاہر ہوگیا گویا کہ وہ چلائے جاتے ہین طرف موت کے اور وہ دیکھ رہے ہین

کبیر جسطرح اللہ نے آپکو مدینے سے جہاد کے لیے حق کے ساتھ نکالا اور کچھ مومن اسے پسند
نہین کرتے تھے ایسے ہی جھگڑتے ہین تجھسے امر حق یعنے جہاد مین اور کب جبکہ انھین معلوم
ہو چکا کہ فتحیاب ہونگے ایسا جھجکتے ہین گویا وہ دیکھہ بھال کر موت کے موہنہ مین جاتے ہین ۔ اور
کہا بعض نے کہ جب غنیمت کے باب مین ارشاد ہوا کہ خاموش رہو حکم تو سینے نا تا مگر بعض نے اچھا
نہ جانا فرمایا یہ ناخوشی ویسی ہی نافہمی سے ہی جیسا کہ مدینے سے نکلنے اور دشمن سے لڑنے مین
اتفاق نکرتے تھے توضیح اسکی یہ ہی کہ جب آپ مدینے مین آئے اور حکم جہاد اترا کچھہ چھیڑ چھاڑ
شروع تھی کہ خبر ملی قافلہ قریش مال تجارت لیے ہوئے شام کو جاتا ہی حضور نے کچھ اوپر تین سو
مہاجرین و انصار ہمراہ لیے اور مدینے سے نکلے ادھر ابو جہل ایک زبردست فوج تیار کرکے
مدینے کے قریب آپہونچا اور قافلہ راہ کترا کر دوسری طرف سے نکل گیا یہ لوگ تو حلوائے بے دود

[illegible]

سمجھتے تھے اب کانٹون مین الجھنا گران گزرا حضور نے اصحاب سے مشورہ طلب فرمایا پہلے تو کچھ ایسی رائین پیش ہوئین جو پسند خاطر نہ آئین اسلیے کہ اونکی غرض یہی تہی کہ قافلے کی جستجو اور ترک مقابلہ عدو کرین پہر ابو بکر اور عمر نے حضور کے ہمزبانی کی اور مدینے والون سے سعد بن عبادہ کہڑے ہوے اور کہا یا رسول اللہ جدہر حکم خدا ہو آپ چلین بخدا اگر آپ عدن بہی جائین تو بہی ایک ہم مین کا نہ رہ جائیگا مقداد نے عرض کی یا نبی اللہ کیا ہم وہ جواب دینگے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کو دیا تہا کہ تو اور تیرا رب دونون جائین اور عمالقہ سے لڑین ہم تو یہین بیٹھے رہینگے نہین نہین ہم کہتے ہین کہ آپ چلین ہم آپکے ساتھ لڑینگے نظم جو فرمایئے وہ ہی ایمان دین ہی ہمین اختیار اپنا باقی کہین ہی مطیع شہ پاک دائم رہین گے کیا ہی جو عہد اسپہ قائم رہینگے کبیر وجہ عذر وکراہ اصحاب کے یہ تھے کہ فوج تہی نہ سامان نہ سواری صرف ستر اونٹ دو گہوڑے ورنہ یہ اللہ والے دشمن کی کیا حقیقت جانتے تھے ۔ اور (بعد ما تبین) سے آنے والے آیت مراد ہے اور یہ ارشاد کہ گویا موت کی منہ مین جاتے ہین قلت اور بے سامانی کے خیال دشمن کی کثرت کے لحاظ سے تہا جس سے یہی معلوم ہوتا تہا کہ گویا مرنے ہی جاتے ہین زندہ نہ بچینگے

ف بظاہر کلمات قرآنی سخت ہین مگر غرض اظہار کمال احسان و تعلیم اطاعت حضرت رحمن ہے دیکہو تم ڈرتے تھے کیسے کامیاب ہوے ناخوش تہی کیسے خوش ہوے ایسے ہی اطاعت مین فائدے ہین

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ

اور جب وعدہ کیا تمسے اللہ نے ایک کا دو گروہون سے کہ وہ تمہارے لیے ہے اور تم دوست رکھتے تہے کہ بے کانٹے کا

تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ

ہو تمہارے لیے اور چاہتا تہا اللہ یہ کہ ثابت کرے حق اپنے کلمات سے اور کاٹے جڑ کافرون کی

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ

تاکہ ثابت ہو جائے حق اور باطل ہو ناحق اگرچہ برا مانا کرین گنہگار

یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے تمسے وعدہ کیا کہ ان دو سے ایک یعنے قافلہ یا لشکر قریش کا تمکو ملیگا اور تم چاہتے تھے کہ بے زحمت تمکو ملے (یعنے قافلہ اسلیے کہ اوسمین لڑائی بہڑائی نہین) اور اللہ یہ چاہتا تہا کہ اونکی قوت توڑ دی اسلیے کہ لشکر کی شکست سے آیندہ کے لیے ہمتین پست کام آسان ہو جاتا ہے قافلے سے صرف مال ملتا غلبہ اسلام و مغلوبی کفار نہوتی تاکہ حق ثابت کر دے اپنی کلمات سے (یعنے وہ اخبار جو اسباب مین نازل فرمائی) اور کافرون کو بیخ و بن سے شکست و نابود کر دے

ع [illegible]

تاکہ اونکی مغلوبی سے حق ثابت اور باطل ساقط ہو جاوے اگرچہ مجرم برا مانا کرین

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ

جب فریاد کرتے تھے تم رب سے اپنے پھر قبول فرمایا تمہارے رب نے کہ مین مدد کرنیوالا ہون تمہارا ہزار فرشتون سے لگاتار آنیوالے

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى وَلِتَطْمَئِنَّ بِهٖ قُلُوْبُكُمْ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اور نہین بنایا اس مدد کو اللہ نے مگر خوشخبری تاکہ مطمئن ہون اوس سے دل تمہارے اور مدد نہین ہے مگر پاس سے اللہ کے

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

بیشک اللہ غالب حکمت کار ہے

معالم جب صف جنگ آراستہ تیار کیا گیا تھا اوسمین تشریف ہوئی حضور کے لیے ایک سائبان لے گئے اور ہاتھ پھیلا کر دعا کرنے لگے یہانتک کہ رداے مبارک کاندھے سے گر پڑے ابو بکر نے چادر اوڑھادی اور کہنے لگے یارسول اللہ آپکو اللہ کا وعدہ کافی ہے وہ اوسے پورا کریگا کہ یہ آیہ شریف نازل ہوئی واقدی آپ دفعۃً چونک پڑے اور فرمایا آگئی مدد اللہ کی یہ جبریل گھوڑے کی باگ تھامے لڑائی کے ہتھیار لگائے چلے آتے ہین اون کے دانتو پر غبار پڑا ہے یہ فرما کر سائبان سے باہر آئی اور کہا سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یہ مجمع پیٹھ دکھا کر بھاگا جاتا ہے اور حکم دیا کہ بڑھو **حاصل** جب تم اپنے رب سے فریاد خواہی کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور کہا کہ ہم ایک ہزار فرشتون سے مدد کرتے ہین جو یکے بعد دیگرے آئینگے یا مسلمانون کی ردیف اور ہمراہ ہو اور یہ اسلیے ہے کہ تمہارے دل مطمئن اور خوش ہو جائین اور فتح تو اللہ ہی کے پاس سے ہے جو غالب ہے اور حکمت والا **ف** معلوم ہوا کہ لڑائی مین ایکبار فوج کا مقابلہ اچھا نہین بلکہ ایک حصہ دوسرے کے بعد بڑھے اس سے دوست قوی دل اور دشمن مضمحل ہو جاتا ہے اور یہ تمام اسباب انتظامیہ اسلیے ہرگز نہین کہ انہین کچھ دخل یا اثر ہو بلکہ سب کچھ وہی کرتا ہے یہ انتظام مخلوق کی تسکین کے لیے ہین اگر یہ اسباب نہوتے تو انکی نظر محض حکم الٰہی پر ہو جاتی اور تدبیر امور و تسکین قلوب کا وجود نرہتا **سوال** اچھا ہے کہ ملائکہ اور ارباب شہود کے لیے اسباب نہون اسلیے کہ اونکی نظر مین یہ تمام کارخانہ طلسم ہے کوئی کچھ نہین تعین اسمی ہے **جواب** اونکے لیے بھی اسباب ہین مگر نورانی و لطیف جو حق سبحانہ تعالےٰ کے افعال کے لیے حجاب نہین بلکہ شاہد حقیقت پر دلفریب نقاب کے طرح در پردہ جھلک دکھا رہے ہین ملائکہ کو علم احکام نہین ہوتا مگر بذریعہ جبریل اور جبریل کو بواسطہ اسرافیل اونہین بمطالعہ لوح اور اوسے بحرکت قلم اور اوسی اللہ جانے کیونکر معلوم ہو اکرتا ہے ایسے ہی عرش کے لیے جابر فرشتی حمال اور ہر کام پر کچھ خادم

وعمال صحیح ہیں اسباب وانتظام عالم بالا میں ہر گز لطف ونورانی اور دنیا کے اسباب کثیف وظلمانی

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ

جب ڈھانک لیا تمکو نیند سے امن اللہ کیطرف سے اور اوتارا گیا تمپر آسمان سے پانی کہ پاک کرے تمکو

بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ

اس سے اور دور کرے تمسے نجاست شیطان کی اور باندھ دے دلونپر تمہارے اور ثابت کردے اس سے قدم

واقدی بدر میں آپہنچے اولاً ایسی جگہ قیام فرمایا تھا کہ بالو بہت تھی پانو دھنس جاتے گرد اوڑتی اور پانی نہ تھا اسلیے کہ پانی پر دشمن نے قبضہ کر لیا تھا اصحاب پیاسے اور محزون دوسرے طرہ یہ کہ شب کو احتلام ہوا اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا زمین جم گئی غسل کیا سیراب ہوے ادہر کفار کیچڑ میں ذلیل وخراب رہے - پھر بشورۂ خباب بن منذر خیمہ گاہ بدر کنوئیں کے قریب لشکر ٹھہرایا گیا کہ یہ نیند جنگ میں طاری ہوئی مگر نہ ایسے کہ بیکار ہو جائیں صرف ایک ربودگی تھی جسنے خوف ہیبت جنگ دلسے دور کر دیا نعاس بضم آغاز خواب جسے اونگھنا کہتے ہیں احمدی معلوم ہوا کہ آسمان کا پانی طاہر ومطہر ہے حاصل جب اونکو تمپر غالب کر دی کہ تمہارا خوف اور حزن دفع ہو وہ امن تھی اللہ کی طرف سے اور تمپر پانی برسایا کہ تمکو نجاسات شیطانی یعنے احتلام سے پاک کردے اور یہ امور تمہاری تسکین وربط قلوب کے باعث وثبات قدم کے موجب ہوں کہ شیطان نے بعض مومنین کے دل میں یہ وسوسہ بھی ڈالا کہ ہم میں پیغمبر موجود ہو اور ہم پیاسے رہیں مجنب ہوں غسل نکر سکیں یونہیں نماز پڑہیں اللہ تعالےٰ نے باران رحمت سے یہ خیال دہو ڈالے **ف** غالباً نوم خفیف سے مراد نزول سکینہ وربودگی ومحویت انوار الٰہیہ وجذب فیضان محمدیہ ہے - اور پانی سے نزول رحمت ومغفرت وتصفیہ قلوب وسیرابی دیدار محبوب اور رجز شیطانی یہی وسوسۂ نفسانی ذوق ولذات فانیہ وتعلقات واہیہ اور ربط قلب سے توجہ الی اللہ وحضور وذکر قلب وقطع غیر وثبت سے دوام واستقلال وعلوے ہمت وکامیابی مقام صبر وابتلا - اسلیے کہ مقام مقام افاضہ وانعام ہے جیساکہ آپنے فرمایا کہ ہم درجات اور ممکن ہے کہ بحسب اختلاف طبایع وتفاوت طلب وامتیاز خلوص قابلیت انعام کے درجے متفاوت ہوں ادنیٰ وہ جو اوپر مذکور ہوا اور اوسط یہ جو ہمنے کہا اور اعلیٰ اللہ جانے

اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

جب حکم بھیجا رب نے تیرے طرف فرشتوں کے میں ساتھ ہوں تمہارے پس ثابت رکھو انکو جو ایمان لائے میں ڈالدونگا بیچ دلوں

طمانیت ایمان

فیضان الٰہی

قابلیت انعام

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ؕ

اونکے جو کافر ہوے ڈر پس مارو گردنونپر اور مارو اونہین پور پور

جب حق سبحانہ تعالی نے فرشتونکو حکم دیا کہ اے ملائکہ مین تمہارے ساتھ ہون یعنے تم حسب ارشاد کام کرو اثر پیدا کرنا ہمارا کام ہے پس تم مومنین کو ثابت قدم بنا دو اور اونہین وسوسۂ شیطانی سے بچائے رہو مین کفار کے قلب مین خوف ڈالدونگا پس تم اونکی گردنین مارو اور بند بند جدا کرو آیت مین مسائل و لطائف ہین **سوال** کیا سبب ہے کہ اس خفیف امر مین اسقدر اہتمام فرمایا گیا۔ ملائکہ کا لشکر بہیجا۔ اوسپر ایسی تاکیدین۔ پہر یہ بڑہاوے کہ مارو اور قتل کرو۔ اور مومنین کو سنبہالے رہو ہم تمہارے ساتھ ہین اور ساتھی نہین بلکہ کفار کو ڈراوینگے۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ چند مقتول و محبوس ہوے باقی زندہ بہاگ گئے **جواب** یہ اہتمام شان اپنے پیغمبر کے دکہلانے اور خوش کرنے کے لیے تہا ورنہ وہان زمین و آسمان کا بنانا اور مٹانا اور چیونٹی کا مارنا جلانا دونون یکسان ہین نہ اسمین مشغولی نہ اوسمین بیکاری۔ اور ملائکہ کے ساتھ معیت بیان امر واقعی ہے اسلیے کہ یہ سب مجاز ہین اور حقیقت اوسیکے لیے ہے **لطیفہ** مومنین کے کارساز ہی ہین ملائکہ متوسط کئے گئے کہ حجاب ملکی مین بقدر تحمل افاضہ ہو اور کفار پر خود رعب ڈالنے کا وعدہ فرمایا اسلیے کہ گو آج وہ مورد غضب سہی مگر جزئیت و قرابت نبی محبوب اون سے متعلق ہے ایک ایک دن اصلاح ہوجایگی سواد کفر نور معرفت دکہائے گی پس جو نا قابل محض تھے اون پر رعب عذاب اور باقی ماندون پر صورت عتاب نازل فرمائی اور بپاس خاطر نبی کریم یہ نسبت خاص کردی کہ جو ہلاک ہو وہ پست ترین طبقات نار مین جائے جیسے ابوجہل اور جو سنبہلے وہ اعلی درجات قرب پائے جیسے عباس **مسئلہ** تعلیم طریق حرب دوام مستفاد ہوے اسلیے کہ ان فنونکا سیکہنا مستحب ہے اسلیے کہ امتثال امر آلہی کہ جوڑ جوڑ پر مارو بے تعلیم مشکل ہے پس بانک سلکڑی بانا پٹا نیزہ بازی۔ توپ۔ بندوق۔ وغیرہ سب اسی حکم مین داخل ہین اور مسلمانون کو اسکی ترغیب دلائی گئی **مسلم** فرمایا اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ آگاہ ہوجاؤ کہ قوت تیراندازی سے اور فرمایا مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا وَقَدْ عَصٰی جسنے تیراندازی سیکہہ کر بہلا دی تو ہمسے نہین اور گنہگار ہوا اسلئے فن شمشیرزنی مین مسلمان ہمیشہ بالادست رہینگے۔ اسلیے کہ ملائکہ اسکا موجد ہین اور انعکاس ملکی سے مومنین مستفیض ہین **نکتہ** فتح و شکست حرب و ضرب پر نہین بلکہ ثابت قدمی و نامردی غیب سے اوتاری جاتی ہے ورنہ ضرب کے ساتھ رعب و تثبت کے کیا ضرورت ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ
یہ اسلیے کہ وہ مخالف ہوگئے اللہ کے اور اوسکے رسول کے اور جسنے خلاف کیا اللہ کا اور اوسکے رسول کا پس بتحقیق اللہ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ۝
سخت عذاب کرنیوالا ہی یہ تمہارے لیے ہی پس چکھو اوسے اور بیشک واسطے کافروں کے عذاب ہی آگ کا

یہ عذاب وعتاب اسلیے ہی کہ قریش نے اللہ ورسول کے خلاف پر کمر باندہی تھی اور جو خلاف ورزی کریگا اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہی اے مشرکو یہ شکست اور قتل تمہارے لیے ہی اسکا مزہ چکھو اور جان لو کہ کفار کے لیے دوزخکا عذاب دائمی بھی ہے اسی زدوکوب پر کفایت نہین ملائکہ بدر ان کا آنا قرآن سے ثابت ہی کہا بعض نے ہزار سے زیادہ یعنی دوہزار تھی اور کہا بعض نے تین ہزار اور ردیفن کے لفظ سے اسکی تائید نکالتے ہین اور صحیح و صریح یہ ہی کہ ایک ہزار تھے میمنہ فوج مین جہان ابوبکرؓ تھے پانسو انکے سردار جبرئیل تھے اور میسرۂ لشکر مین جہان علیؓ تھے پانچسو انکے افسر میکائیل تھے۔ انکی لڑائی بھی ثابت ہی مسلم ابن عباس نے کہا ایک غازی کسی مشرک کو بھگا رہا تھا کہ دفعۃً کوڑے کی آواز اور گھوڑے کی ہنہناہٹ سنے کوئی کہتا تھا اَقْدِمْ یا خَیزُوْمُ بڑھ اے خیزوم (یہ نام ہے جبرئیل کے گھوڑے کا) پھر دیکھا تو وہ کافر مردہ پڑا ہی اور اوسکی ناک پر اور منہ پر اثر زخم ہے کوڑے کا حضورؐ سے جب یہ ماجرا عرض کیا تو آپنے فرمایا تو سچا ہی یہ مدد تیسرے آسمان کے فرشتون کی تھی تیسیر سعد بن منصور نے کہا کہ بعد شکست کفار جبرئیل حضورؐ مین آئے تو ایک زرہ پہنے تھے اور سرخ گھوڑے پر سوار عرض کی اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے کہ جب تک آپ راضی نہون حاضر رہون اب آپ خوش ہوے فرمایا ہان در منثور کہا ابو شیخ نے کہ جبرئیل سبز گھوڑے پر سوار تھے اور سپر گرد و غبار پڑا تھا آپ کے ہاتھ مین نیزہ اور جسم پر زرہ ایک روایت مین ہے کہ زرد عمامہ باندہے تھے اور دانتوں پر غبار پڑا تھا ابن کثیر جبرئیل نے حضور سے کہا آپ اہل بدر کو کیسا جانتے ہین فرمایا وہ افضل المسلمین ہین جبرئیل بولے ہم بھی اون فرشتون کو جو بدر مین حاضر ہوے تھے بہترین ملائکہ جانتے ہین

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ
اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو جب ملو تم اونسے جو کافر ہوے جہاد کر کے پھر تو پھیرو اون سے

الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
پیٹھ اور جو پھیرے اونکی طرف اوسدن پشت اپنی مگر پھرنیوالا واسطے لڑائی کے

اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ

یا پناہ لینے والا طرف لشکر کے پس تحقیق آگیا غضب مین اللہ کے اور ٹھکانا اوسکا جہنم ہی

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ

اور بری بازگشت ہی

اے ایمان والو جب مقابلہ کرو کفار سے بحالت لشکر کشی تو اونکی طرف سے پیٹھ نہ پہیرو اور جو پیٹھ پہیرے اوسدن وہ اللہ کے غضب مین آگیا اور ٹھکانا اوسکا جہنم ہے اور بری بازگشت ہی البتہ اگر بقصد قتال حیلہ وتدبیر کرتا ہو یعنی ایسا ظاہر کرے کہ گویا بہاگا جاتا ہی اور غرض یہ ہو کہ دشمن مطمئن وغافل ہوجاوے یا کسی زد کے مقام تک آجاوے یا کسی زبردست لشکر یا سامان سے مل جانیکی لئے ہٹے تو مورد الزام نہین **مسئلہ اول** کفار سے بہاگنا حرام ہی **احمدی** یہ حکم جنگ بدر کے لیئے خاص ہی اور در منثور مین ابو سعید خدری اور ابن عمر سے بہی منقول ہی کہ یہ مخصوص بجنگ بدر رہی لیکن عموم قرآنی کی تخصیص بیوجہ نہین ہوسکتی **زاہدی** یہ حکم آیۂ تخفیف (صفحہ ۲۰۴) سے منسوخ ہی **ف** یعنے عموم باقی نرہا بلکہ جب کافر مسلمانون کے دوچند سے زائد ہون تو فرار پر الزام نہوگا۔ کہا امام شافعی نے جائز ہی مگر اچھا نہین (ترغیب) **مسئلہ** قید زحف مشیر ہے کہ اگر بدون قصد جہاد کفار سے سامنا ہوجاوے تو فرار ممنوع نہیں اور بیشک صف جنگ مین فرار شان اسلام کو گہٹاتا ہی کفار کا دل بڑہاتا ہی اور یون گہر اہپنسا ہوا آدمی بہاگے تو اہانت دین متین نہین ہوتی **مسئلہ دوم** خدع وحیلہ لڑائی مین جائز ہے **مسئلہ سوم** دوبارہ لڑنے کے عزم سے ہٹنا جائز ہی بلکہ آیت مین جمع وتحیز کی طرف ترغیب دلائی گئی ہی **در منثور** ابن عمر نے کہا کہ ہم لوگ ایک لڑائی سے ہٹ آئے تو گہر مین گئے اور کہتے تہے کہ جہاد سے بہاگنے والے اللہ کے غضب مین گرفتار رسول اللہ کو کیا منہ دکہائین پہر جب حضور مین حاضر ہوے تو آپنے فرمایا کون ہے مین نے کہا نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ (ہم بہاگنے والے) ارشاد ہوا لَا اَنْتُمُ الْعَكَّارُوْنَ نہین تم تو لوٹ کر حملہ کرنے والے ہو **تحقیق** یہ ہی کہ جہاد سے قدم پیچھے ہٹانا گناہ کبیرہ ہے مگر کسی حیلے کے لیے اچھا ہی اور جب دشمن دونی سے زائد ہون تو بہی ثابت قدمی سے کام لے اور اللہ پر توکل کرے ہان جب ضعف ومجبوری کا یقین ہوجاوے تو مضائقہ نہین خواہ مخواہ مرجانا مصلحت شرعیہ کے خلاف ہے۔ اور جب دشمن تعداد مین دوچند یا برابر یا کم ہو اور اتفاق سے لڑائی بگڑ جاوے

توصرف جان بچانے کے لیے نہین بلکہ اس ہمت و مصلحت سے کہ دوسرے وقت اسکا انتقام لیا جائیگا اور اسوقت تدبیر ضایع جاتین تلف سعی بیہودہ ہوتی ہے ہٹ آنا جائز اور مجاہدین سلف سے گاہ گاہ ماثور ہے۔ بخاری آپنے فرمایا سات گناہ ہلاک کرنے والے ہین ۱ شرک ۲ سحر ۳ قتل ناحق ۴ سود خواری ۵ یتیم کا مال کھا جانا ۶ کسی پارسا عورت پر تہمت زناکا ۷ صف جہاد سے بھاگنا۔ ترغیب طبرانی نے روایت کی کہ وہ تین گناہ ہین جنکی ساتھ کوئی عمل فائدہ نہین دیتا ۱ شرک ۲ عقوق والدین ۳ جہاد سے فرار لطیفہ اذان کے بعد مسجد سے نکلنا جائز نہین مگر بقصد واپسی کسی ضرورت سے جیسے تحرف یا دوسری جماعت کے اہتمام یا امامت کے لیے جیسے تحیز

فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ

پس نہ قتل کیا تمنے اونکو لیکن اللہ نے قتل کیا اونہین اور نہین پھینکا تمنے جب پھینکا لیکن اللہ نے پھینکا

رمی تیر پھینکنا یا گولی اور پتھر پھینکنا۔ ابو السعود جب یہ عنایت و اعانت ہماری ہے تو تمنے اونکو قتل نہین کیا بلکہ اللہ ہی نے قتل کیا۔ اور تمنے خاک نہین پھینکی بلکہ اللہ نے پھینکی تو ضیح اسکی یہ ہے معالم جب بدر مین مسلمان فتحیاب ہوے تو ہر ایک کہتا مین نے اوسے مارا سے مالا ارشاد ہوا یہ فخر اچھا نہین یہ کام تو ہمارا ہے تم ہمین بھول کر اپنا خیال کیون کرتے ہو ابن کثیر عبدالرحمن بن زید نے کہا یہ آیت بدر مین اوتری آپنے تین مٹھیان خاک کی پھینکین ایک کفار کے داہنی جانب دوسری بائین طرف تیسری سامنے اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوهُ یہ مٹی تمام کفار موجودہ کے سر و رو پر بقدرت خدا پہنچگئی اور او نکو بھاگتے ہی بن پڑا ارشاد ہوا اے نبی کریم یہ بھی ہماری ہی کارسازی تھی۔ مفسرین متفق ہین اور روایات مشہورہ شاہد کہ یہان رمی سے مٹی پھینکنا مراد ہے لطیفہ حقیقت امر پر نظر رکھو کہ فاعل حقیقی اللہ ہے لطیفہ یہ دعوی چھوڑ دو کہ ہم بھی کچھ کر سکتے ہین لطیفہ مجاہدات پر کامیابی اور نفس کی سرشکنی منجانب اللہ سمجھو لطیفہ توحید قولی و فعلی کا مرتبہ ریاضات و اعمال کے بعد ہے لطیفہ مومنین کی تعظیم مقصود ہے کہ اونکا فعل ہمارا ہے فعل ہے اور کفار کی توہین منظور ہے کہ جو مردود و مقتول موحدین ہے وہ مقتول و مردود رب العالمین ہے مسئلہ اعمال عباد مخلوق باریتعالی ہین

وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ذَٰلِكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ مُوهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِينَ

اور تاکہ آزمائے مومنین کو اس سے آزمائش اچھی بیشک اللہ سنتا جانتا ہے یہ تو ہے اور بیشک اللہ سست کرنے والا ہے مکر کفار کا

بلا آزمایش یہ کبھی مصیبت سے ہوتی ہے کہ صبر و ثبات کی جانچ ہو اور کبھی نعمت سے کہ شکر و فروتنی

دکھی جاے **حاصل** یہ فتح و نصرت اسلیے عطا کی تا کہ اللہ تعالی مومنین کو اپنی نعمتون سے آزما لے آزمایش اول یہی تھی کہ اون کے فعل کو اپنا فعل قرار دیکر اونکو اپنی خودی بھلا دینے کا حکم فرمایا تا کہ تکبر و تفاخر کی بیخ کنی ہو جاے) یہ فتح تو دیکھی اور آیندہ بھی اللہ تعالی کافرون کے مکر کو سست و باطل کرتا رہیگا (یعنے اگر آزمایش مین پکے نکلے تو آیندہ بھی عنایتون کا وعدہ الہی کیا جاتا ہے **لطیفہ** کافرین عام ہے خصوصا محل امتنان مین اور شیطان سب سے بڑا کافر پس نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ کید شیطان کو کمزور کر دیگا اور وہین سے خواہ یہ مراد ہو کہ ہمارے توفیق و ہدایت و عفو کے سامنے اوسکی ایک نچلی گی یا یہ کہ فی الواقع فریب شیطانی اور خواہش نفسانی قابل التفات نہین یہ بات ہی اور ہی کہ تم آنکھ بند کر لو خصوصا مجاہدین نفس شکار موحدین حقیقت مین پیر تو کچہ بھی اوسکا داؤ نہین چلتا **ربط** مومنین پر اظہار نعمت فرما کر پھر کفار کے تہدید اور ذکر وعدہ و عید شروع ہوا

اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ

اگر فیصلہ چاہتے ہو تو　آگیا تمہارے پاس فیصلہ　اور اگر باز آؤ　تو یہ اچھا ہے تمہارے لیے　اور اگر پھرو گے تم　پھر ینگے ہم

وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَوْ كَثُرَتْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۧ

اور نہ　کام آئی ہوگی تمکو　جماعت تمہاری کچہ　اور اگرچہ بہت ہو جاے　اور بیشک اللہ　ایمان والونکے ساتھ ہے

ع ۹　۱۶

کفار اللہ تعالی سے دعا کیا کرتے کہ امر حق ہم پر کھل جاے **معالم** ابو جہل نے عین جنگ مین دعا کی لے اللہ کھولدے امر حق ظاہر کر ارشاد ہوا اگر فیصلہ چاہتے ہو تو وہ آگیا اور اس لڑائی نے حقانیت اسلام ظاہر کر دی اگر اب بھی باز آؤ اور کفر چھوڑ دو تو تمہارے حق مین اچھا ہوگا وہی اللہ رحمن و رحیم ہے اور وہی نبی کریم اور اگر کہین پھر تمنے گستاخی کی تو ہم بھی ایسی ہی مدد دینگے یونہین فرشتے آئینگے اسیطرح مشت خاک سے تمکو خاک مین ملا دینگے اور یہ تمہاری فوج و جمعیت اگرچہ بہت کچہ ہو مگر کوئی فائدہ نہ دیگی اور اسمین شبہہ نہین کہ اللہ تعالی ایمان والونکے ساتھ ہے **ف** آیت بعبارت نصیح بتاتی رہی ہے کہ وہ انصرت الہی اور افواج ملائکہ مومنین کے ساتھ ہے اور کفار مغلوب و خوار

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۚ

اے　ایمان والو　اطاعت کرو اللہ کی　اور رسول کی اوسکے　اور نہ پھرو　اوس سے　اور تم　سنتے ہو

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۚ

اور نہ ہو　مثل اون کے جنہون نے کہا سنا ہمنے　اور وہ نہین سنتے ہین

اے مسلمانو اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور اوسکے ارشاد سے روگردانی نکرو اوس حالمین کہ تم سنتے ہو

[illegible]

اور اون کی سے نہو جاؤ جنہون نے کہدیا کہ ہمنے احکام الٰہی سنے حالانکہ دلسے نہین سنے یا سنتے ہی نہین بہرے ہین سمع سے یہان مراد قبول و فہم ہے نہ آواز سننا یہ لوگ خواہ منافق ہین خواہ سخت غافل یہود ہرا

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ عَلِمَ

بیشک بدترین رینگنے والونکے پاس اللہ کے وہ بہرے گونگے ہین جو نہین سمجھتے اور اگر جانتا

اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا لَّاَسْمَعَهُمْ ۭ وَلَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝

اللہ اونمین کچھ بہتری البتہ سناتا اونکو اور اگر سناتا اونکو البتہ پھر جاتے اور وہ روگردان ہوتے

دواب زمین پر چلنے والا آدمی ہو یا جانور۔ عرف مین اسکا استعمال حیوان مین ہے اور یہان کنایہ ہے کمال حمق و تحقیر سے **صم** بہرا کنایہ ہے سرکش۔ نا فہم غیر مطیع سے۔ **بکم** گونگا کنایہ ہے اوس سے جو کلمہ حق سے ساکت ہو **عاقل** اس سے مراد عارف و انجام فہم احکام الٰہی کو سمجھنے والا۔ **منصف بخاری** شر الدواب سے بنی عبد الدار مراد ہین **حاصل** اللہ کے نزدیک تمام جانورون مین وہ بہرا گونگا بدتر اور خوار ہے جو کچھ جانتا ہے نہ ہو یعنے امر بدیہی و دلیل صریحی توحید و ربوبیت سی غافل رہے۔ پھر فرمایا۔ اگر اللہ تعالےٰ اپنے علم ازل مین جانتا کہ اونمین کسی قسم کی خیر ہے تو ضرور اونکو سناتا یعنے سننے والا بناتا مگر جبکہ علم ازلی نے اونمین کوئی اچھائی معلوم ہی نکی تو اب سنانے کا فائدہ کیا ہی اور باوجود اسی غیر قابلیت و حیوانیت کے اگر اونہین سناتا تو بھی وہ منہ پھیرے ہوے پھر جاتے اور راہ پر نہ آتے **ف** ۱ انسان جو اللہ کو نجانے تمام حیوانون سے بدتر ہے ۲ عقل شرعی معرفت حق ہے ۳ ارادہ الٰہی کا تعلق بحسب علم ازل ہے یعنی جو امر شدنی علم مین قرار پاگیا اوسکے ایجاد و اصلاح پر ارادہ متوجہ ہوتا ہے ورنہ نہ ۴ اسمین تسکین نبی کریم مقصود ہے کہ آپ کفار کی نافہمی سے ملول نہون ربط بعد تذلیل و تفضیح کفار مومنین کی ہدایت و تعلیم کی طرف توجہ فرمائے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْٓا

اے ایمان والو قبول کرو واسطے اللہ کے اور واسطے رسول کے جب پکارے تمکو اسلیے کہ زندہ کرے تمکو اور جان رکھو

اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝

بیشک اللہ درآتا ہے درمیان آدمی کے اور اوسکے دل کے اور شان یہہ کہ طرف اوسکے جمع کیے جاؤگے

استجیبوا قبول کرو و اطاعت کرو (معالم) **یحییکم** زندہ کرے **معالم** کہا سدی نے زندگی ایمان ہے اسلیے کہ کافر مثل مردے کے ہی کہا قتادہ نے قرآن ہے کہا مجاہد نے امر حق و صواب کہا قتیبی نے کہ مراد شہادت ہی جو حیات ابدی ہے **ابن کثیر** کہا عروہ بن زبیر نے مراد جہاد ہے جس سے حیات اعزاز و غلبہ

حاصل ہوتی ہی اور ذلت و مغلوبیت کی موت سے رہائی ملتی ہی **حاصل** اے ایمان والو اللہ و رسول کی بات سنو اور اطاعت کرو جب وہ تمکو بلائین طرف حیات و نجات کے اور جان لو کہ اللہ تعالی آدمی اور اوسکے دل مین حد آتا ہے (نہ دل اوسے کسیطرف پہیر سکتا ہے نہ آدمی دل پر قابو پاتا ہی جب تک اللہ تعالی نچاہے یعنے اس قبول پہ نازان ہونا اپنا حق نہ ٹھہراؤ اسلیے کہ قبول ہو یا انکار اقبال ہو یا ادبار سب اوسی کے قبضے مین ہی اسی لیے حضور سے منقول ہے کہ فرمایا کرتے یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آپپر ایمان لائے کیا آپ ہمپر خائف ہین فرمایا ہان اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اُصْبُعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُھَا کَیْفَ یَشَاءُ (رواہ ترمذی) بیشک دل اللہ کے دو انگلیون مین ہین جدہر چاہے پہیر دے) اور تم سب اللہ ہی کے حضور مین جمع کیے جاؤگے (یعنے نہ یہان اختیار ہی نہ وہان جاے فرار پہر عذر و انکار سے فائدہ) **کبیر** قلب سے مراد عقل ہے یا کنایہ ہی کمال قرب سے جیسا کہ فرمایا نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ہم رگ جان سے زیادہ تر قریب ہین **ف** کچھ ضرورت نہین کہ ہم اسے مبالغے اور مجاز پر محمول کرین بلکہ حق یہی ہے کہ حق سبحانہ تعالی ہر شے سے اوسکے نفس سے زیادہ تر عالم و قریب ہی یہ امر عجیب و نکتہ غریب ہے **بخاری** آپ ایکدن ابو سعید بن کعب کے طرف سے گذرے وہ نماز مین تہے آپنے طلب فرمایا بعد فراغت آے سبب توقف پوچھا تو عرض کی کہ مین نماز مین تہا فرمایا تمکو یہ حکم قرآن نہین معلوم کہ قبول حکم رسول بلا توقف واجب ہی **قیاس** چونکہ امام والی احکام الہی کا جاری کرنے والا اور پیغمبر کا قائم مقام ہوتا ہی اوسکی اطاعت مومنین پر واجب ہی

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ

اور ڈرو تم اوس فتنے سے کہ نہ پہونچیگا اونہین کو جنہون نے ظلم کیا تم مین سے خاص کر اور جانلو بیشک اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہی

اور ڈرو اوس فتنے سے کہ صرف ظالمون ہی کے لیے نہین بلکہ عام طور پر خطا و بے خطا سب کو گہیر لیتا ہی اور یقین کرلو کہ اللہ کا عذاب شدید ہے **در منثور** حسن نے کہا یہ آیت علی و عثمان و طلحہ و زبیر کے حق مین اوتری کہا سدی نے اصحاب جمل کی شان مین ہی کہا ضحاک نے اصحاب پیغمبر کے متعلق ہے۔ اسلیے کہ آخر عہد حضرت عثمان سے جو فتنے انکین برپا ہوے وہ ہر شخص کو شامل تھے کوئی محفوظ نرہا یہان تک کہ یزید کے لشکر کشی سے مستورات اور پناہ گزینان خانہ کعبہ اور عابدان گوشہ نشین کسیکو امن نہ ملے **ابن کثیر** کہا مطرف نے کہ ہم سے حضرت زبیر نے کہا کیا ہی کہ آپ نے پہلے خلیفہ سوم کو کہو دیا یعنے اون کے قاتلون کو نروکا اور اب خون کے

مدعی ہو تو فرمایا ہم آنحضرت اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے زمانے مین یہ آیت پڑہتے تھے مگر
یہ معلوم نہ تہا کہ ہمین اسکے مخاطب ہین ف آیت کا حکم عام ہی اور خاصکر اون گناہون سے
ڈرایا ہی جنکا اثر دور دور پہنچتا ہے جیسے (موالات وہم نشینی مجرمین) جیساکہ اصحاب سبت کی
نسبت ہوا کہ مچھلی پکڑنے والے اور اون کے ساتھ خاموش رہنے والے دونو دہر لئے گئے
یا (مداہنت و بی پروائی) بخاری فرمایا کہ مثال مداہن اور عاصی اور مطیع کے ایسی ہے جیسے ایک
قوم کشتی پر سوار ہوئی کچھ درجۂ اسفل مین کچھ طبقۂ اعلی پر بیٹھے تلے والے پانی لینے اوپر جاتے
اس آمد و رفت مین اونکو تکلیف ہوئی تو وہ لوگ ایک بسولا لیکر کشتی مین سوراخ کرنے لگے
(کہ یہین سے پانی لی لین) اب اوپر والون نے اگر نہین روکا تو سبنے نجات پائی نہین تو سب ڈوبے
یا (نفاق) یہ وہ بلا ہے کہ کسیکو اچھے حال پر نہین چھوڑتا ابن کثیر ام سلمہ کہتی ہین کہ آپنے فرمایا جب میری
امت مین گناہ ظاہر ہوجاینگے اللہ تعالی کا عذاب عموماً آجائیگا مینے کہا یا رسول اللہ کیا اونمین نیک لوگ نہو نگے
فرمایا ہون گے مگر سبکے ساتھ بلائے دنیاوی مین گرفتار اور قیامت مین مغفور و رستگار اوٹہینگے

وَاذْكُرُوٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِى الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ
اور یاد کرو تم جبکہ تھے تم تھوڑے کمزور زمین مین ڈرتے تھے یہ کہ اوچک لین تمکو

النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
آدمی پہر جگہ دی تمکو اور قوت دی تمکو اپنی مدد سے اور روزی دی تمکو پاک چیزون سے تاکہ تم شکرگزاری کرو

اورے گروہ مہاجرین یاد کرو وہ حالت کہ تم مکے مین کم اور کمزور تھے ڈرتے تھے کہ اہل مکہ تمکو قتل
واسیر نہ کرین ایذا لین نہ دین تو ہمنے تمکو مدینے مین جگہ دی اور انصار کی فوج اور ملائکہ کی نزول
اور فتح بدر سے تمہاری مدد فرمائی اور تمکو اموال غنیمت سے پاک ولذیذ رزق دیا تاکہ تم
شکر کرو ف اپنے ضعف اور احتیاج کا ذکر بغرض شکر نعمت مستحب ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اے ایمان والو نہ خیانت کرو اللہ اور رسول کی اور نہ خیانت کرو امانتون مین اپنی اور تم جانتے ہو

اے ایمان والو اللہ و رسول و باہمی امانتون مین خیانت نکرو تم تو جانتے ہو کہ اللہ حاضر ناظر عذاب
وانتقام پر قادر ہے) مفسرین نے اسکی متعلق واقعات بیان کئے مگر یہ حکم عام ہے ہر خیانت سے
متعلق ہے اور کسی پر مخصوص نہین۔ پہر خیانت عام ہے مال مین ہو یا کسی اور امر مین جیساکہ وارد ہوا
المُستَشارُ اَمِینٌ مشورہ لکار امین ہے اوسے حق پوچہی اور رائے فاسد دینا بجائے ہیسا اور ابن سعود نے کہا

اَلصَّلٰوۃُ اَمَانَۃٌ وَالْوُضُوْءُ اَمَانَۃٌ وَالْوَزْنُ اَمَانَۃٌ وَالْکَیْلُ اَمَانَۃٌ (ترغیب) نماز وضو تول ناپ سب امانت ہی۔ اور آپنی حضرت عبیدہ بن الجراح کو فرمایا امین الامۃ۔ اسلیے کہ وہ امانت کے امیر اور محافظ تھے۔ پس۔ ریا۔ نفاق۔ اسلام واتقا کی پردہ مین نذور نصیحت مین خود غرضی مسائل مین تاویل باطل۔ روایت مین افترا غلط بتانا۔ حق چھپانا۔ فریب وغیرہ سب خیانت ہین اور جو قوت حق سبحانہ تعالی نے عطا فرمائی اوسے بے محل صرف کرنا بہی خیانت ہو لطیفہ خیانت کے معنے کمی ونقصان اور عرف مین ضد امانت ہی مگر خیانت وہین بولتے ہین جہان امانت واطمینان ثابت ہو چور اوچکے کو کوئی خائن نہین کہتا پس علماے کرام وامراے اسلام زیادہ تر اس حکم کے مخاطب ہونگے لطیفہ خیانت کو مکرر ذکر فرمایا کہ حق اللہ وحق العباد دونون نہی مستقل ہو اور لای نفی ایک ہی بار کہا کہ دونو ممانعتین ایک ہی ڈھنگ کی سمجھے جائین ترغیب علی سے روایت ہو کہ ایک شخص نے حضور سے پوچھا کہ سب سے آسان اور سب سے مشکل کیا ہی فرمایا۔ کلمہ شہادت آسان اور حفظ امانت دشوار ہی خبردار ہو کہ نہ دین نہ نماز نہ زکوۃ بے امانت کے کچہ معتبر نہین ابن کثیر آیت ابولبابہ کے حق مین اوتری جب یہود بنو قریظہ مجاہدین کے محاصرے سے تنگ آگئے عذر خواہ ہوے حضور نے فرمایا اگر اس شرط پر قلعی سے آؤ تو آؤ کہ جو ہم چاہین وہ کرین اونہون نے کہا ابولبابہ کو آپ بہیجدین تب ہم اسکا جواب دینگے بہیجے گئے تو اونکی گریہ وزاری پر ترس آگیا اشارے سے بتادیا کہ اگر باہر آؤگے قتل کیے جاؤگے یہ کہکر بہری تہی کہ دل مین کہنے لگے مین نے اللہ ورسول کی خیانت کی اب کیا منہ دکہاؤن مسجد شریف مین گئے اور آپکو ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ نہ کچہ کہاؤنگا نہ پیونگا یا مرون یا توبہ نازل ہو۔ نو دن یون ہی گزرے آپ بیہوش ہوگئے رحمت الٰہی نے جوش مارا توبہ قبول ہوئی لوگون نے چاہا کہ کہولدین ابولبابہ نے قسم دلائی کہ مجہے وہی کہولینگے جنکا مین چور ہون پہر حضور خود تشریف لائے اور اون کے عقدہ کشائی فرمائی بعد ازان تہائی مال بہی آپنے خیرات کردیا۔ حضور سے مروی ہے کہ فرمایا ہمارے پاس کیون نہ آیا کہ ہم بارگاہ الٰہی مین عذر خواہی کرتے در منثور کہا مغیرہ بن شیبہ نے کہ اسکا تعلق حضرت عثمان کے قتل سے ہی لطیفہ وہ اصول تعلیم فرمائی جنپر امانت وخیانت دونون کا مدار ہے

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗٓ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

اور جان رکہو بیشک مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہی اور بیشک اللہ پاس اوسکے ثواب بڑا ہی

ع ۹ ۱۷

معلوم رہے کہ مال واولاد بہکانے والے ہین (اگر ادہر جہکے تو پہر کبہی رک نہین سکتے حضور سے

دور حرام مین گرفتار نہ وین بجانہ نیت درست اور اسقدر خود رفتگی کیلیے) اللہ کے پاس تحفۂ ثواب بے حساب ہے واضح رہے کہ مال اللہ کی نعمت ہے اللہ تعالی نے خود حضور پر احسان رکہا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى ﴿اور آپ کو﴾ مفلس تہے مالدار کردیا۔ اور مال ذریعہ سعادات کثیر اور اطمینان دل و شوکت اسلام ہے اور ایسی ہی اولاد کی نسبت ارشاد ہوا کہ خیرات باقیہ ہے اور طلب ولد کو ثواب فرمایا۔ اور یہان ایسی تو ہین پس معنی یہ ہین کہ مال و اولاد اللہ کی نعمتین ہین انکی تحصیل اور محبت مین حضرت منعم کو اگر بہول گئے اور حد سے ہٹ گیے تو عتاب و عذاب ہے اور اگر شکر گزار رضاے پروردگار کے خواستگار رہے تو ثواب بیحساب لیکن جبکہ طبع انسانی مال و اولاد کی محبت مین سب کچہ بہول جانیکا سبق یاد کر چکی ہے تنبیہ فرمائی کہ ذرا ہوشیار رہنا حضرت قلندر حیست دنیا از خدا غافل بدن ؛؛ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن ؛؛ پہر اجر عظیم کی طمع دلائی کہ انہین چہوڑنے اور حد پر قائم رہنے والے آپ کو محروم نہ سمجہین وہ سب سے زیادہ کامیاب ہین

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ

اے ایمان والو اگر ڈرو گے اللہ سے تو بنادیگا تمہارے لیے امتیاز اور اوتاریگا تم سے برائیان تمہاری اور بخشیگا اسکو تمہارے

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے

فرقان فصل امتیاز نجات مراد ہے یا فتح۔ در منثور ابن عباس نے کہا کہا مجاہد نے دنیا و دین مین کامیابی کی راہ۔ ابن کثیر کہا محمد بن اسحق نے فصل حق و باطل کا فرق۔ حاصل یہ ہے ایمان والو تقوی اختیار کرو اللہ تمہارے لیے حق و باطل کا رہنما اور تمام امتونپر امتیاز۔ اور دین دنیا مین نجات عطا فرمیگا اور تمہاری خطائین بخشدیگا اللہ تو بڑا فضل والا ہے فـ معلوم ہوا کہ متقی ہر شر سے محفوظ فضل الہی مین محفوظ رہتا ہے اور ممکن ہے کہ فرقان یعنی امتیاز ہو اور میدان حشر اور گلگشت فردوس مین اس امت کو تمام امتونپر فضل و فوق دیا جاے اور یہ بخشش بڑے فضل والے سے بعید نہین ہے

وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَ

اور جب داؤ کرتے تہے تجہسے وہ جنہون نے کفر کیا تاکہ ٹہرا رکہین تجہے یا قتل کرین تجہے یا نکالدین تجہے اور مکر کرتے تہے اور

يَمْكُرُ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝

داؤ کیا اللہ نے اور اللہ اچہا ہے سب مکر کرنیوالون سے

اور جب کافرون نے داؤ کیا کہ آپکو محبوس یا قتل یا ملک سے باہر کردین اور سینے بلکہ مکر کیے مگر اللہ تو سب سے اچہا داؤ کرنے والا ہے واقعہ ہجرت جب بعض انصار نے بیعت کی اور کفار مکہ کو اشاعت اسلام و بطلان کفر کا خوف ہوا سب کے سب دار الندوہ مین جمع ہوے شیطان بہی ایکبہ پیر مرد

بنکر آگیا ابوالبختری بولا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مکان مین بند کرو اور روزن سے کھانا پانی دیتے رہو یہانتک کہ مرجائین۔ شیطان بولا یہ راے اچھی نہین اون کے اصحاب لڑینگے۔ ہشام نے کہا اونہین نکالدو۔ ابلیس نے کہا اپنے تیز زبانے سے پہر تو وہ کھل کھیلینگے ہزارون کو اپنا بنا لینگے پہر تمپر چڑہائی ہوگی ابوجہل بولا قریش کے ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی جمع ہوکر ایک ساتھ آپکو شہید کرو تاکہ نہ کسی ایک پر خون ہو نہ کسی کو انتقام کا حوصلہ ابلیس نے اسکی بڑی تعریف کی اور اسی شورے پر کفار متفق ہوے اور در دولت کو گہیر لیا حضور نے ایک مٹھی خاک اونکی آنکھون مین ڈالدی اور ابوبکر کے پاس چلے آئے وہانسے غار ثور مین پہر مدینے مین آئے کفار اندھے بنکے کسی کو وہ نور خدا سوجہہ نہ پڑا جب اندر آئے تو دیکھا کہ فدائے رسول زوج بتول علی مرتضی برادر مصطفے آرام فرماہین ہاتھ ملکر رہگئے حق سبحانہ تعالی نے اس آیت مین وہ احسان یاد دلایا کہ دیکھو ہمنے اونہین کیسا ذلیل و اسیر مقتول غریب الوطن کر دیا

وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ

اور جب پڑہی جاتین اونپر آیتین ہماری کہین سُن لیا ہمنے اگر ہم چاہتے تو کہتے مثل اسکے نہین یہ

اور جب کفار پر ہمارا قرآن پڑہا جاتا ہی کہتے ہین ہم نے سن لیا اگر چاہتے تو ہم بھی ایسا کہہ لیتے

اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۝

مگر قصے اگلون کے

اسمین ہے کیا اگلونکے قصے ہین

معالم نضر بن حرث یہ فارس مین جاتا اور رستم و اسفندیار کے قصے سنتا یہود و نصارے سے اونکی کتابونکی باتین سنتا بڑا قصہ خوان تہا جب مکے مین آیا اور قرآن سنا نافہمی سے کہنے لگا مین بھی ایسی داستان بنا سکتا ہون

وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

اور جب کہنے لگے اے اللہ اگر ہے یہ وہی حق پاس سے تیرے تو برسا ہمپر پتھر آسمان سے

اور جب کہا اے اللہ اگر ہے بیان حق تیرے طرف سے یہ قرآن یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ

یا لا ہمپر عذاب دردناک

ہمپر آسمان سے پتھر برسا یا کوئی

اور عذاب لا کہا بخاری و مسلم نے کہ کہا انس نے یہ قول ابو جہل کا ہی اور صاحب معالم نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب نضر بن حارث نے قرآن کی نسبت کہا یہ تو اگلے قصے ہین مین بھی ایسے بہت بنا سکتا ہون عثمان بن مظعون نے کہا کہ اللہ سے ڈر حضور حق فرماتے ہین وہ بولا مین بھی حق کہتا ہون عثمان نے کہا آپ تو لا الہ الا اللہ کہتے ہین یہ بولا مین بھی کہتا ہون مگر یہ کہ اصنام اللہ کی بیٹیان ہین پہر بولا اے اللہ اگر یہ حق ہی تو ہمپر عذاب بہیج (تاکہ حق و باطل کھل جاے) اور ابن کثیر نے بھی ایک روایت مین اسے مقولہ نضر قرار دیا ہے بہرحال کوئی ہو قول کفار مکہ ہو اور اس سے

کمال انکار اور اپنی تکذیب پر اصرار اونکا پایا جاتا ہی اور یہ مقولہ درخواست عذاب نہین بلکہ غایت وثوق سے قسم کے طور پر ہے۔ **بخاری** ابن عیینہ نے کہا کہ قرآن مین ہر جگہ لفظ مطر یعنے عذاب آیا ہی **ف** یہ بھی اکثریہ ہے ورنہ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ مین یقیناً باران مراد ہے ۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ

اور نہین ہے اللہ کہ عذاب کرے اونپر اور آپ ان مین ہون اور نہین اللہ عذاب کرنیوالا انکا اور وہ بخشش مانگتے ہون

یعنی آپکی موجودگی اور استغفار کی حالت مین تو اونپر اللہ عذاب نکریگا گو اونکی شوخ چشمی اور بڑھ بڑھ کر باتین بنانے سے عذاب کا آنا ضرور ہی تہا بخاری و مسلم اور دوسرے مفسرین متفق ہین کہ آیت کفار کے جواب مین ہی یعنے عذاب آجاتا اگر نبی و استغفار نہوتا مگر معالم مین محمد بن اسحق سے یہ بھی مروی ہی کہ یہ قول بھی اہل مکہ کا ہی باوجود کفر آپ کو موجب امن و برکات جانتے تھے اور آنیوالی آیت اسکی شاہد ہی **ف** کچھ عجب نہین آپکے فضائل و برکات دلون مین اوتر گئے تھے شرارت سے کوئی کچھ کہے مگر دل مین آپکی خوبیان جمی ہوئی تہین تعجب تو یہ ہی کہ ایسا جانین اور نہ مانین **ترمذی** آپنے فرمایا میری امت کے لیے دو امانتین نازل ہوئین ایک مین اور ایک استغفار مین نرہونگا استغفار رہیگی پہر کہا کہ ابراہیم اسکا راوی ضعیف ہی **معالم** کفار طواف مین غفرانک غفرانک کہا کرتے یہ استغفار ہی اور کہا گیا کہ اس قول سے نادم ہوکر اللہ سے استغفار کی تہی **بحث اول** حضور کا موجب امان ہونا ثابت مگر تفصیل مین کلام ہی ظاہر ہے کہ امن خاص اہل مکہ کے حق مین ہو عام نہو اسلیے کہ جواب بطور خبر ہی اور خبر کا عموم ضرور نہین یعنے بتادیا کہ اہل مکہ پر آپ کے ہوتے عذاب نہوگا **جواب** ۱ یہ خبر نہین بلکہ تعلیل ہی یعنے آپکا وجود باجود علت ہی امن و امان کی اور اسی لیے بطور تعلیل فرمایا یعنے عذاب نہ آئیگا اسلیے کہ آپ موجود ہین پس ضرور عام ہوگا ۲ صفت کا قصر مدح کو اولی درجے مین لے آتا ہی اور مدح نبی محمود اعلی سے اعلی ہونا چاہیے ۳ اگر خصوصیت بھی ہوتی تو کفار پر ۴ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ عموم امن کا شاہد ہے **پس اول** عذاب سے مطلق عذاب مراد ہی دنیاوی ہو یا اخروی یعنے آپ ہر قسم کے عذاب کے لیے سپر ہین **لیکن** وہ عذاب جو بوسائل و اسباب ہو جیسے ضرب و قتل وغیرہ یہ مراد نہین اسلیے کہ سوال اونکا خاص ہے عذاب آسمانی مین کہ پتھر برسائے جائین یا دردناک عذاب آئے جسکی تخصیص عام عذابون سے علیحدہ گزرے ہی **دوم** (انت) لفظ خاص ہی یعنی مخاطب تاویل و بیانکی گنجایش نہین جب تک مخاطب ہونیکی قابلیت ہو حکم باقی رہیگا اور حضور کا دائما مخاطب رہنا کسی طرح ہو ۱ حیات آپکی مسلم ۲ درود و سلام مین دعوا مخاطب ۳ عرف مین موجود

دوا اعتبار سے معتبر ہوتی ہے خود موجود ہو یا اوسکے نائب اس طریقے سے بہی قیامت تک آپ کے
نائب باقی ہین اور برکات کا زیادہ تعلق صفت نبوت ہے اور وہ دائمی پس یہ حکم حیات ظاہر
پر مقصور و موقوف نہوگا سوم (فہیم) سے ایک طرح کی خصوصیت مفہوم ہوتی ہے کہ معیت مکانی ہو
یا مصاحبت روحانی ایسے تعلق خاص ہونا چاہیے مگر جبکہ کفار نہ شرف نسبت کے قابل تھے نہ
حیات دائمی کے قائل ونکے لیے صرف معیت جسمی و مکانی مفید ہے اور آپکی کلمہ پڑہنے والے کہین ہون
قدمونکے تلے ہین کیا یہ چند میدان اور سمندر کی لہرین درختونکی آڑ پہاڑونکی اوٹ تڑپنے والے دل
اور بیقرار جانونکو مشاہدۂ جمال صاحب مدینہ سے روک سکتی ہین استغفر اللہ حجاب دریا کو چہپائین ذرے
آفتاب کے حجاب بنجائین الحاصل آپکا وجود باجود دوا ما اپنے خادمون کے لیے دور ہون یا قریب
مظہر امان بلکہ انکا نور روح کی جان ہے اور کفار کے حق مین صرف بحالت ہمسایگی حرز امان بحث دوم
جب عذاب سے عام مراد ہے تو یہود مدینہ پر کیون آفت آئی مسلمان کیلیے مصائب اوٹہاتی ہین جواب
قرآن مین مطلوب و مذکور وہ عذاب الہی ہے جو وسائط اور وسائل سے نہو جیساکہ قرائن سوال سے ظاہر ہے
اور یہود جنگ مین مغلوب ہوے اور مسلمان دوہی قسم کے مصیبت مین پہنسے ہین ۱ رانندۂ درگاہ
حضور جیسے یزیدیے اور بعض فساق وظلام مقہور ۲ وہ جو بطور امتحان و کفارۂ معاصی وعطاے
ثواب کسی بلا مین پہنسے پس اول دور ہین اور دوسرے معذب نہین بلکہ ماجور ہین - اور قیامت مین بہی
گروہ ناری علحدہ رہینگے جیساکہ ارشاد ہوا آج جدا ہوجاینگے مجرم اور حدیث مین ایسی مروی ہے کہ فرمایا
سحقا لہم یہ دور ہون بحث سوم جبکہ ہر عمل مین اسلام شرط ہے تو کفار کا استغفار کیون مانع
عذاب ہو - جواب عمل کے دو جانب ہین ۱ قبول یعنے ثواب اسمین اسلام شرط ۲ اثر یعنی کوئی
فائدہ یہ عام ہے جو کرے پائے - پس استغفار سے اونہین دنیا ہی مین امان تہی اسلیے عذاب کو دو بار
فرمایا کہ پہلا عام ہوا اسلیے کہ قرب محبوب مین غضب کا کیا ذکر اور دوسرا خاص رہے اسلیے کہ کفار قیامت
مین فائدہ عمل سے محروم ہین ضَلَّ عَنْهُمْ اونکا کیا برباد ہے ف آیت سے معلوم ہوا کہ معیت
حضور بہترین اعمال ہے اسی لیے اسکی برکتین دائمی اور عام ہوئین اور ذکر مین تقدیم ملحوظ رہے
اور یہ کہ ہم شامت زدہ صرف آپکے طفیل سے محفوظ ہین اور استغفار ہماری زبانونپر ہے ورنہ
ان فعلونکے ساتھ بچاؤ کی کیا صورت تہی بخاری آپنے فرمایا کہ مین ستر بار سے زیادہ روزانہ
استغفار کرتا ہون اور مسلم مین سو بار کی روایت ہے ابن ماجہ جسنے استغفار لازم کرلیا اوسے ہر تنگی مین
فراخی اور ہر مشکل مین آسانی حاصل ہوگی اور رزق ایسی طرح ملیگا کہ وہم مین بہی نہ آسکے

وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا

اور کیا ہے اونہین کہ نہ عذاب کرے اونہین اللہ اور وہ روکین مسجد حرام سے اور نہین وہ

اَوْلِيَآءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

متولی مسجد کے نہین متولی اوسکے مگر متقی لیکن اکثر کفار نہین جانتے

صرف آپ کی خاطر ہے اور آپ کی ہمسایگی کا طفیل ہے اور استغفار کی برکت ورنہ کیا بات ہے اونہین کہ اللہ اونپر عذاب نکرتا حالانکہ وہ مسجد کعبہ سے مومنین کو روکتے ہین اور کچہ اوس مسجد مقدس کے متولی اور مستحق بہی نہین اوسکے مستحق تو مومن متقی ہین مگر مشرک نہین سمجھتے ف آیت مین ۱ آپکی ہجرت کی طرف اشارہ ہے اسلیے کہ عذاب آپکی ہوتے ہوے ممنوع اور بعد منع مسجد وقوع عذاب ضرور پس لازم آیا کہ آپ چلے جائین یہ کیا پائین ۲ اشارہ ہے کہ مسجد کو روکنے کی سزا مین مومن اوسکے مالک و قابض ہو جاوینگے جیسا کہ فرمایا ولی اوسکے متقی ہین یہ نہین اور ایسا ہی ہوا حدیبیہ مین آپ روکے گئے آخر کو مکہ فتح کر لیا ۳ وعدہ ہے کہ ہمیشہ مکہ معظمہ مسلمانونکے ہاتھ مین رہیگا انشاء اللہ تعالے

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّتَصْدِيَةً ۭ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝

اور نہین نماز اونکی پاس کعبے کے مگر سیٹی اور تالی پس چکہو عذاب اوسکا کہ تہے تم کفر کرتے

صلوۃ سے مراد دعا معالم کہا ابن عباس نے کہ کفار طواف مکہ ننگی کرتے اور سیٹیان اور تالیان بجاتے کہا مقاتل نے جب حضور نماز پڑہتے تو ایک طرف سے سیٹی دیتے دوسری جانب سے تالیان بجاتے تمسخر کرتے ایذا پہونچاتے حاصل عادتین تمہارے یہ عبادتین ہین کہ مسجد کعبہ مین سیٹیان دینا اور تالیان بجانا نماز تہی پس اسکا عذاب چکہو در منثور مین یک شعر حسان کا مذکور ہے

نقوم الی الصلوۃ اذا دعینا	وھمکم التصدی والمکاء
کھڑے ہوتے ہین ہم نماز پڑھنے جب بلائے جاتے ہین	اور قصد و فعل تمہارے تالیان تہین اور سیٹیان

مسئلہ سیٹی اور تالیان بجانا مکروہ ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ

بیشک جو کافر ہوے خرچ کرتے مال اپنے کہ روکین راہ سے اللہ کی پہر خرچ کرینگے اوسے پہر ہوگا

جو کفار اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہین کہ اسلام کو زک دین مسلمانونکو راہ رست سے روکین وہ خرچ تو کرینگے

عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ڛ

اونپر حسرت پہر مغلوب کیے جاوینگے

مگر یہ خرچ اونپر حسرت و افسوس ہوگا پہر مغلوب بہی ہو جاوینگے دین و دنیا دونو برباد ہو جاوینگے

معالم اہتمام جنگ بدر مین یہ آیت نازل ہوئی کہ جن مالدارون نے روپیہ خرچ کر کے مدینے پر چڑھائی کی مال بھی گیا شکست بھی پائی سوا تحسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آیا **در منثور** جنگ احد کے سامان مین نازل ہوئی اسلیے کہ بعد شکست بدر کفار مکہ نے بہت بڑا مال بامید انتقام جمع کیا اور لشکر کشی کی **ف** اشارہ ہی کہ کفار تدبیرین مسلمانونکی مخالفت مین کرینگے مگر ناکام رہینگے **وہم** اتبواعہین کی کامیابی ہر طرف سے ہر تدبیر تیر بہدف ہے **دفع** کلمہ (ثم) بتاتا ہے کہ آخر کو میدان ہمارے ہی ہاتھ رہیگا اور ایسی ہی امید ہے انشاء اللہ تعالی

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۙ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ

اور جو کافر ہوے طرف دوزخ کے جمع کیے جاینگے تاکہ جدا کر دے اللہ نجس کو پاک سے اور کر دانے

الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ع

خبیث کو ایک ا دوسرے پر پھر تلے اوپر کرے سبکو پھر ڈالے دوزخ مین یہی لوگ نقصان پانیوالے ہین

خبیث نجس یعنی آلودہ کفر و معاصی **طیب** پاک شرک و کفر و معاصی سے **رکوم** بالفتح تلے اوپر جمع کرنا **حاصل** کفار روز دوزخمین جمع کیے جاینگے تاکہ اللہ تعالی نجس کو پاک سے علیحدہ کر دے اور کفار نجس کو باہم جمع کر کے دوزخ مین - رکم سے اشارہ ہے کہ ایک دوسرے پر ڈھیلو نکی طرح بھرے جاینگے

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ

کہدیجیے کافرون سے اگر باز آوٗگے بخشا جاییگا انکیلیے وہ جو گذر گیا اور اگر پھر کرین تو بیشک گزر گئی عادت اگلون کی

آپ کافرون سے کہدین کہ اگر باز آوٗگے تمہارے پچھلے قصور بخشدیے جاینگے اور اگر پھر وہی حرکت کی یعنے کفر پر اڑے رہے یا اسلام کے بعد مرتد ہوگئے تو جان لو کہ اگلو نکا یہی دستور رہا ہی کہ عاصی و باغی مٹا دیے جاوین کیونکی پوری سزا پاوین تمہارے لیے بھی دنیا مین تلوار اور آخرت مین نار موجود ہے **ف** کفار تین قسم کے ہین ۱ حربی ۲ ذمی ۳ مرتد - پس اسلام لانے سے ان سب کے گناہ یعنی حق اللہ معاف ہو جاتے ہین جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا اِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ اسلام اپنے اگلے سب گناہ گرا دیتا ہی مگر مواخذہ عباد جیسے دیون و حقوق و قصاص وغیرہ حربی سے ساقط اسلیے کہ وہ ہماری شریعت کا معاملات مین بھی پابند نہ تھا اور ذمی پر باقی رہینگے اسلیے کہ وہ اسکا ذمہ وار تھا اور مرتد پر بھی باقی ہے اسلیے کہ بعد توبہ وہ اپنے قدیم معاہدہ پر عود کر آیا مگر حقوق باقیم و نطفاے مستمرہ کی اجازت نہین مثلاً حربی مسلمان ہوا او سکے نکاح مین اوسکی ماں یا بہن یا دایہ ہی یہ فوراً جدا کر دیجاینگی یا مال مغصوب و ربوا اور رشوت وغیرہ ہی تو واپس کرایا جاییگا جو کر چکا وہ معاف

آیندہ کے لیے حکم ترک ہوا احمدی اسی بنا پر کہا امام ابو حنیفہ نے کہ مرتد جب توبہ کرے تو نماز و صوم متروکہ کی قضا اوسپر نہین اسلیے کہ بحالت کفر واجب نتھی اب قضا کیسی اور کہا شافعیہ نے کہ قضا ہو اسلیے کہ کفار بھی اسکے مخاطب ہین شامی گناہ نہوگا اور قضا رہیگی اسلیے کہ قضا ثمرہ ہو وجوب کا اور وہ بوجہ توبہ عود کر آیا اور گناہ ثمرہ ترک و توقف کا ہے وہ معاف ہوگیا مسئلہ جب کوئی کافر مسلمان ہوا اور اوسکی ذمے کسیکا مواخذہ تھا اگر اوسے ادا کیا بہتر ورنہ صرف یہ دلیا گناہگار اور حق اللہ سے سبکدوش رہی

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ

اور لڑو اونسے یہانتک کہ نہ رہے فتنہ اور ہو جاے دین سب اللہ کا

اور کفار سے لڑا کرو یہان تک کہ فتنہ یعنے کفر مفقود و معدوم ہو جاے اور دین سب اسی کا ہو جاے آیت مین دوام جہاد کا حکم ہو پس فرض کفایہ ہوگا اسلیے کہ دوام اگر فرض عین ہو تو دوسرے امور معطل ہو جائین پس اگر کوئی گروہ اسلامی جہاد پر قائم ہی تو سب کے ذمے سے گناہ ساقط ہو ورنہ سب کے سب ماخوذ ہونگے اور مراد انعدام فتنہ و دین اللہ سے یہ نہین کہ سب مسلمان ہی ہوجائین بلکہ احکام الٰہی کے سوا دوسرا قانون نافذ نرہے اور یہ اسطرح ہی کہ خواہ جزیہ دین مطیع فرمان ہون خواہ کفر چھوڑین صاحب ایمان ہون حدیث مین آیا اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جہاد ہمیشہ اسلام مین باقی رہیگا نور الانوار یہ آیت محکم ہی اسلیے کہ احتمال النسخ والتخصیص اسمین نہین وہم اس حکم مین تعمیل یعنی سب کو مطیع اسلام بنا لینا مسلمانون سے نہوسکا دفع یہ ہمارے ذمے قیام و ابتدا کی تھی اوس سے کوئی زمانہ نہ خالی رہا نہ رہیگا گو قلیل ہو ابتدا حکم کے اصحاب سے ہوئی اور تکمیل اسکی امام مہدی سے ہوگی یا یون کہو کہ حضرت سے ابتدا اور عیسیٰ پر انتہا ہوگی فرق آپنے جہاد کو افضل عبادات فرمایا اور نماز کو بھی مگر جہاد کے لیے حکم ہوا بعد انہدام کفر چھوڑ دینا اور نماز کے لیے فرمایا حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ یعنی تک مرنے تو نہ چھوڑ دیں وہ محبوب با لمقصود اور یہ وسیلہ ہی

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

پس اگر باز آئین پس بیشک اللہ اوسپر کہ وہ کرینگے بیناہی اور اگر منہ پھیرین تو جانلو بیشک اللہ مولیٰ تمہارا ہی اچھا مولیٰ ہی اور اچھا مددگار

اگر وہ کفر سے باز آئین تو اللہ تعالیٰ اونکی افعال و نیات کو دیکھتا ہو یعنی اگر مسلمان ہون تو اونہین بلا لو یا مطیع ہون تو امن دو اگر وہ فریب غدر کرینگے اللہ تعالیٰ دانا بینا ہو سزا پائینگے معالم مین ہے کہ ایک قراءت مین تعملون تائی فوقانی ہی تو یہ معنی ہونگے اے مسلمانو جو تم کرتے ہو وہ اللہ جانتا ہی یعنے کفار باز آئین تو اللہ تمکو اس امر التوا مین ثواب و برکت دیگا۔ اور اگر رو گردانی کرین خواہ اولاً خواہ بعد صلح و اطاعت و اسلام

خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مولیٰ ہی اور وہ اچھا مولیٰ اور اچھا مددگار ہی ف معلوم ہوا کہ بعد اسلام الزام واتہام وبدگمانی بیجا ہی اسلیے کہ اللہ نے گناہ بخشدیے ہم کون ہین کہ مواخذہ اور بدگمانی کرین خود نگر ان ہی ہم خاموش رہین و ہم ہوسکتا ہی کہ (حتی) بمعنے لام کے ہو جیسا کہ تفسیر احمدی مین ہے اور (فتنہ) بمعنے انعدام فساد وخونریزی و نقض امن ہو اور (انتہا) سے ترک جنگ مراد ہو اور (تولی) سے ترک سلامت واختیار جنگ مراد ہو اور مطلب یون کہا جاے کہ کفار تمسے لڑین تو تم بہی لڑو تا کہ دشمن مقتول ومغلوب ہو کر خونریزی وجنگ نکر سکے اور دین حق پہیل جا پہر جب لڑنیسے باز آئین تو اللہ اون کی اعمال کفر کو خود دیکھتا ہی تمکو کیا بحث اور اس سکوت وامن کے بعد اگر پہر لڑین تو اللہ تمہارا حامی اور معین ہی دفاعیان تو خیر کو دفع یہ تقریر مردود ہی اسلیے کہ عدم جنگ مستلزم دین حق نہین جائز ہے کہ کفار نہ لڑین اور نہ صلح واطاعت کرین اب ضرور ہوا کہ فتنہ بمعنے کفر وسرکشی ہو تا کہ اوسکے مٹنے سے اسلام یا اوسکی اطاعت پہیل جاے اور (انتہا) مجمل ہی تفسیر اسکی احادیث اور اجماع امت سے یہی ہی کہ باز آئین کفر یا تمرد سے مومن ہین یا ذمی ۔ اور اللہ کا بصیر ہونا بہی اسلام اور جبریہ اطاعت کے لیے ضروری ہی پس کوئی وجہ نہین کہ انتہا سے انتہاے قتال مراد ہو اسلیے کہ نہ ابتدا مذکور ہی نہ کوئی قرینہ شاہد اور (تولی) کسی حکم یا عہد سے روگردانی کو کہتے ہین نہ ابتدائی سرکشی کو پس اگر کافر جسنے جنگ چھوڑدی تہی اور صلح بہی نہین کی پہر لڑے تو نہ تولی ثابت نہ حمایت کا استحقاق ایسے ہی صفحہ (۱۳۲) جلد اول مین اسی آیت کے بعد فرمایا فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ اگر باز آئین تو تجاوز یعنے حرب وضرب نہین مگر ظالمون پر وہان کوئی وجہ نہین کہ ظالم مخصوص بمعنے (مقاتلین) ہو بلکہ بمعنے عاصی وکافر ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ بعد انتہا یعنے اسلام حقیقۃً کافر وظالم نرہینگے یا بعد اطاعت کافر وعاصی کی طرح قابل گوشمال نرہینگے اور زبردستی تو کافر وعاصی کے لیے تہی ۔ الحمد للہ کہ مذہب دفاع ممنوع ومدفوع اور قتال ابتداے محمود اور مشروع ہوا احمدی پہر یہ عموم فاعل یعنی ہر مسلم کا قاتل بننا مخصوص ہے آیہ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ سے اور عموم مقتول یعنے ہر کافر کا قتل اولاً آیت جزیہ صفحہ (۲۳۹) پہر اخبار سے مخصوص ہے یا منسوخ یعنی مسلمانان تندرست مردان کافر حربی کو پیر فانی وراہب وغیرہ نہون قتل کرین اور اسکا مضائقہ نہین کہ آیت ایک آیت کی ناسخ ہو ایک اعتبار سے اور دوسری آیت کے ناسخ ہو دوسرے اعتبار سے ف اور ظرف یعنے جاے قتال ووقت قتال بہی بعض کے نزدیک مخصوص ہے اسلیے کہ ماہ حرام اور حرم مکہ مین ابتداءً لڑنا جائز نہین پس جملہ آیات قتال مخصوص ہے

پارہ دہم واعلموا سورۂ انفال

تمہید ابتدای سورہ مین چونکہ سوال وطلب واختلاف کی صورت تہی مال غنیمت سب کا سب اللہ ورسول کی طرف منسوب کیا گیا کہ بندگان مخلص کو مال پر نظر چاہیے نہ مال پر جو ہو اللہ کے لیے ہو نہ کسی اور خیال پر جب جانچ مین کامل اور اطاعت مین حاضر پایا بندگان حاجتمند وغازیان حق پسند کی پرورش منظور ہوئی

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی
اور جان لو تم نہین لوٹا تمنے کچھ مگر بتحقیق واسطے اللہ کے ہی خمس اوسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے قرابت والونکے

وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی
اور یتیمون کے اور مسکینون کے اور مسافرون کے اگر ہو تم ایمان لائے اللہ پر اور اوسپر جو اوتارا ہمنے

عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اپنے بندے پر دن فیصلے کے جسدن ملے دو گروہ اور اللہ ہر شی پر قادر ہے

جان لو کہ جو لوٹ لاؤ اوسمین پانچوان حصہ اللہ ورسول ور اہل قرابت یعنے بنی ہاشم اور یتیم اور مسکین اور مسافرون کے لیے ہی (مانو) اگر ہو تم ایمان لائے اللہ پر اور اوسپر جو بھیجے بروز فیصلہ یعنے جنگ بدر نازل فرمایا اللہ سب کچھ کر سکتا ہی **غنیمت** جو مال کفار حربی سے چہین لین اور خراج و ہدیہ اور مال صلح اور جزیہ وغیرہ فی ہی غنیمت نہین غنیمت کے علاوہ اور اموال خلیفہ کی رائے سے مناسب ضرورتون مین خرچ کیے جاتی ہین بعد کہا طحاوی نے اس سے ملک وحق مراد نہین بلکہ فرض مراد ہی **للرسول** کہا طحاوی نے ملک رسول کے **ذوی القربی** رشتہ دار کہا طحاوی نے تمام اقارب پیغمبر کے مراد ہین ہاشمی ہون یا قریشی جیساکہ قرآنسے دوسرے مقام پر ثابت ہی اور یہ دلیل دکہ بنی ہاشم پر صدقہ حرام کرکے خمس اوسکا عوض کیا گیا پس مراد صرف بنی ہاشم ہین) کافی نہین اسلیے کہ اگر حرمت صدقہ موجب استحقاق ہی تو سوائے ہاشمی ہی مستحق ہوتے حالانکہ بالاتفاق محروم ہین در اغنیائے ہاشمی کا حق نہوتا حالانکہ جو حق ذوی القربی کا ثابت کہتے ہین وہ غنی وفقیر سبکو دیتے ہین پس صدقہ حرام ہونے سے بنی ہاشم کی خصوصیت نہین بلکہ تمام اقارب داخل ہین

مگر فقہا متفق ہین کہ آیت مین مراد بنی ہاشم ہین دوسرے قریشی نہین اور لام اسمین عہد کا ہے
اور یہی مذہب ہے **یتیم** نابالغ بی پدر **مسکین** جسکے پاس حاجت اصلی سے زائد مال بقدر نصاب نہو
ابن سبیل مسافر مفلس **عمدۃ الرعایہ** اقارب اور یتامی اور مساکین ان سب کے لیے شرط ہے
کہ غنی نہون اور ذکر سے خصوصیت واہتمام پایا گیا پس سب سے پہلے فقرائے بنی ہاشم مستحق ہین پھر فقرائے یتامی
پھر عام فقرا و مساکین و فقرائے مسافر **مسئلہ** زید وطن مین مالدار ہے اور سفر مین مفلس ہے مستحق ہے
مسئلہ اگر وطن سے منگانے مین دشواری نہو جیسا کہ آجکل کہ ایک ساعت مین رسائل و ابلاغ
خبر ممکن ہے غالباً مالدار مسافر فقیر و مستحق نہو گا اسلیے کہ علت عجز ہے اور یہ قادر **ما انزل** سے
قرآن اور کہا بعض نے ملائکہ بدر مراد ہین **عبدنا** ہمارے اور تمام عالم کے سردار نبی مختار - یہ اضافت
کمال تشریف و تخصیص و تلذذ کے لیے ہے **یوم الفرقان** فیصلے کا دن یعنے جنگ بدر جہان حق
غالب اور باطل خوار ہوا - تخصیص اسکے خواہ بغرض اظہار نعمت ہے تاکہ پانچوان حصہ دینے مین ملال
نہو یا یہ کہ وہ دن اور حکم یاد کرین جب بے اختیار کر دیے گئے تھے - اب چار حصے لو اور شکر و اطاعت کرو
التقی الجمعان فوج مجاہدین و لشکر مشرکین - آیت مین اختلاف و مذاہب ہین **اول** غنیمت اسکے
پانچ حصے کیے جاتے ہین چار حصے مجاہدین کو اور ایک مین فقرائے مذکورہ کو دیا جاتا ہے اور
مراد غنیمت سے مال تام ہے اور وہ بدون احراز نہین ہوتے اسلیے کہ قبضہ بحالت تردد مثبت و قرب ہے
دلیل ملک نہین اسلیے فقہا نے شرط کیا کہ قبل احراز غنیمت تقسیم نکی جاے اور چور کے ہاتھ نہ کاٹے جاین
اور سوائے کھانے پینے یا ضرورت کے چیز نکی اور کچھ استعمال مین نلائین اور ظاہر ہے کہ غنیمت مطلق
فرد کامل کے طرف منصرف ہو گی اور ملک لاحق چاہتے ہے کہ ملک سابق اوٹھ جاے اور یہ نہین
حاصل ہوتا جب تک دار الاسلام مین نلے آئین **مسئلہ** امام مختار ہے کہ قبل احراز کسی بہادر کو
کچھ انعام معین فرمائے یا کسی حملہ آور لشکر کو کل غنیمت دینے کا وعدہ کرے - اسلیے کہ ابھی تک حق
غانمین متعلق نہین (تنویر الابصار) **دوم** حکم غنیمت عام نہین گو بصورت حصر و عموم ہے اسلیے
کہ باتفاق ائمہ و احادیث مشہورہ اسمین سے اکثی چیزین خاص ہین **زمین** یعنے جو ملک فتح کیا جاے
اوسمین امام مختار ہے جسطرح مناسب جانے تصرف کرے آنحضرت نے بعض خیبر تقسیم کیا اور یہود کی
پاس چھوڑا اور اصحاب کا عمل بحسب مصالح مختلف رہا **صفی** یعنے حضور جو شے قبل تقسیم خمس
اپنے لیے پسند فرمایئن لے لین جسطرح ذو الفقار جو حیدر کرار نے منبہ بن حجاج کو مار کر چھین لے
تھے آپنے غنیمت سے علیحدہ فرمائے اور حضرت صفیہ بنت حیی کو اپنی ہمبستری کے واسطے پسند فرمایا

سوم کہا بعض نے کہ خمس کے چھ حصے کئے جائیں اور اللہ کا حصہ کعبے مین صرف ہو (معالم) یا بیت المال مین رکہا جاے (بیضاوی) **ابن کثیر** ابو العالیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور نے ایسا ہی کیا **طحاوی** اللہ کے لیے کوئی حصہ علیحدہ نہین حصہ رسول کے ساتھ ہے ذکر اسکا تبرکاً فرمایا اور یہ روایت حسن بن محمد بن علی سے بہی ہے اور یہی قول جمہور کا ہے **چہارم** رسول کا حصہ آپکے حیات مین بالاتفاق تہا اور بعد انتقال ساقط اسلیے کہ یہ تخصیص باعتبار نبوت تھے اور نبوت مین کوئی آپکا شریک ومثیل نہین اور یہی مذہب ہے حنفیہ کا اور کہا طحاوی نے کہ اسی پر مجتمع ہوگئے سب کی **بیضاوی** جسطرح آپ صرف کرتے تھے درستی سامان جہاد وحوائج عباد مین اوٹھایا جاے اور حضرت ابوبکر وعمر ایسا ہی کرتے رہے اور کہا شافعیہ نے امام کو دیا جاے **پنجم** کہا حنفیہ نے حق ذوی القربی علیحدہ نہین بلکہ یتیم ومسکین ومسافرین داخل ہے اور سب پر مقدم اسلیے کہ حضور نے اپنے سامنے سبکو بطور استحقاق نہین دیا جسے چاہا عطا فرمایا اور کہا کہ بنی ہاشم نہ مجہے کفر مین چہوڑا نہ اسلام مین اس سے معلوم ہوا کہ انکا کوئی حصہ نہ تہا ورنہ منتظم طور پر تقسیم ہوتے اور جو کچھ دیا وہ بوجہ نصرت ورفاقت تہا اور آپکے بعد یہ علت باقی ہے نہ حکم۔ اور خلفای راشدین ایسا ہی کرتے تھے اب خمس کے تین حصے رہگئے **تنسیخ** ابتدای سورت مین اگر نفل کے معنی عام لیے جائین یعنے وہ سب مال جو کفار سے ملین غنیمت ہو یا خراج وغیرہ تو یہ آیت اوسکی حکم کی ناسخ ہے یعنے حق اللہ وحق الرسول جملہ انفال مین نہین بلکہ صرف فے اور خمس مین ہے اور اگر وہان نفل بمعنے فے لیا جاے تو آیت کو منسوخ بنانے کی ضرورت نہین

إِذْ أَنتُم بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُم بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَىٰ وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنكُمْ

جب تھے تم | کنارہ | نزدیک مین اور وہ | کنارہ | بعید پر | اور قافلہ | پست | تم سے

وَلَوْ تَوَاعَدتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِي الْمِيعَادِ وَلَٰكِن لِّيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا

اور اگر | وعدہ کرتے تم | البتہ پہر جاتے تم | وعدے مین | مگر | تاکہ کردے اللہ وہ کام کہ تہا | کیا گیا

لِّيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَن بَيِّنَةٍ وَيَحْيَىٰ مَنْ حَيَّ عَن بَيِّنَةٍ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَسَمِيعٌ عَلِيمٌ

کہ ہلاک ہو | جو | ہلاک ہو | دلیل سے | اور جیے | جو جیے | دلیل سے | اور بیشک اللہ | سنتا | جانتا ہے

عدوہ کنارۂ وادی **دنیا** نزدیکتر **قصوی** البعید **تفسیر** مراد دنیا سے وہ وادی ہے جو مدینے سے متصل جنگ بدر مین لشکر گاہ اسلام تہا اور قصوی وہ وادی جو مدینے سے بعید اور جاے قرار کفار تہا اور یہ ابو جہل اور اوسکے ساتھی تھے جو آنحضرت سے لڑنے آئے تھے

رکب جمع سوار۔ مراد قافلہ **ابن کثیر** مراد ہی قافلۂ ابوسفیان سے **اسفل** پست تر مراد کنارۂ دریا جہان ابوسفیان اور اوسکا قافلہ تہا **میعاد** جائے وعدہ و وقت وعدہ **مفعول** کردہ شدہ یعنے علم ازل اور حکم قدیم مین ہوچکا تہا مراد اس سے فیصلۂ حق و باطل **ہلک** موت یہان کنایہ ہے مغلوبی و ذلت سے اسلیئے کہ سب ہلاک نہوے تھے **حی** زندگی کنایہ ہی غلبی اور عزت سے اگرچہ بعض اصحاب شہید بہی ہوے **بینہ** دلیل و ظہور **حاصل** اے مسلمانو وہ احسان یاد کرو جب تم وادی متصل بمدینہ کے کنارے پرتھے اور وہ وادی منفصل مین اور سواران قافلہ تم سے پست جگہہ پر دریاے شور کے جانب تھے اور اگر تم آپین وعدہ کرتے تو کچہ نہ کچہ خلاف ضرور ہوتا مگر اللہ تعالی نے دو نو کو ایک ہی وقت جمع کر دیا کہ وہ امر کر ڈالے جو مشیت ازل مین ہوچکا ہی نادم و مغلوب سر میدان بدلائل و براہان ہلاک و خراب ہو اور غالب حق پرست قوم باعلان فتحیاب اور بیشک اللہ تعالی تمہاری دعائین تمہاری خلوص نیت اور ضعف حال کو دیکہتا ہی **واقدی** جب حضور کو خبر ملی کہ ابوسفیان قریش کا قافلہ لیئے شام کو جاتا ہی کئی سو اصحاب ہمراہ لیئے اور روانہ ہوے کہ انہین گہیر لین ابوسفیان یہ سُنکر نہایت پریشان ہوا مکے والون سے کہلا بہیجا کہ دوڑو پونہچو مسلمانون سے بچاؤ اور خود راہ کترا کر ساحل بحر کی طرف چلا گیا اودہر سے ابوجہل ایک زبردست لشکر تیار کر کے چلا ابوسفیان نے دوسرا قاصد بہیجا کہ ہم بچ نکلے تم بہی مکے پہر جاؤ اللہ والون کے مقابل نہ آؤ ابوجہل کے سر پر قضا کہیل رہی تہی بولا ہم بدر تک جائینگے شرابین پئین گے تاکہ ہماری بہادری کی دہاک بیٹھ جاے پہر کوئی سر نہ اوٹہائے الغرض بدر کے قریب آگیا اودہر سے لشکر اسلام جا پونہچا وادی بدر کے ایک کنارے شیران اسلام نے تکبیرین بلند کین اور دوسری جانب کفار کا شور و شر تہا اور ابوسفیان سواحل بحر کی طرف پناہ گزین ایک ہی دن دونو لشکر بدر مین پونہچے اور بعد جدال و قتال کفار ہلاک ہوے اسلامیون نے فتح پائی ارشاد ہوا تم وعدہ کرنے پر بہی ایک دن ایک وقت مین نہ پونہچتے یہ سمجھے کر دیا تم ابوسفیان اور قافلے کے خواہان تھے اوسے بچا لیا لڑائی ناپسند کرتے تھے اوسیکا سامنا کرا دیا تاکہ کفار کو پوری نرملے کمر ٹوٹ جاے مسلمانونکا رعب سنے جمے

وَاِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا ۭ وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ

اور جب دکہایا تجھے اونکو اللہ خواب مین تیرے تہوڑا اور اگر دکہاتا تجھے اونکو بہت تو البتہ سست ہوجاتے تم

وَلَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ۗ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ

اور جھگڑتے تم کام مین لیکن اللہ نے سلامت رکھا بیشک وہ داناہے سینے کے بھید کا

اور جب پیغمبر کے خواب مین کفار کو قلیل دکھایا اگر کثیر دکھاتے تو تم سست ہوجاتے اور امر قتال مین تنازل ڈالتے مگر اللہ تعالی نے تمکو سلامت رکھا وہ تو تمہارے دلونکی باتین جانتا ہے در منثور حضرت نے خواب مین کفار کو قلیل دیکھکر اصحاب کو خبر دی تو وہ مطمئن ہوگئے **بحث** نبی کا خواب غلط ہونا چاہیے **جواب** خواب مین مثال و تشبیہ اکثر ہوتی ہے قلت جماعت کو قلت تدبیر و قوت و ہمت سے تعبیر کیا اور واقع بھی یہی ہوا **بحث** کیا اصحاب رسول ایسے بزدل اور مخالفت کرنے والے تھے کہ فرمایا لفشلتم ولتنازعتم **جواب** دشمن قوی سے گھبرانا اور بیچارگی کی تدبیر انسانی طبیعت مین داخل ہے اور مراد سستی و تنازع سے گریز و خلاف ورزی نہین بلکہ اسقدر دلیر نہوتے اور حملے اور مقابلے مین تدابیر مختلفہ پیش کرتے توفیق گو محض فضل الٰہی ہے مگر خلوص قلب اور صلاحیت بھی مقدم ہے معالم کہا ابن عباس نے کہ (ذات الصدور) سے یہان مسلمانون کی دلی محبت مراد ہے جو اللہ و رسول کی ساتھ تھی پس یہی صلاحیت موجب فیضان توفیق و التفات خاص ہوگئے

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ الْتَقَيْتُمْ فِي أَعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَيُقَلِّلُكُمْ فِي أَعْيُنِهِمْ

اور جب دکھایا تمکو اونہین جب ملے تم آنکھونمین تمہارے قلیل اور کم دکھایا تمکو آنکھون مین اونکی

لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا ۗ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ

تاکہ کردے اللہ وہ کام کہ تھا کیا ہوا اور طرف اللہ کے پھرتے ہین کام

اور جب تم اونسے ملے اور مقابل ہوے تو اونکو تمہاری آنکھون مین بھی قلیل دکھادیا اور تمکو اونکی نظرون مین بھی کم دکھایا تاکہ کسیکو وحشت نہو اور لڑبھڑ کر فیصلہ کرلین اور تمام امور کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے در منثور ابن مسعود فرماتے ہین مینے اپنے پاس والے آدمی سے پوچھا کہ کیا یہ لوگ ستر ہین بولا نہین بلکہ سو ہین حالانکہ ایکہزار تھے ف یہی مطلب ہے حدیث پاک کا کہ ہر شخص پر وہ امر آسان ہے جسکے لیے وہ پیدا کیا گیا جبکہ یہ جنگ شدنی تھی تو دونو کو لڑنا آسان نظر آیا اور لطائف احسانونکے بعد چند قواعد تعلیم فرمائے جنپر اقبال و سعادت کی بنا اور فتح و ظفر کا مدار ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اے ایمان والو جب ملو تم کسی فوج سے تو ثابت رہو اور یاد کرو اللہ کو بہت تاکہ تم فلاح پاؤ

اے ایمان والو جب دشمن کی فوج سے سامنا ہو تو ثابت قدم رہو اور پامردی سے کام لو اور
اللہ کو بکثرت یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ف ۱ ثبات و ذکر دو نو امر مستحب قرار دیے گئے ہین
تو کسی قید اور استثنا کی ضرورت نہین بیشک پامردی اور یاد خدا کسی حال مین غیر محمود نہین
اور اگر ثبات بعد نسخ واجب قرار پای تو جب دشمن دو چند سے زیادہ ہو اور فرار کسی مصلحت پر
مبنی ہو تو ثبات واجب اور ذکر کثیر مستحب رہیگا گو عین حرب و ضرب مین انسان مضطر ہو جاتا ہی
کہ ثبات اختیاری ہی نہ ذکر جاری مگر فرار حرام پس قرار واجب ہوا - اور فرضیت ذکر نماز
مین بھی ادا ہو جاتی ہی بلکہ نماز کو ذکر کثیر قرار دینا نہایت عمدہ تاویل اور صحیح تقریر ہے لہذا
مطلق ذکر مستحب ہی رہا ۲ ثبات ہر مقام پر لازم ہی اور (فئة) نکرہ ہے ہر گروہ کو شامل
کافر ہو یا مسلم - البتہ جو کافر صلح و امن مین داخل ہو یا مسلم باغی و ظالم نہو اون سے مقاتلہ
حرام ہے اور حکم ثبات جو اوسکی فرع ہے غیر ثابت ۳ لقا مطلق ہے مقابلہ ہو یا حالت مقاتلہ
۴ ثبات ضد فرار ہے یعنے جمے رہو کام ہو سکے یا نہ ۵ ثبات و ذکر سے فلاح کی امید دلانا
اشارہ کرتا ہی کہ عالی ہمت خدا پرست کیلیے آسمانی اعانت اور قدرتی نصرت نازل ہوتی ہے
اور یہ کہ نہ محض تدبیر پر بھروسا کرو کہ برکت کم توجہی کرے نہ مجرد توکل رہے کہ سلسلۂ
انتظامی برہم ہو جائے ساتھ دوا اور عین تدبیر مین نظر بخدا چاہیے ۶ یہی
وجہ ہے کہ میدان جنگ مین نعرۂ اللہ اکبر گرز و خنجر سے بڑھکر کام دیتے ہین

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور نہ جھگڑو کہ سست ہو جاؤ اور چلی جاویگی ہوا تمہاری اور صبر کرو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۚ

بیشک اللہ ساتھ ہے صبر کرنے والون کے

اللہ و رسول کی اطاعت کرو اور آپسمین جھگڑا نکرو نہین تو سستی پیدا ہو گی اور تمہارا اقبال نہ رہیگا ہوا بندھی ہوی
بگڑ جایگی اور صبر کرو اللہ تعالی صبر کرنے والون کے ساتھ ہے بحث لا تنازعوا ہی اگر مراد
یہ ہی کہ خدا و رسول سے تنازع نکرو تو تنازع کفر ہے یا فسق جیسے الوہیت و رسالت مین
تردد یا ضروریات دین سے انکار یا احکام متفقہ مین خصومت یا رمضان مین علانیہ
خورد و نوش - بدعا کا سنت کی طرح جوش و خروش - قوانین خلاف کی ترویج - مراسم
ممنوعہ کی تقلید - انداز در از - ریشمی و طلائی لباس و زیور سے تزیین و اعزاز - داڑھی
منڈانا - سود کو تجارت بنانا - زنا پر نکاح کی طرح بے تکلفی وضع و لباس کفر پر فخر اور خوشی

ناچ رنگ کے جلسون کے لیے عام دعوت - نہ آنے والون سے بحق قرابت و اسلام شکایت - ایسے فضول کارون کے مدح و ثنا - اور ایسے عام فعل جو باتفاق حرام اور کھلے خزانے حلال و مستحب کے طرح معمول ہون **بحث** اگر یہ مراد ہو کہ آپسمین تنازع نکرو تو اختلاف جائز اور تنازع حرام اسلیے کہ اختلاف اصل مین اظہار حق و نصیحت کے لیے مشروع ہے عناد و جہل عارض و محذور اور عصیان مین قصداً اتباع نفس ہے اور تبعاً مخالفت حاصل - اور تنازع خصومت اور باہمی تخالف ہی پھر اس تنازع کے دو سبب ہین ١ (جہل و عناد) نہ بہ شان اسلام ہے نہ کسی حال مین جائز ہے ٢ (تفاوت عقل و غرض) پس اگر یہ مقصود ہے کہ مذہب حق فراموش اور وجوب نصیحت فوت اور تاویل صحیح معدوم ہونے پائے تو (حسن) ہے اور اسی پر مبتنی ہے اختلاف صحابہ و اجتہاد علما کا - اور اگر صرف خصومت و اظہار خلاف یا عملی کارروائی کا روکنا - یا فتنہ و فساد بپا کرنا - یا افضل کے لیے ترک واجب و وقوع حرام کا قبول کرنا متصور ہو تو (قبیح) ہے اور اگر نہ خیر ہو نہ شر تو (مباح) ہی **بحث** اس تقریر سے معلوم ہوا کہ وہ اختلاف جسکے مذمت قرآن مین وارد اور فیصلہ قیامت پر موقوف ہی اور جسکی نسبت حضور سے مروی ہی اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا (ابن ماجہ) اگلی امتین اسی اختلاف سے ہلاک ہوئین - وہ اختلاف ہی جو جہل و عناد سے ہو اور جسے ہم قبیح کہتے ہین ورنہ وہ اختلاف جسے حضور نے رحمت فرمایا اور حضور کے زمانے سے آجتک برابر جاری ہی جیسے فیصلہ اسیران بدر و خروج احد و امر بیعت و استیصال مرتدان عرب و روانگی جیش اسامہ اور تمام مجتہدات فقہا وہی ہین جنہین ہمنے حسن لکھا ہی **بحث** پھر اختلاف اگر بوجہ جہل و عناد ہو تو معصیت ہی - اور اگر اختلاف رائے سے ہو مگر اس درجے تک پہونچے کہ عملی کارروائی روک دے اور سامان شر نظر آئے لیکن نیت خیر ہو تو معصیت نہی مگر نحوست فعل یعنی فشل و ادبار لازم ہے اور غالباً آیت مین انہین صورتون کی طرف اشارہ ہی اسلیے کہ وعید مین صرف اثر و نتیجۂ فعل بیان فرمایا سزا کا ذکر نہ کیا - اور اگر ہوائے نفس و نیت فتنہ ہی تو عصیان کی سزا اور فعل کی نحوست دونو ہین لیکن اختلاف ممنوع کا زحمت ہونا اسلیے ہی

فرق تنازع و اختلاف و عصیان

فرق اختلاف رحمت و قبیح و حسن

[illegible]

کہ جب باہمی جھگڑے بڑہے نفرت و بدگمانی پیدا ہوئی ایک دوسرے کو کم عقل متعصب سمجھکر
اوسکی رونق بازار کو شکست دیگا دلون مین سستی ہمتون مین پستی - امیدون مین مایوسی-
حوصلون مین تنگی پیدا ہوگی اور دشمن کے سامنے یہ تمام امور موجب ضحک و تحقیر ہون گے
نہ رعب وداب رہیگا نہ اتفاق واتحاد اور اختلاف حسن کا رحمت ہونا اسلیے ہی کہ جب علم غیب
مخصوص بجناب باری وعصمت خاصہ حضرت نبوت ہی کسی بشر کا کلام قطعی نہین ہوسکتا اگر
مطلقاً تقلید واتفاق لازم ہوتا تو بسا اوقات حق مخفی اور نصیحت معدوم اور مذہب فراموش
ہوجایا کرتا اور جو تجویزین کسی موجودہ ضرورت یا ناواقفیت سے کیجاتین اونکی اصلاح متعذر
ہوتی چنانچہ وہ مسائل جنپر اجماع ہے جیسے بیع صرف وحرمت ربوا یا طلاق ثلثہ وغیرہ انمین
نہ مجال توسیع ہی نہ جواز تاویل بخلاف مسائل مختلفہ کے جنمین کسی ضرورت پر ایک مجتہد
معتمد سے تمسک کرسکتے ہین جیسے کہ مسئلہ المفقود مین **بحث** ظاہر آیت قطع منازعت پر دال
اور اقتضائے ضرورت امامت پر مشیر ہے اسلیے کہ اختلاف انسانی خلقت مین داخل ہی عقلین متفاوت
اور غرضین مختلف ہوتے ہین پس بدون امام واجب الاطاعت کے انقطاع منازعت
دشوار اسلیے فقہانے اکثر امور کو امام پر محول کیا اور ابن عمر سے مروی ہی مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ
فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةَ الْجَاهِلِيَّةِ (رواہ مسلم) جو مرا اور اوسکے گلے مین بیعت نہین
تو جاہلیت کی موت مرا پس جسطرح چار عنصر یعنی آب - آتش - خاک - باد کا تضاد روح کے
اثر سے اتحاد واعتدال کے درجے مین آجاتا ہی اختلاف اغراض وعقول کا بدون کسی امام
مطبوع سے نہین اوٹھہ سکتا **مشکوۃ** مَنْ رَّاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ
فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً
جو دیکھے اپنے امیر سے وہ امر کہ اوسے ناگوار ہو تو چاہیے کہ صبر کرے پس بیشک کوئی نہین کہ
جماعت سے ایک بالشت جدا ہو پس مریگا مرنا جاہلیت کا **بحث** اسی پر مبنی ہی مسئلہ تقلید
شخصی جبکہ جملہ نصوص مین نہ لفظاً اتفاق ممکن تہا نہ معنیً غمخواران اسلام نے ایک
سیدہی راہ بنادی اور عوام سے اختیار سلب کرلئے ۵ حصران چار مین ہوا ناچار؛
تا نہو اختلاف کا اکثار **مسئلہ** نصوص مختلف التصحیح ومحتمل التاویل اور مسائل قیاسی
مین تقلید لازم ہے کہ نزاع منقطع ہوجاے **مسئلہ** مذاہب حقہ سے جہان ایک مذہب
رائج اور مشتہر ہو وہان ایسا اختلاف پیش نکیا جاے جو موجب تنافر وتباغض ومنجر

فتنہ و فساد ہو بلکہ بضرورت خود اونکی اتباع کر لیا کرے جسطرح اصحاب رسول باوجود کمال اتقا و وسعت علم و کثرت اختلاف ایک روش پر ملے جلے چلتے تھے مسئلہ بغرض حصول فوائد اتحاد و اتفاق اگر شرف امامت نہ میسر آئے تو جماعتی قوت او پنچایتی حکومت کو اوسکا نعم البدل تصور کرکے قائم کرنا چاہیے ریح ہوا کہا مجاہد نے نصرت و فتح کہا سدی نے جرأت و دلیرے۔ کہا نضر نے قوت۔ کہا اخفش نے دولت (درمنثور)

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ

اور نہ ہو مثل اونکے کہ نکلے گہرون سے اپنے اتراتے اور دکہاتے آدمیونکو اور روکتے

عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ

راہ سے اللہ کی اور اللہ اوسے کہ وہ کرتے ہین گہیرے ہوئے

اور ایسے نہو جاؤ جیسے کے والے اپنے گہرون سے زور اور فوج پر اتراتے دوسرون کو اپنی دیری دکہاتے لوگون کو اللہ کی راہ اور رسول کی مدد و ایمان سے روکتے نکلے حالانکہ اللہ اون کے تمام افعال کو گہیرے ہوے ہے یعنے نہ کوئی بات اوس کے علم سے غائب نہ اون سے فارغ ہے معالم مراد ابوجہل اور اوس کے ساتھی ہین ف آیت مین ایک واقعہ کے خبر ہے پس الجمیع وجہ عام نہین البتہ بطر اور ریا و صد حرام سے ہے

وَإِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي

اور جب اچہے دکہائے اونکو شیطان نے عمل اونکے اور کہا نہین غالب تم پر کوئی آج آدمیون سے اور مین

جَارٌ لَّكُمْ ۖ فَلَمَّا تَرَاءَتِ الْفِئَتَانِ نَكَصَ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنكُمْ إِنِّي

حمایتی ہون تمہارا پہر جب ظاہر ہوئین دو فوجین پہرا ایڑیون پر اپنے اور کہا مین بری ہون تمسے مین

أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ۚ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ

دیکہتا ہون وہ جو نہین دیکہتے ہو تم مین ڈرتا ہون اللہ سے اور اللہ سخت عذاب کرنے والا ہے

کبیر سراقہ کفار کے نامی سردارون سے تہا بدر کے لڑائی مین خود نہ آیا تہا مگر شیطان اوسکی صورت بنا کر اہل مکہ کے ساتہہ ہو لیا لوگونکا دل بڑہاتا اور کہتا آج تمسے کوئی پیش نہ پایگا جب فوج ملائکہ آئی اور شیطان نے دیکہا کہ حضرت جبرئیل حربۂ جنگ لئے چلے آتے ہین بہاگا۔ ابلیس حارث بن ہشام کا ہاتہ پکڑے کہڑا تہا دفعۃً بہاگا حارث نے روکا اور کہا بے ڈلے بڑے بہاگتا ہی شیطان اوسے ڈہکیل کر چلدیا اور کہا جو مین دیکہہ رہا ہون تم نہین دیکہتے جب یہ شکست خوردہ لشکر مکے مین پہونچا اور سراقہ پر الزام دیا گیا اوسنے

قسم کھائی کہ نہ میں تمہارے ساتھ گیا نہ جنگ سے واقف آخر کار معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا حاصل مسلمانو وہ عجیب ماجرا یاد کرو جب شیطان نے اونکا فعل بد یعنے مسلمانو سے لڑنا اونہین اچھا دکھایا اور سمجھائی کہ آج تمسے کون جیت سکتا ہی اور مین تمہارے ساتھ اور تمہارا حمایتی ہون پھر جب دونو لشکر مقابل ہوے ہر ایک نے دوسرون کو دیکھا شیطان اپنی ایڑیون کے بل بھاگا اور بولا مین دیکھ رہا ہون کہ عذاب الٰہی آگیا تمام مجرمون کے تہ و بالا کرنے والے پیغمبرون کے ہمنشین جبرئیل امین آرہے ہین اور مع سامان حرب وضرب فوج ملائکہ ہمراہ ہے جسے تم نہین دیکھتے مین اللہ سے ڈرتا ہون کہ وہ سخت عذاب کرنے والا ہی **ف** اگر آیت قصے کے ساتھ نہ ملائی جاوے تو بھی مراد ظاہر ہے کہ شیطان بری بات بھلی دکھاتا ہے **اخاف** سے مراد عذاب دنیاوی ہی ورنہ شیطان کو خوف آخرت سے جو علامت صلاح و فلاح ہے کیا واسطہ

اِذْ يَقُولُ الْمُنٰفِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِينُهُمْ وَمَن
جب کہتے تھے منافق اور وہ جنکے دلون مین مرض ہے دھوکھا دیا اونکو انکے دین نے حالانکہ جو

يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
اللہ پر بھروسا کرے بیشک اللہ غالب حکمت والا ہی

وہ زمانہ یاد کیجیے جب منافق اور کافر جنکے دلون مین جہل و انکار کا مرض ہے کہتے تھے ان مسلمانون کو ان کے دین نے دھوکھے مین ڈالدیا۔ اور حال یہ ہی کہ جو اللہ تعالے پر بھروسا کرتا ہے بیشک اللہ غالب ہی اپنے ارادون مین حکمت والا ہی اپنے کامون مین یعنے جسطرح مصلحت اور مشیت ہوتی ہے اون کی کارسازی فرماتا ہے **ف** یہ مطاعن ابتداے اسلام مین تھے جب مسلمان کمزور تھے ربط آیت اونکی بیہودہ گوئیان سنین اونکی مظالم دیکھے سہے پھر اونکی ذلت و خواری میدان جنگ مین ملاحظہ فرمائی ذرا مرنیوالونکی بھی کیفیت سنیے کہ انپر کیا گذری

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِينَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ
اور کاش کہ آپ دیکھے جب کہ جان نکالتے ہین اونکی جو کافر ہوے فرشتے مارتے ہین منہون پر انکے اور پیٹھون پر اونکے

وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝
اور (کہتے ہین) چکھو عذاب جلن کا یہ اسلیے ہی کہ آگے بھیجا ہاتھون نے تمہارے اور بیشک اللہ نہین ظلم کرنیوالا بندون پر

کاش کہ تم دیکھ لیتے (تو بہت خوش ہوتے اور ایمان زیادہ ہو جاتا) جب فرشتے کفار کی جان نکالتے ہین اون کے منہ پر اور پیٹھ پر مارتے ہین اور کہتے ہین جلن کا عذاب چکھو اور یہ تمہارے لیے کی

سزا ہی جو تمنے اپنے زندگی مین آگے بہیجا اللہ تعالی بندونپر ظلم نہین کرتا معالم کہا گیا کہ یہ کیفیت ہی مقتولین بدر کی جب وہ مقابلہ کرتے منہ کی کہاتے بہاگ گئے تو پیچہے سے پیٹتے جاتے آگ کے کوڑے اونہین جلاتے اور فرشتے ڈانٹتے کہ اپنی کئے کا مزا چکہو کہا حسن نے قیامت مین یہ کہا جایگا کہ عذاب حریق چکہو **ف** الذین کفروا عام ہی اور (ملائکہ) مین لام عہد ہی مخصوص و متعین ہین پس مقتولین بدر کیلیے ملائکہ بدری مراد ہین اور عام کفار کے لیے ملائکہ عذاب جو حضرت عزرائیل کے ہمرکاب آتے ہین اور دوزخ سے پہلے کافر کو عذاب کا مزا چکہاتے ہین تفصیل اسکی صفحہ (۱۶۱) مین گذری

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ

مثل عادت آل فرعون کے اور اونکے جو پہلے تہے اون سے کافر ہوئے اللہ کی آیتون سے پہر پکڑ لیا اونہین اللہ نے

بِذُنُوْبِهِمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

بسبب اونکے گناہون کے بیشک اللہ قوی ہی سخت عذاب کرنیوالا

یہ عذاب و گرفت ویسی ہی جیسا کہ فرعونی اور راونکی اگلے کفار کے ساتہ ہوا اونہون نے اللہ کے آیتونسے کفر کیا اللہ نے اونکی گناہونکی سزا مین اونہین پکڑا اور نیست و نابود کرڈالا بیشک اللہ تعالی زبردست ہی سخت عذاب کرتا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰي قَوْمٍ حَتّٰي يُغَيِّرُوْا

یہ اسلیے ہی کہ بیشک اللہ نہ تہا بدلنے والا کسی نعمت کا کہ انعام کیا اوسے کسی قوم پر یہانتک کہ وہ بدل ڈالین جو

مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

جو اونکی ذات مین ہی اور بیشک اللہ سنتا جانتا ہی

اور یہ یعنی انتقام معاصی اسلیے ہے کہ اللہ تعالے نعمت دیکر کسی سے نہین چہینتا جب تک وہ اپنے جی کی بات نہ بدلڈالے۔ پس جبکہ سلب نعمت خلاف عادت ہی اور نعمت و خبث کا اجتماع خلاف حکمت پس لازم ہوا کہ سزائے جرائم دیجاے اور ہر ایک اپنا کیا پائے بیشک اللہ تعالی سنتا ہی آہستہ کہو یا زور سے۔ جانتا ہے چہپاؤ یا دکہاؤ بے خبر و غافل بے علم نہین جو نعمت کو بے محل چہوڑدے اور عاصی و مطیع کو ایک حال پر رکہے **ف** ۱ تغیر نعمت کے لیے صدور خطا ضرور ہے اور عطا کو کسی استحقاق کا انتظار نہین ۲ نعمت اور قوم نکرہ ہے اور (ما بانفسہم) عام پس معنے یہ ہون گے کہ کسی قوم کو عاصی ہو یا مطیع کوئی نعمت دنیاوی ہو یا دینی دیکر نہین چہینتے جب تک وہ اپنے دلی حالت دکہ ہو یا نہ بدلین یعنے وہ کیفیت جو بوقت انعام تہے نہ بدلین اور ظاہر ہے کہ جو اسباب کسی امر کے حصول و وجود کے ہوتے ہین اونکے تبدیل ہونے سے یہ امر حاصل زائل ہو جائیگا اور اسکے نظائر ہزارہا گزرے اور گزر رہے ہین تا جراگر ترک شغل کرے دولت کی ترقی نہ ہوگی

عالم اگر دوسرے مشاغل مین پہنسے نادان ہوجائیگا۔ علی ہذا القیاس ۳؎ یا یون کہو کہ نعمت الہی کامل وباقی ہونا چاہیے پس نعمائے معتبرہ و کاملہ مراد ہین جیسے علم۔ خلافت۔ اخلاق محمود۔ نور ایمان فہم عرفان۔ عقل سلیم۔ تدبیر صائب۔ ذہن ثاقب۔ اقبال یاور۔ مال حلال۔ اولاد صالح وغیرہ اور قوم سے مومن و مطیع مراد ہی اسلیے کہ (انعمت علیہم) سے کافر محروم ہی اور (ما بانفسہم) سے اخلاق حسنہ۔ عقائد حقہ۔ شریعت معمول۔ اتباع منقول۔ ارادہ۔ نیت اور وہ حالت جو وسیلہ و محل انعام خداوندی ہوئی تہی پہر **کیف** از ماست انچہ بر ماست یہ تہدید ہی امت مرحومہ محمدیہ کو کہ جو عزت و خصوصیت غلبہ۔ فتح۔ حق پرستی۔ تہذیب اخلاق۔ علوم عالیہ تمہین عنایت ہوی وہ ہم نہ بدلین گے جب تک تم اون عادتون کو نچہوڑ و جوان نعمت پانے والون مین تہین پس کہلا کہلا اشارہ ہی کہ اصحاب رسول و دین منقول کے اتباع کرو نہین تو یہ ہوا انکے اور حباب کا سر اعتبار جسکا قرآن سے ثابت ہی کہ نعمت اتفاق و اتحاد مسلمانون کو عنایت فرمائے گئی جیسا کہ فرمایا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا اور دوسرے مقام پر فرمایا اگر تنازع کروگے تمہارا اقبال جاتا رہیگا معلوم ہوا مسلمانون کی عزت اخوت اسلامی تک تہی اور ہی جسکا مقدمہ اول عموم سلام و ادائے حقوق اسلام و نماز و جماعت پر قیام ہے در منثور ابو شیخ نے کہا نعمت اللہ محمد ہین باوجود نبی محمود ہے مکہ والون نے ناقدری کی مدینہ سرفراز ہوا ف مسلمان آپکی ترک اتباع سے خراب ہائے افسوس کہ نصاری ظاہری اقتباس و صوری اتباع سے دنیا مین کامیاب ہین

كَدَاۡبِ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ ۙ وَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمۡ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ

مثل دستور آل فرعون کے اور اونکے جو پہلے تہے گذرے کہ جہٹلایا آیتون کو اپنے رب کی پہر ہلاک کیا ہمنے اونکو

بِذُنُوۡبِهِمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَكُلٌّ كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ۝

بسبب اونکے گناہونکے اور ڈبو دیا ہمنے آل فرعون کو اور سب تہے ظالم

یہ تغیر نعمت مثل دستور فرعون والون کے اور اون سے اگلون کے ہی کہ اونہون نے ہماری آیتین جہٹلائین ہمنے اونہین ہلاک کردیا اور آل فرعون کو غرق کردیا اور وہ سب ظالم تہے یعنی جسطرح ہوتا آیا ہے ایسا ہی ہوگا منکرین نبوت مطمئن نرہین عذاب آیا ہی چاہتا ہے

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ اَلَّذِيۡنَ

بیشک بدتر جانداروں کے اللہ کے پاس وہ ہین کہ کافر ہوئے پہر وہ ایمان نہین لاتے وہ لوگ

عَاهَدتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ ○

کہ عہد کیا تونے اونسے　پھر　توڑتے ہین　عہد　اپنا　ہر　مرتبہ　اور وہ　نہین　ڈرتے

بیشک تمام چلنے والونسے بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہین جو کافر ہوگئے اور ایمان نہین لاتے وہ کافر جنسے آپنے عہد امن وصلح کیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑتے ہین اور کچھ ڈرتے نہین **معالم** مراد ان اشعار ونسے یہود بنی قریظہ اور کعب بن اشرف ہی جنہون نے حضور سے عہد کیا پھر بدر مین کفار کے معین ہوئے اور بعد شکست فاش عذر خواہی کی پھر جنگ احد کے بعد کفار سے مل گئے اور کعب بن اشرف مکے گیا اور اون سے حلفاً معاہدے کئے اور بروز خندق بھی مشرکین کے یار تھے **دواب** جمع دابہ یعنے نرم رفتار۔ زمین پر رینگنے والا اور خواہ مراد ناداں ہو کنایۃً خواہ حیوان عرفاً **مسئلہ** کسی حکم کا شرط وصف سے متعلق ہونا دلالت نہین کرتا کہ جہان شرط یا وصف نہو حکم نہ پایا جاے ورنہ لازم آتا کہ جو کافر بار بار نقض عہد نکرے حیوان سے بدتر نہو حالانکہ دوسرے مقام پر عموماً فرمایا هُمْ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ کفار مثل جانور کے ہین بلکہ اوس سے بھی گمراہ تر **شبہہ** اب اصرار وعہد شکنی کے ذکر سے کیا فائدہ ہوا **دفع** اول بیان وجہ حیوانیت و ذکر بدا طواری دوسرے وہان أَضَلُّ فرمایا صرف راہ بھٹکنے مین حیوانون سے بڑھا ہوا ٹھہرایا اور یہان (شر) یعنے ہر طرح سے بدتر کہا **مسئلہ** کافر کو مملوک بنانا جائز ہے اسلیے کہ جملہ حیوانات مملوک ہین اور کافر ملحق بحیوان لہس پہ ملک وقبضہ وانتفاع غلام سے امر معقولی ہی **مسئلہ** نقض عہد نہایت عار ومستوجب نار ہے اسلیے کہ جب کفار کو اس فعل سے عار دلاے گئے تو مومن بدرجۂ اولی اسے ممنوع جانینگے پس یہ خبر نہی سے موکدتر ہے **ربط** چونکہ ہمارے حضور رحمت مجسم سراپا عفو وکرم تھی اور ریاست سیاست پر موقوف لہذا بصیغۂ امر تعلیم فرمائے

فَإِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِي الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِم مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ○

پس اگر پائے تو　اونکو　لڑائی مین تو پراگندہ کر بسبب انکی انکو جو پیچھے اونکے ہین　شاید وہ　سوچین

وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ع

اور اگر تو ڈرے　قوم سے　فریب کو تو پھینکدے (عہد) طرف اونکے بطور مساوی بیشک اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کارونکو

ثقف بالفتح پالینا اور پکڑ لینا **تشرید** پراگندہ ومتفرق وہلاک کرنا یعنی اے نبی کریم اگر آپ کافرون کو لڑائی مین مغلوب واسیر پائین تو ایسی سزا دین وہ خونریزی کرین کہ دوسرے جو اونکے بعد ہین منتشر ومتفرق ہو جائین پھر کسیکو عہد شکنی کا حوصلہ نہو شاید وہ سوچین سمجھین

اور اگر آپ کو قوم سے بدعہدی کا خوف ہو تو اونکا عہد اونکے سر ماریئے یعنے اون سے کہدیجیے
اب ہمارے تمہارے کوئی عہد و پیمان نہین رہا مگر یہ امر برابری کے طور پر ہو یعنے اسطرح نہو کہ وہ
سنبھل نسکین اور بے سامان درست کیے ہوے بے دست و پا لڑنا پڑے بلکہ ایک مہلت معقول
دیجائے جیسا کہ سورۂ براءت مین اسکا ذکر آئیگا اللہ خیانت کار کو پسند نہین فرماتا مسلم ہو یا
کافر **توضیح** جب آپکو کفار سے کھٹکا ہو تو اونکی شرارت سے پہلے ہی ہوشیار ہو جایئے اور اونہین بھی
اطلاع دیجیے اور اگر دفعۃً وہ بدعہدی کر بیٹھین جیسا کہ یہود نے کیا اور پھر تلوارون کے سامنے آجائین
تو اسقدر قتل کیجیے کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گھر کا راستہ بھولجائین باقی ماندہ نکو وضو شکست
ہون مقابلے کی تاب نرہے مجمع متفرق ہمتین پست ہون خواہ کوئی اور حکمت سے مطیع و مغلوب
بنین **اکلیل** کہا گیا کہ یہ حکم آیۂ (مَنًّ وَفِدَآءً) سے منسوخ ہی اور کہا گیا کہ یہی آیت ناسخ ہی **ف**
نسخ کی ضرورت نہین بلکہ غرض یہ ہی کہ آیندہ کا انسداد قطع مادۂ عناد ہو اور یہ کبھی قتل و قہر سے
ہوتا ہے کبھی عفو و مہر سے پس راے امام و مصلحت خاص اسکے مفسر ہی اور حکم کسے ایک انداز پر
غیر منحصر (من و فدا) بھی اسکے افراد سے ہے قتل کعب بن اشرف و استیصال و ہلاک بنو قریظہ
و اخراج قینقاع و بنو نضیر و ابقاے یہود خیبر پھر اصحاب کرام کا مانعین زکوۃ پر جہاد اور شام
و عراق و مصر مین خون کے دریا بہا دینا اور گاہ گاہ عفو و ترحم و سیر چشمی سب اسی آیت کے تحت مین
داخل ہین **مسئلہ** نقض عہد حرام ہی **مسئلہ** عہد غیر موقت کا کسی مصلحت سے تمام کر دینا جائز
اور معاہد کو مہلت مشروط یا متعارف یا مناسب دینا لازم **مسئلہ** جب دشمن عہد توڑ دے تو
بدون کسی مہلت و اطلاع کے دفع و ابتداءً جائز ہے **مسئلہ** ذمی اگر نقض عہد کرے اور دار الحرب
مین بھاگ جاوے یا آمادۂ جنگ ہو ذمہ باقی نرہا قتل و قید جائز ہے **مسئلہ** اس حکم سے مفہوم
ہوا کہ امام کو باوجود امن و صلح اعداد اسباب حرب و تعلیم فنون و درستی اسلحہ و فراہمی مجاہدین
و نگرانی حدود و طلب اخبار سے غافل رہنا جائز نہین کہ جب اتمام عہد کا ہمکو اختیار ہے
تو اونہین کون مانع ہے (باقی مسائل عہد و صلح صفحہ (۲۰۲) مین آتی ہین

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَبَقُوا إِنَّهُمْ لَا يُعْجِزُونَ

اور نہ گمان کرین جو کافر ہوے کہ نکل گئے بیشک وہ نہ عاجز کرینگے

یعنے کفار یہ نسمجھین کہ ہم بھاگ کر اور مسلمانون کے ہاتھون سے نکل گئے بلکہ وہ ہرگز ہم سے
بھاگ نہ بچینگے اور ہم اون کے حبس و قید سے عاجز نہون گے **معالم** یہ آیت بدر کے

بھاگے ہوؤن مین ہے کہ مطمئن ہون کہ بچ گئے وہ بھی پکڑے جائین گے۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ
اور مہیا کرو واسطے اونکے جو مہیا کرسکو تم قوت سے اور باندھنے سے گھوڑون کی ڈراؤ اوس سے دشمن کو

اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ
اللہ کے اور دشمن کو اپنے اور دوسرونکو سوای اونکے نہین جانتے تم اونکو اللہ جانتا ہے اونکو

اور تیار و مہیا کرو جسقدر قوت اور گھوڑے رکھتے ہو سکین جنسے اپنی اور اللہ کے دشمنون کو ڈراؤ اور اون دوسرون کو جنہین تم نہین جانتے اللہ جانتا ہے رباط جمع ربط معنے اس کے باندھا ہوا پس رباط وہ گھوڑے جو اللہ کے کام کے لیے باندھے اور پالے جائین خیل گھوڑے اور سوار آخرین سے مراد منافق کہا اکثر مفسرین نے یہی قول صحیح ہے اور بعض نے یہود بنو قریظہ اور کفار فارس وغیرہ سے بھی مراد لی ہے ف ممکن ہے کہ آخرین سے مراد وہ ہون جو بعد انتقال شریف مرتد ہوگئے مسلمان اونکی شر سے بیخبر تھے۔ اور ہو سکتا ہے کہ باغی مراد ہون اور جائز ہے کہ اہل ضلال وخروج مراد ہون جو بظاہر کلمہ گو اور حقیقت مین اسلام کے بیخ کن ہین اور دون بمعنے غیر ہے اور یہ سب غیر کفار ہین اور اگر دون بمعنی ادنی وکمتر لیا جاے تو منافق بتکلف داخل رہینگے اسلیے کہ منافق ایک اعتبار سے کم دوسرے اعتبار سے بڑھے ہوے ہین مگر بگڑے ہوے مسلمان یعنی روافض وخوارج وغیرہ ہر حال مین کفار سے ادنی درجے پر ہین اعداد مہیا کرنا مسئلہ اعداد اسباب جہاد فرض کفایہ ہے اور امام سبکی طرف سے ذمہ دار اگر امام تساہل کرے تو سب عاصی ہونگے جب تک بقدر کفایت سامان مہیا نکر لین لیکن کسی ایک شخص کا مہیا کر لینا سبکی طرف سے کافی ہے مسئلہ اگر بیت المال مین روپیہ نہو تو بوقت ضرورت جعل یعنی تھوڑا تھوڑا مال مسلمانون سے لینا جائز ہے اسلیے کہ امتثال امر اعداد واجب اور امام سبکی طرف سے نائب پس اعانت عموماً لازم ہوگی مسئلہ اعلی درجہ اعداد کا وہ مقدار ہے جس سے دشمن پر غلبے کا گمان غالب ہو جاے اسلیے کہ غرض ترہیب وتخویف کے حاصل ہوگی اور ادنی درجہ وہ مقدار جسکے وسعت ہو جیسا کہ قید استطاعت سے مفہوم ہوا مسئلہ باوجود اعداد امام وفراہمی بقدر کفایت استحباب باقی ہے اسلیے کہ مقدار کفایت امر ظنی ہے نہ قطعی اور جبکہ ضرورتین بیش وکم ہوا کرتے ہین تو جسقدر سامان مجتمع ہو سکے بے ضرورت ہوگا مسئلہ مالی امور مین قدرت مملکہ شرط ہے اسلیے استطاعت کی قید زیادہ فرمائی مسئلہ بدل عباداتِ مین قوت متوہمہ کافی ہے

اسی لیے ثبات وغیرہ کو مقید نفرمایا وہم فراہمی سامان مین بھی بعض امور بدنی ہین و دفع
ے یہ قوۃ غالبًا مال سے متعلق ہی اور صرف بدنی امور ہین ہے تو قلیل و نادر پس انکے لیے حکم مستقل
کی ضرورت نہ پڑے مسئلہ اسباب حرب مین وہ تمام چیزین داخل ہین جنسے دشمن مغلوب
یا اوسکا شر دفع ہوسکے اسلیے کہ قوۃ نکرہ ہی ہر فرد پر کفایت انتخیہ اور ہر فرد کو شامل ہے پس کشتی
بانک ۔ پٹا ۔ بانا ۔ قواعد ۔ ورزش ۔ شہسواری ۔ تیر اندازی ۔ بندوق بازی ۔ گولہ اندازی ۔
بارود اور سپر ۔ خود ۔ مغفر ۔ زرہ ۔ قلعہ اور تمام آلات واسباب قلعہ شکنی ومتعلقہ حرب اونٹ ۔
چھکڑا ۔ خچر ۔ وغیرہ ۔ اور توپ ۔ بندوق ۔ تیر ۔ تلوار ۔ خنجر ۔ گھوڑے ۔ جنگی جہاز وغیرہ
قوت مین داخل ہین اور اسیطرف اشارہ ہی قول رسول اکرم مین مسلم آنحضرت نے منبر پر
یہ آیت پڑھکر تین بار فرمایا اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْیُ خبردار ہوجاؤ کہ قوت تیراندازی ہی اسلیے کہ
عمدہ آلہ دشمن کشی اوسوقت تیر ہی تہا اور بحکم علت اب توپ و بندوق وغیرہ کا بھی حکم ہے
وہم قوۃ مجمل ہی اور حدیث اوسکی تفسیر اسکے خلاف دوسری چیزون کو قوت سمجھنا ناجائز
دفع قوۃ مطلق ہے اور تیر اوسکا فرد اور بالتخصیص ذکر فرمانا بغرض مزید اہتمام تہا نہ یہ کہ دوسرے
افراد غیر مراد ہون اور علاوہ بریں وہ تاویل جو تفسیر کے معین ہو منع نہین البتہ ضد ہو
اور بندوق وغیرہ معنی تیراندازی کے علت مین مقصود وبدرجۂ اولی داخل ہی مخالفت کا کیا ذکر
پس حدیث کی دلالۃ النص سے بھی یہ سب ثابت ہوجائینگے **بحث** قوت کے بعد گھوڑونکا ذکر
کیون فرمایا **جواب** خواہ یہ کہ گھوڑون کی خصوصیت ظاہر ہو اسلیے کہ دور سے دشمن کو جسقدر
سوار ڈراتے ہین اور سوار دوش ہین جو اسسے کام نکلتا ہی دوسرون سے نہین خواہ قوۃ سے
بدنی قوتین یعنے ورزش وفنون جنگ وتیراندازی مراد لیجاے اور خیل سے مالی اسباب یعنے
گھوڑے اور ہتیار مقصود ہون خواہ قوۃ سے وہ قوتین مراد ہین جو معًا ممکن ہین تلوار جب
چاہو خریدلو ۔ اور خیل سے وہ اسباب جنمین تعلیم ودرستی کی ضرورت ہو مسئلہ اعدوا امر ہی کسی وقت کے ساتھ مقید
نہین پس ہر وقت باسامان وآمادہ رہنا واجب ہی مسئلہ حکم شرعی دو قسم کی ہین ۱ وہ جنکا کرنا بنفسہ مقصود ہے
جیسے نماز اور اسے حسن لعینہ کہتے ہین ۲ جو کسی دوسری غرض سے معین کیے گئے جیسے وضو وجہاد انہین حسن لغیرہ
کہتے ہین پہر قسم دوم کی دو شکلین ہین ۱ وہ جنہین بے دوسرے فعل کے مامور بہ ادا ہوجاتا ہی ۲ وہ
جنہین بدون دوسرے کام کے مامور بہ ادا نہین ہوتا جیسے وضو کہ یہ بغرض جواز نماز مشروع ہوا اور
نماز صرف وضو سے ادا نہین ہوتی اور یہ جہاد یا تخویف اعدا اگرچہ غرض اسکے اعلاے کلمۃ اللہ

وتذلیل کفار بدخواہ ہے اور یہ علو اور خوف گو مجرد حرب وسامان سے حاصل نہین ہوتا بلکہ دشمن کا مغلوب ومرعوب ہونا دوسرا امر ہے تاہم فاعل بری الذمہ ومستحق اجر ہو جاتا ہی اسی لیے فرمایا ڈراو ڈرین یا نہ ڈرین **بحث** عدو اللہ وعدوکم سے کیا مراد ہی اگر حکم مجموع پر دائر ہو تو کافر دوست اور مسلم باغی سے حرب ممتنع ہوا اور ہر ہر فرد پر ہے تو ہر ایسے شخص سے جو ہمارے خلاف ہو حق پر یا ناحق حرب جائز ہو گی پس مدعی قصاص وسائر حدود وغیرہ سب جائز الحرب ہونگے **جواب** حکم ہر ہر فرد پر ہی اور کسی امر حق کا مدعی منتقم معالج ہی بدخواہ نہین اسی لیے (عدوکم) بخطاب جمع فرمایا تم سبکا دشمن اور سب مسلمانونکا دشمن خواہ کافر ہے خواہ شرع کے خلاف کرنے والا ظالم **مسئلہ** چونکہ سارق۔ ظالم۔ راہزن۔ باغی ہندگان عدہ کے بدخواہ ایذارسان عدو ہین لہذا اگرچہ وہ ایمان والے ہون یا کسی اور طور سے مطیع بن جائین تاہم ان سے حرب جائز اور موجب اجر ہو گے **تکلف** کہا بعض نے کہ دوسرے دشمنون سے جنہین ہم نہین جانتے شیاطین اور کافر جن مراد ہین اور گھوڑون کا بھی ذکر اسلیے ہی کہ جن گھوڑون سے ڈرتے ہین یہ تقریر اگرچہ محض تکلف ہی مگر ہوسکتا ہے کہ ہماری مستعدی اور سامان دیکھکر شیاطین خائف وترسان ہون کہ اب اسلام غالب آجاویگا کفر نابود ہوگا مسلمانون کو ثواب بیحساب عطا ہوگا **مسلم** آپنے فرمایا مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا جو تیراندازی سیکھ کر چھوڑدے وہ ہمسے نہین **بخاری** آپنے قبیلہ اسلم کے کچھ آدمی دیکھے جو بازار مین تیرون سے کھیل رہے تھے فرمایا ارْمُوا بَنِي إِسْمٰعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ ای اسمعیل کے بیٹو تیرون سے کھیلو بیشک تمہارے باپ اسمعیل بھی تیرانداز تھے اور ہم بھی فلان گروہ کی طرف ہین دوسری طرف والون نے ہاتھ روکے فرمایا کیون عرض کی یہ مجال ہے کہ حضور کے ساتھ والون پر تیر پھینکین ارشاد ہوا ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ تیر مارو اور ہم دونون کے ساتھ ہین **بخاری** جریر سے روایت ہی کہ مین نے دیکھا حضور نے انگلی سے گھوڑے کی پیشانی جھکائی اور فرمایا اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ گھوڑون کی پیشانی سے خیر قیامت تک وابستہ ہی یعنی ثواب آخرت اور دنیا مین مال غنیمت۔ اور فرمایا گھوڑے تین قسم کے ہین ۱ اجر جو اللہ کے لیے پالے ۲ وزر جو تکبر وفخر ومخالفت اسلام کے لیے رکھے ۳ ستر جو اسلیے رکھے کہ آپ کو مفلس محتاج نہ ظاہر کرے اور

دوسرون کے احسان سے بے پرواہ اور حق اللہ کا بھی لحاظ رہے اور فرمایا جسنے اللہ کے لیے گھوڑا باندھا اوسکی میزان مین نیکیون کے ساتھ اوسکی گھانس اور پانی اور سرگین سب تولے جائینگے

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ ○

اور جو خرچ کروگے کچھ راہ مین اللہ کی پورا دیا جائیگا تمکو اور تم نہ ظلم کیے جاؤگے

یعنے جو مال اللہ کے راہ مین خرچ کروگے اوسکا ثواب پورا ملیگا اجر کم کرکے ظلم نکیا جاے گا

ف سبیل اللہ گو عام ہے حج ہو یا پرورش مساکین یا اعانت مسلمانان مگر یہان مراد جہاد ہے اور نفی ظلم سے ظاہر مراد یہ ہی کہ بخلاف اور مصارف کے وعدہ ثواب جہاد مین زیادہ تر ہین تو اونکی ادا مین بھی جہد موکد ہونا چاہیے ابوداؤد جہاد مین خرچ کا ثواب سات سو درجے تک بڑھتا ہی

وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

اور اگر جھکین واسطے صلح کے پس جھک واسطے صلح کے اور بھروسا کر اللہ پر بیشک وہ سنتا جانتا ہی

اگر وہ صلح کی طرف جھکین تو آپ بھی مائل ہوجائین اور اللہ پر بھروسا کرین یعنے انجام امور و نتائج صلح یا مغالطہ و فریب کفار سے وہ سنتا جانتا ہی **احمدی** کہا گیا کہ یہ حکم منسوخ ہے آیہ قتال سے مگر صحیح یہ ہی کہ صلح جائز ہے کبیر بعض اسکی منسوخیت کے قائل مگر بضرورت جواز کے طرف مائل **مذہب** کہا فقہا نے امام مختار ہے مصلحت سمجھے صلح کرے نہ سمجھے نکرے ماثور حضور اقدس سے متعدد صلحین مخصوص حدیبیہ مین منقول ہین اور بنو قریظہ وغیرہ کی درخواست کا رد کرنا بھی ثابت صحابہ نے بھی کبھی صلح کی کبھی آمادہ جنگ رہے **تعامل** یہی طریقہ سلاطین اسلام کا بدون انکار و الزام کے رہا پس نسخ غیر ثابت اور وجوب صلح ساقط اسلیے کہ اصلح مین ہمارا فائدہ ہی صلح عبادت بھی نہین کہ استحباب ہو پس بغیر قرائن سے امر جواز و جواز پر محمول ہوگا **توضیح** مشروعیت جہاد اسی لیے ہی کہ تمام آدمی خدا پرست ہوجائین اور سبھون تو مطیع قانون آسمانی ضرور رہین اور یہ غرض تبھی پوری ہوگی جب ایمان لائین یا مطیع ذمی ماتحت بنجائین لیکن غلبہ دائمی و فتح لازمی بحسب مصالح تنظیمیہ و آداب حکمیہ مشیت ازل مین قرار نہ پایا تھا ضرور ہے کہ کبھی ہمکو یقینی کمزوری ہو اور گاہ گاہ اپنی کامیابی مین شک رہی لہذا رحم فرمایا صلح کا طریقہ بتایا پس صلح سے نہ طریق خدا پرستی جاری ہوتا ہی نہ قانون شرعی نافذ صرف ہمارا

تحفظ ہمارے فائدے ہین ضرور ہوا کہ امر صلح واجب نہو جائز رہے اور نسخ کی ضرورت نہین
مسئلہ درخواست صلح کا منظور کرلینا عبارۃً ثابت اور خود خواہان صلح ہونا علۃً مفہوم
اسلیے کہ جواز صلح ہمارے فائدون اور مجبوریونکے اعتبار سے ہوا اور اپنی طرف سے درخواست
بوقت کمال عجز وغایت حاجت ہوتی ہے یا کوئی اور مصلحت اوسمین پائی جاتی ہے

وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ
اور اگر چاہین کہ فریب دین تجھے پس بیشک کافی ہے تجھے اللہ وہی ہے جسنے قوت دی تجھے اپنی مدد سے اور مومنین سے

اگر کفار بعد صلح چاہین کہ پھر ایسے داؤن فریب کرین تو اللہ تعالیٰ آپ کے تحفظ کو کافی ہے
اوسی نے تو آپکو فتح نمایان اور مومنین کے فوج سے مدد عنایت کی در منثور مومنین سے مراد
انصار جان نثار ہین جنسے اسلام کو قوت ملی کبیر نصر سے مراد اعانت غیبی جو بدون اسباب
آپکے شامل حال تھے اور مومنین سے طور ظاہر و درستی الآت و اسباب و کثرت اعوان و اصحاب
ف یہ حکم آیت اول کا مخالف نہین کہ فرمایا اگر تمکو دغا کا خوف ہو تو معاہدہ شکست کر دو اور یہان توکل کا ارشاد ہے
اسلیے کہ وہ در صورت شک و مصلحت جنگ ہے اور یہ بحالت اطمینان یا عدم موجودگی الآت و اسباب ہے

وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ
اور الفت ڈالی اونکے دلون مین اگر خرچ کرتے آپ جو کچھ زمین مین ہے سب کا سب نہ ملا سکتے اونکے دل

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ
مگر اللہ نے الفت ڈالدی اونمین بیشک وہ غالب ہے حکمت والا

اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلون مین محبت اور اتحاد پیدا کردیا آپ اے نبی کریم اگر تمام
دنیا کا مال خرچ کر ڈالتے یعنے اختیار و قدرت سے زیادہ سعی فرماتے تب بھی اون کے دل
آپسمین نہ ملا سکتے مگر اللہ نے اونکے دل ملا دیے وہ اپنے ارادون مین غالب ہے اور کامون
مین حکمت والا **ف** اللہ تعالیٰ نے شر کفار و فریب منافقین و اعدا سے اپنے نبی محبوب کو
تین طرح سے مطمئن فرمایا ۱ بالتفات خاص کہ ارباب باطن مطمئن ہون ۲ اعانت مومنین
کہ بحسب ظاہر ہیبت بڑھے ۳ اتفاق و محبت باہمی کہ دانشمند حکما مان جائین اور
کسی حیثیت سے کسیکو یہ وہم نہو کہ اسلام بے بس بیکس ہے کسیکی تدبیر و تزویر
اسے مجبور و حقیر نہین کرسکتی یہ غایت کرم و اعانت اتم ہے۔ اور اشارہ ہے
کہ تالیف قلوب مخلوق کے حد اختیار سے خارج اور نعمت عظمی ہو جو محض
نصر تہارے آلیہ سے سکے ہے

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اے پیغمبر کافی ہے تجھے اللہ اور وہ جو تیرے تابع ہوئے مومنین سے

اسباب جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو ارشاد ہوا کہ اے نبی محبوب آپ کو اللہ کافی ہے اور یہ چند مومنین جو آپکا دامن دولت پکڑے ہین ف اسمین تائید کی تکرار اور فضل مومنین کا اظہار ہے اور یہ کہ اللہ کے کامون مین زیادہ تر اسباب و آلات پر نظر رہے جو موجود ہو وہی بس ہے اور اشارہ ہے کہ غیر مومن کی اعانت کے ضرورت نہین جبکہ یہی کافی ہین

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا
اے پیغمبر آمادہ کر مومنین کو لڑائی پر اگر ہونگے تم مین سے بیس صابر غالب آجاینگے

مِائَتَيْنِ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۝
دوسو پر اور اگر ہونگے تم مین سے سو غالب ہونگے ہزار پر اونسے جو کافر ہوے اسلیے کہ وہ قوم بے سمجھ ہے

اے رسول مقبول آپ مومنین کو جنگ و جہاد پر آمادہ کیجیے اگر تم مین کے بیس صابر و ثابت قدم ہونگے تو کفار کے دوسو پر غالب آجائینگے اور اگر سو ہونگے تو ہزار پر غالب آئینگی اور یہ مغلوبی اونکی اسلیے ہے کہ وہ نادان ہین کبیر جب یہ آیت اوتری تو حضور اسی حساب سے لشکر روانہ کرنے لگے بلکہ حمزہ کو تیس آدمیون سے ابو جہل کے قافلے پر بھیجا جسمین تین سو آدمی تھے کہا ابن عباس نے کہ اصحاب مضطر ہوے اور کہنے لگے اے رب ہم بھوکے ہمارے دشمن آسودہ ہم غربت مین مصیبت زدہ وہ خوش و خرم ارشاد ہوا

اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا ۚ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ
اب تخفیف کردی اللہ نے تجسے اور جان لیا کہ تم مین ناتوانی ہے پس اگر ہونگے تمسے سو صابر

يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝
غالب آجاینگے دوسو پر اور اگر ہونگے تمسے ہزار غالب آئینگے دو ہزار پر حکم سے اللہ کے اور اللہ ساتھ ہے صابرون کے

اب اللہ نے تمپر تخفیف کردے اور مشقت گھٹا دی اور معلوم ہوا کہ تم مین ضعف و ناتوانی ہے تو اب سو صابر تمہارے اونکی دوسو پر اور ہزار دو ہزار پر غالب ہو جاینگی اللہ تعالی کے حکم سے اور اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ اونکا معین ہے ف ان دو آیتون مین اقوال مضطرب ہین مشہور یہ ہے کہ حکم اول حکم ثانی سے منسوخ ہے پہلے ایک کو دس سے بھاگنا حرام تھا اب دو سے فرار عار و نار ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اگر خبر ہے تو نہ نسخ ثابت نہ وقوع خلاف جائز حالانکہ

اکثر ایسا ہوا کہ کفار دہ چند یا دو چند سے کم غالب آ گئے۔ اور امر و نہی بنائی جائے تو عبارت خلاف ہے **حل** آیت مین دو امر ہو۔ اصبر یہ شرط ہی مجاہدین پر ۲ غلبہ یہ مشروط وعدۂ الٰہی ہی۔ دس کے مقابلے مین صبر بحسب بشریت عموماً گران تھا تخفیف فرمائی اب اگر دس پر غلبہ بحال رہتا تو وجود مشروط بدون شرط باطل تھا اسلیے کہ دس پر غلبہ ہوتا جبتک دس کے مقابلے پر نہ آئین اور دس کا مقابلہ بدون صبر موجب غلبہ تھا لہذا غلبہ بقدر صبر موعود ہوا اور تغیر شرط موجب تغیر مشروط قرار پائے۔ اب نہ خبر مین خلاف لازم آیا نہ تاویل امر و نہی کی ضرورت پڑی۔ اور یہ نہین فرمایا کہ دس پر غلبہ نہو گا بلکہ بقدر صبر پھر بھی لطف و کرم متوقع بلکہ مشاہد ہے **الغرض** ۱ فرار بدون عزم جنگ ہر حال مین حرام ۲ اور کسی قواعد اور مصلحت سے روگردانی ہر حال مین جائز مگر ۳ فرار بقصد تحیز و استمداد چونکہ بوجہ ضعف و خوف غلبۂ اعدا تھا محدود ہو گیا ایک وقت تک دہ چند کے مقابلے مین ضرورت نہ دیکھی گئی پھر دو چند کے لیے مسلمان کافی سمجھے گئے اب دونی کفار سے ترک جہاد یا فرار حرام اور اس سے زیادہ ہون تو اختیار ہی کہ ہمت و شجاعت سے کام لین یا احتیاط و مصلحت پر نظر رکھین اب نہ نسخ کی ضرورت ہی نہ کوئی شبہ باقی **ہان** یہ وعدہ کہ دو چند کفار سے مسلمان مغلوب نہون مثل اور وعدون کے کمال اتباع پر لازم اور اسکے فضل سے ہمیشہ متوقع ہی ایمان کا صلہ جنت ہی مگر جبکہ نفاق و ریا و کبائر سے پاک ہو ورنہ بعد سزاے اعمال نجات ہی یہان بھی ایک مومن دو پر غالب ہی جبکہ غدر۔ و خلاف ورزی امام۔ و بے صبری و فخر و ریا سے بچے صدق دل سے بقوت قلب جم جاے ورنہ انجام غلبۂ اسلام تو متیقن ہی **مسئلہ** تحریض مومنین اولاً واجب اور ثانیاً مستحب ہی یعنے پہلے تو امام کو حکم دینا اور آمادہ کرنا لازم ہی پھر اون کے دل بڑھانے اور جوش دلانے کو مستحب **نکتہ** عشرون و مائتین وغیرہ فرمایا دو لے دس نگنے نہ کہے تا کہ معلوم ہو کہ امر جہاد موقوف ہی جماعت و فوج پر نہ یہ کہ ایک دو آدمی کھڑے ہو جائین **نکتہ** لا یفقہون سے معلوم ہوا کہ جسطرح روحی اور اخروی غلبہ علم و معرفت و عقل سے ہی دنیاوی غلبہ بھی انہین سے متعلق ہی اور منجملہ سامان حرب تفقہ بھی ہی علوم حرب فنون سیاست۔ صنائع جنگ و مسائل جہاد سیکھنا چاہیے **لطیفہ** اسلام کی قوت اور کفر کا ضعف روحی و قلبی ہے نہ جسمی اسلیے کہ فقہ افعال قلب سے ہی نہ اعضا سے **لطیفہ** کلمۂ خفف بتا رہا ہی کہ ہمارا وعدہ تو وہی ہی صرف مشقت گھٹا دی گئی یعنے تم متحمل نہو سکو اور خائف ہو جاؤ تو ہم گرفت نکرینگے اور ہمت کرو جم جاؤ تو غلبہ عطا ہو گا اور اسی کی تائید نکلتی ہی دمع الصابرین سے **لطیفہ** باذن اللہ اسلیے فرمایا

کہ تم اسباب ظاہر پر نظر نہ رکھو صرف ہمارے ہی طرف دیکھا کرو و ہم فرمایا (علم) جان لیا گیا اور لا علم تھا
حق سبحانہ تعالیٰ تو سب کچھ ازل سے جانتا ہی مگر بحسب نظم و اسباب گاہ گاہ لفظ امتحان ارشاد
ہوا ویسے ہی یہان فرمایا کہ جب امتحان تھا تو نتیجہ یہ نکلا کہ تم اوسکے متحمل نہ تھے در منثور بدر مین
ستر آدمی قید ہوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت ابوبکرؓ نے
کہا یا رسول اللہ یہ آپ کی قوم کے لوگ ہین شاید اللہ انہین توفیق توبہ عطا فرمائے فدیہ لیجیے یا
یونہین چھوڑ دیجیے۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ انہون نے آپکو وطن سے نکالا جھٹلایا انکی گردنین
مار دیجیے اور ہر شخص اپنی اپنی قریب رشتہ دار کو قتل کرکے یہ دکھا دے کہ اللہ والے اسطرح اللہ کے واسطے
قطع تعلقات کرتے ہین۔ عبداللہ بن رواحہ بولے کوئی جنگل تلاش کیجیے جسمین سوکھی لکڑیان
بہت ہون وہان انہین آگ مین جلا دیجیے حضور رحمت مجسم دولتخانے مین تشریف لے گئے
اور کچھ نفر مایا پھر آپ برآمد ہوے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے بعضون کے دل نرم کردیے ہین
اور بعضون کے دل سخت لے ابوبکر تمہارے مثال ابراہیم کے ہے اونہون نے کہا جو میری پیروی
کرے میرا ہی اور جو عصیان کرے اوسے اللہ معاف کرنے والا ہے ویا مثل عیسیٰ کے ہی کہ کہا ای
اللہ اگر تو عذاب کرے تو یہ گنہگار تیرے بندے ہین اور بخشے تو تو غالب و حکیم ہی اور اے عمر
تمہاری مثال حضرت نوح کی سی ہی کہ کہا اے رب کوئی چلنے والا زمین پر زندہ نہ چھوڑ اور مثال
موسیٰ کی ہے کہ کہا اے رب انکے مال ہلاک کر انکے دل جکڑدے یہ بے عذاب دیکھے ایمان ہی
نہ لائینگے پھر آپ نے فرمایا کہ فدیہ دین یا قتل ہون حسب ارشاد سب سے فدیہ لیا گیا تو ارشاد ہوا

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا

لائق نہین کسی پیغمبر کو جب ہو اوسکے لیے قیدی یہانتک کہ خونریزی کرلے زمین مین تم چاہتے ہو مال دنیا کا

وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا

اور اللہ چاہتا ہی آخرت اور اللہ غالب حکیم ہی اگر نہ ہوتا لکھا اللہ کیطرف سے پہلے البتہ پہونچتا تمکو اسمین جو

أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

کرلیا تمنے عذاب بڑا

کسی پیغمبر کو جب کروہ کفار کو مقید کرنا لائق نہین یہانتک کہ خوب خونریزی کرے اور شمشیر اسلامی
کی دہاک بندھ جاے۔ تم لوگ دنیا کا مال و اسباب چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ آخرت کا ثواب
تمہارے لیے پسند فرماتا ہی اور وہی غالب ہی اور حکمت والا اگر ازل مین رحمت و عفو تمہارے
حق مین مکتوب نہو گئی ہوتی تو اس مال لینے پر تمہین بڑا عذاب پہونچتا لینے کا کام تو عذاب کے

قابل تہا مگر ہماری رحمت سابقہ نے بچالیا در منثور مراد کتاب سابق سے یہ ہی کہ معین ہوچکا تہا کہ
اہل بدر پر عذاب نہوگا سیا رحمت دائم رہیگی ابو سعود یا یہ کہ خطای اجتہادی پر گرفت نہین معالم
کہا ابن عباس نے کہ عمر نے کہا مین نے دیکہا کہ رسول اللہ صلعم اور ابوبکر رو رہے ہین عرض کی کہ یہ
گریہ وزاری کسلیے ہم سے فرمائی کہ ہم بہی روئین ارشاد ہوا اس فدیہ کی وجہ سے مین رو رہا ہون کہ حضرت
جلیل جبار نے خطاب سراپا عتاب نازل فرمایا اور مجھے دکہادیا گیا کہ عذاب اس درخت سے بہی قریب
آگیا تہا (یہ درخت حضرت کے قریب تہا) درمنثور فرمایا اگر عذاب آتا تو عمر ہی بچتے

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

پس کہاؤ اوس سے جو لوٹا تمنے حلال پاک اور ڈرو اللہ سے بیشک اللہ غفور رحیم ہے

بعد عتاب والزام پہر جلوہ رحمت دکہایا ارشاد ہوا جو تمنے مال لوٹا اوسے کہاؤ یہ حلال طیب ہے اور
اللہ سے ڈرو وہ غفور رحیم ہے۔ احمدی معلوم ہوا کہ خطای اجتہادی عفو اور بعد ظہور خطا
عمل ناجائز ہی رہا تی احکام آیندہ آئینگے شان نزول مفسرین متفق ہین کہ جب حکم فدیہ دیا
گیا عباس نے کہا یا رسول اللہ صلعم مین مسلمان تہا مجھے جبراً لائے تھے فرمایا وہ دلی اسلام اگر ہی تو اسکا
اجر ملیگا ظاہر تو یہی ہی کہ تم بہی اونہین کے ساتھ تھے جو لڑنے آئے تھے بغرض تسکین نازل ہوا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ

اے پیغمبر کہدیجیے اونسے کہ تمہارے ہاتھ مین ہین قیدیون سے اگر جانیگا اللہ تمہارے دلون مین

خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

خیر دیگا تمکو بہتر اوس سے کہ لے لیا تمسے اور بخشدیگا تمکو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی

اے نبی کریم آپ فرمادیجیے اون سے جو آپ کے اسیر ہین اگر اللہ تعالی تمہارے دلون مین خیر پائیگا
تو جو کچہ تمسے لیا ہی اوس سے بہتر عطا فرمائیگا اور تمکو بخشدیگا وہ غفور رحیم ہے کبیر حضرت عباس
کے لیے خاص ہے اور ظاہر تر ہی کہ تمام قیدیون کو شامل ہے ف خیر سے مراد ایمان ہے جو جو
اونمین ایمان لائے اللہ نے اونہین دنیا مین عزت عطا فرمائی اور آخرت مین امید جنت ہی
معالم عباس سے آپنے فرمایا کہ اپنا اور عقیل اور نوفل کا فدیہ دو اونہون نے عذر کیا فرمایا وہ
سونا کہان ہی جو تمنے ام فضل اپنی بی بی کو چلتے وقت دیا تہا کہ اگر کوئی حادثہ پیش آئے
تو تم لے لینا عباس گہبرائے کہ یہ راز مخفی کیونکر کہلا کہا آپ کو کسنے بتایا فرمایا اللہ تعالے
نے۔ عباس بولے ابتک مجہی تردد تہا اب اطمینان ہوگیا بیشک آپ رسول اللہ ہین

(۵ ع)

ابن عباس

اور ایمان لائے اور فرماتے کہ بعوض بیس وقیہ کے اللہ تعالی نے مجھے اسقدر مال دیا کہ بیس غلام میری طرف سے تجارت کرتے ہین ہر ایک کا سرمایہ کم سے کم بیس ہزار درم ہے اور چاہ زمزم عطا ہوا جو مجھے تمام مکے کے مال سے محبوب تر ہے اور مین مغفرت کا امیدوار ہون **لطیفہ** اسیران گیسوے محمدی و دلدادگان جمال روے احمدی امیدوار رہین کہ اونہین وہ عطا ہوگا جو اون کے دل و جان سب سے زیادہ بہتر ہے یعنی رضا و لقا

وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور اگر چاہین وہ خیانت آپ کی تو خیانت کر چکے ہین اللہ کی پہلے پس قادر کر دیا اوپر اور اللہ دانا حکیم ہے

اگر چھوٹے ہوے قیدی اداے فدیہ و ترک عداوت و مقاتلہ مین عہد شکنی اور خیانت کا قصد رکہین (تو بعید نہین) اللہ سے بہی پہلی بدعہدی و کفران نعمت کر چکے ہین اللہ تمکو اونپر مسلط و غالب کر چکا ہے پہر سر اوٹہائین گے تو پہر منہ کی کہائین گے اللہ تعالی عالم ہے اون کے ارادون پر بحکمتہ کار ہے اون کی سر شکنی مین کہا بعض مفسرین نے کہ (امکن) سے مراد غلبہ بدر ہے یعنے جیسا وہان ہوا پہر بہی ہوگا ف ظاہر تو یہ ہے کہ (امکن) خبر ہے یعنے تم غالب ہو چکے خائن ہمیشہ مغلوب و خاسر اور اہل حق منصور و قادر رہینگے

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

بیشک جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیے مالون سے اپنے اور جانون سے اپنی راہ مین اللہ کی

وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْۤا اُولٰۤئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ

اور جنہون نے جگہ دی اور مدد کی وہ ہین کہ ایک اونکا ولی ہے ایک کا اور جو ایمان لائے اور نہ

يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا ۚ وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي

ہجرت کی نہین تمپر ولایت سے اونکی کچہ بہی یہان تک کہ ہجرت کرین اور اگر مدد مانگین تمسے

الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ

دین مین تو تمپر ہے مدد کرنا مگر اوس قوم پر کہ تم مین اور اونمین عہد ہو اور اللہ جو کرتے ہو تم دیکہتا ہے

[illegible]

[illegible]

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِى الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ

اور جو　کافر ہوے ایک اونکا　ولی ہے　ایک کا　اگر نکروگے تم یہ　ہو جائیگا فتنہ　زمین مین　اور فساد　بڑا

حق سبحانہ تعالی نے آدمیون کی پانچ قسمین قرار دین اور سبکے حکم وحقوق علیحدہ بیان فرمائے ا جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ مین جان مال سے جہاد کیے ۲ جنہون نے اونہین ٹہکانا دیا اونکی مدد کی یہ دونون آپسمین ایک دوسرے کے ولی اور دوست ایک جان دو قالب ہین ۳ اور جو ایمان لائے اور ہجرت نکی اون کے کچہ کارسازی تمہارے ذمے نہین مگر جب دین کے لیے کفار سے لڑین اون کے ظلم سے رہائی چاہین اختیار ہجرت پر آمادہ ہون تمسے مدد طلب کرین اوسوقت تمپر اون کی اعانت لازم ہے ۴ مگر جب ہجرت کرین اور تم مین ملجائین۔ تو وہ بہی اولین سابقین کے ساتہ ایک دوسرے کے ولی سمجھے جائینگے۔ اور اللہ تمہارے کامونسے خبردار ہے ۵ اور جو کافر ہین وہ آپسمین ایک دوسرے کی ساتہی ہین نہ تمکو اون سے تعلق نہ اونہین تمسے واسطہ۔ (اے ایمان والو) اگر ایسا نکروگے یعنی جس تفصیل سے حکم موالات وسکوت وقطع تعلقات مذکور ہوا اوسکے خلاف وقوع مین آئیگا زمین مین فساد عظیم وفتنہ مہیب پہیل جائیگا اصلاح نو نظم بگڑ جائیگا آیت مین مباحث ہین **بحث اول** مہاجر اکثر اہل مکہ ہین خواہ حضور کے ہمراہ مکے سے نکلے خواہ فتح مکہ سے پہلے حاضر ہوے انکا ایمان وہجرت ظاہر ہے اور جہاد بہی حضور کے ساتہ برابر کرتے رہے گو مدینے مین مال نہ تہا مگر تمام گہربار چہوڑا تجارتین باغ زراعتین ترک کین لڑکے بی بی دوست آشنا عزیز اقارب سب سے منہ پہیر لیا **سعدی** ازان روکہ یارم کسے خویش خواند ﴿ دگر باکسم آشنائی نماند ﴿ سایے کی طرح حضور کے قدمون سے لگے رہے اور انصار مدینے والے ہین جو اللہ کے حبیب لو لگائے گہر سے لے آئے اپنے مکان خالی کر دیے مال نذر کیا اہل وعیال تصدق کیے جانین فدا کین نہ بزم سے غائب ہوے نہ رزم مین قاصر پروانے کی طرح جب دیکہے مرے پر تیار دشمن کے مقابلے مین معین ومددگار اور مومنین غیر مہاجر وہ ضعیف الحال یا ضعیف الہمت مسلمان تہے کہ حضور مین نہ آسکے مسئلہ گو ہجرت کا حکم بعد فتح نرہا تاہم دار الکفر کا ترک اولی وموجب اجر عظیم ہے مسئلہ جب اور جسطرح دین کی مدد کیجائے نصرت مین داخل ہے **بحث دوم** مفسرین متفق ہین کہ ولایت سے

تعلق نہین ہے لے حدود شرعی سے تجاوز نکرو اور کسی شر کو وسیلہ خیر نسمجھو مسئلہ دار الکفر مین یہ ہماری ولایت ہی نہ حمایت مسئلہ عاصی توبہ کرنیکے بعد مطیع کے ساتھ ہی جسطرح تارک ہجرت بعد ہجرت سوعی بنائی گئی مسئلہ امر دین مین مجبور مسلمانون کی فریاد رسی بمقابلہ کفار لازم ہے مسئلہ عہد صلح کا توڑنا حرام ہے کوئی ضرورت کیون نہو مسئلہ کافر معاہد پر کوئی دوسرے مسلمان اگر پیشدستی کرین اور یہ بہی اون کے قتال و دفع پر آمادہ ہوجائین - یا ایسے حقوق مسلمان انسے طلب کرین جو درج عہدنامہ نہ تہے اور اسکے انکار پر باہم مخالفت ہو تو نہ عہد صلح لوٹیگا نہ اونکے ہم عہد مسلمانون کو لڑنا جائز ہوگا جیساکہ بعد صلح حدیبیہ کے آپنے ابو نضیر وغیرہ کو جو مکہ سے بہاگ آئے مدد نہ دی اور صلح پر قائم رہے

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا ۱

اور جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کیے راہ مین اللہ کی اور جنہون نے ٹہکانا دیا اور مدد کی

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ

وہی مومن ہین سچے اونکے لیے مغفرت ہے اور رزق بزرگ اور جو ایمان لائے پیچہے سے

وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا مَعَكُمْ فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ؕ

اور ہجرت کی اور جہاد کیے تمہارے ساتہ پس وہی تمسے ہین

یعنی مہاجر و انصار سچے مومن ہین اور مغفرت خاصہ اور رزق کریم یعنے نعماے جنت اونہین کے لیے ہین اور جو انکے بعد ایمان لاتے گئے اور ہجرت کرکے آئے اور جہاد کئے وہ بہی تم مین داخل ہین ف تکرار مفید ہی عموماً ذکر کے بعد مخصوص تین گروہ حق پژوہ مذکور ہوئے مہاجر و انصار کو اللہ تعالی نے ایک حد مین قائم کیا گو مراتب بیش و کم ہون سابقین کے مدارج عالی اور لاحقین کو اونکا طفیلی بنادیا مسئلہ اشارۃ النص سے ظاہر ہے کہ جب سابقین اصحاب لاحقین سے بڑہ گئے تو اب صحابہ کے بعد والی کبہی اون کے درجے کو نہ پاسکین گے مگر اون سے جدا بہی نہین مسئلہ ثواب ہجرت - وجہاد و نصرت دائمی ہے اسلیے کہ کلمہ بعد زمان آخر دنیا تک کو شامل ہے

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝

اور ذوی الارحام ایک اونکا قریب تر ہے دوسرے کے کتاب مین اللہ کی بیشک اللہ ہر شے کا داناہے

[illegible]

یعنی سب قرابت والے ایک دوسرے کے ولی اور وارث ہین اللہ کی کتاب یعنے حکم یا لوح محفوظ یا قرآن مین اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے اوسکے احکام مصلحتون پر مبتنی ہین اولو صاحب ارحام جمع رحم یعنے بچہ دان زن مراد اس سے وہ رشتہ دار جنمین خون ملا ہو **ف** آیت مین دو تا دلیلین ہین ۱۔ یہ کہ اگلی آیت مین ولایت سے مراد میراث تھے تو یہ آیت اوسکی ناسخ ہی ۲۔ ولایت یعنے حمایت تھی تو یہ حکم جدید ہے اور کچھ ہو ۳۔ ذوی الارحام کا وارث ہونا ۴۔ صلہ رحم یعنے عام مومنین مین قریب ذو رحم کو مقدم و مستحق تر جاننا اس سے ثابت ہی اور اسی سے تمسک کیا حنفیہ نے توریث ذوی الارحام مین **مسئلہ** اگر ذو رحم کافر ہو تو صرف احسان جائز اور میراث ساقط ہے **اکلیل** یہان سے استنباط کیا گیا کہ نماز و نکاح وغیرہ مین قریب ولی ہی غیر نہین اور اقرب مستحق تر

سورۃ توبہ ۱۲۵

اسکا نام سورۂ توبہ و سورۂ براءت ہی اسمین ایکسو تیس ۱۳۰ آیتین ہین مفسرین متفق ہین کہ یہ سورت مدنی ہی **معالم** ماہ شوال مین اوترے سنہ ۹ ہجری مین **در منثور** بعد فتح مکہ نازل ہوے **تیسیر** تمام سورت مدنی ہے مگر وہ پچہلی آیتین تعداد چار سے ملی ہین۔ اسکے تیرہ نام ہین مگر مشہور یہی ہین **مسلم** کہا ابن عباس نے اسے فاضحہ بہی کہتے ہین اسلیے کہ منافقین کی قلعی کہولدی گئی ہی **تخصیص** باتفاق ثابت ہی کہ بخلاف تمام سورتون کے اسمین بسم اللہ نہ لکہی جاے نہ پڑہی جاے۔ مگر اختلاف اسمین ہی کہ آیا یہ تتمہ و جز سورۂ انفال ہی اور اسی رعایت سے اسمین بسم اللہ نہ لکہی گئی۔ یا ایک سورت مستقل اور اسی کے خیال سے فاصلہ دیا گیا **تیسیر** حضرت علی بسم اللہ نہ پڑہتے اسلیے کہ اول ہی سے معلوم ہو کہ اسمین عہود تمام کردیے گئے ہین عرب نقض عہد مین بسم اللہ نہ لکہتے تھے **بیضاوی** کہا گیا بسم اللہ امان ہی اور یہ سورہ رفع امان اسی لیے بسم اللہ نہ لکہی گئی۔ اسکے علاوہ اور وجوہ بہی مذکور ہین بعض پر صاحب تفسیر کبیر نے معقول خدشے کیے اور اصل یہ ہی کہ بسم اللہ حضور سے منقول ہے نہ اصحاب مین معمول لہذا خاموشی اختیار کی گئی **ربط** سورۂ انفال کے آخر مین باہمی مرابط و حقوق و موالات مومنین کا ذکر تہا اور یہ کہ کفار سب ایک دوسرے کے ولی ہین مناسب ہوا کہ احکام قطع تعلقات کفر و ایمان و عہود توحید و شرک بیان فرمائے جائین لہذا فرمایا

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ فَسِيْحُوْا

بیزاری ہی طرف سے اللہ کے اور اوسکے رسول کے طرف اونکے جنسے عہد کیا تہے مشرکون سے پس پہرلو

فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ وَأَنَّ اللَّهَ مُخْزِي الْكَافِرِينَ

زمین مین چار مہینے اور جان رکھو کہ تم نہین عاجز کرنے والے اللہ کے اور بیشک اللہ رسوا کرنیوالا ہے کافرون کا

یہ بیزاری و کنارہ کشی دست برداری ہے اللہ و رسول کی طرف سے اون مشرکون کی نسبت جنسے تمنے عہد کیا پس (اے مشرکو) زمین مین چار مہینے اور چل پھر لو (اسکے بعد تمہارا سر ہی اور موحدین حق پرست کی تلوار) اور خوب سمجھے رہو کہ تم اللہ کو اسکے پانیسے اور مغلوب کرنے سے عاجز نکر سکوگے اوسکے غضب سے نہ بھاگ بچوگے تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالی کفار کا رسوا کرنے والا ہے دنیا مین قتل و قید و جزیہ سے اور آخرت مین عذاب جہنم سے **مصلحت** یون تو اللہ تعالے سب کچھ کرتا ہی اور کسی امر مین کسی سبب و ذریعہ کا محتاج نہین مگر سلسلۂ عالم انتظامی اصول پر قائم فرمایا کہ کوتاہ بین اعتباری قوتون اور نمائشی صنعتون مین متحیر اور تماشاے قدرت سے بیخبر رہین اور اہل بصیرت رنگا رنگ پردہاے مجاز مین جمال حقیقت کے نظارے کرین اوّلاً اسلام ضعیف و قلیل تھا امام صلح کی تدبیر بتائی جب اطراف عرب مین غلبہ ہو گیا اللہ کا حبیب اللہ کے گھر کا مختار بنا مکۂ معظمہ پر قبضہ ہوا سرکشون کی خبر لینا ضروری تھی ماہ شوال سنہ ۹ھ مین یہ سورت نازل فرمائی مشرکین کو خبردار کر دیا کہ سوچین سمجھین سر جھکائین اور نہین تو ہتھیار سنبھالین میدان مین آئین زمین مقدس عرب نجاست کفر سے خالی ہو ہر طرف اسلام غالب و رایۂ حق عالی ہو **وضعو الاحباب** حضور سے عرض کیا گیا کہ حج مین کفار بدستور سابق آئینگے برہنہ طواف کرینگے افعال کفریہ بجا لائینگے یہ امر خلاف مزاج والا ہوا یار رفیق ابوبکر صدیق کو بلا کر امیر حاج کیا اور چالیس آیتین اس صورت کے دین کہ علی رؤس الاشہاد سنادین پھر یہ قافلہ تھوڑی دور گیا تھا کہ جبریل امین آئے اور کہا کہ یہ حکم آپ یا آپکا نہایت مقرب پونہچاے آپنے برادر علی حیدر کو بلایا اور یہ آیتین دین اور اس خدمت عالی پر مامور فرمایا معاً لم جب حضرت مرتضی صدیق سے ملے تو آپ واپس آئے اور حضور سے عرض کی کہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہون یا رسول اللہ کیا میرے اللہ نے میرے حق مین کوئی حکم اوتارا ہی جو یہ عزل عمل مین آیا فرمایا نہین مگر اس حکم کے اعلان کے لیے سواے میرے اہل و قریب تر کے دوسرا سزاوار نہین اے ابوبکر کیا تم راضی نہین ہوے کہ تم غار مین میرے مصاحب اور حوض پر رفیق ہو عرض کی کیون نہین یا رسول اللہ پھر بحسب ارشاد حضور حضرت ابوبکر امیر حاج رہے اور حضرت علی ان احکام کے پونہچانے والے پھر جب زمانۂ حج آیا حضرت ابوبکر نے ارکان حج ادا کرائے اور نوین تاریخ کو اور بقول بعض دسوین کو حضرت شیر خدا علی مرتضی نے

بیعت اعلان سورۂ برأت

یہ احکام حاضرین میدان حج کو سنا دیے اور عام منادی کردی کہ کفر و ایمان و شرک و توحید مین کوئی عہد و امان نہین ہی اور یہ کہ جنت مین نہ جائیگا مگر مومن۔ اور مشرک و مومن اس سال کے بعد حج مین جمع نہو سکین گے مردود بارگاہ الٰہی کا بیان کیا کام۔ اور کوئی شخص برہنہ طواف نکرے جامع صحیح یہ ہی کہ چار ماہ دسوین ذی الحجہ سے شروع اور دسوین ربیع الثانی مین ختم ہوتی ہین اور کہا گیا کہ شوال سے جو وقت نزول سورت ہی ابتدا اور آخر محرم پر اختتام ہی ف قول اول اولیٰ و اقوے ہے

وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ
اور اعلان ہی جانب سے اللہ کے اور اوسکے رسول کی آدمیونکی طرف دن مین حج اکبر کے بیشک اللہ بری ہی

الْمُشْرِكِيْنَ ڏ وَرَسُوْلُهٗ ۭ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا
مشرکین سے اور رسول اوسکا پس اگر توبہ کرو تم پس اچھا ہی تمہارے لیے اور اگر پھر جاؤگے تم تو جان لو

اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۭ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
بیشک تم نہین عاجز کرنے والے ہو اللہ کے اور خوشخبری سنا دیجے اونکو جو کافر ہوئے عذاب دردناک کی

اور یہ اشتہار و اطلاع ہی اللہ و رسول کی طرف سے تمام آدمیون کو حج اکبر کے دن یہ کہ اللہ بری ہی اور رسول اوسکا پھر اگر تمنے توبہ کر کی تو یہ تمہارے حق مین اچھا ہی دنیا مین امن و عزت آخرت مین مغفرت و جنت پاؤگے اور کہین روگردانی کی تو خوب جانے رہو کہ تم اللہ سے بھاگ نہ بچوگے اور آپ اے نبی بشیر و نذیر کفار کو عذاب دردناک کا مژدہ سنادین حج اکبر مین بہت اختلاف ہی کہا بعض نے یوم عرفہ ہے اور کہا بعض نے یوم نحر مگر یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ جمعہ کی روز مین ہو تو حج اکبر ہے فرمایا جناب استاذ رحمۃ اللہ نے اسکی کوئی اصل معتبر نہین۔ اور وجہ اکبر کی ظاہر ہے اس مجمع اور عبادت و ہجوم کا دن اور کون ہی در منثور ایک اعرابی حضرت عمر کے پاس آیا کہ مجھے کوئی قرآن سکھادے ایک شخص نے اوسے سورہ برات سکھائی مگر (رَسُوْلِهٖ) کے لام کو زیر پڑھایا جسکے معنے یہ ہوے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ بری ہے مشرکون سے اور اپنے رسول محبوب سے بیچارہ سچا مسلمان دہقان کہنے لگا جب اللہ رسول سے بری ہی تو مین بھی حضرت فاروق نے سنکر کہا کیا تو اللہ کے رسول سے بری ہوتا ہی وہ بولا مین قرآن سیکھنے مدینے آیا تھا سورہ برات مین یہی حکم ہے مین کیا کرون آپنے فرمایا اے اعرابی یہ نہین ہی بلکہ (رَسُوْلُهٗ) ہے یعنے اللہ اور اللہ کا رسول مشرکون سے بری ہے اعرابی نے کہا تو مین بھی بیزار ہون جس سے اللہ و رسول بیزار ہو پھر فرمایا کہ تعلیم قرآن نکرے مگر عالم اور ابو الاسود سے کہا کہ نحو کے قواعد بناؤ

ف ایمان اسے کہتے ہین جو اعرابی کو اللہ نے عطا فرمایا تھا جو حکم سنا بے تردد مان لیا جیسے عکس آئینہ جسکا وجود ہے نہ عدم ہر امر مین اصل کے ساتھ ہی

اِلَّا الَّذِيْنَ عَاهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُصُوْكُمْ شَيْـًٔا وَّلَمْ يُظَاهِرُوْا

مگر جنہون نے عہد کیا مشرکون مین سے پھر نہ عہد شکنی کی تمسے کچھ اور نہ مدد دی

عَلَيْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْٓا اِلَيْهِمْ عَهْدَهُمْ اِلٰى مُدَّتِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ

تمپر کسیکو تو پورا کرو طرف اونکے عہد اونکا اونکی مدت تک بیشک اللہ دوست رکھتا ہے پرہیزگارونکو

عموماً برأت کرکے اونکو مستثنے فرمایا جنسے عہد تھے مگر وہ لوگ جنہون نے تمسے عہد کیا پھر نہ عہد شکنی کی نہ تمہارے خلاف تمہارے دشمنون کی مدد کی تو تم بھی اونکا عہد اونکی مدت باقیہ تک پورا کرو اللہ پرہیزگارون کو دوست رکھتا ہی **معالم** یہ بنو ضمرہ تھے جنکی مدت نو مہینے باقی تھی اور کوئی بدعہدی اونسے نہ ہوئی تھی **ف** وفاے عہد واجب اور تقوی موجب محبوبیت حضرت حق جل وعلی ہے اور بدعہدی حرام ـ معاہد کافر ہو یا اہل اسلام

فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ

پھر جب تمام ہون ماہ حرام پس مار ڈالو مشرکونکو جہان اور جس حال مین پاؤ تم اونہین

وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ

اور پکڑو اونکو اور گھیر لو اونکو اور بیٹھو اونکی تاک مین ہر کمینگاہ مین

پھر جب ماہ حرام تمام ہو جائین تو مشرکین کو جہان اور جس حال مین پاؤ قتل کرو اور گرفتار کرلو اور قلعہ بند کرو اور اون کی تاک مین کمین گاہون مین لگے رہو **اشہر حرم** رجب ـ ذی قعدہ ذی الحجہ ـ محرم **حیث** اگر بمعنے مکان ہے تو حرم مکہ خاص ہے وہان ابتدائی قتال جائز نہین اور اگر بمعنے احوال ہی تو بھی حالت رہبانیت خاص ہے (یعنے جہان پاؤ ۱۲) اسلیے کہ آنحضرت نے تارک الدنیا عابدون کے قتل سے (یعنے جسطرح پاؤ ۱۲) منع فرمایا ہی مگر یہ کہا جاے کہ نہی یہود و نصارا کے راہبون کے لئے ہے اور یہ حکم مشرکین کا ہی جو اہل کتاب نہین ـ **بہرحال** وہ حالتین اور وہ مکان بھی مخصوص ہو جائین گے جہان ہم اونہین غالب یا اپنی خلاف مصلحت سمجھین **مسئلہ** کفار کو غرق و حرق ـ ظاہر و مخفی شمشیر و تدبیر سے جسطرح ممکن و مناسب ہو زک دینا جائز ہے ہمکو کسی خاص عنوان کی ممانعت یا پابندی نہین اسلیے کہ آیت ظاہر ہے اخذ و حصر و کمین مین اور نص ہے عموم تدبیر و حیلہ و شمشیر مین **مسئلہ** فنون حرب اور حیلہاے جنگ یاد کرنا امر مستحب ہے مجاہد کو صرف سیدھا سادہا نمازی ہونا

کافی نہین بلکہ دیوانہ بکار خویش ہوشیار۔ تمام دنیا سے بیخبر مگر اوامر آلہیہ مین دانا و بیدار رہنا چاہیے
اکلیل رباطا کی طرف بہی اسمین اشارہ ہے یعنے ہر کمین گاہ اور حد پر اونکی تاک مین بیٹھے رہو **وضح** رہے
کہ اس اعلان مین کئی مدتین بیان ہوئین ۱ چار ماہ ۲ جسقدر مدت صلح باقی ہو ۳ اتمام شہر حرام
کہا صاحب جامع البیان نے کہ ذاربعۃ اشہر کی تفسیر مین روایتین مختلف ہین مگر اکثر کے نزدیک یہ ہے
کہ ۱ جسکے لئے کوئی مدت معین نہ تہی اور عہد شکنی بہی نہین ہوئی اوسکے لئے وہی مدت باقی رکہی گئی
۲ جسکا عہد مطلق تہا ۳ چار ماہ سے کم کا تہا ۴ چار ماہ سے زائد تہا مگر عہد شکنی ہوئی اُسکے لیے
چار ماہ کی مدت ہے **ف** مراد عہد شکنی سے یہ ہے کہ علامات و آثار عہد شکنی کی پائے گئی ورنہ مہلت دینے
کی ضرورت نہ تہی جیساکہ فِاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ کے تحت مین گزرا (۱۹۷) کہا ابن عباس نے جسکا عہد مطلق تہا
یا موقت اوسی چار مہینے کی مہلت دی اور جنسے کوئی عہد نہ تہا اونکے لئے اتمام ماہ حرام فرمایا **ف** غالبًا
موقت سے مراد یہ ہے کہ مدت تہی مگر چار ماہ سے زائد نہ تہی **توضیح** جنہون نے بعد عہد نقض صریح کیا یا جنسے کوئی
عہد نہ تہا یا تہا مگر مدت ایام حرام سے کم یا مساوی تہی اونہین ماہ حرام تمام ہوتی ہی مارنا شروع کرو اور
یہ صرف پچاس دن کی مہلت تہی نوین یا دسوین ذی الحجہ سے آخر محرم تک اور جنسے نقض عہد کا
خوف تہا یا مدت چار ماہ سے زائد باقی نہ تہی اون کے لیے چار ماہ مدت دی ربیع الثانی سنہ ۱۰ تک
اور جنکی مدتین چار ماہ سے زائد اور عہد مستحکم تہے اونہین مدت ملی **واضح** رہے کہ مسائل عہد و صلح
کئی جگہ مذکور ہوئے ہین بیان مجموعی تفسیر اور مطابقت کی تقریر مناسب جانتا ہون **صلح** ہر حال مین
جائز ہے اور کسیوقت واجب نہین (۲۰۲) **عہد** اسکے دو حال ہین (مشروط) جسمین کسی فریق سے
کسی قسم کا عوض لیا جاے (غیر مشروط) جسمین سوائے شروط متعلقہ صلح و امن و رفع نزاع اور کچہ نہو
پہر یہ دو دو طرح پر ہین **موقت** یعنی کسی مدت معین کے لیے **موبد** ہمیشہ کے واسطے **مطلق** یعنے
بدون ذکر مدت **نقض** یعنی عہد شکنی **نبذ** یعنے اطلاع دیکر عہد فسخ کر دینا اوسکی کئی صورتین ہین ۱ یہ کہ
مدت صلح ختم ہوئی ۲ یہ کہ دشمن نے کہلی کہلی بدعہدی کی اب کسی انتظار اور اشتہار کی ضرورت نہین
(۱۹۷) ۳ دشمن کی نقل و حرکت سے عہد شکنی یا دفعۃً حملے کا خیال ہے اب اطلاع و مدت
شرط ہے (۱۹۷) **البتہ** صرف امام کی مصلحت و رائے سے صلح کو توڑ دینا کہا فقہائے کہ جائز ہے اسلیے
کہ صلح مصلحت پر مبنی تہی اور اب مصلحت بدل گئے اور کہا شامی نے کہ اگر مشروط ہے تو جسقدر مدت
باقی ہے اوسقدر معاوضہ پہیر دے **لیکن** اشتہار و انتظار شرط ہے تا کہ غدر نہو **ف** صلح موقت مین
مجہسے حکم ظاہر قرآن کے مطابق نہین ہوسکتا اسلیے کہ صفحہ ۲۱ مین المتوا الیہم عہدہم فرمایا ۱۲ منہ

صفحہ ۲۲ مین فاستقیموا بالصیغۃ امر وارد ہی اور تبدیل مصلحت ایک جانب سے معتبر نہین کوئی معاہدہ فریقین کی آزادی اور مصلحت بینی کے لیے نہین ہوتا بلکہ ایک موجودہ مصلحت پر پابندر کہنا اوسکا منشا ہوتا ہی اور کسیقدر بے اعتباری ہی پائی جاتی ہی خصوصًا صلح مشروط مین کبہی واپسی عین معاوضہ متعذر کبہی فریق کو اوسکا لینا ناگوار وغیر مفید ہوتا ہی البتہ صلح دائمی اور مطلق مشروط ہو یا نہ لازم نہین ١ اسلئے کہ بعض دس برس سے زیادہ مدت کے معاہدہ مین کلام کرتے ہین ٢ امام کی مصلحت یا رائے دستور العمل دائمی نہین ہوسکتی جبتک کسیکی حق کو نہ شامل ہو ٣ اصل و عزیمت یہ ہی کہ تمام آدمی موحد و مومن ہون اور نہون تو ذمی و مطیع رہین تاکہ نفاذ حقیقی و حکمی احکام الٰہی کا عام رہے صرف ہماری ضعف و مصلحت کے لیے صلح و امن جائز کی گئی (۲۰۲) پس اسی رخصت کو مبطل و مسقط عزیمت بنانا خلاف موضوع ہی اور آیات قتال محکم و متفق علیہ البتہ صلح دائمی مشروط امام کی حیات و اختیار تک باقی رہیگی اسلیے کہ اونکی رعایت زیادہ وتر اسکی ذات سے متعلق تہے یا اوسکا پابند رہے **شبہہ** اگلی آیت مین ہی (فما استقاموا) جب تک وہ صلح پر قائم رہین (فاستقیموا) تم بہی ضرور قائم رہو اور اسمین عموم ہی موقت ہو یا موبد **حل** ١ خواہ یہ حکم مخصوص ہی واقعہ مذکورہ سے جیسا کہ خود فرمایا الا الذین عاہدتم عند المسجد الحرام جنسے تمنے مسجد کعبہ کے پاس عہد کیا اور انسے صلح موبد نہ تہی اور وجہ تخصیص شرف جوار بیت و لحاظ قوم نبی کریم ہوسکتی ہی ٢ حکم مخصوص ہی یعنے اوس مدت معینہ تک جو درج صلح ہین قائم رہین اور قرینہ وہی دوام حکم قتال **ممکن** ہے کہ علمانے بہی اسی نظر سے کہ آیۂ قتال جو محکم اور متفق علیہ ہے اسکے مقابل پڑتی ہے اوسے مقدم اور نبذ و اختتام صلح جائز کہا ہو (واللہ اعلم) **مہلت** اسکی بہی تین قسمین ہین ١ مشروط یعنی اتنے دنون پہلے خبردار کرنا ٢ معروف اگر وہان کوئی مدت معروف ہو ٣ اور مشروط و معروف نہو تو جو مدت مناسب و کافی سمجھے جاے جسمین دفعۃً مغالطہ دینے کا الزام عائد نہو سکے اور دشمن فراہمی لشکر درستی آلات و سلاح وغیرہ کا پورا موقع پائے مشروط ہی (ہدایہ)

فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

پہر اگر توبہ کرین اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ تو چھوڑ دو راہ اونکی بیشک اللہ غفور رحیم ہے

پہر اگر کفر و عناد سے توبہ کرین اور نمازین پڑہین زکوۃ دین تو اون کی راہ چھوڑ دو اللہ تعالے انکے تمام پچہلے گناہ معاف کرنے والا مہربان ہی **مسئلہ** اگر کافر موجب نقض عہد و باعث اشتعال نائرہ جنگ کو فروکرے اور عذر خواہ ہو تو نہ اوسکا قتل حرام اور نہ امن دینا واجب ہی امام مختار ہی

جو مناسب جانے کرے اسلیے کہ توبہ سے مراد ترک کفر واختیار ایمان ہی ہے اسکے وجوب امان
وہم وگمان ہی **مسئلہ** منہ سے کہے ایمان لایا اور فرائض واحکام اسلامی کی حقیت یا ادا سے
منکر ہو تو قتال جائز رہیگا اسی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق نے مانعین زکوۃ پر جہاد کیا اور فقہا
نے تارک نماز وجماعت سے لڑنے کی اجازت دی ہی جبکہ نماز امان ہی تو بے نماز ہونا مرگ ناگہان
مسئلہ کافر حربی جب ایمان لائے پھر کوئی دشمنی اور حق اوسکے ذمی نرہیگا اسلیے کہ (خلوا)
امر وجوبی مطلق ہی البتہ ذمی اور مستامن پر وہ مواخذے اور حقوق رہجاینگے جو دار القضا
سے متعلق ہون جیسے جلد زنا وقطع سرقہ ومطالبہ دین وقصاص مقتول وارش مجروح وغیرہ
اسلیے کہ یہ لوگ بشرط التسلیم بعض قوانین انتظامیہ شرعی ایک فائدہ امن ہمسے لے چکے ہین اب
وہ قید جو خود اسلام نے اونپر رکھی اور جسکا عوض اونہین دیا بحالت اسلام اور مستحکم ہون گے
یا سست **ف** نماز وزکوۃ سے غرض یہ ہی کہ جملہ احکام قبول کرین بدلی ہون یا مالی ورنہ خصوصیت
نماز کی کیا ہی رمضان کا منکر بھی مرتد ہو جائیگا انکی تخصیص بوجہ اہتمام شان ہی یا یہ کہ نماز ممیزہ
اسلام ہے کسی دین مین اس ہیئت مجموعہ کے نظیر نہین اور زکوۃ تقویت ہے غربائے مسلمین کے
زکوۃ کہائین اور اللہ اللہ کرین **بحث** حکم امن اگر مجموع پر ہے تو صرف ایمان پر کفایت نچاہیے
اور فرد فرد پر ہی تو ایمان کی قید زائد ہی **جواب** حکم مجموع پر ہی مگر ایمان باعتبار اصالت تمام
فروع کو شامل ہی اور نماز وزکوۃ بنظر فرعیت ایمان پر دال ہے جب تک کسی فرد کی نفی صریح
نہ پائی جائے امان باقی ہی پس کافر نماز پڑھنے لگے تو مومن مان لیا جائیگا البستہ زکوۃ
امر باطنی ہے اور نفقات کے ساتھ مشابہ پس علامت نہین ہو سکتی **وھم** چاہیے کہ
باغی مسلم پر مواخذہ نہو **دفع** یہ سزائے مخالفت وسرتابی ہے نہ جزائے کفر وشرک

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ

اور اگر کوئی مشرکون مین سے پناہ مانگے تجھسے تو پناہ دے اوسکو یہان تک کہ سنلے کلام اللہ کا پھر

اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ

پہونچا دے اوسکو جائے امن مین یہ اسلیے ہی کہ وہ قوم نادان ہین

اگر کوئی مشرک آپ سے اسقدر مہلت مانگے کہ قرآن سنے
یا کوئی شبہہ حل کرے تو مہلت دیجیے تاکہ کلام الٰہی سنے
اور ایمان نہ لائے تو اوسے اوسکی جائے امن مین پہونچا دیجیے اور یہ مہلت اسلیے ہی کہ وہ لوگ
نادان ہین شاید قرآن سنین اور سمجھین **احمد** نے حضرت علی اس آیت تک پہونچے تھے کہ
کسی نے کہا اگر کوئی قرآن سننے کے لیے مہلت مانگے فرمایا صبر کرین میں خود پڑھتا ہون **ف** آیت سے

واضح ہو کہ استیمان دو ہین ایک استیمان مصلحت جسکا ذکر فقہانے کیا بضرورت ملکی مسلمان دارالکفر مین اور کافر دارالاسلام مین پناہ لیکر آئین جائین اوسکا یہان سے تعلق ہے دوسرے استیمان ہدایت کہ وہ ہمسے پناہ مانگین اور اگر مسائل ضروری پوچہین شبہے مٹائین ۔ یہ واجب ہی اور یہ مشرک پر موقوف نہین باغی راہزن ۔ مشکک ۔ مرتد ۔ کافر ۔ ہر شخص پناہ لیکر وعظ اسلامی سن سکتا ہی اور یہ ضرور نہین کہ قرآنہی سنے بلکہ جو سمجہے اور جسکی اوسے ضرور ہو اسلیے کہ مقصود ہدایت و دفع جہل ہے وہ ہر عاصی اور ہر حکم دین سے متعلق ہی مسئلہ یہ امان بعد ہدایت تمام ہوجائیگی پہر اوسے بے ضرورت توقف جائز نہین مسئلہ کلام اللہ مطلق ہے یہ ضرور نہین کہ کل سنے بلکہ اوسکے شبہے اور تسکین کے آیتین کافی ہونگے اور مدت اسکے امام کے رائے پر ہے شارع کی طرف سے نہین مسئلہ مامن کافر اسکی چار صورتین ہین ۱ یہ کہ اوسکی حد اسلامی حد سے متصل ہے اب حد تک پونہچادینا کافی ہی ۲ بعد آنے کے کوئی قوم یا سبب دونون حدون مین حائل ہوگیا کہ اب وہ نہین جاسکتا ۔ اب اوسے خواہ مخواہ نکالنا نچاہیے کہ ہلاک ہوجاوے بلکہ ایک مناسب وقت تک دارالاسلام مین بطور مستامن رہے اور امام مختار ہے کہ اوسے بعض مقامات اور افعال سے جو خلاف مصلحت ہون روکدے ۳ وہ پہلی ہی سے کسی اور قوم کا ملک طی کرکے آیا تہا ۔ اب ہمکو اوس حد تک جہان اوسے امان دی تہی پونہچادینا کافی ہی ۴ اوسنے شرط کرلی تہی کہ ہمکو اس قوم کی حد سے باہر کردینا اور مسلمانونے کسی مصلحت سے اسکی ذمہ داری کرلی تہی تو اب وفاے شرط لازم ہے مسئلہ بعد فراغ سماعت قرآن و ہدایت اسقدر مہلت اوسے اور بہی دیجاوے گی جو بحسب عرف اسلامی حد سے نکلجانیکے لیے کافی ہو

كَيْفَ يَكُونُ لِلْمُشْرِكِينَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ إِلَّا الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ
کیونکر ہوگا مشرکونکے لیے عہد پاس اللہ کے اور پاس اوسکے رسول کے مگر وہ جنسے عہد کیا تمنے

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ
پاس مسجد حرام کے پس جبتک سیدہے رہین تمہارے لیے سیدہے رہو تم اونکے لیے بیشک اللہ دوست رکہتا ہے پرہیزگارونکو

اور کیونکر ہوگا مشرکین کے واسطے اللہ اور رسول کے پاس عہد و ذمہ مگر وہ لوگ جنہون نے مسجد حرام کے پاس عہد کیا تو جبتک وہ قائم رہین تم بہی قائم رہو بیشک اللہ پرہیزگارونکو دوست رکہتا ہی یہ ذکر ہے صلح حدیبیہ کا مگر قریش نے عہد توڑ ڈالا اور آپکے ہم عہد بنی بکر پر ہمراہی بنی بکر کے چڑہائی کی اور دوسرے قبیلے مثل بنی بکر و بنی مدلج و بنی ضمرہ کے

اپنے عہد پر باقی رہے انکے لیے ارشاد ہوا کہ تم بھی صلح و امن باقی رکھو (معالم)

كَيْفَ وَإِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُم بِأَفْوَاهِهِمْ وَ

کیونکر اور اگر غالب ہوں وہ تمپر نہ محافظت کریں تم میں عہد کی اور نہ قرابت کی خوش کرتے ہیں تمکو اپنے منہ سے اور

تَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ

انکار کرتے ہیں دل اونکے اور اکثر اونکے نافرمانبردار ہیں

اور کسطرح (ہم اونکو امن دیں) حال یہ ہے کہ اگر وہ تمپر غالب ہو جائیں تو نہ عہد کو دیکھیں نہ قرابت کو وہ تمکو زبانی باتوں سے خوش کر دیتے ہیں اور اونکے قلوب تمسے انکار کر رہے ہیں اور اکثر اون میں فاسق نافرمانبردار ہیں یعنی تم کیوں اونہیں امن دو اون کی تو حالت یہ ہی کہ اگر تمپر قابو پا جائیں تو کوئی رعایت نکریں نہ عہد دیکھیں نہ قرابت ف آیت میں اشارہ ہی کہ مسلمانوں سے بصدق دل نہیں مل سکتی تو ہمیں چاہیے کہ ہم دفع الوقتی کریں اور اون کی چرب زبانی پر مطمئن نہوں اور زیادہ یہ بلا روافض میں بتجارب کثیرہ ثابت ہوئے کہ وہ کبھی اہل سنت سے وفا و خلوص نہیں کرتے

اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَن سَبِيلِهِ ۚ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

خریدی آیتوں سے اللہ کی قیمت قلیل پھر روکا راہ سے اللہ کی بیشک برا ہے جو ہیں کرتے

ان لوگوں نے اللہ کی آیتوں کے عوض دنیا کا مال فانی اور قلیل خریدا یعنے دین چھوڑکر دنیا اختیار کی اور مومنین کو اللہ کی راہ سے روکا وہ کام جو یہ کرتے ہیں برا ہے معالم ابوسفیان نے اپنے ہم عہدوں کو مال دیا تاکہ وہ رسول خدا کے مخالف ہو جائیں اور یوم خندق وغیرہ میں بڑے بڑے لشکر اطراف سے جمع کیے تھے

لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ ۞ فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا

نہیں دیکھتے کسی مومن میں قرابت کو اور نہ عہد کو اور یہی حد سے بڑھنے والے ہیں پھر اگر توبہ کریں اور قائم کریں

الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ ۗ وَنُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۞

نماز اور دیں زکوۃ تو بھائی ہیں تمہارے دین میں اور صاف بیان کرتے ہیں ہم آیتیں قوم دانشمند کے لیے

تاکیداً مکرر فرمایا وہ کسی مومن میں عہد و ذمہ کی پروا نہیں کرتے اور حد سے آگے بڑھجاتے ہیں اب بھی اگر توبہ کریں شرک و کفر سے اور قائم کریں صلوۃ اور دیں زکوۃ تو دین میں تمہارے بھائی ہیں جو حال تمہارا وہ اونکا ہم اپنے احکام اور آیتیں صاف صاف بیان کرتے ہیں اون کے لیے جو دانا و فہمیدہ ہیں و ہم اللہ تعالی تو مسلم کو بھائی فرمایا ہی

اور کہا فقہانے نومسلم قدیم مسلمان کا کفو نہین **دفع** دین مین بہائی ہوتا اور امر ہے
اور نسب مین بہائی ہوتا امر آخر اور فقہا کی غرض یہی ہے کہ نسب مین برابر والا نہین

وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ
اور اگر توڑ ڈالین قسمین اپنی بعد عہد کے اور طعن کرین دین مین تو لڑو سرداروں سے کفر کے

إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۝
بیشک نہین عہد اونکے لیے تاکہ وہ باز آئین

اور اگر اپنے عہد توڑ ڈالین بعد عہد کے اور دین مین طعن و تشنیع کرین تو کفر کے سرداروں سے لڑو اون لوگون کے لیے قسم اور عہد نہین ہے (اور یہ قتال اسلیے ہے) کہ وہ باز آئین یا مطیع بنجائین **نکث** عہد شکنی **ایمان** بالفتح یمین بمعنی قسم **طعن** عیب کرنا **ائمہ** جمع امام بمعنے پیشوا و سردار و رئیس قوم **ف** امن پانے والی چار قسم کی ہین ۱ نومسلم جو مسلمان ہو کر ہم مین ملجائے ۲ ذمی جو عیب وجزیہ گزار بنکر رہے اور ہم اوسکے جان و مال کی حفاظت اپنی جان و مال کی طرح کرین ۳ مستامن وہ کافر حربی جو امان لیکر برائے چندے ہمارے ملک مین آئے ۴ معاہد وہ خود مختار کافر جنسے ہمنے صلح کرلی ہو۔ اور یہ سب کے سب اسکے مخاطب ہین البتہ عہد ہر شخص کا اوسکی طور پر علیحدہ ہے مسلم کی عہد شکنی اون امرون سے ہے جو اوسے اسلام سے خارج یا بغاوت مین داخل کرے۔ ذمیون کا عہد اطاعت مستامن کا امن حفاظت و معاہد کے حق مین پابندی شروط قرار دادہ لیکن معاہد پر طعن کا اثر بدون شرط صریح مرتب نہین ہو سکتا اسلیے کہ ۱ اوسکا کفر اوسکی خود سری طعن مجسم ہے ۲ طعن سے عہد صلح کا توڑ دینا خلاف اجماع ہے **مسئلہ** ہر عہد شکن بعہد جدید امن پاسکتا ہے مگر ایمان لانے والے اور ذمی بننے والے کو امن دینا واجب اور صلح قبول کرنا رائے امام پر مفوض ہے **مسئلہ** اگر یہ عہد شکن قابو مین آجائین تو مرتد کا بدون توبہ زندہ چھوڑنا ممنوع اور کافر کو غلام بنا لینا جائز ہے اسلیے کہ مرتد کے اطاعت اور عہد کیا ہی یہی ایمان ہے ایمان نہ عہد ہے نہ امان طعن اسکی کئی صورتین ہین اول جسپر اونکے اعتقاد کی بنا ہے جیسے تثلیث اور اہرمن کا خالق جاننا یا اہل تشیع کا اصحاب کو برا غاصب حق مرتضی کہنا بعض اماموں کے نزدیک طعن نہین **ف** اگر یہ امور بقصد تعلیم و بطور عبادت بدون اسماع و ایذائے مسلمین و عنوان توہین ہون تو دست اندازی عہد و امن کے خلاف ہے اور اگر بشر و ایذا و توہین و طعن و اشاعت فتنہ و اغوائے خلق منظور ہو تو بلا تردد روکنا چاہیے۔ مگر بر عایت اعلائے کلمۃ الحق و اطفائے نائرۂ شر و سد باب فساد و سیاستہ ایسی زبان درازیان کی جاتین

تو مضائقہ نہین جیسا کہ حضرت ابوبکر یا کسی اور صحابی سے مروی ہی کہ آپنے ایک یہودی سے کہا قسم ہی
اوسکی جسنے محمد کو تمام عالم پر برگزیدہ کیا۔ یہودی بولا قسم ہی اوسکی جسنے موسیٰ کو تمام عالم پر برگزیدہ
کیا تو آپنے بکمال غضب اوسے ایک تھپڑ مارا اور جب یہ نالش بحضور سید المرسلین ﷺ پیش ہوے
توسواے فہمایش کوئی زجر و انتقام نہوا وہ قرآن و اسلام یا انبیاے علیہم السلام یا ملائکہ یا اُن
بزرگان دین کو بُرا کہنا جو محض دینی تقدس سے مشہور ہین کوئی اور واسطہ او تعلق نہو یہ تمام
امور طعن فی الدین مین داخل ہین جیسا کہ فرمایا مَن کَانَ عَدُوًّا لِلّٰہِ وَمَلَائِکَتِہٖ وَجِبْرِیْلَ وَمِیْکَالَ فَاِنَّ اللّٰہَ
عَدُوٌّ لِّلْکَافِرِیْنَ مسئلہ کسی مسلمان کو ذاتی طور پر بُرا کہنا یہ دعوے دار القضا سے متعلق ہے
مسئلہ مسلمان کو من حیث اسلام بُرا کہنا طعن فی الدین ہے مسئلہ سید کو باپ دادے کی
گالی دینے سے آنحضرت کی شان مین گستاخی لازم آتی ہی (در مختار) اور کہا شامی نے کہ
امام الحرمین کے نزدیک اسکا اثر عام نہین ہی پس مسلم کافر نہوگا اور عام سمجھا جاے تو جیسے باپ
دادا کی گالی دو وہ حضرت آدم تک پہونچے گی اور یہ بالاجماع باطل ہے ف گالی دینے
والے کی یہ غرض نہین ہوتی کہ اسکے آبا و اجداد بھی قابل دشنام تھے صرف اوسکی کمال توہین و ایذا
مقصود ہوتی ہی جسے گالی دیتا ہی ورنہ کوئی شخص اپنے اقارب کو گالی نہ دیتا البتہ اگر گالی
دینے والا کافر یا اون بزرگون سے جو اوسکے اجداد مین گذرے منکر ہو تو ایک قرینہ عموم ہے
جیسے شیعہ کسی صدیقی یا فاروقی یا اولاد حضرت غوث الاعظم کو باپ دادے کی گالی دے
یا خارجی علوی کو ایسے گالی دے اُسوقت سمجھ سکتے ہین کہ اسنے اون بزرگون کی توہین کا قصد
کیا اور مسلمان پر تو ایسا گمان ہی جائز نہین تاہم تنبیہ و تادیب بطور احتیاط کرنا چاہیے ضرور ہی
کہ دینی مطاعن کا اعلان و اظہار جرم قرار دیا جاے اور مخفی و سربستہ امور کے تفتیش نکیجاے
طاعن اگر مستامن یا ذمی ہے تو ادنیٰ طعن مین تعزیر اور اغلظ مین قتل چاہیے شامی عن
حافظ الدین النسفی اذا طعن الذمی فی دین الاسلام طعنا ظاهرا جاز قتله
حافظ الدین نسفی سے مروی ہی کہ جب ذمی دین مین طعن کرے کھلی طور پر یعنی خفا و تاویل نہو
تو اوسکا مار ڈالنا جائز ہو جائیگا۔ اور بعض فقہا بھی جو طعن کو موجب نقض عہد نہین کہتے اس
قتل سے نہین روک سکتے اسلیے کہ ممکن ہی کہ عہد باقی رہے اور قتل جائز ہو جیسا کہ تعزیر و سیاست
و قصاص ہین اور اگر مسلم تہا اور جان بوجھکر صاف و صریح طعن کیا مرتد ہو گیا توبہ کرے تو خیر
ورنہ گردن ماری جاے۔ بجز یہ دیگر جا نبر نہ ہوگی مسئلہ حضور اقدس کی شان مین گستاخی

کرنے والی کی نسبت علما مختلف ہین شامی نے یہ بحث نہایت بسط سے لکھی ہی جسکے جا بجا کا
خلاصہ یہ ہی ۱ اگر توبہ نکرے تو سب کے نزدیک قتل کیا جاے اور وہ مرتد ہی ۲ اگر توبہ کرے
تو مواخذۂ اُخروی سے امید عفو ہی مگر دنیا مین بحق نبی حداً قتل کیا جاے یہی مذہب مشہور
مالک و احمد کا ہی اور قول ظاہر ابو حنیفہ و شافعی کا یہ ہی کہ توبہ مقبول اور عفو ثابت ہی بحث
حق العبد ہی توبہ سے عفو نہو گا جواب ۱ یہ توہین بلحاظ ذات شریف نبوی نہین بلکہ مخصوص
بوصف رسالت ہی جبکہ عام مومنین کے لیے ارشاد ہوتا ہی وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ یُّؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ کافر دشمنی نہین کرتے مگر اللہ پر ایمان لانیکی وجہ سے تو حضور کی نسبت بدرجۂ اولی ثابت و محقق
ہی اور جا بجا فرمایا ایسی خدع نہین کرتے اللہ سے کرتے ہین۔ فرمایا آپکو کچھ دخل نہین پس یہ
گستاخی اللہ کی طرف منسوب ہی اور ہمارے حضور جب حیات مین کسی سے انتقام نہ لیتے تھے
تو بعد قطع تعلقات جسمانی بدرجۂ اولی ترحم و عفو فرمائینگے قاتل حمزہ سے درگزر کی۔ ایذاے
قریش پر نظر کی ۲ اور یون بہی سہی تو دعوی شرط ہے نہ امام کے اسباب مین نہایت ثابت
نہ دعوی ممکن نہ حد قائم **مسئلہ** حضرات شیخین کو برا کہنا بعض کے نزدیک ارتداد ہے مگر
شامی نے بدلائل ثابت کردیا کہ فاسق و عاصی ہوگا کافر نہو گا اسلیے کہ نواصب و خوارج و روافض
کی روایتین مقبول ہین مگر فسق باتفاق ثابت ہی **مسئلہ** طعن موجب نقض امن و عہد ہے
پس سزاوار ہی کہ جو مسلمان کافر حکام کے امن و ذمی مین ہون اونکی قوانین و شرائط کے
خلاف اور اونکی سب و شتم مین جراءت نکرین اسلیے کہ یہ غدر ہے اور غدر ممتنع اور موجب فتنہ
البتہ وہ شرائط کہ ہماری شریعت کے مخالف پڑین مثلاً ترک جماعت اداے ربوا وغیرہ اونکی
پابندی بجبر و اکراہ جائز اور بحالت اختیار ناجائز ہی ائمۃ الکفر کہا صاحب تفسیر کبیر نے
کہ جسنے طعن کی اور عہد توڑا مفسد و نکا سرغنہ ہوگیا یا یہ کہ اون کے سردارون کو قتل کرو
عوام خود مطیع و منقاد ہو جائینگے بہرحال عوام کے قتل کی نفی نہین ہی اور سردارونکا ذکر
بطور اہتمام و خصوصیت و تاکید ہی **ف** ایک در فائدہ ہی کہ یون تو بڈھون اور عورتون اور
عزلت گزین عابدونکا قتل ممنوع تہا مگر کلمۂ (ائمۃ الکفر) مین وہ بہی داخل ہین اور یہی مذہب ہے
کہ اگر عورت یا بڈہا یا درویش منتظم جنگ و مشیر و مدبر ہو تو قابل قتل ہے لعل یعنے رجا
و امید ہی لیکن جب تم سرکوبی پر آمادہ ہمیشہ شمشیر بکف رہوگے فتنہ و بغاوت فرو ہیگی کفر
مغلوب و معدوم ہو جائیگا بحث علما مختلف ہین کہ ذمے کا عہد طعن سے ٹوٹ جاتا ہی یا نہ

جنکے نزدیک عہد نہین ٹوٹتا وہ کہتے ہین کہ اصحاب کبار عہد نامے مین لکھوا لیتے تھے کہ طعن نکرینگے اور اسیوجہ سے طاعن کو عہد شکن سمجھتے تھے اور قرآن مین (لا ایمان) بمعنے لا امان ہے یعنی اونہین سزا و تعزیر سے امن نہین اسی لیے قرآن مین طعن کو نکث پہ معطوف کیا تا کہ مغایرت ثابت ہو۔ اور جنکے نزدیک عہد ٹوٹ جاتا ہے وہ کہتے ہین کہ امن بشرط اطاعت تھی اور طعن کھلی کھلی بغاوت ہی۔ لیکن قتل یا تعزیر باتفاق ثابت ہی خواہ باعتبار نقض عہد ہو خواہ بوجہ وقوع جرم و سزاے گستاخی

اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَءُوْكُمْ
کیا نہ لڑوگے اوس قوم سے کہ توڑے عہد اپنے اور قصد کیا نکالنے کا رسول کے اور اونہین نے شروع کیا تم سے

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
پہلی مرتبہ کیا ڈرتے ہو تم اونسے پس اللہ حقدار زیادہ ہی کہ ڈرو اوس سے اگر ہو تم مومن

ای مسلمانو اوس قوم سے کیون نہین لڑتے جنہون نے عہد شکنی کی تمہارے رسول کے اخراج پر کمر باندھی دار الندوہ مین جمع ہو کر نکالنے مارنے پر مشورے کیے بنی خزاعہ کے ساتھ ہو کر بنی بکر پر چڑھ آئے لڑائی کی بناڈالی آے غازیان صف شکن و مجاہدین تیغ زن کیا ان بت پرستون سے ڈر جاؤگے اگر ڈر ہے تو اللہ اس ڈر کا مستحق تہہرا اوسکے احکام بجالاؤ جہاد مین سستی نکرو ایسا کرو اگر پکے اور سچے ایمان والے ہو ف سا غایت درجے کی تحریص و تخویف اور غیرت دلائی ہے کہ ضرور لڑو سے عنوان تمہید بتا رہا ہی کہ آمر و ناصح کو پر جوش تقریر کرنا چاہیے سے امام کو عہد شکن خصوصا باغی کو چھوڑنا نچاہیے اسی بنا پر حضرت ابو بکر اور جناب علی حیدر نے اعراض و توقف جائز نہ کہا سے درصورت اقدام دشمن جہاد فرض عین ہو جاتا ہی شان تقریر سے غایت تائید و تہدید ظاہر ہے ہے مصائب دنیوی سے اخروی مصائب کا خوف زائد چاہیے بحث بعض کوتاہ اندیش ایسی ہی آیتون سے دلیل پکڑتے ہین کہ امر جہاد دفاعی ہے نہ ابتدائی جواب دونون صورتین ہین مگر ابتداءً فرض کفایہ ہے اور دفاعًا فرض عین سا اس آیت مین ابتدا کی نفی نہین ہے اور آیتین ابتدا پر دلیل مسلم ہین

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ
لڑو اونسے عذاب کریگا اونپر اللہ ہاتھون سے تمہارے اور رسوا کریگا اونہین اور فتح دیگا تمکو اونپر اور ٹھنڈی کریگا

۱۲ [illegible]

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۙ وَیُذْهِبْ غَیْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ

دل قوم مومن کے اور دور کریگا غصہ اُنکے دلونکا اور توبہ دیگا اللہ جسے

یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝

چاہیگا اور اللہ علیم و حکیم ہے

مارو تم انکو تمھارے ہاتھون سے اللہ کفار پر عذاب کریگا اور اُنھین قتل و قید و شکست و جزیہ سے رسوا کریگا اور اُنپر تمکو فتح دیگا اور تمھارے دل ٹھنڈے کریگا اور تمھارے دلکے غصے نکالدے اور کفار سے جسے چاہے توبہ کی توفیق دے اور اللہ تعالے جانتا ہے جو شدنی ہے یا جو تم تمنا کرتے ہو اور حکمت والا ہے انتظام عالم و انقلاب احوالمین ف گو یہ وعدہ عام ہے مگر اصل مخاطب اسکے خواہ ستمدیدگان مہاجر تھے جنھین ذلت و خواری سے کفار نے اللہ کے گھر سے نکالدیا رات دن طعن تشنیع کرتے محتاج احمق ذلیل جانتے یا انصار جان نثار ہین جن پر یہود کے مطاعن اور مخالف قومون کے چڑھائیان تھین۔ اسلئے فرمایا کہ تمھارے دلکے غصے بھی نکالدینگے اور کفار کو ذلیل کرکے تمھارے دل خوش کرینگے اور توبہ کا وعدہ اُنکے لئے ہے جو بعد جنگ بدر و اُحد و فتح مکہ ایمان لائے گئے جیسے حضرت ابو سفیان و حضرت عکرمہ بن ابی جہل یا حضرت سیف اللہ خالد بن ولید و حضرت عمرو بن عاص جنکی مردانہ شجاعت اور دانشمندانہ تدبیرون نے اسلام کی دھاک باندھدی تمام دنیا کے سرکشون کو نیچا دکھایا اور یہ وعدہ اگرچہ فتح مکہ مین پورا ہوا مگر پوری تکمیل اسکی حضرت عمر کے زمانے مین ہوئی اور ہمیشہ کے لئے مومنین اس عطیہ کے امیدوار کیئے گئے ہین۔ اشارۃً معلوم ہوا کہ اگر چاہتے ہو کفار ذلیل و خوار ہون اور تم غالب و کامیاب ہو تو سرفروشی سخت کوشی اختیار کرو ورنہ اللہ تعالی اپنا عوض قیامت مین لیگا دنیا جائے مکافات نہین یہ تمام دار و گیر تمھارے خوش کرنے کو ہے ف وعدے مین مضارع کے صیغے درصورت شرط دوام و استمرار پر مشیر ہے۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَکُوْا وَلَمَّا یَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ جٰهَدُوْا مِنْکُمْ وَلَمْ یَتَّخِذُوْا

کیا جان رکھا تم کہ چھوڑدیئے جاؤگے اور نہین جانچا اللہ نے انھین کہ جہاد کیا تم مین سے اور نہین بنایا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِیْنَ وَلِیْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

غیر اللہ کے اور نہ اسکے رسول کو اور نہ مومنین کے دلی دوست اور اللہ جانتا ہے جو کروگے تم

کیا تم جانتے ہو کہ یونہین چھوڑ دیئے جاؤگے اور کوئی باز پرس نہو گی حالانکہ اللہ نے ابھی امتحان نہین
لیا اور ظاہر نہین ہوا کہ کسنے جہاد کیا اور اللہ و رسول و مومنین کے سوا کسیکو ہمراز اور دلی دوست نہین بنایا
اور اللہ تمھارے ہر کام سے خبردار ہے سوال بظاہر تین شبہے ہین ۱ عقائد کے خلاف یعنے اللہ کو علم آیندہ نہین جیساکہ
(لما یعلم) سے مفہوم ہے ۲ اختلاف اسلیئے کہ (خبیر بما تعملون) سے احاطہ جز و کل ثابت ہے اور لما یعلم لاعلمی ہے ۳ یہ کہ فعل موجود
نہوئے تو قبل وجود معلوم علم کسطرح ہوجاتا جواب اسکا کئی مقدمو نپر موقوف ہے مقدمہ اولی جو امور بدلائل محکمہ قطعیہ
مسلمہ بیان کیئے گئے ہین اُنکے خلاف دلائل سے بتاویل و مجاز اختلاف اُٹھادیا جاتا ہے تاکہ ابطال قول صحیح و معارضہ محکم
لازم نہ آئے جیسے توحید و تنزیہ و علم و قدرت حضرت باریتعالی و فرضیت صوم و صلوۃ و ایمان وغیرہ مقدمہ ثانیہ علم
کی دو قسمین ہین تحقیقی یعنے وہ انکشاف تام و حضور دائم جسکے لیئے کوئی مانع و حاجب نہو سکا اور حقیقت اشیا ہر آن
حاضر و مشاہد رہے اور یہ مخصوص ذات عالم الغیب ہے کسی مخلوق کو اسمین حصہ نہین تقلیدی یعنے وسائل جان لینا جیسے
کان آنکھ قرائن قواعد ۔ اسمین شے ماہیت حاضر ہوتی ہے نہ حجاب اُٹھتا ہے تقلید اعتقاد یا دلیل و تجربہ علم مان لیا جاتا ہے
اسکی صحت و غلطی وسائل کی خوبی اور نقص کے تابع ہے بینائی کا قصور او ہی کا ضعف قواعد کا فتور اس علم کو ناقص و غلط
بنادیتا ہے اور یہی علم سرمایۂ مخلوقات ہے مقدمۂ ثالثہ علمی تعلق بھی دو قسم کے ہین ۱ (تعلق ذاتی) جو وجود معلوم سے سابق
اور اُسکے ملازم رہتا ہے گو معلوم ابھی تشخص و تعین مین نہو مگر مرتبۂ معلومیت سے جو احاطۂ علمی مین حاضر ہے خارج نہین
ہوسکتا دیکھو وجود قیامت ابھی نہین ہے مگر اعتقاد و علم مین حاضر ہے اور اکثر حوادث قیاسیہ مثل حدوث موجود و معلوم
ہوجاتے ہین ۲ (تعلق فعلی) یعنے بوقت حدوث فعل سے علم کا تعلق ۔ اسمین ضرور ہے کہ علم وجود فعل سے مقارن یا متاخر ہو
اسلیئے کہ تعلقات سابقہ ذاتی گنے جائینگے پس تعلق فعلی اگر تعلق ذاتی کے ساتھ ہے تو یہ حدوث باعتبار فعل معلوم ہے
عالم سے علاقہ نہین اور اگر تعلق نہ تھا تو علم و تعلق دونو حادث ہین اب ملاحظہ ہو کہ (لما یعلم) اور جہان جہان
ایسے مضامین وارد ہین مجازاً علم فعلی اور تقلیدی پر محمول ہین یعنے تعلق فعلی ابھی نہین پیدا ہوا اور آلات علمیہ ابھی
مستعمل نہین ہوسکے اور (خبیر بما تعملون) اور تمام نصوص علمیہ اپنے معنے حقیقی یعنے علم تحقیقی و تعلق ذاتی پر باقی ہین
یعنے اللہ تعالی کے علم مین آپ وجود سے قبل باعتبار صور علمیہ ازلیہ حاضر و شاہد ہین اب اختلاف ہے نہ خلاف ۔ اور نہ علم
فعل و وجود کا استحالہ اور ایسے تعلق کیطرف اشارہ کیا ہے امام ابو حنیفہ نے اپنی کتاب فقہ اکبر مین واضح رہے کہ تقدیر
باعتبار علم ازلی ہے اور عذاب ثواب باعتبار علم تقلیدی اور ایسا نہوتا تو نظم عالم و دار وگیر مخلوق قائم ہی نہوتا ۔
خلاصہ اللہ تعالی تمھارے تمام کام تو جانتا ہے مگر اُس عنوان سے جو حصول علم و ترتیب مدح و ذم کے لیئے معین کرلیے
گئے ہین اور باعتبار تعلق فعلی ابھی ثابت نہین کہ تم مخلص و مطیع ہو یا منافق و باغی مسئلہ کفار سے بدل ملنا اور
مخلصین و دوست ہمراز محب صادق بنانا جائز نہین اسلیئے کہ اللہ تعالی نے اسی امتحان پر آمین داخل فرمایا اور اسی پر مخلص و منافق کا

حکم دیا جائیگا تنبیہ یہ حکم کامل ضعیف الایمان کفار دوست مسلمانونکے لیے تازیانہ تہدید بلکہ وعید شدید
ہے کہ نہ یونہین چھوڑے جاؤگے نہ ہمارے باغی دشمنون سے تعلق پیدا کرسکوگے ربط جب کفار سے بیزاری
ظاہر فرمائی اور اونکی سرکوبی کا حکم دیا تو وجوہ تنفر و عقوبت اور یہ کہ وہ کسی عطیہ اور کسی منصب کے قابل نہین فرکرکے

مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ

نہین مشرکون کے لیے کہ آباد کرین مسجدون کو اللہ کے گواہی دیتے ہون اپنی ذاتون پر ساتھ کفر کے یہی ہین

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۖۚ وَفِی النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝

کہ نشٹ گئے نیک کام اونکے اور آگ مین وہ ہمیشہ رہینگے

مساجد اللہ ہر کوئی مسجد ہو اور مکہ معظمہ بدرجہ اولی و اجل شہادت کفر اسی مراد بت پرستی سجدۂ غیر خدا کلمات
شرک و کفر وغیرہ اعمال جمع عمل صیغہ گو عام ہے مگر بعض حقیقت پر مقصود ہے یعنی اعمال نیک اسلیے کہ قطعاً معلوم ہے اور آخر
آیت بھی شاہد ہے کہ اونکا ٹھکانا جہنم ہے اور جہنم سزائے اعمال بد ہے نہ صلۂ عدم حسنات حاصل یعنے مشرکین مکہ اس
قابل نہین اور اونکو یہ حق نہین کہ مکہ معظمہ کے خادم اور مجاور رہین اور اس حال مین کہ وہ اپنی کفر پر خود گواہی دیتے ہون
بتونکا سجدہ کرکے غیر خدا کی نذر دیکر پیغمبر حق کو جھٹلا کر یہ تو وہ لوگ ہین جنکے اعمال خیر ضائع گئے اور ہمیشہ کیلیے دوزخ مین رہینگے
اور منفد مساجد خیر ہے اور موجب جنت تو یہ لوگ قائم اسکا نہین ہوسکتے لفظ عام ہے یعنی کوئی کافر کسی مسجد کا متولی بانی خادم نہین ہوسکتا

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ

نہین بساتا مسجدین اللہ کی مگر وہ کہ ایمان لایا اللہ پر اور دن پر قیامت کے اور قائم کی نماز اور دی زکوۃ

وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝

اور نہ ڈرا مگر اللہ سے پس اب یہ لوگ ہوجاینگے راہ پانیوالون سے

مسجد کی تعمیر وہی کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لایا (تاکہ عظمت و ادب اسکی دلمین ہو) اور قیامت کو آنیوالا جانے (کہ خوف و امید خلوص ہے)
یہ کام کرے نمازی ہو (کہ اوسی مسجد کی ضرورت ہے) زکوۃ دیتا ہو (کہ معشار خیر پر کمر باندھے) نہ ڈرے مگر اللہ سے (تاکہ تمام عالم کو چھوڑکر
اوسکے در دولت پر جبہ سا ہو مراد خوف سے فاعل موثر حقیقی اور نفع و ضرر پر قادر جاننا ہے ورنہ مخصوص حضرت قادر مطلق ہے) یہی لوگ
راہ پانیوالے ہین یعنے توفیق خیر راہ حق سلوک معرفت وصول جنت منزل مقصود انہین کیلیے ہے تعمیر بطور عموم مجاز مسجد کے
ہر خدمت کو شامل ہے پس (بناتا) مسلم من بنی للّٰہ مسجدًا بنی اللّٰہ لہٗ بیتًا فی الجنۃ مثلہ جسنے اللہ کیلیے کوئی مسجد بنائی
اللہ اوسکے لیے جنت مین ویسا ہی گھر بنائیگا مراد مثل سے مماثلت نیت و خلوص ہے صرف وسعت و ضرورت ہے ورنہ احمد سے مروی ہے کہ اوسکی
گھرسے وسیع تر ہوگا اور ایک روایت مین ہے کہ وہ گھر در و یاقوت کا ہوگا ترغیب انما یعمر بیوت اللّٰہ ہم اہل اللّٰہ عز وجل
بیشک اللہ کے گھر آباد کرنیوالے وہی اللہ والے ہین درست کرنا ہزار کی روایت مین ہے کہ اگر مسجد لوگی گھر کے برابر ہو یا اوس سے بھی چھوٹی ہو

اور یہ کنایہ ہی مرمت یا مسجد بڑہا دینے سے (مسجد مین نماز پڑہنا اور اوسکا تعلق اور حضوری)
ترغیب مَنْ اَلِفَ الْمَسْجِدَ اَلِفَہُ اللہُ جسنے مسجد سے دل لگایا اللہ اوس سے الفت کرتا ہی
ترمذی فرمایا اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ جب تم کسیکو دیکھو
کہ حضوری مسجد کا عادی ہی اوسکے مومن ہونے کی گواہی دو پہر یہ آیت پڑہی اِنَّمَا یَعْمُرُ آیۃ یعنے
اگر اوسکا حال معلوم نہین تو مومن کہو اور ایمان معروف ہو تو مومن کامل سمجھو اور احادیث صحیحہ مین
وارد ہوا کہ مسجد کی طرف چلنے مین ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے اور گناہ عفو ہوتے ہین ابن ماجہ
ابو ہریرہ نے آنحضرت سے روایت کی کہ جو شخص نماز کے لیے مسجد جاتا ہی لَمْ یَخْطُ خُطْوَۃً اِلَّا رَفَعَہُ اللہُ
بِھَا دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً کوئی قدم نہین رکہتا مگر ایک مرتبہ بلند ہوتا ہی اور ایک گناہ
مٹ جاتا ہی در منثور ابو ہریرہ سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جو مسجد مین صبح شام جاتا ہی اوسکے
لیے ہر آمد و رفت مین ایک گہر جنت مین تیار ہوتا ہی اور ابو امامہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
مسجد مین صبح شام جانا جہاد ہی اور فرمایا بَشِّرِ الْمُدْلِجِیْنَ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ بِمَنَابِرَ
مِنْ نُوْرٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَفْزَعُ النَّاسُ وَلَا یَفْزَعُوْنَ جو نمازی اندہیری راتون مین مسجد
کی طرف جاتے ہین اونہین خوشخبری سنادو کہ قیامت کے دن اونہین نور کے منبر عطا ہونگے
تمام آدمی خوفناک اور ترسان ہونگے اور یہ مطمئن و فرحان (جاروب کشی وغیرہ) مشکوۃ
فرمایا عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاۃُ یُخْرِجُھَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ مجہپر میری امت
کی نیکیان پیش کی گئین یہانتک کہ مسجد سے کوڑا نکالنا ترغیب آپنے ایک عورت
کی نسبت فرمایا کہ مین نے اوسے جنت مین دیکہا وہ مسجد کا کوڑا کرکٹ بہارا کرتی تہی اور فرمایا
اِخْرَاجُ الْقُمَامَۃِ مِنْھَا مُھُوْرُ حُوْرِ الْعِیْنِ مسجد سے کوڑا نکالنا حور جنت کا مہر ہی در منثور
فرمایا جو کوئی مسجد مین چراغ جلاتا ہی ملائکہ حاملان عرش اوسکے لیے استغفار کرتے رہتے ہین
جب تک چراغ مین روشنی رہے - اور ایک روایت مین ہی کہ ستر ہزار فرشتے مسجد مین قندیل
لٹکانے پر استغفار کرتے رہتے ہین مسلم اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ
الْبِلَادِ اِلَی اللہِ اَسْوَاقُھَا اللہ کے حضور مین مساجد محبوب ترین مقامات ہین اور بازار
مبغوض و ناپسندیدہ مقام ف اسلیے کہ بازار مین نہ ذکر خدا نہ ذکر رسول دنیا کی مشغولی اسراف
و فضول - نہ کان نہ نظر نہ دل نہ جسم نہ مال کوئی شئے ممنوعات سے نہین بچ سکتے ترمذی
آپنے فرمایا جب جنت کے کیاریون مین جاؤ تو اونمین چرو صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ

جنت کی کیاریان کیا ہین فرمایا مسجدین۔ پھر عرض کی انمین چرنا کیا ہے فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا در منثور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے مین قصد کرتا ہون کہ زمین والونپر عذاب کرون پھر جب دیکھتا ہون قرآن کے ہمنشین اور مسجد کے خادمونکو اور مسلمانون کے معصوم بچونکو تو میرا غضب فرو ہوجاتا ہے۔ کہا ابن معقل نے کہ مسجد شیطان سے لیے قلعہ ہے یعنے مسجد والونپر اسکا حربہ کم اثر کرتا ہے۔ ابن عباس نے کہا مسجدین اللہ کے گھر ہین آسمان والونکے لیئے ایسی نورانی دکھائی دیتی ہین جیسے زمین والونکو تارے۔ کہیں سب سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے مکے مین اپنے دروازے پر مسجد بنائی اسمین نماز و قرآن پڑھتے ہرچند کفار ڈراتے دھمکاتے آپ خیال مین نہ لاتے **ف** مصداق اول اس آیت کے آپ ہی ہین ضابطہ نیک کام دو قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جو خالص ثواب ہی کے لیئے موضوع ہون جیسے مسجد نماز روزہ۔ انمین نفی ثواب سے نفی ذات سمجھی جائیگی دوسرے وہ جو کسی اور غرض کے لیئے موضوع ہون گو ثواب انمین ملے جیسے مرمت مسجد جو مسجد کے بقا کے لیئے ہو اور فرش و روشنی وغیرہ جو اسکی رونق یا نمازیونکے راحت کے لیئے ہے انمین نفی ثواب سے نفی ذات نہوگی **مسئلہ** کافر یا مال حرام کی بنائی ہوئی مسجد مسجد نہوگی مثل اور گھرونکے ہے اسلیئے کہ نہ کافر کی نیکیان مقبول نہ موجب ثواب ایسے ہی مال حرام مقبول نہ لائق اجر لیکن اگر کفر یا حرمت مشتبہ ہو یعنے اسکے ثبوت پر دلائل یقینیہ و قطعیہ نہون جیسے منافقین یا اہل ضلال یا عوام شرک پسند کی مسجدین یا طوائف۔ رشوت خوار۔ ربوا پیشہ قمار باز کی مسجدین انمین سزوار یہ ہے کہ امید ثواب زیادہ نرکھی جائے مگر احتیاط حرمت مسجد کا لحاظ رہے **مسئلہ** کافر یا مال حرام کی مرمت اگرچہ جزو مسجد ہوجاتی ہے مگر مسجد کو حکم مسجد سے خارج نہین کرتی پس یہ فعل ممنوع اور فضل سابق بدستور رہیگا اور اسی پر قیاس ہو روشنی و فرش وغیرہ کا لیکن مسلمانونپر واجب ہے کہ مساجد کو ایسے اموال و افعال خبیثہ سے محفوظ رکھین شان اسلام و آداب خانۂ خدا انھین روا نہین رکھتا **مسئلہ** اگر خارج مسجد یعنے غسلخانہ وغیرہ ایسے مالون سے بنایا جائے تو گو جائز ہے مگر باعتبار تعظیم قرب خانۂ الٰہی و اظہار توہین فساق و کفار احتراز اولےٰ ہے حق مسجد یہ ہے کہ نماز پنجگانہ ہو وقت پر اذان کہی جائے اللہ کا گھر اللہ کے نام سے نورانی رہے ضروری سامان اسکے موجود مرمت لازمی ملحوظ ہو

در منثور فرمایا جو کوئی مسجد مین چراغ جلاتا ہے ملائکہ حاملان عرش اسکیلئے استغفار ...

نمبر ۱۱

آور اوسے نہین کہ مساجد کو نقش ونگار سے مزین اور اسلام کو دولت سے معزز کرین
اُسمین اللہ کے نام کی روشنی اور اللہ والونکے سوز دل کے بخور اور اُنکے زرد چہرونکا
سنہرے رنگ اور سینہ خراشیونکے نقش ونگار کافی ہین صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ
مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً تخصیص کوئی عبادت مسجد کے لیئے خاص نہین یعنے اگر مسجد نہو تو وہ
عبادت نہو سکے البتہ مسجد نماز و ذکر کے لیئے مخصوص ہے اُسمین بیع وشرا دنیا کے فضول
اِدھر اُدھر کی باتین کوڑا کرکٹ۔ بدبو۔ نہون جنب وحائض اُسمین نہ جائین تصرف مالکانہ
جاری نہو واضح رہے کہ مسجد صرف مکان نہین بلکہ تحت الثری سے فوق سما تک بقدر مسجد مسجد ہی

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ
کیا بنایا تمنے پانی پلانا حاجیونکا اور خدمت مسجد حرام کے مثل اُسکے کہ ایمان لایا اللہ پر اور پچھلے
الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ
دن پر اور جہاد کیا راہ مین اللہ کی نہ برابر ہونگے پاس اللہ کے اور اللہ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ
نہین راہ دکھاتا قوم ظالم کو

معالم عباس اور طلحہ بن شیبہ وغیرہ اور حضرت علی سے گفتگو ہوئی کہا عباس نے
ہم حاجیونکو پانی پلاتے تھے کہا طلحہ نے مین صاحب کلید مکہ ہون حضرت علی نے کہا مین یہ کچھ
نہین جانتا مینے اللہ کی راہ مین جہاد کیئے اللہ تعالے ہی اسکا فیصلہ کردیگا فرمایا کہ کیا تم لوگ
حاجیونکا پانی پلانا اور مسجد مکہ کی خدمت کو ایمان اور جہاد کے برابر کیئے دیتے ہو ایسا
ہرگز نہوگا یہ دونو برابر نہین اور اللہ ظالمونکو جنت وخیر وفضل کے طرف رہنمائی
نہین کرتا۔ کبیر حضرت علے نے عباس سے بعد اسلام کے کہا آپ ہجرت کرکے چلے آئین
وہ بولے مین خدمت بیت اور سقایت حجاج کرتا ہون یہ ہجرت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت اُتاری تب حضرت عباسؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا مین یہ خدمت چھوڑ کر چلا آؤن فرمایا تم
وہین رہو تمھارے لئے اُسمین خیر ہے آور کہا گیا کہ مشرکون نے یہود سے کہا کہ ہم لوگ ساقی
حجاج وخادم بیت ہین اب ہم اچھے ہین کہ محمد اور اُنکے اصحاب یہود بولے تم
افضل ہو اللہ تعالے نے اُن کا رد فرمایا شبہہ اس تقدیر پر کہ آیت بمقابلہ
کفار اُتری لازم آتا ہے کہ بحالت کفر بھی اُنھین اس خدمت سے کچھ فائدہ
ملے حالانکہ کفر مین کوئی نیکی مقبول نہین حل آیت مین اُنکے زعم پر مقابلے کی۔

نفی کی گئی اور آخر مین اشارہ فرمایا کہ گو یہ خدمت موجب اجر تھی مگر تم ظالم ہو تمکو کامیابی کی طرف راہ نہ ملیگی **شبہہ** دوسری روایت پر یہ وہم ہوتا ہی کہ عباس اوسوقت تک ایمان نہ لائے ہون پر شاید انکی جانب بھی ایمان کا ذکر ہوتا بجاے اسکے ظلم کی نسبت فرمائی اور عباس کا بعد جنگ بدر مسلمان ہونا مسلم ہی **حل** بیان ایمان کفر کے مقابل مذکور نہین بلکہ مجاہدین کو بوجہ سبقت اسلام و تقویت و اعلام موصوف بصفت ایمان فرمایا اور دوسری طرف اوسکی ضرورت نہ دیکھی **ف** اسمین شک نہین کہ ہجرت و جہاد افضل ترین عبادت ہی مگر دین مین ضرورت پر نظر رہتی ہے جسکی جسوقت ضرورت بحسب دین زائد ہو اوسکا ثواب زائد ہوگا بغرض التفات و اجتماع ہجرت بوقت مقابلہ جہاد بوقت امن وعظ و علم در صورت عدم مشاغل مذکورہ عبادت و خلوت بہترین اعمال ہین **ربط** بعد تردید فضائل مجاہدین ذکر فرماے

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ

جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور جہاد کئے راہ مین اللہ کی مالونسے اپنے اور جانون سے انکے بہت بڑے ہین

دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ

درجے مین پاس اللہ کے اور وہی کامیاب ہین بشارت دیتا ہی اونہین رب اونکا رحمت کی اپنی طرفسے اور خوشنودی کی

وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۙ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

اور باغونکی اونکے لیے اونمین نعمتین ہین رہنے والی اونمین ہمیشہ بیشک اللہ پاس اوسکے ہی ثواب بڑا

جو لوگ ایمان لائے اور خدا کے لیے گھر چھوڑے جہاد کیے اپنے مال اور جان سے اونکے لئے بڑے مرتبے مین حق سبحانہ تعالی کے حضور مین وہی لوگ کامیاب ہین اونکا رب اونہین خوشخبریان دیتا ہی اپنی رحمت اور رضا کی اور اونکے لیے جنت مین ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہین یہ لوگ جنت مین ہمیشہ رہینگے نہ موت ہی نہ خروج بیشک اللہ کے پاس اجر عظیم ہی **نعیم مقیم** پایدار بہشت کی نعمتین زائل و فانی نہین **مسلم** مَن یدخل الجنۃ تنعم لا یبأس لا تبلی ثیابہ ولا یفنی شبابہ جو جنت مین جائیگا غمزدہ نہوگا نہ اوسکے کپڑے پھٹین نہ اوسکی جوانی مٹے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ

اے ایمان والو نہ بناؤ اپنے باپ دادونکو اور بھائیون کو دوست اگر وہ دوست رکھین کفر کو

عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

ایمان پر اور جو دوست بنائے اونکو تم مین سے پس وہی لوگ ظالم ہین

اے ایمان والو اپنے باپ دادون اور بھائیون کو اگر وہ کافر ہون تو دوست نہ بناؤ اور جو ایسون سے محبت رکھیگا وہ ظالم ہو ف آیت مین قطع رحم کا حکم نہین بلکہ موالات اور محبت جو موجب ترک جہاد و ہجرت و اعانت دین ہو منع فرمائے پس عزیز و اقارب ماباپ کے رعایت و دوستی مین فرائض اسلام اور واجبات دین سے روگردانی ممنوع ہی احسان کرنا اونکی خدمت کرنا صلہ رحم ہے اسے قطع نکرے معالم نو آدمی مرتد ہو کر مکے والون مین جا ملے تھے اونکے اقارب کے حق مین حکم ہوا کہ اونکو دوست نہ بناؤ پھر وہ مسلمان جنھون نے ہجرت نکی تھی کہنے لگے کہ اگر ہم ہجرت کرین تو ہمارے گھر خراب ہونگے تجارتین برباد و مال ضائع ارحام قطع ہوجاینگی ارشاد ہوا

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ

کہدے تو کہ اگر ہین باپ دادے تمہارے اور اولاد تمہاری اور بھائی تمہارے اور ازواج تمہاری اور اقارب تمہارے اور مال

اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ

جو کمائے تم نے اور تجارت کہ ڈرتے ہو اوسکی بے رونقی بازار سے اور گھر جنھین دوست رکھتے ہو محبوب تر تمکو اللہ سے اور

رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔

رسول سے اوسکے اور جہاد سے اوسکی راہ مین تو منتظر رہو یہان تک کہ لائے اللہ حکم اپنا اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم نافرمان کو

ع ۹

اگر باپ دادے اولاد بھائی بہن رشتہ دار ازواج کمائے ہوئے مال اور سوداگری جسکے کسناد و بازار لکا ڈر ہے اور گھر جو بہت اچھے لگتے ہین (یہ سب) اللہ اور رسول سے اور اوسکی راہ مین جہاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہین تو انتظار کرو کہ اللہ تعالی اپنا حکم یعنی قیامت لائے یا دنیا مین کوئی فیصلہ قطعی کردے (اور جان رکھو کہ تم ایسی محبت سے فاسق ہوجاؤگے اور راہ مقصود نہ پاؤگے اسلیے کہ) اللہ تعالی فاسق کی رہنمائی نہین کرتا بخاری ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ کوئی تم مین سے ایمان والا نہین ہوتا ہی جبتک مین محبوب تر نہو جاؤن اوسکے نزدیک ماباپ اور اولاد سے - اور انس کی روایت مین وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ بھی ہے یعنے تمام مخلوق سے بھی زیادہ حضور محبوب ہو جائین ابن کثیر حضرت عمر نے کہا واللہ یا رسول اللہ مین آپکو تمام چیزون سے زیادہ محبوب رکھتا ہون مگر اپنی جان سے زیادہ نہین فرمایا جب تک جان سے زیادہ محبوب نہون ایمان ہی نہین تو حضرت عمر نے کہا فانت الآن واللہ احب الی من نفسی

حب رسول

پس اب تو آپ قسم ہی خدا کی کر جانسے بھی زیادہ محبوب ہین آیت کی حسن تدبیر ولطف
تاثیر نے عام وخاص کو تمام تعلیمون سے بے پروا کر دیا ایمان ہی تو اسمین اور عرفان
ہے تو اسمین بظاہر اتنا ہی فرمایا کہ ہمسے زیادہ کسی اور کو نچاہو مگر اشارات پنہانی
اور ادا ہاے نہانی نے غیر کو بیخ وبن سے اکھاڑ کر پھینکدیا اسلیے کہ محبت اگر ضعیف ہے
اور تمیز وادراک باقی تو حسن محبوب وکمال محبوب کا اندازہ اور شملہ بمقدار سر لازم ہے جبتک
صرف جمال عارضی اور زینت نمایشی کی نظارہ پر اکتفا تھی ہم اسکو سرمایۂ حیات ولطف زندگانی
جانے ہوے تھے مگر جمال حقیقت وطلسم قدرت کے سامنے بھی کسیکی ہستی رہسکتی ہے
رفتہ رفتہ کا اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ کی ندا بلند ہوے دنیا اور اوسکی متاع قلیل ناپسند ہوگی
چو خورشید عزت علم برکشد * جہان سر بجیب عدم درکشد * آفتاب نکلا پھر تارے کہان
رات کافور ہوئی روشنی پھیلی تاریکی دور ہوئی - یہ بے بنیاد افسون وفسانہ عاقل کیا دیوانہ
بھی پسند نکریگا ہان نادان بچے کے ہاتھ سرخ سرخ - زرد چمکدار شیشے جنپر وہ لوٹ ہے
الماس وجواہر دیکر بھی لینا مشکل ہے اسلیے کہ نہ وہ جواہر شناس ہے نہ اون کے
جوہر وقیمت سے خبردار - اگر اوسے جوہر شناسی سکھا کر ایک پارۂ الماس دیکر کہیے کہ تم
وہ شیشے اور یہ الماس دونو برابر سمجھو اب تو وہ قدر وقیمت سمجھ چکا ہی ہو ہی نہین سکتا
کہ شیشہ وجواہر دونو ایک ہی سلک مین رکھے راہ مین پھینکدیگا اور اوسے صندوق
دل مین چھپا لیگا یہ تدبیر احسن بدون تکلف وتشدد محبت غیر کو مٹاتے مٹاتے یکسو کر دیگے
اور تمام تعلقات چراغ سحر کی طرح فرو ہوجائینگی اور اگر محبت غالی محویت محبوب ادراک
وامتیاز سے خالی ہی جو آدمی کو اندھا بہرا بنادیتی ہی تو وہ اشتراک گوارا ہی نہین کرسکتے
دنیا پر گرا تو فی النار والسقر شقی ابدی ہوا اور جمال حق پر نظر کی تو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ مین غرق ہو گیا ٭ نام کے تیرہی اے جان ہی فقط گنجایش * وسعت دل بھی
ہے مانند نگین تھوڑی سی * ہان علما وصلحا کے محبت ذکر وعبادات کا ذوق عمل
خیر کی آرزو اللہ ورسول کی محبت سے ملحق ہی ذکر گو عین مذکور نہین مگر یاد دلانیوالا
ضرور ہے اور پھر خدمت گو قرب ہو مگر قرب رضا ومقام عبودیت مین ہو جا لطف وسرور نکتہ
معلوم ہوا کہ دنیا اور اوسکے تمام کام دین سے بڑھکر بلکہ برابر سمجھنا موجب ونتیجہ ہے ٭
غم دین خور کہ غم غم دین است * ہمہ غمہا فروتر از وین است * ہان اللہ ورسول کی محبت

مقصود بالذات ہی باقی وسائل - ذکر سے مذکور عزیز تر ہے اور لقا سے رضا لذیذتر

لَقَدۡ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٖ وَيَوۡمَ حُنَيۡنٍ إِذۡ أَعۡجَبَتۡكُمۡ كَثۡرَتُكُمۡ فَلَمۡ تُغۡنِ عَنكُمۡ

بیشک مدد کی تمہاری اللہ نے مقامات کثیر مین اور دن حنین کے جبکہ خوش کیا تمکو کثرت نے تمہارے پس کفایت کی تمسے

شَيۡـٔٗا وَضَاقَتۡ عَلَيۡكُمُ ٱلۡأَرۡضُ بِمَا رَحُبَتۡ ثُمَّ وَلَّيۡتُم مُّدۡبِرِينَ

کچھ اور تنگ ہو گئی تمپر زمین ساتھ کشادگی کے پھر پھرے تم پشت دکھاتے

اے مسلمانو اللہ تعالی نے تمہاری مدد کی اور فتح دی بہت مقامون مین اور حنین کے لڑائی مین بھی جب تم اپنی کثرت فوج وسامان پر نازان تھی پھر اس کثرت نے تمھین کچھ فائدہ نہ دیا اور زمین باوجودیکہ کشادہ ہی تمپر تنگ ہو گئی (یہ اشارہ ہے کمال اضطراب وانہزام سے) پھر تم پشت دکھا کر پھرے **قصہ حنین** کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ بعد فتح مکہ آپکو خبر دی گئی کہ مالک بن عوف نے قبیلہ ہوازن اور ثقیف سے چار ہزار آدمی جمع کیے ہین معاً حکم تیاری لشکر ظفر پیکر صادر ہوا بارہ ہزار مجاہد جرار وغازیان خنجر گزار روانہ ہوے بعض یہ فوج یہ ہیبت دیکھکر بول اوٹھی آج ہمارا لشکر کثیر اور سامان درست ہی حضور کو یہ خیال پسند نہ آیا حق سبحانہ تعالی نے تعلیماً انکی تہدید فرمائی اس لڑائی مین نو مسلم ضعیف الایمان بہت فراہم تھے اور کفار پہلے سے کمین گاہو نمین تاک لگائے تھے گو لشکر اسلام ایک منتظم طور پر بڑہایا گیا مگر راہون کی تنگی سے صف بندی نہو سکے دشمن کی تیراندازون نے کمین گاہون سے تیر برسائے آگے کا لشکر منتشر اور اونکی دیکھا دیکھی پیچھے والے درہم برہم ہوگئے ضعیف الایمان آپ اور آپ کے اصحاب پر ہنستے باتین بناتے حضور پر نور مع بعض اصحاب میدان مین رہے اور آپ رجز مین فرماتے تھے ؎ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِب ⁂ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب مین پیغمبر ہون امین دروغ وکذب نہین ہین بیٹا ہون عبد المطلب کا یعنے شرف یہ پیغمبر ہون اور نسب یہ کہ تمام آدمیون مین کریم تر علی وابن مسعود اور ابو سفیان اور عباس آپکے گرد گرد تھے آپنے عباس سے فرمایا ہمارے جان نثارون کو پکارو اونھون نے بلند آواز سے کہا یا معشر الانصار اے انصار کے جان نثار بہادر یا اصحاب الشجرہ اے شجرۂ رضوان کے تلے موت پر بیعت کرنے والو یا اصحاب سورۃ البقرہ اے سورۂ بقر اوٹھانے والو یہ سننا تھا کہ اصحاب پروانے کی طرح ہر طرف سے دوڑے اور اوس شمع نبوت کے گرد تصدق ہونے لگے موحدین کی تلوارون نے جوہر دکھایا تیرون نے موت کا مینہ

برسایا اور جوش مارا دریائے رحمت الٰہی نے اور اوترے آسمان سے فوج ملائکہ کی اب کفار مین بھگدڑ پڑگئی مسلم حضور نے چند کنکریان پھینکین اور کہا شاھت الوجوہ ذلیل وخوار ہوگئے منہ دفعۃً سب کے سب بھاگ نکلے اور کہا عباس نے مین حضور کے بغلی کے لگام تھامے تھا کہ آپ تنہا نہ بڑھجائین

ثُمَّ أَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا
پھر اوتارا اللہ نے سکینہ رسول پر اپنے اور ایمان والون پر اور اوتارا وہ لشکر کہ نہ دیکھتے تھے تم او

وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ
اور عذاب کیا اونکو جو کافر ہوئے اور یہی بدلا کافرون کا

پھر اللہ تعالی نے سکون واطمینان اور امن رسول پر اور ایمان والون پر اور وہ لشکر اوتارا جسے تم نہ دیکھتے تھے یعنی لشکر ملائکہ اور کافرون پر عذاب قتل وشکست اوتارا اور بدلا کافرونکا یہی ہی ابن کثیر ایک مرد سے روایت ہی کہ مین لشکر کفار مین تھا جب مسلمان ہٹے اور ہم اونکے درپے ہوئے تو ہم صاحب بغلہ سفید کے قریب پونہچے دیکھا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اونکے پاس نہایت خوبصورت مرد دیکھے پھر آپنے کہا شاہت الوجوہ ہم بھاگے [illegible]

ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ
پھر توبہ عنایت کریگا اللہ بعد اسکے جسے چاہے اور اللہ غفور رحیم

بعد اس لڑائی کے اللہ نے جسے چاہا توفیق توبہ کی عنایت فرمائی وہ کفر سے باز آگئے وہ معاف کرنیوالا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ
اے ایمان والو نہیں ہین مشرک مگر نجس پس نہ نزدیک آئین مسجد حرام کے بعد

عَامِهِمْ هَٰذَا ۚ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ
اس سال کے اور اگر ڈرو تم مفلسی سے تو اب غنی کردیگا تمکو اللہ فضل سے اپنے اگر چاہیگا بیشک اللہ دانا حکمت والا ہے

اے مسلمانو مشرک نجس ہین اس سال کی بعد مسجد حرام مین نہ آنے پائین اور تمکو فقر کا ڈر ہے تو اللہ اپنے فضل سے غنی کردیگا اگر چاہیگا اوسے ہر بات کا علم ہے اور اوسکے کام حکمت سے ہین پس اس منع مین بھی کوئی مصلحت تمہاری اوسنے جانلی ہے مشرک گو بت پرست کو کہتے ہین مگر یہان مراد ہر کافر ہے اسلیے کہ یہ سب نجاست اعتقاد اور حقیقت شرک اور خلود نار مین شامل ہین نجس بفتح جیم نجس العین جیسے خمر خنزیر پیشاب خون وغیرہ

بلکہ جسم وہ جسپر نجاست عارض ہوجاسکے یہ اصطلاح فقہ مین ہی اور لغت مین دونوںکے
ایک ہی معنے ہین آیت مین اختلافات ہین اول ابن عباس سے مروی ہے کہ
کافر نجس العین ہی مثل کتون کے۔ کہا حسن نے اون سے ہاتھ ملائے تو دھوڈالے
کہا جمہور نے کہ ایسا نہین بلکہ نجاست حکمی ہے باعتبار حال غالب کے کہ وہ جنابت واحتلام
سے غسل نہین کرتے کہا حنفیہ نے کہ یہ نجاست اعتقادی ہی بدنی نہین دوم کہا شافعیہ
اور مالکیہ نے کہ مسجد مین قدم نہ رکھنے پائین داخل نہون کہا حنفیہ نے کہ حج وطواف انکو نہین
سوم کہا شافعیہ نے کہ مسجد حرام سے خاص مسجد کعبہ مراد ہی کہا مالکیہ نے عام مسجدین اسی
حکم مین داخل ہین پس شافعی کے نزدیک کفار مسجد کعبہ سے اور مالکیہ کے نزدیک تمام
مسجدون سے روکے جائین اور کہا گیا کہ مسجد حرام سے تمام حرم مکہ مراد ہی دلیل
ہماری یہ ہی کہ نجس سے معنی حقیقی مراد نہین لے سکتے اسلیے کہ[۱] نجاست عین باعتبار ذات
ہوتی ہے اور کفر وایمان وصف عارض ہی[۲] نجس العین کی طہارت غیر مشروع[۳] اور
کافر مین بعد اسلام کوئی الزام نہین رہتا[۴] اگر نجس ہوتے تو ایک سال تک اجازت
خلاف اصل تھی جیسا کہ (عامہم ہذا) سے واضح ہی اور اسی بنا پر نجس حکمی بھی مراد نہین اسلیے
کہ اوسے بھی مسجد مین اجازت نہین پس ضرور ہے کہ نجس اعتقادی مراد لین اور اب دونون
نجاستین منتفی ہوجائینگی تاکہ حقیقت ومجاز مین جمع لازم نہ آئے اور اسکی تائید سے ہے
مسئلہ طہارت سور انسان وجواز طعام اہل کتاب ونکاح کتابیہ وغیرہ سے۔ اور
قربت سے مراد حج وطواف ہی ورنہ ایک[۵] سال کے مہلت نہوتی یا یہ کہ تعمیر وخدمت کے
طور پر نہ جائے پائین ظاہر ہے کہ قرب امر اعتباری ہی پس مجمل ہوگا اور مرجع اسکا نص
یا قیاس کی طرف ہے[۱] قرینہ لفظ (عامہم) آیت ہی مین موجود ہی[۲] قرینہ
تعمیر جو گزر گیا[۳] وہ اخبار نبوی جنمین اہل کتاب اور مشرکین کے وفود کا مسجد
مین آنا منقول ہی[۴] جواز قضا مسجد مین بہ حسب امور چاہتے ہین کہ قرب سے دخول
مراد نہو بلکہ حج وطواف یا خدمت یا تولیت مراد ہو اور اسی تاویل کے طرف میل کیا صاحب ہدایہ نے

---

۱ مہلت ایک برس کی ہی سال ۹ ہجری ہی پہلے سال ۱۰ھ مین حج ہوا مگر اسمین کوئی مشرک نہ تھا ۱۲

۲ بعض نے کہا ہی کہ [illegible] ایرس کی [illegible] مین

۳ یعنی ایک بچہ کپڑا ۔۔۔ [illegible]

۴ یعنی جو سولہ کو سال ۔۔۔ [illegible]

۵ ایک سال [illegible]

۶ خلاف انسان سکے کہ ادب [illegible]

۷ مقصد حاصل ہے [illegible]

۸ الزم الشرعی بی [illegible]

۹ کفار کو ایمان قبل [illegible]

۱۰ کہ کفر بتانے کا [illegible]

۱۱ یعنی نجس العین اور [illegible]

۱۲ اس کی وجہ [illegible]

حاصل حنفیہ کے نزدیک یہ ہی کہ مشرک اعتقاداً پلید ہین انکی خدمت وعبادت مقبول نہین
لہذا مساجد کی خدمت اور کعبہ کے حج وطواف سے منع کردیے جائین **احتیاط** بحسب ظاہر
آیت ومیلان بعض مجتہدین امت مناسب ہی کہ کفار دخول مساجد سے عموماً اور دخول
حرم مکہ سے خصوصاً روکے جائین جب تک کوئی ضرورت دینی مثل مزدوری وغیرہ کے
پیش نہ آئے **شبہہ** آیت مین کفار سے خطاب ہی کہ تم نہ آؤ معلوم ہوا کہ جزئیات احکام
مین بھی کفار مخاطب ہین جیسا کہ بعض کا مذہب ہی **حل** مؤمنین مخاطب ہین اصالۃً اور
کفار مبالغۃً ملا اسلیے کہ ابتداءً ذکر مومنین کا ہی ۲ اگر وہی مخاطب ہوتے تو خواہ مخواہ
اونکے آنے سے مواخذہ ہوتا خواہ ہم بھی دوسرے مقام پر حکم دے جاتے کہ اونہین روکو
پس مراد یہ ہی کہ کفار کو آنے کے ممانعت ہی وہ نہ آنے پائین اور اگر کفار سے مخاطب ہین تو
کیا مضائقہ اسلیے کہ تعظیم حرم حقوق اسلام سے ہی اور حقوق ومعاملات مین کفار باتفاق
مخاطب ہین **چہارم** خوف فقر کی تفسیر یہ ہے کہ اطراف کے لوگ مکے مین آتے اور
حج کرتے باہم خرید وفروخت بھی ہوتی مکے والے فائدہ پاتے اس حکم سے اہل مکہ گھبراتے تو ارشاد
ہوا گھبراؤ نہین ہم تمکو فتوحات متکاثرہ ونذر وتحائف مؤمنین یا حج اہل اسلام سے مالدار کردینگے
اور یہ ایک معجزہ ہی قرآن کا کہ اہل مکہ ہمیشہ خوش عیش کفار کے اعانت سے بے پروا ہین

قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ
لڑو اونسے کہ نہین ایمان لائے اللہ پر اور نہ پچھلے دن پر اور نہین حرام جانتے جسے حرام بنایا اللہ اور رسول نے اور

وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ اُوتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ
اور نہین قبول کرتے دین حق کو اونمین سے کہ دیے گئے کتاب یہان تک کہ دین جزیہ

عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُونَ۝
ہاتھون سے اور وہ خوار ہون

لڑو اونسے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان نہین لاتے اور اللہ ورسول کی حرام کی ہوئی کو حرام
نہین جانتے اور دین حق پر نہین چلتے اور اہل کتاب سے ہین اونسے لڑو یہان تک کہ
جزیہ گزار بنجائین اور اپنے ہاتھون سے بحالت ذلت وخواری ادا کرین (لا یحرمون)
سے مراد تکذیب احکام اور دین حق سے یہی دین اسلام ہی جزیہ ایک مالی عذاب ہی
جو کفار پر بجائے بدنی عقوبت یعنی قتل وقید وغلامی کے معین کیا جاتا ہی پس نہ جہاد کی غرض
خونریزی وقتال ہی نہ جزیہ کا حاصل جمع مال بلکہ یہ اعلیٰ درجے کی تدبیر ہی جس سے کسی با اقبال

قرار خطاب بکفار ومومنین

حکم قتال و جزیہ

ع ۵

دانشمند بادشاہ کو چارہ نہین ہوسکتا جسطرح لوہے کو آگ سے نرم کرکے کام لیتے ہین سرکش
باغی کو بہی تلوار سے زیر کرتے ہین پہر امن دیکر اسلام کی قوت خداپرستی کی عظمت اخلاق کی
خوبیان عدل وداد کی وقعت دکہاتے ہین تاکہ اثر صحبت سے دل نرم ہو اپنی ذلت اور اسلام کی
بالادستی دیکہکر شرماوین شاید راہ راست پر آئین **عن ید** کہا گیا مومنین سے متعلق ہی یعنی
بشکر انعام جان بخشی یا بمقابل دست زور وفتحیابی جزیہ ادا کرین اور کہا گیا کفار سے
متعلق ہی یعنی بحالت تذلل ہاتہون سے جزیہ پیش کرین اور فقہانے اسی طرف میل کیا
اور کہا کہ ذمی اگر جزیہ کسی کے ہاتہ بہیجے نلیا جاے **بحث** کہا گیا جزیہ کا حکم صرف
اہل کتاب کے لیے ہی کیونکہ آیۂ قتال عام ہی وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون
الدین کلہ للہ جب تک ایمان نہ لائین مارے جاؤ امن نہ پائین مگر اہل کتاب کو بشرط جزیہ
علیحدہ کرلیا پس بت پرستون کو یہ حکم شامل نہوگا مگر حنفیہ بلکہ جمہور اوسکے خلاف ہین اونکے
نزدیک تمام دنیا کے کفار اہل کتاب ہون یا بت پرست جزیہ دیکر امان حاصل کرسکتے ہین
البتہ جزیرۂ عرب نجاست شرک وبت پرستی سے محفوظ رکہا گیا ہی وہان جزیہ لیکر رہنے
کی اجازت ندینگی اور دلائل انکے یہ ہین **احمد** کہا بعض نے وقاتلوھم الخ کا عموم
آیت جزیہ سے منسوخ ہی یعنی جزیہ گزار کو قتل نکرو **ف** ممکن ہے کہ فتنہ بمعنی تمرد وسرکشی ہو
اور دین سے اطاعت مرادلیجاے پس جب ذمی وجزیہ گزار ہوا نہ تمرد رہا نہ عدم اطاعت
اب قتل اوسکا جائز نہوگا اس تقریر سے دونو آیتون مین مطابقت ہی ضرورت نسخ نہین اور
جبکہ آیۂ قتال اجماعاً مخصوص ہی بچے عورتین سدروپش ۔ شیخ فانی یہ سب معاف رکہے گئے ہین
صلح سے بہی امن جائز ہی اور اصحاب کبار نے مجوس سے جزیہ منظور فرمایا مغیرہ نے آنحضرت سے
روایت کی کہ مجوس فارس ایمان لائین یا جزیہ دین پس بحکم قیاس اہل کتاب اور دوسرے
کفار ملت واحدہ سمجہے گئے اور سواے احکام مخصوصۂ منصوصہ کے ایک حال پر اوتارے گئے
اہل کتاب کا جزیہ نصاً اور دوسرے کا فرون کا قیاساً یا بطور تعامل اصحاب کبار ثابت ہوگا
ہدایہ جزیہ اگر بطور صلح ہی تو جو طی ہو ورنہ غنی سے اڑتالیس درم اور متوسط سے چوبیس
درم اور محتاج پیشہ ور تندرست سے بارہ درم سالانہ لینا چاہیے اور کہا امام شافعی
نے غنی ومفلس برابر ہین معالم بعض یہود نے کہا کہ ہم آپ پر ایمان کیونکر لائین آپ
عزیر کو ابن اللہ نہین جانتے اونکی تردید مین ارشاد ہوا

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم

اور کہا یہودنے عزیر بیٹے اللہ کے اور کہا نصاری نے مسیح بیٹے اللہ کے یہ کہنا انکا

بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ

اپنے مونہوں سے ہو مشابہ ہوتے ہین بات سے اونکی کہ کافر ہوئے پہلے ہلاک کرے اونکو اللہ کہان پھیرے جاتے ہین

یہود نے کہا عزیر اللہ کے بیٹے ہین اور نصاری نے کہا مسیح اللہ کے بیٹے ہین یہ انکا منہ سے بکنا ہی انکی باتین اگلی کافرون کی ایسی ہو گئی ہین (یعنے انہین نہ اسکا علم ہے نہ یقین نہ دلیل صرف بطور تقلید باطل سنی سنائی کہا کرتے ہین اسلیے کہ نہ کتب آسمانی انکے شاہد نہ عقل سلیم اسپر مؤید صرف جہل اور ہٹ ہی) اللہ تعالی انہین ہلاک کرے یہ کہان بہکے جاتے ہین دلائل موجود ہین اور بے خبر علوم پاس ہین مگر غور ہے نہ نظر معالم منہ سے کہنا اہل معانی کے نزدیک بمعنی قول زور آیا ہی اور قاتلہم سے کمال تعجب مراد ہے کہ جب عمالقہ بنی اسرائیل پر غالب آئے اونکے علما و سلحا کو قتل و قید کیا حضرت عزیر بچ رہے تھے جو اونکے حال پر رویا کرتے یہان تک کہ آنکھونکی پلکین جھڑ گئین ایک دن کسی عورت کو دیکھا کہ وہ قبر کے پاس روتی تھی ہاے روٹی دینے والے ہاے کپڑا پہنانے والے حضرت عزیر نے کہا اس سے پہلے تجھے کون روٹی کپڑا دیتا تھا بولی اللہ آپنے فرمایا پس اللہ تو زندہ و قائم ہے مرتا نہین عورت نے کہا تجھے یہ علم کسنے سکھایا فرمایا اللہ نے کہا پھر بنی اسرائیل کے علما اور انعدام علم پر کیون روتے ہو یہ سمجھے کہ کوئی امر ہے پھر انہین بطور الہام معلوم ہوا کہ فلان نہر پر جا کر غسل کرو اور دو رکعتین پڑہو وہان ایک شیخ ملیگا جو کہلائے کہا لینا آپ گئے شیخ غیب نے اونکے منہ مین تین بار شعلے کے ایسے چیز کہلائی اور آپکا علم وسیع ہو گیا بنی اسرائیل سے کہا کہ مین توریت گم گشتہ لایا ہون اونہون نے تکذیب کی آپنے پورا نسخہ لکھدیا جب بعض علماے یہود دشمنون سے بچ کر آئے اور گڑے چھپے ہوے نسخے توریت کے نکالکر ملائے حرف حرف صحیح تہا بعض جہلا ابن اللہ کہنے لگے اور آپکے مر کر زندہ ہونیکا قصہ صفحہ (۲۰۴) جلد اول مین گزر گیا وہ قرآن سے مفہوم ہوتا ہی ربط یہود و نصارا کے جہل و ضلالت کا سبب بیان فرمایا

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ

بنالیے اپنے علما کو اور درویشونکو رب سوای اللہ کے اور مسیح ابن مریم کو

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○
اور نہین حکم کیے گئے مگر یہ کہ عبادت کرین معبود واحد کی نہین کوئی معبود مگر وہی پاک ہے وہ اوس سے کہ شرک کرتے ہین

ان لوگون نے اپنے علما اور پیرون اور حضرت عیسیٰ کو خدا کے سوا پروردگار بنا رکھا ہے حالانکہ انھین حکم یہی کیا گیا ہے کہ صرف معبود واحد حضرت صمد لم یلد ولم یولد کی غلامی کرین اور نہین کوئی معبود مگر وہی پاک اور منزہ ہے (ان تمام افترا پردازی اور صفات مجازی سے) جو کچھ اوسکے ساتھ شریک کرتے ہین ف تفسیر آیت مین کئی بحثین ہین اول عطف مسیح کا احبار پر شمولاً نہین تقسیمًا ہے یعنے یہود نے احبار کو اور نصاریٰ نے رہبان اور مسیح کو رب بنالیا دوم رب بنانے سے اگر حقیقی معنے مراد ہین تو رہبان و احبار مین ثبوت مشکل جیسا کہ انکار عدی بن حاتم سے ظاہر ہے اور اگر رب بمعنے وجب الاطاعت لیا جاے جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا تو اطاعت مسیح پر جو نبی مرسل ہین الزام لازم نہ آئیگا فرمایا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ - حدیث کہا عدی بن حاتم نے کہ مین (جب نصرانی تھا قبل ایمان) حضور مین آیا اور میرے گلے مین صلیب لٹکتی تھی آپ اوسوقت یہی آیت پڑھتے تھے مینے عرض کی ہمتو علما کی پرستش نہین کرتے فرمایا کیا انکے حرام بنائے ہوے کو حرام اور حلال بنائے ہوے کو حلال نہین جانتے (یعنے بدون سند و استنباط کلام خدا و رسول) مینے کہا ہان یا رسول اللہ جانتے ہین فرمایا یہی رب بنانا ہے - اور اگر علما مین رب بمعنے واجب الاطاعت اور حضرت مسیح مین بمعنے ابنیت مراد ہو تو لازم آئیگا جمع حقیقت و مجاز مین جو اصولاً ممنوع ہے جواب - عموم مجاز ہے یعنے عاملوهم معاملة المربوب مع الارباب وہ معاملہ کرتے تھے جو مربوب اپنے ربسے کرتے ہین پھر یہ معاملہ علما سے وہی تقلید جامد ہے اور حضرت مسیح سے ادعاء ابنیت - مراد ربوبیت اعتباری التزامی ہے - حضرت مسیح مین اسلیے کہ انکو ابن اللہ بنایا اور اس ابنیت مین ربوبیت لازم اور معتبر ہے اور احبار و رہبان مین اسلیے کہ وہ جیسے چاہین اللہ اور ابن اللہ بنا دین جسے چاہین حرام یا حلال ٹھہرا دین بے تردد بلا نظر انکی اطاعت کیجاے اور ایسے بھی ربوبیت لازم و معتبر ہے ہان یہ وصف مسیح مین ذاتی اور رہبان و احبار مین عارضی تھی جسمین کچھ حرج نہین ہوتا سوم مسیح احبار پر معطوف ہے نہین بلکہ جملہ مستقلہ ہے بحذف فعل اتخذو بقرینہ عاطفہ یعنی اتخذوا المسیح بن مریم ربًا صفت باطل جیسا کہ فرمایا اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ یہان مطلق اتخاذ ظلم نہین بلکہ اتخاذ موصوف بوصف ممنوع یعنی معبودیت ظلم ہے اس تقریر سے یہ تمام تکلفات دور ہوجاتے ہین - التقدیم مفعول ثانی جو قائمقام خبر وصف ہے مفعول اول پر تحلل مفعول ثانی دو اول مفعولون مین معنے رب بجسب تفسیر حدیث مذکور بلا تکلف ثابت ہونگے یعنے علما کو مطلقًا واجب الاطاعت بنانا اسی تقسیم کی بھی ضرورت نہ رہیگی بلکہ یہود و نصاری دونون پر دونو الزام علما ہونگے یعنے تمنے علما کو واجب الاطاعت باطلہ اور مسیح بن مریم کو موصوف بوصف باطلہ بنالیا اتخاذ یہود کا باعتبار تکذیب نبوت و اتہام نسب حضرت مسیح ہے اور اتخاذ نصاریٰ کا بوجہ ادعاء ابنیت و انکار عبودیت و نبوت ہے - بہرکیف حاصل آیت یہ ہے کہ تم دونون نے ایک ایک امر قبیح اختیار کر لیا حالانکہ تمکو حکم یہی تھا کہ صرف معبود واحد کی اطاعت و پرستش کرو جسکے سوا کوئی معبود نہین اور جو تمام شرکا سے منزہ ہے مگر تمنے وہ امر اختیار کیا جو اسکے خلاف ہو کبھی علما کی اطاعت کی کبھی انکی توحید کو باطل کیا کبھی اسکے پیغمبر برحق یعنی مسیح بن مریم

کی نفی جو واحد حقیقی کی عبادت کیطرف اشتھے ہیں تو انکیہ انکا انصار نے خدا ہی بنالیا مضمون عبودیت و توحید
ہر جانین ثبوت ہوا مسئلہ اشارۃ النص سے واضح ہو کہ ایسی تقلید جسمین حکم خدا و رسول کی نسبت مرغی ملحوظ ہو باطل ہے۔
مسئلہ کسی کی ایسی تعظیم جو تعظیم الوہیت کے قریب قریب پہنچ جائے جائز نہین اور توضیح اسکی یہ ہو کہ اعتقاد کے کئی مرتبے ہین
اعتقاد وجوب باری تعالیٰ بالذات مقصود و سبب طفیل ہین وہی مراد و معبود ہے اعتقاد بحضرت رسالت۔ انمین وہم
خطا و غلطی سے حرام۔ حکم واجب العمل۔ اطاعت فرض تعظیم لازم مگر اسلیے کہ یہ بندہ مقبول معلم خیر ہین رسول ہین
نہ یہ کہ یہی مقصود اور یہی معبود ہین۔ تمام عالم کے سردار و مطاع مگر اللہ کے حضور مین عبد مجبور انکے قہر سے خائف اسکے
کرم کے امیدوار ہین۔ اعتقاد علمائے امت جیسے علمائے ربانی و اولیائے حقانی یہ آئینہ جمال پیغمبر مفسر احکام رب اکبر حق
بین و حق نما ہین معظم خلق محبوب و مقبول خدا ہین مگر بندہ مجبور محفوظ ہین معصوم نہین انکا قول و فعل بدون سند کتاب و
سنت نہ قابل حجت ہو نہ مستقل اعمل اسی قدر کافی ہو کہ ہم انکے مشتبہ اور خفی زلات سے کف لسان کرین اچھی تاویل اچھا
گمان کرین اگر غیب ان یا اللہ کیطرح قابل تعظیم جانینگے شرک فی الالوہیت ہو اور واجب الاطاعت ہر خطا سے معصوم جانینگے تو شرک فی النبوت ہوگا

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَ
چاہتے ہین کہ بجھاوین نور کو اللہ کے مونہون سے اپنے اور انکار کرتا ہے اللہ مگر یہ کہ پورا کرے نور اپنا

چاہتے ہین کہ اللہ کا نور منہ کی پھونک سے بجھاوین اور اللہ
اپنا نور بے پورا کیے نہ رہیگا چاہے برا مانا کرین کافر نور اللہ

لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝
اگرچہ برا مانین کافر

فرمایا مفسرین نے کہ استعارہ ہے دین حق یا اسلام یا قرآن پاک یا حضور اقدس سے ف حضور ہی ہین (نور اللہ) کما
صادق آتا ہو اسلیے کہ نور دوسری شے کو دکھاتا ہے اور خود ظاہر ہوتا ہو ایسے ہی ہمارے حضور قرآن و اسلام کے معلم و
مثبت و مظہر تھے اور یہ چیزین اپنے اظہار و اثبات مین آپکی محتاج اور آپ انسے بے پروا حق تو یہ ہو کہ ہمنے اللہ کو بھی اللہ جانا
تو حضور ہی کی بدولت ورنہ رب خالق جانتے تو ایسا ہی جیسا کہ فلاسفہ نے جانا اور قرآن کو کتاب اللہ اور
اسلام کو دین حق حضور ہی نے بتایا اور آپکا نور اللہ ہونا معاذ اللہ اس معنی سے نہین کہ جزو ذات یا
بعض صفات قدیمہ تھے بلکہ مثل روح اللہ کے یہ اضافت تشریفی ہو یا یہ کہ آپ بلا واسطہ غیر اللہ کے
نور سے نورانی کیے گئے ہین یا یہ کہ جسطرح نور طالب و مطلوب کے درمیان مین واسطہ دید
ہوتا ہے اور دونون سے تعلق مساوی رکھتا ہو حضور پر نور بھی اللہ اور اللہ والون کے درمیان
مین متوسط ہین اور حضرت قدیم و حادث ثانی دونو سے بلا واسطہ ملے ہوئے ہین شعر
صفات حق ہین کو ظاہر ہی مین یہ وہ مشرک ہے خدا سمجھے جو جی مین تمامی نور سے مراد
اظہار حقانیت اسلام و علوے کامل جسکی ابتدا حضور سے اور فروغ آپکے اصحاب سے

اور تکمیل امام مہدی اور عیسی علیہ السلام ہوگی تو تحقیقہ معلوم ہوا کہ یہ نور محمدی اور دین احمدی
دائمی ہے کبھی مٹائے مٹ نہ سکیگا افسوس کہ شیعہ آجتک ان دونوں کے ہونے کے نیم
منتظر ہین جیسے کوئی چھوٹا لڑکا مفلس باپ کے بہلانے سے بہلا رہتا ہو اور یار لوگ توڑ کے لوٹ
اور آئندہ بھی میدان انہین کے ہاتھ ہی اسلیے کہ انکا امام جوان جوان بہت جہان ہر دور کسی سے
خود غیبوالا ہے اوکے امام ہٹے دشمنون سے مخفی منتظر رفتنی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ
وہی وہ جسنے بھیجا رسول کو اپنے ساتھ ہدایت اور دین حق کے تاکہ غالب کرے اوسکو تمام دینون پر

وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ
اگرچہ برا مانا کرین مشرک

اللہ کی وہ ذات غالب ہے جسنے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام دینون پر اوسے غالب کردے اگرچہ مشرک برا مانا کرین رسول سے مراد ہمارے حضور ہین ہدی قرآن دین الحق اسلام ان دو لفظون سے اشارہ ہی کہ اسلام مین طریق عبادت وحسن معاملات ونظم سیاست سب کے سب ہین اور غلبہ سے مراد خواہ سلطنت اسلامی ہی جیساکہ فرمایا مجھے زمین کی مشارق ومغارب دکھائے گئے میری امت کا ملک وہان تک پہنچ جائیگا جو مجھے دکھایا گیا یا عام ہدایت ہی جیساکہ فرمایا کہ اللہ کسی گھر اور خیمے کو نہ چھوڑیگا جہان میرا دین داخل نہو یا یہ کہ اسلام ناسخ الادیان وغالب البرہان ہی

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ
اے ایمان والو بیشک بہت علمای یہود اور علمای نصارا البتہ کہاتے ہین مال آدمیون کے

بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
ناحق اور روکتے ہین راہ سے اللہ کی اور وہ جو جمع کرتے ہین سونا اور چاندی

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ
اور نہین خرچ کرتے اوسے بیچ راہ اللہ کی بشارت دیجیے اونکو عذاب دردناک کی

اے ایمان والو اکثر علماے یہود ونصارا آدمیون کا مال ناحق طور پر نوش کرجاتے ہین اور منع کرتے ہین اللہ کی راہ سے اور جو لوگ جمع کرتے ہین سونا چاندی اور خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے تو آپ اونہین دردناک عذاب کی خوشخبری سنادین کثیرا سے معلوم ہو کہ سب ایسے نہ تھے اکثر کی خرابی سبکو گھیر لیتی ہے یاکلون سے مراد قبضہ وتصرف ہین

لانا ہی کہانیکا لفظ مبالغۃً ارشاد ہوا باطل ناحق۔ طریق حرام۔ رشوت۔ چوری۔ مکر ابلہ فریبی۔ ظلم وغیرہ لیکن باعتبار علم ودرویشی کے باطل سے مراد یہ ہی کہ فیصلے رشوت لیکر ناحق کرتے۔ مال وجاہ کے طمع پر حکم حق چھپاتے ناروا کو روا بتاتے۔ فتوی غلط یا حق پر سکوت ہوتا یا اپنا تقدس اور علم حصول زر وعلوی مدارج کا ذریعہ ٹھہراتے کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ ہمارے زمانے کے ناموس وخاندان والے دیکھے جائین تو معلوم ہو کہ یہ آیت خاص وہین کی شان مین ہی تقوی وطہارت مین فرشتہ صفات اور مال مردم خوری مین شیطان کی سی دانتو کہات سے بظاہر دنیا ومافیہا سے قطع نظر مگر انہیما از بہر لقمہ تا بخن دوزنی یصدون اہل اسلام اور نبی علیہ السلام کی متابعت سے روکنا عوام کو بہکا ناحق کے طرف آنے نہ دینا آنحضرت کے اوصاف ونبوت سے وحشت دلانا جسطرح اب دنیادار عالم اور رنگی فقیر اپنی مریدون کو طلب حق واتباع شرع سے باز رکھتے ہین۔ یہ تو چاہتے ہی نہین کہ ہمارا معتقد دوسرے کی بات سنے کسی اور کو کچھ دے بلکہ اپنا بندۂ خاص بنانا منظور ہے حق نمائی کو آڑ بنا رکہا ہی ہمین کوئی روایت نہین ملی کہ اسلاف کبار اپنے کسی معتقد کو حق طلبی اور صحبت علما سے روکتے ہون بلکہ خود ترغیب دلاتے حق ڈھونڈھتے حق بتاتے آیت مین تین امر ہین ۱؎ یہود ونصارا کے پورے گمراہی اور یہ کہ امید اصلاح بہی مفقود ہی عموماً خدا کا بیٹا قرار دیا ہی عوام نے علما کو رب بنالیا ہی بڑون نے حرام خوری پر کمر باندہی ہی اب کون حق بتائے اور کسکی اصلاح ہو ع مژدہ باد اے مرگ عیسی آپہی بیمار ہے ٭ جس قوم مین خواص حرام خور حق پوش ہوجاینگے آپکو عوام سے بچوائینگے اونکی یہی حالت ہوتا ہی۔ افسوس کہ اسیکا آج اسلام کو بہی رونا ہی ۲؎ طمع زر وجمع مال وبخل کی مذمت اور سخاوت کی ترغیب ہی ۳؎ مسائل زکوۃ کی تصریح اور نہ دینے والون کی تفضیح۔ اور اسمین کئی بحثین ہین بحث اول (الذین) سے اہل کتاب ہی مراد ہین جیسا کہ امیر معاویہ سے منقول ہی یا ہر زکوۃ نہ دینے والا مخاطب ہی جیسا کہ ابوذر کا قول اور منشاء عموم حکم ہے اور یہی صحیح ہی بحث دوم آیت اختیار فقر وکمال سخاوت سے متعلق اور جمع مال وکثرت درہم ودینار کی حرمت ومذمت پر ناطق ہے پھر یہ علم منسوخ ہوگیا آیت زکوۃ سے جیسا کہ بخاری نے کتاب التفسیر مین عبد اللہ بن عمر سے اور صاحب تفسیر احمدی نے بعض مفسرین سے نقل کیا ہی اور اس بنا پر (کنز) اپنے لغوی معنو پر ہی یعنے مال مدفون وجمع کردہ اور جواب دیا گیا کہ آیت احکام زکوۃ سے متعلق

اور غیر منسوخ ہی (کنز) مجازاً بمعنے مال غیر مزکے مستعمل ہی جیساکہ مذہب ہی جمہور کا اور تمام
ہے مجتہدین و محدثین کا کہا بخاری نے مَا اُدِّيَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ جسکے زکوۃ دیجاے
وہ کنز نہین ہی اور استنباط کیا اسے احادیث صحیحہ سے اور در منثور مین آنحضرت سے
بھی روایت ہی کہ فرمایا جس مال سے زکوۃ دیجاے وہ کنز نہین پس کنز بمعنے مال غیر مزکی
خواہ حقیقت شرعیہ ہے خواہ مجاز بہر نوع وعید شدید منع زکوۃ پر ہے نہ جمع مال پر۔
اور آیات زکوۃ متعدد اور سابق ہین اس آیت سے جو آخر النزول سے ہی اور اونمین
جنت کے وعدے موجود ہین حالانکہ زکوۃ نہین ہے مگر غنی پر پھر اللہ تعالی نے اپنے نبی
کریم کو آیت مکی مین جو باتفاق اس سے مقدم ہے فرمایا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى
اور پایا آپکو مفلس تو مالدار کردیا اگر غنا پر وعید ہوتی تو نہ آپ کو عطا ہوتا نہ محل امتنان
مین مذکور۔ اور مال کو بہ لفظ خیر و فضل تعبیر فرمایا ہی اور حضور نے حضرت عثمان کو
جنگ تبوک مین تمام لشکر کے سامان کر دینے پر مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ
کی سند عطا فرمائی یہ دولت آپکو دولت ہی کے بدولت ہاتھ آئی اگر آپ مالدار نہوتے
تو نہ بیر رومہ کو خرید کر وقف کر سکتے نہ مسجد نبوی بڑھاتے نہ لشکر تبوک کے کارسازی ہوتی
پس ضرور ہوا کہ لفظ کنز کی تاویل کیجاے اور تاویل اولی ہے نسخ سے **بحث سوم**
ذہب و فضہ کے تخصیص سے کئی امر مفہوم ہوے ۱ زکوۃ مین اصل یہی ہین باقی انکے فروع
و تابع ۲ ذہب و فضہ لفظ خاص ہے کسی بیان و قید کا متحمل نہین پس زیور۔ برتن
بتر۔ سکہ جو ہو سبمین زکوۃ ہو گی ۳ اور اسوجہ سے کہ عام خطاب مین عورتین بھی داخل ہوتے
ہین عورتون کی زیور پر بھی زکوۃ ہے اور اسکی تحسین کی صاحب تفسیر کبیر نے حالانکہ وہ
شافعی ہین **بحث چہارم** آیت زکوۃ مجمل ہی تفسیر اوسکی احادیث سے کی گئی اور ممکن
ہی کہ قرآن سے بھی استنباط کیا جاے **وجوب زکوۃ** اسمین چار امر شرط ہین ۱ اسلام
اسلیے کہ نفقہ فی سبیل اللہ عبادت ہی اور انعام اسکا جنت اور یہ بے اسلام غیر معتبر ۲
عقل ۳ بلوغ۔ اسلیے کہ ترک مین وعید عذاب ہی اور عذاب بے فہم خطاب غیر ثابت اور
مجنون و صغیر قابل خطاب و عذاب نہین ۴ آزاد ہونا اسلیے کہ خرچ کا حکم غیر کے مال مین
نہین ہو سکتا اور مملوک مالک نہین ہوتا اور اسمین پانچ شرطین ہین ۱ نیت اسلیے کہ عبادت
ہے اور عبادت بے نیت باطل ۲ نصاب ۳ فراغ۔ اسلیے کہ کثرت جمع اور تمول کو چاہتا ہے

اور نصاب سے کم مین صاحب کنز ہونا ممکن نہین اور مال مشغول بحاجت کو کنز بنانا متعذر ہے ۱ نموشہ حولان حول اور یہ کلمہ ذہب و فضہ سے ماخوذ ہے اسلیے کہ یہ اور مالون سے بوصف نمو ممتاز ہین اور نمو کا حساب بدون اتمام سال موجب حرج ہے ۲ مسکین کو دے اور اسے مالک بنا دے یہ لام ملک و الفاظ قرآنی سے ظاہر ہے بحث پنجم ذہب و فضہ کی تخصیص باعتبار وصف نمو ہی اسلیے کہ سوائے نمو کے دوسرے اوصاف قابل وجوب زکوۃ نہین شکرانہ دیا دنعمت پر اور خرچ افزونی دولت پر مناسب ہی اور توضیح اسکی یہ ہی کہ تمام اموال دو قسم کے ہین (مقاصد) جیسے کوئی فائدہ متعلق ہو اور سواے چاندی سونے کے تمام چیزین مقصود ہین (وسائل) جنکا بڑا فائدہ یہی ہی کہ مبادلہ کیا جاے اور دوسرا اشیا کے حصول کے ذریعے ہین ۔ اور یہ چاندی سونا ہی پس یہ دو نو موضوع ہین تجارت و مبادلے کے لیے اور دوسرے مال کسی کام مین لانے کے لیے ہین اور کوئی نہ کوئی چیز ارزان ہوتی ہے رہتی ہے اوسکے اعتبار سے (چاندی سونا) نامی مان لیا گیا اور جبکہ اتمیاز و حساب اسکا ہر آنین مین دشوار تہا لہذا ایک سال جو ادنی مدت زمانہ ہی آسانی کے لیے معین ہوا پس علت وجوب زکوۃ نمو ہی اور نمو معتبر ہی سال مین قیاس مال تجارت اور سوائم مین بہی (وہ جانور مادہ و نر جو اکثر مفت چرے ہین) زکوۃ واجب ہی اسلیے کہ یہ مثل چاندی اور سونے کے ہین مبادلے اور افزونی مین اور حاجت خاص سے غیر متعلق ہونے مین نہین واجب سواے ان کے دوسرے مال مین اگرچہ لاکہو لکا ہو اسلیے کہ وہ نمو و تجارت کے لیے نہین ہین ف ظاہر بتا رہی ہے کہ ۱ کنز چاندی سونا ہی اور بخیل اسیکا حریص ہوتا ہے ۲ مال کثیر خصوصا چاندی سونا جمع کرنا اور اسکی حرص رکہنا اور بخل اختیار کرنا موجب عذاب ہے

يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ

اوسدن سلگائی جائیگی اوسپر آگ جہنم کی پہر داغے جائینگے اوس سے ماتہے اونکے اور پہلو اونکے اور پیٹہین اونکی

هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝

یہ ہی وہ کہ جمع کیا تمنے اپنی جانونکے لیے پس چکہو جو تہے تم جمع کرتے

یعنی عذاب الیم اوسدن ہو گا جب اوسے خزانے کو آگ مین گرم کرکے بخیلون کی پیشانیان اور پہلو اور پیٹہین داغے جائینگے (اور فرشتے کہینگے) یہ وہی ہے جسے تمنے جمع کیا تہا اپنے فائدے کے لیے پس آج چکہو (مزا اوسکا) جو تم جمع کرتے تہے در منثور ابوہریرہ نے

۱ ۔۔۔ الکنز ۔۔۔ ۱۲

آنحضرت سے روایت کی کہ وہ چاندی یا سونا جسکا حق ادا نہین کیا گیا تپر بنایا جائیگا اور دوزخ کی آگ مین گرم کرینگے اور قیامت کے دن جو پچاس ہزار برس کا ہی بخیل کی پیٹھ پہلو پیشانی اوس سے داغین گے اور یہ اوس وقت تک برابر رہیگا جب تک فیصلہ ہو کر جنت یا دوزخ کا حکم نہ ملے۔ اور ابن مسعود نے کہا کہ اسطرح عذاب نہو گا کہ ایک درم دوسرے درم سے چھو جاے بلکہ بقدر ان درہم و دینار کے اوسکے کہال وسیع کردی جائیگی کہا ابن عباس نے کہ وہ مال کہیگا مین وہی تیرا مال ہون جسکے لیے تو نے بخل کیا تہا مسلم ابوذر نے آنحضرت سے روایت کی کہ مال جمع کرنے والے پشت سے داغے جائینگے کہ پسلیوں سے نکل جائیگا اور گدی کا داغ ماتھے سے نکل جائیگا مشکوٰۃ ابوذر سے روایت ہی کہ مین آپ کی خدمت مین گیا آپ کعبے سے تکیہ لگائے تھے فرمایا هُمُ الْاَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وہ نقصان پانے والے ہین خدا کے کعبہ کی قسم مین نے کہا آپ پر میرے ماباپ تصدق ہون یہ کون ہین فرمایا وہ ہین جو مال بہت جمع کرتے ہین مگر وہ جسنے ہر طرف خرچ کرڈالا اور حضرت عایشہ سے مروی ہی کہ آنحضرت کے مرض الموت مین میرے پاس چھ یا سات دینار تھے آپنے مجھے حکم کیا کہ انہین خرچ کرڈالو مین آپکی بیمارداری مین مشغول رہے پھر آپنے مجھسے پوچھا کہ وہ دینار کیا کیے مینے عذر کیا کہ آپکی خدمت سے فرصت نملی آپنے طلب فرمائے اور ہاتھ مین رکھے اور کہا کیا تمکو گمان ہی کہ اللہ کا پیغمبر اللہ کے سامنے جاے اور یہ مال اوسکے پاس ہو (رواہ احمد) اور ابوہریرہ سے مروی ہی کہ حضور بلال کے پاس تشریف لے گئے اونکے پاس ایک ڈہیر خرمے کا دیکھا فرمایا اے بلال یہ کیا ہی کہا یہ مین نے جمع کیا ہی فرمایا تو ڈرتا نہین کہ قیامت مین اسکا دہوان دوزخ کی آگ مین دیکھے اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا خرچ کرڈال اے بلال اور رب العرش سے کم کردینے کا خوف نکر۔

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
بیشک گنتی مہینونکی پاس اللہ کے بارہ مہینے ہین کتاب مین اللہ کی وقت خلق آسمان

وَالْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ
و زمین سے اونسے چار حرام ہین یہ دین درست ہی پس نہ ظلم کرو اونمین جانو نپر اپنی

[illegible]

بیشک مہینونکا شمار اللہ کے نزدیک بارہ مہینے سے ہے کتاب اللہ یعنی لوح محفوظ یا حکم مرقوم
مین زمین و آسمان کی پیدایش کے دن سے اون مین چار حرام ہین یہ شمار و حرمت
دین درست و حساب صحیح ہی اسمین تجاوز بیشی و کمی اور نا فرمانبرداری سے اپنی جانون پر
ظلم نکرو الشہور سال اسلیے کہ عام ہی جملہ مہینونکو شامل اور بارہ سے زائد نکرا رسے
پس مراد اس سے سال کامل اربعۃ سے باحادیث صحیحہ و اتفاق علما۔ رجب۔ ذی قعدہ
ذی الحجہ۔ محرم مراد ہین دین سے خواہ طریق استوار و حکم پروردگار مراد ہی یعنی تمہارے
حسابات اور تعین ایام عبادات کے لیے یہی طریق درست قرار پایا ہی۔ اور اشہر حرم کے
تعظیم دین قویم ہے خواہ حساب مراد ہی جیسا کہ ذکر کیا صاحب تفسیر کبیر نے۔ بہر کیف یہ
حساب امر دینی ہے ظلم سے مراد (نسی) اور تغیر تبدل ہی اور یہی ظاہر و مناسب مقام ہی
یا گناہ و قتال وغیرہ پہر آیت مین کئی بحثین ہین شمار و تعیین واضح رہے کہ عالم اسباب
اور مقام عبودیت مین دو امر سب سے زیادہ ضروری ہین اول فصلون اور موسمونکا بدلنا
جس سے خزان و بہار سردی۔ گرمی۔ برسات۔ کیفیت لیل و نہار پیدا ہوا اور حسب
اختلاف طبائع و حاجات ہر کام کے لیے ایک وقت معین رہے دوم عرض حاجات
و ادا ے عبادات کے اوقات تاکہ حسن قبول و شرف رضا حاصل ہو محض آزادی کہ جب
جی چاہا کچھ کر لیا یا بالکل مجبوری کہ دفعۃً کوئی حکم آگیا باطل ہو گو یہ تمام تاثیرین وابستہ
مشیت خاص ہین کسیکو سر مو دخل نہین مگر ترحم بحال عباد و سلسلہ نظم عالم ایجاد ان سبکے
علامتین معین فرمائین اسطرح کہ جب حضرت شاہنشاہ مطلق چاہتا ہی کہ زمانے مین تاریکی
طاری ہو آفتاب کو حکم دیتا ہی کہ وہ ایک موزون اور معین روش سے طے مراحل کرتا ہوا
شبستان مغرب مین داخل ہو اور یہی رفتار اور قرب آمد آمد شب کی خبر دیتی ہے اسی پر
دوسرے وقتونکی تبدیل کا قیاس ہی مگر معاذ اللہ ایسا نہین کہ یہ تارے بیچارے خود
بجذب ذاتی و تاثیر مستقل کچھ کر سکتے ہین پس ہماری معاش کا سلسلہ گردش نجوم و
دور شمسیہ کے مفوض کیا اور ہمین اوس تبدل و تغیر کی وجہین بہی سمجھا دین تا انکی
طرح نہین بلکہ دیکھ بھال کر کام کرین اور غار تقلید سے عروج تحقیق پر ترقی کرین اور
اپنی رضا کا ضابطہ منازل قمریہ سے متعلق فرمایا اور اوسکے وجوہ و علل سے عوام کو اطلاع
ندے کہ مبادا دلیر ہون اور ہمارے رضا و ترحم کو متعلق بعلل و معلول بغرض جانکر سزاوار

عذاب دائم نبجائین اسی لیے جب صحابہ نے ہلال کے ماہیت پوچھی ارشاد ہوا تمکو اس سے کیا جان لو کہ تمہارے حساب اور حج کی گئی ہے آور یہ دعوی کہ فصلی حساب متعلق بالشمس ہے جمہور محاسبین وحکما کے نزدیک مشاہد وادیان سابقہ مین مسلم اور یہ بیان کہ اوقات عبادت قمر سے واسطہ رکھتے ہین قرآن مجید واحادیث واجماع امت سے ثابت اور یہ نہین ہو سکتا کہ شمسی جنتریون سے ہمارے اسلامی اوقات بدون تکلف بعیدہ وتغیر حقیقہ معلوم ہو سکین پس امور دین وشعار اسلام وحقوق عباد مین یہی قمری حساب مقبول ہوگا جیسا کہ فرمایا یہ حساب عنداللہ معلوم۔ لوح محفوظ پر مرقوم۔ اور طریق محمودی ہے۔ اور فصلی ضرورتون مین سال شمسی سے شمار اور استفادہ مباح رہا ورنہ یہ ارشاد کہ عدد سنین وحساب جاننے کے لیے شمس و قمر ہین بظاہر فائدے سے خالی رہتا احکام ۔ سال بارا ہی مہینے کا ہوتا ہے نہ کم نہ زیادہ پس لوند باطل ہے ۔ جبکہ باخبار صحیحہ و اجماع امت ثابت ہے کہ مہینا ۲۹ سے کم اور ۳۰ سے زائد نہین ہوتا تو ۲۸ یا ۳۱ وغیرہ کا حساب بہی غلط ہے ۔ سال کے ہونے زیادہ نہ ہوگا پس تعیین اوقات عبادات ومدت شرعیہ مثل عدت ووقت ادائے دیت وسال عمر و بلوغ وحقوق عباد جیسے تنخواہ ۔ کرایہ ۔ وعدہائے داد وستد مین دوسرے حساب پر مدار بدعت ہے اور گناہ ۔ اپنے معاملات مین اگر فریقین کسی دوسرے حساب پر اتفاق کر لین تو ان کے حق مین وہی حساب بدون کراہت کے معتبر ہوگا تاکہ حقوق مین اختیار اور معاملات مین وسعت باقی رہے ۔ اگر پہلے سے کوئی فیصلہ نہوا ہو تو دوسرے حساب سے حکم جائز نہوگا ۔ ولی وکیل متولی وقف ۔ وصی ۔ امین ۔ بدون اجازت وضرورت دوسرے حساب سے معاملہ کرین تو تصرف نافذ ہے اور نقصان مین ضامن مالک چاہے تو دعوی کر سکتا ہے اسلیے کہ گو یہ تصرف باختیار شرعی تہا مگر اس تبدیل کے لیے نہ کوئی ضرورت شرعی تہی نہ اذن پس اس خاص تصرف مین خائن اور ضامن ہوگا البتہ کچہ نفع ہو تو نہ مسترد ہوگا اسلیے کہ فریق ثانی کی رضا سے تہا اور نہ یہ متصرف خود پا سکتا ہے اسلیے کہ اسنے اپنے نفس کے لیے کیا ہی نہیں اور نہ معاملہ فسخ ہوگا اسلیے کہ تصرف مباح باختیار صحیح ہے پس مالک یعنی نابالغ یا موکل وغیرہ کے ملک مین جائز اور حلال طور پر آجائیگا ۔ گورنمنٹ کے اشتہار و قانون اور دستور العمل بدون اذن صریح ہماری حسابات مین موثر نہوگا اسلیے کہ

منصوص شرعی معروف تر ہین - صرف ہمارے رہنا - یا ضرورت فصلی موثر و معتبر ہے ۸ و مسلمانون کو دفتر حساب و تاریخ خطوط اور دستاویزات وغیرہ مین بھی اسلامی ماہ و سال لکھنا چاہیے ورنہ کراہت بلکہ شبہ بدعت سے خالی نہین ۹ البتہ مطابقت کے لیے دوسری تاریخ جائز ہے - سنا مین نے بعض مشائخ سے کہ وہ تاریخ اسلامی کو مقدم و مراد وقت لکھنا پسند کرتے تھے بلکہ یہ مقدم و اصل اور دوسرے موخر و تابع ہونا ا علم حساب اور بقدر ضرورت فن نجوم سیکھنا مستحب ہے ۱۱ احساب عند اللہ علم شریف ہے لطیفہ بعض اوقات مین برکات خاص عطا ہوے ہین لطیفہ دنیا معین و مزرع آخرت ہے جسطرح آفتاب روشن گر قمر لطیفہ قمر بشرف خدمت دینے مرتبے مین آفتاب سے ممتاز ہے اشہر حرم جمہور کے نزدیک انمین لڑائی شروع کرنا حرام تہا مگر یہ حکم منسوخ ہوگیا - اور محققین اوسے غیر منسوخ جانتے ہین اور ایسا ہی سنا مین نے اپنے مولانا رحمہ اللہ سے مسئلہ اگر دشمن پہل کرے تو لڑنا باتفاق جائز ہے مسئلہ اگر پہلے سے لڑائی ہو رہی ہو تو ماہ حرام کے آنے سے موقوف کر دینا لازم نہین مسئلہ اگر ظن غالب ہو کہ دشمن موقع تلاش کر رہا ہے یا مقدمات جنگ دونو جانب سے مہیا ہون تو بھی یہ جنگ ابتدائی اور ممنوع نہوگے

وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ۝

اور لڑو مشرکون سے سب کے سب جیسے وہ لڑتے ہین تمسے سبکے سب اور جان لو بیشک اللہ ساتھ ہے پرہیزگارونکے

مشرکون کو سب ملکر اور جسطرح وہ مل جل کر تمسے لڑتے ہین اور جان لو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتھ ہے اگر یہ قتال تمہارا بحسب احکام الٰہی ہوگا مدد ملیگی احمدی و کبیر جمہور یہ آیت ناسخ حرمت قتال ماہ حرام بتاتے ہین ۱۲ اسلیے کہ اسمین قتال کسی وقت کے ساتھ خاص نہین اور ممکن ہے کہ کہا جاے ۱۳ جملہ آیات قتال مخصوص ہین تو اسکی تخصیص بھی مشکل نہین ۱۴ (کما) بمعنے (اذا) ہے یعنے جب وہ لڑین پس نہ خلاف ہے نہ نسخ مسئلہ کافہ سے سمجھا گیا کہ ۱۵ بوقت نفیر جہاد جمع ہو جانا چاہیے ۱۶ فوج شرط ہے ۱۷ لڑائی مین چاہیے ایک ایک بہادر نکلے خواہ ایکبارہ ہا ہو چکا جائز ہے

إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ ۖ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحِلُّونَهُ عَامًا وَيُحَرِّمُونَهُ عَامًا

یعنیں تاخیر کفر زیادتی کفر مین بہکائے جاتے ہین اسکے وہ جو کافر ہوے حلال کر لیتے ہین ایک برس اور حرام ٹھہرا لیتے ہین ایک برس

لِيُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فَيُحِلُّوا مَا حَرَّمَ اللَّهُ ۚ زُيِّنَ لَهُمْ سُوءُ أَعْمَالِهِمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ ۝

تاکہ موافقت کرین گنتی اوسکی کہ حرام کی اللہ نے پس حلال کر لیتے جو حرام کیا اللہ نے اچھی کر دکھائی گئی انکو بُرے کام اونکے اور اللہ نہین ہدایت کرتا قوم کافرونکی

لنسی تاخیر یا نسیان۔ توضیح اسکے مفسرین نے یون تحریر فرمائی کہ عرب باتباع ابراہیم علیہ السلام عربی مہینون کے پابند تھے مگر جب تین ماہ برابر ماہ حرام ہوتے اور لڑائی کی ضرورت پڑتی یا حج ایسے موسم مین آتا کہ سفر و تجارت نہو سکے تو بقاعدہ شہور شمسیہ بدل ڈالتے محرم کو حلال اور صفر کو حرام یا ذی قعدہ کو حج اور ذی حجہ کو خالی کر دیتے اس پہیر بدل کو (نسی) کہتے۔ یعنے اپنی جگہ سے ٹل گئے حساب بدل گئے ابو سعود چنانچہ حضرت ابو بکر نے حجۃ الوداع سے پہلے جو حج کیا وہ ماہ ذی قعدہ مین تہا معالم کہا مجاہد نے ہر مہینے مین دو دو برس حج دور کیا کرتا اور بوجہہ حساب شمسی تیسرے برس ایک مہینا بڑھجاتا لہذا اسکی ممانعت فرمائی اور کہا کہ سال بارہ ماہ کا ہی اور یہ لنسی کفر مین بڑہائی گئی اس سے کفار بہکائے جاتے ہین ایک ماہ کو ایک سال حرام دوسرے سال اوسیکو حلال بنا لیتے ہین تا کہ مطابقت اور تکمیل کر دین اللہ کے حرام کئے ہوئی وقتونکی (یعنے مثلاً محرم کو حلال کرکے صفر سے اوسکی گنتی پوری کر دین) اونکے برے کام اون کے آنکہون مین اچھے دکہائے گئے ہین اور اللہ کفار کو رہنمائی نہین کرتا اب یہ خود پسندی اور گمراہی کیونکر چہوٹی بخاری اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آنحضرت نے حجۃ الوداع مین فرمایا کہ اب زمانہ ویسا ہی ہو گیا جیسا بروز خلقت زمین و آسمان تہا یعنے اونکا بدلا ہوا حساب درست کر لیا گیا یہ حج آپکا ذی الحجہ مین واقع ہوا اوسدن سے آجتک حساب صحیح دائر و سائر ہی اور رہیگا مسئلہ اوقات عبادت کو بدلنا حرام اور دوسرے وقت اونکی جگہ قرار دینا بدعت ضالہ ہے مسئلہ قضا سے صرف بار وجوب اوتر جاتا ہی ثواب ادا نہین ملتا اسلیے کہ عبادت فرض مین دو جانب ہین ۱ وجوب یہ ذمہ داری قضا کر لینے سے بہی اوتر جاتی ہے ۲ ثواب و قبول یہ انعام رضا پر موقوف تہا اور اوسکے علامات وہی ایام و اوقات معینہ ہین پس دوسرے وقتون مین ملنا مشکل مسئلہ اوقات سنن و ادعیہ یا عورہ کے برابر دوسری عبادتین نفل و اذکار و اوراد نہین ہو سکتین اسلیے کہ اون مین علامت قبول وہی تعلیم موجود ہی اور اون مین مجہول و مفقود قیاس النسی کی ممانعت کی دو علتین ہین ۱ تعین شرعیہ کا باطل کرنا ۲ مجرد رائے سے غیر منصوص کو منصوص مین داخل کرنا پہلا وصف موجب حرمت اور دوسرا بدعت ہی جہان دو نون جمع ہون وہ بعینہ لنسی ممنوع ہے جیسے زکوٰۃ ترک کرکے دوسرے نذر و نیاز یا مصارف لازم ٹہرالینا اور جہان ایکہی وصف ہی حرمت یا بدعت کا الزام قائم ہے

پس ۱۰ ایسی گوشہ نشینی کہ حضور جمعہ جائز نسمجھا جاوے۔ کسیکی ایسی تعظیم کہ مشابہ طواف کعبہ
واحرام حج یا حرم مکہ کے ہو۔ عمداً نماز کا وقت ٹال کر قضا پڑھنا۔ نہانے کے عذر بارہویں
دن چڑھے تک منتظر رہنا۔ بعذر مصنوعی رمضان میں قضا اور کسی آسان فصل میں ادا۔
مباح امور کو واجب یا موجب ثواب بنا لینا ممنوع ہی ف۔ چونکہ زیادہ تر بدعت کے مشابہ ہی
لہذا معلوم ہوا کہ بدعتی کی ہدایت مشکل ہی اور کیونکر ہو وہ تو آپ کو بڑا نیک جانتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ
اے ایمان والو کیا ہی تمکو جب کہا جاوے تمسے نکلو راہ میں اللہ کی بوجھل ہوجاتے ہو تم طرف زمین کے

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ
کیا خوش ہوئے تم حیات دنیاوی پر آخرت سے پس نہیں فائدہ حیات دنیاوی کا آخرت میں

اِلَّا قَلِيْلٌ ۝ اِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا
مگر تھوڑا اگر نہ نکلوگے عذاب کریگا تمپر عذاب دردناک اور بدلدیگا قوم دوسری کو اور نہ

تَضُرُّوْهُ شَيْـًٔا ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
بگاڑ سکوگے تم اوسکا کچھ اور اللہ اوپر ہر شی کے قادر ہے

مفسرین متفق ہیں کہ یہ آیتیں جنگ تبوک سے تعلق رکھتے ہیں ماہ رجب ۹ھ ہجری میں
جب آپنے جنگ طائف سے فراغت پائی اور مدینے میں آئے معلوم ہوا کہ ہرقل شاہ روم
نے ایک زبردست لشکر بغرض مقاتلہ مومنین عرب بھیجا ہی ارشاد ہوا کہ لشکر اسلام میں کر بیجا
ہوجائے پیشقدمی کرنے والا اپنے بستر ہی کو مدفن پائے یاران جانثار مہاجرین و انصار
تیار ہوئے چونکہ گرمی سخت تھی اور اصحاب تہیدست نہ زاد میسر نہ راحلہ ممکن۔ باغ پر بار
میوے تیار۔ ان تمام وجوہ سے دلوں میں سستی آئے اور چاہا کہ یہ سفر دراز اس لوہ
اور دھوپ میں ملتوی رہے باغوں کی ٹھنڈی ہواؤں اور سایوں میں بسر ہو خطاب
سراپا عتاب نازل ہوا۔ اے ایمان والو تمکو کیا ہو گیا ہی کہ جب تمسے کہا جاوے کہ اللہ کی راہ
میں جہاد کو نکلو زمین میں بوجھل ہو جاتے ہو قدم آگے نہیں بڑہاتے کیا تمنے حیات فانی
اور دنیاوی زندگانی پسند کر لی اور آخرت کے طلب و جستجو نہیں رہی اگر ایسا ہے تو
حیات دنیاوی کا فائدہ بمقابل آخرت بہت ہی کم کالعدم ہے اگر تم نہ نکلوگے اللہ تمپر
دردناک عذاب کریگا (دنیا میں یا دین میں) اور بدل دیگا دوسری قوم جو تمہارے سوا ہو

اور تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکوگے اللہ ہر امر پر قادر ہے **ف** آیت مین کئی امر ہین ۱ قتال
کی رغبت اور حیات دنیا سے نفرت ۲ اور در صورت تساہل و عدول حکمی عذاب اور
معزولی دوسرون کی سرفرازی ہی ۳ تمہاری مخالفت سے اللہ اور اوسکے انتظام مین
کوئی خلل نہ پڑیگا وہ اپنا کام جسطرح چاہے کرسکتا ہے اوسے ہر شے پر قدرت ہی معالم
ایک قبیلہ عرب نے ہمراہی سے انکار کیا عذاب امساک باران مین گرفتار ہوے
اور اوس قوم مین جنہیں بدلنے کا ذکر ہی اختلاف ہے کہا گیا اہل فارس ہین
اور کہا گیا اہل یمن ہین **ف** بات یہ ہی کہ عذاب عام ہے دنیاوی ہو یا دینی اور ضرور
ہے کہ امام کا نافرمان سمقابلہ دشمن سے روپوش دنیا مین ذلیل مفلس مجبور ہو اور
آخرت مین بھی سزاوار ہو اور ایسے ہی فارس و یمن کے تخصیص کے کوئی وجہ نہین
اللہ جسے چاہے سرفراز فرمائے مگر اصحاب سے نہ عذر و سستی ہوئی نہ دوسری قوم
اونکی جگہہ پانیکے بلکہ اونکی جگہ اونکا نظیر بھی پیدا کرنا غیرت الٰہی نے منظور نہ فرمایا مسئلہ امام جب
حکم دے اطاعت واجب ہی مسئلہ مصالح ملکی مین امام کا مقابلہ جائز نہین ہان مشورۃً عرض کرنا بہتر ہی

إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي
اگر نہ مدد کروگے رسول کی پس تحقیق مدد کی ہی اوسکی اللہ نے جب نکالا اوسے اونھون نے جو کافر ہوے کہ وہ دوسرا تھا دو کا جب وہ دونون

الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَ
غار مین تھے جب کہا رسول نے اپنے ساتھی سے نہ رنج کر بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر اوتارا اللہ نے سکینہ اوسپر اور

أَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ ۗ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ
مدد دی اوسکی ایسے لشکر سے کہ نہ دیکھا تم نے اوسے اور کردی بات اونکی جو کافر ہوے نیچی اور بات اللہ کی وہی اونچی ہی اور اللہ غالب ہی حکمت والا

ثانی اثنین جب دو ہون تو ہر ایک شخص اوس مجموعی کا دوسرا سمجھا جائیگا
سکینہ سکونت و اطمینان و یقین کامل اور یہ نور و ایمان اور فہم عرفان ہی اور ایک قسم کے
فرشتے ہین جنکا نام سکینہ ذاکر و قاری پر اونکا ظہور ہوتا ہے جنود سے مراد ملائکہ جو
بدر مین اوترے یا اعانت غیب بدون اسباب کے لوگو اگر تم نہین مدد کرتے رسول کے

ان لا تنصروه [illegible] ثانی اثنین [illegible] اذ هما [illegible] اخرجه [illegible] اذ یقول [illegible]

(تو کیا پروا ہے) پس مدد کر چکا ہی اوسکی اللہ جب اوسے کفار مکہ نے وطن مالوف سے
بے یار و بیکس نکالدیا درانحالیکہ وہ رسول دو کا دوسرا تھا یعنے ایک ابوبکر دوسرا ہمارا پیغمبر
اور تمام قوم مخالف جب یہ دونو غار ثور مین مخفی تھے اور قوم در غار تک آگئی تو ہمارا رسول
اپنے ساتھی ابوبکر کو تسکین دلاتا تھا کہ میری بیکسی پر حزن و ملال نکرو اللہ ہم سب کے
ساتھ ہے پھر اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر یا اونکے دوست ابوبکر پر اپنا سکینہ نازل فرمایا اور
جنگ بدر مین ایسے لشکر سے مدد کی جسے تم نہین دیکھ سکتے اور کفار کی بات پست اور
اللہ کی بات اونچی ہوگئی اللہ غالب ہی جو چاہے کرے حکمت والا ہی اوسکے کامون مین خامی
اور نقص کی گنجایش نہین واضح رہی کہ آیت مین ۱ تعلیم ہے کہ کبھی یہ نسمجھنا ہم کچھ
کر سکتے ہین اللہ اپنے کامون مین کسیکا محتاج نہین تمہاری شرکت تمہارے ہی مراتب
بڑہانے کے لیے ہے ۲ وعدہ کہ اللہ اپنے دین اور پیغمبر کی مدد ضرور کریگا کوئی شریک ہو
یا نہ ہو اور اوسکے متعلق ایک واقعہ غار ثور دوسرا قصہ جنگ بدر ذکر فرمایا تاکہ آیندہ
ایسی ہی امید رکھین ۳ طریق نصرت کبھی محض بیکسی مین محافظت رہے جیساکہ
غار ثور مین ہوا اور کبھی فرشتے بھیجے جسطرح بدر مین ۴ آنحضرت کے سچے معین خادم
کی مدح و ثنا۔ اور توضیح اسکی یہ ہی قصہ غار جب قریش نے حضور کے قتل پر اتفاق کیا اور آپ
مع ابوبکر غار ثور مین اگرچہ چھپے کفار نشان قدم ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے آگئے اور پتا بتانے والے
نے کہدیا کہ آپ یہان سے آگے نہین بڑہے دیکھا تو غار کے در پر مکڑی نے جالا لگایا تھا اور کبوتر
نے گھونسلہ بناکر انڈا دیا سمجھے کہ آدمی کا یہان گذر نہین ہوا مایوس واپس آئے بخاری
جب کفار سر پر آگئے تو حضرت ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ لوگ پاؤنکی طرف دیکھین تو ہمکو
دیکھ لین فرمایا مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا اون دو آدمیون کی نسبت تمہارا کیا گمان ہے
جنکا تیسرا اللہ ہو یعنی اللہ اونکا معین اور ساتھی ہو روضۃ الاحباب مین ہے کہ غار کے گرد دم
دار دیکھکر ابوبکر کو حضرت کی تکلیف پر رنج ہوا بہر حال آپنے تسکین دی کہ بے غم رہو اور آپنے
کبوتر کو دعا دی اوسکی نسل ابتک حرم مکہ مین شکار و آزار سے بیغم بسر کرتے ہین درمنثور
آپنے فرمایا کہ مکڑی کو نہ مارو یہ اللہ کا لشکر ہے کہا ابو نعیم نے جب طالوت داؤد علیہ السلام کی
جستجو مین تھا مکڑی نے آپکو جالے مین چھپایا اور حضور کے لیے بھی اوسکی خدمت مقبول ہے
منقول ہی کہ جب آپ غار سے نکلکر مدینے کی طرف چلے سراقہ گھوڑا دوڑاکر آپہنچا حضور نے

بنگاہ تیز دیکھا زمین نے گھوڑے کے پاؤن نگل لیے سراقہ چلا یا عذر کیا آپ کے ترحم سے جانبر ہوا
اور بدر مین فرشتونکا آنا کفار کی شکست مذکور ہو چکی فرمایا کہ جب ان حالون مین ہمارا پیغمبر
غالب رہا اور دشمن کچھ نکر سکا تو اب کسیکے پہلو تہی سے کیا بگڑیگا فضائل ابو بکر صدیق یہ امر
آپ ہی کے لیے خاص ہو کہ قرآن مین ۱ اس تصریح سے کہ کسیکو مجال انکار نہو ۲ اوس تفصیل
سے کہ گنجایش تاویل نرہے ۳ اس تقریر سے کہ دوسری طرح اوسکے ہم پلہ نہو سکے مذکور ہوا۔
اس امر پر اجماع ہو کہ غار سے غار ثور اور اخراج سے سفر ہجرت اور صاحب سے ابو بکر مراد ہین جو
خبر ہے اسمین ارادہ عموم بھی باطل ورایک ہی بار ایسا ثابت ہونے سے شک و تردد جبل زائل
نہ مخالف کا خلاف نہ موافق کا اختلاف مراد آیت ظاہر وصاف ہی پس اول آپکا صاحب رسول
و مونس پیغمبر ہونا اور اوس معیت اور سکینی مین جو رسول اللہ کے لیے تہی جسکا احسان جتایا گیا
شریک رہنا اس قطعیت سے ثابت ہی کہ منکر کو ایمان کی خیر منانا چاہیے دوم آپ ناصر پیغمبر و
منصور من اللہ ہین اسلیے کہ آپکی صحبت کو ذکر نصرت مین بیان فرمایا اور آنحضرت کو منصور قرار
دیکر ابو بکر کو شریک کر دیا پس آنحضرت عبارۃً منصور ہین اور ابو بکر اشارۃً چنانچہ یہ دونو وصف
تمام اصحاب سے بڑھکر آپسے ظاہر ہوے ابتدای نبوت سے آخر تک مال۔ جان اولاد کا تصدق
کرنا محتاج بیان نہین ہر بزم و رزم مین موجودگی ثابت ہی جب حضور نے انتقال فرمایا اور اطراف
عرب مین مدعیان نبوت اور اصحاب ردت نے سر اوٹھایا جسکی تصریح صفحہ (۷۰۵) جلد اول مین
گزرے اصحاب دم بخود تھے دلیر و مدبر متحیر کیا کرین اور کیا نکرین مگر اللہ کے شیر دل اور جانشین
پیغمبر نے وہ نشان جو فتح شام کے لیے دست مبارک نبوی سے باندھا گیا تھا شام کی طرف روانہ کرکے
رومیون کو دفعۃً چونکا دیا اور بنفس نفیس اعراب خانہ خراب کے گوشمال کی طرف توجہ فرمائی یہ بیدریغ
کی نصرت تہی جسکی نسبت حضرت علی نے فرمایا وَاللهِ لَئِنْ اُصِبْنَا بِكَ لَا يَكُوْنُ لِلْاِسْلَامِ نِظَامٌ
قسم خدا کی اگر ہمپر آپکی مفارقت کی مصیبت پڑے تو اسلام کا انتظام نہو سکیگا اور بعض اصحاب سے
بھی منقول ہے کہ اگر ابو بکر نہوتے تو دین حق نظام نہ پاتا پھر فتوح متواترہ و شکست قیاصرہ و
اکاسرہ کیسے منصوریت تہی سوم اللہ نے آپکو اپنے محبوب کے لقب و رمعیت مین ایسا شریک کر دیا
کہ امتیاز ممکن نہین (ثانی اثنین) ہر ایک دو کا دوسرا تہا پس یہ مبارک لقب پیغمبر اور ابو بکر
دونو کے لیے ہو اور ایسے ہی کلمہ (ان اللہ معنا) بتا رہا ہو کہ عام معیت نہین جسمین ہر مخلوق داخل
ہو بلکہ وہ خاص معیت جو اپنے محبوب کریم کے لیے محفوظ رکھے گئے تھے جو حاصل ترک عالم و دوام

ماسوا وفنامی کلی ہے بطفیل نبی کریم ابوبکر کو عطا ہوے جسکا فخر اونکی ہستی کے ساتھ ہی معلوم ہوا کہ جو جو انعامات خاصہ اوس غار سراپا رفعت و افتخار مین پیغمبر پر ہوے اور جو مہاندار اوس غریب الوطن مسافر منزل قرب کے میزبان کریم نے فرمائے اوسمین یار غار بھی ہم نوالہ و ہم پیالہ بتائے گئے اب کون مرتبہ اسکے ہم پایہ ہوسکتا ہی چہارم آپکی صحبت اور تعشق اور جان نثاری پر اللہ و رسول کی گواہی ہے منکر جاہل کو ذلت و روسیاہی بنجم (ثانی اثنین) شاہد صحبت مسئلہ فنافی الرسول پر ورنہ ایک لقب کا دو پر صادق آنا چہ معنی دارد (صاحبہ) سے مصاحب و ہمنشین ہونا ثابت اور (لاتحزن) سے عاشق زار ہونا ظاہر **شبہات منکرین** (پہلا) صحبت موجب شرف نہین قرآن مین مومن کو کافر کا صاحب کہا ہی **جواب** وہان الزام و نفرت ہی اور یہان اتحاد و نصرت وہان ذکر عذاب ہے اور یہان نزول سکینہ۔ اگر دل مین ذوق ہو تو اس اضافت کا مزا لطے (جب کہا اپنے ساتھی سے) (دوسرا) لاتحزن نہی تحریمی ہی معلوم ہوا کہ یہ حزن اونکا بطور عصیان تہا تب تو ممانعت کی گئی **جواب** اگر اس سے معصیت مان لی جاے تو اوس نہی کا کیا جواب ہی جو موسی پر نازل ہوے تھے (لاتخف) بلکہ رو خیر ہم تو غیر نبی کو معصوم نہین کہتی مگر حضرت موسی تو نبی معصوم باتفاق تھے (از تفسیر کبیر) ۱ اگر ہم مان لین کہ نہی تحریمی ہے تو بھی قبل نہی دعوی عصیان باطل ۲ نہی یہہ نفی بطور تعلیم و تسکین ہے کہ بیغم رہ محل حزن نہین اللہ معین ہے۔ اور عصیان موجب نزول سکینہ نہین ہوسکتا ۳ یا نہی تنزیہی ہے یعنے استقلال بہتر ہے اضطراب سے (تیسرا) کلمہ حزن سے معلوم ہوا کہ آپ نرم دل غیر شجاع تھے **جواب** غلط ہی حزن اور ہے خوف اور یہ دونو ایک جگہہ جمع نہین ہوتے معرکہ تیغ و تیر مین کوئی دوست و عزیز پر نظر بھی نہین ڈالتا اپنی جانکی فکر رہتی ہے اور جسکا بیٹا مرا پڑا ہو اوسپر شیر جھپٹے تو پھر بیٹے کو یاد بھی نکریگا ایسا سہم جاینگا کلمہ حزن سے معلوم ہوا کہ اونمین مطلق خوف نہ تہا کمال شجاعت ثابت ہوگئی پھر حزن ایسے حال پر ہو ہی نہین سکتا اسلیے کہ حزن تہا تو بیکسی و مجبوری کا اور یہ سب بخوف دشمن ہوتا ہی اور جب خوف نرہا تو پھر حزن بیکسی کیسا ضرور ہے کہ یہ حزن بحال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا اور ایسے وقت مین جبکہ آدمی کو اپنے جانکے پڑجاتی ہی رسول خدا کا اسقدر خیال کہ غایت قلق و ملال پیدا ہوجاوے اور تسکین کی نوبت آئی کسی نہین ممکن مگر اوسی سے جو انکی چہیتی

فنا کر چکا ہو اور کسیکی یاد مین آپکو بھلا دیا ہو اور یہ ثبوت ہی کمال عشق و محبت رسول اللہ کا اور بیشک حضرت ابوبکر نے آپکو اس ارشاد کا مرقع بنا کر دکھا دیا کہ اللہ و رسول کو جان سے زیادہ چاہنا ایمان ہی اب بتاؤ یہ حزن سعادت ہی یا معصیت اب آپکا منع کرنا شفقت مربیانہ ہی یا تعلیم مرشدانہ کہ استقلال اضطراب پر فائق ہی اور جس حال مین اللہ کی معیت ہو وہ محل سرور ہی یا حزن و ملال کے لائق ہی **نکتہ** ممکن ہی کہ کہا جاے حضرت ابوبکر کا حزن حال ظاہر ہی نہ تھا بلکہ فیضان صحبت خاص سے نظر وسیع اور فکر رفیع ہوے قرب نبوی دیکھا عظمت حضرت جبروت ملاحظہ کے اپنا وجود نیست و نابود پایا دلمین آیا کہ کہان وہ علوے شان اور کہان یہ عجز و امکان - کہان نبی معصوم کہان عبد جہول و ظلوم - اب قرب و وصل معلوم و اہمہ عشقیہ طاری ہوے جان مضطر اور دل قابو سے باہر گیا حضرت حق سے دلجوئی کا خطاب آیا اپنے محبوب لاثانی کا ثانی فرما کر دوئی مین وحدت کا جلوہ دکھایا صحبت خاص کی خبر دی نبی محبوب سے تسکین و تشفی کرائے کہ اے ابوبکر رنج نکرو جسطرح آج اس غار تاریک مین مصاحب و شریک ہو قیامت تک یونہین ہوگے اور دنیا و دین مین تمکو مصاحب بنائینگے پھر بکمال عنایت سکینہ نازل کیا کہ دل ٹھہرے جذب عشق حد سے نہ بڑھے ابھی تو انسے کام لینا ہی اگر یہی نرم دلی رہے تو نظم برہم ہوگا اور جنود غیب یعنی فیضان لاہوت و انوار ذات سے مدد کی جسکی رویت مقصود و ربشر نہین **ف** **نجم** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ اکثر امور مین حضرت ابوبکر پیغمبر کے ثانی یعنے قدم بقدم تھی ۱ دعوت خلق کہ جب حضور نے کلمہ توحید ظاہر فرمایا ابوبکر ایمان لاے اور طلحہ و زبیر و عثمان وغیرہ کو ہدایت کرکے مسلمان کیا ۲ ہر حال مین حضور کے ہمراہ رہے ۳ امامت نماز آپکی حیات مین کی ۴ مدفن مین بھی دوسرا درجہ ملا ۵ حلم و عفو و تدبیر و شجاعت و نصرت و اتفاق و رجوع خلق وغیرہ مین آپ یادگار پیغمبر بلکہ عکس رخ انور تھے **لطیفہ** اور یہ مرتبہ کمال فنا فی الشیخ کا ہی جسکا حصول آپکے حق مین قطعی و یقینی ہو گیا **نکتہ** معلوم ہوا کہ سلامت نفس بڑی کامیابی ہے غار ثور سے بسلامت نکل آنے کو اللہ تعالی نے نصرت فرمایا **نکتہ** جیسا کہ مشہور ہے کہ فن جنگ سے دو امر اہم ہین ۱ دشمن کو مغلوب کرنا ۲ قابو مین آکر نکل جانا - اس آیت سے ثابت ہو گیا **ربط** جب سستی کرنے والون کے عتاب و خطاب سے فراغت ہوئی بطور تحکم و جزم حکم فرمایا کہ جس حال مین ہو جہاد کے لیے نکلو

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ
نکلو ہلکے اور بوجھل اور جہاد کرو مالون سے اپنے اور جانون سے اپنی راہ مین اللہ کی یہ

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
اچھا ہو واسطے تمہارا اگر ہو تم جانتے

ہلکے اور بوجھل سفر کرو اور اور جان سے جہاد کرو یہ جہاد اللہ کی راہ مین مال سے تمہارے حق مین اچھا ہے اگر تم سمجھتے ہو دنیا مین ملک۔ مال۔ عزت۔ آخرت مین رضائے حق اور جنت مراد خفاف وثقال سے عموم حکم ہے یعنی جس حال مین ہو بیکار یا کامون مین مشغول۔ تنگدست یا غنی جوان۔ تیزرو یا پیر سست رفتار واضح رہے کہ مسئلہ جہاد دو طرح ہی **فرض کفایہ** یعنے کوئی گروہ اسلامی کفار سے لڑا کرے اب سب کے سب سبکدوش ہوگئے اور اگر سب خاموش رہین تو گنہگار ہونگے **فرض عین** (یعنے کفار کی چڑھائی ہو۔ فرض ہر ایک پر لڑائی ہو۔ بہر دین سب نفیر عام کرین۔ مرد و زن ملکے اژدہام کرین۔ ایک ہو جائین سب خدا کے لیے۔ جان و دین دین مصطفے کے لیے۔ اگر حاضرین کافی نہ ہون یا تساہل کرین تو اونکے قریب والون پر پھر اون کے قریب والون پر یہانتک شرقًا وغربًا فرضیت عام ہو جاتی ہے کچھ تمیز وتخصیص نہین رہتی صاحب ہدایہ نے اس آیت کو اسی پر محمول کیا اور غزوہ تبوک بھی بغرض منع یورش قلع روم تہا **البتہ** ظاہر آیت سے سمجھا جاتا ہی کہ جب تک دم مین دم اور کیسے مین دینار و درم رہے میدان جنگ مین قدم اور مشغلۂ تیغ و دو دم رہے اسلیے کہ خفاف وثقال ابن عباس وحسن وقتادہ ومجاہد کے تفسیر مین عام ہے مجرد چلو یا مع اسباب وعیال۔ بے سامان وتنگدست یا فارغ البال۔ جوان تیزرو یا پیر سست رو۔ نہتی یا ہتیار بند۔ تندرست یا مریض درد مند۔ بخوشی خاطر یا باجبار مشغول ہو یا بیکار چونکہ یہ عموم نہ صرف مومنین پر گران تہا بلکہ شریعت میسرہ واستطاعت متمکنہ ومصالح نظمیہ کے بھی خلاف تہا تعین معنی مین مفسرین مختلف ہوگئے **احمدی** کہا گیا یہ حکم غزوۂ تبوک سے خاص ہے **اتقان** آیت منسوخ ہی اور کہا گیا اگر عام مراد لیجاے تو منسوخ اور صرف تندرست توانا مراد لیے جائین تو غیر منسوخ ہی **غرائب** ابن ام مکتوم نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھے بھی حکم خروج ہی فرمایا تم یا ثقیل ہو یا خفیف کسی صورت مین تخفیف نہین۔ آپ گہر مین گئے ہتیار لگائے اور نکلکر ہمراہ رکاب ہوے تب دوسرے آیت مین مریض ونابینا کے معافی کا حکم آیا کہا گیا (انفروا) امر استحبابی ہے وجوبی نہین اسلیے کہ حکم جہاد نفس و مال سے متعلق ہے پس مال کثیر ونفس صحیح مراد ہوگا

تاکہ مفید غرض ہو اور کلمہ خیر بھی استحباب کا مشیر ہی غرائب کہا صفوان بن عمرو نے کہ مینے ایک شیخ دمشقی کو دیکھا پلکین آنکھون سے لٹک آئین تھین مگر سوار قاصد میدان کارزار تھے مینے کہا اے عم بزرگوار اللہ نے آپکو معذور فرمایا ہی شیخ نے پلکین اوٹھائین اور یہ آیت پڑہکر کہا اے بھتیجے اللہ کا حکم تو عام ہے آگاہ ہو جسے اللہ بہت چاہتا ہے اوسی پر تشدد و ابتلا فرماتا ہی سعید بن مسیب کے پیرانہ سالی سے ایک آنکھ بے نور ہو گئی مگر لڑائی پر کمر باندہی لوگون نے کہا آپ معاف کیے گئے ہین فرمایا اللہ سبکو حکم دیتا ہی ثقیل ہو یا خفیف قوی ہو کہ ضعیف اگر نہ لڑسکونگا حفظ اموال وکثرت جماعت تو مجھسے ہو گی۔ ابو طلحہ اسی حکم سے باوجود کبیر سنی لشکر شام مین گئے اور تادم آخر مجاہد رہے ف اگر آیت اپنے عموم پر باقی اور امر وجوب پر دال ہے تو تاویل صاحب ہدایہ اصح ترین تفاسیر ہے اور اگر لفظ خفاف وثقال مجمل ومبہم مان کر انکی تفسیر کی جستجو کی جاوے تو ضرورت ورائے امیر پر مفوض ہے ایسا ہی سمجھا جاتا ہی صاحب تفسیر کبیر کے رای سے کہ جسے امام حکم دے وہ بلا عذر نکلے اور ظاہر ہے کہ کبھی تندرستون مین بھی انتخاب ہوتا ہی اور کبھی معذورین سے اعانت کی ضرورت پڑتی ہی پس رائے امام پر تفویض کرنا اولی ہے مگر تقریر خصوصیت تبوک ونسخ واستحباب قابل التفات نہین آیات قتال ابتدائی بطور فرض کفایہ مین تمام رعاتیین ملحوظ رہینگے اور بضرورت دفاع وفرضیت عین یہ آیت ہر کلمہ گو کو مقابلے پر کھڑا کر دیگی پس آیت محکم ہے منسوخ نہین نکتہ مال کو نفس پر خواہ اسلیے مقدم کیا کہ ادنی مال ہی اور اعلی نفس یا یہ کہ نفس سے اعانت خاص ہے اور مال سے کفالت عام یا یہ کہ اعانت مالی مین زن ومرد سب شریک ہین اور نفس مین ایسا نہین اسی لیے فرمایا فقہا نے کہ اگر بیت المال مین مال نہو تو جعل یعنے لوگون سے کچھ لینا جائز ہے (خیر) یعنے جہاد ترک وتساہل اور نامردی سے خیر ہے یا بنفسہ خیر ہے اور ممکن ہے کہ باعتبار انجام ونتیجہ جملہ اعمال سے خیر ہوا اسلیے کہ غلبۂ اسلام ہوا تو یہ کلید فتح ابواب خیرات ونفاذ احکام الٰہی ہے اسلام اور اسلام والے اسی کے ظل امن وامن دولت مین بعافیت تمام بسر کرتے ہین اور اگر شہادت ملی تو خاتمہ بخیر ہوا اور یہ خیر الاعمال ہے پس عزت ودولت ملک ومال سب اسی سے ملتا ہی جیے تو غازی مرے تو شہید ہر حال مین کامیاب وسعید بخاری فرمایا لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا صبح یا شام کو اللہ کی راہ مین جانا دنیا وما فیہا سے خیر ہے مسلم فرمایا رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ بخاری جنے کسی غازیکا سامان کر دیا

یا اوسکے گھر کا محافظ و نگران رہا گویا خود لڑا مسلم فرمایا حُرمَۃُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ - مجاہدین کی عورتیں گھر میں رہجانے والوں پر مثل ما کے باحرمت ہیں یعنے اونپر نظر ایسی ہے جیسے ما پر نظر کرنا اور اون کی کفالت و عظمت ما کے برابر ہے آنحضرت سے سوال کیا گیا کون آدمی افضل ہے فرمایا رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ وہ آدمی جو اللہ کے راہ میں مال ور جان سے جہاد کرے۔ مشکوٰۃ بہترین معاش یہ ہے کہ جہاد میں قائم یا غنیمت پر قابض ہو بخاری آپ فرماتے ہیں لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الذُّلَّ یہ یعنے آلات کشتکاری کسی قوم کے گھر میں نہیں داخل ہوتے مگر اللہ اوس گھر میں ذلت ور لاتا ہے

لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ ؕ وَ

اگر ہوتا — مال — نزدیک — اور سفر — متوسط — البتہ پیروی کرتے تیری — مگر — دور گزری — اونپر — مشقت — اور

سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسْتَطَعْنَا لَخَرَجْنَا مَعَكُمْ ۚ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۠

قسم کھائینگے — اللہ کی — اگر — قوت رکھتے ہم — ضرور چلتے ساتھ آپکے — ہلاک کرتے ہیں اپنی جانونکو — اور اللہ جانتا ہے کہ وہ — جھوٹے ہیں

ع ۵
۱۲

عرض مال اسباب قریب سہل الوصول قاصد میانہ بعدت دور یعنی مشکل و گران شقہ مشقت یعنی اگر کوئی مال غنیمت ملنے کی امید ہوتی اور سفر بھی دور نہوتا جیسا کہ بدر میں ہوا تو یہ منافق آپکے ساتھ ہو لیتے مگر اسقدر مشقت اوٹھانا گرمی میں جانا اونپر گران گزرا اب وہ لوگ آپ سے قسمیں کھا کھا کر عذر کرینگے کہ ہم چلنے پر قادر نہیں پیادہ پا ہیں یا گھر میں دوسرا منتظم نہیں یا کوئی اور وجہ ہے اور اگر ہم چل سکتے تو ضرور آپکے ساتھ چلتے۔ اس مخالفت اور نفاق و کذب سے اپنی جان کو ہلاک کرتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں

عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ ۚ لِمَ اَذِنْتَ لَهُمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْكٰذِبِيْنَ ۝

معاف کرے اللہ — تجھسے — کیوں اجازت دی تونے اونکو — یہانتک کہ ظاہر ہوجاتے تجھپر — کہ — سچے ہیں — اور جان لیے — جھوٹونکو

معاف کرے اللہ آپ سے کیوں اجازت دی اونکو جب تک نہ ظاہر ہوا آپ پر حال ونکا جو سچے ہیں اور جو جھوٹے ہیں۔ تاکہ سچونکو اجازت دیجاے جھوٹونکے پیش نجاے۔ بعض لوگوں نے حضور سے عذر کئے آپنے منظور فرمائے عتاب آیا کہ بے جانچ و تحقیقات کیوں رخصت دی گئی مسئلہ حاکم کو حقوق سلطنت میں بدون تحقیقات کوئی تصرف کرنا نچاہیے مسئلہ بضرورت شرعیہ عجب بینی معیوب نہیں مسئلہ امور غیر منصوصہ میں اجتہاد پیغمبر

ثابت اسلیے کہ اجازت اگر صحیح ہوتے تو الزام نہ آتا اور اگر صاف ممانعت ہوتی تو آپ سے
خلاف حکم ممکن نہ تہا پس یہ اجتہاد تہا **مسئلہ** پیغمبر اور مجتہد کے اجتہاد مین فرق بہی ہے
کہ پیغمبر اپنی غلطی سے معاً مطلع کیا جاتا ہی نور الانوار **مسئلہ** مجتہد اگر خطا کرے تو عاصی نہ
ہوگا جیسا کہ کلمۂ عفا اللہ) سے امید ہوتی ہی وہم کلمۂ عفو اور ممانعت چاہتا ہی کہ آپ سے
یہ فعل گناہ کا ہوا **دفع** اجازت اور قبول کسی قاعدے سے نہ گناہ تہے نہ اب ہی البتہ
بمقتضاے احتیاط تفحص لازم ہے یہ عفو ترک احتیاط و اولی ہے نہ ارتکاب ممنوع - اور
انبیا کی نسبت اسی حزم و احتیاط اور افضل کا ترک گناہ ہے اور کلمۂ (عفاک) بمقام
تعظیم و دعا مستعمل ہوتا ہی جیسا کہ تفسیر کبیر مین ہی **معالم** کہا سفیان بن عیینہ نے دیکھو
نوازش و لطف کہ عفو کو منع پر مقدم فرمایا **ف** یہ تعلیم تہی نہ عتاب خطا یا آپکے کمال
بردباری پردہ پوشی - حیا - مروت - ترحم پر تنبیہ کی کہ ریاست مین کچہ سیاست بہی چاہی

لَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَن يُجَاهِدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَ
نہین رخصت مانگتے آپ سے جو ایمان لاتے ہین اللہ پر اور روز آخرت پر یہ کہ جہاد کرین مالون سے اپنے اور

أَنفُسِهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ ۝ إِنَّمَا يَسْتَأْذِنُكَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
جانون سے اپنی اور اللہ دانا ہی پرہیزگارونکا نہین رخصت مانگتے آپ سے مگر وہ کہ نہین ایمان لاتے اللہ پر اور روز آخر

وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ فَهُمْ فِي رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُونَ ۝
اور شک مین پڑے دل انکے پس وہ اپنے شک مین متردد ہین

آپ سے عذر کرتے اور رخصت مانگتے ہین جو اللہ اور قیامت پر ایمان لائے ہین اس امر مین کہ مال و جان سے جہاد کرین اور اللہ پرہیزگارون سے خوب واقف ہی نہین رخصت مانگتے مگر وہی جو اللہ اور
قیامت پر ایمان نہین لائے اور اون کے دلون مین شکوک ہین استقامت و یقین نہین
ف حقوق اللہ مین عذر علامت نفاق اور مستعدی نشان خلوص ہی **مسئلہ** حیلۂ شرعی
سے گلو خلاصی جائز نہین **مسئلہ** جب قاضی کو شک ہو کہ اس امر مین حیلۂ شرعی کیا گیا تو
تحقیقات کا اختیار ہی **مسئلہ** حیلے حرام سے بچنے کے لیے ہین نہ حرام کو حلال کرنے کے واسطے

وَلَوْ أَرَادُوا الْخُرُوجَ لَأَعَدُّوا لَهُ عُدَّةً وَلَٰكِن كَرِهَ اللَّهُ انبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيلَ
اور اگر چاہتے وہ نکلنا البتہ تیار کر لیتے اوسکے لیے سامان مگر بری جانی اللہ نے آمادگی اونکی پس باز رکہا اونکو اور کہا گیا

اقْعُدُوا مَعَ الْقَاعِدِينَ ۝
بیٹھو ساتھ بیٹھنے والونکے

اور وہ لوگ چاہتے تو سامان سفر مہیا کر سکتے مگر اللہ کو پسند نہ آیا کہ یہ منافق جاوین پس توفیق نہ دی گئی اور کہا گیا

اور خوف اور تردد اونپر غالب ہوگیا اور اون کے دلون مین ڈالدیا گیا کہ گھر مین بیٹھ رہی
ف آیت دلالت کرتی ہے کہ ہر خدمت اوسیکو دیجاتی ہی جسے مخدوم بنانا منظور ہوتا ہی بدون
خلوص وارادت توفیق نہین عطا ہوتی ہے خیر وشر دونو اللہ ہی کی طرف سے ہین گو انجام ہر امر کا تقدیر آلہی ہے
مگر اسباب اوسکے علامات سے ہے اسی لیے منافق روکدیے گئے کہ سعادت صوری سے بھی محروم رہین

لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَّا زَادُوكُمْ إِلَّا خَبَالًا وَلَأَوْضَعُوا خِلَالَكُمْ يَبْغُونَكُمُ الْفِتْنَةَ وَفِيكُمْ
اگر نکلتے وہ تم مین نہ زیادہ کرتی تمہارے لیے مگر برائی اور رکیتے (حیلے) تم مین ڈھونڈتے تمہارے لیے فتنہ اور تم مین ہین

سَمّٰعُونَ لَهُمْ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌۢ بِالظّٰلِمِينَ
مخبر اونکے اور اللہ جانتا ہے ظالمونکو

یعنی وہ منافق اگر تمہارے ساتھ چلتے تو کچھ فائدہ نہوتا مگر خرابی بڑھتی آپسمین جھگڑے فتنے برپا کرتے عذر وحیلے
تردد دلونمین ڈالتے اپنے تمام اقوال وافعال سے تمہارے بہکانے اور پہسلانے کی جستجو کرتے اور تمہارے
لشکر مین اونکے مخبر یعنے دوست ہمراز۔ خبر رسان موجود ہین اور اللہ ظالمون کو خوب جانتے ہوی ہے

لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ مِنْ قَبْلُ وَقَلَّبُوا لَكَ الْأُمُورَ حَتّٰى جَاءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ أَمْرُ اللّٰهِ
بیشک چاہا تہا فتنہ پہلے سے اور اولٹ دیے آپکے لیے کام یہانتک کہ آگیا حق اور ظاہر ہوا حکم اللہ کا

وَهُمْ كٰرِهُونَ
اور وہ بیزار تھے

یعنے ان منافقون نے اس سے پہلے ہی فتنہ چاہا (جنگ احد سے کئی سو آدمی ابن ابی منافق پھیر لیگیا) اور آپکی تدبیرون
اور کامون کو پھیر دیا (یعنے آپکے دین کے انہدام وابطال مین سعی کرتے رہے) یہانتک کہ امر حق
یعنے فتوحات اسلام آگئے اور اللہ کا امر ظاہر ہوا گو منافق دل مین برا مانا کیے پس اے نبی کریم
اب بھی انکی ہمراہی سے نفع نہوتا در منثور آپ جنگ تبوک کے لیے عموماً ترغیب دلاتے ایک دن جد
ابن قیس سے کہا تجھے رغبت ہی کہ رومی لڑکیان پلئے بولا میری قوم کو معلوم ہے کہ مین عورتو نکا بہت
مشتاق ومتمنی ہون تو آپ مجھے رومی عورتون کے فتنے مین نڈالیے اجازت دیجیے کہ مین رہون
آپ کے مال سے مدد کرونگا ارشاد ہوا

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا تَفْتِنِّي ۚ أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا ۗ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيطَةٌ بِالْكٰفِرِينَ
اور اونمین سے وہ ہی کہ کہتا ہی کہ اذن دیجیے مجھے اور نہ فتنے مین ڈالیے مجھے آگاہ ہو فتنے ہی مین گر پڑے اور بیشک جہنم گھیرے ہی کافرونکو

اور ان منافقون سے وہ بھی ہین جو آپ سے کہتے کہ ہمین اجازت دیجیے ہم ہمراہ نہ جائین اور اس
بیسامانی وسفر بعید وحر شدید وجنگ روم کے فتنے مین مبتلا نہ کیجیے اے نبی کریم آپ مطلع ہوجائین
کہ وہ فتنے ہی مین گر پڑے ف جد ہو یا اور کوئی بد اعتقاد حکم عام ہے منافق کی مراد فتنے سے

خواہ مشقت سفر و جہاد ہی پایہ کہ نہ مانا تو معصیت پیغمبر اور مانا تو جانکا خطر ہے یا تمسخر و تکذیب ہو کہ
کیسے فتح و غنیمت اور کہانکی حور و جنت آپ اس لالچ مین میری جان نلین آور دوسرا فتنہ خواہ فضیح
و ذلت خواہ مومنین کی کامیابی کی حسرت ہی پایہ کہ گناہون مین غرق ہوگئے اب ہدایت نہوگی
یا مصائب دنیاوی و عذاب اخروی سے نہ بچینگے جس سے وہ بہاگتے ہین اوسمین گرین گے
نکتہ دین کو مصیبت اور اطاعت کو بلا سمجھنے والے امن مین نہین رہسکتے صحابہ بکف
سینہ سپر ہمیشہ منصور و مظفر رہی منافقون جسقدر راحت و امن کی تمنائین بڑہائین نشانہ تیر بلا ہوئے
فنا بن کے شکل ثبات آئی پیش ✻ یہ بھاگی جس سے وہ بات آئی پیش

اِنۡ تُصِبۡكَ حَسَنَةٌ تَسُؤۡهُمۡ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡكَ مُصِيۡبَةٌ يَّقُوۡلُوۡا قَدۡ اَخَذۡنَاۤ اَمۡرَنَا
اگر پونہچے آپکو بہلائی بُری لگے اونکو اور اگر پونہچے آپکو مصیبت کہین بیشک اختیار کی ہم نے تدبیر اپنی

مِنۡ قَبۡلُ وَيَتَوَلَّوْا وَّهُمۡ فَرِحُوۡنَ ۝
پہلے سے اور منھ پہیرین اور وہ خوشیان کرتے ہون

اگر آپکو کامیابی ہو او نہین بری لگے اور کوئی مصیبت پونہچے کہین ہم تو پہلے ہی سے اپنے
کام مین احتیاط و دور اندیشی کرکے علیحدہ ہوگئے تھے اور منہ پہیرے خوش خوش چلے جاتے ہین
یعنے نہ ابتدا مین شریک ہون نہ آخر مین حال پرسی کرین بلکہ خوشیان منائین باتین بنائین
(حسنہ و مصیبت) سے مراد دنیاوی نفع و ضرر ہے منافقون کو اخروی معاملات پر کب نظر ہی

قُلۡ لَّنۡ يُّصِيۡبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَـنَا ۚ هُوَ مَوۡلٰٮنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡيَتَوَكَّلِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۝
کہدیجے نہین پونہچیگا ہمکو مگر وہی جو لکہا اللہ نے ہمارے لیے وہ مولی ہمارا ہی اور اللہ ہی پر بس بہروسا کرتے ہین ایمان والے

آپ کہدیجیے ہمین وہی پیش آتا ہی جو ہمارے اللہ نے مقدر و معین کر دیا اور ہر حال مین اللہ ہمارا مولی و
حامی ہی ایمان والے تو اللہ ہی پر بہروسا کرتے ہین ف مخاطب قل کا محذوف کیا تاکہ حکم عام رہی
دشمنونکو جواب خادمونکو تعلیم ہو آیت بعبارۃ النص بتا رہی ہے کہ بے مشیت الٰہی کچہ نہین ہوتا خیر ہو یا
شر امر اہم ہو یا حقیر فضل خدا پر اعتماد تقدیر پر بہروسا مومنین کا شیوہ ہی جہان ایسے ذکر ہین
جو اختیار غیر و مجرد تدبیر کا اثر دل پر ڈالین یہ مجازی صورتین پردہ حقیقت سے سرکالین ان
ایسے تصور اور ایسے کلمے جو جبروت و ہیبت اور کمال قدرت کی نورانیت پہیلا سکین مستحب ہونگی جیسا کہ کہا علیم حکیم ہے

قُلۡ هَلۡ تَرَبَّصُوۡنَ بِنَاۤ اِلَّاۤ اِحۡدَى الۡحُسۡنَيَـيۡنِ ؕ وَنَحۡنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمۡ اَنۡ يُّصِيۡبَكُمُ اللّٰهُ
کہدیجے نہین انتظار کرتے تم سات ہمارے مگر ایک دو نیکیون کا اور ہم انتظار کرتے ہین ساتہ تمہارے یہ کہ پونہچا دے تمکو اللہ

بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ۝

عذاب پاس سے اپنے اور ہاتھوں سے ہمارے پس انتظار کرو ہم بھی ساتھ تمہارے منتظر ہین

آپ کہدیجیے کہ اے منافقو تم ہمارے حق مین جس امر کے منتظر ہو وہ دو نیکیون سے ایک نیکی ہے اسلیے کہ تمہاری تمنا ہماری تباہی ہے اور یہان خواہ فتحیابی خواہ ثواب سعی ہے ہر طرح فضل الٰہی ہے اور ہم تمہارے لیے منتظر ہین کہ تمپر اللہ اپنا عذاب لائے یا ہمارے ہاتھون سے گوشمال دلائیں اب تم منتظر رہو اور ہم بھی منتظر ہین ع ہم انتظار شر و طلب ضرر مین کیا نیکی ہے جسکی تعلیم ہوئی دفع ما جواب ہی سے مفسدون کی خرابی موجب عبرت اور ایسی تمنا وسیلۂ نفرت ہوتی ہی اور یہ بہت بڑی نیکی ہے **ف** اشارۃ النص سے معلوم ہوا کہ مومن گھاٹے مین نہین رہتا اگر تدبیر راست آئے مظفر و منصور ہے ورنہ سعی و تحسر مین مثاب و مغفور **نکتہ** قبض و بسط دونون عنایت سے خالی نہین طالب مستقل المزاج عارف چاہیے

قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ۖ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝

کہدیجیے خرچ کرو خوشی یا ناخوشی سے نہ قبول کیا جائیگا تمسے بیشک تم ہو قوم گنہگار

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ

اور نہین روکا اونکو یہ کہ قبول کیے جائین اونسے خرچ اونکے مگر اونہون نے کفر کیا اللہ سے اور رسول سے اوسکے اور نہین لاتے

الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝

نماز کو مگر کاہلی کرتے ہوئے اور نہین خرچ کرتے مگر ناخوش

معالم یہ جواب ہی جد بن قیس کا جسنے کہا کہ مجھے رہنے دیجیے اعانت مالی کرونگا ارشاد ہوا آپ اون سے کہدیجیے خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے قبول نکیا جائیگا بیشک تم لوگ حکم سے باہر نکلجانے والے ہو اور کس چیز نے اونکو روکا کہ اونکی خرچ مقبول ہون مگر یہ کہ اللہ و رسول سے کافر ہوے اور نماز جب پڑہی بیدلی سے پڑہی اور خرچ نکیا مگر کراہت سے **بحث** طوعا سے رضا مراد نہین کہ آخر آیت کا خلاف لازم آئے بلکہ کلمۂ طوعا و کرہا ناچاری اور بے اختیاری و بیدلی مین مستعمل ہوتا ہی پس معنی یہ ہوے کہ خوشی سے تو خرچ ہی نکرینگے اور مجبوری و بیدلی کا معاملہ قابل قبول نہین اور کہا گیا کہ (طوع) سے مراد یہ ہی کہ بدون جبر سردار قوم اپنے نام یا کلو خلاصی یا رفع الزام یا احتیاط و انجام کے لحاظ سے دین اور (کراہت) سے جبر قوم یا تشدد پیغمبر مراد ہی **بحث** کہا معتزلہ نے کہ فاسق کی عبادت ضائع و حبط ہی جیساکہ فرمایا (انکم کنتم قوما فاسقین)

جواب ۱ فسق سے مراد کفر ہے اور کسل سے مراد اعتقاد عدم وجوب ۲ اگر مطلق سے عام مراد لین تو بھی ہر فسق نہین اسلیے کہ ایک عمل کا دوسرے پر اثر امر قابل نظر ہے اگر ایسا مان لیا جاے تو ہر عمل شرط قبول عمل آخر ہوگا اور یہ بالبداہة باطل ہے اور ایسی عصمت نہ ممکن نہ قبول جائز ضرور ہے کہ فسق خاص مراد ہو مثلاً روزیکا فسق یعنے غیبت یا لقمۂ حرام وغیرہ روزیکو ضایع کرتا ہے اور نماز کا فسق مثلاً طہارت مین بے احتیاطی وقت مین دیر ترک سنن وآداب وغیرہ اوسے قبول سے دور کر دیتے ہین چونکہ ان منافقون سے قبول مرتبہ اولی مین نافرمانبرداری ہوئی وہ مال جو بغرض جہاد خرچ کیا موجب قبول نہوا اور کیون ہو جبکہ خود اونکو رضا و ثواب قبول منظور و مقصود نہ تھا ۳ یہان رد کو فسق سے متعلق نہین کیا بلکہ کفر سے جیسا کہ فرمایا اونکے قبول کو کوئی امر مانع نہ تھا مگر کفر اور صرف فسق اگر مانع ہوتا تو کفر کے ذکر کی ضرورت کیا تھی **بحث** جبکہ صرف کفر رد عمل کو کافی ہی تو چار وصف کیون ذکر فرماے ۱ فسق ۲ کفر ۳ کسل ۴ کراہت **جواب** ۱ اسلیے کہ منافقون کے خوب پردہ دری ہو ۲ معلوم ہو کہ یہ نفاق کی علامتین ہین **کسالی** جمع کسلان یعنے سست و کاہل اور اسکی دو صورتین ۱ یہ کہ نماز کو غیر ضروری اور محض بیکار سمجھکر سستی کرے یہ کفر ہے ۲ فرض جانتا ہی مگر شامت اعمال سے سستی کرتا ہی پھر کسل کبھی ادا مین ہوتا ہی یعنے کبھی کبھی لگا ہے گاہے پڑھ لی یہ فسق ہے اور کبھی اوسکے اہتمام و شروط مین مثلاً طہارت یا حضور مسجد یا تلاش جماعت یا قرأت وارکان و توجہ قلب مین یہ موجب حرمان و قلت ثواب ہین کبھی اگر جماعت ملگئی تو پڑھ لی اور اکیلے ہوے تو واحد قہار کا خوف اوڑا دیا نہ پڑھی **تنبیہ** جب کسل نماز پر یہ عتاب و وعید ہی تو ترک کا کیا حال ہوگا نماز کے تمام اعمال سے زیادہ تاکید ہی حضرت غوث الاعظم نے آنحضرت سے بروایت عبادہ بن صامت نقل کی کہ جسنے اچھا وضو کیا اور نماز کے رکوع و سجود اور ارکان و شروط اچھی طرح ادا کیے نماز کہتی ہے اللہ تیری حفاظت کرے جسطرح تو نے میری حفاظت کی پھر آسمان پر چڑھتی ہی اور نور اوسکے ساتھ ہوتا ہی یہان تک کہ حضور حق سبحانہ تعالی مین حاضر ہوتی ہے اور نمازی کی سفارش کرتی ہے اور اگر نماز بے احتیاطی و بیدلی سے پڑھ لی گئی تو کہتی ہی اللہ تجھے ضایع کرے جیسا کہ تو نے مجھے ضایع کیا پھر آسمان پر صعود کرتی ہے جب آسمان تک پہنچتی ہے دروازے نہین کھلتے پھر پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر پھینک ماری جاتی ہے اور حضرت علی سے مروی ہی جو اپنے نماز مین سستی کرتا ہی اللہ تعالی اوسے پندرہ عذابون مین مبتلا کرتا ہی (مرنے سے پہلے چھ عذاب) ۱ اوسکا نام نیکون

نہ رہیگا ۲ برکت حیات یعنی زندہ دلی نہین رہتی ۳ رزق مین برکت نہین رہتی ۴ عمل خیر قبول نہین ہوتے بلکہ نماز ہی کی تکمیل مین محسوب ہو جاتے ہین ۵ دعا مستجاب نہین ہوتے ۶ بزرگون کی دعا سے محروم رہتا ہی اور مرتے وقت مین عذاب ہوتے ہین ۷ پیاسا مرتا ہے اگرچہ اوسکے حلق مین ساتون دریا چھوڑ دیے جائین ۸ دفعۃً مرجاتا ہی (یعنی دلکی حسرت دل مین رہجاتی ہی اگرچہ مدتون بیمار رہے) ۹ دنیا کے پتھر اور لکڑیان اوسپر لادی جاتی ہین (یعنی جنازہ بھاری ہوجاتا ہے) اور تین عذاب قبر مین ۱۰ تاریکی ۱۱ تنگی ۱۲ جواب مین عجز اور تین عذاب حشر مین ۱۳ اللہ تعالی سے ایسی حالت مین ملیگا کہ وہ اوسپر غضبناک ہوگا ۱۴ محاسبہ نہایت سخت ہوگا ۱۵ حضور حق سبحانہ تعالی سے دوزخ کی طرف لوٹایا جائیگا - ہان وہ شاہنشاہ کریم ورب رحیم مالک بے پرواہ ہے بخشدے

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

پس نہ تعجب مین ڈالین آپکو مال اونکے اور نہ اولاد اونکی نہین چاہا اللہ نے مگر یہ کہ عذاب کرے اونہین اس سے حیات دنیا مین

وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور نکلین جانین اونکی اور وہ کافر ہون

پس ونکے مال اور اولاد کی کثرت آپکو تعجب مین نہ ڈالے کہ نافرمانبردارون پر یہ عطا اور پسند نہ آئے کہ انکی حالت اچھی ہی اسلیے کہ اللہ تعالی نے یہی چاہا کہ انکا تمول انکے حق مین بلاے جان ہو جاے دنیا مین اسی کے ذریعے سے عذاب ہو اور جان نکلتے وقت اسکی محبت اور اسی کے تصور مین کافر مرین کبیرہ غایت تفضیح وکمال تعذیب ہی پہلے عقائد باطلہ واعمال واہیہ کا ذکر فرماکر مایوس کردیا کہ یہ کچھ کرین بھی تو آخرت مین کام نہ آئیگا رہے دنیا اسمین انکی کامیابی بھی ذریعہ عذاب وبلا ہے خسر الدنیا والآخرۃ ف منافق کفار سے بھی بدتر حالت مین ہی ۱ قرآن مین ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین ہونگے ۲ ارشاد ہوا کہ کفار کے لیے دنیا جنت ہے اور منافقین کے حق مین عذاب ۳ کفار ایک آزادی اور اعلان سے بسر کرتے ہین اور منافق نہ ادہر کے نہ ادہر کے دل مین کچھ زبان پر کچھ ضیق مین رہتے ہین ۴ انسے کوئی کبھی راضی نہین ہوتا اسلیے کہ انکا اعتماد کسیکو نہین ہوتا سوال اولاد و مال لطف حیات وزینت دنیا وموجب نشاط ہین عذاب کسطرح ہون گے جواب آدمی تین قسم کے ہین ۱ جو دنیا کو فانی اور آخرت کو جاودانی سمجھے ہوئے ہین ۲ وہ جنکو دنیا ہی مقصود ہے ۳ وہ جنہین گو دنیا سے تعلق ہو مگر نام وشجاعت وعزت پر دم دیتے ہین پس طالب آخرت کو دنیاوی سامان پر بحسب مقتضائے طبع توجہ ہو مگر بقدر

کہ رات دن اوسیکا دہیان رہے آور طالب نام خدا پرستون کے برابر نہی تاہم جان ومال فدا کردینے پر شگفتگے آمادہ ہوجاتا ہے اور ان دونو کی نظیرین مومنین خالص او رپھلوانان نام جوکے کارنامون مین موجود ہین آلبتہ محض اس سست دنیا پرست راحت وسلامتی کا خواہان بزدل دنیا کے جہوٹے نقصان کو بہی عذاب الیم جانتا ہے اسلیے کہ اوسکا حاصل عمر یہی مال واولاد ہی اگر انہین کوئی نقصان آیا تو نہ اوسے آخرت کا اعتقاد ہے کہ وہان کی امید رکھے نہ نام واعزاز پراعتماد کہ دل خوش کرلے۔ اور نفاق کی اصلی علت یہی بزدلی راحت طلبی ہے منافق اسلیے آپکو مومن کہتا ہی کہ مسلمان کے تلوارون سے آنکھہ نہ ملانا پڑے اور انکے صدقات اور غنایم کی فضلی ملجائین اور کافر اسلیے رہتا ہی کہ وہ آخرت کو کچہ سمجھے تو اوسے ماننے بے اصل شئے کیونکر ضروری جانے جب یہ معلوم ہوگیا تو تمام عمر منافق کے حفظ وجمع وتحصیل مال مین گزرے گی اوسپر زکوۃ وصدقات اور بعض نفقات مین چار ناچار مال صرف کرنا پڑینگے یہ عذاب نہین تو کیا ہی پہر مرتے وقت ادہر ملائکہ عذاب جان کہینچ رہے ہین اودہر مال واولاد کے دائمی جدائی کیسا عذاب الیم ہے جیساکہ اکثر دنیا پرستونکو مرتے وقت دیکہا گیا الحاصل دنیا مین مال کا عذاب ہونا خواہ باعتبار تحصیل وحفظ ومحبت شدید ہی خواہ بحیثیت مصارف واجبہ۔ خواہ یہ کہ یہی مال انپر وبال ہوگا اگر کافر غالب ہوے تو انہین مومن سمجھکر دشمن ہونگے اور مسلمان انہین منافق وضعیف الایمان جانکر حقیر جانینگے دونون مال کے خواہان اور اوسکے حفظ ومنع سے درپے ایذا وہلاک جان ہونگے اور اولاد کی پرورش غایت محبت اون کے فراق کا صدمہ اور اسکے قطع نظر ضرور نہین کہ وہ بہی منافق ہون کافر ہوے تو مخالف اور مومن ہوے تو انکے دشمن چنانچہ اکثر منافقون کی اولاد حضور مین ایمان لائے اور اجلۂ اصحاب ومخلص خدام سے شمار کی گئی عبداللہ جو بدر مین حاضر اور خالص مومن تھے ابن ابی منافق کے بیٹے تھے اور حنظلہ جنکو بعد شہادت جنگ احد مین فرشتون نے نہلایا ابوعامر فاسق کے بیٹے تھے۔ اور بڑا عذاب انپر یہ ہی کہ مسلمانون کو دلسے دشمن رکھتی ہین اور زبان سے اونہین کی خوشامد کرنا پڑتی ہے حاصل یہ ہی کہ مومن جبکہ تمام اسباب دنیا کو ہر وقت فانی یقین کرتا ہی اوسکے فنا پر اوسے زیادہ حسرت ومصیبت کیونکر ہوگی اور پہر آخرت کی امید ہی ہی اور منافق تو دنیا کو باقی ومقصود اصلی اور آخرت کو تصویر خیالی سمجھی ہوئی ہے اوسے اسکی جدائی مین جو عذاب نہو وہ تعجب ہی (خلاصہ تفسیر کبیر)

مسئلہ کفار یا فساق کے مال و نعمت دیکھکر اون کے حال کو اچھا جاننا ویسے ہی کیفیت کے تمنا کرنا حرام ہے مسئلہ منافق دنیا مین بحکم مومن اور آخرۃ مین کافر ہے جیسا کہ فرمایا اونکی جان بحالت کفر نکلتی ہی نکتہ اشارۂ قرآنی سے معلوم ہوا کہ ظاہر دنیا باطن کے خلاف ہی جیسے بہروپیے کچہ کا کچہ دکہاتے ہین دنیا کے بھی مصنوعی تماشے نظر آتے ہین ورنہ دولت جو اسباب راحت ہی اور اولاد جو روح نشاط ہی عذاب نہوتے پس دانا- انجام بین کبھی اس زال صد وسی سالہ کے دلکش لباس ور نظر فریب زیور و آرایش پر فریفتہ نہین ہو سکتا

وَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ وَلَٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ۝

اور قسمین کہاتے ہین اللہ کی کہ وہ　تم مین سے ہین اور نہین وہ تم مین سے　مگر　وہ　قوم　ڈرنے والی ہین

منافق قسمین کہا کہا کر کہتے ہین واللہ باللہ ہم تو تمہارے سے معین مومن اہل دین ہین اور حال یہ ہی کہ وہ نہ مومن ہین نہ معین بات یہ ہی کہ یہ ڈرپونک لوگ ہین جسے زبردست پایا اوسکا کلمہ پڑہنے لگے ف معلوم ہوا کہ سدا زیادہ قسمین کہانا علامت کذب ہی اور زیادہ خوف نشان نفاق سے منافق جری و قوی دل نہین ہوتا تجربہ آنکہون سے دکہا رہا ہی کہ عموماً اہل تشیع انہین صفات سے موصوف ہین- واللہ باللہ حضرت عباس کے قسم امام حسین کے قسم مولیٰ علی کی قسم غرض ایک بات اور ہزار قسم انہین کا شیوہ مستمر ہی یہی فرقہ ہے جسے ہر آن تقیے پر نظر ہے- شجاعت انکی مشہور اور استقامت و وفا انکی معلوم- جرأت- ثبات- وفا- خلوص- صدق- صفا- اگر کسی نے انہین دیکہا ہو تو ذرا ہمکو بھی بتائے ہماری بھی عمر انہین کی ہمسائگی مین گزر رہی ہے پس نہ پسند آئے اور نہ عجب مین ڈالے تمکو ان کے ٹھاٹ انکی دولت و ثروت انکی اولاد انکی ظاہری زرق برق- نہ حب آل ہے انکے دل مین ہی نہ نور ایمان آب و گل مین موجود کچہ اور ہے اور مذکور کچہ اور محبت مین عداوت مدح مین ہجو ملیح کا طور

لَوْ يَجِدُونَ مَلْجَأً أَوْ مَغَارَاتٍ أَوْ مُدَّخَلًا لَّوَلَّوْا إِلَيْهِ وَهُمْ يَجْمَحُونَ ۝

اگر پاوین　جای پناہ یا　کوئی غار　یا جای دخول　البتہ پہر جائین طرف اوسکے اور وہ　جلدی کرنے ہونگے

یے منافق بمجبوری آپ کے ساتھ ہین ہان مین ہان ملاتے ہین اگر انہین کوئی ایسی جگہہ ملجائے جہان پناہ لین تمہارے خنجر ان خونریز و نیزہای تیز سے بیخوف ہو جائین یا جنگل یا پہاڑ کا غار چہپنے کو ملجائے یا اور کوئی راہ بچنے کی نظر آئے البتہ اوسی کی طرف بعجلت و تمرد تمام چلے جائین مگر کیا کرین مجبور ہین

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ فَاِنْ اُعْطُوْا مِنْهَا رَضُوْا وَاِنْ لَّمْ يُعْطَوْا مِنْهَآ
اونمین وہ ہین کہ آپ پر طعن کرتے ہین تقسیم صدقات مین پس اگر دیے جاتین صدقے سے خوش ہو جاتین اور اگر نہ دیے جاتین صدقے سے

اِذَا هُمْ يَسْخَطُوْنَ ۝
اوسوقت برا کہین

مشارق مین بخاری سے مروی ہے کہ ایکبار حضرت نے کچھ مال تقسیم کیا تو ذوالخویصرہ بولا انصاف سے تقسیم کیجیے آپنے فرمایا اگر مین انصاف نکرونگا تو کون کریگا حضرت فاروق کہڑے ہوے اور عرض کی اجازت ملی کہ اس گستاخ منافق کی گردن اوڑا دون فرمایا اسے چہوڑ دو اسکے چند ساتھی ہون گے کہ اونکی نماز کے سامنے تم اپنی نماز کو حقیر اور اون کے روزون کے آگے اپنے روزے ناچیز خیال کروگے قرآن پڑہینگے مگر حلق سے نیچے نہ اوتریگا یعنے دل مین اثر نہوگا اسلام سے اسطرح نکل جائینگے جیسے تیر جانور سے پار ہوجاے اور اوسکی گانسے اور باڑہ اور لکڑی اور پر مین کوئی اثر نہو ایسے ہی یہ اسلام سے کورے اور ایمان سے بے اثر نکل جائینگی انکی شناخت یہ ہے کہ ان مین ایک مرد سیاہ رو ہوگا ایک بازو اوسکا مضغہ گوشت یا پستان زن کے مشابہ ہوگا یہ لوگ اوس گروہ پر خروج کرینگے جو بہترین خلق ہونگے اور ایک روایت مین ہے کہ یہ لوگ اختلاف و نفاق کے زمانے مین ظاہر ہونگے معالم ذوالخویصرہ ایک مرد تمیمی تہا نام اسکا حرقوص بن زہیر یہی اصل خوارج کے ہے کہا ابو سعید نے مین گواہی دیتا ہون کہ یہ حدیث حضرت سے سنی اور مین گواہی دیتا ہون کہ حضرت شیر خدا امام ہدی علی مرتضی نے اوس خارجی کو قتل کیا مین اس معرکے مین شریک تہا جب بعد صلح شامیان خارجیون نے آپسے سرکشی کی اور آپکی شمشیر خارا شگاف سے مقتول و مخذول ہوے مینے اسی صورت کا آدمی دیکہا الحاصل اوسکی طعن کی رد مین ارشاد ہوا بعض اون منافقین سے وہ ہین جو آپ پر طعن و عیب گیری کرتے ہین تقسیم صدقات مین اگر اونہین کچہ دیجیے تو خوش ہین نہین تو ناراض بدگو ہین ف عیب چینی دو طرح ہے ۱ نصیحت یعنے خدا و رسول کے حکم یا کوئی اور اچہی بات بدون اپنی غرض و نفسانیت کے بیان کردے ۲ عیب گیری وہ قول و فعل جو اپنی ضرر و نفع کے لحاظ سے یا محض اوس کے ذلیل و قابل کرنے کے لیے ہو پس نصیحت واجب ہے اگر ضرورت و قدرت ہو ورنہ مستحب ہے فرمایا اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ دین خیر خواہی و نصیحت مسلمین ہے اور عیب گیری حرام فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ يَّدِهٖ وَلِسَانِهٖ مسلمان وہی ہے جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان سلامت رہین ضرر نہ پونہچے مسئلہ بقصد توہین و بغرض نفع و ضرر خاص امیر و امام پر طعن حرام ہے اسلیے کہ افعال منافقین سے ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ

اور اگر وہ خوش ہوتے اوسپر کہ دیا اونکو اللہ نے اور رسول نے اوسکے اور کہتے کافی ہے ہمکو اللہ اب دیگا ہمکو اللہ

مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۟ؑ

فضل سے اپنے اور رسول اوسکا ہم طرف اللہ کے رغبت کرنیوالے ہین

ع ۱۷ ۱۴

اگر وہ لوگ اللہ ورسول کی عطا پر راضی رہتے اور کہتے ہمکو اللہ کافی ہے دیگا مال اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہم اللہ ہی کی طرف راغب ہین (تو یہ اونکے حق مین اچھا ہوتا) **ف** یہ تعلیم ہے رضا و دعا کی اور اشارہ ہے کہ متوکلین کو اللہ دیتا ہے اور جواب (لو) محذوف فرمایا تاکہ وسعت رہے ربط بعد اوس الزام اور اس تعلیم کے فیصلہ کردیا کہ تم رسول پر الزام دیتے ہو جواب دندان شکن لو اور سر جھکاؤ

مستحقین مال صدقہ

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ

نہین ہین صدقے مگر واسطے فقرا اور مساکین کے اور صدقے پر کام کرنیوالونکے اور مولفۃ قلوب کے اور آزادی مین گردنونکی

وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۟

اور ادای قرض مین اور راہ مین اللہ کے اور مسافر کے لیے فرض ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ دانا حکیم ہے

اقسام مصارف خیر

صدقہ کل مصارف دو طرح ہین موجب ثواب جیسے زکوۃ اعانت مومنین خیرات غیر موجب ثواب پس یہ یا (ممنوع) ہین جو بطور مخالفت شرعی صرف ہو یا (فضول) جو حاجت سے زیادہ اور اجازت کے خلاف صرف ہو یا (مباح) جو ضرورت سے زائد ہون مگر اجازت کے خلاف نہون جیسے عمدہ کھانا کپڑا از زینت وتفریح جائز پھر موجب ثواب کی دو شکلین ہین اول (مستحب) جسکے ترک پر وعید اور فعل کی تاکید مزید نہو اور یہ خواہ (تبرع) جیسے طعام عوت و ولیمہ و ہبہ و وصیت اور اغنیا مین باہمی تحف و ہدایا عام مسلمانون سے احسان یا مدارات اقارب واحباب سے سلوک اپنی ذات اور اولاد کے مصارف رفاہ عام وامن خلائق وترویج اسلام کے مصارف خواہ (صدقہ) ہے یعنی لقمہ سوال اور وہ خیرات جو فقرا کے لیے خاص کی جاے دوم واجب جسکے ترک پر عذاب اور کرنے کی تاکید ہے اور یہ بھی خواہ (حقوق) سے ہے جیسے نفقہ ازواجات واقارب مفلس و رعمال صدقہ و کارپردازان سلطنت کے وظائف و مجاہدین

[illegible]

کی غنیمت اور گوشت اضحیہ وغیرہ یا (صدقہ) ہے جیسے فطرہ کفارہ عشر و زکوۃ وغیرہ اور نہ
یہان یہی مراد ہے **فقیر** جسکے پاس کچہ مال ہو مگر نصاب سے کم **مسکین** جسکے پاس کچہ بہی نہو اور
اوسکے برعکس بہی منقول ہی **جامع** مقاتل وسدی نے کہا فقیر وہ جو گہر مین بیٹہے سوال نکرے
مسکین جو مانگے کہا قتادہ نے فقیر وہ محتاج جو اپاہج ہو مسکین جو اپاہج نہو کہا مجاہد نے جس
محتاج کے عزیز و اقارب موجود ہین وہ فقیر ہے ورنہ مسکین **مسئلہ** فقیر اور مساکین کو اسقدر دینا
کہ صاحب نصاب ہو جائین مکروہ ہے (ہدایہ) **نکتہ** گو فقیر و مسکین دونونکا حکم ایک اور معنی
بہی قریب ہین مگر فائدہ ذکر یہ ہے کہ وہ لوگ غیر مستحق نہ سمجہے جائین جو نہ صاحب نصاب ہین
نہ حاجتمند **عامل** جو وصول عشر و زکوۃ کے لیے سعی کرے اسمین نہ فقر شرط ہے نہ حصہ معین یعنے
نہ یہ کہ آٹہوان حصہ دیا جاے اور نہ یہ کہ توانگر ہو تو نہ پائے اور کہا شافعیہ نے کہ عامل کو آٹہوان
حصہ ہو اسلیے کہ آیت مین آٹہہ مستحق مذکور ہین مگر یہ تقریر قوی نہین اسلیے کہ مقصود بیان
استحقاق ہے نہ تقسیم ورنہ لازم آتا کہ اگر ایک قسم دستیاب نہو تو ساتوین چہٹے حصے کی نوبت آئی
یا بعض محتاج ہو کہ سلے مرتے ہون مگر دوسری ضرور پائین پہر عامل کو بقدر اجرت دیا جاے گا
مولفۃ قلوب وہ نومسلم جنکو اخلاق و مال سے مطیع کرنا ہی یہ حصہ حضور اقدس نے دیا اور بعد
فتح مکہ و حنین نومسلمون کی تالیف قلوب فرمائی مسلم جب حنین کی لڑائی ہوئی بارہ ہزار لشکر مجاہدین
کا تہا جب مشرکین ہوازن و غطفان بڑہے سب ہٹ گئے آپنے دو بار پکارا داہنے طرف فرمایا
یا معشر الانصار یہ جان نثار بولے لبیک یا رسول اللہ اَبْشِرْ نَحْنُ مَعَكَ یا رسول اللہ آپ کو
خوشخبری ہو کہ فدائی آپکے ساتہ ہین بائین طرف آواز دی یا معشر الانصار ایسے ہی جواب ملا
پہر آپ اپنی سواری سے اوترے اور کفار بہاگ گئے اور بہت غنیمت ہاتہ لگی آپنے مہاجرین اور نومسلمونکو
دیدیا اور اپنے خادمان جان نثار انصار کو کچہ ندیا تو انصار نے کہا جب سختی ہو تو ہم بلائے جائین اور
دوسرے مال مارین حضور کو یہ خبر ملی آپنے سبکو جمع کیا اور فرمایا یہ کیا بات ہی سب خاموش ہو رہے فرمایا تم راضی
نہین کہ لوگ مال لیکر چلے جائین اور تم محمد کو اپنے ساتہ لیجاؤ اور اپنے گہرون مین رکہو سب خوش
ہو گئے اور کہا ہان یا رسول اللہ یہ تو دلی آرزو ہے پہر فرمایا اگر تمام دنیا ایک راہ چلے اور انصار
ایک راہ چلین تو مین انصار کی راہ اختیار کرون مگر زمانہ ابو بکر صدیق مین باجماع حصہ مولفۃ القلوب ساقط
ہو گیا اسلیے کہ ضرورت تالیف قلوب کرنے کی باقی نرہی **ف** ممکن ہے کہ کہا جاے کہ اسقاط حق
مولفۃ القلوب بعلت استغنا ہوا پہر کبہی حاجت سابقہ عود کرے تو کیون نہ حکم عود کرے گا

فی الرقاب مکاتب یعنی وہ غلام یا لونڈی جنکے مالک روپیہ لیکر آزاد کرنے پر آمادہ ہون تو نہین آزاد کرانا اور کہا امام مالک نے کہ غلام خرید کر آزاد کردے مگر عموم لفظ مکاتب کو بھی شامل ہے احمدی غارم عموم تاوان کہا شافعیہ نے غارم وہ جسنے مسلمانون کی اصلاح اور رفع فساد باہمی کے مصارف اپنے ذمے لے لیے اور قرضدار ہو گیا۔ اور کہا حنفیہ نے (غارمین) عام ہے ہر صاحب تاوان و دین مگر شرط یہ ہے کہ یہ دادنی کسی گناہ کے وجہ سے نہو اور یہ تخصیص عقلی ہے اسلیے کہ زکوۃ بغرض اعانت مومنین مجبور و فراغت ذکر آلہی و وصول رزق موعود آسمانی ہے نہ حرام و گناہ پر اعانت بدکارون کی کفالت مسئلہ بقدر ادائے قرض اعانت کیجاے گی مثلاً زید کی پاس ہزار درم ہین اور نوسو ننانوے کا قرض ہے تو اب ۱۸۹ درم تک اوسے دینا جائز ہے سبیل اللہ اسمین بھی اختلاف ہے کہا محمد نے مراد حاجی ہین جو مفلس ہو گئے ہون کہا ابو یوسف نے غازی بے سامان اور عموم لفظ چاہتا ہے کہ ہر شخص جو اللہ کے کام کرتا ہو بشرط افلاس مستحق ہے کوئی وجہ نہین کہ بعض خاص کر لیے جائین ابن سبیل مسافر بے مایہ یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ تعالی علیم و حکیم ہے احمدی یہ آیت بیان مصرف زکوۃ مین ہے اور صیغہ حصر سے معلوم ہوا کہ انکے سوا اور کوئی ان صدقات کا مستحق نہین پس بناے مساجد و تکفین اموات اور دوسری خیرات مین صرف کرنا نچاہیے اور یہ ضرور نہین کہ ان ساتون قسم کے آدمیون کو تلاش کرکے دیا جائے بلکہ انہین سے سبکو یا ایک کو دینا کافی ہے اسمین بیان مستحقین ہے نہ تقسیم اور شافعیہ کے نزدیک ہر قسم سے تین آدمیون کو ضرور دیا جاے دلائل اسکے تفسیر احمدی سے اور شرح وقایہ اور توضیح مین منقول ہین اور صاحب تفسیر کبیر نے ایک زبردست تقریر سی شافعیہ کا جواب دیا ہے مسئلہ گو مولفۃ القلوب کا حصہ نرہا تاہم نو مسلمون کی دلداری ایک مصلحت شرعی ہے

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۭ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ

اور ان مین سے وہ ہین کہ ایذا دیتے ہین نبی کو اور کہتے ہین وہ کان ہے کہدیجیے کان اچھا ہے تمہارے لیے ایمان لاتا ہے اللہ پر اور

يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۭ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

سچا جانتا ہے مومنونکو اور رحمت ہے اونکے لیے جو ایمان لائے تم مین سے اور جو ایذا دیتے ہین رسول اللہ کو اونکے لیے عذاب دردناک ہے

[illegible]

اونمین بعض ایسے ہین کہ نبی کریم کو ایذا پونہچاتے ہین اور کہتے ہین اون کے تو کان ہین آپ کہدیجیے کہ یہ کان تمہارے حق مین بہتر ہین وہ پیغمبر اللہ پر ایمان لاتا ہی اور مومنین کی بہی تصدیق کرتا ہی اور ایمان والون کے حق مین رحمت ہی اور جو لوگ رسول خدا کو ایذا پونہچاتے ہین اون کے لیے دردناک عذاب ہی معالم منافقین آنحضرت کی نسبت کلمات ناشایستہ کہاکرتے تو بعضون نے کہا ایسا نہ کہو مبادا آپکو خبر ملجاے تو مشکل ہو جلاس بن سوید بولا جو چاہو کہو اگر خبر ملیگی تو ہم قسم کہا لینگے مکر جاینگے آپ تو سراپا گوش ہین جو کہو سن لیتے ہین ہمارے قول و قسم کی بہی تصدیق کر لینگے (اذن) اوسے کہتے ہین جو کم عقل و بیخبر ہو جو سنا مان لیا تحقیق و تفتیش سے تعلق نہین ارشاد ہوا تمہارے ہی قول کے موافق آپکا (اذن) ہونا تمہارے لیے اچہا ہی اگر تم مومن ہو تو نبی کی تصدیق تمہارے حق مین برکت و رحمت ہی اگر منافق ہو تو جان بچے اور امن ملے پس مومن کے لیے موجب ستر و اعتبار ہی منافق کی جان بچتی ہی نہین تو جینا دشوار ہی در منثور آیت نبتل بن حارث منافق کے شان مین ہے وہ آپکو (اذن) کہتا تہا ف حاکم کا محکومین کے بات پر اعتماد کر لینا اور زیادہ تحقیق نکرنا خرابی جیساکہ آیت مین گزرا اور منع بہی ہی جیساکہ صفحہ ۲۶۰ مین گزرا اور مطابقت یون ہے کہ اگر یہ سادگی حمق و غفلت سے ہے تو بری اور مصلحت و دور اندیشی و عفو و کرم سے ہی تو اچہی ہی وہان منافقون کو مومنین سے جدا کرنا منظور تہا اور یہ بہی تہا کہ بوقت ضرورت درگذر کرنے سے عام عذر کا دروازہ کہلجاتا۔ اور یہان کوئی غرض متعلق نتہی پس جب حق قضا و حق خلق متعلق ہو تحقیق و تجسس لازم ہی اور جب ایسا نہو تو ستر و عفو اولی مسئلہ ایذاے پیغمبر معصیت و کفر ہے در مختار مین ہی کہ مسلم ہے تو توبہ قبول نہو اور ذمی ہے تو در صورت اعلان و عادت قتل کیا جاے کہا شامی نے توبہ قبول نہونا مقبول نہین حضور سراپا عفو تہی اور یہ امر کہ حق العبد ہی قاضی کے نائب ہونے پر موقوف ہی اور ایسا ثابت نہین ہوا ف میرے نزدیک ہجو و مدح انبیا حقوق اللہ سے ہین نہ پیغمبر سے صلہ متعلق ہی نہ گناہ اونکا وجود اون کا تعلق تعلقات سبحانی مین فنا تہا

ایذائی ف

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ لِيُرْضُوكُمْ وَاللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَنْ يُرْضُوهُ إِنْ كَانُوا مُؤْمِنِينَ

قسمین کہاتے ہین اللہ کی تمہارے آگے تاکہ راضی کرین تمکو اور اللہ اور رسول اوسکا مستحق زیادہ ہے کہ خوش کرین اوسے اگر ہین مومن

ابن کثیر ایک منافق بولا واللہ یہ اشراف اور عمدہ لوگ گدہے سے بہی بدتر ہین اگر قول محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق ہو یعنے نہ انکا شر ہونا قرین قیاس ہے نہ آپ کا صادق ہونا متیقن

الفتقا ایلاع

دوسرے آدمی نے کہا واللہ ارشاد حضور حق ہے اور تو گدہے سے بھی بدتر ہے - یہ خبر حضور میں پونہچے تو منافق مکر گیا قسمین کہانے لگا مومن مخلص نے کہا اے اللہ سچے کی تصدیق کر یہ آیت نازل ہوئی کبیر جب لشکر ظفر پیکر تبوک سے واپس آیا تو منافق قسمین کہا کہا کر اپنے عذر بیان کرنے لگے تاکہ مومنین کو راضی کر لین ارشاد ہوا یہ منافق اللہ کی قسمین کہاتے ہین کہ تمکو اے مسلمانو خوش کرین اور راضی کرنا تو اللہ کا ہی جو عالم الغیب و رقادر مطلق ہے یا اوسکے رسول کا راضی کرنا ہے جسکے رضا ایمان جسکی ناخوشی عذاب نار ہے جو اللہ کے تعلیم سے تمہارے قلوب و اعمال پر بھی مطلع ہوتا رہتا ہی پس اگر مومن ہو تو اللہ و رسول کو راضی کرو **ف** اول اسمین قسم کہانے کی مذمت ہی اگرچہ سچے ہی ہو اسلیے کہ قسم اوسی کے لیے ہی جو واقف نہو اور اللہ تعالی عالم الغیب اور رسول مؤید من اللہ ہی باقی رہے عوام صرف انکا راضی کرنا کوئی عمدہ بات نہین اسی لیے کہا امام ابوحنیفہ نے کہ نکول بذل ہی اقرار نہین یعنے جب مدعی گواہ نہ لا سکے اور مدعا علیہ پر حلف عائد ہو اور مدعا علیہ (نکول) یعنے قسم کہانے سے انکار کرے تو یہ اقرار بحق مدعی نہین جس سے سمجھا جاے کہ مدعا علیہ ظالم و کاذب تہا بلکہ اوسنے اپنا مال خرچ کر کے آپکو قسم سے بچایا جیساکہ مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ اونہون نے کہا کہ مین نے اپنی قسم ستر ہزار دیکر خرید لی اور کہا اگر قسم کہاتا تو وہ راست ہوتے (ترغیب) **دوم** آنحضرت کے شرف و قرب کا بیان ہی کہ آپکی رضا کو اپنی رضا سے منضم فرمایا اور یہ کمال قرب و قبول ہی کہ ایک کی رضا و غضب دوسرے کی رضا و غضب ہو یرضوہ کا ضمیر اگر قریب یعنی رسول کی طرف راجع ہی تو رضاے رسول پر رضاے الٰہی موقوف ہوے جیساکہ فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ جسنے پیغمبر کی اطاعت کی وہ اللہ کی اطاعت کر چکا اور اگر بعید اللہ کی طرف ہی یا ہر واحد کی طرف ہی تب بھی وہی مضمون اتحاد ظاہر ہے سے اسمین اشارہ جلی ہے کہ رسول کو تمہارے قلوب و اعمال پر اطلاع دیجاتی ہی ورنہ کیا وجہ تھی کہ رضاے مومنین ہو اور رضاے رسول نہو حالانکہ آپ زیادہ تر قسم اور قول کی تصدیق کرنے والے تھے جیساکہ فرمایا یُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اور یہ حالف بظاہر مومن بھی تھے

اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۝

کیا نہین جانا اونہون نے شان یہ ہی کہ جو خلاف کرے اللہ سے اور رسول سے اوسکے بیشک اوسکے لیے آگ ہی دوزخ کی ہمیشہ رہے گا اوسمین یہ رسوائی بڑی ہی

کبیر (الم یعلموا) وہان کہا جاتا ہی جہان تعلیم مقصود ہو اور شاگرد باوجود سعی و توجہ استاد بے پروائی کرے تو کہتے ہین اب تک نہ سمجھے **حاصل** مدتون سے اونکو پیغمبر خدا تعلیم کر رہے ہین

اور نہ سمجھے کہ جو اللہ و رسول کے خلاف کرے اسے آگ دوزخ کی ہی اوسمین ہمیشہ رہے اور یہ رسوائی بڑی ہی در منثور اس رسوائی کی شرح حضرت ابوبکر صدیق نے خطبے مین یون فرمائی کہ میدان حشر مین ایک بندہ حاضر کیا جائیگا جسے دنیا مین مال وصحت عطا ہوئی تھی اور اوسنے ناشکری کے ارشاد ہوگا اسدن کے لیے کیا لایا ہی جب وہ کچھ نہ پائیگا اسقدر رو ئیگا کہ آنسو بہ نکلینگے - پھر دوبارہ اوسے شرم دلائی جائیگی پھر خون سے رو ئیگا تیسری بار اپنے ہاتھ کہنیون تک چبا لیگا پھر غیرت دلائی جائیگی تو پھوٹ پھوٹ کر رو ئیگا آنکھون کی پتلیان رخسار و نیز پر بھکر آجائینگی ہر گال (سو جگہ) ایک ایک فرسخ کا ہو جائیگا کہیگا ای رب دوزخ ہی مین بھیجدے کہ ان جگر دوز طعنون سے بچون ابو سعود حاد (خلاف ہوا) باب مفاعلۃ سے ہی مجرد اسکا حد آور محادہ یہ ہی کہ دو آدمی ہون اور ہر ایک جانب مخالف میل کرے بحث مَن عام ہی اور حاد خاص معلوم المعنے پس ضرور ہی کہ ذرا خلاف کیا اور خالد النار ہوا اور یہ خلاف اجماع ہی جواب مَن تو عام ہے مگر حاد مین خفا ہی ادنیٰ خلاف ساقط اور اعلیٰ داخل ہوگا توضیح اسکی یہ ہی کہ اتمام مخالفت ہی ممکن ہے نہ موافقت کہ شان الوہیت و رسالت مقتضی ہی کہ بندہ صرف اوسکی ارشاد کے خلاف نہون دوسرے احوال سے علاقہ نہین اور ارشاد کی دو قسمین ہین رضا یعنے بجالانے مین انعام ہی ترک مین الزام نہین اور یہ درجہ (عدم موافقت) کا ہی تحکم یعنے ضرور کرو اسمین کبھی خلاف بلا قصد ہو جاتا ہی مثلاً نماز فرض ہی اور آدمی نے دوسرے شغل مین وقت صرف کر دیا اس خیال سے نہین کہ مین نمازی نہ بنو نگا بلکہ اسلیے کہ جو کرتا ہون وہ کیے جاؤنگا یہ ادنیٰ خلاف ہی کبھی خلاف ہی کرنا مقصود ہوتا ہی جیسے کفار و منافقین کو اور یہ کامل درجہ خلاف ورزی کا ہے اور اسی کی سزا جہنم اور خلود ہی اسلیے کہ مطلق فرد کامل کی طرف منصرف ہوتا ہی اور کمال خلاف یہی ہی کہ معنی حاد چاہتے ہین کہ جانب خلاف مقصود ہو اسناد فعل یعنے خود خلاف کیا) قصد وارادہ کو چاہتے ہی ورنہ یون کہتا کہ جس سے خلاف ورزی ہوگی) کافی تھا باب مفاعلۃ چاہتا ہی کہ دونو جانب سے بعد و خلاف ہو اور یہ کفر ہے پر صادق آتا ہی ایمان پر نہین پس نہ غیر کافر مخالف کامل ہی نہ خالد النار اور جملہ کافر مخالف کامل ہین اور خالد النار **استنباط** دو سزائین مذکور ہوئین جہنم خلود پس اگر خلاف و قصد دونو ہین تو نار و خلود دونو ہین اور اگر صرف خلاف ہے تو سزاوار نار ہوا مگر دائماً نہین اور یہ مرتبہ ہی اہل فسق و بدعات کا اور خلاف کا قصد ہی مگر سرزد نہین ہوا

جیسے کوئی کافر بالغ یا عاقل ہوتی ہے مرگیا تو خلود ہی باعتبار قصد کے اور جسطرح قصد خلاف کو مخالفت لازم ہی خلود کو دخول نار لازم۔ اور اگر نہ خلاف کیا نہ قصد خلاف تو عذاب ہے نہ خلود البتہ علوے مدارج وکثرت نعم اختیار موافقت سے متعلق ہو تنبیہ علانیہ گناہ کبیرہ کرنے والا جیسے تارک صوم وصلوۃ۔ شراب خوار۔ زانی۔ راشی۔ سود خوار۔ قمار باز۔ داڑھی منڈانے والا نیچا پاجامہ پہننے والا۔ اور فاسق وفاجر وبدعتی وغیرہ سے ایک نوع کا قصد مخالفت پایا جاتا ہو ان کے خاتمہ بخیر ہونے کا البتہ خوف ہو گو حق سبحانہ تعالے رحیم اور اوسکا رسول کریم ہے

يَحْذَرُ الْمُنَافِقُونَ أَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ قُلِ اسْتَهْزِئُوا إِنَّ اللَّهَ مُخْرِجٌ مَا تَحْذَرُونَ

ڈرتے ہین منافق یہ کہ اوتاری جاوے اون پر کوئی سورت جو جتادے اونکو جو کچھ ہے دلون مین کہہ ہنسی کرلو بیشک اللہ نکالنے والا ہے جس سے ڈرتے ہو

منافق ڈرتے ہین کہ مبادا اون کے حق مین کوئی سورت اوترے اور جو دل مین چھپائے ہوئے ہین وہ کھل جاوے آپ صلے بنی کریم اون سے کہدیجیے کہ ہنسے جاؤ اللہ تعالی اوس راز کو ضرور ظاہر کردیگا جس سے تم ڈرتے ہو معالم کہا ابن عباس نے ستر منافقون کے نام مع ولدیت اوتارے گئے پھر منسوخ کردیے گیے کہ اون کی اولاد جو مومن ہون ندامت نہ اوٹھائین ف اس روایت سے معلوم ہوا کہ کسی مومن کو اوسکے باپ دادا کی برائیون سے عار نہ دلانا چاہیے

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ

اور اگر پوچھین آپ اون سے کہینگے تھے ہم مگر بحث کرتے اور کھیلتے کہدیجیے کیا اللہ سے اور آیتون سے اوسکی اور پیغمبر سے اوسکے تھے تم مسخری کرتے

خوض۔ غوطہ لگانا۔ باتین کرنا۔ یہان مراد ہے جھوٹی اور دل لگی کی باتون سے اگر آپ اون سے پوچھین اور اون کی بیہودہ باتون سے سوال کرین تو صاف کہدینگے ہم تو جھوٹ موٹھ باتین کرتے تھے اور کھیلتے تھے آپ کہدیجیے کہ اللہ سے اور اوسکی آیتون اور پیغمبر سے تمسخر واستہزا کرتے تھے یعنی اگر تمہاری بات مان لی جاوے تو بھی اللہ ورسول سے استہزا ہوگا اور یہ اوس سے زیادہ ممنوع ہے کبیر کہا ابن عمر نے کسی منافق نے کہا کہ ہمنے در وغگو نامرد۔ خوفناک زیادہ ان سے نہین دیکھے مراد اوس کے حضور اور مومنین تھے ایک مسلمان نے کہا تو جھوٹا منافق ہے اور حضور کو پہنچا دیے گیا کہ آپ پر یہ وحی آچکی تھی جب اوس سے پوچھا گیا تو یہ عذر لغو کیا کہا قتادہ نے بوقت لشکر کشی تبوک منافق بولتے تھے کہ یہ رومیون کا ملک ودولت لینے کی ہوس رکھتی ہین۔ بوقت مراجعت جب الزام دیا گیا تو بولے ہم تو یونہین کہتے تھے احمد کہ اللہ ورسول سے استہزا نفاق وکفر ہے

لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ۚ اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَآئِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةًۢ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ

نہ عذر کرو بیشک کفر کیا تمنے بعد اپنے ایمان کے اگر معاف کرین ہم ایک گروہ سے تم مین سے عذاب کرینگے ہم دوسرے گروہ کو اسلیے کہ وہ تھے گنہگار

اے منافقو نہ عذر کرو بیشک تمنے کفر کیا اظہار ایمان کے بعد اگر کسی گروہ کو (بسبب اوسکے ندامت وتوبہ کے) بخشدینگے تو دوسرے گروہ کو (جنکے دل ویسے ہی سخت ہین) عذاب کرینگے اسلیے کہ وہ مجرم ہین۔ یہ جواب ہی منافقین کے فریب آمیز عذر خواہیونکا کہ یہان سماعت ہوگی تو اوسی کی جسنے سچے دلسے توبہ کی ابن کثیر آپنے منافقون کو بلاکر یہ آیتین سنائین اور فرمایا کیا تم نے ایسا ایسا کیا ہی قسم کہا گئے کہ ہرگز نہین معالم ابن حمیر الاشجعی جو اسوقت تک انہین مین تہے صدق دل سے تائب ہوے اور دعا کی اے اللہ مجھے اپنی راہ مین شہید کر اللہ نے اونکے عذر قبول فرمائے اور وہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے یہ ہنستے تہے مگر باتین نہ بناتین وہم یہ کیون ارشاد ہوا کہ تمنے ایمانکے بعد کفر کیا حالانکہ وہ مومن نہوے تہے دفع یہ اونہین کے منہ سے اونکا قائل کرنا ہے کہ اگر تم اپنے بیان کے موافق تہے تو یہ افعال کفر کے ہوے اور اگر مومن نہ تہے تو بحیلہ عذر عبث ہوف یہ ارشاد کہ ہم ایک کو بخشین گے تو دوسرے پر عذاب کرینگے امید دلاتا ہے کہ دل سے نادم ہو یہان بخشنے دیر نہین لگتی اور ڈراتا ہے کہ فریب سے جان بچانا بحضور شاہنشاہ قادر و غیب دان ممکن نہین

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ

منافق مرد اور منافق عورتین ایک دوسرین کا (جنس ہم) دوسرے کا حکم کرتے ہین گناہ کا اور روکتے ہین نیک باتون سے

وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ۚ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ ۚ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور بند کرتے ہین ہاتھ اپنے بہول گئے اللہ کو بس بہول گیا انکو اللہ بیشک منافق وہی نافرمان ہین

ایک منافق دوسرے کا ساتھی ہے مرد ہون یا عورتین۔ یہ برائیونکی طرف لوگون کو متوجہ کرتے ہین اور اچھی باتون سے روکتے ہین اور اپنے ہاتھ ادائے زکوۃ وصدقات واعانت اسلام وخدمت مومنین سے روکتے ہین اللہ کو بہولے ہوے ہین اللہ بہی اونہین میدان حشر مین بہلا دیگا پہر کچھ فریادرسی نہوگی یا دنیا مین عطاے توفیق ونزول برکات وقبول عذر ومغفرت عامہ سے محروم کردیےگئے۔ بیشک منافق حکم سے نکل جانے والے ہین

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ

وعدہ کیا اللہ نے منافق مردون اور منافق عورتون سے اور کافرون سے آگ کا دوزخ کے ہمیشہ رہینگے اوسمین وہ آگ کافی ہے انکو اور رحمت سے دور کیا انکو اللہ نے اور انکو عذاب ہے قائم

اللہ تعالی نے منافق مرد اور منافق عورتون اور کافرون سے وعدہ کرلیا ہی کہ اون کے لیے دوزخ کی آگ ہی او سمین ہمیشہ رہینگے یہی آگ اون کے لیے شایان ہی اور اللہ نے اونہین اپنی رحمت سے دور کردیا ہی اور اونکے لیے دردناک عذاب ہی

كَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ كَانُوا أَشَدَّ مِنكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوا

مثل اونکے کہ تھے پہلے تمسے تھے سخت تمسے زور مین اور زیادہ مال اور اولاد مین پھر نفع اوٹھایا اونہون نے

بِخَلَاقِهِمْ فَاسْتَمْتَعْتُم بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُم بِخَلَاقِهِمْ وَخُضْتُمْ

اپنے حصے سے پس نفع لیا تمنے بہی اپنے حصے سے جیسا کہ نفع اوٹھایا اونہون نے کہ تھے پہلے تمسے حصے سے اپنے اور باتین بنائین تمنے

كَالَّذِي خَاضُوا أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ

جیسے باتین بنائین اونہون نے یہ لوگ ہین کہ مٹگئے عمل اونکے دنیا مین اور آخرت مین اور یہی نقصان پانیوالے ہین

یعنے اے منافقو تم بہی بلاے دنیاوی اور عذاب اخروی مین مبتلا ہوگی مثل ون لوگون کے جو تم سے پہلے تہی اور قوت ومال واولاد مین تمسے زیادہ تہی اور اپنی دنیاوی حصے سے فائدہ اوٹھالیے تو تم بہی اپنے حصے سے جو تمہارے مقدر مین ہی نفع اوٹھاؤ جیسے وہ اپنی حصے سے نفع اوٹھا گئے اور بحث بیجا وقیل وقال عبث مین پہنسے رہو جسطرح وہ لق لق وزق زق مین رہے یعنی منافق یہ وہی لوگ ہین جنکے اعمال دنیا وآخرت مین ضایع ہوے دنیا مین بوجہ نفاق وفریب ہر طرف ذلیل تدبیرین ناتمام کیا برباد۔ آخرت مین کافرون کے ساتھ دوزخ مین گرفتار اور یہ لوگ اپنے تجارت مین نقصان پانے والے ہین نہ سرمایۂ حیات سودمند نہ نقد عمل بکار آمد

أَلَمْ يَأْتِهِمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَقَوْمِ إِبْرَاهِيمَ وَأَصْحَابِ مَدْيَنَ

کیا نہین آئی پاس اونکے خبر اونکی جو تھے پہلے اونکے قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم ابراہیم اور صاحب مدین

وَالْمُؤْتَفِكَاتِ أَتَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ

اور اولٹے گئے لائے اونکے پاس پیغمبر اونکے نشانیان پس نہ تہا اللہ کہ ظلم کرتا اونپر مگر تھے وہ جانونپر اپنے ظلم کرتے

اے منکرو کیا تمکو اون لوگون کا حال نہین معلوم ہوا جو تمسے پہلے گزر چکے ہین وہ نوح کی قوم ہی جو پانی مین ڈوبکر مرے اور امت عاد ہی جو ہواے تند سے برباد ہوے اور قوم ثمود کی ہے جو زلزلے کے عذاب مین ہلاک ہوے اور قوم ابراہیم کے لیئے نمرود جنسے نعمتین سلب کرلین اور

۵ کالذین منافقین [illegible] ... [illegible] خطاب منافق ... لیغاک سے ... [illegible] ... الفال ... [illegible]

نمرود کو خدائی کا مزا چکھا یا اور مدین والے امت شعیب ہین جو سائبان کے عذاب سے مرے اور موتفکہ یعنے پھرنے والے وہ قوم لوط ہی جو الٹ پلٹ کر جہنم واصل ہوے ان سب کے پیغمبر کھلی کھلی نشانیان اور زبردست معجزے لیکر آئے اور کوئی عذر نہ سمجھنے کا باقی نرکھا پس اللہ نہ تھا کہ اونپر ظلم کرتا مگر وہ خود اپنے جانونپر ظلم کرنیوالے تھی نافرمانی کی جہنم کے سزاوار قرار دیے گئے

ف معلوم ہوا کہ اگلون کے حالات سے عبرت اختیار کرنا لازم ہے ورنہ تارک پر الزام ہوتا

علامات مومنین — وقف لازم

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

اور مومن مرد اور مومن عورتین ایک انمین کی دوست ہین دوسرے کی حکم کرتے ہین نیکی کا اور منع کرتے ہین گناہ سے اور

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ۭ

قائم کرتے ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ اور اطاعت کرتے ہین اللہ کی اور اوسکے رسول کی یہ لوگ ہین کہ رحم فرمائیگا اونپر اللہ

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے

اور ایمان والے مرد اور عورتین یہ سب آپسمین ایک دوسرے کے ولی اور دوست ہین یہ حکم کرتے ہین شرعی امور کا اور روکتے ہین برے کامون سے اور نماز اچھی طرح پڑہتے ہین اور زکوٰۃ ادا کرتے ہین اور اللہ ورسول کے اطاعت کرتے ہین یہ لوگ قریب ہے کہ اللہ رحمت کرے اونپر بیشک اللہ غالب حکمت والا ہی ف آیت مین کئی فائدے ہین (علامات مومنین) ۱ آپسمین محبت کرنا ۲ اچھی باتین بتانا ۳ برائیون سے روکنا ۴ نماز ۵ زکوٰۃ ۶ ہر امر مین اطاعت خدا ورسول نکتہ اس تعمیم سے معلوم ہوا کہ صرف چند فرائض پر کفایت نہین ہوسکتی ہر دم منتظر حکم و آمادۂ خدمت رہنا چاہیے نکتہ جب اطاعت نشان ایمان ہی تو معصیت سلب ایمان اور امر مباح عبث مسئلہ بعد آنحضرت کے اطاعت رسول یہی ہی کہ علماے ربانی و خلفاے اسلامی کی اطاعت کی جاے (انجام مومنین) استحقاق رحمت خلعت قبول تاج رضا بہشت برین حصول مدعا (احکام) ہر مسلمان کا حق دوسرے پر ہی - اقارب پر صلۂ رحم - تکفل نفقات مساکین - ولایت ونگرانی نابالغ - ولایت نکاح اناث - خلیفہ پر جان - مال - آبروی رعایا کے حفاظت اون کے اصلاح ورفاہ کی توجہ بیکس و عاجز کی حمایت اسلیے کہ (اولیا) جمع ولی بمعنے نزدیک و دوست - و حاکم و متکفل ہی اور ہر حال مین مجمل بحسب تفسیر احادیث و اجتہاد ہر شخص کی ولایت و حقوق جداگانہ ہین مسئلہ امام وقت ہر صغیر بے وارث کا ولی ہے اسلیے کہ یہ ولایت عام مسلمانون کے ذمے ہی اونکی طرف سے امام ذمہ دار ہو مسئلہ کسی مسلمانپر حلال نہین کہ دوسرے مسلمان کو قول یا فعل یا قصد مجردسے ضرر پہونچاے اسلیے کہ

دوستی و تکفل و حمایت علامت ایمان ہو البتہ حق شناسی امر آخر ہے **اقتباس** جبکہ منافقین و کفار ایک گروہ اور مومنین ایک گروہ قرار پا گئے پس وہ سلوک اور وہ محبت جو باہمی مسلمانوں مین ثابت و لازم ہے کفار سے رکھنا نچاہیے اور وہ عناد و تشدد جو کفار کی نسبت مقتضای اسلام ہے مسلمان سے جائز نہو گا تاکہ امتیاز باقی رہے اور یہی معنے ہین موالات کفار و مراعات اسلام کے ربط مومنین کی نشانیان فرما کر اوس رحمت کے تفصیل فرمائی جسکا اونھین امیدوار کیا ہو

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ

وعدہ کیا اللہ نے مومن مردوں اور عورتونسے جنتوں کا جاری ہین تلے اوسکے نہرین ہمیشہ رہنے والے اونمین اور

مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

گھر پاک جنات عدن مین اور رضا اللہ کی بڑی ہے یہ وہی کامیابی بڑی ہے

ع ۱۵

اللہ تعالی نے ایمان والے مردون اور عورتون سے وعدہ کر لیا ہو جنتونکا جنکے تلے نہرین جاری اونمین ہمیشہ رہین نہ نکلنے کا ڈر نہ فنا کا رنج اور محل پاکیزہ جنات عدن مین ملینگے اور سب سے بڑھکر اور بہتر اللہ کا خوش ہو جانا ہو اور بہت بڑی کامیابی ہو **ف** دوسری آیتین انعام و رحمت کی خبر سناتے ہین اور یہ آیت وعدہ و عہد جناب باری ہو پس زیادہ تر اطمینان بخش قلوب ہو انہار بدور سافرہ مین ہو کہ بہشت کی نہرون نکا پانی شیرین نہ مزا بدلے اور آپنے فرمایا کہ مشک کے پہاڑون سے نکلے ہین۔ دوسری روایت مین ہو کہ جنت عدن سے یہ نہرین جاری ہین فرمایا یہ نہرین بالائے زمین روان ہین عمق مین نہین مساکن طیبہ در منثور مین ابوہریرہ و حصین بن عمران سے مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین موتی کے محل ہین ہر ایک مین ستر گھر یاقوت سرخ کے ہر گھر مین ستر بیت زمرد سبز کے ہر بیت مین ستر فرش ہر رنگ کے ہر ایک پر ایک حور سیاہ چشم جلوہ گر اور ستر خوان نعمت بچھے ہوے اور ستر خوبصورت خادم کمربستہ جنتی کو اسقدر قوت دیجائیگی کہ ان تمام حوران دلفریب و اغذیہ روح بخش سے متمتع ہو عدن کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ عدن کے بیان مین دو قول ہین ایک یہ کہ عدن نام ہے ایک مقام کا جو جنت مین ہو عبیا کہ صاحب معالم نے کہا کہ کہا عمرو بن عاص نے جنت مین ایک محل ہو جسکا نام ہو عدن اوسکے گرداگرد برج ہین اور پانچ ہزار دروازے اور کہا عطا ابن صائب نے عدن ایک نہر ہے اوسکے دونو کنارونپر باغ سرسبز۔ کہا ابن مسعود نے وسط جنت مین محل ہو کہا مقاتل نے عدن جنت کا اعلی درجہ ہے اسمین نہر تسنیم جاری ہو اور گرد اوسکے پر قرار اوسمین محل ہین یاقوت اور موتی اور سونیکی روش سے

ہوا چلتی ہی اور اوسمین مشک ڈالدیتی ہی کبیر کہا ابن عباس نے عدن کی چہت عرش ہی اور یا ایک
شہر ہے ۲ یہ کہ عدن صفت ہی جنت کے معنے اسکے قریب یا جگہ جیساکہ روایت ہے ابن عباس
سے کہ عدن معدن ہی مشتق ہے جہان جنتی ہمیشہ رہینگے اور اس بنا پر سب جنتین عدن ہین بحث
صاحب درمنثور و معالم اور دو غیرے مفسرون نے باتفاق روایت کی کہ عدن مخصوص ہے پیغمبرون
اور صدیقون و شہیدون کے لیے - اور آیت سے ظاہر ہے کہ تمام مومن اوسمین داخل ہونگے
جیساکہ عموم لفظ و سیاق سے ظاہر ہے حل اگر عدن بحسب قول ثانی جنت کا وصف ہو تو ہر
مومن اوسکا مستحق ضرور ہوگا - اور اگر کسی خاص مقام کا نام ہے جیساکہ روایات سے ثابت
اور اس قول سے کہ وہ مخصوص با نبیا و صدیقین و شہدا ہی مفہوم ہی تو تاویل کیجایگی کہ جنت
تو عموماً عطا ہوگی اور وہین خلود و سکونت ہی مگر عدن اور رضائے خاص سے بہی بقدر منصب
عطیات ہونگے اور انبیا و صدیق و شہید عدن مین ساکن اور رضا مین مستغرق رہینگے واللہ اعلم
کبیر جنت سے مراد باغ اور مساکن سے مراد قصر و محل تاکہ عطف مین مغایرت پائی جائے اور
گلگشت و چمن محل تفریح اور حور و قصور جائے استراحت ہو رضوان اللہ کا خوش ہونا سب
بہ نعمت تمام نعمتون سے کہ ذکر و تصور مین آسکین بدرجہا افضل ہی اسلیے ارشاد ہوا اکبر الصیغہ
تفضیل اور مضاف الیہ محذوف ہی یعنے من کل شئی یا من ذلک لمذکور نکتہ جسطرح ذات
بابرکات حق سبحانہ تعالی تمام چیزون سے افضل و اکبر ہی ایسے ہی رضائے الہی تمام نعمتون سے
بڑہکر اسی لیے کلمہ (اکبر) ذکر فرمایا لطیفہ عطایائے الہیہ کے چار درجے ہین ۱ دنیاوی نعمتین
یہ گو بنظر رضا و قبول ہون جیسے حضرت یوسف یا حضرت سلیمان پر بزمانہ خلافت مین ہمارے
حضور کے اصحاب پر یہ فانی اور اعتباری ہی زیادہ وقعت نہین رکہتے ۲ لذائذ بہشت گو یہ
باقی اور محمود ہین مگر تلذذ نفس و جسم کے لیے ہین مراتب علیای روح کو نہین پا سکتین ۳ لقای حق تعالی
جسکی امیدون نے قیامت برپا کر رکہی ہی گو سعادت عظمی و مراتب علیا سے ہی مگر طالب مشتاق
متلذذ ہوتا ہی ۴ رضای خاص اسمین حضرت محبوب متلذذ و محظوظ ہوتا ہی اور فرق تلذذ
حبیب و تلذذ محبوب کا ظاہر ہے جسکا دل بہنا ہوا ہے وہ اس مزے سے ماہر ہی ۵
ایک مقصود و مدعا طلبی بعدم مزن دیگر از خدا طلبی ؛ در رضا خواہش لقا ہست حرام تو لقا از پئے رضا طلبی
پس بہشت مین عطیات محبوب سے تلذذ ہی اور دیدار مین ذات محبوب سے اور رضا مین تلذذ
بر رضا و تلذذ محبوب ہی ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ؛ جنت و ثواب اسلیے مطلوب ہی

ار محل رضا وعدہ گاہ لقا ہی۔ اور عین مقصود و مدعا ہی مگر رضا ایسی صفت نہین جسکا اثر دونو جانب نہو یہ یقین کر زید ہمسے راضی ہی دلیل ہی کہ ہم بھی اوس سے راضی ہین پس کمال رضاے الٰہی اونہین کے لیے ہی جو دنیا مین اوسکے رضا ہی کا دم بھرتے رہے ہر چند رضاے محبوب نہ اختیاری ہی نہ کسبی مگر اپنے دل کا خوش رکھنا اور اوسکے ہر ادا کو لذیذ جاننا اپنے تمام ارادے تمام اختیار بلکہ قوت امتیاز و حس ادراک کو بھی فنا کر دینا اور مقام عبدیت تامہ مین سر جھکانا آخر کار موجب محبت و رضای محبوب ضرور ہو جاتا ہی مسلم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ جنتیون سے کہیگا کیا تم ہمسے راضی ہو عرض کرینگے ہمکو کیا ہوا ہی کہ راضی نہون ہمکو وہ دیا جو کسیکو نہین دیا ارشاد ہوگا اس سے بھی افضل دونگا عرض کرینگے ای رب اب اس سے زیادہ کیا ہی فرمائیگا مین اپنی رضا تمپر حلال کیے دیتا ہون پھر کبھی ناخوش نہونگا ذلک سے مراد یہ تمام انعام یا صرف رضا ہی

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ

ای پیغمبر جہاد کیجیے کافرون اور منافقون پر اور سختی کیجیے اونپر اور ٹھکانا اونکا دوزخ ہی اور برا بازگشت ہی

اے پیغمبر کفار اور منافقونپر جہاد کیجیو اور اونپر سختی کیجیے اونکا ٹھکانا دوزخ ہی اور بری جگہ ہے **ف** بظاہر منافق و کافر دونو کے قتل کا حکم ہے مگر ایسا نہین بحالت اقرار ایمان امان واجب ہی لہذا مفسرین نے مختلف تاویلین کین کہا گیا جہاد سے مراد زبانی تشدد و سرزنش ہے لیکن کفار کے حق مین یہ کافی نہین اور کہا گیا مراد اجرای حدود ہی مگر یہ حکم عام ہی مومن و منافق دونون مین اور کہا گیا کہ کافرون سے لڑو اور منافقون کو فہمایش کرو۔ یہ جمع درمیان حقیقت و مجاز جائز نہین ہان یہ کہا جاے کہ منافق واجب القتل ہین مگر اسوجہ سے کہ ثبوت شرعی غیر ممکن ہے حکم نافذ نہین ہو سکتا اور فائدہ یہ ہی کہ منافق و کافر دونو ایک حال مین سمجھے جائین اونسے نفرت اونکی توہین دلون مین قرار پکڑے اُن سے اجتناب اور نفرت کرین اور اگر کبھی کوئی منافق اقرار کرے کہ میرا اسلام زبانی ہے اوسکا سر اوڑا دین اور آنحضرت باوجودیکہ منافقون کے حال سے مطلع کر دیے گئے تھے اسلیے خاموش رہے کہ حجت ظاہر شرع مقصود تھی اور اخبار غیب سی پردہ دری موجب ابتلای عام ہو جاتے یا یہ کہا جاے کہ جہاد لغت مین مشقت و سعی ہی اور شرع مین وہ سعی جو اصلاح و دفع شر کے لیے کی جاے اور سعی اصلاح بحسب اختلاف احوال مختلف ہوتی ہی جسطرح علاج کبھی قطع عضو و اخراج دم سے ہوتا ہی اور کبھی دوسرے آسان ذریعون سے کافر کھلم کھلا منکر ہے اوسے تلوار سے ڈرایا تاکہ انکار ظاہر اور شر فرو ہو اور منافق کی اصلاح قلبی

۷۵ ع جہاد کی سعی کا ... مین

مقصود ہی جسپر زور نہین چل سکتا ہان تنگ و عار تنفر تو ہین نصیحت سے کچھ کام نکلے تو نکلے پس بطور عموم مجاز ہر مقام پر معنی مناسب لیے جائینگے اور اسکی طرف میل کیاہے صاحب تفسیر کبیر نے لطیفہ نفس امارہ منافق ہے اور شیطان کافران دو نو پر جہاد واجب اور تشدد لازم

يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوا
قسم کہاتے ہین اللہ کی نہین کہا اور بیشک کہے کلمے کفر کے اور کفر کیا بعد اپنے اسلام کے اور قصد کیا

بِمَا لَمْ يَنَالُوا وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ
اوسکا کہ نہ پایا اور نہین دشمنی کی مگر یہ کہ غنی کردیا اونکو اللہ نے اور اوسکی رسول نے فضل سے اپنے پس اگر توبہ کرین ہوگا اچھا واسطے اونکے

وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي
اور اگر روگردانی کرین البتہ عذاب کریگا اونپر اللہ عذاب دردناک دنیا مین اور آخرت مین اور نہین واسطے اونکے

الْأَرْضِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝
زمین مین دوست اور نہ مددگار

معالم کہا ابن عباس نے آپ ایک پتھر کے تلے رونق افروز تھے کہ فرمایا ایک آدمی آئیگا اور تمکو دیکھیگا شیطان کی آنکھون سے اوس سے بات نکرنا تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک مرد کرنجا آیا آپنے اوسے بلا کر کہا تونے ہمین کیون برا بہلا کہا وہ چلا گیا اپنے ساتھیونکو لایا سبنے قسمین کہائین کہ اسنے ایسا نہین کہا اللہ تعالی نے اوسکی تکذیب نازل فرمائے۔ اور کلبی نے کہا جلاس بن سوید نے کہا تہا کہ اگر آپ سچے ہین تو ہین گدہے سے بہی بدتر ہون جب آپ جنگ تبوک سے واپس آئے عامر بن قیس نے حضور مین عرض کیا جلاس مکر گیا آپنے فرمایا اچھا میرے منبر کے قریب قسم کہاؤ دونو قسمین کہا گئے مگر عامر نے ہاتھ اوٹھا کر کہا اے رب اپنے پیغمبر پر میری تصدیق نازل فرما آپنے فرمایا مومن امین ہوتا ہی جبرئیل یہ تصدیق لیکر آئے جب توبہ کا ذکر آیا تو جلاس کہڑے ہوے اور عرض کی لے رسول کریم اللہ تعالی مجھے توبہ کی بشارت سناتا ہی عامر سچے ہین اور مین توبہ کرتا ہون آپنے توبہ قبول کی اور وہ مومن خالص ہو گئے الحاصل اللہ کی قسمین کہاتے ہین کہ ہمنے رسول کو برا بہلا یا اور کوئی خلاف بات نہین کہی اور بیشک کلمات کفر کہے ہین اور اپنے اسلام زبانی کے بعد کافر ہوگئے اور قصد کیا ایسی بات کا جسمین کامیاب نہوسے (یہ خواہ منافقون کے تمنا کا ذکر ہے کہ ہمیشہ مومنین کی خرابی کے خواہان اور بہکانے کے درپے رہتے تھے یا اوس ارادیکا ذکر ہے جو بوقت واپسی تبوک منافقون نے کیا کہ آپکو تنہائی

مین شہید کرین یا یہ کہ مدینے سے ان غلیلون کو نکالدین یا یہ ابن ابی منافق کو شاہی عرب کا تاج پہنائین بہر حال وہ اپنے ارادہ مین ناکام رہے اور مومنین سے دشمنی نہین کی مگر اسی حسد و رشک سے اللہ نے اپنے فضل و اپنے رسول کی برکت سے افلاس و جہل و ذلت و مغلوبی ان کے دور کے غنیمتون سے تو انگر فتوح سے قوی اسلام و تقوی سے معزز کر دیا پھر اب بھی وہ نادم ہون باز آئین توبہ کرین تو اون کے حق مین اچھا ہے اور گویا جلاس کی طرف اشارہ ہے اور اگر روگردانی کرین مثل ابن ابی وغیرہ کو توبہ سے پہلے یا بعد تو اللہ اونہین دنیا مین فضیحت و رسوا و خائف و مغلوب کریگا اور آخرت مین جہنم ہے اور عاقبت سے تو وہ ہاتھ اوٹھا بیٹھے مگر روے زمین پر بھی کوئی اونکا دستگیر نہین مومن جو جھوٹا دشمن اور کافر فریب دغا سے غیر مطمئن ہین مسئلہ منافق کے کہ مین بظاہر مقر ہتا حقیقۃً ایمان نہ لایا تھا مرتد کی طرح قتل کیا جاوے۔ کافر سمجھکر غلام یا ذمی نہ بنا ئینگے اسلیے کہ اقرار اول تصدیق کا مستحق زیادہ ہے انکار ثانی سے اور اگر وہ دروغ تھا تو اسکے راستی کب قابل قبول ہے۔ اور ممکن ہے کہ جابری کے لیے ایسا کہتا ہو اللہ نے پہلے فرمایا بعد اسلام کے کافر اور بعد ایمان کے مرتد ہو گئے۔ یہ قیامت مین کفار کے ساتھ اور دنیا مین مرتدون کے ہمراہ ہونگے

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ

اور اونمین سے وہ ہین کہ عہد کیا اللہ سے اگر دے ہمکو فضل سے اپنے بیشک صدقہ دینگے ہم اور ہو جائینگے ہم نیکوکارون سے پس جب دیا اونکو

فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا

فضل سے اپنے بخل کیا ساتھ اوسکے اور پھر گئے اور وہ منہ پھیرنیوالے تھے پس نتیجہ دیا اونکو نفاق کا دلون مین اونکے اوس دن تک کہ ملینگے اللہ سے بسبب اسکے کہ خلاف کیا

اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

اللہ سے جو وعدہ کیا اوس سے اور بسبب اسکے کہ جھوٹ بولتے تھے کیا نہ جانا بیشک اللہ جانتا ہے بھید اونکے اور مشورے اور اللہ جاننے والا ہے چھپے ہوے امور کا

اون مین سے وہ بھی ہین جنھون نے اللہ سے عہد کیا اگر ہمکو اپنے فضل سے عطا فرمائے (مال و مراد) تو ہم خیرات کرین اور نیکوکار ہو جائین پھر جب اللہ تعالی نے اونھین اپنے فضل سے دیا بخل کیا اور پیٹھ پھیری اعراض کرتے ہوئے (یعنے عمل بھی چھوڑا اور اسکی پروا بھی نکی یہ سخت ترین معاصی ہے) پھر اللہ نے نتیجہ دیا اون کو نفاق قلبی کا جو اسدن تک باقی رہے جسدن وہ اللہ سے ملین اور یہ اسلیے ہوا کہ اللہ کے وعدے کے خلاف کیا اور اوس کے حکمون کو جھٹلاتے تھے کیا نہ جانا کہ اللہ تعالی اون کے راز اور مشورے سب جانتا ہے اور بیشک اللہ تمام چھپی ہوئی باتون کا جاننے والا ہے کبیر اکثر مفسرین نے کہا کہ سبب نزول آیت ثعلبہ بن حاطب ہے اسنے حضور سے درخواست کی کہ میرے لیے تونگری کی دعا فرمائیے آپ نے فرمایا مال قلیل جسپر تو شکر کرے کثیر سے جسکی تجھے طاقت نہو بہتر ہے ثعلبہ نے پھر کہا کہ مین اوسکا حق ادا کرونگا آپ نے فرمایا اگر مین چاہتا میرے ساتھ پہاڑ چاندی سونے کے

بنکر چلتے - پھر اوسنے وہی التجا کی آپنے دعا فرمائی برکت ہونے لگی اوسکی بکریان اسقدر بڑہین کہ مدینہ چھوڑ کر جنگل مین رہنے لگا اور حضوری مسجد سے محروم رہا چندے جمعہ مین حاضر ہوا کیا جب اور مال بڑہا جمعہ بھی تشریف لیگیا آپنے ایکدن اسکا حال پوچھا لوگون نے عرض کیا تین بار فرمایا ثعلبہ ہلاک ہوا جب زکوۃ واجب ہوئی تو عامل صدقہ روانہ ہوے ایک شخص مع نامۂ ہمایون ثعلبہ اور ایک مرد سلیمی کے پاس بھی گئے ثعلبہ بولا یہ تو جزیہ کے مثل ہی اچھا تم سب جگہ ہو کر یہان بھی آنا وہ مرد سلیمی کے پاس گئے انہون نے اپنی عمدہ عمدہ اونٹ چھانٹ کر عامل کے حوالے کیے وہ بولے یہ فرض نہین ہی کہ عمدہ مال چھانٹ دیا جاے مرد سلیمی نے کہا میری خوشی یہی ہی پھر وہ عامل ثعلبہ کے پاس آیا اُسنے کہا مجھے حکم دکہاؤ وہ فرمان معلی دکہایا گیا پڑہکر لا یہ بھی جزیہ کی بہن ہے تم جاؤ مین غور کرون جب یہ عامل حضور مین آئے آپنے سلیمی کے لیے دعای برکت فرمائی اور ثعلبہ کے حق مین کہا خرابی و ہلاکی ہی ثعلبہ کے لیے - پھر جب یہ آیت اوتری - اوسکا کوئی رشتہ دار حاضر تھا حضور کا ارشاد اور قرآن کا نزول اوس سے ذکر کیا ثعلبہ یہ سنکر حاضر ہوا اور زکوۃ لایا آپنے فرمایا اللہ نے تیرے صدقے کی لینے سے منع کیا ہی وہ بہت رویا سر پر خاک ڈالی آپنے فرمایا یہ تیری شامت اعمال کا نتیجہ ہی تو نے ہماری نصیحت نہ سنی پھر جب آپ انتقال فرماگئے وہ ابوبکر صدیق کی خدمت مین زکوۃ لایا آپنے بھی رد کردی حضرت عمر اور حضرت عثمان کی عہد خلافت مین یونہین مردود رہا اور مرگیا ف عدم قبول صدقہ گو کسی ظاہر دلیل سے جائز نہین مگر ممکن ہی کہ خاصہ رسول ہو یا اوسکا کفر ثابت ہوگیا ہو اور کافر پر صدقہ نہین ہے اور خلفای راشدین نے بھی آپکی حکم کی تعمیل کی ف۱ یہ حکم ہر بد عہد بخیل - منافق کے لیے ہی اور معلوم ہوا کہ بدعہدی اور تکذیب سے نفاق پیدا ہوتا ہی سا بعض گناہونکی سزا عذاب نار یا دنیا مین تکلیف و عار ہی اور بعض کی شامت سے دل سیاہ ہوجاتا ہی توبہ کی توفیق نہین ملتی دوسرے گناہ سرزد ہونے لگتے ہین اور یہ بدترین عذاب دنیاوی ہے

الَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا
جو طعن کرتے ہین رغبت کرنیوالونپر مومنین سے صدقون مین اور اونپر جو نہین پاتے مگر

جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
مشقت اپنی پھر ہنستے ہین اونسے ہنستا ہی اللہ اونسے اور واسطے اونکے عذاب ہے دردناک

جو لوگ طعن و عیب گیری کرتے ہین بخوشی تمام صدقہ دینے والونپر اور اونپر جو مزدوری سے کہے ہوا اور

کچھ نہین پاتے یہ منافق اونپر ہنستے ہین اور اللہ تعالی انسے تمسخر کرتا ہی یہ سمجھتے ہین کہ ہمنے مومنین کو دہوکھا دیا دونو طرف اچھے رہے اور یہ نہین جانتے کہ مومنین اونہین ساتھ لیے ہین دنیا مین برقت کامیابی اُن سے بے پروائی کرین گے یا آخرت مین پل صراط اور باب جنت پر انہین چھوڑ دین گے اور کسی مقام پر اون کی رعایت و مروت نکی جائیگی یا جب تک پورا غلبہ نہین ہوتا یہ تالیف قلوب ہے پھر کون انہین پوچھیگا - یہ آیت منافقین کی رد مین ہی تفصیل اسکی کتب احادیث و تفاسیر مین اسطرح ہی کہ جب تبوک پر چڑہائی کی اور ستر ہزار یا چالیس ہزار مجاہدین لشکر گزار جمع ہوے جنمین سے دس ہزار سوار تھے روپیہ نہ تھا کہ انکا سامان کیا جاے آپنے اصحاب کو ترغیب دلائی کہ مالی اعانت بہی کرین اپنے اپنی ہمت اور وسعت کے موافق مال نذر کرنے لگے حضرت ابوبکر نے کل مال حاضر کیا حضرت عمر نے آدہا مال دیا حضرت عثمان کا قافلۂ تجارت بعزم شام تیار تہا یہ بڑے نفع والے سوداگری سمجھ کر قصد شام ملتوی فرمایا اور دو سو اونٹ پر بار اور ایک ہزار مثقال سونا پیش کش کیا حضرت نے دعا دی ای اللہ عثمان سے راضی ہو مین بہی اون سے راضی ہون - عبد الرحمن بن عوف نے آدہا مال یعنے چار ہزار درم نذر کئے ابو عقیل نے رات بھر آبکشی کی دو صاع خرما مزدوری مین ملا آدہا لڑکی بالون کو کھلایا آدہا نذر اللہ کیا کہا گیا کہ یہ ایک صاع تہا اور مسلم مین آدہا صاع مروی ہی منافق ہنسنے لگے کہ عبد الرحمن ناموری چاہتے ہین اور ابو عقیل کا مال حقیر اللہ و رسول کے قبول کے قابل نہین ارشاد ہوا کہ (مطوعین) یعنے عبد الرحمن اور (صاحب جہد) یعنے ابو عقیل پر طعن کرنے والون سے اللہ تمسخر کریگا یعنے اس طعن و تمسخر کے سزا دیگا یا مومنین مین رکھکر کفار کے ساتھ حشر کریگا **ف** طعن و بدظنی و تمسخر اور نیکبختون پر ہنسنا شیوۂ منافقین ہے -

---

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ

بخشش مانگین آپ اونکے لیے یا نہ بخشش مانگین آپ اونکے لیے اگر بخشش مانگین آپ اونکے لیے ستر بار تو بہی نہ بخشیگا اللہ

لَهُمْ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۟

اونکو یہ اسلیے ہی کہ اونہون نے کفر کیا اللہ اور اوسکے رسول سے اور اللہ نہین راہ دکھاتا قوم نافرمان کو

ع ۸ / ۱۶

آپ مغفرت مانگین یا نہ اور اگر ستر بار مغفرت مانگینگے اللہ تعالی نہ بخشیگا انکو یہ عدم مغفرت اسلیے ہی کہ اونہون نے کفر کیا اللہ و رسول سے اور اللہ تعالی نافرمان دارونکو راہ راست نہین دکھاتا استغفار اللہ تعالی سے اوس گناہ کی بخشش مانگنا جسکی جزا عالم آخرت سے متعلق ہو جب کسی

نماز جنازہ بدرجہ اولی ممنوع ہوگی اور یہ سفارش کہ اللہ فلان منافق کو فلان بلاسے دنیاوی سے بچالے یا بادشاہ اوسکی خطا معاف کرے اس ممانعت سے خارج ہی سبعین یہ عدد اس آیت مین اپنے حقیقی معنون مین مستعمل ہی نہ دوسری خبرون مین بلکہ کنایہ ہی کہ کل سے کم اور زیادہ سے زیادہ) اسلیے کہ ستر کا جزو اول یعنے سات اصول اعداد کے دو تہائیون سے زیادہ ہی اور جزو دوم یعنی دس منتہاے اعداد ہی پس ایک اعتبار سے کلیت اور دوسری نسبت سے کثرت بلکہ ایسے ایک مقدار حاصل ہوئی جو کل سے کم ہو اور زیادہ سے زیادہ ہو اور یہ وجہ کہ سات کا عدد کیون اختیار کیا اور دس ہی کے عدد مین ضرب دیا گیا ظاہر ہے اکثر بڑی چیزین سات ہین آسمان - زمین - نجوم سیارہ - ایام - دوزخین - وہ بہشتین جنمین جنتی رہینگے پس سات کا عدد مقبول و شریف ہی اور طاق بھی ہی جسکی نسبت ارشاد ہوا اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ وَّ يُحِبُّ الْوِتْرَ اللہ واحد ہی اور طاق کو دوست رکھتا ہی اور دس سے ضرب دینے مین دوسری عدد کے استعمال مین بلکہ ایک صفر بڑھا دیا جاتا ہی استغفر سے اختیار ثابت نہین ہوتا کہ چاہو تو کفار کے لیے دعا خیر کرو بلکہ بکمال غضب اور تاکید کنایۃً ممانعت فرمائی کہ سعی بیہودہ اور دعا مردود ہی اسکی باقی تصریح صفحہ ۲۹۰ مین آتی ہی فاسق سے مراد کافر ہے اسلیے نسبت فعل کفر و عدم مغفرت کی خبر مذکور ہوئی مسئلہ کسی شخص پر بظن نفاق دعاے مغفرت ممنوع نہین ہو سکتی اگرچہ نفاق کفر ہے مگر یقین نفاق غیر ممکن ہدایت سے مراد توفیق خیر یا رہنمائی بہشت یا وہ راہ دکھانا جس سے جنت ملی لطیفہ چونکہ آیت مین پیغمبر کی طرف بھی خطاب مین تشدد ہی کہ آپ سعی و سفارش کرین یا نہ مگر ہم توجہ نکرینگے لہذا علت بیان کردی کہ وہ صرف اللہ ہی سے منکر نہین بلکہ آپسے بھی منکر ہین اور آپکے حقوق آپکے دشمنونکی سرکوبی غیرت و انتقام الٰہی سے متعلق ہے آپ اپنی خطا بخش بھی نہین سکتے اسلیے کہ آپکا کرم عام ہی اور عفو پر حریص ہین مگر اللہ تعالےٰ آپ کے حقوق کا محافظ ہے

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ

خوش ہوے پیچھے چھوڑے گئے اپنے بیٹھ رہنے سے پیچھے رسول اللہ کے اور برا جانا کہ جہاد کرین اپنے مالون اور جانون سے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ ۭ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ۭ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ

راہ مین اللہ کی اور بولے نہ سفر کرو دھوپ مین کہدے آگ دوزخ کی سخت تر گرمی مین اگر وہ ہوتے سمجھتے

ف بالخصوص کل دیوار ... جنتیں ۱۲ دوبارہ ۱۲ سات سیارے ... سات ... ۱۲ مثال ... ۱۲ باقی ... ۱۲ اصول اعداد ... ۱۲

خوش ہوے پیچھے رہجانے والے جو جنگ تبوک مین ہمرکاب رسول اللہ نگئے اور برا جانا کہ جان
ومال سے راہ خدا مین جہاد کرین اور آپسمین کہتے کہ اس لوہ اور دہوپ مین سفر نکرو اے
نبی بشیر ونذیر آپ اون سے کہدیجیے دوزخ کی آگ تمہارے اس دنیا کے گرمی سے سخت تر ہے
اس سے بچنا اور اوسمین گرنا یہ کیا سمجھے ہے - آیت مین اون منافقون کا ذکر ہے جو حیلہ وحوالہ
ساتھہ نگئے دل مین خوش تھے کہ مشقت سفر ومعرکہ بنی اصفر وزخم تیغ وخنجر سے بچے رسول اور
اون کے ساتھی دہوپ لوہ مین پہاڑ ون میدانون مین تشنہ لب آبلہ پا پریشان وحیران اور ہم
باغون کی ٹھنڈ ہک مکانون کے سایے مین اپنے اہل وعیال ودوست واحباب کے ساتھہ براحت
واماں **ف** عبارۃ معلوم ہوا کہ دوزخ کی حرارت دنیا کی حرارت سے بدرجہا بڑھے ہوے ہے
جیسا کہ انس بن مالک سے مروی ہے اِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنْ نَارِ
جَهَنَّمَ وَلَوْلَا اَنَّهَا اُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا وَاِنَّهَا لَتَدْعُوا اللّٰهَ
اَنْ لَّا يُعِيْدَهَا فِيْهَا (رواہ ابن ماجہ) بیشک تمہاری یہ آگ دوزخ کی آگ سے ایک حصہ ہے
ستر حصون سے اور اگر یہ آگ دوبار پانی مین نہ بجھائے جاتے تم اس سے بھی فائدہ نہ اوٹھا سکتے
اور یہ آگ اللہ سے دعا مانگتی ہے کہ پھر اوسے دوزخ کی آگ مین نہ داخل کرے اور اشارۃ بتادیا
کہ یہ پیچھے رہجانے والے سزاوار نار ہوگئے **مسئلہ** جو شخص بوقت ضرورت جہاد مین امام کا ساتھ
ندے اسے وعید کا سزاوار ہوگا **قیاس** جمعہ وجماعت - یا اور کسی فرض کے ادا کرنے مین دہوپ
جاڑے وغیرہ کا عذر موجب برات نہین ہوسکتا اسلیے کہ مصائب دنیاوی جو تعمیل امر الٰہی مین ہون
مصائب اخروی سے جو مخالفت وترک مین معین ہین نہایت کم ہین **وہم** مخلّف کے معنے
چھوڑا گیا اور یہ منافق خود رہگئے تھے انہین (متخلف) خود رہجانے والا - کہنا چاہیے تھا
دفع کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ بعض کو تو خود حضرت نے چھوڑ دیا تھا اسلیے کہ اونکے ہمراہی
موجب فساد واغوا تھے اور بعض گو خود رہگئے تھے مگر دوسری آیت مین ممانعت ہوگئی
کہ اب وہ چلین تو بھی نہ لے جاؤ **ف** ممکن ہے کہ کہا جاے اونہین تو بعد ۱۴۴ کے توفیق الٰہی نے چھوڑ دیا تھا

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

پس چاہیے کہ ہنسین کم — اور روئین — بہت — یہ بدلا ہے — اوسکا کہ — تھے — کماتے

اسکا خلاصہ یہ ہے کہ فرمانبردار وتھوڑے دن ہنس بول لو پھر مسلمانون کی کامیابی اور منافقون کی فضیحت
وخرابی پر بہت کچھ رونا پڑیگا - یا دنیا مین یہ عیش فانی غنیمت جانو مرکر اور ہمیشہ کیلیے رونا ہی

اور یہ تمھارے فعلونکی سزا ہی ترغیب اپنے اصحاب کو ہنستے کھیلتے دیکھکر فرمایا اے لوگو تم ہنستے ہو اور دوزخ پس پشت موجود ہی جو مین جانتا ہون اگر تم جانتے تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے اور کھانا پینا چھوڑکر جنگل کیطرف نکل جاتے اور اللہ سے پناہ مانگتے معالم آپنے فرمایا اے لوگو رو و اور نہ روسکو تو رونی کیصورت بناؤ اور بہ تکلف رو و بیشک دوزخی دوزخ مین اسقدر روینگے کہ انکے آنسو رخسارونپر نہرونکی طرح بہین گے پھر جب آنسو ہو چکین گے خون بہیگا چاہو تو کھیت سینچ لو ف یہ آیت اگر بطور خبر ہی تو بی شبہہ کفار کی خوشی قلیل اور غم طویل ہی اور حکم ہی تو مطلب ہی کہ دنیا کی خوشی غم دین پر غالب آنے پائے۔ اور کثرت ضحک بھی خلاف اولی ہوگا۔ پس یہ دونو امر استحبابی ہونگے

فَاِنْ رَّجَعَكَ اللّٰهُ اِلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْهُمْ فَاسْتَاْذَنُوْكَ لِلْخُرُوْجِ فَقُلْ لَّنْ تَخْرُجُوْا مَعِيَ اَبَدًا

پس اگر پھیرے تجھے اللہ طرف کسی گروہ کی انمین سے پھر وہ اجازت مانگین آپسے واسطے نکلنے کی پس کہدیجیے نہ نکلو تم میرے ساتھ کبھی

وَّلَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِيَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِيْتُمْ بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِيْنَ

اور نہ لڑو میرے ساتھ کسی دشمن سے بیشک تم خوش ہوئے بیٹھ رہنے پر پہلی مرتبہ پس بیٹھ رہو ساتھ پیچھے رہنے والونکی

پھر جب اللہ آپ کو ان منافقونکے گروہ کی طرف پھیر لائے (یعنے باعانت الہی جنگ تبوک سے آپ مدینے مین آئین) اور دوسرے کسی جہاد مین یہ منافق آپ سے رخصت طلب کرین کہ ہمکو بھی ہمراہ لیچلیے تو آپ کہدیجیے تم ہمارے ساتھ نجاؤ اور ہمارے ہمراہ کسی دشمن سے نہ لڑو تم تو پہلی بار بیٹھ رہنے پر خوش ہوئے تھے اب انھین رہجانے والونکے ساتھ بیٹھے رہو وہم جب وہ خود آمادہ ہون تو امر حق سے روکنے کی کیا وجہ اسلیے کہ بظاہر احوال کافر نہین کہہ سکتے کہ ادائے اوامر اسپر نہو اور بعد تسلیم اسلام روک نہین سکتے وفع مراد یہ ہی کہ بدون توبہ بحالت نفاق بطمع مال یا بخوف ضرر تمھاری ہمراہی پر آمادہ ہونگے تم ایسی خدمت قبول نکرنا اور اسی پر اشارہ کر رہا ہی لن تخرجوا و لن تقاتلو اسلیے کہ لن مین تاکید نفی اور خبر آیندہ ہوتی ہی یعنے ہرگز انسے زمان آیندہ مین بھی خروج و قتال مخلصانہ نہ پایا جائیگا اور خوشامد منافقانہ معتبر نہین۔ یا یہ کہ کوئی خدمت قبل توبہ قبول نہ کرو مسئلہ امام کو چاہیے کہ جسپر نفاق اور فتنہ پرداز یکا گمان ہو اسے مصالح ملکی اور مشورہ امور مین دخل نہ دے

وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

اور نہ نماز پڑہ کسی پر انمین سے کہ مرا کبھی اور نہ کھڑا ہو قبر پر اسکی بیشک وہ کافر ہوئے اللہ اور اسکے رسول سے

وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۰ وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ

اور مرے حالانکہ وہ فاسق تھے اور نہ اچھے معلوم ہون تجھکو مال انکے اور اولاد انکی نہین چاہا اللہ نے مگر یہ کہ عقاب کرے انپر

بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝

اونکے دنیامین اور نکلجائین جانین اونکی اسحالمین کہ وہ کافر ہون

اور منافق مرے تو اوس کے جنازے کی نماز نہ پڑہا کیجیے اور نہ کبھی قبر پر کھڑے ہوجیے بیشک انھون نے اللہ ورسول سے کفر کیا ہو اور بحالت فسق مرے ہین اور آپکو اون کے مال واولاد اچھے نہ معلوم ہون سب یہی ہے کہ اللہ نے تو یہی چاہا ہے کہ ان کے مال واولاد سے انپر دنیا مین عذاب کرے اور انکے جان کفر کے حالت مین نکلے یہ آیت ابن ابی بن سلول منافق کی موت مین نازل ہوے بخاری نے روایت کی کہ جب یہ ابن ابی مرا اسکا بیٹا مومن خالص خادم جان نثار اصحاب انصار سے تھا بمقتضاے محبت یا اداے حق پدری خواستگار ہوا کہ حضور کا قمیص مقدس جو جسم اطہر سے مس ہوا ہی کفن کے لیے عنایت ہو نبی کریم نے قبول فرمایا پھر عرض کی حضور نماز بہی پڑہا دیجیئے آپ تو رحمۃ للعالمین ہین کھڑے ہو گئے عمر فاروق نے دامن پکڑا اور کہا یا رسول اللہ آپ اسکی نماز سے منع کیے گئے ہین ارشاد ہوا مجھے اختیار دیا گیا ہی چاہون استغفار کرون چاہون نکرون ستر بار تک مغفرت نہوگی مین اس سے زیادہ استغفار کرونگا عمر نے کہا وہ منافق تہا آپنے اسکا جواب نہ دیا اور نماز پڑہا دی تب یہ آیت نازل ہوئی کہ آپ انپر نماز نہ پڑہیے تفسیر پھر آپ نے کسی منافق پر نماز نہ پڑہائی مسئلہ نماز جنازہ ہر مومن کے لیے ثابت ہی ورنہ ممانعت نہوتی (احمدی) مسئلہ کافر کے دفن وغیرہ مین بغرض اداے حق اسلام وسنت پیغمبر قیام منع ہی نہ مطلق اسلیئے کہ لاش کافر کا دہونا اور کپڑے مین لپیٹنا اور زمین مین دبا دینا ثابت ومروی ہی پس لا تقم سے مراد قیام اہتمام ہی نہ مطلق قیام مسئلہ مجتہد کو چاہیے کہ آیات عذاب مین تاویل ووعدہ وعدہ انعام مین توسیع کرتا رہے جیسا کہ حضور نے آیۂ استغفار سے اختیار اور سبعین سے مفہوم مخالف کے تاویل کے لیے فرمایا کہ استغفر لھم او لا تستغفر لھم سے مراد یہ ہی کہ تم مختار ہو پس ممانعت نہین اور سبعین کا ذکر مراد یہ ہی کہ ستر بار سے استغفار مفید نہوگی زیادہ مین فائدہ ہی وہم اس بنا پر دو امر لازم آئے ایک یہ کہ کافر کے لیے دعا مانگنے کا اختیار ہو حالانکہ بالاتفاق ممتنع ہی دوسرا یہ کہ مفہوم عدد حجت ہو حالانکہ جمہور اسکے خلاف ہین دفع یہ تاویل حضور بمقتضاے کمال ترحم وامید خیر تہی مگر آیۂ لا تصل سے ممانعت ہوگئی پس قابل حجت واستنباط نہ ہے اور معلوم ہو گیا کہ نہ کافر کے لیے دعاے خیر مباح ہے نہ مفہوم عدد حجت علاوہ برین جبکہ ستر سے مراد کثرت ہے تو نہ عدد ہی نہ مفہوم عدد وہم بجا معدوم وہم حضور نے یقینی منافق بلکہ سردار منافقین کو قمیص مبارک کیون عطا فرمائے اور نماز کسلئے پڑہی اور اگر ایسا ہوا تھا تو پایا گیا کہ پیغمبر منافق کی مغفرت ممکن سمجھے اور

یہ محال ہو اور آپ کے دونوں باتوں کا بے اثر ہونا امر قابل لحاظ و نفع قمیص خواہ اسلیئے دیا کہ ارباب سیر نے
لکھا ہی جب عباس جنگ بدر مین قید ہو کر آئے کرتا بدن پر نہ تھا ابن ابی نے قمیص دیا منظور ہوا کہ
منافق کا احسان حقیر عم رسول بشیر و نذیر پر نہ رہجائے - اور نماز باعتبار اقرار ظاہر تھی کہ آپ کی
امت مین تعظیم کلمہ لا الہ الا اللہ کے باقی رہے اور عیوب مخفیہ کے تلاش سے چشم پوشی سنت سمجھی جائے
اور سمجھیں کہ اسلام نے باہم ایسے زبردست حق ثابت کردیے ہین جو کسی طرح زائل نہین ہوتی خواہ
یہ تمام امور بطور تالیف قلوب تھے جس سے بہت آدمی تائب ہوے **مسئلہ** معلوم ہو گیا کہ کوئی
بے محل نفع نہین دیتی تبرک رسول اور دعای مقبول و سکے کفر یا بد اعتقادی سے اوسے مفید نہوی
مسئلہ جب تک احتمال اسلام باقی ہو نماز جنازہ ساقط نہوگی باہتمام شان پڑھائی جای یا کسی
اور طرح ہان اسقدر منقول ہوا کہ آنحضرت بعد ممانعت کے خود نماز جنازے مین قدرے توقف فرماتے
اور حضرت عمر بھی اسکا لحاظ رکھتے تپس سلطان و قاضی یا وہ پیشوائے قوم جنکی نماز موجب سعادت
دائمی سمجھی جاتی ہو کسی شریر فاسق پر خود نماز نہ پڑھے دوسرون سے پڑھوائے کہ دیکھنے والون کو
عبرت اور فسق و فجور سے احتراز ہو - تو مضائقہ نہین - مگر بالکل نماز نہونا موجب معصیت ہی
آیہ لا تعجبک سے آخر تک صفحہ ۲۸۶ مین گزر چکی ہی دین اوسکی تفسیر دیکھہ لیجیے تکرار بیفائدہ تھی

وَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَجَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ
اور جب اوتاری جاے کوئی سورت کہ ایمان لاؤ اللہ پر اور جہاد کرو ساتھ اوسکے رسول کے رخصت مانگین تجھسے صاحب مقدرت

مِنْهُمْ وَقَالُوْا ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ
اونمین کے اور کہین چھوڑ ہمکو رہین ہم ساتھ بیٹھ رہنے والونکے خوش ہوے کہ رہین ساتھ پیچھے رہنے والونکے اور مہر کردی گئی

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝
دلونپر اونکے پس وہ نہین سمجھتے

اور جب کوئی سورت یعنی حکم اوترے کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اوسکے پیغمبر کے ساتھہ جہاد کرو مالدار توانا
منافقون سے عذر خواہی کرین اجازت مانگین کہ ہمکو چھوڑ دیجیے ہم گھر مین رہین اور اس بات پر
راضی ہو گئے کہ پیچھے رہجانے والون کے ساتھہ رہجائین اور اون کے دلونپر مہر کردی گئی پس وہ
کچھ بھی نہین سمجھتے **سورۃ** سے مراد حکم **اولوا الطول** کے تخصیص اسلیے ہے کہ ضعیف اور
مسکین کا عذر قبول کے قابل ہوا کرتا ہے اور اشارہ ہے کہ جہاد اور مجاہدی سے زیادہ جان
چھپانے والے وہی ہوتی ہین جنہین اللہ تعالے نے بہت کچھ دیا ہے پس مال وبال ہے نہ ذریعہ حسن مآل
طبع یعنے توفیق خیر سلب کرلے گئے نافہم ہو گئے -

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ
مگر رسول اور وہ جو ایمان لائے ساتھ اُسکے جہاد کیئے اپنے مالون سے اور اپنی جانون سے وہی ہین کہ واسطے اُنکے
الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
نیکیان ہین اور وہی ہین رستگار تیار کیئے اللہ نے واسطے اُنکے باغ کہ جاری تلے اُنکے نہرین
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
ہمیشہ رہنے والے اُنمین یہ کامیابی بڑی ہے

البتہ رسول اور اُنکے ساتھ یعنے اُنکے اعتقاد اور حکم کے موافق ایمان لانے والون نے مال و جان سے جہاد کیئے یہی لوگ ہین جنھین خیرات حاصل نجات میسر ہی اُنکے لیئے وہ باغ تیار کیئے گئے ہین جنمین نہرین رواں ہین اُنمین ہمیشہ رہین نہ خوف زوال ہی نہ فنا کا ملال اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے **ف** معلوم ہوا کہ احکام مشکلہ مین عذر و تساہل علامت نفاق اور آمادگی نشان خلوص و استحقاق ہی کہا ابن عباس نے کہ خیرات سے وہ انعام مراد ہین جنھین اللہ ہی جانے ابو السعود خیرات سے مراد حورین ہین جیسا کہ خود فرمایا خَيْرٰتٌ حِسَانٌ خوبصورت حورین **ف** خیرات جمع خیر بطور عموم خواہ جمیع خیلت مراد ہین دینی و دنیاوی اور ذکر جنت بطور تخصیص بعد التعمیم ہی یا یہ کہ یہ خیر جنت کی غیر ہے جیسا کہ مقتضا ہی واو عاطفہ کا پس مراد اس سے حکمت و ولائیت و خلافت و کمال علوم تکمیل نفس حسن اخلاق مراتب ولایت وغیرہ ہی جسکی انتہا اور تفصیل اللہ ہی جانے اور علمائے اُمت و اولیائے اسلام اور شجاعان عرب و خلفائے عادل اس وعدے کے مصداق ہین

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ
اور آئے عذر خواہ اعراب سے تا کہ رخصت دیجائے اُنکو اور بیٹھ رہے جنھون نے جھٹلایا اللہ کو اور اُسکے رسول کو
سَيُصِيْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
پونہچیگا اُنمین جو کافر ہوئے اُنمین سے عذاب دردناک

اور اعراب عذر کرتے ہوئے آپکے پاس آئے کہ آپ اُنکو رخصت دیدین اور ہمراہ نہ لیجائین اور جو اللہ و رسول کو جھٹلاتے تھے وہ بیٹھ رہے تو اُنمین سے کافرونکے لئے عذاب دردناک ہی **ف** معذرون مین تین قول ہین ا تشدید ذ اور یہ عام قرأت ہی باب تعذیر سے یعنے تقصیر یعنے عذر بیجا و غیر کافی کرنیوالے اور بے عذر بیٹھ رہنے والے وہ تو مبتلائے عذاب ہونگے ۲ بتخفیف ذ باب اعذار سے یعنے صاحب عذر یہ بھی ایک قرأت ہے اور اسکو ابن کثیر نے ترجیح دی اور کہا یہ عذر خواہ بنی غفار کے آدمی تھے یعنے صاحب عذر حاضر ہوکر

رخصت طلب ہوئے اور وہ جو خدا و رسول کو جھٹلاتے تھے بے عذر بیٹھ رہے اُنمین سے کافرون کیلیے عذاب ہے اور مِنۡ تبعیضیہ سے معلوم ہوا کہ صحیح عذر کرنیوالے ماخوذ نہیں ہیں اصل اسکی متعذرون تھی ت ذ مین مدغم ہوگئی اسکی معنی کبھی عذر صحیح اور کبھی عذر باطل دونو آتے ہین جیساکہ تفسیر کبیر مین ہے معالم یہ لوگ عذر خواہ عامر بن طفیل کے گروہ والے تھے آپنے فرمایا اللہ نے مجھے تمھارے حال سے خبر دیدی اور تمھاری شرکت سے بے پرواکر دیا کبیر یہ لوگ عامر بن طفیل اور غطفان کے گروہ کے تھے آپسے عرض کی اگر ہم ہمراہ چلین تو دوسرے ارد گرد کے لوگ لوٹ مار کرینگے آپنے اجازت دیدی ربط اظہار غضب اور عذر منافقین کے بعد مومنین معذور کی طرف التفات ہوا

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ وَلَا عَلَى الْمَرْضَىٰ وَلَا عَلَى الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ

نہین ہے ناتوانو پر اور نہ بیمارو پر اور نہ اُنپر جو نہین پاتے وہ کہ خرچ کرین

حَرَجٌ إِذَا نَصَحُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ مَا عَلَى الْمُحْسِنِينَ مِن سَبِيلٍ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

تنگی جبکہ خیر خواہی کی اللہ کی اور اُسکے رسول کی نہین محسنین پر الزام اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے

جو کمزور بیمار ہین اور جو تہیدست زاد راحلے سے عاجز ہین اُنپر کوئی تنگی نہین جب وہ اللہ و رسول کی خیر خواہی کرین یا دوسرونکو اللہ و رسول کے لیے نصیحت کرتے رہین احسان کرنیوالونپر الزام نہین ہوتا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے نصیحت خیر خواہی در منثور حواریون نے حضرت عیسے سے پوچھا کہ اللہ کیواسطے خیر خواہ کون ہے فرمایا جو اللہ کا حق آدمیونپر مقدم کرے اور جب اُسے دو ضرورتین پیش آئین ایک دینی دوسری دنیاوی تو دین کو پہلے انجام دے کبیر یہان نصیحت سے یہ مراد ہے کہ وطن مین رہین اور مجاہدین کے اہل و عیال کی نگرانی کرین خبرین پونہچائین جو اعانت گھر بیٹھے کر سکین اُٹھا نرکھین جامع نصیحت سے مراد خلوص ہے یعنے اللہ و رسول پر بخلوص ایمان لائے ہون ف ممکن ہے کہ مفعول بہ اسکا محذوف ہو یعنے نہ جائین مگر جہاد زبانی سے خاموش نہون دوسرونکو اللہ و رسول کے واسطے نصیحت و تعلیم خیر کرتے رہین اب دو امر ثابت ہونگے ایک رخصت بقدر عذر چلنے اور لڑنے سے معذور رہین دل و زبان تو قالو مین ہے نیت خالص رکھین تعلیم اسلام و امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے سکوت نکرین یہ نصیحت احسان ہے پس وہ محسن ہو کر الزام سے بری رہینگے کما اصحاب تفسیر کہ ابن ام مکتوم جو نابینا تھے اور معقل بن یسار اور صخر بن خنسا وغیرہ جو مفلس محض تھے اور محرومی رکاب سعادت انتساب پر افسوس کرتے تھے بری الذمہ کیے گئے احمدی یہ آیت ناسخ ہے انفروا خفافا و ثقالا کی اسمین سبکو جہاد کرنے کا حکم ہے اور اسمین معذور مستثنی کیے گئے ف صفحہ ۸ ۵ مین لکھا گیا کہ نہ آیت مذکور عام ہے نہ نسخ کی حاجت محسن نکوکار کبیر اصل احسان لا الہ الا اللہ کہنا ہے پس ہر مومن محسن ہے لیکن

نفی الزام اسی واقعے کے ساتھ خاص ہی یعنی جو الزام منافقین پر لگائے گئے وہ مومنین پر نہین احمدی
معنی آیت یہ ہین کہ مومن عذر خواہ بشرط نصیحت محسن ہین اور جملہ محسنین الزامون سے بری ہین پس حکم عام ہوگیا
ف محسنین پر الف لام جنس یا استغراق کا مفید عموم ہی اور سبیل نکرہ منفیہ ہی بطور بدل ہی سبیل یعنی الزام کو
شامل پس مراد یہ ہی کہ کسی محسن پر کوئی الزام نہین مگر ہمیشہ نہین بلکہ اسی فعل احسان مین جیسے امین- وکیل- والی
قاضی- مجتہد- طبیب- مشیر- نقصانون کے الزام سے بری ہین اور اس جملے سے بہت مسئلے نکلتے ہین مسئلہ معلوم ہوا
کہ شر ذریعہ خیر نہین ہوسکتا اسلیے کہ شر کو الزام لازم اور خیر سے منتفی ہی مسئلہ نیکی پر قادر نہونے کی حسرت بھی نیکی ہی
اسی لیے ان معذورون کو محسن فرمایا مسئلہ شیخ فانی اور نابالغ اور عورت جیسے ضعیف کی تحت مین داخل ہین مسئلہ
مفلسونکی بریت اسی حد تک ہی کہ انہین مال کے ضرورت ہو پس جبکہ دشمن سر پر آگیا تو ہر ایسا شخص جو لڑسکتا ہی مجبور ہوگا

وَّلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوا وَّأَعْيُنُهُمْ
اور نہ اوپر جو کہ جب آئے آپکے پاس کہ سوار کردین آپ انکو کہا آپنے نہین پاتا مین کہ سوار کرون تمکو اوسپر پہری اور آنکھین انکی

تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا أَلَّا يَجِدُوا مَا يُنفِقُونَ
بہاتی تہین آنسو یہ کہ نہین پاتے وہ کہ خرچ کرین

اور ان پر بھی الزام نہین جو خدمت نبوی مین حاضر ہوے کہ آپ انہین سوار کردین آپنے کہا میرے پاس ایسی سواری نہین
کہ تمکو سوار کرون مجبوری ہی پہرے ایسی حالت مین کہ انکی آنکھون سے آنسو جاری تہی کمال حزن و ملال سے کہ ہائے نہین پاتے
جو اپنے پلے سے راہ مین خرچ کرین ارباب تفسیر و اصحاب حدیث نے روایت کی ہی کہ حضور کی خدمت مین مخلص جان نثار
بہی آتی اور آپسی درخواست کی کہ ہمین سواری عنایت ہو آپ نے فرمایا سواری نہین ہی وہ روتے حسرت زدہ پہرے ان
یہ سات انصاری تہی اور کچہ اور بہی تہی- انکا نام حزن و بکا سے (باکی) رونے والا ہوگیا- فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مدینے مین ایسے لوگ بہی چہوڑے ہین کہ جس وادی کو تمنے طے کیا اور جس راہ مین تم چلے اجر مین وہ بہی
تمہارے شریک تہے انہین عذر نے ہمراہی سے روک لیا ف معلوم ہوا کہ حسرت اور شوق کی شفقت تمام مشقتون سے
بڑہی ہوئی ہی ورنہ گہر بیٹہنے والے مجاہدین محنت کش کے شریک نہ ٹہرائے جاتے ۔ تحصیل رضاے حق کے لیے ظاہری
اسباب موقوف علیہ نہین کچہ نہ ہو خلوص و حسرت و امید و بیم- گریہ و بکا تو بدون اسباب ظاہر ممکن ہین

إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ وَهُمْ أَغْنِيَاءُ رَضُوا بِأَن يَكُونُوا مَعَ الْخَوَالِفِ
نہین الزام مگر اوپر جنہونے آپسے اذن مانگا اور وہ مالدار تہے خوش ہوے کہ رہجائین ساتھ پیچھے رہنے والون

وَطَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
اور مہر کردی اللہ نے دلونپر انکے پس وہ نہین جانتے

الزام ان اذن مانگنے والون پر ہی جو تونگر ہین اور چاہتے ہین کہ کسی طرح جان بچاکر رہجائین اللہ نے انکے دلونپر مہر کردی ہے وہ
فوائد و انجام سمجہتے ہی نہین اشارہ ہی منافقین کی طرف معالم خوالف سے مراد عورتین اور لڑکے ہین

پارہ یازدہم | یعتذرون | سورۃ توبہ

تمہید جب لشکر اسلام بعزم دفع روم و تسخیر شام تبوک کی طرف روانہ ہوا چند منافق بطمع غنیمت بفساد نیت ہمراہ چلے باقی عذر باطل کر کے رہگئے یہ سمجھتے تھے کہ کہاں یہ گروہ بے سامان اور کہاں روم کی فوج قیصر کے عظمت و شان کامیابی کیسے زندہ پھرنا دشوار ہے اور ادہر بامداد الٰہی و ہیبت حق کسی نے دم نمارا نہ بلغ پیش آیا نہ مقابل سد راہ ہوا آنحضرت کو یہ خبر کہ رومی عرب پر چڑہائی کرنیوالے ہیں بے اصل معلوم ہوئی بفتح و فیروزی مراجعت فرمائی نوبت بنیزہ و تیغ نہ آئے منافق گہبرائے حضور مین حاضر ہوتے قسمین کہاتے عذر بارد و حیلہائے لغو کرتے کہ ہم مجبوری سے رہگئے تھے حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر غیور مجسم حلم و مروت کو جواب صاف تعلیم فرمایا

یَعْتَذِرُوْنَ اِلَیْکُمْ اِذَا رَجَعْتُمْ اِلَیْهِمْ ؕ قُلْ لَّا تَعْتَذِرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَکُمْ
عذر کرتے ہین آپکی طرف جبکہ پہرے آپ اونکی طرف کہدیجیے نہ عذر کرو ہرگز نہ یقین کرینگے ہم تم پر

قَدْ نَبَّاَنَا اللّٰهُ مِنْ اَخْبَارِکُمْ ؕ وَ سَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَکُمْ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
بیشک خبردار کردیا ہمکو اللہ نے خبرون سے تمہاری اور دیکھیگا اللہ کام تمہارے اور رسول اوسکا پھر پھیرے جاؤگے تم

اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
طرف دانای غیب اور حاضر کے پہر جتادیگا تمکو کہ تھے تم کرتے

منافق آپکے پاس عذر خواہی کرتے ہین آپ کہدیجیے کہ ہم تمہارے قول کی ہرگز تصدیق نکرینگے اللہ تعالیٰ نے ہمکو تمہارے حالات مخفیہ سے مطلع کردیا ہے اور اب اللہ اور رسول تمہارے اعمال آیندہ دیکھیگا کہ اسے نفاق پر قائم رہتے ہو یا نادم ہوکر توبہ کرتے ہو پھر (بعد موت) دانائے نہان و آشکار کے حضور مین تم حاضر کیے جاؤگے وہ تمکو تمہارے اعمال کی جزا و سزا سے مطلع کردیگا اگر نفاق پر قائم رہے تو درک اسفل ہی اور نادم و تائب ہوے خلوص و ایمان اختیار کیا تو بہشت و رضائے حضرت عزوجل و نعما عذر سے منع کرنا خلاف اصل ہی وضع اعتذار کبھی بیمنے عذر باطل تا ہی اور یہان یہی مراد ہی اسلئے عذر باطل عقلاً و نقلاً قابل رد ہے جو ندامت و توبہ بعد اقرار و اعتراف ہو وہ قابل قبول ہے اور یہ دروغ و حیلہ جوئی بیکار و فضول سیری یعنے نفاق تو دیکہہ چکے تاہم دیر تو ہو کہلا ہے ابہی تک توبہ و انفعال پر نظر ہے غیب اسلیے کہا کہ نفاق اوسپر مخفی ہے نہ خلوص حالانکہ یہ دونوں امر ظاہر ہین

سَیَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَکُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَیْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ
قسمین کہائینگے اللہ کے تمسے جب پہرو تم اونکے طرف ... درگزر کرو تم ... پس منہ پہیر لو

إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○

بیشک وہ نجس ہین اور ٹھکانا اُنکا دوزخ ہے عوض دینا اُسکا کہ تھے کماتے

آپ سے اللہ کی قسمین کھاوینگے جب آپ اُنکی طرف مراجعت فرماوینگے تاکہ آپ اُنکی خطا و قصور سے چشم پوشی فرمائین اے مسلمانون اُنکی طرف سے منہ پھیر لو یہ لوگ نجس ہین (یعنے اعتقاد مین) اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے یہ نجاست اور جہنم انکے اعمال کا پھل اور انکے کیئے کی سزا ہے ف آیت مین کمال غیظ و غضب کا اظہار ہے کہ نجسون سے منہ پھیر لو نہ عذر سنو نہ انکے حال کا تفحص کرو کچھ واسطہ نہ رکھو یہ تو دوزخی ہین پس اعراض اول بمعنی عفو و اعراض ثانی بمعنے رد و ترک و قطع تعلق ہے معالم کہا ابن عباس نے یہ اسی منافق تھے جنکے حق مین یہ آیت اُتری آپنے فرمایا کہ انسے ملنا جلنا صاحب سلامت ترک کرو ورجس اپنے معنے حقیقے پر نہین بلکہ مراد واجب الاحتراز۔ گمراہ کنندہ۔ ایذا رسان۔ سے ہے پس ایسون کے قریب جانا بجا ہے مسئلہ ایسی قسم جسکی تکذیب شرع یا مشاہدہ ہو مردود ہے۔

يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ

قسم کھاتے ہین تمسے کہ خوش ہوجاؤ اُن سے پس اگر خوش ہوجاؤ گے اُن سے تو بیشک اللہ نہین راضی ہونیکا قوم نافرمان سے

اے مومنو تمکو قسمین کھلا کر پھسلاتے مناتے ہین کہ راضی کر لین (تم ہرگز اُنسے راضی نہونا اُن کے قول و قسم سچ نہ جاننا) اور اگر تم راضی ہوجاؤ گے تو اللہ تعالی ہرگز راضی نہوگا نافرمانبردارون سے معالم ابن اُبی نے قسمین کھائین کہ اب کبھی مین ساتھ نچھوڑونگا حضور راضی ہوجائین حق سبحانہ تعالی نے عام مومنین کی طرف خطاب کرکے منع کر دیا کہ تم اسکی بات نہ سننا اور ہم کبھی اس سے راضی نہونگے ف آنحضرت کی طرف اسلیئے خطاب نفرمایا کہ آپکی رضا بے سود نہ قرار دیجائے۔

الْأَعْرَابُ أَشَدُّ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَأَجْدَرُ أَلَّا يَعْلَمُوا حُدُودَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ○

دہقانی سخت ہین کفر اور نفاق مین اور قابل ہین کہ نہ سمجھین حدین اُسکی کہ اُتارا اللہ نے اپنے رسول پر اور اللہ دانا پختہ کار ہے

الاعراب اعراب دہقانی اس سے منافق و کفار اطراف و دیہات (کبیر) الف لام عہد خارجی ہے اور مراد حدود جمع حد وہ سزائین جو شارع نے معین کر دین جیسے حد زنا و حد سرقہ مگر یہان مراد احکام و معانی ہین یہ لوگ بوجہ وحشت صحرا نشینی و خفت عقل۔ و عدم صحبت علما۔ و عدم سماع وعظ و کثرت نفاق و کفر دوسرون سے زیادہ جاہل و نادان رہنے کے سزاوار ہین نہ خود علم ہے نہ سیکھنے کے ذریعے مہیا نہ توفیق طلب حاصل مدینے کے اورگرد کے گنوار بڑے منافق سخت کافر محض جاہل ہین۔

مفعول مطلق ہے

متعلق ہے

ایمان لانا جہاد کرنا - اصحاب و انصار سے ہو جانا چاہتا ہو کہ لام استغراق یا جنس کا نہو ۳۲ یہ ارشاد ومن الاعراب من یومن) جو اگلی آیت مین آتا ہے ہماری مدعا کے لیے سند کافی ہو **مسئلہ** اسی بنا پر فرمایا علما نے کہ دہقانی شہر کا امام نہ بنے یعنے غالبا وہ ناشایستہ جاہل ہو گا پس یہ اکثریہ ہے نہ کلیہ

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ
اور بعض دہقانی وہ ہین کہ ٹھہراتے ہین اوسی کو خرچ کیا تاوان اور انتظار کرتے ہین تمہارے لیے گردشین اونہین پر

دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ
گردش بد ہی اور اللہ سنتا جانتا ہے

بعض گنوار وہ ہین کہ خرچ ہین صدقہ فطر و قربانی و زکوۃ مال راہ خدا مین تاوان سمجھتے و نفقات عیال خصوصا اعانت مجاہدین و ضروریات دین و خدمت طلبہ یہ سب تاوان اور جبر سمجھکر ادا کرتے ہین اور اسی کی منتظر رہتے ہین کہ کب مسلمان گردش روزگار مین مبتلا ہون او نہین پر بری گردشین ہونگے اور اللہ سنتا ہے دلون کی بات اور جانتا ہے جو ہونے والا ہے **مغرما** تاوان یعنے یہ خرچ بیسود بے ثواب جانتے ہین **مسئلہ** مصارف شرعی کا تاوان جاننا اور فرائض اسلامی کو تکلیف و جبر تصور کرنا علامات منافق سے ہین اور ایسے ہی یہ تمنا کہ فلان کو یہ آفت پونہچی آثار نفاق سے ہے اور ایسے حاسد بد بین خود ہے گرفتار بلا ہوتے ہین

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰهِ
اور بعض دہقانی وہ ہین کہ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور ٹھہراتے ہین جو خرچ کیا موجب ثواب پاس اللہ کے

وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ
اور دعا رسول کے آگاہ ہو بیشک یہ فہم ثواب ہی اونکے لیے اب داخل کریگا اونہین اللہ رحمت مین اپنی بیشک اللہ غفور رحیم ہے

کچھ اعرابی وہ ہین جو اللہ و رسول پر ایمان لاتے ہین اور جو مال خرچ کرتے ہین اوسے موجب ثواب الہی و دعاے رسالت پناہی یقین کرتے ہین خبردار ہو کہ یہ فہم و خرچ اون کے حق مین ثواب ہی اللہ اب اونہین اپنی رحمت مین داخل کریگا اور اللہ غفور رحیم ہے **تمہید** بعد تفضیح منافقین و ذکر اعراب و فضل و انعام مخلصین اجلہ اصحاب و مقتداے مومنین کی مدح فرماتے

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ
اور بڑھ جانے والے پہلے مہاجرین اور انصار سے اور وہ جنہون نے پیروی کی اونکی ساتھ احسان کے راضی ہو

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
اللہ اون سے اور راضی ہوے وہ اللہ اور تیار کیے اونکے لیے باغ جاری تلے اونکے نہرین رہنے والے اوسمین ہمیشہ یہ کامیابی بڑی ہے

اور سابق و اول مہاجرین و انصار سے اور اُنکے تابع مومنین نیکوکار سے اللہ راضی اور وہ اللہ سے خوش انکے لیے جنتیں تیار ہیں جنمین نہرین جاری ہمیشہ رہینگے نہ مرنیکا کھٹکا نہ نکلنے کا غم یہ بڑی کامیابی ہی ف آیت ظاہر ہی کہ اُمت محمدی کے تمام طبقے اگلے ہوں یا پچھلے اللہ کو مقبول اور وارث بہشت ہین اور نص ہی کہ اصحاب با صفا تمام اُمت کے امام و پیشوا تھے آیت مین کئی تاویلین ہین اول آیا سابقیت و اولیت صرف بعض کیلیے ہی جیسا کہ مقتضا ہی لام عہد کا یا ایک گروہ مہاجر و انصار کا اس لقام سے مخصوص ہی جیسا کہ روایات سے ثابت ہوگا یا تمام مہاجرین و انصار مراد ہین جیسا کہ لام استغراق و جنس چاہتا ہی مگر شکل اول باطل ہی اسلیے کہ عہد خارجی کے لیے ایسے مذکور کی حاجت جو اسے متعین و مخصوص کردے حالانکہ جو مومنین مذکور ہین وہ اعراب عوام ہین پس بجای تخصیص کے اور تعمیم ہوگئی۔ اور عہد ذہنی کیواسطے کوئی روایت صحیح حضرت شارع سے چاہیے ورنہ کلام درجۂ اجمال سے بڑھکر متشابہ ہوجائیگا اور شکل دوم صحابۂ مفسرین و اقوال تابعین سے ثابت اور مقام کے مناسب اور قیاس سے قریب ہی معالم کہا سعید بن مسیب وغیرہ نے کہ سابق و اول وہ صحابہ ہین جنھون نے بیت المقدس اور کعبے کیطرف حضرت کی ساتھ نماز پڑھی آور کہا عطا نے اصحاب بدر ہین اور کہا شعبی نے صاحب بیعت رضوان ہین اور یہ وہ مذہب جسکی ترجیح پر دل شہادت دیتا ہی انھین کی سعی و جان نثاری موجب ہدایت عام و ترویج اسلام ہوئی اور بعد صلح حدیبیہ کے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو نصرت غیر سے بے پروا کردیا اور فتح مکہ سے ہجرت واجب نرھی تو مناسب ہے کہ یہ فضل اولیت و اولویت انھین پر تمام ہوجاے اور اسصورت مین مِن تبعیضیہ ہوگا۔ اور باقی اصحاب مہاجرین و انصار بھی انکے تابع باحسان قرار پائینگے اور شکل سوم بھی اس اعتبار سے کہ مِن بیانیہ ہی اور لام استغراق و جنس جمیع مسمیات کو شامل ہوتا ہی قاعدے کے موافق ہی پس تمام مہاجر و انصار سابق اور دوسرے مومنین ابرار انکے تابع و لاحق ہونگے کہا صاحب تفسیر کبیر نے اسکیطرف ایک قوم گئی ہی اور زیادہ زور دینے والا تخصیص کا دشمنان اصحاب کے سوا اور کون ہوسکتا ہی لیکن مشکل تو یہ ہی کہ یہ اولیت اگر ایک فرد مین مانی جاے تو وہ سواے ابوبکر صدیق کے اور پر صادق نہ آئیگی اسلیے کہ سب سے پہلے جو اسلام لاے وہ عورتون مین خدیجۃ الکبریٰ تھین اور بچون مین علی مرتضیٰ۔ اور جوانون مین صدیق باصفا اور موالی مین زید حِبّ رسول خدا۔ ان سب مین اعتبار و انتصار اگر ہی تو ابوبکر سے اور آپ ہی کی ترغیب و تحریص سے اجلۂ اصحاب مثل عثمان و زبیر و عبد الرحمٰن و سعد و طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان لاے گئے دوم سابق و اول سے کیا مراد ہے۔ باعتبار معنی حقیقی ایک ہی فرد سابق و اول ہوسکتا ہے اور مذکور صیغہ جمع ہے

اور کہا جاے کہ فرد نوعی مراد ہے یعنے عورتون مین حضرت خدیجہ اور اطفال مین علی اور رجال مین ابوبکرؓ اور موالی مین زید۔ تو خدیجہ مہاجرہ نہ تھین اور یہ سب انصار نہ تھے۔ پس ضرور ہی کہ یا سابقیت اضافی مراد ہو یعنے دوسرون سے سابق یا یہ کہ ہجرت مین سابق اور نصرت مین اول۔ اور یہ وصف بھی حضرت صدیق مین کامل تر ہے آپنے حضور ہی کے ساتھ ہجرت کی اور ہر قسم نصرت مین سابق وحاضر رہے۔ یا یہ کہ قبول ایمان وتعمیل امر وافعال خیر واعمال صالحہ مین سب سے بڑھکر اور سب سے پہلے۔ پھر یہ سب معانی گو عام و وسیع ہین مگر گروہ اصحاب پر تمام ہوگئے نہ کوئی انسے اول ہو سکتا ہی نہ سابق بلکہ برابر بھی ہونا محال ہی جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ اصحاب کا ایک مُد دوسرونکے پہاڑ برابر سونا خرچ کرنیسے افضل ہی سوم کہا حسنؒ نے انصار مرفوع ہی السابقون پر معطوف یعنے سابق مہاجرین اور انصار تابع باحسان ہین اور ذکر کیا اس قرأت کو صاحب تفسیر کبیر وابن کثیر وغیرہ نے احکام مسئلہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اسیلئے کہ اصحاب کی اتباع مین احسان کی قید فرمائی جس سے شر خارج رہے اور پیغمبر کی اتباع مطلق ہے فاتبعونی یحببکم اللہ نکتہ ابتو شاید اہل تشیع بھی نکہین گے کہ سابق واول اصحاب نہ تھے اسیلئے کہ وہ حضرت علی کو معصوم اور مطلقاً واجب الاتباع سمجھے ہین اور یہان دوسری بات پیدا ہوگئی مسئلہ اقوال وافعال اصحاب اگر بدون رد وانکار منقول ہون واجب الاتباع ہین ورنہ محل نظر تاکہ مضمون احسان فروگذاشت نہو اور یہی مذہب ہی مسئلہ صحابہ مین جو باہمی مشاجرات ہوئے ہمکو روا نہین کہ ایک کی اتباع سے دوسرے پر زبان کھولین اسیلئے کہ ہم احسانمین تابع ہین پس حضرت معاویہ اور اُنکے ہمراہیون پر طعن یا اورونکے طریق پر معاذ اللہ امام برحق علی مرتضی کی منقصت شان ہرگز ہرگز جائز نہین۔ کما بعض مفسرین نے کہ مراد اتباع سے یہ ہی کہ انکے حقمین دعا خیر کرے اور مدح وثنا کرتا رہے مسئلہ اصحاب کبار مقتدائے اُمت ہین اور تمام صلحا تابع۔ مخالف انکا و انکا منکر ہی مسئلہ کوئی شخص اصحاب کے مرتبے کو نہین پا سکتا انکا مرتبہ اورونکا کمال تابعیت ہی مسئلہ تابعیت یعنے صحبت صحابی گو فضل ہی مگر نہ ایسی کہ غیر تابعی انکے برابر نہو سکے اسیلئے کہ والذین اتبعوہم عام ہی ہر تابع کو شامل نکتہ صفت اتباع باحسان دو گروہ ہونکے حصے مین ہے (ایک گروہ علما) اہل حدیث پوری جانچ کرتے رہے کہ انحضرتؐ نے کیا کیا اور وہ کیسا تھا مجتہدین نے واجب العمل اور قابل ترک کو جدا کردیا اور رہبر امر مین انکے آثار اور اتباع کے مقلد رہی لطیفہ شاید اسی بنا پر علمائے حنفیہ نے استحسان قیاس پر مقدم رکھا ہو (دوسرا گروہ صوفیہ) احسان حقیقی تو انکا کام ہی ہجرت انکی ترک تمنا۔ ترک خودی۔ دنیا مین رہنا اور دنیا سے باہر

نصرتِ انکی قہر نفس - اظہار و اختیار حق - اللہ و رسول کی محبت کو دل مین جگہ دینا حملات شیطان
و معرکات نفس ہین وہ سرفروشی اور تیغ بازی کہ غیر کیا خیال غیر بھی تو پاس نہ آسکے کفار و منافقین
یعنے نفس و شیاطین سے لڑ بھڑ کر کسیکو قتل کرین کسیکو اسیر کسی پر جزیہ باندہ ہین کبھی کبھی صلح بھی کرلین
آخر کار کعبہ دل پر قابض اور اطراف و اکناف اعضا پر مسلط اللہ ہے اللہ رہجاے جان و جہان کیا
بلکہ ماسولے محبوب فدا ے محبوب کرین - اللہ کا راضی ہونا یہ ہی کہ اپنے بندے کو اپنا بنالے التفات
بے محل محبت فانی طلب باطل سب دور کرکے خلوت خانۂ خاص مین بار دے اسباب خودی و تعلقات
ہستی جو حجاب و موانع ہین فنا کردے نعمت باقی و لذت دائمی سے سرفراز فرمائے - بندیکا راضی ہونا
اسکے تین درجے ہین ۱ یعنے دل مانے نہ مانے مگر اتباع امر لازم و مقدم جانے اور یہ بتدی صاحب
مقام تقوی ہے ۲ تقدیر آلہی و احکام حضرت حق ایسے بامزہ و محبوب ہوجائین کہ نفسانی خواہشون
کی طرف التفات ہی نہو یہ متوسط ہی مقام لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون پر اسلیے کہ جو پیش آئے وہ بامزہ
ہے اور امر رب ہمہ طور لذیذ و محبوب تو اس عیش دائم و لذت قائم مین غم و شکایت و اندوہ کیسا ۳
کمال توحید و عرفان مین ایسا مستغرق ہو کہ یہ تمام کائنات ذاتی و صفاتی اور جملہ حوادث حرکاتی و سکناتی
نہ بتصور بلکہ بحضور نظر فعل و امر حضرت حق دکہائی دین نہ اسباب کا حجاب ہو نہ وسائل کا دخل اور
اس مقام پر وفور عشق و ذوق قرب ایسا خود رفتہ کردے کہ تمام عوارض و حوادث کرشمۂ لطف و ادائے
محبوبانہ بنکر لذت حیات بخش عطا کرین منتہاے کمال ہی کہا امام حجۃ الاسلام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے مقام رضا
سے کوئی مقام فائق نہین ہی اور فرمایا حقیقت رضا یہ ہی کہ کمال بیہوشی و وفور عشق مین کسی طرف خیال ہی نرہے

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِّنَ الْأَعْرَابِ مُنٰفِقُوْنَ ۛ وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى
اور ساو نمین سے جو گرد تمہارے ہین اعراب سے منافق ہین اور بعض اہل مدینہ سرکشی کرنیوالے ہین

النِّفَاقِ ۚ لَا تَعْلَمُهُمْ ۖ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۚ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ إِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ ۚ
نفاق پر آپ نہین جانتے اونکو ہم جانتے ہین اونکو عذاب کرینگے ہم اونپر دوبار پہر وہ پہیر جائینگے طرف عذاب عظیم کے ۱

جو لوگ تمہارے گرد اگرد ہین دیہقانیون سے اونمین بعضے منافق ہین اور بعض مدینے والے ضدی ہین نفاق
پر سرکشی کرتے ہین آپ اونہین نہین جانتے ہم جانتے ہین اب ہم اونپر عذاب کرینگے دوبار پہر آخرت مین
بڑا عذاب ہوگا ممن حولکم سے اعراب گرد گرد مدینہ مراد ہین اور اہل مدینہ سے منافق جو ابن ابی وغیرہ
کے ساتھ تھے اور دونو جگہ من لبعضے بعض ہے یعنے نہ سب گنوار نہ سب شہری خالص ہین بلکہ منافق
بھی ہین لا تعلمہم سے خواہ یہ مراد ہی کہ آپ سبکو نہین جانتے جہانتک بتادیے گئے آپکو معلوم ہین

یا آپنے سب کو دیکھا ہو نہ سب کو پہچانتے ہین یا آپ اپنے علم سے نہین جانتے جب تک ہم نہ بتادین اور ممکن ہے کہ انہین خبر ہو آنے والی منافقون کے جو ہنوز پیدا یا بالغ نہین ہوے تھے اور جنہون نے آپ کے بعد موقع پاکر بہت کچہ رخنہ اندازیان کین مرتین کہا صاحب تفسیر کبیر نے پہلا عذاب بقول ابن عباس مرض و مصائب ہی یہ مؤمنین کے حق مین کفارۂ معاصی ہین اور منافق و کافر کے لیے عذاب و انتقام۔ یا فضیحت و رسوائی ہے جیسا کہ انس سے مروی ہے کہ آپ ایکدن کہڑے ہوے اور خطبے مین فرمایا اٹھ اے فلان تو منافق ہی نکل جا اے فلان تو بہی منافق ہے نکل جا اسیطرح بہتونکو راندۂ بارگاہ کردیا یا بقول مجاہد دنیا مین قتل و قید جو پاداش کفر ہے یا بقول حسن وجوب زکوۃ و صدقات اون کے حق مین جبکہ ثواب نہین عقاب ہین یا جان کنی کا عذاب جیسا کہ منقول ہی کہ فرشتے اون کے منہ اور پشت پر مارینگے اور طرح طرح کی ذلت و عذاب سے روح نکالینگے۔ دوسرا عذاب قبر کا ہی پہر تیسرا دوزخ مین ہوگا ف ممکن ہی کہ کہا جاے کہ ظہور نفاق کامل طور پر ابتداے خلافت صدیق اکبر مین ہوا اور سرکوبی بہی خوب ہی کی گئی یہ عذاب اول تہا اور دوسرا عذاب قبر مین ہوا

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ۭعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ

اور دوسرون نے اقرار کرلیا اپنے گناہونپر ملادیا ایک عمل نیک اور دوسرے بدکو قریب ہی کہ اللہ توبہ قبول فرمالیجے

عَلَيْهِمْ ۭاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اونکی بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہی

یعنے وہ بہی ہین جو اپنے قصور پر نادم اور مقر ہین اونہون نے اچہے کام برے کامون کے ساتھ ملادیے تھے اللہ تعالی اونکی توبہ قبول کریگا وہ غفور رحیم ہے بخاری آپنے فرمایا کہ مجہے دو فرشتے خواب مین لے گئے ایسا شہر دیکہا جسکی اینٹین سونے چاندی کی تہین کچہ لوگ دیکہے جنکا جسم کچہ بدصورت کچہ خوشنما تہا فرشتون نے اونسے کہا اس شہر مین غوطہ لگاؤ نہائی اور خوبصورت ہوگئی وہ قبیح باقی نرہا پہر مجہسے کہا یہ جنت عدن حضور کا مسکن ہے یہ وہ لوگ تھے جنہون نے نیکون کے ساتھ بدیان بہی کین تہین ابن کثیر یہ آیت اونکے حق مین نازل ہوئی جو جنگ تبوک مین ہمراہ نگئے اور بلا عذر رہگئے مگر مؤمن خالص و بدل نادم تھے اور یہ لوگ نو یا سات یا پانچ تھے درمنثور یہ دس تھے جب خبر مراجعت لشکر اسلام سنی کمال شرم و حیا سے آپکو ستون مسجد مین باندھ دیا اور یہ بندہے ہوے سات تھے جب حضور ادہر سے نکلے پوچہا لوگون نے عرض کی ابو لبابہ اور اونکے ساتھی ہین بامید قبول و عقدہ کشائی رسول دست بستہ حاضر ہین آپنے فرمایا بخدا مین نکہولونگا اور نہ عذر سنونگا جبتک اللہ تعالی حکم نکرے جب یہ خطاب پر عتاب اون عذر خواہون نے سنا بولے واللہ ہم اسیطرح رہینگے جبتک اللہ تعالی

نہ کھولے کہا صاحب معالم نے کہ سات دن تک یونہین بندھے رہے یہانتک کہ غش آیا اور گر پڑے رحمت حق نے جوش مارا اور یہ آیت نازل ہوئی ابولبابہ نے کہا میری توبہ سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے اُس گھر سے جدا ہو جاؤن جہان یہ خطا کی ہے اور تمام مال نذر اللہ کرون در منثور آپ نے فرمایا مجھے حکم نہین دیا گیا کہ تمھارا مال لے لون ارشاد ہوا ہے

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ

لے مالون سے اُنکے صدقہ پاک کر اُنکو اور صاف کر اُنکو ساتھ اُسکے اور دعا کر اُنپر بیشک دعا تیری تسکین ہے واسطے اُنکے اور اللہ سنتا جانتا ہے

اے نبی کریم آپ اُنکے مالون سے صدقات قبول فرمائین اور اُنھین پاک اور زکی کرین اس صدقے کی وجہ سے اور اُنکو دعائے خیر و برکت دین بیشک آپکی دعا اُنکے حق مین موجب تسکین و اطمینان ہوگی اور اللہ دعا سنتا اور خلوص قلب جانتا ہے **ف** آیت شان نزول پر محمول کیجائے تو آپکی قبول و دعا کا موجب برکت و عفو گناہ ہونا ظاہر ہے مگر جب اصولی قواعد سے عام حکم دیا جاے (اور یہی صحیح ہے) تو تکلف و تاویل سے چارہ نہین پس خذ امر وجوبی ہے امام کو قبول صدقات مین تردد و توقف جائز نہین **اموال** سے ہر مال مراد نہین بلکہ وہی جس سے تمول حاصل ہو۔ مال غیر نامی معرض ہلاک مین ہے اور مشغول بحاجت جانب خدمت[ا] و قیام و حق نفس غالب البتہ مال نامی و فاضل مین جانب تمول ظاہر اور وہی یہان مراد ہے۔ اسی لیئے کہا فقہا نے اگر کوئی کہے میرا تمام مال مساکین پر صدقہ ہے تو اموال زکوۃ ہی مراد ہونگے[۲] کہ ایجاب عبد ایجاب الٰہی پر مرتب ہونے پائے اور فرع کی خرچ اصل پر لازم نہ آئے ہان وصیت و میراث مین حاجت رہتی ہے نہ حق نفس تمام اموال بحکم لغت مراد ہو جائینگے پھر (اموال) جمع اور عام ہے اور جملہ اموال زکوۃ کو شامل اسی لیئے چاہیئے کہ صدقہ لینے والا اوسط درجے کا مال لے تاکہ جانب خسیس و نفیس دونو کو شامل رہے اور اسی مال مین زکوۃ واجب ہوگی جسمین ملک تام ہے تاکہ نسبت ضمیر (ہم) کی صحیح ہو جائے صدقہ لفظ خاص ہے معنے اُسکے معلوم مگر قسمین متعدد ہین صدقہ فرض۔ واجب۔ نفل پس اگر صرف زکوۃ بہائم و عشر مراد ہو تو امام پر وصول اور مالک پر ادا واجب ہے اور در صورت توقف و تردد حق جبر حاصل اور اگر یہ صدقہ مراد ہو تو بحسب درخواست امام کو رد کرنا جائز نہین پھر صدقہ نکرہ مطلقہ ہے قلیل و کثیر دونو کو شامل اور دونو کے حکم مساوی طہارت و تزکیہ کے معنے قریب قریب ہین کبیر تزکیہ مین مبالغہ ہے یعنی خوب طہارت یا طہارت سے عفو گناہ اور تزکیہ سے نمو یعنی افزونی مال مراد ہے اسلیئے کہ صدقات سے مال طاہر گناہ معاف برکت زائد ہوتی ہے ترمذی وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ

ا خدمت یہ مال مالک کی خدمت کرے یعنی قیام یعنی اس سے قیام مصالح و انتظام ہے اور یہ دونو جانب ہین اور جانب حق نفس حق اللہ پر غالب ہے ۱۲

۲ ایجاب [illegible] ۱۲

۳ ایجاب عبد سے یعنی مخفی نظر ہونگے ۱۲

كما تطفى الماء النار صدقہ گناہونکو اسطرح بجھاتا ہی جسطرح پانی آگ کو ف اسمین بھی دو تاویلین
ہین ایک یہ کہ یہ صدقہ بسبب اطاعت کی انکو طاہر کرے اب ضمیر (بہا) کا فعل صدقہ کیطرف پھریگا اور فاعل
تطہر کا صدقہ ہوگا دوسرے آنحضرتؐ مخاطب ہین اور (بہا) سے مراد صدقہ یعنی آپ طاہر کرین اور صورت یہ ہی کہ
حدیث مین صدقے کو (اوساخ الناس) یعنی میل آدمیونکا فرمایا ہی تو جسطرح میل چھوٹنے سے جسم کو
پاک کردیتا ہی ایسے ہی چھڑانے والا بھی مطہر ہی پس صدقہ اور امام جو باعث ادا اور علامت قبول اور
متکفل تقسیم مناسب ہے دونو مطہر ہین اور طہارت سے مراد یہ ہی کہ مال کثرت خبیث و وبال آخرت نہو اور
تزکیہ سے برکت مقصود ہی کہ صرف سے کم نہو یا یہ کہ صدقہ دینے اور حق مسکین ادا کرنیسے مال پاک دل
طاہر گناہ عفو ہون - اور حب اللہ و رسول کی اطاعت و حاجت فقیر کو اپنی خواہش نفس و حب
مال پر مقدم کرین تو صفائی قلب تزکیہ نفس حاصل ہو ف صل بمعنی دعا و استغفار بظاہر امر استحبابی ہی احمدی
عامل صدقہ لیتے وقت کہے اٰجرك الله فيما اعطيت وبارك لك فيما ابقيت اللہ تجھے اس مال مین
ثواب دے جو خرچ کیا اور اسمین برکت دے جو باقی رکھا سوال صلوٰۃ مخصوص بحضرت رسالت ہی یا ہر
مومن کے لئے عام حل اسکی دو صورتین ہین تبعا یعنے آپکے نام پاک کے ساتھ کسی اور کو شریک کرلینا
جیسے صلی اللہ علی محمد و آلہ وصحبہ یہ باتفاق جائز۔ تعلیم درود نماز اسکی شاہد تعامل قدیم اسکا مثبت -
وسعت کرم نبوی اسکا مقتضے استقلال اسمین قول مختلف ہین کہا صاحب تفسیر کبیر نے ہمارے اصحاب سوائے
آنحضرتؐ کے کسی اور پر درود کی اجازت نہین دیتے اور کہا مالک نے کہ آپکے سوا کسی اور پیغمبر پر بھی
درود جائز نہین مگر یہ مذہب امام مالک کا غیر مشہور ہی اور ابن عباس سے دو روایتین ہین ایک یہ کہ
آپکے سوا کسی پر صلوٰۃ نہین دوسرے یہ کہ سوا انبیا کے کسی پر صلوٰۃ نہین تحقیق معنی کا اعتبار سے
صلوٰۃ دعاے رحمت ہی اور یہ عموماً مستحب و حقوق اسلام و داخل ادعیہ ماثورہ ہی اور لفظ کے روسے بھی
قرآن مین عام استعمال ہوا ہی فرمایا هو الذي يصلي عليكم　اولٰئك عليهم صلوات من
ربهم اور احادیث صحیحہ مین مسلم سے مروی ہی کہ آپکے پاس جو صدقہ لاتا فرماتے اللهم صل عليهم
اور فرمایا اللهم صل على آل ابي اوفى و فی شفا حضرت علی نے حضرت عمر کو کہا صلى الله عليك اور
انس بن مالک اپنے دوستون کو غیبوبت کی حالت مین کہتے اللهم اجعل منك على فلان
صلوات پس نہ تخصیص معنوی ہی نہ لفظی - اور آیت مین صیغہ امر (صل علیہم) موکد ہی احتمال مجاز
و تاویل نہین اسلیے کہ محل جزا مین ہی پس ان تمام تعمیمات کے ساتھ منع اور تخصیص کے لئے کوئی وجہ
نہین مگر ممانعت ان بزرگون کی بھی ایک معنی لطیف و فرق نازک پر مبنی ہی ف جو لفظ -

صلوۃ بقصد تعظیم و تعبد و امید برکت بدون کسی شرط و قید کے عمر مین ایکبار فرض اور عند الذکر واجب
اور دوامًا مستحب سمجھا جاوے وہ خصیصۂ جناب رسالت ہی نہ دوسرے کے لیے ثابت اور نہ جائز
جیساکہ قرآن مین ہی لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَآءِ بَعۡضِکُمۡ بَعۡضًا رسول کو اسطرح
نہ پکارو جسطرح آپسمین ایک دوسرے کو پکارتے ہو اور ظاہر فرق صلوۃ ہی ہے اور یہ بیان شفا کی
عبارت سے مؤید ہی اور بمعنے صلوۃ یعنے ترحم و استغفار یا بغرض دعا یا بوقت اداے صدقہ بطور جزا و شکر
خدمت نہ مخصوص ہے نہ ممنوع اور کہا صاحب نسیم الریاض نے کہ روافض نے علی پر صلوۃ ایجاد کے کہ آپکی
تعظیم تمام اصحاب سے بڑھکر یا بمقابلہ پیغمبر کیجاوے پس انہین تمام اعتبارات صحیحہ سے بعض اکابر نے
منع کیا تاکہ فرق و امتیاز باقی رہے لیکن عموم قرآنی سے جواز ہر حال مین ثابت اور باعتبار ادب
و تعظیم نبوی کراہت یا ترک افضل لازم ہی نکتہ امام جو اپنے لیے صدقہ نہین لیتا ہی بلکہ امین و منتظم
ہے دعاے خیر پر مامور ہوا تو فقیر بدرجہ اولی اداے شکر و دعاے خیر پر مامور ہوگا اور اسی جگہ
سے مشایخ نے بعد فراغ صاحب دعوت کے حق مین دعاے خیر و برکت اختیار فرمائی ہے ان
صلاتک آہ معلوم ہوا کہ دعاے رسول بحق امت و دعای امام بحق رعایا و دعاے مشایخ بحق
تلمیذ و مرید و دعا اکابر بحق اصاغر وعدۂ قبول رکھتی ہے اور وقت اداے صدقہ محل قبول ہے نہ
اشارۃً معلوم ہوا کہ بغرض حصول دعاے خیر بزرگونکی خدمت کرنا چاہیے عبارۃً ظاہر ہے کہ
آنحضرت تزکیۂ اخلاق خدام و صفاے قلوب مومنین و عطاے مقام رضا و تسکین پر مخصوص مامور تھے
کبیرا آنحضرت کے وفات کے بعد جب بعض نے اداے زکوۃ سے عذر کیا تو یہی آیت اونکی حجت تھی
کہ وجوب زکوۃ مشروط بقبول دعا ہے اور یہ مرتبہ غیر نبی مین متیقن نہین پس نہ قبول ہے نہ
وجوب **جواب** ١ یہ تمسک باجماع صحابہ مردود ہوا اور حضرت ابو بکر نے جہاد و قتال کیا ٢ یہان
تین امر مذکور ہین صدقہ قبول کرنا۔ طہارت و تزکیہ۔ دعا کا موجب سکینہ ہونا پس صدقہ قبول کرنا
فعل امام ہے اور طہارت و تزکیہ اثر فعل صدقہ یہ دو نو امر مخصوص نہ تھے ہان قبول دعا یہ بھی
باعتبار غالب و اکثر ہر مومن خصوصًا امام مومنین کے لیے حاصل ہے اور کہا قتادہ نے کہ سکینہ بمعنے
وقار ہے جیساکہ احادیث مین بھی وارد ہوا اور شک نہین کہ دعاے امام بحق رعایا
موجب وقار و سکون قلوب ہے ٣ یہ قبول ایک وصف ہی انکی دعا کا۔ کہ شرط
وجوب زکوۃ نہین وجوب زکوۃ متعدد مقامات سے بلا شرط ثابت ہے یہ وصف
موقوف علیہ کیونکر ہو سکتا ہے

مخفی کرے اور پردہ فاش نکرے اور کہلے ہوے گناہ کے توبہ ظاہر طور پر کرے تاکہ جن مسلمانون نے اسے بغاوت و مخالفت مین دیکہکر مردود بارگاہ خیال کیا تہا اب مطیع و مقبول سمجہہ لین ترغیب معاذ کو آپنے تعلیم فرمایا وَاَحْدِثْ لِکُلِّ ذَنْبٍ تَوْبَۃً اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَانِیَۃِ اے معاذ ہر گناہ کے لیے توبہ کیا کرو مخفی گناہ کے توبہ مخفی اور گناہ ظاہر کے توبہ ظاہر ہو نیز مومنین کی شہادت امر معتبر ہے جیسا کہ وارد ہوا جسے مسلمان اچہا جانین وہ اللہ کے نزدیک بہی اچہا ہی ہے یہ تمنا کہ مسلمان مجہے صالح جانین اگر ریا و تفاخر سے نہو بلکہ بغرض محبت اہل اسلام و دعا مومنین ہو تو محمود ہی اسی لیے فرمایا کہ رسول ور مومنین دیکہینگے یعنے تم آپ کو انپر اچہا ظاہر کرو

وَاٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ لِاَمْرِ اللّٰہِ اِمَّا یُعَذِّبُھُمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْھِمْ ۭ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ

اور دوسرے امیدوار ہین واسطے حکم اللہ کے خواہ عذاب کرے اونپر خواہ توبہ عطا کرے اونکو اور اللہ دانا بخنتہ کار ہے

اور دوسرے وہ ہین جو ہنوز امیدوار امر رب غفار ہین کہ خواہ اونپر عذاب کرے یا توبہ قبول فرمائے اور اللہ تعالی خلوص قلب سے آگاہ اور مصالح مین حکیم ہے معالم پہلا اشارہ ہی منافقونکی طرف جو قبول توبہ سے محروم رہے اور دوسرا اشارہ ہی اون تین آدمیون کی طرف جنہون نے آپ کو مسجد مین باندھا تہا اور آخر کار توبہ قبول ہوئی انکی تفصیل آتی ہے ابن کثیر و معالم ابو عامر ایک راہب تہا ایام جاہلیت مین نصرانی ہو گیا اور کتب آسمانی پڑہی لوگ اسکے علم و عبادت سے تکریم و تعظیم کرتے جب حضور اقدس نے مدینہ کو نورانی فرمایا اور جوق جوق آدمی مسلمان ہونے لگے اسے رشک و حسد ہوا پہر بدر کے فتح سے اور بہی جلا اور کہا کہ جو قوم لڑے گی اون کے ساتہہ ہو کر آپسے لڑونگا احد مین مشرکون کے ساتہہ تہا حضرت حنظلہ جنکو بعد شہادت کے فرشتون نے غسل دیا اسی کے بیٹے تہے پہر جب ہوازن مین مسلمان فتحیاب ہوے ابو عامر ہرقل شاہ روم کے طرف بہاگ گیا کہ حضور کے مقابلے پر اونکو آمادہ کرے اور منافقون کو جو مدینے مین تہے لکہا کہ تم ایک مسجد تیار کرو مین جب آونگا تو اوسمین نماز پڑہونگا اور تم منتظر وقت رہو اسی لیے اسکا نام ابو عامر فاسق ہوا۔ یہ بارہ منافق تہے جو اس مسجد کے بنانے پر مستعد ہوے حضور سامان لشکر تبوک کر رہے تہے کہ یہ مفسد آئے اور کہا ہمنے یہ مسجد بنالی ہے۔ کہ بیمار۔ بڈہے۔ معذور ابر و ہوا مین وہین نماز پڑہ لین آپ ایکبار تشریف لیچلین اور اس مقام کو متبرک کردین فرمایا اتبو مین عازم سفر ہون بعد واپسی دیکہا جائیگا پہر جب آپنے صحیح و سلامت مراجعت فرمائی مدینے کے قریب آگئے تہے کہ جبرئیل نے منافقین کے فریب سے مطلع کیا اور یہ آیتین لائے

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَ

اور جنہون نے بنایا مسجد کو واسطے ضرر اور کفر اور تفرقہ ڈالنے کے مؤمنین مین اور

إِرْصَادًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ وَلَيَحْلِفُنَّ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا

کمین گاہ بنانی کو واسطے اوسکے کہ لڑا اللہ سے اور رسول سے اوسکے پہلے سے اور البتہ قسمین کہاتے ہین کہ نہین چاہی ہمنے مگر

الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا

نیکی اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ وہ جہوٹے ہین نہ کہڑا ہو تو اوسمین کبھی

جن منافقین نے مسجد اسلیے بنائے کہ ضرر پونہچائین اور کفر کرین اور مومنین مین تفرقہ ڈالین اور اللہ ورسول سے لڑنے والے کے لیے کمین گاہ تیار کر رکہین جو پہلے سے حارب ودشمن تہا اور قسمین کہاتے ہین کہ ہمنے تو نیکی ہی کا قصد کیا ہی اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ یہ منافق جہوٹے ہین آپ اوس مسجد مین کبھی نہ کہڑے ہون مسجدا سے وہ مکان مراد ہی جسے منافقین نے مسجد قبا کے پاس مسجد قرار دیا تہا اسیکا نام مسجد ضرار ہوگیا ضرارسے ضرر مسجد قبا مراد ہے کہ اوسکی جماعت ٹوٹے یا ضرر مومنین واسلام مراد ہی کفرا یعنے بغرض تقویت کفر تفریقا یعنے تفریق جماعت مومنین ارصادا یعنے انتظار وقت من حارب سے مراد ابو عامر فاسق الدہر دشمن خدا ورسول من قبل سے اشارہ ہی عداوت قدیمی ابو عامر کی طرف لیکن یہ قید احترازی نہین کہ جو قبل سے دشمن نہو اوسکے لیے جائز ہو جاے اور ممکن ہے کہ قبل سے مراد قبل بنائے مسجد ہو اسلیے کہ اگر بوقت بنا وہ دشمن خدا ہو نہ آثار ضرر وفریب ثابت تو آیندہ کے لیے کوئی حکم نہین ہوسکتا الحسنے نماز وعبادت کا ذبون یعنے اس فریب ور بیان ہین کہ ہمنے قصد خیر وراحت معذورین کیا ہی دروغگو ہین یا یہ کہ وہ کاذب ہی ہین۔ اور بیشک کافر منافق سچے نہین ہوسکتے اسلیے کہ اکثر واہم واعظم امور یعنی امور آخرت ومتعلقات خدا ورسول مین جب وہ کاذب قرار پائے تو دوسرے سچائی یا جہوٹھ قابل اعتبار نہین لا تقم نہی تحریمی ہے اور مراد مجاز ہی یعنے لا تنصرہ ولا تلتفت الیہ ولا تکن معہم اور اگر لا تقم بمعنے حقیقی ہو تو نماز اور اہتمام وغیرہ دلالۃ ممنوع اور اعانت وشراکت والتفات قیاسا حرام ہے ابدا تاکید نہی ہے اسلیے کہ بظاہر بنائے مسجد کا نام مومنین کا دل نرم کرنے والا تہا لہذا بتاکید تمام دائمی ممانعت فرمائے ابو سعود آنیے بعد

[illegible]

نزول آیت مالک بن دخشم و معن بن عدی و عامر بن سکن اور وحشی کو حکم دیا کہ جاؤ اور اوسے منہدم کرو جلاؤ اور پاخانہ بناؤ تعمیل ارشاد کی گئی اور وہ بناے کفر و فساد جلا کر خاک سیاہ کر دی گئی اور عامر شام میں گیا اور فتشو رجب بنی عمرو بنی عوف نے مسجد بنائی اور حضور کو بلوا کر نماز پڑھوائی تو بنی غنم کو حسد ہوا اور یہ مسجد ضرار بنائی - مدارک ۔ جو مسجد ناموری اور ریا کی غرض سے فی تیار ہو یا مال حرام سے بنائی جاے اسی حکم سے ملحق ہی احمدی عجب ہے کہ ہمارے زمانے کے مشائخ صرف نام و نشان کے لیے ہر طرف ایک مسجد تیار کرتے ہین اللہ تعالی نے مسجد ضرار کے چار وصف بیان فرمائے ۱ قصد ضرر رسانی ۲ تفریق جماعت ۳ دشمنان خدا کے لیے موقع و محل ۴ کفر اور اوسکی تقویت لیس جس مسجد مین یہ سب یا بعض وصف دلائل ظاہرہ و وجوہ مسلمہ سے پائے جائین وہ مسجد نہین اسلیے کہ حرمت مسجد امر شرعی ہے نہ صورت و تعین عرفی پس بناے فاسد و طریق ممنوع سے ثابت نہو گی البتہ مجرد ظن و قیاس پر کسیکے نیت کا اندازہ کر لینا حرمت و ادب مسجد کو ساقط نکریگا اوسکا تدارک روز جزا پر موقوف ہی مسئلہ اگر مسجد قدیم چھوٹے یا دور ہو یا کسی معقول وجہ سے نمازیون کو حاضری سے محرومی کا ربار مین ہرج آمد و رفت مین وقت ہو تو دوسری مسجد بنا لینا جائز ہے اسلیے کہ قصد خیر ہے اضرار نہین مسئلہ کفار کی بنائی ہوئی مسجد مسجد نہین مسئلہ نماز کو جہان تک مال سے تعلق ہی وہ صرف طہارت و نجاست کے اعتبار سے ہے مثلاً آب وضو و غسل جاے نماز و لباس وغیرہ ان سب مین طہارت کے سوا نہ ملک شرط ہی نہ حلت البتہ ممنوع چیزون کے استعمال کا مواخذہ دار رہیگا نماز مین ہو یا خارج اور نہی قرآنی یعنے لا تقم خواہ مخصوص بجناب رسالت ہے تاکہ فساد قوی اور رحمت متوجہ ہو یا محمول ہی التفات و اہتمام و عظمت پر یعنی آپ اوسکی پروا نکرین مسئلہ جب زمین مملوکہ کفار پر باجماع امت نماز جائز ہے اور زمین مغصوبہ مین بھی فاسد نہین سمجھے گئے تو دوسرے اموال بدرجہ اولی موجب فساد نماز نہونگے البتہ ایسی چیزون مسجد نہین بن سکتین اسلیے کہ اوسکے لیے شروط و قبول حق لازم ہے مسئلہ نماز کا جواز امور باطنیہ پر موقوف نہین پس طہارت ظاہر یعنی کسی نجاست کا نہونا کافی ہے اور طہارت باطن یعنے محرمات سے اجتناب مشروط نہین قبول و مزید ثواب کے لیے مفید ہی ف مسجد کے تین متعلق ہین ۱ فرش وغیرہ جو عارضی تعلق رکھتے ہین ۲ سقف و دیوار و عمارت مسجد جو مثل جز کے ہین ۳ زمین مسجد اور یہی اصل ہے جیسا کہ فقہ مین مقرر ہے کہ قبلہ تحت الثری سے آسمان تک وہ ہوا ہی جو مقابل مکان کعبہ ہی نہ بنا پس زمین مسجد اگر ملک کفر سے ہو تو اس وجہ سے کہ تقرب کافر جائز نہین

یا مال حرام سے ہو تو اس وجہ سے کہ اللہ تعالی سوائے حلال کے قبول نہین فرماتا اور سے حکم مسجد نہ دیا جائیگا اور عمارت مسجد اگر مال کافر یا خبیث سے ہو تو وہ مسجد مسجد رہیگی اور یہ بے ادب گناہگار ہوگا اور اعداد اسکا ازالہ اولی ہے اسلیے کہ تطہیر مساجد ماموربہ ہے - اور ایسے مال خبیث کی فرش وغیرہ ضرور رفع کرائی جائین **مسئلہ** مال کافر مسجد اور ایسے عبادات مین جو مخصوص بہ اہل اسلام ہین جیسے حج وغیرہ جائز نہین (شامی) **مسئلہ** اسم ورسم ونسبت بدون معنی موثر وحکم معتبر عرفی یا فرضی طور پر کوئی شے نہین مثلا کسی مکان کا نام مسجد یا کربلا یا کعبہ رکھہ لیا جاے یا کوئی آدمی بہ اسم محمد یا ابراہیم - یا موسی شہرت پاجائے یا کسی تصویر کی نسبت کہا جاے کہ فلان نبی یا ولی کی ہے تو ان سب صورتون مین کوئی حکم جدید نہ دیا جائیگا جسطرح تعزیہ اور تصویر قابل انعدام وکسر ہے اوسمین سر مو رعایت نہو گی یا کوئی جانور کسی بزرگ کے نام سے ذبح ہو یا کہانا قبر پر چڑہایا جاے یا حضرت حسین مظلوم علیہ السلام کے نام کے فقیر یا سید سالار کا جہنڈا یا بی بی کی صحنک برسوم ممنوعہ یا حضرت علی کا روزہ وغیرہ یہ سب امور ویسے ہی مٹانے اور توہین کے قابل ہین جیسے بدون ان نامون اور نسبتون کے ہوتے اور اسی بنا پر اس مکان کا نام بحسب عرف مسجد ہوا مگر جیسے خدمت کی گئی وہ گذرے ہوے صفحہ مین آپ دیکھ چکے یعنے جلانا گرانا - پاخانہ بنانا البتہ جب کوئی مکان بہ نیت مسجد وقف ہو یا کوئی جانور ہدیے میں قرار دیا جاے یا کسی کاغذ پر قرآن لکہا جاے یا کپڑا چادر کعبہ بنایا جاے یا کہانا نذر اللہ کرکے ثواب اسکا کسی ولی یا نبی پر بہیجا جاے تو ان تمام صورتون مین وہ نسبت معتبر ہے اور اسی حالت سے معظم تر سمجھینگے

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ۭ فِيْهِ رِجَالٌ

البتہ وہ مسجد کہ بنائی گئی ہے تقوی پر پہلے دن سزاوار تر ہے کہ کہڑا ہو تو اوسمین اوسمین مرد ہین

يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝

دوست رکہتے ہین پاک ہونے کو اور اللہ دوست رکہتا ہے طہارت کرنیوالونکو

البتہ وہ مسجد جو اول روز سے بربناے تقوی وطہارت ہے زیادہ سزاوار ہے کہ آپ اوسمین نماز پڑہین اوسمین وہ مردان خدا ہین کہ پاک وصاف رہنا پسند کرتے ہین اور اللہ پاک رہنے والونکو دوست رکہتا ہے مسجد تقوی ابوشیخ اور ضحاک اور عروہ کی روایت مین مسجد قبا ہے اور مسلم واحمد وترمذی ونسائی وابو شیبہ وغیرہم نے ابوسعید خدری سے اور بعض نے ابی بن کعب وزید بن ثابت سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی میری مسجد یعنے مسجد مدینہ مسجد تقوی ہے اور کہا ابن کثیر نے یہی صحیح ہے رجال جمہور مفسرین کی روایت سے ثابت ہے کہ مراد انصار ہین جب یہ آیت اوتری

تو آپنے پوچھا اللہ تعالی نے تمہاری مدح وثنا کی بتاؤ تم کیونکر طہارت کرتے ہو بولے پانی سے آبدست لیتے ہیں اور بعض روایتون مین آیا کہ نماز کے لیے وضو جنابت سے غسل پانی سے استنجا کرتے ہین فرمایا اس عادت کو لازم کر لو۔ اور کہا ابن کثیر وغیرہ نے مسجد تقوی سے اگرچہ مسجد قبا مراد ہو تو بھی مسجد مدینہ بدرجۂ اولی مسجد تقوی ہی **ف** عموم آیت چاہتا ہی کہ ہر مسجد جو جائز طور پر بنائی جائے اور تمام آدمی جو طہارت کو لازم و محبوب بنالین اس خطاب کے مستحق ہین اسلیے کہ حکم متعلق بوصف ہی نہ متعلق بذات پس خصوص بے ضرورت ہی ایسی ہی خصوصیت رجال نہین مرد و عورت سب اس وصف و حکم مین شامل ہین بلکہ کلمۂ رجال بھی بحسب وصف ہی **مسئلہ** جب نیت خیر اور مال طاہر اور بنا سے تقوی سے مسجد بنائی گئی ہو پھر نہ متولی فاسق کا و سکو ضرر پہونچ سکتا ہی نہ دوسرے کے فساد سے اسلیے کہ تاسیس یعنے بنا تقوی پر تمام ہو گئے **نکتہ** اولی ہے کہ مسجد کی بنا کسی متبرک متقی سے کرائین جیسا کہ مروی ہی کہ حضور نے مسجد قبا کا پہلا پتھر خود رکھا **افسوس** ہمارے زمانے کے خوشامدی قومی ہمدرد اون مکانون کی بنا جو عام فائدے کے لیے بنائے گئے ہون اور جنسے ثواب و خیر کی توقع رکھین امرا ہی سے کراتے ہین گو وہ کافر و فاسق کیون نہو **اول** یوم سے مراد ابتدا و بنا ہی **احق** سے معلوم ہوا کہ افضل ہی واجب نہین **یتطہروا** صیغۂ مبالغہ ہے یعنے اعلی درجے کی طہارت پسند کرتے ہین گو بحسب شان نزول طہارت مخصوص پر حمل کیا جائے مگر حکم اسکا عام ہے پس نجاسات۔ و محارم و حدث سے طہارت اور اسطرح کہ طریق مسنون و آداب مستحبہ فوت نہو نا۔ اور لقمۂ حرام سے بچنا نجاست کذب سے احتراز آلایش معاصی سے دوری۔ اخلاق ذمیمہ خصوصًا کفر۔ شرک۔ حسد۔ کینہ۔ بخل سے اجتناب یہ تمام امور موجب محبوبیت ہین **ترغیب** ابن عمر سے مروی ہی کہ جو رات کو طاہر سوتا ہی اوسکے بالون مین ایک فرشتہ شب باشی کرتا ہی اور اوس کے حق مین استغفار کرتا رہتا ہی۔ اور ہمیشہ باوضو رہنے کے فوائد مشاہد اور فضائل منقول ہین **ربط** بعد تفضیح مسجد ضرار و فضائل مساجد تقوی و مومنین خیار اون مفسدون کی مثال بیان فرمائی

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىٰ تَقْوَىٰ مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَمْ مَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ

آیا وہ جسنے ڈالی　بنیاد اپنی　تقوی پر　اللہ سے اور　رضا پر اچھا ہی　یا وہ جسنے ڈالی　بنیاد اپنی

عَلَىٰ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

کنارے پر کھائی　گرنے والی کے　پس گرا اوسے　آگ مین　دوزخ کی　اور اللہ نہین رہنمائی کرتا قوم　ظالم کی

آیا وہ شخص جسکی بنا تقوی اور طلب رضا پر ہوا اچھا ہی یا وہ جسکے بنا ایسے گڑہے پر ہو جسکا کنارہ گرا چاہتا ہی پہر لے گرے وہ کنارہ اسی دوزخ کی آگ مین اور اللہ قوم ظالم کی رہنمائی نہین کرتا افمن الخ سے مومن خالص مراد ہی بنیانہ بنائے مسجد۔ وانجام۔ و تدبیر کار۔ و مقصود۔ و صرف ہمت تقوی ترک معاصی رضوان عبادت و اطاعت من الخ بانیان مسجد ضرار شفا الخ نفاق و کفر و فریب اسلئے کہ جسطرح کنارہ غار یا پہاڑ کی گہاٹی گرتی ہوا و سیر کہڑا ہونے والا معرض ہلاک مین ہی ایسے ہی نفاق والے اب گرے تب گرے پردہ کہلا تو مار اور عار نہین تو مرے اور نار ہے

لَا يَزَالُ بُنْيَانُهُمُ الَّذِي بَنَوْا رِيبَةً فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا أَنْ تَقَطَّعَ قُلُوبُهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

ہمیشہ رہیگی بنیاد اونکی جو بنائی شک دلونمین اونکے مگر یہ کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاوین دل انکے اور اللہ دانا حکیم ہی

یہ بنائے شر یعنے مسجد ضرار جو اونہون نے بنائی اون کے دلون مین شک کفر پیدا کرنے والی رہیگی ہان اگر اون کے دل پارہ پارہ کردیے جائین یعنے موت آجاے تو نہ وہ خود رہینگی نہ صلاحیت شک نہ شک اور حینی جی تو یہ غصہ یہ ندامت یہ نفاق اون کے دل سے نہ نکلیگا اللہ تعالی دانا ہی امور و مدبر کار ہی روضۃ الاحباب نبوت کی گیارہوین سال مدینے سے اوس و خزرج کی چند آدمی آکر ایمان لائے اور آپ سے بیعت کی حضور نے مصعب بن عمیر کو اون کے ہمراہ کردیا کہ احکام و عقائد سکہائین تیرہوین سال تہتر آدمی حاضر ہوے اور بخوف قریش رات کو پہاڑ کی گہاٹی مین جمع ہوے آپنے اونہین قرآن سنایا ابن کثیر عبد اللہ بن رواحہ نے کہا یا رسول اللہ آپ اس بیعت مین اپنے رب کے شروط اور اپنے حقوق بیان فرمائیں ارشاد ہوا حق اللہ یہ ہی کہ کسی کو شریک نکرو اور اوسکی بندگی کرو۔ اور میری شرط یہ ہے کہ اپنے نفوس اور اموال کی طرح میری حفاظت کرتے رہو وہ بولے پہر ہمین کیا ملیگا ارشاد ہوا جنت ملیگی وہ جان نثار بولے رَبِحَ الْبَيْعُ لَا نُقِيلُ وَلَا نَسْتَقِيلُ یہ سوداگری تو بڑے نفع کی ہی نہ ہم بیچ توڑین نہ ہم اسکے توڑنے کی درخواست کرین منقول ہے کہ آپنے فرمایا کہ وعدہ کرو ہر حال مین اطاعت کرینگے خوش ہون یا ناخوش۔ راہ خدا مین مال خرچ کرینگے تنگی ہو یا فراخ دستی۔ شرعی امور کا حکم کرینگے۔ برائیون سے منع کرینگے۔ اللہ کے معاملے مین کسیکی ملامت کی پروا نکرینگے۔ اور پیغمبر خدا کی اعانت اور اپنے جان و مال کی طرح دشمنون سے حفاظت کرینگے۔ بعد اس بیعت کے انصار نے عرض کی حضور مدینے چلین فرمایا حکم آلہی کا منتظر ہون۔ انصار بولے یا رسول اللہ ہم سے اور اقوام عرب سے عہد ہین آج ہم اونسے قطع کردین ایسا نہو کہ جب اللہ تعالی آپکو غالب و منصور کرے آپ اپنی قوم کی طرف التفات فرمائین اور ہمین

چھوڑدین حضور یہ سنکر ہنس پڑے اور فرمایا نہین تم ہمسے ہو اور ہم تم مین سے ہم لڑینگے جس سے لڑوگے اور صلح کرینگے جس سے صلح کروگے در منثور سعد بن زرارہ نے حضور کا دست مبارک پکڑکر حاضرین سے کہا کچھ جانتے ہو کہ اللہ کے رسول تمسے کسی امر پر بیعت کرتے ہو بالتحقیق تم بیعت کرتے ہو کہ عرب و عجم بلکہ جن و انس جو ہو سب سے لڑو انصار بولے ہم لڑین گے جو حضور سے لڑے اور صلح کرین گے جو حضور سے صلح کرے **شعر** جس طرف ہو تا ہے تو ای جان تقریب

دل بدل لیتا ہے پہلو اوس طرف × اسکو بیعت عقبۂ ثانیہ کہتے ہین مفسرین نے کہا کہ حق سبحانہ تعالی نے اون بیچنے بندون کی تسکین اور معاہدے کی توضیح و تکمیل مین یہ آیت نازل فرمائی

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ

بیشک اللہ نے خریدین مومنون سے جانین اونکی اور مال اونکے اسپر کہ اونکے لیے جنت ہو لڑتے ہین

فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَ

راہ مین اللہ کی پس مارین گے اور مارے جائینگے وعدہ اسکے ذمہ پر سچا ہو توریت اور انجیل اور قرآن مین اور

مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

کون زیادہ پورا کرنیوالا ہی اپنا اقرار اللہ سے پس خوش ہو اپنی بیچ سے جو کی تمنے ساتھ اوسکے اور یہ کامیابی بڑی ہے

بیشک اللہ نے مومنین کی جانین اور مال اس قیمت پر خریدے کہ اونکو جنت عطا فرمائیگا وہ اللہ کی راہ مین لڑین مارین اور مرین یہ وعدۂ جنت حق ہے لکھا ہی توریت انجیل قرآن مین اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے اے بیچنے والو اس بیچ سے خوش ہو اور یہ جنت یا ہمارا وعدہ بہت بڑی کامیابی ہی **اشتری** کنایہ ہی حسن طلب اور کمال اہتمام و التفات سی جسطرح خریدتے وقت مبیع مقصود اور ادائے ثمن منظور اور شوق و طلب موجود ہوتا ہے ورنہ حضرت رب العالمین کو اپنے بنائے ہوئے غلامون سے بیع و شرا کیسے لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ **تائب**

دل ترا - جان تری - بندۂ فرمان ہم ہی × تیرے لیے تو ہے یہ جو کچھ ہے ہمارا کیا ہے

پس یہ وہم کہ کسی بندۂ جان فروش کا اللہ تعالی پر کچھ حق ہو باطل ہوگیا **اموال** خواہ اسلیے کہ جہاد مین مال کی ضرورت ہی خواہ یہ کہ جب آدمی شہید ہوا مال بھی جاتا رہے **فیقتلون الخ** یعنی

[illegible]

دونو حالتو نپر جنت ہی غالب ہو یا مغلوب **فی التورات** الخ اس سے معلوم ہوا کہ حکم جہاد جدید نہین اگلے انبیا پر بہی تہا پس طعن عبث مردود ہو گیا کہ مسلمان خونریز ہین **ف** آیت مین کمال تسکین اور تالیف و تاکید ہے لفظ (خرید) جو دلالت کرتا ہے کہ ادای قیمت واجب ہی ہے (بان) جس سے معلوم ہوا کہ ادای عوض کی تصریح ہی ہے کہ تم بک چکے قبول مرو فدا ہے مال و جان مین عذر کرنا بے ایمانی آخر کار کمزور مار کہانے کی نشانی ہے اللہ اپنے ملک قدیم اور اس بیع جدید سے جو چاہے تصرف کرے ہم کون جو و لیکن ہم عذر کرین وہ ہم بایع مختار ہے کہ بدون وصول ثمن مبیع نہ دے پس ہم ون بہشت پائی جان دینا کیون لازم ہو گی دفع اسی لیے لفظ وعدہ مذکور ہے اور بیع موجل مین مبیع نہین رک سکتا ہے (لہم) یہ لام ملک کا ہے یعنے مستعار یا ہبہ کے طور پر نہین جو کبہی واپس ہو سکے بلکہ ملک و میراث ہو جاویگی اور ہر حال مین غالب ہون یا مغلوب زندہ رہین یا شہید ہون اس دعوے کے اور بہی شاہد ہین قرآن اقرار نامہ ہے اور توریت و انجیل دو شاہد عدل معلوم ہوا کہ یہ حکم قدیم ہے اور معاملات سابق اسلیے کہ توریت انجیل کے گواہی ضروری ہے کہ حضرت موسی کے زمانے مین جہاد تہا پس اوہام ناقصہ کہ آپکا دین مجبر تلوار سے شایع ہوا یا دین اخلاقی یہ تہا کیا تعلق محض بے اصل ہو گئے افسوس کہ جس تلوار سے دین موسائی کی ترویج محمود جانین اسے تلوار سے دین محمدی پر [illegible] اور بہی تاکید فرمائی ہے سب سے زیادہ جملہ استفہامیہ اطمینان بخش اور جوش افزا ہے کہ کون ہے جو اللہ سے زیادہ وفادار ہے اسکے بعد یہ بہی اطمینان دیدیا کہ اس سودے مین تمکو بہت فائدہ ہے خوش رہو اور یہ معاملہ مبارک ہو [illegible] اور وعدہ اور عطا کی جنت مین بڑی کامیابی ہے شعر میان مصحفی بیچے تہے جو دل کو تو لاکہ خریدار پیدا ہوا مسئلہ بیع موجل جائز ہے جیسا کہ لفظ وعدہ سے ظاہر ہے مسئلہ بے دیکھے چیز بیان و تعریف پر بک سکتی ہے مسئلہ بیع مقایضہ یعنے مبادلہ مال بالمال جائز ہے مسئلہ قاضی مال رعیت بولایت عامہ بیچ سکتا ہے جیسے مال مدیون

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السّٰٓائِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

توبہ کرنے والے عبادت کرنے والے حمد کرنے والے راہ خدا مین چلنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے حکم کرنے والے

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

نیک باتون کے اور منع کرنے والے برائیون سے اور نگہبان احکام خدا کے اور خوشخبری سنادے ایمان والونکو

تائب گناہون سے نادم ہو کر قصد ترک مصمم کرنے والا عابد اللہ کو مستحق تعظیم جانکر اوسکے بتائے ہوے طریقے کے موافق اوسکی پرستش کرنیوالے حامد اللہ کو مستحق حمد جانکر اوسکی ثنا و صفت کرنے والا سائح راہ خدا مین چلنے والا راکع و ساجد نمازی آمر واجبات شرعی پر حکم کرنے والا

ناہی ممنوعات سے روکنے والا حافظ نہایت احتیاط سے احکام الٰہی کا لحاظ رکھنے والا حدود وہ دائرہ شرعی جس سے باہر نکلنا حرام ہے یعنے اتباع امر و حفظ حقوق اللہ و عباد و نظم سیاست و انتظام خلافت ابن کثیر کہا ابن عباس نے کہ سائح قرآن مین بمعنے روزہ دار آتا ہے۔ اور اکثر مفسرین نے سائح کو بمعنے روزہ دار روایت کیا مگر باعتبار معنے عام سفر دین و مشی خیر اسمین داخل ہے حج یا دوسرے مقامات مقدسہ کی زیارت۔ اکابر دین کی ملاقات۔ سفر جہاد۔ مسلمانون کی کارسازی مین دوادوش یا طلب علم تاویل تائبون کے رفع مین قول مختلف ہین کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ خواہ ۱۔ مرفوع علی المدح ہے یعنے المومنین ہم التائبون الخ ۲۔ یا جملہ مستانفہ ہے خبر اسکے (اہل الجنۃ) محذوف ہے یا ۳۔ یہ صفات بدل ہین یقاتلون سے یا ۴۔ تائبون مبتدا اور عابدون الخ خبر یا ۵۔ ف تائبون الخ مبتدا خبر محذوف (مومنون) اور بشر المومنین مظہر ہے موضع مضمر مین خلاصہ ۱۔ مومنین مجاہد تائب و عابد وغیرہ ہین ۲۔ تائب و عابد وغیرہ بھی جنتی ہین اگرچہ مومنین مذکور یعنے مجاہدین کو بتخصیص بشارت ہوا مین ایک خصوصیت زائدہ مجاہدین کی نکلتی ہے ۳۔ مومنین جنکا اللہ خریدار ہے مقاتلہ کرتے ہین اور تائب و عابد وغیرہ ۴۔ توبہ کرنیوالے عابد و حامد وغیرہ ہین ۵۔ تائب و عابد وغیرہ مومنین ہین ۶۔ رہومن سزاوار بشارت ربط جب اللہ تعالی نے منافقین و کفار کے قبائح ذکر فرمائے اور اونسے اجتناب و احتراز کا حکم دیا بغرض تکمیل امر و غایت تنفر ارشاد ہوا کہ صرف جیتے جی نہین بلکہ مرنے پر بھی خیر خواہ نہ بنو یہان اور وہان الگ رہو

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا

نہین چاہیے پیغمبر کو اور ان کو جو ایمان لائے کہ استغفار کرین واسطے مشرکین کے اگرچہ ہون صاحب قرابت بعد اسکے

تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

کہ کھل گیا بیشک وہ صاحب نار ہین

یعنے نبوت اور ایمان کے سزاوار نہین کہ بعد علم اس امر کے کہ مشرک جہنمی ہین انکے لئے طلب مغفرت کرین اگرچہ وہ قرابت والے ہی ہون

مسئلہ مشرکین کے لیے دعای مغفرت حرام ہے وہم جہنمی ہونے کا علم مرنے کے بعد ہوتا ہے تو چاہیے کہ زندگی مین کافر کے لیے استغفار جائز ہو دفع کافر پر بحالت کفر ہر حال مین یقین ہے کہ دوزخی ہوگا پس دعا کی جائے تو ہدایت و ایمان کے ساتھ وہم مشرک کے لیے استغفار ممنوع ہے کافر کی ممانعت نہین دفع ۱۔ جب منافقین کے حق مین ممانعت اوپر گزر چکی تو کافر بدرجہ اولی داخل ہین ۲۔ ہر کافر مشرک ضرور ہوتا ہے ثبوت اسکا صفحہ (۲۹۵) جلد اول مین گزرا عذر شان نزول مین قرابت حضرت نبوی کا مذکور کیا گیا ہے چونکہ تفسیر آیت اوسپر موقوف نہین سکوت و ترک اولی سمجھا گیا۔ سوائے ان کے جو لوجہ ظاہر مخالفت

خدا و رسول کے دشمن قرار دیے گئے جیسے ابو جہل و ابو لہب باقی اقارب وسعادتمند حضرت رسالت کچھ ہی کیون نہون اونکی توہین دل قبول نہین کرتا ؎ فی الجملہ نسبتی بتو کافی بود مرا ٭ بلبل ہمین کہ قافیہ گل شود بس ست ٭ یہ قطعی ہی کہ اونکی تحقیر اللہ و رسول کو محبوب نہین ہے تعلق نہ عرصات محشر مین داخل حساب ہی پھر ہم کیون دخل در معقولات بحث بیجا اپنے ذمے لین اور دل کباتا ہی **شعر** پای سگ بوسید مجنون خلق پرسید اینچہ بود ٭ گفت این سگ گاہ گاہی کوی لیلے می رود ٭ کبیر حضرت علی نے سنا کہ ایک شخص اپنے مشرک ماں باپ کے لیے استغفار کرتا ہی فرمایا تو مشرک کے لیے استغفار کرتا ہی بولا حضرت ابراہیم نے نہین کی چہ آیا نازل ہوا

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ

اور نہ تھی استغفار ابراہیم کی واسطے اپنے باپ کے مگر بسبب اپنے وعدے کے کہ کیا اوسنے آزر سے پھر جب ظاہر ہوگیا ابراہیم کو

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ۭ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ

کہ وہ دشمن ہی اللہ کا بیزار ہوے اوس سے بیشک ابراہیم تھے نرم دل بردبار

اور ابراہیم کا استغفار کرنا اپنے باپ کے لیے بسبب وس وعدے کے تھا جو ابراہیم نے اپنے باپ سے کیا تھا پھر جب ابراہیم کو ظاہر ہوگیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہی آپ اوس سے بیزار و کنارہ کش ہوے بیشک ابراہیم نرم دل بہمد اور متحمل تھے کبیر یہ فعل حضرت ابراہیم کا بسبب وعدے کے تھا اور وہ بھی بعد اطلاع ترک کیا اب کسیکو اوس سے حجت جائز نہین ہی معالم ابراہیم نے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا کہ مین تیرے لیے طلب بخشش کرونگا اور امید یہ تھی کہ وہ ایمان لائے قرآن مین اسکا مذکور ہے کبیر آزر نے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا اور ظاہر ہونے سے خواہ یہ غرض ہی کہ آزر کے ایمان لانے سے مایوسی ہوئی یا بطور وحی معلوم ہوا ہو کہ وہ کافر مریگا ابن کثیر سعید بن جبیر سے مروی ہی کہ قیامت مین آزر حضرت ابراہیم کے سامنے آئیگا چہرے پر تاریکی و سیاہی آپ سے کہیگا دنیا مین آپکا کہنا نہ مانا مگر اب نافرمان برداری نکرونگا آپ کہینگے اے رب تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ قیامت مین رسوا نکرونگا باپ کے عذاب و توہین سے کون رسوائی زیادہ ہی ارشاد ہوگا دوسری جانب تو دیکھو نظر پھیرنا تھا کہ آزر بصورت ضبع مسخ کرکے دوزخ مین پھینکدیا جائیگا اور آپ کو خیال بھی نرہیگا اواہ نرم دل دردمند معالم ابن عباس نے کہا مومن تائب - ابن مسعود نے کہا دعا کرنے والا - قتادہ اور حسن نے کہا بندون پر رحیم - مجاہد نے کہا بزبان حبشہ یقین کرنے والے کو اواہ کہتے ہین در منثور حدیث مین خاشع و متضرع کے معنے آئے ہین کہا مجاہد نے فقیہ باریک فہم - کہا ابو عامر نے کثیر الذکر - تاریخ بخاری مین ہی کہ اواہ وہ جسکا دل اللہ کے ساتھ متعلق رہے حلیم بردبار متحمل - انکے باپ نے کہا تھا اے ابراہیم تم میرے بتون سے نفرت کرتے ہو اگر باز نہ آؤگے تو سنگسار کردونگا -

فرمایا سلام ہو تجپر مین تیرے لیے اپنے رب سے طلب آمرزش کرونگا - آپکی رحمدلی اسقدر تہی کہ جب قوم لوط پر عذاب آیا اور ملائکہ آپکے پاس آئے اور آپسے حکم الٰہی بیان کیا آپنے اونکے اسباب مین گفتگو کی جسپر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابراہیم قوم لوط کے بارے مین ہم سے مجادلہ کرتا ہی قصہ اسکا پارہ ۱۳ سورۂ ابراہیم مین آئیگا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ

اور نہین ہی اللہ کہ گمراہ کردے کسی قوم کو بعد اسکے کہ راہ دکھاوے اونہین یہانتک کی ظاہر کردے اونکے لیے وہ کہ بچین اوس سے بیشک اللہ ہر شی پر دانا ہی

یعنی جب اللہ تعالی کسی قوم کو ہدایت فرمائے اوس کے بعد نہین کسی فعل کی وجہ سے گمراہ نہین قرار دیتا جبتک یہ بتا دے کہ اونہین کن کن باتون سے بچنا چاہیے اللہ ہر شے سے خبردار ہی کبیر مسلمان اقارب پہلے مشرکین کے لیے بہی استغفار کرتے اس ممانعت سے ڈرے ارشاد ہوا ہم بےدون بیان مواخذہ نہین کرتے - اور کہا بعض نے کہ اس تشدد وتنفر پر جو منافقین وکفار پر مذکور ہوے خود جواب فرمایا کہ ہمکو کسی پر سختی منظور نہین اسلیے کہ ارحم الراحمین ہی مگر سبب بعد اطلاع وممانعت وہ سرکشی وبغاوت کرین معالم جب قبلہ بیت المقدس منسوخ ہوا اور کعبہ قبلہ قرار پایا اور شراب حرام ہوئی تو وہ لوگ جو اس سے پہلے حاضر ہوکر کہین چلے گئے تہے بطور سابق بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے اور شراب پیتے بعد مدت مطلع ہوے تو ڈرے آپ نے فرمایا اللہ تعالی تمہارے اعمال باطل نکریگا اوسکی تصدیق مین یہ آیت نازل ہوئی لیضل کہا صاحب تفسیر کبیر نے - خواہ راہ جنت سے بہکانا مراد ہے جو کفار کے لیئے لازم ہے - خواہ یہ کہ گمراہی مین ڈالنا یعنی ابواب توفیق کا بند کردینا معالم مین ہی کہ حکم بالضلالت - قبل اعلام وبیان مواخذہ نہین ہی وہم آیت سے مفہوم ہوتا ہی کہ جہل عذر ہو دفع جہل اصلی عذر ہے جیسا کہ ابتدائے اسلام مین تہا اور جہل عارضی یعنے کسی حکم شرعی کو بعد از انکہ علما مین شائع کتب مین موجود ہون سستی سے حاصل نکرنا ہرگز عذر نہین اس لیے کہ واجبات کا دریافت کرنا امر عقلی ہے اسکا ترک موجب عفو نہین ہوسکتا

اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ

بیشک اللہ کو ہے اسکا ملک آسمانون اور زمینون کا جلاتا ہی اور مارتا ہی اور نہین واسطے تمہارے سوای اللہ کے حمایتی اور نہ مددگار

عموماً خطاب فرمایا کہ اے منافقو اور کافرو کس خیال مین ہو اور اے ایمان والو ترک موالات کفار سے کیون افسردہ ہوتے ہو بادشاہت آسمان وزمین کے اللہ ہی کے لیے ہی وہی پیدا کرتا ہے اور زندہ رکہتا ہی اور مارتا ہے اور تمہارے لیے اللہ کے سوائے کوئی حمایتی اور مددگار نہین

لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ

بیشک توجہ کی اللہ نے پیغمبر پر اور مہاجرین اور انصار پر ایسے جنہون نے اتباع کی نبی کی وقت عسرت میں

مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُۥ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

بعد اسکے کہ قریب تھا کہ کج ہوں دل ایک گروہ کے اونمین سے پھر توجہ کی اونپر بیشک اللہ اونپر مہربان رحیم ہے

اللہ تعالی نے پیغمبر اور مہاجرین و انصار کے جو تنگی کے وقت یعنے جنگ تبوک مین آپکے تابع ہوے توبہ قبول فرمائی جبکہ ایک گروہ کے دل شدت حوادث سے کج ہونے لگے تھے پھر اون کی توبہ قبول فرمائے اللہ تعالی مہربان ور رحیم ہے تاب رجوع کی - کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ پیغمبر پر توبہ ترک اولی مین ہے جیسا کہ صفحہ (۲۶۰) مین ارشاد ہوا آپنے منافقون کو کیون اجازت دی - چونکہ اس سفر مین شدتی زیادہ اور مقابلہ ایک بڑے زبردست بادشاہ کا تھا - منافقین طرح طرح کے باتین بناتے تھے اور بعض بعض اصحاب خالص کو بھی زلت ہوگئی تھی لہذا فرمایا کہ سبھے معاف کیا عسرۃ تنگی کیبراس سفر مین عسرت بہت تھے (سواری) دس دس آدمیون کے حصے مین ایک اونٹ تھا نوبت بنوبت اوترتے چڑھتے (زادوراہ) ایک ایک خرمے پر جماعت کی جماعت صبر کرتے اسطرح کہ ایک نے چوسا پھر دوسرے نے چوسا یہانتک کہ گٹھلی رہگئی - آٹا ایسا خراب ہو کہ لقمہ منہ مین کہا اور ناک بند کرلے ایسی بدبو آتی (پیاس) یہ کہ اونٹون کے لید نچوڑ پی جاتے - اور کہا گیا کہ مراد ساعت عسرت سے جنگ خندق ہے جسکے قرآن مین جبر کر نظر خیرہ ہوئی اور کلیجے منہ کو آئے **ف** باعتبار لفظ ہر عسرت و تنگی مین ثابت قدم رہنے والے کو یہ مژدہ عفو ثابت ہے زیغ کجی کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ مراد اس سے وہ وسوسے ہین جو اس تنگی و سختی سے قلوب مین آتے اور متابعت رسول کا ترک کرنا چاہتے پھر نادم ہو کر اتباع پر ثابت قدم رہے **ف** پہلے توبہ آنحضرت اور تمام مہاجرین کی نسبت تھی جس سے صرف ترک و فضل و خطرہ نفس مراد ہے اور دوسری توجہ بحق بعض ہے جسے کچھ لغزشین ہوگئین اور آخر مین اپنی رحمت و محبت کا ذکر فرمایا کہ دل مطمئن ہو جائین

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰٓ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ

اور اون تین پر جو پیچھے چھوڑے گئے یہانتک کہ تنگ ہوگئی اونپر زمین باوجود وسعت کے اور تنگی کی اونپر

أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوٓا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّآ إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوٓا ۚ إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

جانون نے اونکی اور گمان کیا یہ کہ نہین جای پناہ اللہ سے مگر اوسکی طرف پھر توجہ کی اللہ نے اونپر تاکہ توبہ کرین بیشک اللہ وہی توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے

اور توبہ قبول فرمائی اون تین شخصون کے جو پیچھے چھوڑ دیے گئے اور ہم کا ب سعادت نجاسکے او کمال ندامت یا عتاب رسول و ترک و تہاجر مومنین سے اونپر زمین اپنی وسعت کے ساتھہ تنگ ہوگئے اور دم گھٹنے لگا اور وہ جان گئے کہ اللہ کے عذاب سے بچاؤ اور ٹھکانا نہین ہے مگر اوسی کے فضل و کرم کیطرف پھر حق سبحانہ تعالی اونکی طرف متوجہ ہوا کہ باز آئین اور توبہ کرین اور اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے

بخاری کعب بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضور جنگ تبوک کی تیاری کرنے لگے اور عموماً حکم ہوا کہ
جان نثاران حضور ہمراہ چلین مین روز قصد کرتا کہ سامان درست کرون اور چلون مگر یون ہی دن
تمام ہوتا یہان تک حضور تبوک چلے گئے اور مجھے یاد بھی نفرمایا ایکدن تبوک مین ارشاد ہوا کہ کعب کا
کیا حال ہوا ایک مرد بنی سلمہ نے کہا اوسے خوش پوشاکی اور راحت طلبی و رعزور نے روک رکھا معاذ
بن جبل بولے تو نے غلط کہا واللہ ہم تو اوسے اچھا ہی جانتے ہین ۔ اور مین یہان مدینے مین روز قصد
کرتا کہ آج چلون کل چلون آخر کار خبر مراجعت لشکر اسلام شایع ہوئی اب دل مین ٹھہرائے کہ عذر
غلط کرکے حضور کو راضی کرلونگا اور اپنے اہل شورہ سے بھی اسپر اتفاق کرالیا مگر جب حضور آگئے
(بہ برکت قرب شریف) میرے دل سے وہ تمام فریب و دروغ فراموش ہوگیا اور قصد کرلیا کہ حضور مین
سوائے سچ کے کچھ نہ کہونگا الحاصل آپ مسجد مین آئے اور بعد اداے دوگانہ نفل رونق افروز ہوے
لوگ آئے اور جھوٹی قسمین کھا کھا کر اپنی بیقصوری ظاہر کرتے آپ نے اون کے بیان پر قبول ظاہر کیا
اور اللہ سے طلب بخشش کی (یہ وہی ہین جنکی نسبت صفحہ ۲۹۶ مین ممانعت مذکور ہوے کہ اگر آپ راضی
ہون تب بھی اللہ راضی نہوگا) کعب کہتے ہین کہ مین بھی سامنے گیا اور سلام کیا میری طرف دیکھکر
غضبناک طور پر تبسم فرمایا اور کہا آگے آؤ مین آگے گیا اور بیٹھا ارشاد فرمایا تجھے کسنے ہمراہی سے روکا
کیا تو سواری نہ خرید چکا تھا ۔ مین نے عرض کی بخدا اے رسول کریم اگر کسی اور کے سامنے ہوتا اپنی طلاقت
بیان سے بچ جاتا راضی کرلیتا اللہ تعالےٰ نے مجھے تقریر فصیح و بیان وسیع عطا فرمایا ہے اور
بخدا اے کریم مین جانتا ہون کہ اگر باتین بناؤن تو آپ کو خوش کرلونگا مگر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل
ہوجائیگا اور سچ بولونگا تو گو آپ ناخوش ہونگے مگر امیدوار عفو ہون بخدا مجھے کوئی عذر نہ تھا اور نہ
دوسرے مجھ سے زیادہ قوی تھے آپنے فرمایا یہ سچ بولا اب اوٹھ یہان تک کہ اللہ فیصلہ کردے جب مین
اوٹھا لوگون نے کہا تجھے یہ بھی نہوسکا کہ حضور کو عذر کرکے منا لیتا اور آپکے استغفار تیرے حق مین کافی
ہوتے میرے دل مین آیا کہ پھر کچھ عذر کرون مینے کہا اور بھی کوئی اس جرم راست بیانی مین میرے
ساتھ ہے یا نہ لوگون نے کہا ہان مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ (یہی تین رہجانے والے ہین جنکے
توبہ اللہ تعالی نے قبول فرمائی) مینے کہا یہ دونو مرد صالح ہین اور بدر مین شریک تھے انکی اقتدا و
اتباع سزاوار ہے ۔ پھر حکم محکم جناب رسالت پناہی نافذ ہوا کہ مومنین خاص ان مجرمین صادق سے
کلام و سلام چھوڑ دین ۔ لوگ کنارہ کش ہوے گویا میرا وطن وطن مین نہ تھا جہان کے رہنے والے
مجھے پہچانتے ہون پچاس دن یونہین گذر گئے اور میرے دونو ساتھی یعنے ہلال و مرارہ زار زار روتے

اور گھر مین بیٹھے رہے مگر مین جوان تیز رو تہا گھر سے نکلتا اور مسجد مین جا کر نماز مین شریک ہوتا اور بازار
مین پہرتا کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور مین نماز پڑھکر حضور کی مجلس مین آتا اور سلام کرتا دیکھتا کہ آپنے
جواب سلام مین لب روح پرور کو جنبش دے یا نہ پہر آپکے پاس نماز پڑھنے لگتا اور کنکھیون سے دیکھتا
جب مین نماز مین مشغول ہوتا وہ قبلۂ جان و کعبۂ ایمان میری طرف خفیہ التفات فرماتے اور جب مین
قصد مشاہدہ جمال کرتا چشم پوشی کرتے جب یہ زمانہ طویل گزرا ایکدن مین ابو قتادہ اپنے چچازاد بھائی
کے باغ کی دیوار پہاند کر اندر گیا اور انکو سلام کیا ابو قتادہ نے جواب ندیا مین نے کہا اے ابو قتادہ
تمہین خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ مین اللہ اور رسول کو چاہتا ہون کچھ جواب ندیا پہر مین بیٹھا اور قسمین
دینا شروع کین تو اسقدر کہا اللہ اور اللہ کا رسول دانا تر ہے تب مجھسے ضبط نہو سکا بے اختیار آنسو
نکل آئے اور اوٹھکر چلا اور بازار مین آیا ناگاہ ایک نبطی پوچھ رہا تھا کہ مجھے کعب بن مالک کا پتا بتاؤ
لوگون نے بات تو نکی صرف اشارے سے بتایا کہ وہ یہ ہے اوسنے مجھے شاہ غسان کا خط دیا اوسمین لکھا تھا
کہ ہمنے سنا ہے تمہارے صاحب نے تمپر ظلم کیا اور اللہ تعالیٰ نے تمکو خوار اور ضائع نہین بنایا ہے تم ہمارے
پاس آؤ ہم ہر طرح حاضر ہین مین نے کہا یہ بھی ایک امتحان اور ابتلا ہے تو مین نے وہ خط شاہی تنور مین
ڈالدیا پہر جب چالیس دن گزر گئے تو حضور انور کا دوسرا فرمان جاری ہوا کہ کعب تو اپنی بی بی سے
علیحدہ ہو جا مین نے کہا کیا ارشاد ہے آیا طلاق دون یا کیا کرون کہا نہین صرف کنارہ کش رہو جبتک
اللہ تعالیٰ فیصلہ نکرے اور مرارہ اور ہلال کو بھی یہی حکم ہوا مینے اپنی بی بی سے کہا کہ تا نزول حکم الٰہی اپنی
گھر چلی جاؤ ہلال کی بیبی حضور مین آئے اور عرض کیا کہ ہلال بڈھے ہین مین خدمت کرتی ہون تو کیا
آپ اسے بھی پسند نہین فرماتے ارشاد ہوا خدمت کر مگر ہم بستر نہو وہ بولین حضور اونکو اسطرف حس و
حرکت نہین ہے اور جبسے عتاب رسول و خدا مین آیا ہے رونے سے فرصت نہین مجھسے بھی میری بی بی نے
کہا کہ جسطرح زوجہ ہلال کو اجازت ملے تو بھی اجازت حاصل کرلے مین نے کہا مین اسباب مین عرض نکرونگا
نہین معلوم کیا جواب ملے اور مین خود اپنے کام کر سکتا ہون پہر دس دن اور گزرے اور پچاس پورے
ہوئے پہر جب مین نے پچاسوین دن نماز فجر ادا کی ناگاہ ایک پکارنے والے کی مبارک آواز سنی کہ وہ بلند
سے پکارتا تھا یا کعب بن مالک اَبْشِر اے کعب مالک کے بیٹے خوشخبری ہو تجھے مین یہ سنتے ہی سجدہ مین
گر پڑا اور سمجھ گیا کہ فرح و سرور کا وقت آگیا اور صورت یہ ہوئی کہ بعد نماز فجر آنحضرت پر یہ آیت مذکور اتری
جب آدمی مطلع ہوئے تو دوڑے کہ اپنے اپنے دوست کو مبارکباد سنائین (چنانچہ کعب کیلیے حضرت ابوبکر صدیق
آمادہ ہوئے تھے) مین نے یہ بشارت سنی اور اپنے کپڑے اوتار کر بشیر کو پہنا دیے بخدا میرے ملک مین اوہی دو

کپڑے تھے پہر دو کپڑے قتادہ سے مستعار لیکر حاضر حضور ہوا جوق جوق آدمی مجھسے ملتے اور مبارکباد دیتے مسجد شریف مین گیا تو گردپیش اصحاب بیٹھے تھے ابو طلحہ کہڑے ہوکر دوڑے اور مجھسے مصافحہ کیا اور مبارکباد سنائی مین نے حضور کو سلام کیا دیکھا کہ چہرۂ نورانی خوشی سے چمکا رہا ہی اور آپکی عادت سے تہا کہ جب خوش ہوتے چہرۂ مبارک ایسا چمکنے لگتا گویا چاند کا ٹکڑا ہی اس علامت سے آپکی رضا و خوشنودی ہم پہچان لیتے تھے حضور اقدس نے فرمایا اَبْشِرْ بِخَیْرِ یَوْمٍ مَرَّ عَلَیْکَ مُنْذُ وَلَدَتْکَ اُمُّکَ خوش ہو اُس دن سے جو تیرے تمام عمر کے دنون سے اچھا ہی مین نے عرض کی یہ بشارت حضور کی عطیات سے ہی یا اللہ تعالی کے عنایات سے فرمایا نہین بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے۔ مین نے عرض کی یا رسول اللہ مین اپنا تمام مال شکر قبول مین نذر کرتا ہون فرمایا کچھ رہنے دے یہ تیرے حق مین اچھا ہی تا کہ سوال و فقر سے بچے مین نے عرض کی جو مال خیبر مین ملا ہی وہ رہیگا۔ اور کہا کہ اللہ تعالی نے سچائی کے بدولت نجات دی اب کبھی بات نکرونگا مگر راست۔ اور کوئی راست بیانے مین گرفتار بلا نہین ہوتا **سعدی**

راستی موجب رضای خداست کس ندیدم کہ گمشد از رہ راست **ف** آیت مین پہلے عام طور پر قبول توبہ نازل ہوئی پھر بالتخصیص ان تین کا ذکر فرمایا خواہ اسلیے کہ انکی توبہ سبکے بعد قبول ہوے۔ یا یہ دوسرے توبہ کرنے والون سے علیحدہ تھے۔ یا یہ کہ جسطرح انکی رسوائی اور ندامت زائد تر شرف قبول و کرامت عفو بھی اکثر و ظاہر ہو اور اسی رعایت سے پانچ بار آیت مین توبہ کا ذکر فرمایا۔ عموماً پہلی آیت مین جس سے یہ متعلق ہے خصوصاً ان تین کے لیے ٹکڑہا ان لفظون سے دکہ پھر اللہ ان کی جانب متوجہ ہوا یہ تعلیماً کہ دوام ثبات و استغفار حاصل صفائی قلب و خشوع و خضوع کامل ہوے بغرض اطمینان و نشاط صفات رحمت و محبت کو متوسط کیا نکتہ ثم تاب بصیغہ ماضی اور لیتوبوا مستقبل اسلیے ہی کہ توجہ آلہی قدیم و سابق ہی رجوع عبد پر اور جب تک ادہر سے تحریک اجازت نہو ادہر مجال عرض و سعادت التجا کہان۔ اسیکا نام توفیق رکہا گیا ہی اور دوسری بشارت یہ ہی کہ یہ لوگ آیندہ بھی توفیق توبہ و دولت قبول و عفو سے کامیاب رہینگے خلفوا بصیغہ مجہول نسبت فعل اون کی طرف نکی کہ ندامت و الزام کم ہو ضاقت زمین تنگ ہونے سے محاورے مین کمال بیچارگی و حیرت مراد ہی اور تنگی نفس سے سکرات موت و شدت مصائب ربط قبول و عفو کے وہ وصول سکھلانے کہ ذلت سے بچین قرب حاصل ہو فرمایا

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچون کے ساتھ رہو	یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ سچون کے	سچون کے ساتھ ہو لو نہ بے ہرف رہو کہ ادنی تساہل و تفتیش مین

مخالفت امر الہی ہو جائے۔ وہ منافق و کاذب ہو کہ غلط بیانیون سے ظاہر طاہر اور دل نجس ہو

بحث (تقوی) پرہیزگاری گو مجرد تقوی ایمان سے مقدم و سابق ہی وہی انسان کو تدبیر کار و
طالب امن کا جویا بناکر ایمان کیطرف جھکاتا ہی اسیلیے فرمایا ھدی للمتقین۔ قرآن ڈرنے والونکا ہادی ہی
بلکہ مراتب نفع و ضرر سمجھکر حزم و احتیاط سے کام لینا برکت ایمان سے حاصل ہوتا ہی جیساکہ یہان فرمایا
اے ایمان والو ڈرو اور جبکہ تقوی آلہ و وسیلہ قرب و صدق کا ہی فرمایا سچونکے ساتھ ہو جاؤ اور
جبکہ بقاے صدق و دوام امن و رضا تقوی ہی پر موقوف ہی متقی کو سب سے مکرم فرمایا ان اکرمکم
عند اللہ اتقکم تقوی گویا تجارت ہی اور دوسرے اعمال صالحہ و مقامات قرب دولت و مال گو تجارت
تابع و طفیل مال ہی مگر بقا و افزونی اسی پر موقوف ہی لہذا تجارت تابع بھی ہی اور مقدم بھی متقی اور
عوام مومنین کی مثال ایسی ہی جیسے ایک شخص کنارہ پل پر چلے کہ ذرا چوکا اور دریا مین اور دوسرا
وسط راہ مین چلے کہ گرے بھی تو پل ہی پر رہے پھر اسکے مراتب و مقام ہین۔ ضرر و شمن سے بچنا حزم و تدبیر
ہی اور حاکم کے عذاب سے ڈرتا خدمت و اطاعت۔ اور اسکے عطیات سے محرومی کا خوف زہد
و عبادت اور عنایات محبوب سے ناکام رہنے کا ڈر حب و طلب ہی البتہ ناخوشی و بے پروائی کا خدشہ
بخصوص آقا و محبوبیت بہ نسبت محبوب صدق ہی۔ صدق راستبازی کیمیاے سعادتین ہی کہ صدق کا تعلق
چھ چیزون سے ہی ۱ زبان ۲ نیت ۳ قصد ۴ وفاے عہد ۵ باطن و ظاہر یکسان کرنا ۶ صفات محمودہ جیسے
توکل و محبت و خوف و رجا کے حقیقت اپنے نفس مین قائم کرنا۔ اور غنیۃ الطالبین مین ہی کہ اللہ تعالی نے
داؤد علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ جو میری تصدیق کرتا ہی مین اسکی سچائی خلق مین ظاہر کرتا ہون اور صدق
یکسان کرنا ہی ظاہر و باطن کا۔ اور سچ بولنا ہی محل خوف مین جہان بدون کذب کے رہائی نظر نہ آے
اور قول و فعل مین مطابقت دینا۔ اور اللہ تعالی کا عہد پورا کرنا۔ اور مخلوق کی نظر مین قدر و اعتبار
ہونے نہونے کی پروا نکرنا۔ اور احوال مخفیہ کے اظہار سے بے پروا رہنا کما قال ذو النون مصری نے کہ
صدق سیف اللہ ہی جسپر رکھی جاے اسے دو ٹکڑے کر دے۔ صادق کو آئینہ دیا جاتا ہی جسمین عجائبات
دنیا و آخرت کے دیکھ لیتا ہی (یعنی قلب صافی و کشف وسیع و معرفت صحیح) ابن کثیر صادقین سے مراد
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ہین۔ کما ضحاک نے ابوبکر و عمر ہین فضائل اسکے احادیث مین مقدر ہین کہ بیان سے
باہر بلکہ ایمان تصدیق ہی اور اسلام صدق ف ایمین دو امر ہین ۱ وجوب تقوی ادنی درجہ اسکا لا الہ الا اللہ ہی ۲
سچونکی معیت یا خود سچا بنجانا اور ادنی اسکا ترک نفاق ہی پس ادا امر تو ایمان خالص سے ہو جاتا ہی باقی مراتب
زہد و خلوص عنایات الہی پر موقوف ہین نکتہ اسمین اشارہ ہی کہ شیوخ کامل و ائمہ مجتہدین کی اقتدا و صحبت
اختیار کرو نکتہ یہ بھی اشارہ ہی کہ سوا اہل سنت کے کوئی اہل حق نہین اسلیے کہ تمام پیغمبرونکی تصدیق جو تمام سچونکے

ف بیان صدق [illegible]

ف ایمان مجموعہ ف صفات اہل [illegible]

سرداری مین مسلمانونکی سواے تہنیت بھر تمام اصحاب و صلحاے امت کی تعظیم انھین کا شیوہ ہو اور بعض کا ترک اور بعض کا انھین عموم دوام ہے

ثواب مجاہد

مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

نہ تھا واسطے مدینے والونکے اور جو گرد اونکے ہین گنواروں سے یہ کہ پیچھے رہجائین رسول اللہ سے

وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا

اور نہ یہ کہ رغبت کرین اپنی جانون مین (چھوڑکر) انکی ذات کو یہ اسلیے ہو کہ نہین پہونچتے اونکو پیاس اور نہ رنج اور نہ

مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ

بھوکھ راہ مین اللہ کی اور نہین چلتے کسی جگہہ کہ غصے مین لائے کافرونکو اور نہین پاتے دشمن سے

نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

کوئی چیز مگر لکھا جاتا ہو اونکے لیے ایک کام نیک بیشک اللہ نہین ضائع کرتا ثواب نیکی کرنیوالون کا

نہ مدینے والونکو جائز تھا نہ اُن کے ارد گرد رہنے والون کو کہ رسول اللہ کو چھوڑ دین اور اپنی جان کے حفظ و راحت کی طرف مائل اور رسول کی ذات شریف سے غافل رہین۔ اور یہہ یعنے آپکی ہمراہی اور جان نثاری کا وجوب اسلیئے ہو کہ اُنکو اُس راہ مین کوئی مصیبت یا پیاس یا بھوک نہین پہنچتی اور کہین چلتے پھرتے نہین کہ کافر دیکھ دیکھکے غصے مین آئین پیچ و تاب کھائین اور دشمن سے کوئی رنج۔ زخم۔ قید۔ قتل فتح۔ شکست وغیرہ اِنکو نہین ملتی مگر اُنکے لیئے ایک نیکی لکھ لی جاتی ہو بیشک اللہ مزدوری نیکو کی ضائع نہین کرتا مسئلہ ہر مسلمان پر واجب ہو کہ امام وقت کی اطاعت و حفاظت مین مستعد رہو اسلیئے کہ یہ نصرت نہ مخصوص عرب تھی نہ متعلق شان رسالت بلکہ نصرت دین و ضرورت و مصلحت اسلام مقصود ہو۔ ذٰلک گو لفظاً حکم سابق کیطرف اشارہ ہو اور اسکا مابعد علت حکم مذکور مگر ایسا نہین بلکہ ترغیب و تحریص کے طور پر فرمایا ہو اسلیئے کہ تحصیل ثواب امر محبوب ہو اور ترک موجب حرمان ہو نہ باعث عصیان اور یہان ترک و تخلف حرام و اتباع و نصرت واجب۔ ظمأ وغیرہ کا ذکر بنظر کثرت وقوع ہو نہ یہہ کہ انھین امور سے ثواب متعلق ہو بلکہ حکم عام ہو ہر فعل موجب اجر ہو اور یہہ تمام نکرے تحت نفی مفید عموم ہین۔ یطئون سے مراد نقل و حرکت خفیف نیلا ہر امر کو شامل ہو بحالت ثبات و اطاعت شکست۔ فتح مارنا مرنا۔ سب ثواب ہو۔ عمل صالح پہ اکتفا کی اور کوئی کلمہ مبالغے کا مذکور نفرمایا کہ مقابلہ ہر فعل خفیف و بزرگ کا ہوسکے اور ثواب عظیم مین ایسا عموم نرہتا احمد ہی مروی ہو کہ ابو خیثمہ اول ہمراہی سے رہگئے تھے بعد روانگی مجاہدین اپنے باغ مین گئے انکی بی بی نے فرش بچھادیا اور خرمے اور آب سرد پیش کیا تو آپنے کہا سایہ گنجان ہو اور خرمے پختہ ہین اور پانی ٹھنڈا ہو اور عورت خوبصورت ہو اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ ورلوہ مین مین یہ اچھی جگہ نہین ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور ناقہ کسا تلوار و نیزہ اُٹھایا اور تیز ہوا کیطرح روانہ ہوکر حضور کو جالیا حضور نے راہ کی طرف نظر فرماے دیکھا کہ ایک سوار دیر آرہا ہی بطور تمنا فرمایا یہ سوار ابو خیثمہ ہوتا پھر جب آپنے اُنھین دیکھا نہایت خوش ہوئے اور اُنکے حقمین طلب مغفرت فرمائی

وَلَا يُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً وَّلَا يَقْطَعُوْنَ وَادِيًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

اور نہین خرچ کرتے کچھ چھوٹا اور نہ بڑا اور نہین طے کرتے کوئی میدان مگر لکھا جاتا ہی واسطے انکے

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

تاکہ جزا دے اونہین اللہ اچھا اسکا کہ تھے کرتے

اور کوئی خرچ قلیل مثل عقیل کے اور خرچ کثیر مثل عثمان و عبدالرحمن کے نہین کرتے اور کوئی سفر دراز نہین کرتے مگر اُن کے لئے لکھ لیا جاتا ہی تاکہ اللہ تعالے اُنھین اُنکے اعمال سے اچھا عوض دے۔ یا اُن اعمال سے جو بدون جہاد کرتے اچھا عوض دے مشکوۃ **رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا** محافظت حد اسلامی ایک دن کی راہ خدا مین دنیا سے اور جو اُسپر ہی سب سے بہتر ہی (متفق علیہ) بخاری **مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ** کسی بندے کے پاؤن پر راہ خدا مین غبار نہین بیٹھا اور اُسے آگ مس کرے یعنی ایسا نہین ہوسکتا نسائی **مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُتِبَ لَهٗ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ** جسنے کچھ اللہ کی راہ مین خرچ کیا اُسکے حقمین سات سوگنا ثواب لکھا جائیگا ترمذی ابوہریرہ سے روایت ہی کہ ایک شخص آپ کے اصحاب سے پہاڑ کی گھاٹی پر گزرا اُسمین چشمہ شیرین دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہا اگر گوشہ نشین ہوکر یہان بیٹھ رہتا تو کیا اچھی بات تھی پھر حضور مین ذکر کیا فرمایا بیشک جہاد مین رہنا گھر کے ستر برس کی نماز سے افضل ہی کیا تم نہین دوست رکھتے کہ اللہ تعالی تمھارے گناہ بخشے اور جنت مین داخل کرے لڑو اللہ کی راہ مین اگر اونٹ پر بھی چڑھکر لڑوگے تو جنت واجب ہوجائیگی۔ اور آپ نے فرمایا اللہ کے نزدیک دو قطرون سے اور دو نشانون سے زیادہ محبوب کوئی شے نہین ہی ایک قطرہ اشک جو بخوف خدا نکلے دوسرا قطرہ خون جو راہ خدا مین ٹپکے اور ایک نشان جو جہاد مین پہنچے (مثل ضرب و زخم وغیرہ کے) دوسرا نشان جو ادا سے فرائض مین ہو (جیسے وضو مین پاؤن پھٹنا یا داغ پیشانی وغیرہ) ابوداؤد و فرمایا **قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ** یعنی جنگ و فتح یا بحسب مصلحت جہاد سے پھر تا مثل لڑائی کے ہی ربط جب متخلفین کے حق مین عتاب ہوا تو مومنین سبکے سب آمادہ ہوگئے

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ

اور نہین مسلمان کہ سفر کرین سبکے سب پھر کیون نہین جاتے ہر گروہ سے انکے ایک جماعت

لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝

تاکہ سمجھہ سیکھین دین مین اور ڈراوین قوم کو اپنی جب پھرین طرف اونکے شاید وہ بچین

احمدی مین بھی دو تفسیرین ہین ۱ مومنین کی شان نہین کہ سبکے سب جہاد کے لیے چلے جائین (اور دوسرے نظم ونسق معطل وحفظ حدود بالتوی چھوڑ) ین چونکہ یہ امر حزم وتدبیر کے خلاف تھا فرمایا کہ شان ایمان سے ایسی بد احتیاطی نہین ہی کیون نہین ہر جماعت کثیر سے ایک گروہ قلیل جہاد کو نکلتا تاکہ باقی ماندہ علم دین سیکھین اور اپنی قوم کو ڈراتے رہین جب یہہ بعد فراغ علم اپنی باقی ماندہ قوم کی طرف رجوع کرین تاکہ وہ گناہون سے بچین ۲ مومنین کی شان نہین کہ سب جہاد کو نکلین بلکہ ہر جماعت کثیر سے کچھہ لوگ سیر وسفر کرین اور پیغمبر کی ہمراہی یا علما کی صحبت مین فقہ سیکھین اور جب پھرین تو باقی لوگون کو ڈرائین تاکہ وہ معاصی سے بچین اور یہ معنی بلا تکلف اور صاف ہین مسئلہ ضروری ہی کہ تمام ضروری سامان تیار ہر قسم کے آدمی موجود رہین تاکہ رفاہ خلق وصحت نفوس ونظم عالم وقوت اسلام مین فتور نہ آئے مثلاً سپاہی اہل قلم - خدمت پیشہ - مدبر - علما - اہل حرفہ - تاجر - ملازمت پیشہ - کسان سب قسم کے آدمی موجود رہین (شامی) اور ظاہر ہے کہ جب تمام مسلمانونکا سفر جہاد مین نکلنا ممنوع ٹھہرایا تو دوسرے کامون مین ایسی توجہ کیونکر جائز ہوگی مسئلہ ہر شہر اور گروہ سے ایک کافی مقدار کا علم دین سیکھنے پر آمادہ ہونا واجب ہی ورنہ سب عاصی ہونگے پس علم دین فرض کفایہ ہی مسئلہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر بھی فرض کفایہ ہی اور اہل علم اسکے بالتخصیص ذمہ دار ہین گو دوسرے مقامون سے ہر مسلمان اسکا مخاطب ہی مسئلہ جس قوم مین علما نہون یا ہون مگر تعلیم دین ووعظ خلق وامر بالمعروف بقدر کفایت نکرین تو سب عاصی ہونگے مسئلہ طالب علمی کی غرض تفقہ فی الدین وامر بالمعروف ہو نہ حصول جاہ وجمع زر ومباحث وجدال وغیرہ احمدی کما فخر الاسلام نے کہ ایسے علم وعمل دونون کے حکم ظاہر ہین اسلئے کہ تفقہ علم ہی اور (انذار) عمل ہی مسئلہ یہ حکم بوقت نفیر عام نہین لیتے جب کفار کی چڑھائی ہو اور بوجہ قلت یا ضعف یا تساہل امام عموماً خروج کا حکم دے تو خروج ہر ہر فرد پر فرض عین ہوجائیگا ف یہ تخصیص آیت سے مفہوم ہوتی ہی اسلئے کہ ممنوع خروج ونفیر ہی اور فرض ہونے کی حالت حفظ ودفع کی ہی وہان لشکر کشی نہین ہوتی احمدی پہلے معنونکا اعتبار خبر مشہور اور دوسری تقریر پر خبر احاد کا قابل قبول ووجب العمل ہونا سمجھا گیا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً

اے ایمان والو لڑو اونسے جو قریب ہون تمسے کافرون سے اور چاہیے کہ پاوین تم مین سختی

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

اور جان لو بیشک اللہ ساتھ ہی تقوے والون کے

ای ایمان والو اون کافرون سے لڑو جو تمسے قریب ہون (جسطرح آنحضرت اور آپکے اصحاب نے اولاً قریش و یہود و اطراف عرب کو فتح کرکے پھر شام اور عراق اور مصر پر چڑھائی کی بعد ازان دور دور کے شہر قبضے مین لائے) اور یہ بھی ضرور ہی کہ کفار تمکو شجاع۔ دلیر۔ سخت کوش ثابت قدم پائین مسئلہ جہاد مین ترتیب چاہیئے باعتبار قرب ملک و شدت کفر کے مشرکین کے ہوتے ہوئے اہل کتاب سے لڑنا ضرور نہین اور قریب چھوڑکر بعید پر نہ دوڑین مگر اسمین کوئی خاص مصلحت ہو اسلیئے کہ وجوب نفس قتال مین ہی نہ دوسرے صفات مین پس قرب و بعد خارج از ضرورت ہی مسئلہ اظہار شجاعت و جلادت تا بہ اختیار واجب ہی مسئلہ تمام افعال خیر مین خفا افضل ہی مگر بمقابلہ کفار شجاعت کا اظہار افضل ہی اسیلیے فرمایا وہ تمکو ایسا پائین اور اسیلیے آنحضرت نے فرمایا کہ اکڑکر چلنا اللہ کو محبوب نہین مگر صف قتال مین اور حج مین فرمایا کہ اضطباع کرین تاکہ کفار پر رعب پڑے ۔ اور جان لو کہ اللہ پرہیزگارون کے ساتھ ہی۔ اس سے معلوم ہوا کہ تقوی کی حالتین مختلف ہین جہاد کا تقوی ترک غدر و بدعہدی و ترک ظلم و بیرحمی ہے

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ۝

اور جب اوتاری جاے کوئی سورت پس اونمین سے وہ ہی کہ کہتا ہی کسکا تمسے بڑھایا اسنے ایمان پس لیکن جو لوگ ایمان لائے ہین تو بڑھایا اونکو ایمان مین اور وہ خوش رہین

اور جب کوئی آیت قرآن اتاری جاتی ہی تو انمین منافقین سے بعض وہ ہین جو دوسرے منافقون یا ضعیف ایمان والون سے بہ تمسخر و مضحکہ و طعن کہتے ہین اس آیت نے تم مین سے کسکا ایمان بڑھایا (جواباً ارشاد ہوا) کہ جو ایمان والے ہین انکا ایمان بڑھا دیتی ہی اور وہ خوش رہین

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور مگر جنکے دلونمین مرض ہی پس بڑھایا اونہین نجاستمین نجاست پر اور مرے حالانکہ وہ کافر تھے

ہان جنکے دلون مین کفر و نفاق کی بیماری ہی اُن کے حق مین نزول قرآن سے نجاست پر نجاست زیادہ ہوتی ہی اور بحالت کفر مرتے ہین ۔ یعنے مومن کا علم زیادہ ہوتا ہی فوائد عمل حاصل ہوتے ہین تصدیق و یقین سے دلمین نورانیت ایمان مین تازگی آتی ہی منافق کیلیے بسبب انکار کے نجاست سابق پر نجاست لاحق زیادہ ہوتی ہے اور ایسے انکار مین نئے انکار ہوتے ہین

اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوْبُوْنَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝

آیا نہین دیکھتے کہ وہ فتنے مین الجھائے جاتے ہین ہر سال ایک یا دوبار پھر نہین توبہ کرتے اور نہ وہ نصیحت مانتے ہین

کیا نہین دیکھتے کہ آنپر ہر سال ایک دو بار کوئی نہ کوئی بلا آجاتی ہو پھر بھی نہ توبہ کرتے ہین نہ عبرت اختیار کرتے ہین یہ کمال شقاوت و سیاہ دلی ہو معالم فتنہ سے مراد کہا مجاہد نے قحط اور سختی۔ کہا قتادہ نے جہاد کہا مقاتل نے چھپا وہین اُنکی نفاق ظاہر اور رسوائی عام ہوتی ہو کہا عکرمہ نے کبھی ایمان لاتے ہین کبھی منافق ہوجاتے ہین۔ ف مطلب یہ ہو کہ راحت و رنج سے اللہ کی کھلی کھلی نشانیان دیکھتے ہین اور نہ نادم ہوتے ہین نہ عبرت پکڑتے ہین

وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ هَلْ يَرَىٰكُم مِّنْ أَحَدٍ ثُمَّ ٱنصَرَفُوا۟

اور جب اوتاری جاے کوئی سورۃ دیکھا ایک نے اونکی طرف ایک کے کیا دیکھتا ہو تمکو کوئی پھر پھرے

صَرَفَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُم بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ ۝

پھیر دیئے اللہ نے دل اونکے اسلیئے کہ وہ قوم نادان ہین

جب کوئی سورت اترتی ہو تو ایک منافق دوسرے کو دیکھتا ہو اور اسمین کہتا ہو کوئی مسلمان تو نہین دیکھتا (اگر کسی کو نہ پایا تو) مسجد سے پھرے اور نکلے اللہ نے اُنکے دل پھیر دیئے اور در وازے توفیق کے بند کر دیئے اور یہہ اسلیئے ہو کہ وہ بے سمجھ نادان لوگ ہین ف پہلے فرمایا کہ وہ خود پھر گئے۔ پھر کہا ہمنے پھیر دیا اسمین اشارہ ہو کہ کسب عزم بندے کیطرف ہے اور خلق اللہ کیجانب ہے

ف ذکر نفاقہ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم

بیشک آگیا تمہارے پاس پیغمبر نفوس سے تمہارے شاق ہو اوسپر وہ چیز کہ رنج مین ڈالے تمکو حرص کرنیوالا ہو تمپر

ف آنحضرت صلعم

بِٱلْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

ساتھ مؤمنونکے شفیق مہربان

ای لوگو تمہارے پاس وہ پیغمبر آگیا جو تمہاری جنس اور قوم سے ہو تمہارا رنج وملال اُسے گران گذرتا ہو تمہاری بہبود و نجات و ہدایت پر حریص ہو ایمان والو پر نہایت شفیق کمال مہربان من انفسکم اگر اشارہ خاص لیا جائے تو بنی ہاشم مراد ہین یا قریش یا عرب اسلیئے کہ حضور ہاشمی قریشی عربی تھے اور بہتر ہو کہ اس فیض عام مین تمام بشر داخل کر لیئے جائین اور مراد نفس سے جنس ہو یعنی جنس بشر سے ہو کہ تمہارا ہمدرد۔ ہمراز ہو تمکو اُسکی نسبت سے فخر و امتیاز حاصل ہو اُسکے حضور مین باعتبار دو ہمجنسی کے تقرب زیادہ ہو (عنتم اور علیکم) کی ضمیر عام ہو یعنی کوئی بشر کیون نہو آپکو اُسکی خرابی اور مصیبت ناگوار اُسکی ہدایت محبوب ہو مگر مومنین کے ساتھ بالتخصیص مہربان ہین حاصل بیشک آگیا تمہارے پاس رسول عالی قدر تم مین سے یا تمہارے شریف و طاہر لوگون سے گران ہے اُسپر وہ چیز جو تمکو رنج مین ڈالے۔ حریص ہو تمہاری ہدایت اور نجات اور آسانی پر مومنین پر نہایت شفیق کمال مہربان

رسول مین تنوین تعظیم کی ہی یعنے نہایت عظیم الشان رسول جسکی تعریف و تحدید تمھارے فہم سے اعلی تر ہی انفس - بضم فا جمع نفس یعنی جنس و نسل و قوم اور بفتح فا بمعنی نفیس تر و شریف و کریم تر دونو قراتین ہین (معالم) کُم سے بطور تخصیص مراد بنی ہاشم یا قریش یا اہل مکہ یا تمام عرب اور بعنوان تعمیم تمام انسان پس یہ احسان تمام آدمیو نپر ہی بمقابلہ اور مخلوق کے اور تمام عرب پر ہی بہ نسبت دوسرے آدمیونکے اور قریش یا ہاشمیون پر ہی باعتبار عرب کے پھر آپکا نفیس تر ہونا ہر اعتبار سے مسلم ہی دُرِّ منثور فرمایا اَنَا اَنْفَسُکُمْ نَسَبًا وَصِہْرًا وَحَسَبًا یعنی مین تم سب سے دادیال و ننہال اور عزت مین بہتر ہون اور فرمایا اللہ نے اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور اولاد اسمٰعیل سے بنی کنانہ کو اور اولاد بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور انمین سے مجھے برگزیدہ فرمایا - پھر عَنِتُّمْ وَعَلَیْکُمْ سے تمام آدمی بلکہ مخلوق مکلف مراد ہی اسلیئے آپ پر سبکا رنج گران تھا اور ہر ایک کی ہدایت کے خواہان تھے جن ہون یا بشر فرمایا اِنَّ ھٰذَا الدِّیْنَ یُسْرٌ یہ دین آسان ہی وَبُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّۃِ السَّمْحَۃِ مین امر حق و آسان لیکر آیا ہون اور ہدایت کی یہ کیفیت تھی کہ وارد ہوا لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ کیا انکی رہنمائی کے لئے آپ اپنی جان ہلاک کر دینگے - مگر رافت و رحمت مومنین کے لیئے خاص ہی اسمین دوسرونکا حصہ نہین دُرِّ منثور عکرمہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اللہ تعالے آپ پر سلام فرمایا ہی اور اس فرشتے کو جو پہاڑ ونکا داروغہ ہی بھیجا ہی اور حکم دیا ہی کہ بے حکم حضور کچھ نکرے اُس فرشتے نے بھی کہا مجھے حکم ہی کہ بے حکم حضور کچھ نکرون آپ فرمائین تو ان کفار ایذا رسان پر پہاڑ رکھدون سب پس جائین اور فرمائیے تو زمین دھس جائے اور کہیئے تو سنگ باری ہو مینے کہا اے ملک خیال شاید انکی نسل سے کوئی کلمہ گو پیدا ہو فرشتے نے کہا آپ اسم بامسمی ہین جیسا کہ آپکو اللہ تعالے نے رؤف رحیم فرمایا

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

پھر اگر منہ پھیرین تو کہدیجیے کافی ہی مجھے اللہ نہین کوئی معبود سوای اوسکے اوسی پر بھروسا کیا مینے اور وہ رب ہی عرش عظیم

پس اگر ان احسانون پر بھی منھ پھیرین نافرمانی کرین تو آپ کہدیجئے مجھے میرا اللہ کافی ہی نہین کوئی معبود مگر وہی اسی پر مینے بھروسا کیا اور وہ پروردگار ہی عرش عظیم کا ف بعد بیان مومنین و منافقین کے پیغمبر کے حالات قدر کمال ترحم و خیرخواہی کا ذکر کیا کہ دل نرم ہو محبت جوش مارے اور آنحضرت کیطرف خطاب ہوا کہ اسپر بھی نمانین تو آپ ہمارے ہی کرم پر بھروسا کیجئے - ابن کثیر ابی بن کعب نے کہا یہ آخر حصّہ اسکا جو قرآن سے نازل ہوا - ابو درداء سے مروی ہی کہ جو صبح شام حسبی اللہ سے آخر تک سات بار پڑھا کرے اللہ اُسکی ہر مہم آسان کریگا

۱۶ ع ۵

سورۂ یونس	بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ شروع کرتا ہون مین نام سے اللہ کے بڑا مہربان رحمت کرنیوالا	مکیۃ

کبیر اسکا نام سورۂ یونس ہی اگرچہ حضرت یونسؑ کا تفصیلی قصہ بیان نہین مگر اسلیئے کہ یہان اُنکا نام ہی یا ایک خصوصیت یعنی بوقت نزول عذاب بپائی اُنکی قوم کے لیئے مذکور ہی۔ اسمین دلائل توحید اور زعم باطلہ اہل کفر وشرک کی تردید اور نصایح مؤثر وبے ثباتی دنیا کے نظائر بیان فرمائے ہین مکہ معظمہ مین نازل ہوئی مگر کہا ابن عباسؓ نے کہ مِنۡہُمۡ مَّنۡ یُّؤۡمِنُ بِہٖ وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ لَّا یُؤۡمِنُ بِہٖ ؕ وَرَبُّکَ اَعۡلَمُ بِالۡمُفۡسِدِیۡنَ مدنی ہی حق مین یہود کے اُتری اسمین ایکسو نو آیتین ہین تیسیر مقامات تنزیل مین ہی کہ لَہُمُ الۡبُشۡرٰی فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا مدنی ہی۔ مقاتل نے دو اور آیتین مدنی ٹھہرائین ہین فَاِنۡ کُنۡتَ فِیۡ شَکٍّ سے خاسرین تک اسباب اہل مکہ آپکی رسالت پر کمال تعجب کیا کرتے کہ اگر اللہ کو کوئی رسول کرنا تھا تو آدمیو نسے کیون ہوا فرمایا

الٓرٰ ۟ وقف تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡحَکِیۡمِ ۝ اَکَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی رَجُلٍ مِّنۡہُمۡ اَنۡ

یہ آیتین ہین کتاب استوار کی کیا ہی آدمیونکو حیرت یہ کہ وحی کی ہمنے طرف کسی مرد کے اونمین سے

اَنۡذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَہُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ ؕ قَالَ الۡکٰفِرُوۡنَ

کہ ڈرائے آدمیونکو اور خوشخبری سناد یجیے اونہین جو ایمان لائے کہ واسطے اونکے قدم صدق ہی اونکے رب کے پاس کہا کافرون نے

اِنَّ ہٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِیۡنٌ ۝

بیشک یہ جادوگر کھلا ہوا ہی

الٓرٰ حروف مقطعات سے ہی اِنکی مراد جو اللہ کے نزدیک ہو مسلم اور تاویل سے سکوت اسلم تِلۡکَ (یہ) کبیر خواہ اِسے سورت کیطرف اشارہ ہی خواہ اُن آیتون کیطرف جو اول مذکور ہوئین۔ اور کتاب سے خواہ قرآن مراد ہی۔ خواہ وہ قرآن جو لوح محفوظ پر ہی خواہ کتب سابقہ یعنے توریت وانجیل وغیرہ مگر کہا ابن کثیر نے اس تیسری تاویل کی کوئی وجہ اور معنی نہین جانتی ف صاف یہ ہی کہ یہ یعنے سورہ یونس قرآن کی آیتین ہین حکیم صاحب حکمت یا حاکم یا محکم پس قرآن حکمت بھی ہی اور مضبوط واستوار اور حلال وحرام مین حاکم بھی لِلنَّاسِ بقول ابن عباسؓ اہل مکہ ہین اور عموم لفظ مین تمام آدمی داخل رَجُلٍ گو نکرہ ہی ہر رجل پر صادق اسکتا ہی مگر آپ ہی کی ذات مقدس مراد ومقصود ہی خواہ اسلیئے کہ فرد کامل یہی ہین اور مطلق فرد کامل کیطرف منصرف ہوتا ہی یا یہ کہ آپ کمال عظمت ووسعت سے دائرہ تعریف وتحدید مخلوق مین نہین آسکتے لہذا نکرہ چھوڑا یا بوجہ کمال ظہور کے تبادر اذہان پر کفایت کی گئی یا یہ کہ جب مطلق رجل کیطرف وحی مستبعد نہین تو سید الرجال کیطرف بدرجہ اولی جائز ہوگی قَدَمَ صِدۡقٍ در منثور مین ہی کہ کہا ابن عباس نے وہ خوبیان جنکا ذکر مقدم ہوا یا اجر خیر جو مقدم ہوگئے الکمال

ابن مسعود نے اعمال مقدمہ اور آثار قدم جو جماعت و مسجد اور کار خیر کے لیئے اُٹھین ۔ کہا ربیع نے سچائی کا ثواب کہا حسن نے وہ مصیبت جو پیغمبر کی اطاعت یا محبت یا ہمراہی مین پونہچے کہا حسن اور زید بن اسلم اور ابو سعید خدری اور حضرت علی نے قدم خیر ہمارے شفیع مقام نبی اکرم ہین کہ محشر مین شفیع ہونگے **ف** گو قدم صدق راستبازی ۔ استقامت ۔ تقویٰ ۔ مقام صدیقین ۔ امور خیر مین پیش قدمی ہی مگر یہہ پچھلی تفسیر نہایت دلکش ہی جنکے آپ حامی و شفیع ہون اُنھین ایک کیا ہزار بشارتین زیبا ہین اور لائق مقام یہہ ہی کہ قدم صدق سے قول راست جو حقیقت مین تصدیق کتاب و رسول ہی مراد ہو یعنی وہ لوگ بشر ہین جو کتاب و پیغمبر کی تصدیق مین پیش قدمی کرتے ہین **حاصل** یہہ آئین قرآنی ہین جو عقلی و نقلی اصول سے استوار خیر و شر کا حاکم ہی کیا آدمیونکو تعجب ہی کہ ہمنے اُنہین اُنھین مین سے ایک مرد پر اس قرآنکو بھیجا کہ دوسرونکو آنے والے عذاب اور یوم حساب سے ڈرائے اور آپ اُنکو خوشخبری سنادین جنکی نیکیان سابق اور صدق ثابت یا جنکے آپ حامی ہین اور کفار کہتے ہین کہ آپ کھلے کھلے جادوگر ہین ۔ یعنی قرآن اور رسولکی تصدیق کرنے والے مستحق بشارت اور اُسمین شک کرکے باتین بنانے والے موصوف بکفر ہین **لطیفہ** اسمین اشارہ ہی ابوبکر کیطرف جو مومن اول اور صدیق اکبر ہین اور اُن تمام سابقین بالایمان کیطرف جنکی تصدیق مقدم ہوئی یا اُنکی طرف جنکی تصدیق اونکی موت پر مقدم ہی **ف** آیت ضرورت نبوت و رد مطاعن پر دلیل واضح ہی اسلیئے کہ حضرت خالق و حاکم کی شان مقتضی ہی کہ اُسکے غلام اُسکے غضب سے ڈرین رضا کے امیدوار رہین اور یہہ امر کہ وہ راضی کیونکر ہو اور کب غضبناک ہوگا بدون تعلیم درک ہی نہین ہو سکتا کیونکہ اُسکی ذات و صفات قیاس و ادراک سے کہین بالا ہین اسلیئے فرمایا ہمنے قرآن اُتارا جو ہمارے حکم بتائے لیکن یہ تعلیم دو ہی طرح سے ممکن تھی ۱ یہہ کہ فرداً فرداً ہر شخص کو معلوم ہو جائے اور یہہ طریقہ سلسلۂ انتظامی کے مخالف تھا اسلیئے کہ نوع انسان بدون کسی منتظم زبردست کے خود بخود کسی اصول کی پابندی نہین کر سکتے ۲ یہہ کہ کسی ایک کے ذریعے سے تعلیم ہو اور یہی شان ہی پیغمبر کی لہذا فرمایا کہ ایسے بدیہی اور ضروری امر پر متعجب اور متحیر کیون ہو رہا یہہ وہم کہ ہم مین سے پیغمبر کیون ہوا کسی فرشتے کو کیون نہ بھیجا عبث ہے اسلیئے کہ ترحم و عنایت ربانی اپنے تمام بندون کو کسی غیر جنس کے ہاتھ مین جو نہ ہمدرد ہو نہ شفیق نہ رازدان کیونکر سپرد کرتی پھر ایسے مطاعن کہ ساحر ہین یا کاذب محض نافہمی و تعصب و شرارت نہین تو کیا ہے

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ

بیشک رب تمہارا اللہ ہی جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دنمین پھر مستوی ہوگیا عرش پر

ف

علق واستوی دو لفظ ...

ف خلق و استوی

يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مَا مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اِذْنِهٖ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ۝

تدبیر کرتا ہی کاموںکی نہین کوئی سفارشی مگر بعد اوسکی اجازت کے یہ اللہ رب تمہارا ہی بس عبادت کرو اوسکی کیا نہین سوچتے

بیشک تمہارا رب اللہ ہی جسنے آسمان و زمین پیدا کئے چھ دن مین پھر عرش پر تجلی خاص فرمائی اور تمام امور عالم کا انتظام کرتا ہی کوئی سفارشی نہین ہو مگر اُسکے اذن و اجازت سے یہ اللہ تمہارا رب ہے بس اسکی بندگی کرو کیا تم نہین سوچتے سمجھتے۔ آسمان و زمین کا چھ دن مین بنانا اور استواے عرش کی تفسیر اور توضیح صفحہ ۲۹۹ و ۲۹۶ مین گزر گئی یدبر الامر یعنی باوجود اس رفعت و وحدت کے تمام امور جزئی و کلی خود انجام دیتا ہی کوئی ذرہ بے حکم نہین ہلتا شفیع معالم مین ہی کہ نضر بن حارث کہتا تھا قیامت مین لات عزیٰ میری سفارش کرینگے اور یون بھی کفار بتون کو شفیع جانتے تھے جیساکہ آگے آتا ہی بس رد کردیا کہ یہ زعم باطل ہی **ف** ظاہر آیت رد شفاعت غیر اور سیاق ابطال زعم مشرکین مین ہی اور اشارۃ النص سے شفاعت صلحا ثابت اسلئے کہ استثنا متکلم بالباقی ہی بس خلاصہ یہ ہی کہ بعض شفیع ہین بعد اذن کے اور وہ شفیع ماذون ہمارے حضور ہین اور بعد آپکے دوسرے انبیا و صلحا جیساکہ حدیث مین وارد ہوا **ذلک** الخ یعنی جسمین ایسی صفات جلیلہ اور قدرت کاملہ ہو وہ رب ہونیکے سزاوار ہی نہ یہ بت بیجان

اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اوسیکی طرف بازگشت تم سبکی ہی وعدہ اللہ کا حق ہی بیشک وہی ابتدا کرتا ہی خلق کے پھر پھیریگا اوسے تاکہ بدلا دے اونہین جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ

اور کیے کام نیک انصاف سے اور جنھون نے کفر کیا اونکے لیے شربت ہی حمیم سے اور عذاب دردناک ہی

بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ۝

بسبب اوسکے کہ تھے کفر کرتے

شراب نوشیدنی حمیم گرم کردہ۔ حاصل تم سبکی بازگشت اللہ کیطرف ہے وعدہ اللہ کا حق ہی وہ خلق کی ابتدا کریگا اور پھر پھیریگا بھی۔ تاکہ مومنین نیکوکار کو جزاے خیر بکمال انصاف دی کہ کوئی چھوٹا بڑا عمل ضایع بجانے پاے اور کافرون کو خون پیپ اوٹلاہوا اور عذاب دردناک نصیب ہو یہ اُنکے کفر کی سزا ہے

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ

وہی وہ ہی جسنے بنایا سورج کو چمک اور چاند کو روشنی اور معین کین اوسکے لیے منزلین تاکہ جانو تم گنتی

السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ۝

برسونکی اور حساب نہین پیدا کیا اللہ نے یہ مگر ساتھ حق کے ظاہر کرتا ہی آیتین قوم داناکے لیے

ف

وہی ذات پاک ہی جسنے آفتاب کو ضیا اور ماہتاب کو نور بنایا اور ہر ایک کے لئے منزلین معین لین (جنہین بروج کہتے ہین اور انھین کے ذریعے سے) تم پہچان لو عدد برسون کے اور حساب فصلون کے اللہ نے یہہ سب حق پیدا کیا ہی اور اپنی نشانیان جاننے والون پر ظاہر کرتا ہی بحث جامع البیان مین ہی کہ اصلی روشنی ضیا ہی اور عارضی نور - کہا ابو سعود نے ضیا اقوی ہی نور سے ف یہہ تاویل خواہ اسلئے ہو کہ تخصیص سے وجہ نہو یا یہہ کہ بحسب مسئلہ حکمت نور قمر نور شمس سے مستفاد قرار پالے لیکن نور اسما حسنے سے ہی اور ضو نام پاک نہین تو کیونکر ہو سکتا ہی صفات باریتعالے عارضی ہون ہان یہہ دو نو فائدے ہم نفس صیغے سے نکال سکتے ہین (ضیا) مصدر بھی ہی بروزن قیام اور جمع ضو بھی بروزن فعال پس کثرت نور شمس مین اس معنے سے مفہوم ہوئی اور اکتساب قلیل کا کثیر سے امر قیاسی ہی اور نور موجب سکون و برودت و جمال ہی قمر کو اس صفت سے مخصوص فرمایا جلال الدین سیوطی رح نے دُر منثور اور جامع مین مختلف اخبار سے نقل کیا کہ چاند نور سے اور سورج نار سے پیدا ہوا منہہ انکے آسمان کیطرف اور پشت زمین کی جانب ہی زمین کیطرح آسمانون کو بھی نورانی کرتے ہین آفتاب ایک حصہ نور ہی عرش کے ہزار حصہ نور سے

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ

بیشک بدلنے مین رات اور دن کے اور اسمین کہ پیدا کیا اللہ نے آسمانون مین اور زمین مین البتہ نشانیان ہین قوم پرہیزگار کو

بیشک رات دن کے بدلنے اور آسمان و زمین کے مخلوق مین ڈرنے والونکے لیئے بہت کچھ نشانیان ہین جس سے اپنی اور تمام مخلوق کی عجز و فنا اور حق سبحانہ تعالے کے وجود و قدرت و بقا کو پہچان لیتے ہین - ابو سعود تقوے والونکی تخصیص اسلئے فرمائی کہ جو ڈرتا ہی وہ تدبیر نجات کا جویا ہوتا ہی نڈر غافل کو کیا پڑی ہی کہ نظر و فکر کرے آیات بصیغہ جمع اسلئے فرمایا کہ انتظام معاش مین بھی انھین طریقون سے عبرت و تجربہ و تدبیر حاصل ہوتی ہی اور اصلاح معاد بھی ممکن ہی اور مقام عرفان و سلوک و کشف علوم بھی اسی ذریعے سے ہوتا ہی - اور بیشک یہہ اختلاف دلالت کرتا ہی کہ یہہ سب عاجز - محکوم فانی ہین اور کوئی ذات قادر و علیم باقی - انپر حاکم اور انکی متصرف ہے اور یہی امور موجب اقرار توحید و الوہیت و مذکر فنا و حشر و نشر و عواقب امور ہو کر کتاب و پیغمبر کیطرف محتاج کرتے ہین اور کبھی کمال قدرت و عظمت موجب ہیجان مادہ محبت و باعث غلبہ عجز عبودیت ہو جاتا ہی مسئلہ ان دونون آیتون سے علم نجوم و حساب و دیگر علوم طبیعات و حکمت کے سیکھنے سکھانے کا جواز ثابت ہے مگر قید اتفاقی انکی ان تمام تعلیمونکو ضرورت تک محدود اور اصلاح معاد و معاش مین بشرط اتباع منقولات مقصور کر دیا اور اسکی تاکید اگلی آیتون سے ظاہر ہوتی ہی

إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنُّوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ
بیشک جو لوگ نہین امید رکھتے ہمارے ملنے کی اور راضی ہوے ساتھ حیات دنیا ہی کے اور مطمئن ہوگئے اوسپر اور وہ جو

عَنْ ءَايَٰتِنَا غَٰفِلُونَ ۝ أُولَٰٓئِكَ مَأْوَىٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
نشانیون سے ہماری بیخبر ہین وہی لوگ ہین کہ ٹھکانا اونکا آگ ہے بسبب اوسکے کہ تھے کماتے

جو لوگ ہمسے ملنے کی امید نہین رکھتے یعنی یہہ امید نہین ہے کہ قیامت مین بحضور حق سبحانہ تعالے حاضر ہونگے اور اوسکے دیدار اور جنت کی نعمتون سے کامیابی ہوگی اور صرف دنیاوی زندگی پر خوش اور اوسکی محبت اور مشغولی پر بیفکر طلب آخرت سے بیخبر ہین اور ہماری نشانیون اور حکمونکی طرف خیال نہین کرتے انکا ٹھکانا دوزخ ہے یہہ سزا ہو انکے اعمال کی ف دنیا سے راضی ہونا یہہ کہ سعادت قبول ونعمت اخروی کی تمنا وطلب نرہے اور اطمینان یہہ کہ زوال وفنا وانجام کی پروا نرہے۔ اور آیات سے خواہ دلائل الوہیت مراد ہین یا آثار عذاب وقصص اقوام سابقہ بہرحال یہ آیت رغبت دنیا وسرور دنیاوی اور زیادہ اطمینان وبےپروائی آخرت سے منع کرتی ہو ابن ماجہ عبداللہ بن مسعود سے کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ أَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللهُ فِي أَيِّ وَادٍ هَلَكَ مشکوٰۃ مین ابن ماجہ کو مروی ہے جسنے تمام فکرون کو ایک فکر آخرت بنالیا اللہ تعالے اوسکے مشکلات دنیاوی کو آسان کردیتا ہے اور جو دنیا ہی کی فکر مین متردد او مستغرق ہوجاتا ہے اللہ تعالے بھی پروا نہین کرتا کہ کس جنگل مین ہلاک ہوجائے اور ابو ہریرہ نے آنحضرت سے روایت کی اَلدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرَ اللهِ وَمَا وَالَاهُ أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا دنیا اور جو دنیا مین ہے سب رحمت حق سے دور ہے مگر اللہ کا یاد کرنا اور جو اللہ دوست رکھے یا عالم یا طالب علم۔ اور فرمایا اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ دنیا مومن کے لئے محبس ہے اور کافر کے لیئے جنت ہے بخاری فَوَاللهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ امام بخاری اور مسلم دونو نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہارا ڈر نہین کہ تم محتاج ومفلس ہوجاؤ ہان یہہ ڈر ہے کہ دنیا زیادہ نہ ہوجائے جسطرح اگلے لوگونپر ہوئی پھر تم رغبت کرو اوسکی جسطرح انھون نے رغبت کی اور انھین کیطرح تم بھی ہلاک ہوجاؤ

إِنَّ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَعَمِلُوا الصَّٰلِحَٰتِ يَهْدِيهِمْ رَبُّهُم بِإِيمَٰنِهِمْ تَجْرِي مِن
بیشک جو ایمان لائے اور کین نیکیان رہنمائی کی اونکو رب نے اونکے بسبب اونکے ایمان کے جاری

تفسیر آیت مین اقوال یہہ ہو کہ (یہدیھم)	تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ فِیۡ جَنّٰتِ النَّعِیۡمِ ۝ تلے اونکے نہرین باغون مین نعمت کے	مخالف مین صاف صاف بمعنی الیصال الی المطلوب

اور تحتہم کا مرجع الذین ہو اور (فی جنات) خواہ حال ہو فاعل اٰمنوا سے خواہ ظرف ہو تجری کا اور تجری سے جملہ مستانفہ ہو جو صفت ہو مومنین کی یا حال ہو فاعل یہدیہم سے یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے انھین اُنکے رب نے اپنے مطلوب و مدعا کیطرف رہنمائی کی اور اُس سے ملا دیا درانحالیکہ وہ جنات نعیم مین ہین اور اُنکے تلے نہرین جاری ہین یا وہ اپنے مطلوب سے ملے اُنکے تلے یعنے اُن مکانون کے تلے جنمین وہ ہین نہرین جاری ہین اور وہ نہرین نعمت کے باغونمین ہین۔ بایمانہم ایمانکے نور یا برکت یا ثواب سے جیساکہ وارد ہوا یسعیٰ نُوۡرُهُمۡ بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ اُنکا نور اُنکے سامنے چلیگا در منثور فرمایا کہ جب مومن قبر سے نکلیگا اُسکے نیک اعمال نہایت خوبصورت بنکر سامنے آئینگے یہہ کہیگا تو کون ہے وہ جواب دیگا مین تیرا عمل نیک ہون پھر یہہ نور رہنماے جنت ہوگا

دَعۡوٰىهُمۡ فِیۡهَا سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمۡ فِیۡهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعۡوٰىهُمۡ اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ
پکارنا اونکا جنت مین سبحانک اللہم ہے اور باہمی دعا اونکی اوسمین سلام ہے اور آخر دعا اونکی یہ ہے الحمد للہ رب العالمین

یعنے بہشتی بہشت مین پکارینگے اے اللہ ہم تیری پاکی کرتے ہین اور آپسمین ایک دوسرے کی تحیت سلام ہے اور دعای خیر اُنکی الحمد للہ ہو کہا صاحب معالم و ابن کثیر نے کہ جب بہشتیون کو اشتہا ہوگی کہینگے سبحانک اللہم دس ہزار خادم ظروف طلائی مین طعامہاے جدید و لذیذ لیے ہوے حاضر ہوجائینگے بہشتی انھین کھائینگے اور حمد الٰہی بجالائینگے اور آپسمین جب ملاقات ہوگی یا فرشتے ملین گے یا حضور حق سبحانہ تعالےٰ ہوگا سلام کرینگے مگر صاحب تفسیر کبیر نے کہا کہ ذکر الٰہی کو علامت طلب اکل و شرب بنانا کمال خساست ہو بلکہ بوجہ کمال صفا و غایت نورانیت یہہ اذکار مفرح قلب و سرور بخش روح ہونگے اور سبحان اللہ شعار ملائکہ ہو تو اولاد آدم کی سعادتمند بھی اُسیکا وظیفہ کرینگے اور سلام کو بوقت ملاقات ملائکہ و زیارت مومنین و حضوری رب العالمین کہا جائیگا مگر یہہ اشارہ ہو سلامت دائم و نعمت قائم پر کہ وہ آفات و مہلکات سے سلامت رہے اور ایسی نعمتین پائین اور اُن اذکار سے مشرف ہوے جیساکہ حسن بصری سے مروی ہو کہ اہل جنت کو حمد و تسبیح کا اسطرح الہام ہوگا جیساد نیا مین آدمیونکو سانس۔ پس ایسی نعمتونپر حمد ادا کرینگے یا جب بوجہ شغل نعمات و التفات مخلوقات مراتب علیاے گونہ تنزل ہوگا پھر حمد و تسبیح سے عروج حاصل ہوگا تو کہینگے الحمد للہ ف اللہ تعالےٰ نے بہشتیون کی تین علامتین بیان کین ۱ تسبیح ۲ سلام ۳ حمد۔ معلوم ہوا کہ جو تسبیح دائم مین مصروف

ہین اور جنکی زبان اور ہاتھ سے بندگان خدا سلامت رہتے ہین اور آخر امر انکا حمد پہ ہوتا ہی اسلیے کہ جو حادثہ پیش آتا ہی اگر محبوب و مرغوب ہی تو حمد ضرور ہی اور اگر مکروہ نظر آیا تو ثبوت اجر یا توفیق صبر و الہام رضا و تسلیم پر شکر واجب۔ یہہ اہل جنت ہین یا یہہ کہ اُنکے جملہ معاملات معاد مین سلامتی و نفع رسانی ہی اور اللہ سے تسبیح و حمد خوانی **نکتہ** اولاً نعمائے بہشت کا ذکر فرمایا کہ طالبان لذت متوجہ و مشتاق ہون اور امیدوار رہین پھر بندگان خاص اور عاشقان صادق کیطرف خطاب ہوا کہ تمہارے لیئے ہم ہین اور ہمارا ذکر نہ دنیا مین تمکو غیر سے تعلق تھا نہ آخرت مین حجاب لذات حائل ہونگے **نکتہ** معلوم ہوا کہ تسبیح خالق و سلام خلق سے مدارج بلند ہوتے ہین اور ضرورت ادائے شکر پڑتی ہی **نکتہ** معلوم ہوا کہ جنت مین ذکر و عبادت بے تکلیف و جہد نہین اسلیئے فرمایا کہ تسبیح اول و حمد آخر اُنکی شعار و عادت سے ہوگا۔ اور صبر و مشقت کا ذکر نفرمایا **نکتہ** اول دخول یا کسی نعمت کے وصول مین تسبیح کیا کرینگے اور آپسمین بوقت زیارت احباب سلام اور ان نعمتونکے شکر مین حمد و ثنا بجالائینگے

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ إِلَيْهِمْ أَجَلُهُمْ فَنَذَرُ

اگر جلدی پہنچاتا اللہ آدمیونکے لیے شر مثل عجلت اونکی کے خیر کو البتہ ختم ہوجاتی طرف اونکے مدت اونکی پس چھوڑ دیتے ہین ہم

الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

اونہین جو نہین امید کرتے ہمارے ملنے کی اونکی سرکشی مین بہکے ہوے

تفسیر اس سورت مین حق سبحانہ تعالی شبہات منکرین کو رد کیا ہی پہلا شبہہ نبوت اس طرح اٹھایا کہ سوائے جاحد منکر کے کسی انصاف والے کو تردد نرہے دوسرا شبہہ کفار کا کہ اگر آپ حق ہین تو ہمپر عذاب نازل ہوجائے جیسا کہ نضر بن حارث نے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہین تو ہمپر آسمان سے پتھر برسا اسکے لیئے ارشاد ہوا اگر اللہ تعالے شر بھی اُسے عجلت سے ظاہر کردیتا جیسا کہ تم خیر کو بعجلت مانگتے ہو تو کبکا فیصلہ ہوجاتا اور اُنکے مدتین جو دنیاوی حیات اور عیش و تلذذ کے لیئے مقرر کیئے گئے ہین منقضی و تمام ہوجاتین پس اسلیئے ہم وقت معینہ سے عجلت نہین کرتے اور چھوڑ دیتے ہین کفار کو کہ وہ اپنے کفر و انکار و شرارت مین بہکے رہین معالم کہا ابن عباس نے مراد وہ بد دعا ہی جو آدمی بحالت غضب کرتا ہی اپنے اہل و ولد یا نفس پر اور ابوہریرہ سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ مینے تجھسے عہد لیا ہی جو خلاف نہوگا۔ مین تو آدمی ہون جس مومن کو مین ایذا دون یا گالی دون یا مارون یا بد دعا کرون تو وہ مری برائی اسکے حق مین رحمت و دعائے خیر کردے اور موجب تقرب و ثواب کا قیامت مین بنادے استعجالہم مفعول مطلق ہی یعنی مثل استعجال اُنکے کے اجل وعدہ۔ مدت۔ **تنبیہ** فرمایا کہ ہم عجلت نہین

ف انتقام مین عجلت نہین چاہیے

کرتے حالانکہ استہاے سابقہ کے عذاب قرآن مین مذکور ہین اور کفار کے لئے عذاب دنیاوی کے
وعدے بھی موجود ہین دفع یا یہہ مراد ہی کہ وقت معینہ سے پہلے بحسب درخواست عباد ایسا نہین کرتے
یا یہہ کہ جو عذاب وسزا اُس جرم کی ہی وہ دنیا مین نہین کرتے اور یہ بطور تنبیہ و تہدید کے ہی اسلئے کہ دنیا
کا کوئی سخت سے سخت عذاب دوزخ کے سامنے بمنزلہ عیش کے ہی۔

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ
اور جب چھو لیا انسان کو برائی نے پکارا ہمکو اپنی کروٹ پر یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب کھولدیا ہمنے اوس سے

ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
اوسکی مصیبت کو چلا گیا گویا کہ نہ پکارا تھا ہمکو طرف اپنی برائی کے کہ لاحق ہوگئی تھی اوسے ایسا دکھایا گیا اچھا فضول کارونکو وہ کام کہ تھے کرتے

اور جب پیش آے آدمی پر کوئی مصیبت تو لیٹے یا کھڑے یا بیٹھے یعنے ہر حال وعنوان سے ہمکو پکارتا ہی
پھر جب وہ بلا دفع کردیتے ہین پہلے طریقے پر چلنے لگتا ہی (یعنی ناشکری وغفلت) گویا اس مشکل مین
ہمسے کبھی درخواست ہی نکی تھی ایسے ہی فضول کارونکو اُنکے اعمال اچھے دکھا دیئے جاتے ہین (تا کہ
مغرور خوش رہین اور شرارت بڑھتے بڑھتے اُنھین ہلاک کردے) فَـ دَعَانَا الخ اسکی تقریر یہہ ہی کہ طبع
حیوانی ایذا سے نافر اور عقل انسانی تدبیر خلاصکی مقتضی ہی اولاً خود ہاتھ پاؤن مارتا ہی پھر جب ہر طرح ہارا تو
نور عقل و معرفت جو ہر انسانکی فطرت مین ہی اس زبردست احکم الحاکمین کی طرف جھکا دیتا ہی جسے یہ اپنا
اور تمام عالم کا مدبر و خالق جانتا ہی اور یہہ دلیل واضح ہی الوہیت مطلقہ کی اور حجت قاطعہ ہی کہ بشر
دیدہ و دانستہ انکار کرتا ہی چاہے تو سمجھ لے اور یہہ وہ کلیہ قاعدہ ہی جسکے خلاف نہین کرتا مگر ۱ وہ
سیاہ دل جسکا چراغ فطرت صرصر شرک و کفر سے بالکل بجھ چکا ہو کہ مرتے وقت بھی پکارے تو فرضی نام
اور بے روح اجسام کو ۲ وہ سخت بیہوش جسے ایذا سے حس ہی نہو ۳ وہ امیدوار جسے کسی کشود کار کا
انتظار باقی رہے زیادہ توضیح و تمثیل اسکی آیۂ بحر مین آتی ہی ف کئے امر معلوم ہوئے ۱ الوہیت مطلقہ
کہ آخر ٹھکانا وہین ہی ۲ یہہ کہ ہر انسان ادراک توحید والوہیت رکھتا ہی اور وہ شخص جسنے ایسی جگہ پرورش
پائی ہو جہان کوئی بتانے والا نملے اُسپر بھی اقرار توحید واجب ہی جیسا کہ مذہب ہی امام ابوحنیفہ کا ۳
رحمت و عنایت کہ ادھر رجوع کی اُدھر مشکل کشائی فرمائی ۴ یہہ اشارہ کہ ہر حال اور ہر عنوان اور
پوری توجہ سے دعا مقبول ہی ہوجاتی ہی ۵ انسانکی غفلت و حق فراموشی کہ ادھر بلا ٹلی اور ویسے ہی
تھی ۶ نتیجہ ناشکری کا سلب معرفت و عقل ہی کہ اپنی برائی اچھی جانتا ہی ۷ معلوم ہوا کہ راحت مین
فراموش کاری اور صرف مصیبت مین یاد شان مومنین خوش اعتقاد سے نہین

صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین آدمی بنی اسرائیل کے تھے ایک کوڑھی دوسرا گنجا تیسرا اندھا اللہ تعالے نے چاہا کہ انکا امتحان لے ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہا تو کیا چاہتا ہی بولا رنگ وجلد خوبصورت اور اِس کوڑھ کا دفع ہونا فرشتے نے ہاتھ ملا فوراً اچھا ہوگیا اور نہایت خوبصورت بنگیا پھر پوچھا کس قسم کا مال مطلوب ہی بولا اونٹ یا گائے (راویکو شک ہی) تو اُسے ایک اونٹنی حاملہ دیکر کہا اللہ برکت عطا کرے پھر گنجے سے ایسی پرسش کی اُسنے بال اچھے اور گائین مانگین اُسکا گنج اچھا ہوگیا اور ایک حاملہ گائے دی اور اندھے کے پاس گیا اُسنے آنکھین اور بکریان مانگین یہ بھی بینا ہوگیا اور ایک بکری حاملہ ملی پھر اِن تینون کے جانور جنے اور بڑھتے بڑھتے جنگل بھر ہوگئے پھر فرشتہ بصورت سائل بن کے کوڑھی کے پاس آیا اور کہا مین مسافر مسکین ہون سامان راہ نہین ہی اللہ کے سوا کوئی سہارا نہین مین تجھسے سوال کرتا ہون بواسطہ اُس ذات پاک کے جسنے جلد اور صورت اچھی دی اور اونٹ عطا فرمائے کہ مجھے پونہچا دے بولا میرے ذمے حقوق وخرچ بہت ہین فرشتے نے کہا مین تجھے کچھ پہچانتا ہون کیا تو کوڑھی محتاج نہین تھا اللہ نے تجھے یہ سب عنایت کیا بولا خوب یہ مال باپ دادے سے مین نے پایا ہی فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹھا ہی تو اللہ تجھے ویسا ہی کردے جیسا تو تھا پھر گنجے کے پاس آیا اور یہی جواب پایا پھر اندھے کے پاس آیا اور وہی سوال کیا اس مرد بینا دل نے کہا بیشک مین اندھا تھا اللہ تعالے نے آنکھین دین جو تیرا جی چاہے اس مال خداداد سے لے اور جسقدر خوشی مین آئے چھوڑ دے مین تیرا ہاتھ نہین پکڑتا فرشتے نے کہا تیرا مال تجھے مبارک رہے اللہ نے تمکو آزمایا وہ دونو خراب ہوئے اور بدستور کوڑھی گنجے ہوگئے اور تجھسے اللہ راضی ہوا۔

وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَمَّا ظَلَمُوْا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

اور بیشک ہلاک کرڈالا ہمنے قرنونکو پہلے تمسے جب ظلم کیا اونہونے اور لائے اونکے پاس پیغمبر اونکے کھلی نشانیان

وَمَا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْا ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

اور نہ تھے کہ ایمان لاتے ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم قوم گنہگار کو

اور ہمنے اُن لوگون کو جو آپکے پہلے تھے جیسے ثمود وعاد وفرعون ونمرود وغیرہ عذاب سے ہلاک کیا مگر کب جبکہ اُنہون نے کفر وشرک مظالم کئے اور ہمارے پیغمبر اُنکے پاس آگئے اور دلائل ومعجزات سے اُنکو معقول کردیا اب شبہہ وتردد نرہا بجز انکار وتعصب وشرارت کے اور وہ ایسے ہوگئے کہ ایمان کی امید اُنسے منقطع ہوگئی۔ اور ہم گناہگارونکو ایسے ہی سزا دیتے ہین اے نبی کہ ہم آپ کے ساتھ

مخالفت کرنے والے بھی ایسے ہی عذابون کے منتظر ہین **ف** معلوم ہوا کہ جس قوم مین یہہ چار صفتین ہون وہ گرفتار عذاب ہوگی ۱ ظلم و گناہ کرین ۲ اُنکے پاس پیغمبر یا تابع دا احکام الٰہی آجائین تاکہ جہل و بیخبری کا عذر نرہے ۳ اللہ تعالےٰ اُنکو واقعات اور حوادثات سے یا نور عقل و فہم سے یا تعلیم و وعظ سے ایسا یقین دیدے کہ تردد و شبہے کی گنجائش نہو اسلئے کہ دل ہر شخص کا اولاً تابع حق ہوتا ہی مگر تعصب و شرارت و عمداً حق پوشی اُسے محجوب و تاریک کردیتی ہی ۴ اُسکے حالات و آثار سے امید توبہ و توقع قبول منقطع ہوجاوے۔ **ہلاک** سے وہ عذاب مراد ہی جو ٹل نسکے پس وہ گرفت جو عاصی نادم و خاطی ساہی پر ہوتے ہین ایسے نہین ہوتے جو ٹل نسکے **ظلم** کفر۔ شرک۔ حدود شرعی سے تجاوز۔ دنیا مین کسیکی حق تلفی مالی ہو یا بدنی۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝

پھر بنایا ہمنے تمکو قائم مقام　زمین مین　بعد اونکے　تاکہ دیکھین ہم　کیونکر　کرتے ہو تم

پھر اُنکے بعد تمکو زمین مین پیدا کیا بسایا اسلئے کہ دیکھین تم کیا کرتے ہو یعنے اگر اُنھین کی سی شرارت کروگے غارت ہوگے اطاعت کروگے تا حیات دنیاوی عزت و راحت سے بسر کروگے آخرت مین بہشت پاؤگے **ف** ہر بشر بغرض امتحان مخلوق ہوا ہی پس بیفکری جائز نہین

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ

اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر　آیتین ہماری کھلی کھلی　کہین وہ　جو　نہین امید رکھتے　ہماری ملاقات کی　لا　قرآن

غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ۭ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا

سوای اسکے　یا بدل دو اوسے　کہدے مجھے نہین ہی　مجھے　یہ کہ بدلون اوسے　طرف سے　اپنے جی کی　نہین پیروی کرتا مین مگر

اور جب اونپر ہماری کھلی نشانیان **يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝** پڑھی جاتی

اوسکی کہ وحی کیا گیا طرف میرے　مین ڈرتا ہون　اگر نافرمانبرداری کرون اپنے رب کی　عذاب سے　اوس دن کے کہ بڑا ہی

ہین تو وہ لوگ جو امید وار لقاے مبارک نہین اور قیامت پر ایمان نہین لاتے کہتے مین آپ کوئی دوسرا قرآن لاتے یا اسیکو بدل دیجئے (معالم مین مروی ہی کہ پانچ مشرک مثل ولید بن مغیرہ کے آپ سے کہنے لگے کہ آپ ایسا قرآن لائین جسمین لات و عزیٰ کی ہجو نہو اور انکی پرستش کی ممانعت نہو یا خود اپنے دل سے ایسے نصائح بیان فرمائیے تو ہم ایمان لائین رد اً ارشاد ہوا) آپ کہدین کہ نہ یہہ میری شان ہی نہ مجھے حق کہ اپنے دلسے کچھ بدلون گھٹاؤن بڑھاؤن مین تو اُسکی پیروی کرتا ہون جو مجھپر حکم بھیجا گیا مین ڈرتا ہون کہ اگر حکم کے خلاف کرون اور کچھ بیشی و کمی کرون تو عذاب قیامت مین مبتلا

ف معصیات عذاب کا باعث ہین

ف امتحان سے تو ہم خلق ہوئے

ف بدعت و تبدیل حرام ہے

ہوجاوینگا **مسئلہ** عالم کو جائز نہین کہ کسی شرعی حکم کو حاکم کی رعایت یا کسی نفع کے لحاظ سے متروک و مسکوت عنہ کردے **البتہ** فتنہ اور خوف حاکم سے سکوت امر آخر اور جائز ہی **مسئلہ** احکام شرعی کی تبدیل موجب نار ہی **مسئلہ** بدعت حرام ہی اسلیئے کہ جب پیغمبر کو نئی بات نکالنے کا حق نہ ہوا تو اب کون ہی جسے یہ حق ہوگا۔ **بحث** کہا صاحب اکلیل نے کہ بعض نے اسی آیت سے حجت کی کہ حدیث سے قرآن کا منسوخ کرنا جائز نہین **جواب** مین کہتا ہون کہ یہہ حجت دو امرون پر موقوف ہی اجبکہ نسخ تبدیل قرار دیجائے حالانکہ ہمارے نزدیک نسخ تکمیل و توضیح و اظہار توقیت حکم ہی مثلاً حکم سکوت و صبر چودہ سال تک کیلئے تھا یعنی چودہوین سال نبوت کے حکم قتال آگیا تو گویا اصل یہہ تھا کہ اے مسلمانو تم کفار سے چودہ برس تک بعد ازان یہ حکم نرہیگا۔ آیات قتال نے یہہ وقت جو ہمپر مخفی تھا ظاہر کردیا اور دوسرا جزا اس حکم کا یعنے آج سے حرمت قتال باطل۔ و وجوب صبر ساقط ہوا بیان فرمایا پس یہہ تبدیل ہی یا تکمیل ۲ جب ہم مان لین کہ حدیث پیغمبر پیغمبر کے دل کی بات ہی بلکہ ہم اسے وحی غیر متلو کہتے ہین یعنے وہ احکام الٰہی ہین جو بذریعہ جبریل آپ پر القا نہین ہوئے بلکہ انکے معنی یا لفظ قلب مین آگئے۔ پس حدیث سے آیت کا منسوخ کرنا نہ تبدیل ہی نہ پیغمبر کے دل کی بات و ما ینطق عن الھوٰی پیغمبر اپنے جی سے کوئی بات نہین کہتے اِلّا وحی یوحٰی مگر اللہ انپر حکم نازل فرماتا ہے

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ

کہدیجیے اگر چاہتا اللہ نہ پڑھتا مین قرآن تمپر اور نہ بتاتا تمکو وہ پس رہا مین تم مین ایک مدت پہلے اس سے

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝

کیا نہین سمجھتے

آپ کہدیجئے اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو مین یہ قرآن نہ تمپر پڑھتا نہ تمہین انکے معنی بتاتا اس سے پہلے ایک عمر یعنی چالیس برس تک مین تم مین رہا اور کبھی کوئی بات نہین کہی تو کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے یعنی اگر دلسے کچھ گڑھا ہوتا تو پہلے کون مانع تھا آپ چالیس برس تک مکہ مین رہے چونکہ مبعوث و مامور بامر رسالت نتھے کسی سے کچھ تعرض نکیا مگر اخلاق محمودہ اور سچائی آپکی اس درجہ تھی کہ کفار آپکو (محمد امین) کہتے اور تمام امور مین آپکے مداح تھے یہ عداوت اظہار حق سے پیدا ہوئی **مسئلہ** استصحاب حال حجت لازمی اور دافعہ ہی جیساکہ مذہب ہے حنفیہ کا اسلئے کہ اللہ نے آپکی عدم افترا ء زمان سابق کو دلیل عدم افترا زمان حال قرار دیا

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝

پس کون ظالم زیادہ اوس سے کہ تہمت باندھے اللہ پر جھوٹھ یا جھٹلائے آیتین اوسکی تحقیق بات یہ ہی کہ نہین فلاح پاتے گنہگار

اُس سے بڑھکر ظالم کون ہی جو اللہ پر بہتان باندھے اور اسکے احکام و آیات کو جھٹلائے بات تو یہہ ہی کہ گنہگار رستگار نہ ہونگے **مسئلہ** کذباً قید احترازی نہین اسلئے کہ ہر افترا جھوٹ ہوتا ہی خواہ بیان تقریر ہو خواہ

تاکید خواہ بیان واقعہ اور ممکن ہی کہ کہا جاے جو شخص سچ سمجھکر کسی تاویل و روایت پر اعتماد کرکے حق سبحانہ تعالے کی نسبت کوئی امر غلط کہہ جائے تو وہ کافر نہوگا جیسا کہ اکثر مسائل اختلافیہ مین ہے لیکن یہہ تقریر اصول مین نہین چلسکتی اسلیئے کہ بوجہ کمال وضوح وتقویت اجماع جانب مخالف پر سچا گمان نہین جاسکتا

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا

اور پوجتے ہین سوای اللہ کے اوسکو کہ نہ ضرر دے اونکو اور نہ نفع دے اونکو اور کہتے ہین یہ سفارشی ہمارے

عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَ

پاس اللہ کے کہدیجیے کیا خبر دیتے ہو تم اللہ کو اوسکی کہ نہین جانتا آسمانون مین اور نہ زمین مین پاک ہی وہ اور

تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

برتر ہی اوس سے کہ شریک کرتے ہین

اور یہہ کفار اللہ کے سوا ایسو نکی پرستش کرتے مین جو نہ انکا کچھ بگاڑ سکین نہ بنا سکین یہیسود محض ہی اور کہتے ہین کہ یہ ہمارے سفارشی ہین اللہ تعالے کے حضور مین آپ کہدیجئے کہ کیا تم اللہ تعالے کو ایسی خبر سناتے ہو جسکا وجود نہ آسمانو نمین معلوم ہوتا ہی نہ زمین مین معلوم وہ ذات پاک منزہ ہی اور برتر اوس سے کہ تم شریک کرتے ہو **ف** بت پرستی کی تردید مین دو دلیلین فرمائین اول یہہ کہ نفع و ضرر نہین پوہنچا سکتے اسلیئے کہ جب ضرر پر قادر نہین تو کیون ڈرین اور جب نفع کے مختار نہین تو کسلیئے جھکین اور ظاہر ہی کہ قدرت نفع و ضرر غیر پر بدون استقلال ذات محال جو خود اپنے وجود اور بقا اور وقوع ارادہ پر قادر نہو دوسرے کے لیئے کیا کر سکتا ہی اور ربت بلکہ جملہ مخلوق کا مستقل موجود و باقی ہونا عقلاً محال قرار پاچکا ہی تو خود نافع وضار بھی نہونگے نہ معبودیت کے سزاوار **دوم** یہہ کہ انکو سفارشی سمجھنا ایسی بات ہی جسکا وجود آسمان و زمین مین نہین چونکہ کفار مدعی تھے ثبوت انھین کے ذمے تھا اسقدر انکار اسکے تکذیب کو کافی ہوگا۔ اور جب یہہ دونو امر رد ہوگئے تو فرمایا اللہ منزہ اور پاک ہی تمھارے ان تمام شرک و افتراسے **وہم** لَا يَعْلَمُ سے نفی علم الٰہی سمجھے جاتی ہے **دفع** لکھا صاحب تفسیر کبیر نے یہہ ایسے مقام پر بولا جاتا ہی جہان کسی شئے کی نفی منظور ہو ہم نہین جانتے یعنے وہ شئے موجود ہی نہین اگر ہوتی تو ہم بھی جانتے **ف** ممکن ہی کہ کہا جائے کہ علم الٰہی غلط و خلاف واقعہ نہین ہوتا اگر ایسے فرخرفات سے علم الٰہی متعلق ہوتا تو یہہ بھی ثابت ہوتے پس معلوم ہوا کہ انکا وجود بھی نہین ہی مسئلہ معلوم ہوا کہ ثبوت ذمہ مدعی ہی اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ اور مدعا علیہ پر انکار اور اسکے تقویت کو قسم وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ چونکہ کفار مدعی معبودان باطل و شفاعت کاذب کے تھے صرف انکار فرمایا کہ وہ نافع ہین نہ ضار کیونکر معبود ہوسکے اور شفاعت کا وجود ہی نہین کسطرح ثابت ہوگے لیکن اس انکار کو اس کلمے سے کہ ہم زمین و آسمانمین نہین جانتے قائمقام قسم کے کردیا

وَمَا كَانَ النَّاسُ إِلَّا أُمَّةً وَاحِدَةً فَاخْتَلَفُوا ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ

اور نہ تھے آدمی مگر گروہ واحد پھر مختلف ہو گئے اور اگر نہوتا کلمہ کہ پہلے ہو گیا تیری رب کیطرف سے

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيمَا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝

البتہ فیصلہ ہوجاتا اونمین اوسمین کہ اختلاف کرتے تھے

اول آدمی ایک گروہ ایک دین و مذہب پر تھے پھر آپسمین مختلف ہو گئے اور اگر وعدہ پروردگار کا سابق نہو گیا ہوتا تو جس امر مین یہہ لوگ اختلاف کرتے ہین فیصلہ ہوجاتا کہا گیا حضرت آدم کے زمانے مین - کہا گیا حضرت نوح سے پیشتر اور کہا گیا بعد طوفان نوح کے جبکہ سوائے اولاد نوح کوئی نرہا تھا سب موحد خدا پرست تھے کلمہ سے مراد وعدہ و حکم یعنی اگر انتقام ایک وقت پر معین نہو چکا ہوتا اور سہرنے کا انداز ہ نہو گیا ہوتا تو انکے اختلاف کا فیصلہ ہوجاتا اور حق و باطل کھل جاتا اور اہل باطل دوزخ مین اور اہل حق جنت مین داخل ہو جاتے

ف

وَيَقُولُونَ لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ۖ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانتَظِرُوا إِنِّي

اور کہتے ہین کیون نہین اوتاری جاتی اوسپر کوئی نشانی اوسکے رب سے پس کہدیجیے سوا نہین ہے غیب مگر اللہ کے لیے پس انتظار کرو مین بھی

مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝

ساتھ تمہارے منتظرون سے ہون

اور اہل مکہ کہتے ہین کہ اگر آپ پیغمبر برحق ہین تو کیون نہین کوئی نشانی اُتارے جاتے یعنی فرشتہ آئے یا کفار پر عذاب نازل ہو تو آپ اے رسول کریم کہدیجئے کہ ایسی نشانی کا اُترنا یا نہ اُترنا غیب کی بات ہے اور علم غیب اللہ ہی کو ہے تم بھی انتظار کرو اور مین بھی منتظر ہون حق و باطل کا فیصلہ ہو جائیگا دنیا مین ہو یا آخرت مین

ف

وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُمْ إِذَا لَهُم مَّكْرٌ فِي آيَاتِنَا ۚ قُلِ

اور جب چکھاتے ہین ہم آدمیکو رحمت بعد سختی کے کہ پہونچ گئے اونکو ناگاہ اونکے لیے حیلہ ہے نشانیون ہماری مین کہدیجیے

اللَّهُ أَسْرَعُ مَكْرًا ۚ إِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ ۝

اللہ جلد باز زیادہ ہے داؤ مین بیشک فرستادے ہمارے لکھتے ہین جو مکر کرتے ہو تم

اور آدمیون کا یہ حال ہے کہ جب اُنپر کوئی رحمت کرتے ہین مثلاً پانی برسایا اولاد ہوئی صحت عطا کی مال دیا مراد بر آئی بعد مصیبت و قحط و خشک سالی و بیماری و افلاس وغیرہ کے تو ایک حیلہ نکال لیتے ہین کوئی مسخراپن کرتا ہے کوئی اپنی تدبیر پر کوئی کسی معبود باطل پر حوالہ کرتا ہے بہرکیف شکر و اقرار و بندگی کی جگہ انکار و شرک و تکبر کرتے ہین تو آپ اُنسے کہدیجئے اللہ کا داؤ اور تدبیر بہت تیز ہے یعنے نہ موقع فرار نہ فرصت تدبیر نہ مجال عذر اور یہہ بھی نہین کہ بھول چوک سہو انکار اخفا کی امید رکھو اسکے رسول یعنے ملائکہ اُنکے مکر و فریب سب لکھ لیتے ہین ابن کثیر مکر سے مراد استدراج ہے یعنے کرے آدمی گناہ اور دولت و عزت بلکہ منہ مانگی مراد پائے تو ضرور سمجھے گا کہ میرے کام

میری سمجھ اچھی ہوتی نہین تو کامیابی ہوتی اور اُسکا گناہ و کفر بڑہتے بڑہتے ایسی حد تک پونہچاویگا کہ کہ فرعون و قارون کیطرح قابل ترحم بھی نرہے اور خسر الدنیا والآخرۃ ہو **ف** گو فرشتے نیک و بد سب لکھتے ہین جسکا ذکر اپنے مقام پر آئیگا مگر یہان مکر ہی کا ذکر کیا اسلیئے کہ بحث اُسی سے تھی۔ ربط اپنی رحمت اور انسان کی حق فراموشی کا اجمالی بیان کرکے ایک ایسی مثال بیان فرمائی جسکے تصور سے اُسکا یقین دل مین آجاتا ہے۔

هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ

وہی ہے جسنے چلایا تمکو خشکی مین اور دریا مین یہانتک کہ جب تھے تم کشتی مین اور لیچلین اُنکو با عانت ہوای

طَيِّبَةٍ وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن كُلِّ مَكَانٍ وَ

موافق کے اور خوش ہوے اوس سے آگئی ہوا مخالف اور آگئی اونپر موج ہر جگہ سے اور

ظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ

سمجھے وہ کہ بیشک وہ گہر گئے اوسمین پکارا اللہ کو خالص کرنیوالے اوسکے لیے دین کو البتہ اگر بچالیگا تو ہمکو

هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ

اس سے ہو جائینگے ہم شکر گزارون سے

وہی ہی جسنے خشکی اور تری مین تمکو سیر و سفر کے اسباب اور سامان عطا کئے (بعض اُنمین سے یہہ ہی) کہ جب تم کشتی پر ہوتے ہو اور کشتیان تم کو لے چلتی ہین ہوا ے نرم و طیب کے ذریعے سے۔ تو خوش ہوتے ہین اور ناگاہ ہواے تند و باد مخالف چلی اور پانی مین تلاطم ہوا اور ہر جانب سے موجین بلند ہوئین اور خوف غالب ہوا کہ ہم گھر گئے ساحل نجات دشوار ہی تو اللہ کو خالص دلسے بدون شرک و نفاق کے پکارنے لگتے ہین اور کہتے ہین اے اللہ اگر تو ہمکو اس بلا سے بچالے تو ہم شکر گزار ہو جائینگے عبادت کرینگے مساکین کو کھانے کھلائینگے **ف** اشارۃ النص سے واضح ہی کہ تمام حرکات عباد اللہ ہی کے مخلوق ہین اور اقتضاء النص سے مفہوم ہوا کہ سکون بھی اُسیکے حکم سے ہی اسلیئے کہ ممکن نہین کہ خالق سکون غیر خالق حرکات ہو اسلیئے کہ سکون و حرکت مین تضاد ہی اور امر تضاد کا دو مختلف اختیار و ں مین رہنا محال بس خالق ہر سکون و حرکت وہی ہی اب نہ کوئی شئے غیر حرکت و سکون ہی نہ کوئی دوسرا خالق۔ دعوا یہہ کلیہ نہین بعض وہ بھی ہین جو مرتے دم تک شرک نہین چھوڑتے اور جواب اسکا صفحہ (۳۲۵) مین گزر گیا کہ وہ سیاہ دل

جنمین عقل وعرفان کی روشنی کیسی شمع مردہ کا دھوان بھی نہین اور وہ غافل جو مرتبہ انسانیت سے گذر گئے ہون اور امید وار منتظر ایسا نہین کرتے باقی سب پر یہی گزرتی ہو مخلصین اس سے لازم آتا ہو کہ وہ کافر نہین حالانکہ ایسا کہنے والا اگر ہلاک ہوجائے تو نہ مسلم سمجھا جاتا ہو نہ بعد خلاص مرتد اور جواب یہہ ہو کہ[1] یہہ ایمان اضطراری یا نجات دنیاوی کے لیے ہو نہ اقرار و ایمان وطلب نجات اخروی[2] اقرار شروط معدوم ہو مقید حکم ایمان نہین[3] (لئن انجیتنا) دعوا اللہ کا بیان ہو اور معنے یہہ ہین درانحالیکہ بچانی مین کسیکو شریک نہ جانتا تھا کہتا ہو مین شاکر و مطیع ہونگا اگر بچالی پس یہہ اخلاص ایمان و توحید مین نہین بلکہ پکار اور مشکل کشائی مین۔ اور بوجہ تعلیق لشرط نجات نہ شکر موجود ہو نہ معتبر اَلْمُعَلَّقُ بِالشَّرْطِ لَا يَنْعَقِدُ سَبَبًا جو بات کسی شرط سے معلق ہو وہ سبب ہی نہین ہوتی گویا زبان سے کہی نہین گئی پس دعا ثابت و اقرار شکر و ایمان غیر موجود۔ کفر باقی و اسلام مفقود

ف جب شرط کرنے والا مومن ہو تو بوجہ وجود ایمان و لزوم اقرار۔ یہہ عہد جدید اگر امور واجبہ سے ہو جیسے نماز پڑھنا شراب نہ پینا تو تبرک و توسل اور مفید تاکید ہے عہد جدید نہین اور اگر واجبات سے نہین جیسے نذر نوافل وصدقات یا عہد ترک تساہل لغویات تو یہہ تحت نذر مین داخل اور بوقت کامیابی واجب ہو البتہ اگر کسی نے امور واجبہ کا عہد کیا اور نیت یہ تھی کہ کام پورا ہو تو کرون نہین تو نہین فاسق و عاصی ہوگا۔ اور کافر مین چونکہ اسلام و اقرار موجود ہی نہین ہوتا کچھ اعتبار نکیا جاتا

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۭ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ

پھر جب بچا لیا ہمنے انکو تبھی وہ سرکشی کرتے ہین زمین مین ناحق اے آدمیو نہین سرکشی تمہاری

عَلٰٓي اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا

مگر اپنی ہی جانون پر فائدہ ہے حیات دنیاوی کا پھر ہماری طرف مرجع تمہارا ہے پھر ہم بتادینگے تمکو وہ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

کہ تھے تم کرتے

پھر جب ہمنے انکو اس طوفان اور موج ہلاک سے چھڑا لیا زمین مین ناحق سرکشیان یعنے خلاف و معاصی و شرک و کفر وظلم کرتے پھرتے ہین۔ اے آدمیو یہ سرکشی تمھاری تمھاری جانون پر پڑیگی حیات فانی کے فائدے اٹھالو پھر ہماری طرف پھرنا ہو تاکہ ہم تمکو تمھارے افعال کی برائی بھلائی اور سزا و جزا سے خبردار کردین بعض مفسرین نے اس آیت کے تحت مین نکات معارف و استعارات تصوف ذکر فرمائے گو بظاہر دلکش ہین مگر مقام عتاب الزام و خطاب مشرکین و کفار اللہ کے دوستون کے ذکر سے مانع ہے۔

[1] المعلق یہ مذہب حنفیہ کا ہو اور امام شافعی کے نزدیک بھی شرط معلق حکم کو منع کرتی ہو پس حکم ایمان قبل نجات اسپر نہوگا بوجہ

إِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ أَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ

نہین مثل زندگی دنیاوی کے مگر مثل پانی کے کہ اوتارا ہمنے اوسے آسمان سے پھر ملگئی ساتھ اوسکے سبزی

الْأَرْضِ مِمَّا يَأْكُلُ النَّاسُ وَالْأَنْعَامُ حَتّٰىٓ إِذَآ أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ

زمین کی اوس سے کہ کہاتے ہین آدمی اور جانور یہانتک کہ جب لیلی زمین نے شادابی اپنی اور

ازَّيَّنَتْ وَظَنَّ أَهْلُهَآ أَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ أَتٰىهَآ أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا

آراستہ ہوگئی اور جان لیا صاحب نے اوسکے کہ وہ قادر ہین اوسپر آگیا اوسے حکم ہمارا رات یا دن مین پھر کردیا ہمنے اوسے

حَصِيْدًا كَأَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

کٹا ہوا گویا کچہ نہ تھی کل ایسی ہی ظاہر کرتے ہین ہم نشانیان اوس قوم پر جو فکر کرتے ہین

اخذت یعنے اظہرت زخرف حسن وتازگی۔ سبزی اور زردی اور سُرخی یعنے برگ وبار وگل وریحان حصید مقطوع خشک وخراب یعنے مثال دنیا کے زندگی کی ایسی ہی کہ جیسے اللہ پانی آسمان سے برسائے اور اُسکے وجہ سے ہر قسم کے درخت مختلط اوگین جو آدمی کہاتے ہین یعنے ساگ اور پھل وغیرہ اور جو جانور کہاتے ہین یعنی پتی بھوسا۔ لکڑی وغیرہ پھر جب زمین اچھی طرح اپنے پھل پھول نکالے درخت سرسبز کھیت تیار باغ شاداب ہون اور اُسکی زیب وزینت ظاہر ہو اور اُسکے مالک جان لین کہ اب ہم اسکے مالک اور اس سے متمتع ہوگئے دفعۃً حکم الٰہی آجائے برف گرے اولے برسین۔ پالا پڑے آندھی چلے بہیا آئے اور کوئی بلا ارضی وسماوی پونہچے اور وہ سب ہلاک ہوجائے گویا کل یہان کچھ تھا ہی نہین نام نشان نہ ہو (اسی طرح دنیا کا معاملہ ہی ہر شخص کا خاتمہ موت پر ہو جاتا ہی اور قیامت مین تمام دنیا کا خاتمہ ہوجائیگا) ہم اسی طرح اپنی قدرت کے آثار اور تمھارے فنا کے دلائل ظاہر کرتے ہین مگر اُنکے لئے جو فکر کرتے ہین

ف ذکر دارالسلام

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا إِلٰى دَارِ السَّلٰمِ ؕ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور اللہ بلاتا ہی طرف جنت کے اور راہ دکہاتا ہی جسے چاہے طرف راہ راست کے

دنیا جسمین تم ہمہ تن مصروف ہو اُسکی یہ حالت ہی اور حق سبحانہ تعالےٰ جس سے تم بے پروا اور غافل ہو وہ تمکو سلامتی کے گھر یعنے جنت کی طرف بلاتا ہی اور جسے چاہتا ہی اپنے فضل سے سیدھی راہ پر لگادیتا ہی دارالسلام جنت کا نام ہوا ہی پہلے دنیا اور اُسکی آفتین مذکور ہوئین لہذا فرمایا اُدھر تو یہ ہلاکت ہی اور اللہ کیطرف سلامت بخاری آپنے فرمایا میرے خواب مین فرشتے آئے اور کہا اپنے صاحب کے لئے کوئی مثل کہو ایک نے کہا آپ تو سورہے ہین دوسرا بولا آنکھین

سوتی ہین اور دل بیدار ہی تو کہا ایک شخص نے گھر بنایا اور اُسمین دسترخوان بچھایا اور ایک بلانے والا بھیجا تو جسنے اُسکے بُلانے کو قبول کیا گھر مین آیا اور خوان نعمت سے کھایا اور جسنے اُسکی بات نہ سُنی نہ گھر مین آیا نہ کھانا پایا پھر کہا گھر جنت ہی اور بُلانے والے محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم جسنے آپکی اطاعت کی اللہ کی اطاعت کی جسنے آپکی عدول حکمی کی اللہ کی عدول حکمی کی اور آپ درمیان مومن وکافر کے فرق ہین ابن کثیر نے جابر سے روایت کی کہ یہ فرشتے میکائیل وجبریل تھے اور یہ مالک خانہ اللہ تعالے تھے **ف** میرے نزدیک یہ آیت عبرت دلانے والی ہی مومنین کی کہ وہ شاہنشاہ بلاتا اور غلام حاضر ہین توقف کرتا اور جلانیوالی ہی منکرین کی کہ وہ اس عزت اور نعمت سی محروم ہوگئی اور تنبیہ ہی واسطے دنیاپرستونکے کہ وہ طالب آفات ہین اور مژدہ جانبخش ہی عاشقونکو کہ خلوتخانہ خاص مین اُنکے لئی اشارے ہورہے ہین

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ؕ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ؕ اُولٰٓئِكَ

واسطے اونکے جنھون نے نیکی کی نیکی ہے اور زیادتی اور نہ ڈہانکے گی مُنہ کو اونکے تاریکی اور نہ ذلت وہی

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

صاحب جنت کے ہین وہ اوسمین ہمیشہ رہنیوالے ہین

جنھون نے اچھے کام کیئے اُنکو نیکی ملیگی اور کچھ زیادہ اور خوف محشر سے اُنکے چہرونپر آثار ذلت اور تاریکی کے نہونگے جنت والے ہین اُسمین ہمیشہ رہینگے حسنیٰ بظاہر یہ لفظ خفی ہی اور حسن دنیاوی بوجہ نقصان غیر موعود اور حسن آخرت جو کمال واخل ہی اور اسی بناپر معالم مین ابن عباس سے مروی ہی کہ مراد حُسنیٰ سے دس گنے سے سات سو درجے تک ثواب ہی ابن کثیر حُسنے سے مراد جنت اور مغفرت اور اُسکی نعمتین اور یہ مسلمانوں سے موعود ہی باقی رہی خیر دنیا نہ یہ ضروری ہی نہ ثواب عمل اور ممکن ہی کہ الحسنیٰ بوجہ لام استغراق جمیع نعمائکو شامل ہو زیادۃ یہ مجمل ہی تفسیر اسکی ابن کثیر نے اجلۂ اصحاب مثل ابوبکر صدیق وغیرہم سے یہ کی کہ حسنیٰ جنت ہی اور زیادتی دیدار الٰہی اور اسی آیت کے تحت مین حضور اقدس سے مروی ہی کہ فرمایا جب جنتی جنت مین داخل ہوجائینگے خطاب ہوگا تمھارا ایک وعدہ اور ہی تعجب سے عرض کرینگے اب کیا باقی ہی حساب کے زحمت عرصات کی شدت دوزخکی حرارت سے نجات پائی۔ جنت مین داخل ہوئے پھر حجاب اُٹھ جائیگا اور وہ جمال دلآرا نظر آئیگا واللہ کہ کوئی چیز اُس سے لذیذ و عزیز تر نہوگی **ف** اور ممکن ہی کہ حُسنے سے ثواب اعمال اور زیادۃ سے مجرد کرم وافضال مراد ہو تحقیق الخ یہ علامتین اہل نار وعار کی ہین اللہ تعالے المحسنین کو اس سے بچالے گا۔ بخلاف دوزخیونکے کہ اونکے منہ کالے آنکھین کرنجی ہونگی خالد اہل جنت اور کفار کی نسبت بمعنی دوام ومومنین گناہگار کے لیے بمعنی مکث طویل آتا ہے

وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۖ مَا لَهُم مِّنَ

اور جنھون نے کمائین برائیان بدلا برائی کا مثل اوسکے ہی اور چھائیگی اونکو ذلت نہین واسطے اونکے

اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ۖ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا ۚ أُولَٰئِكَ

اللہ سے کوئی بچانیوالا گویا ڈہانک لیے گئے منہ اونکے ٹکڑے سے شب تاریک کے یہ

جنھون نے برائیان کین أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ تو برائی کا بدلا اوسکے مثل

صاحب دوزخ کے ہین او سمین ہمیشہ رہینگے

ہی یعنے زیادتی جو ثواب مین انعام ہی اور انتقام مین ظلم ہوگی اور خواری معصیت کی اُنکے چہرون سے نمایان ہوگی اور اللہ کے عذاب سے کوئی بچانیوالا نہوگا اُن کے چہرے ایسے سیاہ ہونگے گویا اندھیری رات کے ٹکڑے نے اُنھین ڈھانک لیا ہی یہ دوزخی ہین اُسی مین ہمیشہ رہینگے مسئلہ قصاص و انتقام مین مساوات شرط ہی اور تجاوز حرام اسلیئے ہمارے فقہانے کہا کہ جن زخمون مین مساوات ممکن نہو جیسے ہڈی یا زبان وغیرہ انمین قصاص نہین ارش یعنے عوض مالی ہی مسئلہ ظالم سے بعد انتقام فعل ظلم کے ذلت دور نہین ہوتی جیساکہ بعد ذکر جزا فرمایا کہ اُنکے چہرونپر ذلت چھائی ہی بخلاف مظلوم کے کہ اُسے انتقام لینے مین کوئی عار نہین گو بعد انتقام دونو ایک حالت پر ہوجائین مگر حیثیتین مختلف ہین

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ

اور جب جمع کرینگے ہم اون سبکو پھر کہینگے ہم اونسے جنھون نے شرک کیا ٹھہرے رہو تم اور شریک تمہارے

فَزَيَّلْنَا بَيْنَهُمْ ۖ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُم مَّا كُنتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ ۝

پھر جدا کیا ہمنے اونمین اور کہا اونکے شریکون نے نہ تھے تم ہمکو پوجتے

اور جسدن ہم ان سبکو عرصات محشر مین جمع کرینگے پھر مشرکین کو حکم ہوگا یہین ٹھہرے رہو اور ہر ہر گروہ علحدہ علحدہ ہوجائیگا مومن مومن کے ساتھ کافر کافر کے ہمراہ اور اُنکے شرکا یعنے جنکو معبود بنا رکھا تھا بولین گے تم اے مشرکو خاصکر ہمکو پوجتے نہ تھے۔

فَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِن كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ۝

پس کافی ہی اللہ گواہ درمیان ہمارے اور تمہارے تحقیق تھے ہم پرستش سے تمہاری غافل

اے مشرکو ہمارے تمہارے درمیان مین اللہ کی گواہی کافی ہی ہمکو اس امر کی خبر نہ تھی کہ تم ہماری پرستش کرتے ہو ف ان دونو آیتون مین دو امر قابل حل ہین اول شرکا سے کون مراد ہین کبیر چونکہ مقام الزام وتہدید ہی اصنام وجن وشیاطین وغیرہ مراد ہین ف عموم نقطہ اس تخصیص کو قبول کرتا ہی

نہ توہین و تذلیل سے شرکا کو تعلق ہی جبکہ وہ انکار کر رہے ہیں بلکہ دوسرے مقامات مین ملائکہ و انبیا سے بھی ایسی باز پرس مذکور ہی اور اُنکے عذر منقول۔ دوم اگر یہہ شرکا شیاطین و بت وغیرہ ہین تو اُنکی دو نو باتین کہ تمنے ہماری پرستش نہین کی اور ہمکو اس عبادت کی خبر نہ تھی جھوٹی ہون یا سچی قابل التفات نہین ہان اگر ملائکہ و انبیا و صلحا بھی داخل ہین تو یہہ کذب قابل نظر ہی اور جواب یہہ ہی کہ اُتمنے ہمارے حکم و رضا سے ایسا نہین کیا کہ تمھاری بندگی ہماری طرف منسوب ہوتی تو گویا نہ یہ عبادت ہماری ہوئی نہ ہمنے اسے جانا۔ تمھاری پرستش ہمارے حقیقت و ذاتکے اعتبار سے نہ تھی بلکہ باعتبار شان الوہیت یا حق شفاعت و علم حاضر و قدرت غالب تھی اور وہ محض افترا و کذب تھا پس یہہ تمام امور اوسی وصف فرضی کیطرف منسوب ہوئے ہمسے کیا اور اسی طرف کلمۂ (ایانا یعنے خاص ہمکو) مشیر ہی پس عبادت سے مراد عبادت ذات اور غفلت سے مراد بے پروائی و بے تعلقی و عدم رضا۔ نکتہ اس تقریر مین دو فائدے ہین ایہہ کہ اے مشرکو دیکھا اپنے معبودون کا حال تمسے نفرت یہہ اور غفلت اسقدر ۲ تنبیہ ہی کہ جو حضرات بیوجہ پوجے جاتے ہین اُنپر ناکردہ خطا کا بار جواب ہی واسے بر حال اُن کے جو اس سے راضی ہون جیسا کہ ہمارے زمانے کے بعض مشایخ صورت اور علماے دنیا پرست

هُنَالِكَ تَبْلُوا كُلُّ نَفْسٍ مَّا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ

وہان پائیگا ہر نفس جو کر چکا اور پھیرے جاینگے طرف اللہ کی کہ مالک ہی انکا سچا اور گم ہوا انسے جو تہمت باندھتے تھے

یعنے اسوقت جسنے جو کیا ہی اُسکا بدلا پائیگا اور اللہ تعالے کے حضور مین پھیرے جاینگے کہ وہی ان سبکا سچا مالک ہی اور جو کچھ دنیا مین دل سے گڑھتے یا سنے سُنائے پر اعتماد کرتے تھے وہ سب بھول جاینگے معالم یہان مولے سے مراد مالک و آقا ہی اور اس حکم مین کافر و مومن سب داخل ہین اور جہان فرمایا کہ کافرونکا کوئی مولی نہین وہان ناصر و مددگار کے معنے ہین اور یہہ مخصوص ہی مومنین کے لیے ربط بعد بیان سوے انجام و فضائح کفار پھر ایک زبردست دلیل اور عجیب تقریر سے اُنکو حق پسندی کیطرف توجہ دلائی۔

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ

کہیے کون رزق دیتا ہی تمکو آسمان سے اور زمین سے آیا کون مالک ہی سماعت اور بصارت کا اور کون نکالتا ہی

الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ

زندہ مردے سے اور نکالتا ہی مردہ زندہ سے اور کون انجام دیتا ہی کامونکو پھر کہینگے اللہ پھر کہیے کیا نہین ڈرتے

آپ اے رسول کریم پوچھئے کہ کون آسمان سے رزق دیتا ہی (بذریعہ باران و حرارت و برودت

وتبدیل موسم کے) اور زمین سے (بواسطۂ نباتات واثمار وحیوانات کے) کون تمھارے کان آنکھ کا مالک ہی (چاہے دے چاہے چھین لے) کون زندہ مردہ سے نکالتا ہی (یعنی انڈے سے بچہ۔ نطفے سے حیوان تخم سے درخت۔ زمین سے سبزہ۔ معدوم سے موجود) اور مردے زندہ سے (یعنے میت ومعدوم کرتا ہی درخت سبز خشک کر ڈالتا ہی) کون تمام امور کا انجام دینے والا خالق وحاکم ہی۔ اسکے جواب مین کہینگے کہ اللہ ہی۔ پھر آپ کہیئے ایسے رب رحیم۔ قادر۔ زبردست۔ حکیم سے بھی نہین ڈرتے ف اسمین وہ صفات مذکور فرمائے جنپر وجود عالم وبقاے کائنات کا مدار ہی۔ رزق وچشم وگوش جنکے بدون آدمی وجماد برابر ہی اور حیات وموت آور جواب خود اسیلئے دیدیا کہ معلوم ومسلم ہی کہ دوسرا جواب ہی نہین

فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝

پس یہی اللہ رب ہی تمھارا سچا پھر کیا ہی بعد حق کے مگر گمراہی پھر کہان پھرے جاتے ہو

جسمین ایسے صفات جلیلہ ہون وہ تمھارا سچا اللہ اور پروردگار ہی اور ثبوت حق کے بعد اب کیا باقی رہا مگر باطل وضلالت تو حق چھوڑ کر کدھر جاتے ہو ف یہہ عجیب وغریب استدلال ہی پہلے وہ صفات بیان کیئے جنکے بدون ربوبیت قائم ہی نہو سکے پھر ایکبار کہدیا جسمین یہہ اوصاف ہون وہی اللہ ہی اب اگر کہو کہ یہہ صفات ضرورت ربوبیت سے نہین تو حمق ثابت ہو اگر کسی فرد معین مین قرار دو تو دعوی باطل اور دیوانگی ہی ناچار ہو کر یہی کہنا پڑیگا کہ ایسی کوئی ذات ضرور ہی پھر اسیکا نام اللہ اور رب ہی اب بتاؤ کیا عذر وموقع انکار رہا اس پر بھی ادھر ادھر نظر کرو اور واحدنیت کے قائل نہو تو

كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ فَسَقُوْٓا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

ایسے ہی ثابت ہو گئے کلمے تیرے رب کے اونپر جو نافرمان ہوے بیشک وہ نہین ایمان لائینگے

کیونکہ جسطرح ہماری واحدانیت وربوبیت ثابت ہو گئی یا جسطرح بعد حق کے ضلال اور بعد دلائل کے انکار کا حمق وعصیان ہونا ثابت ہی ایسے ہی تیرے رب کے کلمات یعنے تخویف عذاب ثابت اور حق ہی انپر جو نافرمان ہین اور وہ ایمان نہ لائینگے وہم فسق وکفر سے نفی ایمان اگر مسلم ہی تو ارسال رسل عبث دفع مراد اس سے فسق تقدیری وکفر دائم ہی جسکے نسبت بجا بجا ارشاد ہوا آنکھ کان دل مین مگر بیسود ربط اسکے بعد دوسری دلیل کیطرف متوجہ کیا کہ شاید اثر کیا ہو تو وہ سہی۔

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ۚ قُلِ اللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝

کہیے کیا ہی کوئی تمھارے شریکون سے جو ابتدا کرے خلق کی پھر پھیر لاوے کہدے کہ اللہ پیدا کرتا ہی خلق کو پھر اعادہ کریگا پھر کہان پھرے جاتے

(یہہ دوسری دلیل ہی) اب کہیئے کیا تمھارے شرکا سے یعنے جنکی بندگی اللہ تعالے کے ساتھ یا اسکے

علاوہ کرتے ہو کوئی ایسا ہی جو مخلوق کو بنائے پھر مار کر جلائے آپ خود بتا دیجیے کہ اللہ ایسا ہی کہ پیدا کرتا ہی پھر مار کر جلائیگا پس کدھر پھرے جاتے ہو ادھر اُدھر **ف** اسمرتبہ یہ نفرمایا کہ وہ اقرار کرینگے اسلئے کہ کفار مخاطب معاد کے منکر تھے یا ابتدا پیدا کرنا **افک** افترا پھیرنا اور پھیرنا

قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ ۭ قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ۭ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ

کہیے کیا ہی کوئی شریکون سے تمہارے وہ کہ رہنمائی کرے طرف حق کے کہدیجیے اللہ رہنمائی کرتا ہی واسطے حق کے کیا پھر جو رہنمائی کرتا ہی

اِلَى الْحَقِّ اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۚ فَمَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝

طرف حق کے مستحق ہی یہ کہ پیروی کیا جاے یا وہ کہ نہ راہ پاسکے مگر یہ کہ راہ دکھایا جاے پس کیا ہی تمکو کیسا حکم کرتے ہو

(یہ تیسری دلیل ہی) آپ کہیے تمہارے معبودون سے کوئی ایسا بھی ہی کہ حق کیطرف رہنمائی کرسکے چونکہ اسکا بھی انکار ممکن نتھا فرمایا آپ ہی کہدیجیے کہ اللہ ہی رہنماے حق ہی اور جب یہ مسلم ہوگیا تو پوچھیے کہ جو حق کیطرف رہنما ہو وہ پیروی اور اطاعت کا مستحق ہی یا جو خود ہی راہ نپاتا ہو مگر جب کوئی اسے راہ بتائے پھر اے منکرو تمکو کیا ہوگیا ہی یہ کیا کررہے ہو کیسا فیصلہ کرتے ہو کہ اللہ کا ساجھی بناتے ہو

وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ۭ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَـيْــــًٔـا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝

اور نہین پیروی کرتے اکثر اونکے مگر ظن کے بیشک ظن نہین بی پروا کرتا حق سے کچھ بیشک اللہ دانا ہی اوسکا کہ کرتے ہین

یہ لوگ صرف وہم و گمان ہی کی پیروی کرتے ہین کوئی حجت و دلیل نہین اور حال یہ ہی کہ صرف گمان امر حق ثابت کے مقابلے مین کچھ فائدہ نہین دیتا اور اللہ تعالے اُنکے تمام افعال جانتا ہی واضح رہی کہ جب آدمی کو کسی شے کا تصور حاصل ہوتا ہی اور اسکا ہونا نہونے کی نسبت ضعیف ہی تو وہم ہی اور دونو دلیلین برابر ہین تو شک ہی اور ہونے کی دلیل نہونے سے قوی تر ہی تو ظن ہی اور نہونیکا گمان وہم بھی نہو تو یقین ہی اور یہ تقسیم اصطلاح علوم مین معتبر ہی قرآن مین کبھی ظن بمعنی یقین آیا ہی جیسا کہ ابھی گزرا (وظنوا صفحہ ۳۴۱) مین اور کبھی بمعنے وہم و شک اور یہان یہی مراد ہی بقرینۂ مقابلۂ حق پس یہ وہم کہ قیاس ظنی ہی اور ظن غیر معتبر پس قیاس حجت شرعی نہین معدوم ہوگیا اسلئے کہ قیاس کا ظن ہونا بمعنی اصطلاحی ہی اور ایسا ظن مدار انتظام عالم و اجراے معاملات ہی اور یہ کلیہ کہ احتمال سے استدلال باطل ہوجاتی ہی احکام یقینیہ و دعاوی ضرورت مین معتبر ہی اسلئے کہ یقین و ضرورت کے لئے شرط ہی کہ دوسری طرف کا وہم بھی نرہے **ف** آیت استنباط مسائل فقہی و عمل دلائل مین اصل یہ ہی ۱ الیقین شک سے زائل نہین ہوسکتا ۲ قیاس بمقابلۂ نص معتبر نہین ۳ اخبار آحاد سے اطلاق قرآنی کی تقیید اور زیادت جائز نہین ۴ وہ دلائل جو ثبوت یا دلالت مین ظنی ہون قطعی کے معارض و مقابل نہوسکینگے تفصیل اسکی علم اصول مین ہی ۵ چونکہ اعتقادیات

امر ثابت و حق سے متعلق ہین اسمین دلائل ظنیہ کافی نہیں ۶ مسائل فقہیہ مین اختلاف اجتہادی معتبر ہے اسلیے کہ اجتہاد ظن ہے اور میان ظن مفید اور مسائل اعتقادیہ مین تاویل و اختلاف ممنوع اسلیے کہ اسکا مدار یقین پر ہے پس فرق ضالہ مثل روافض و خوارج و نواصب کے دائرہ اہل حق سے خارج ہوگئے ۷ یہ بھی سمجھا گیا کہ جب کوئی دلیل قطعی موجود نہو دلائل ظنیہ پر عمل ممتنع نہین اسلیے کہ عدم کفایت ظن بمقابل حق مذکور ہے نہ مطلقاً

وَمَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ

اور نہین یہ قرآن کہ بنا لیا جاے غیر اللہ سے لیکن سچا کرتا ہے اوسکا جو

يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سامنے اوسکے ہے اور بیان ہے کتاب کا کہ نہین شک اوسمین طرف سے پروردگار عالم کے

یہ قرآن ایسا نہین ہے کہ غیر خدا سے بن سکے ہان جو اسکے آگے کتب آسمانی ہین انکی تصدیق کرتا ہے اور تفصیل ہے احکام مکتوبہ کی اسمین کسی قسم کا شبہہ نہین ہے پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے کتاب سے بعض مفسرین کے نزدیک مراد مکتوب یعنے فرائض و واجبات و محرمات مکتوبہ یا لوح محفوظ اسلیے کہ اصل کتاب وہی ہے یا ہر کتاب آسمانی اسلیے کہ خلاصہ علوم و تفسیر احکام و حقائق توحید و اصول حق اسمین موجود ہین ف اسمین پانچ صفتین قرآن کی مذکور ہوئین ۱ ممکن ہی نہین کہ دوسرے سے بن سکے گو یہ دعوی باقرار مخالف و مشاہدہ متوارث مسلم ہے تاہم فصاحت کلام و صداقت اخبار و استحکام کلیات و عدم اختلاف اسمین اس درجے کا ہے کہ امکان بشر سے باہر صاحب ذوق سلیم جان سکتا ہے کہ ایسا پر اثر مفصل و مختصر سہل و دشوار ۔ عاری و مکلف یہ اخبار غیبیہ دلائل مقبول کسی بشر سے نہ ظاہر ہو سکے نہ اب ممکن ہین ۲ اگلی کتابون کا مصدق ہے ۳ احکام الہی کا بیان کرنے والا ہے ۴ یقینی ہے اسمین شبہہ و شک نہین ۵ اللہ کی طرف سے ہے بشر کا کلام نہین

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

کیا کہتے ہین کہ افترا کیا اوسے کہدے پس لاؤ کوئی سورت مثل اوسکے اور بلالو جسے بلاسکو تم سوا ہی اللہ کے اگر ہو تم سچے

اگر اب بھی کچھ تردد باقی ہے اور کہتے ہین کہ قرآن بطور افترا بنا لیا ہے تو آپ کہدیجیے کوئی ایک سورت ہی اسکی سی بنالاؤ اور تم اکیلے نہین بلکہ خدا کے سوا جسجسکو بلاسکو اگر سچے ہو بعد بیان اوصاف و دعوے حقانیت عام اشتہار دیدیا کہ اگر کوئی شک ہے تو تم بلکہ تمام عالم ایک سورت تو بنالاؤ ف ظاہر ہے کہ یہ اور مثل اسکے اور بھی آیتین باواز بلند منکرون کو سنائی جاتی تھین اگر کچھ بھی انمین دم ہوتا جواب دیتے پھر جب پیشوایان کفر و ائمہ انکار سے سکوت کے سوا اور کچھ نہو سکا تو ان ناچیزو نکی کون سنتا ہے اور حقانیت قرآن پر یہ دلیل مسکت و دعوی مسلم ہے

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن

بلکہ جھٹلایا اوسے کہ نہ گھیرا اوسکے علم کو اور نہ آئی اونکے پاس تاویل اوسکی ایسا ہی جھٹلایا اونہون نے جو

قَبْلِهِمْ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ وَمِنْهُم مَّن يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُم مَّن لَّا يُؤْمِنُ بِهِ وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ

پہلے تھے اونسے پس دیکھ کیونکر ہوا انجام کار ظالمون کا اور اونمین سے وہ ہے کہ ایمان لایا اوسپر اور اونمین وہ ہے کہ نہ ایمان لایا اوسپر اور رب تیرا داناتر ہے مفسدون کو

ع ۹ — ف اقسام کفار

بلکہ جیسے نہین سمجھے اور جہانتک اُنکے فہم ناقص نہین پہنچے اور تاویل و بیان اُسکا نہین حاصل ہوا اُسے جھٹلاتے ہین ایسا ہی اُنھون نے بھی جھٹلایا جو ان سے پہلے گزر گئے پھر آپ دیکھئے کہ ظالمونکا انجام کار کیونکر ہوا اُنمین بعض وہ ہین جو آپ پر ایمان لاتے ہین اور وہ بھی ہین جو ایمان نہین لاتے اور تیرا رب مفسدین کو خوب جانتا ہے معالم تاویل سے مراد وعدہ قرآنی ہے اور عذاب کفر و انکار

وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّي عَمَلِي وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ أَنتُم بَرِيئُونَ مِمَّا أَعْمَلُ وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور اگر جھٹلاوین تجھے تو کہدیجئے میرے لئے عمل میرا ہین اور تمھارے لئے عمل تمھارا تم بری ہو اوس سے کہ کرتا ہون مین اور مین بیزار ہون اوس سے جو تم کرتے ہو

اگر آپکو یہ لوگ جھٹلاوین تو کہدیجئے کہ تمھارے لیے تمھارے اعمال ہین اور ہمارے لیے ہمارے افعال تم ہمارے طریق سے منکر ہم تمھاری راہ و رسم سے بیزار ہین ف اگر مراد یہ ہے کہ ایک کو دوسرے سے تعارض و تعلق نہین تو یہ آیت حکم جہاد سے منسوخ ہے اور یہ بیان واقعہ سمجھا جائے اسلیے کہ نہ ایک کے گناہ دوسرے پر پڑ سکتے ہین اور نہ کفر و اسلام مین اتفاق ممکن ہے تو یہ جہاد کی مخالفت ہی ضرورت نسخ

وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ

اور بعض وہ ہین سنتے ہین کہ کان لگاتے ہین طرف تیری کیا تو سناویگا بہرے کو اگرچہ ہون نہ سمجھے

وَمِنْهُم مَّن يَنظُرُ إِلَيْكَ أَفَأَنتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَلَوْ كَانُوا لَا يُبْصِرُونَ ۝

اور اونمین سے وہ ہین کہ دیکھتے ہین طرف تیرے کیا تو رہنمائی کریگا اندھے کی اگرچہ ہون نہ دیکھتے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

بیشک اللہ نہین ظلم کرتا آدمیون پر کچھ مگر آدمی اپنی جانونپر ظلم کرتے ہین

بعض کافر وہ ہین جو آپکی طرف کان لگاتے ہین کوئی جانے کہ سنین گے اور سمجھ بوجھکر مانین گے مگر ایسا نہین اب امید نہ لگائین کہ آخر مایوسی کا صدمہ اُٹھائین یہ سماعت ہی نہین رکھتے تو آپ کیا بہرے کو سناوینگے اور وہ بہرے جو سمجھ بوجھ بھی نہ رکھتا ہو کہ اشارہ ہی سمجھ لے اور بعض وہ ہین جو آپکی طرف تکا کرتے ہین کیا آپ اندھونکو راہ راست دکھلا دینگے اگرچہ اُنکو بصیرت قلب نہو

کہ اُسکی ہدایت سے ادراک و تعقل کر سکین (چونکہ بہرے اور اندھے فہم سریع اور عقل وسیع کے ذریعے سے کام نکالا کرتے ہین اور غالباً انمین یہ قوتین اللہ تعالےٰ زیادہ عنایت فرماتا ہی لہذا اسکی بھی نفی کی کہ کفار مین اسکی بھی صلاحیت نہین) بیشک اللہ تعالےٰ آدمیونپر ظلم نہین کرتا بلکہ وہ لوگ خود ہی اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین یبصرون کہا مفسرین نے یہان مراد بصیرت قلب و معرفت عقل ہی انفسہم اسکی تقدیم سے حصر کا فائدہ نکلا یعنے یہ ظلم اُنکا خاص ہی اُنھین کے لیئے دوسرونپر اسکا اثر نہ پڑیگا ف گویہ آیتین مکے مین اُتری اور کفار کی شان مین ہین مگر نہایت مناسب ہوتا اگر یون کہا جائے کہ آیہ اولیٰ مین مومنین و کافرین کا ذکر کیا اسمین منافقین کیطرف اشارہ ہوا کہ بظاہر آنکھ کان لگائے ہین مگر دل سے دور اب اُنپر وہی عذاب جو کفار پر ہوگا اور مسلمانونکے قرب سے بالکل دوری کوئی ظلم نہین

ف

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَنْ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ قَدْ خَسِرَ

اور جسدن جمع کریگا ہم اونکو گویا نہ ٹھہرے تھے مگر ایک گھڑی دن سے پہچانینگے آپسمین بیشک ٹوٹا پایا

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝

اونھون نے کہ جھٹلایا ملنے کو اللہ کے اور نہ تھے راہ پانیوالے

اور جب قیامت مین ہم آدمیونکو اُٹھائینگے تو یہ تمام عمر دراز و مدت طویل دنیا کی ایسی معلوم ہوگی گویا ایک گھڑی بھر رہی تھی جیسے خواب کے حالات۔ ایک دوسرے کو پہچان لینگے کہا صاحب معالم نے کہ قبر سے اُٹھکر پہچانین گے پھر جب ہول محشر و ہنگامہ قیامت دیکھین گے ہوش گم ہو جائینگے اور کہا بعض نے کمال ہیبت و ہول سے مجال تکلم نہوگی۔ ارشاد ہوتا ہی کہ بیشک جو لوگ حضوری حق سبحانہ تعالےٰ اور حشر و نشر کی تکذیب کرتے تھے اور راہ راست پر نتھے بڑے گھاٹے مین پڑے

ف

وَإِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَإِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللَّهُ

اور خواہ دکھائین ہم تجھے کچھ اوسکا کہ وعدہ کرتے ہین ہم اونسے یا وفات دین ہم تجھے پس ہماری طرف بازگشت اونکی ہی پھر اللہ

شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ ۝

گواہ ہی اوسپر جو وہ کرتے ہین

بعد شرارت کفار بغرض تسکین قلب حضرت سید المرسلین ارشاد فرمایا ای نبی حبیب خواہ ہم اُن عذابون سے جنکا کفار کو خوف دلایا ہی کوئی عذاب دنیا مین نازل کرین اور آپ بھی دیکھ لین اور خواہ آپکو وفات دین اور آپکو اُنکی خرابی نہ دکھائین دونو حالو مین اُن سبکو ہمارے ہی حضور مین آنا ہی اور ہم اُنکے کامونکی جزا و سزا سے خوب واقف ہین نہ عذاب دنیا دہی اُنھین آخرتمین موجب

تخفیف ہوگا اور نہ نجات نہ یہ دی علامت بریت ف معلوم ہوا کہ کفار کو دنیا میں سزا ملنا لازم نہیں

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

اور واسطے ہر امت کے ایک رسول ہے پھر جب آگئے رسول اونکے فیصلہ کیا گیا اونمین انصاف سے اور وہ نہ ظلم کیے جائینگے

اے نبی کریم ہر امت کے لیئے ایک پیغمبر ہے پھر جب اُنکا پیغمبر آگیا اُنمین فیصلہ حق کر دیا جاتا ہے مطیع مومن اور شریر کافر قرار دیئے جاتے ہین یا دنیا مین بھی عذاب و کامیابی ہوجاتی ہے اور یہ سب انصاف سے ہوتا ہے اُنپر یعنے کفار پر ظلم نہین ہے تا کہ سزا جرم سے زیادہ ملے یا انبیا پر ظلم نہین ہوتا کہ اُنکی سعی رائگان یا ثواب کم یا مخالف سرسبز ہون لیکن اُمت بھی درصورت خلاف ورزی اُسی سزا کے منتظر رہے

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۗ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۚ إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۝

اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر ہو تم سچے کہدو تجیے نہین مالک مین اپنی ذات کا ضرر مین اور نہ نفع مین مگر جو چاہے اللہ واسطے ہر امت کے ایک مدت ہے جب آگئی مدت اونکی نہ دیر کرینگے ایک دم اور نہ پہل کرینگے

آپ سے کہتے ہین کہ یہ وعدہ عذاب اب ہے اگر آپ سچے ہین تو بتایئے آپ جواب دیجیے کہ مین تو اپنی جان کا بھی مالک نہین ہون نفع ہو یا ضرر ہان جسقدر اللہ چاہے (پھر تمپر مجھے اختیار کہان سے آیا ہان) ہر اُمت کے لیئے ایک وقت معین ہے جب وقت آجاتا ہے پھر نہ کوئی دیر کر سکتا ہے اور نہ مدت سے پہلے کچھ ہونا ممکن ہے اسکی تفسیر سابق مین گزر گئی ربط کفار کے بیجا سوالونکا جواب باصواب دیا گیا کہ تم پوچھنے والے کون اور مجھے وعدہ کا اور عذاب لانے کا کیا حق وہ شاہنشاہ قادر ہے جب چاہے عذاب کرے ہان اسقدر ضرور ہے کہ وہان ہر امر کے لیئے وقت معین ہے اُسمین تقدیم تاخیر نہین ہوتی بعد ازان تخویف و تہدید شروع کی کہ یہ تمام قیل و قال بیجا ہے

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَاكُمْ عَذَابُهُ بَيَاتًا أَوْ نَهَارًا مَّاذَا يَسْتَعْجِلُ مِنْهُ الْمُجْرِمُونَ ۝

کہدیجیے بتاؤ تم اگر آجاے تمپر عذاب خدا رات کو یا دن کو کس چیز کی جلدی کرتے ہین لوگ گنہگار

کہدیجیے تم یہ تو بتاؤ اگر تمپر عذاب الٰہی دفعۃً رات کو آجاسے یا دن کو (تو کوئی صورت بچاؤ کی سمجھے ہو) یہ قوم مجرم اللہ تعالے سے کس چیز کی جلدی کر رہے ہین اور اُنکا اسمین کیا فائدہ ہے ف نکتہ ایجا اشارہ کرتی ہے کہ انسان توبہ معاصی اور ندامت اور اختیار فعل خیر مین ایک دم کا توقف نکرے اسلئے کہ عذاب کے لیئے کوئی علامت اور مہلت شرط نہین تو ضرور ہے کہ گناہ ہوتے ہی معاً جسقدر جلد ممکن ہو توبہ کرلے

ف ہر اُمت کیلئے رسول اور بعد بعثت رسول فیصلہ ضروری ہے

ف وقت سے تاخیر تقدیم نہین ہوئی

ل عذاب بر غفلت آجاتا ہے

اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنْتُمْ بِهٖ ءٰٓلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ

کیا پھر جب واقع ہوا (عذاب) ایمان لاوگے تم اوسپر اب اور تحقیق تھے تم ساتھ اوسکے جلدی کرتے پھر کہا گیا واسطے اونکے جو

ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝

ظلم کرتے تھے چکھو عذاب دائمی نہ بدلا دیے جاوگے مگر اوسکا کہ تھے تم کماتے

کیا جب عذاب آجائیگا تب ایمان لاؤگے اب یعنے بوقت عذاب ایمان لانے سے فائدہ ہی کیا ہوگا اور تم اس سے پہلے اسی عذاب کی جلدی کرتے تھے (بعد عذاب کہا جائیگا) اے ظالمو عذاب دائم چکھو اور تمکو اوسی کی سزا دی گئی ہے جو تم کرتے تھے ظلم زیادتی نہین **مسئلہ** ایمان یاس یعنی جب ملائکہ عذاب آجائین اور دم نکلنے لگے مقبول نہین **نکتہ** آیت اشارہ کر رہی ہے کہ جب تک کسی فعل کی سزا واقع نہو ندامت و توبہ مفید ہے اور جب بلا آگئی اب ندامت کا فائدہ عفو مین ہوگا مگر بلا ٹلنا مشکل وہم یہ ارشاد کہ عذاب خلد چکھو عذاب اُخروی کے لیئے مخصوص ہے دنیا اور اُسکے تمام متعلق فانی ہین دفع کفار کے عذاب پر دنیا مین بھی یہ صادق آتا ہے اسیلئے کہ جو بلا مومن پر دنیا مین آتی ہے موت سے منقطع ہو جاتی ہے اور کافر کو تو مرنے پر بھی عذاب ہی کا سامنا ہے کیفیت بدلجاتی ہے نہ عذاب

وَيَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ۭ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْٓ اِنَّهٗ لَحَقٌّ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝

اور استفسار کرتے ہین آپسے کیا حق ہے یہ عذاب کہدیجیے ہان قسم ہے اپنی رب کی بیشک حق ہے اور نہین تم عاجز کرنیوالے

اور آپ سے پوچھتے ہین کیا یہہ تمام چیزین سچ ہین آپ جواب دیجیے قسم اپنے پروردگار کی یہہ حق ہے اور تم اللہ سے بھاگ کر چھپ اور بچ نہین سکتے۔

وَلَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمَتْ مَا فِي الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ۭ وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا

اور اگر ہوتی واسطے ہر جان کے جسنے ظلم کیا وہ شی کہ زمین مین ہے البتہ فدیہ کرتا اوس سے اور چھپائی ندامت جب

رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

دیکھا عذاب اور حکم کیا گیا اونمین انصاف سے اور وہ نہ ظلم کیے جاینگے

اور اگر ہوتا ہر نفس مجرم کے لیئے وہ مال جو تمام زمین مین ہے تو فدیہ کر دیتا لیعنے اپنی عوض وہ مال عزیز جسپر جان دیتا تھا جسنے خدا سے چھڑایا دینا قبول کرتا۔ یہہ بیان ہے حسرت و شدت روز قیامت کا) اور چھپائی شرمندگی جبکہ دیکھا عذاب اور آئین فیصلہ انصاف سے کیا گیا اور وہ ظلم نہ کیے جاوینگے۔ **اسرّ ۱۹** یعنے خفا و اظہار دونو طرح آیا ہے۔ لیعنے شرم مخلوق و خوف حضرت ... سے چھپاوینگے یا کمال بیتابی سے

ف ایمان عند البأس عذاب ... نہین

وقف النبی علیہ السلام

ف فدیہ نہین ...

أَلَا إِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَلَا إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

آگاہ ہو بیشک واسطے اللہ کے ہی جو آسمانوں میں ہی اور زمین میں آگاہ ہو بیشک وعدہ اللہ حق ہے مگر اکثر اونکے نہیں جانتے وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور اوسیکی طرف رجوع کرینگے

جو کچھ آسمان میں ہو یا زمین میں سب اللہ کی مملوک ہی اور اللہ کا وعدہ سچا ہی بعد مرنیکے جینا اور قیامت کا حساب و جزا و سزا ملنی ہی مگر اکثر لوگ جانتے نہیں اور وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور اوسی کیطرف رجوع کرین گے۔

يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

اے آدمیو بتحقیق آگئی تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور شفا اوسکی جو سینوں میں ہے اور ہدایت اور رحمت واسطے مومنوں کے

اے آدمیو تمہارے پاس آگئی پروردگار کیطرف سے نصیحت اور شفای سینہ و ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لیے اور مراد شفا سے نور ایمان و فروغ عرفان یا کفر و نفاق و اخلاق ذمیمہ کا دفعیہ پس یہ سب صفتیں قرآن کی ہین یا پیغمبر حبیب رحمٰن کی بخداے کریم آپ شفاے قلوب ہین اور حیات روح۔ آپ نصیحت مفید ہین اور چراغ ہدایت و فتوح آپ مجسم رحمت ہین آپ ایمان و ہدایت ہین۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝

کہدیجیے فضل سے اللہ کے اور رحمت سے اوسکی پس اسکے ساتھ چاہیے کہ خوش ہو وہ بہتر ہے اوس سے کہ جمع کرتے ہین وہ

آپ کہدین کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے پس اسپر فرحناک اور مسرور ہوں یہ بہتر ہی اُن تمام چیزون سے جو دنیا مین جمع کرتے ہین یعنے یہ قرآن یا نبی رحمٰن اللہ کے فضل و رحمت سے ہمین عطا ہوا اور ہم اُسکے اہل قرار پاے تو ایسی نعمت خداداد پر چاہیے کہ مومنین خوش ہون اور دنیا کی تمام چیزون سے بہتر ہے

قُلْ أَرَءَيْتُمْ مَّآ أَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا قُلْ آللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُونَ ۝

کہدیجیے کیا دیکھا تمنے جو اوتارا اللہ نے تمپر رزق پھر بنا لیا تمنے اوس سے حرام اور حلال کہدیجیے کیا اللہ نے حکم دیا تمکو یا اللہ پر افترا کرتے ہو

آپ ان سے پوچھیے کہ جو رزق ثمرات و حیوانات سے اللہ تعالیٰ نے تمکو عطا فرمایا کیا اُسے تمنے دیکھا اور سمجھے پھر تمنے بعض کو اُسمین سے حرام ٹھہرایا اور بعض کو حلال آپ کہدیجیے کیا اللہ نے تمکو اسکی اجازت دی یا تم اللہ پر افترا باندھتے ہو اسکی توضیح تفسیر آیہ بحیرہ وغیرہ میں گزر گئی ہے مسئلہ حلت و حرمت امر شرعی ہی عقل کو اسمین دخل نہیں۔

وَمَا ظَنُّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى

اور کیا گمان کیا اونھون نے جو افترا کرتے ہین اللہ پر جھوٹھ دن قیامت کے بیشک اللہ صاحب فضل ہے

النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَھُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ

آدمیون پر مگر اکثر اونکے نہین شکر کرتے

جو لوگ اللہ تعالے پر افترا کرتے ہین اور جھوٹی تہمت لگاتے ہین وہ روز قیامت اپنے لئے کیا سمجھے ہوئے ہین کیا وہ چھوڑ دیے جاوینگے کیا وہ اس گستاخی کی سزا نہ پاوینگے یہ تحقیق ہے کہ اللہ تعالے فضل والا ہے آدمیون پر مگر بہت آدمی تو ناشکرے ہین انھین اس تفضل و ترحم سے کیا فائدہ اور کیا امید ربط بعد ان تمام دلائل کے بغرض تسکین نبی محبوب و تنبیہ کفار غافل عنہ علم سمیع کا ذکر فرمایا

وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا

اور نہین تو کسی شان مین اور نہین پڑھتا کتاب سے کچھ قرآن اور نہین کرتے تم کوئی کام مگر ہوتے ہین ہم

عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ ۭ وَمَا يَعْزُبُ عَنْ رَّبِّكَ مِنْ مِّثْقَالِ ذَرَّةٍ فِي

تمپر شاہد جب دراتے تھے تم اوسمین اور نہین دور ہوتا رب سے تیرے برابر کسی ذری کے

الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ وَلَآ اَصْغَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْبَرَ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ

زمین مین اور نہ آسمانون مین اور نہ چھوٹا اس سے اور نہ بڑا مگر کتاب ظاہر مین

اور آپ اے نبی کریم کسی احوال مین نہین ہوتے اور نہ کوئی آیت قرآن کی پڑھتے ہین اور نہ تم اے آدمیو کوئی کام کرتے ہو مگر اللہ تعالے تمپر شاہد و حاضر ہوتا ہے جب تم اُس کام مین ہوتے ہو اور علم الٰہی سے کوئی چیز ذرے کے برابر بھی غائب نہین ہوتی زمین مین ہو یا آسمان مین یا ذرے سے چھوٹی یا بڑی ہو مگر سبکے سب کتاب واضح مین موجود ہے یعنے نہ آپکا حال نہ کسی بشر کے افعال بلکہ کوئی شئے زمین مین ہو یا آسمان مین خرد ہو یا بزرگ علم الٰہی سے غائب ہے اور نہ کتاب یعنے لوح محفوظ سے خارج **شان** احوال **منہ من قرآن** چونکہ قرآن تمام کتاب کو بھی کہتے ہین اور ایک آیت کو بھی لہذا یہ کہنا صحیح ہے کہ قرآن سے قرآن پڑھا یعنے کال سے کوئی ٹکڑا **یعزب** غرب بمعنے دور شدن مراد غائب ہونا **کتاب مبین** لوح محفوظ جسمین تمام امور مذکور و مرقوم ہین **ف** چونکہ کفار کا بڑا شبہہ آپکی رسالت مین بعد از ان قرآنکے تصدیق مین تھا لہذا آپکے تمام حرکات و سکنات اور بخصوص تلاوت

قرآن کا ذکر فرما کر کہا کہ ہمسے مخفی نہین بعد ازان فرمایا کہ تمھارے احوال ذرہ ذرہ ہم جانتے ہین تو اس تعصب اور ہٹ دھرمی سے فائدہ دلمین قائل اور زبان سے منکر پھر آیت مین کئی فائدہ ہین مسئلہ اللہ تعالیٰ تمام ذات وصفات جواہر و اعراض کا عالم ہی کلی ہون یا جزئی مسئلہ جملہ حوادث کا علم اول سے بھی ہی اور بوقت حدوث یعنے ازل سے جانتا ہی کہ زید سے فلان فلان حرکات و سکنات صادر ہونگے جیساکہ (فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ) سے واضح ہی اور جب وہ امر ہونے لگتے ہین جانتا ہی جیساکہ (اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ) سے ظاہر ہی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ
آگاہ ہو بیشک اولیاء اللہ نہ خوف ہی اونپر اور نہ وہ غمناک ہونگے وہ کہ ایمان لائے اور ہین پرہیزگار

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
اونکے لیے بشارت ہی زندگی دنیاوی مین اور آخرت مین نہین بدلنا ہی واسطے کلمات سی اللہ کے وہی کامیابی ہی بڑی

خبردار ہو جاؤ کہ اللہ کے دوستونکو نہ آنے والے آہوال کا خوف ہی اور نہ چھوٹنے والی چیزونکا رنج جو ایمان لائے اور پرہیزگار ہین انکے سیلئے دنیامین فتوحات اور غلبہ و اعزاز یا نور ایمان راحت توکل۔ قبول دعا و سرور معرفت۔ تماشائے عجائب و غرائب و کشف علوم و وعدہ ہاے دیدار و نعمات غیر مترقبہ کی بشارت ہی اور آخرت مین ان وعدونکی حقیقت اور کامیابی کی خوشخبری۔ اللہ تعالیٰ کے احکام اور وعدونمین تبدیل و تغیر نہین ہو سکتا اور یہہ بشارت مذکورہ بڑی کامیابی ہی ف جسطرح ولایت کے مدارج مین ادنے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا اور اعلیٰ اللہ ہی جانے بظاہر جان و جہان کو بھلا کر اسکی یاد مین خود فراموشی اور بکمال رضا و تسلیم مین طلب و تمناسے چشم پوشی ایسے ہی مراتب حزن و خوف کے بھی مختلف ہین عوام مومنین کے سیلئے حزن ترک مال و عیال و مصائب جسمانی و خوف آخرت و عذاب و ناکامی منتفی ہی اور خواص کے سیلئے عدم حزن و خوف یہہ ہی کہ حزن ہوتا ہی ناکامی مدعا مین اور یہان استدعا ہی نہین ع دل ہی نہین رہا ہی جو کچھ آرزو کرین ۔ اور خوف ہوتا ہے امر مکروہ سے اور حبیب سوائے محبوب کے دوسرے کا وہم ہی نہین تو محبوب اور اسکے تمام عشوہ و ادا محبوب ہین خوف کیسا

وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۚ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ
اور نہ رنج مین ڈالے تجھے قول اونکا بیشک غلبہ واسطے اللہ کے ہی پورا وہی سنتا جانتا ہی

اے حبیب محبوب آپکو کفار کی ہرزہ درائی اور خود رائی مغموم و محزون نکرے عزت اور غلبہ اللہ کے سیلئے ہی اور دوسری جگہ فرمایا کہ عزت اللہ اور مومنین کے لیئے ہی اور اللہ تعالیٰ انکے لاف و

ف اولیاء اللہ

ف بہشت میں تمنا بھی نہیں رہیگی

ف غلبہ اللہ کے لیے

گزاف اور آپکی نصیحتین سنتا ہے اور اُنکی شرارت اور آپ کے تحمل کو جانتا ہے۔

أَلَآ إِنَّ لِلَّهِ مَن فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِى ٱلْأَرْضِ ۗ وَمَا يَتَّبِعُ ٱلَّذِينَ يَدْعُونَ

آگاہ ہو بیشک واسطے اللہ کے ہی جو آسمانونمین اور جو زمین مین ہی اور وہ کہ پیروی کرتے ہین جنکو پکارتے ہین

مِن دُونِ ٱللَّهِ شُرَكَآءَ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝

سوای اللہ کے شریک نہین پیروی کرتے مگر گمان کے اور نہین وہ مگر اٹکل کرتے

وما یتبع کہا ابو سعود نے اسکی تین تاویلین ہین ا۔ (ما ے نافیہ) نہین پیروی کرتے اُنکی جنھین پکارتے ہین اللہ کے سوا شریک سمجھکر نہین پیروی کرتے مگر وہم و گمان کی ۲۔ (ما ے استفہامیہ) کس چیز کی پیروی کرتے ہین جو لوگ غیر خدا کے شریک ٹھہراتے ہین۔ پھر خود جواب دیا۔ نہین پیروی کرتے مگر گمانکی ۳۔ (ما ے موصولہ) اللہ کے لیئے آسمان و زمین ہی اور وہ بھی جسکی پیروی کرتے ہین اور جنھین اللہ کا شریک سمجھے ہین جب یہ سب معبود غیر اللہ اللہ کے مملوک اور اُنکی اتباع وہمی و ظنی ہی تو کفار کی حماقت اور اُنکے فعل کا ابطال محتاج بیان نہ رہا۔ ظن گمان و وہم خرص اندازہ۔ اٹکل حاصل واضح رہے کہ جو کچھ آسمان و زمین مین ہی اور جنکو کفار غیر خدا کے معبود بنائے ہین ملائک ہون یا انبیا یا صلحا یا سنگ و حجر و شیطان جن و شیطان البشر یہ بھی سب اللہ کے مملوک و مخلوق ہین۔ بس یہ دلیل ظاہر ہی الوہیت و توحید پروردگار صریح ہی کفار مرید پر۔ مسئلہ خرص یعنے اندازہ شرعین اسیقدر معتبر ہی کہ حق مبہم کو بیان کر دے۔ یا قلوب کی خفگی دور کر دے یا باہمی رضا سے کچھ واجب یا ساقط کرے مثلاً زید نے مشترک کھیت چرالیا دوسرے شریک کے پاس بھی کوئی دلیل ایسی نہین جس سے صحیح مقدار معلوم ہو بمجبوری تخمین پر فیصلہ ہوگا۔ یا متروکہ مجہول المقدار پر برضاے فریقین فیصلہ ہو سکتا ہی۔ لیکن اثبات و اسقاط حقمین تخمین کا کچھ اعتبار نہین زید کہے مین نے عمر کی تھیلی جو غصب کی اُسمین سو ہی روپیہ تھے اسلیئے کہ وزن اسی قدر معلوم ہوتا تھا یا جو گاڑے چھین لے اُسپر بیس ہی من غلہ تھا اسلیئے کہ عادت یہی جاری ہی یہ اندازہ عمر کے دعوے زائد کا مانع نہین ہو سکتا پس عشر و فطرہ و زکوۃ اگر تخمینے سے ہو تو دینے والے کی خوشی بشرط تخمین زائد جائز اور تخمین ناقص یا بجبر ناجائز اسلیئے کہ زیادتی مین برضاے مصدق صدقہ نفل ہو جائیگا اور کمی اور جبر مین خلاف تعین منصوص اور اموال ربویہ مین تخمین ہر حالمین باطل ہی اسلیئے کہ بیشی و کمی دونو حرام ہین اور حق اللہ کا ہی اگرچہ

[illegible]

بندہ راضی ہو مگر اللہ کی رضا کسی صورت مین تصور کرنا ابطال نفس ہے

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝

وہی ہے جسنے بنائی تمہارے لیے رات کہ آرام لو اسمین اور دن دکھانیوالا بیشک اسمین نشانیاں ہین اوس قوم کو کہ سنتے ہین

اللہ وہ ہے جسنے رات بنائی کہ آرام ملے نیند آئے تھکن دور ہو اغراض محققیہ و مقاصد مکنونہ کا موقع ملے اور دن بنادیا کہ ہر شئے خوب نظر آئے اس سیاہی اور سفیدی مین اوسکی قدرت اور ہمارے عجز و فنا کی نشانیاں ہین اونکے لیے جو سنتے ہین یعنے گوش و ہوش رکھتے ہین کہا بعض نے کہ سننے سے مراد تدبیر و غور ہے
ف ظاہر ہو معنے کافی ہین عبرت اور تصور کبھی نظر سے کبھی مس سے کبھی سننے سے حاصل ہوتا ہے بلکہ سننے سے زیادہ تر اسلیے کہ آدمی وہ باتین وہ قواعد و علوم سن سکتا ہے جو خود نہ جان سکتا تھا اور اسمین اشارہ ہے کہ ہدایت امر نقلی و سمعی ہے نہ عقلی۔

قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ هُوَ الْغَنِيُّ ۖ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ إِنْ عِندَكُم مِّن سُلْطَانٍ بِهَٰذَا ۚ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

کہتے ہین اختیار کیا اللہ نے فرزند پاک ہے وہ وہی بڑا ہے اوسیکا ہے جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے نہین پاس تمہارے کوئی دلیل اسپر کیا کہتے ہو اللہ پر وہ کہ نہین جانتے

کہا اللہ نے اولاد یعنے حضرت عیسے یا حضرت عزیر کو بیٹا یا ملائکہ کو بیٹیان بنالیا ہے وہ پاک اور منزہ ہے وہ بے پروا ہے اوسکے مملوک و مخلوق ہے جو شئے آسمانو مین ہے اور زمین مین۔ تمھارے پاس اسے مشرکو اس دعوے پر کوئی دلیل نہین پھر کیا اللہ پر وہ بات کہتے ہو جو جانتے نہین۔

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ نُذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝

کہدیجیے بیشک جو افترا کرتے ہین اللہ پر جھوٹا نہ نجات پائینگے کچھ فائدہ ہے دنیا مین پھر طرف ہماری ہے بازگشت اونکی پھر چکھا وینگے ہم اونکو عذاب سخت سزا مین اوسکی کہ تھے کفر کرتے

اپ کہدیجیے کہ جو لوگ اللہ تعالے پر بہتان و افترا باندھتے ہین انھین فلاح نہین ہان دنیا مین تھوڑے دنون کے لیے تھوڑا سا نفع ہے پھر ہمارے پاس انھین پھرنا ہے پھر ہم انکو عذاب الیم چکھا وینگے اور یہ سزا ہے اوسکی کہ وہ کفر کرتے تھے۔ متاع مین تنوین تقلیل کی ہے اور اشارہ ہے کہ متاع دنیا ایک تو خود ہی قلیل ہے دوسرے منفری کیلیے اور بھی قلیل ہے

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يٰقَوْمِ إِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَ

اور پڑھیے آپ اونپر خبر نوح کی جب کہا اپنی قوم سے ای قوم اگر ہے کہ گران گذرتا تمپر رہنا میرا اور

تَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ

وعظ میرا ساتھ آیتوں اللہ کے پس اللہ پر توکل کیا مینے پس جمع کرو کام اپنے اور شریکوانپے پھر نرہیگا

أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُونِ

کام تمہارا تمپر مخفی پھر فیصلہ کرو طرف میری اور نہ مہلت دو مجھے

قصہ اسکا صفحہ (۲۷۵ و ۲۷۵) مین ہے کبر گران وناگوار مقام قیام اجمعوا جمع کرو اور عزم مستحکم کرو اور سامان کرو شرکا کو وہی جنکو خدا کے سوا شریک الوہیت یا ربوبیت سمجھے تھے غُمَّةً غیم ابر وغبار یعنے مخفی اِقْضُوا قضا حکم کرنا یعنے جو کرنا ہو کر ڈالو تُنْظِرُونِ بکسر نون اصل مین تنظرونی تھا یاے متکلم محذوف کردی گئی حاصل اب انکو حضرت نوح کا قصہ سنایئے جب نوح نے اپنی قوم سے کہا اے لوگو اگر تمکو میرا رہنا ناگوار گزرتا ہو تو مین اللہ ہی پر بھروسا کیے ہوئے ہون تم اپنے سامان تدبیرین ارادے مجتمع کرو اور اپنے معبودون کو جنھین حمایتی جانتے ہو انھین بھی جمع کرو پھر تمپر تمھارے کام مخفی و دشوار نرہین یعنے جو تدبیر کرنا ہو کرلو پھر میری نسبت جو کرنا ہو کر گزرو اور مجھے مہلت ندو رعایت نکرو ف اسمین کمال ترغیب وتقویت ہے کہ انبیا یون کرتے آئے ہین اور انکے توکل ایسے تھے آپ بھی نہ گھبرائین۔

فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ

پس اگر روگردانی کروگے تم تو نہین مانگا مینے تمسے کوئی عوض نہین بدلا میرا مگر اللہ پر اور حکم دیا گیا ہو مین یہ کہ ہوجاؤن مین

مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

فرمانبردارون سے

یعنے اگر تم میری نصیحت سے روگردانی کروگے تو مینے تمسے کوئی اجرت نہین طلب کی ہو جو موجب تشویش ہو یا مین نقصان مین رہون میری اجرت تو اللہ پر ہو اور مجھے اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہو کہ فرمانبردار ہوجاؤن ف اجو امر دین مین واجب ہون انپر اجرت نہین اور رسالت انبیا پر واجب تھی اللہ فرمایا مین اجرت تمسے نہین مانگتا پھر فرمایا مجھے وجہ افسردگی کی کیا ہو اجرت اللہ دیگا اور مامور بھی ہون۔

فَكَذَّبُوهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنَاهُمْ خَلَائِفَ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ

پھر جھٹلایا اوسے پھر نجات دیجئے ہم نے اوسکو اور جو اوسکے ساتھ تھے کشتی مین اور بنایا ہمنے اونکو خلیفہ اور ڈبویا ہمنے اونکو جنھون نے

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِينَ

جھٹلایا آیتونکو ہماری پھر دیکھیے کیسا ہوا انجام ڈرائے ہوؤنکا

یعنے قوم نے حضرت نوح کو جھٹلایا تو ہمنے نوح کو اور نوح کے ساتھیونکو کشتی پر بٹھاکر پار لگا دیا طوفان
سے بچالیا اور زمین پر خلیفہ بنایا یعنے انھین آباد کیا اور انھین کی اولاد تمام عالم مین پھیل گئی
حضرت آدم کی نسل انھین سے باقی رہی اور ڈبو دیا انھین جنھون نے ہمارے احکام کو جھٹلایا تھا تو
آپ اے حبیب کریم دیکھئے کہ انجام کار اس قوم کا کیسا ہوا جسے حضرت نوح نے ڈرایا تھا اسکا قصہ اپنے مقام پر آئیگا

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهٖ رُسُلًا اِلٰی قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا كَانُوْا
پھر بھیجے ہمنے بعد اوسکے پیغمبر طرف اونکی قوم کے پھر لائے پاس اونکے کھلی نشانیان پھر نتھے

لِيُؤْمِنُوْا بِمَا كَذَّبُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰی قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ
کہ ایمان لاتے اوسپر کہ جھٹلایا اوسے پہلے سے ایسے ہی مہر کردیتے ہین ہم دلونپر حد سے تجاوز کرنیوالونکے

یعنے بعد طوفان و انتقال نوح کے ہمنے اور بھی پیغمبر بھیجے یہ اپنی اپنی قومونمین ہمارے الوہیت اور
واحدنیت کے دلائل ظاہر لائے وعظ کہی معجزے دکھائے مگر جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے اوسپر ایمان
نہ لانا تھا نہ لائے اور ہم حد سے بڑھ جانے والے نافرمان دلون پر اسی طرح مہر لگا دیتے ہین ابواب
توفیق مسدود اور اسباب ہدایت مفقود ہو جاتے ہین۔

ف قصہ موسی و ہارون علیہما السلام

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰی وَهٰرُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ بِاٰيٰتِنَا
پھر بھیجے ہمنے بعد اونکے موسی اور ہارون کو طرف فرعون کے اور اوسکے سردارونکے ساتھ اپنی نشانیونکے

فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝
تو بڑائی کی اور تھے قوم مجرم پھر جب آگیا اونکے پاس حق پاس سے ہمارے بولے بیشک یہ البتہ جادو ہے کھلا کھلا

یعنے ان پیغمبرون کے بعد ہمنے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون کو فرعون اور اوسکے مدبران مملکت
کیطرف بھیجا تو انھون نے کبر و انکار کیا اور قوم عاصی تھی پھر جب امر حق ہمارے پاس سے آگیا تو کہنے
لگے یہ تو جادو ہے حق یعنے معجزات ظاہر یا دلیل مسکت۔

قَالَ مُوْسٰۤی اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَكُمْ ۭ اَسِحْرٌ هٰذَا ۭ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ
کہا موسی نے کیا تم کہتے ہو حق کو جبکہ آگیا تمہارے پاس کیا جادو ہے یہ حالانکہ چھٹکارا پاتے نہین جادوگر

کہا موسیٰ نے کیا تم امر حق کو جبکہ آگیا سحر کہتے ہو حالانکہ وہ خیر فلاح نہین پاتا یعنے مین ساحر ہوتا تو صاحب
فلاح نہوتا اسلئے کہ فلاح اخروی ایمان و تقوی پر موقوف ہے اور سحر مقتضی بکفر یا فسق یا اضاعت عمر ہے
اور فلاح دنیوی خواہ باعتبار محاسن اخلاق و قبول خلق و نفع رسانی خواص و عوام ہوتی ہے اور سحر بنفسہ
امر سے دور ساحر بد خلق خبیث النفس لئیم الطبع نفع سے زیادہ ضرر رسان۔ المثل مبغوض خلق ہوتا ہے

اسلئے کہ بنای سحر انھین افعال وعقائد وعزائم پر ہے جو عقلاً مذموم ونقلاً ممنوع ہین اور غالب تعلیم اسکی شیاطین سے ہے تفصیل جلد اول صفحہ ۵۵ مین گزری۔ پس اُسے مدح عوام تہذیب اخلاق تکمیل نفس کہان نصیب خواہ فلاح باعتبار دولت وثروت ہوتی ہو گو یہ ممکن ہو مگر ایسا سنا نہین گیا بہرحال ساحر کا فلاح نہ پانا عقلاً ثابت و باعجاز قرآنی مسلم ہے ۔

قَالُوٓا اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا وَتَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِيَآءُ فِي الْاَرْضِ ۭ

بولے کیا آیا تو ہمارے پاس کہ پھیرے تو ہمکو اوس سے کہ پایا ہمنے اوسپر باپ دادا کو اپنے اور رہے تم دونو نکو بڑائی زمین مین

وَمَا نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور نہین ہم تمپر ایمان لانیوالے

فرعونی بولے کیا تم اسلئے ہمارے پاس آئے ہو کہ ہمکو اُس طریقے سے پھیرو جسپر ہمنے اپنے باپ دادا کو پایا اور بڑائی اور عظمت تم دونو کو زمین مین ہو اور ہم تو تم پر ایمان نہ لائینگے ف معلوم ہوا کہ رد حق بھی اسلئے ہوتا ہے کہ عظمت وعزت دوسرے کو مل جاے اور ادعاے حق بھی اکثر ایسے ہی طمع پر اہل ریا کیا کرتے ہین اور جو دعوی وانکار ایسے تعصبات وتلوثیات سے پاک ہو عنایت اللہ تعالی اسمین معین ہوتا ہے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ ۝ فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى اَلْقُوْا

اور کہا فرعون نے لاؤ میرے پاس سب جادوگر سیانے پھر جب آئے جادوگر کہا اونسے موسی نے ڈالو

مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ

جو تم ڈالنے والے ہو پھر جب ڈالا اونہون نے کہا موسی نے جو لائے تم وہ جادو ہے بیشک اللہ مٹادیگا اوسکو

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

بیشک اللہ نہین سنوارتا کام مفسدونکا

اور فرعون نے حکم دیا کہ میرے پاس تمام جادوگر میرے ملک کے جو بڑے ہوشیار علم سحر مین یکتاے روزگار ہین حاضر کرو پھر جب یہ جادوگر حاضر ہوئے کہا اُنسے موسی نے تم جو ڈالتے ہو ڈالو یعنے اپنا جادو کرو جب انھون نے جادو ڈالا اور سحر سے رسیونکو اژدہونکی صورت کر کے حضرت موسی کیطرف چلایا حضرت موسی نے کہا یہ جو کچھ تم نے کیا جادو ہے اور اللہ تعالی اسے مٹادیگا اللہ تعالی مفسدون کے کام درست نہین کرتا

وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ۝ع

اور ثابت کرتا ہے اللہ حق کو اپنے کلمے سے اگرچہ برا مانا کرین گناہگار

ع ۱۲ / ۸ / ۱۲

اور جو امر حق ہے اوسے اپنی کلمات طیبہ سے ثابت کریگا اگرچہ گناہگار نافرمان دار برا مانا کرین اس قصے کی تفصیل صفحہ ۹۵ مین گزری

فَمَآ اٰمَنَ لِمُوْسٰٓى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ عَلٰي خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهِمْ اَنْ

پھر نہ ایمان لایا موسی پر مگر ایک شخص قوم سے اوسکی خوف سے فرعون کے اور اونکے سردارونکے کہ

يَّفْتِنَهُمْ ۚ وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ

فتنہ میں ڈالے اونکو اور بیشک فرعون لعلو چڑھا ہوا تھا زمین میں اور بیشک وہ فضول کار تھا

پس موسیٰ پر کوئی ایمان نہ لایا مگر بعض اولاد قوم موسیٰ یا قوم فرعون سے فرعون اور اوسکے سرداروں کے خوف سے کہ مبادا انھیں بلا و عذاب میں نہ مبتلا کردیں اور دین حق سے پھیر دیں اور بیشک فرعون زمین میں سرکشی اور تکبر کرنے والا تھا اور فضول کار تھا۔ ذُرِّيَّةٌ اولاد کہا ابوسعود نے مراد بعض قوم ہے چونکہ یہ ایمان والے کمزور اور قلیل تھے ذریۃ فرمایا یا یہ کہ بڈھے ایمان نہ لائے کچھ لڑکے راہ پر آگئے تھے اور کہا گیا کہ مراد آسیا اور خازن اور اسکی بی بی اور مشاطہ تھی اور وہ مرد مومن جو قوم فرعون سے تھا اور آپکو چھپائے رکھتا تھا قصے انکے اپنے اپنے مقاموں پر آئینگے قَوْمِهٖ صاحب تفسیر کبیر نے کہا کہ ممکن ہے ضمیر موسیٰ کیطرف پھرے یعنے یہ چند مومن قوم موسیٰ سے تھے اور جائز ہے کہ فرعون کیطرف ہو یعنے قبطیوں سے صرف چند ایمان لائے تھے عَالٍ علو سے ہے اور علو و تکبر اسکا ظاہر ہے خدائی کا دعوی کیا آسمانکی سیر کا عزم ہوا اور علو کیا ہوگا مُسْرِفٌ فضول کار مراد ظالم و عاصی

وَقَالَ مُوسَىٰ يَا قَوْمِ إِنْ كُنْتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِينَ ۝

اور کہا موسی نے ای قوم اگر ہو تم ایمان لائے اللہ پر تو اوسی پر بھروسا کرو اگر ہو تم فرمانبردار

یعنے موسیٰ نے فرمایا اے لوگو اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر تو اسی پر بھروسا کرو اگر تم فرمانبردار ہوگئے ہو ف یا یہ مراد ہے کہ اگر تم ایمان لائے ہو تو توکل کرو اگر مُسلم یعنے مومن ہو یا یہ کہ ایمان لائے ہو تو بھروسا بھی کرو اور بھروسا کرنا نشان اسلام ہے پہلی تقریر میں اسلام عین ایمان ہوتا ہے اور اس تقریر پر ایمان مجرد اعتقاد ہے اور اسلام اطاعت و اعمال چونکہ توکل بھی ایک عمل ہے لہذا مسلم فرمایا

فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

پس بولے اللہ پر بھروسا کیا ہمنے ای رب ہمارے نہ بنا تو ہمکو فتنہ واسطے قوم ظالم کے اور نجات دے تو ہمکو رحمت سے اپنی قوم کافر سے

مومنین نے کہا اپنے اللہ ہی پر بھروسا کرلیا اے پروردگار ہمکو محل فتنۂ قوم ظالم نہ بنا اور رہائی دے ہمکو اپنی رحمت سے قوم کافر سے ف بعد اقرار توکل اللہ تعالیٰ سے توفیق طلب کی اور دعا مانگی فِتْنَةً کہا ابوسعود و صاحب معالم و تفسیر کبیر نے محل فتنہ و جائے وقوع عذاب ف فتنہ مصدر بمعنی مفتون یعنے معذب و مغلوب بھی ہوسکتا ہے۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً

اور حکم بھیجا ہمنے طرف موسی کے اور اوسکے بھائی کے کہ بنا لو اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر اور بناؤ اپنے گھروں کو قبلہ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝

اور قائم کرو نماز اور بشارت سناؤ مومنوکو

اور وحی کی ہمنے طرف موسے کے اور اُسکے بھائی ہارون کے کہ اپنی قوم کے لئے مصر مین گھر بنالو اور اپنے گھرونکو قبلہ رو رکھو اور نماز قائم کرو اور ایمان والون کو خوشخبری سناؤ و نجات اخروی یا غلبۂ دنیاوی اور فتوحات کی ـ معالم بنی اسرائیل اپنے کنیسونمین نماز پڑھتے تھے پھر فرعون نے موسے کی ضد پر کنیسے گروانا شروع کئی اور نماز سے روکا تو حضرت موسےؑ نے فرمایا کہ گھرونمین چھپکر نماز پڑھ لیا کرو کہا ابن عباس نے بنی اسرائیل کعبے کیطرف نماز پڑھا کرتے تھے احمدی معلوم ہوا کہ گھر مین مصلے یعنے ایک طاہر اور اچھی جگہ بغرض نماز بنانا مستحب ہو نکتہ معلوم ہوا کہ گھرونمین نماز کا بحالت عذر بھی انکو جواز نہ تھا اور ہمارے لئے فضیلت نہین ہی پہلا حکم بنی اسرائیل پر نماز ہی مذکور ہو ۔ یہ بشارت مظہر ہے کہ حکم قبلہ و نماز عمدہ انعامات سے ہی

وَقَالَ مُوْسٰی رَبَّنَآ اِنَّکَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَہٗ زِیْنَۃً وَّاَمْوَالًا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا

اور کہا موسی نے ای رب ہمارے تونے دی فرعون کو اور اوسکے سرداروں کو زینت اور مال حیات دنیاوی

رَبَّنَا لِیُضِلُّوْا عَنْ سَبِیْلِکَ ۚ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ

ای رب تاکہ بہکائین راہ سے تیری ای رب ہمارے مٹادے مال اونکے اور سختی ڈال اونکے دلونپر

جب موسےؑ نے ملاحظہ فرمائی تو

فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ

پس نہ ایمان لائینگے جبتک نہ دیکھلین عذاب دردناک

یہ کفر و شقاوت بد دعا کی اور کہا

اے رب تونے فرعون اور اُسکے سردارون کو زینت و مال یعنے روپیہ پیسا ـ اہل وعیال سامان زیب و عشرت عطا کئے اسلئے کہ دوسرونکو اسکی قوت سے بہکائین یا خود انجام انکا غرور و غفلت و ضلالت ہو اے رب تو انکے مالون پر بلا کی ڈال اور انکے دلونپر رنج و غم سخت نازل فرما یا اسلئے کہ یہ جبتک آنکھ سے عذاب دردناک نہ دیکھ لینگے ایمان نہ لائینگے یعنے اس شقاوت و انکار سے نہ ٹلین گے ف مال دو جانب رکھتا ہو اول سعادت اگر حلال طور پر حاصل اور جائز طریق سے خرچ کیا جاے اور ممکن ہو کہ اسکے ذریعے سے اسلام کی تقویت اور دین کا فروغ ہو لیکن ایسا بہت قلیل مسموع و مذکور ہو مالدارونکی مدح نادر اور مال خرچ کرنیکی ثنا اکثر ہو دوم شقاوت ہو جاے وسیلون سے فراہم اور عیش و عشرت یا اعانت فسق و فجور مین منتشر کیا جاے اور یہ اکثر ہو اسی لیے ہمارے حضور مساکین سے محبت رکھتے ـ

قَالَ قَدْ أُجِيبَت دَّعْوَتُكُمَا فَاسْتَقِيمَا وَلَا تَتَّبِعَآنِّ سَبِيلَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

فرمایا بیشک قبول کی گئی دعا تم دونوکی پس ثابت قدم رہو اور نہ درپی ہو اونکی راہ کے جو نہین جانتے

حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہمنے تم دونوکی دعا قبول کرلی تو تم دونو ثابت قدم رہو اور سچ بہو اور نادان جاہلونکی راہ پر نہ چلنا معالم حضرت موسےؑ دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون آمین کرتے تھے اور اثرات دعاؤن کے اور ذکر عذاب ہاے متواترہ کے صفحہ ۹۹ مین گزر گئی ہے۔

وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَآئِيلَ الْبَحْرَ فَأَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا وَعَدْوًا حَتَّىٰٓ

اور پار کیا ہمنے بنی اسرائیل کو دریا سے پہر پیچھا کیا اونکا فرعون نے اور لشکر نے اوسکے سرکشی اور تعدی سے یہانتک

إِذَآ أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ آمَنتُ أَنَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا الَّذِيٓ آمَنَتْ بِهِ بَنُوٓا إِسْرَآئِيلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

کہ جب پالیا اوسے ڈوبنے نے کہا ایمان لایا مین کہ بات یہ ہے کہ نہین معبود سواے اوسکے کہ ایمان لائے اوسپر بنی اسرائیل اور مین فرمانبردارونمین ہون

پھر جب بنی اسرائیل فرعون کے مظالم سے عاجز ہوے اور مشیت ایزدی اوسکے ہلاک سے متعلق ہوئی ارشاد ہوا کہ اے موسےؑ اپنی قوم کو لیکر مصر سے نکل جاؤ تمام بنی اسرائیل راتا رات نکلے اور دریاے نیل پر فرعون بھی مع لشکر اونکے پیچھے آپونہچا نیل بحکم رب جلیل اسطرح خشک ہوگیا کہ بارہ راہین اوسمین نکلین ادھر ادھر پانی مثل دیوار کے درمیان مین راہ خشک بنی اسرائیل اوس سے بعافیت پار ہوگئے تفصیل اسکی صفحہ ۴۳ جلد اول مین گزری حاصل بنی اسرائیل کو ہمنے دریا سے پار کردیا اور فرعون اور اوسکا لشکر اونکے پیچھے ہو لیا یہ تعاقب بوجہ سرکشی وظلم تھا پھر جب بنی اسرائیل پار ہوگئے اور فرعونی سب کے سب دریا مین اوگئے حکم ہوا کہ دریا جیسا تھا ویسا ہی ہوجاے پانی برابر اور فرعونی فی النار والسقر ہوے اور فرعون ڈوبنے لگا اور کہنے لگا مین ایمان لایا بات حق یہی ہے کہ کوئی معبود برحق نہین مگر وہی جسپر بنی اسرائیل ایمان لاے ہوے ہین اور مین بھی مطیع و فرمانبردار ہوتا ہون (اسکے متعلق بحث اگلی آیت مین آتی ہے)۔

ق — ایمان فرعون

آلْآنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝

اب اور بتحقیق نافرمانبرداری کی تونے پہلے اور تہا تو فساد کرنیوالون سے

اوسکے اقرار وایمان کی تردید مین ارشاد ہوا اب (ایمان دعذر) حالانکہ تو اس سے پہلے نافرمانبرداری کرچکا ہے اور فساد پھیلاتا تھا اس مقام پر کئے تحقیق ہین اول (روایات) ترمذی ابن عباس نے حضور سے روایت کی کہ مجھسے جبرئیل نے کہا جب فرعون ڈوبنے لگا اور کہا آمنت الخ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کاشکے آپ دیکھتے (تو بہت خوش ہوتے) کہ مینے دریا کی مٹی لی اور فرعون کے منہ مین بھردی

اس خوف سے کہ کہین دریاے رحمت جوش زن نہو اور ایک روایت مین ہی کہ کہین نام پاک جو
نو قلوب صافی و طہارت ارواح طیبہ ہی اُسکی زبان نجس پر نہ آجاے اور رکہے لا الٰہ الا اللہ اور رحمت
دستگیری فرماے۔ کہا بعض مفسرین نے یہ روایت بے اصل ہی اسلیئے کہ اگر جبریل نے اپنی طرف سے
ایسا کیا تو اُنکی شان منع خیر اور اعانت شر کی نہین اور امر الٰہی ہو نہین سکتا۔ ادہر موسے وہارون
اعانت پر مامور ادہر جبریل روکنے پر آمادہ۔ اور اُس حال مین توبہ گو مفید تہی تو ایمان سے روکنا
اور جبریل سے ملک مقرب سے اور اگر مفید نہ تہی تو فعل عبث۔ غیر ممکن ہی ف ترمذی نے اس حدیث
کے بعد کہا حسن غریب و صحیح ہی بس ایسے توہم جائز نہین اور شبہون کا جواب یہ ہی کہ نہ وہ وقت ایمان
بالغیب اور قبول توبہ کا تہا کہ منع خیر لازم آتا اور نہ امر الٰہی تہا کہ شبہہ واقع ہوتا بلکہ جبریل علیہ السلام
نے اُسکا ایمان مردود و عذر مکروہ پاکر پسند نہ فرمایا کہ نام پاک زبان نجس و ناپاک پر آے اور یہ جوش
رحمت کا خیال کمال علم و معرفت و قرب و علوے جبریل پر دال ہی اسلیئے کہ اُسکی شان لاوبالی ہی
جو چاہے کر ڈالے اور یہ غیظ و غضب خدا کے دشمن پر خیر ہی شر نہین جیسا کہ سیوطی رحمہ نے ابو شیخ سے حدیث
ابو امامہ مین روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل نے کہا جیسا کہ مجھے دو چیزون سے
بغض ہوا اور ناپسند آئین کسی سے نہین ہوا ۱ ابلیس سے جبکہ سجدے سے سرتابی کی اور فرعون سے
جب ڈوبتے وقت اظہار ایمان کیا مین ڈرا کہ مبادا بحر رحمت جوش مارے تو مٹی اُسکے مُنہ مین بھر دی
پھر مینے پایا حضرت ارحم الراحمین کو کہ مجھسے بھی زیادہ تر فرعون پر غضبناک تہا اور میکائیل کو حکم دیا کہ
اُسے مطلع کر دو کہ اب تیرا عذر نہ سنا جائیگا دوم (تاویل آیت) فرعون نے تین بار اقرار کیا ۱ آمنت
۲ باللہ الذی الخ ۳ انا من المسلمین پھر کیا وجہ تہی کہ ایمان قبول نہوا کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ
علما نے اسکے لیئے وجہین ذکر کی ہین ۱ جب عذاب الٰہی آجاے تو ندامت نفع نہین دیتی ۲ کہ یہ
یہ کلمات بغرض دفع بلا کہے تہے نہ اظہار عبودیت و اقرار ربوبیت سے ۳ صرف اقرار توحید
کافی نہین رسالت پر ایمان شرط ہی اور فرعون صرف الوہیت کا مقر ہوا تہا ف اسکے علاوہ
اور وجوہ ضعیفہ مذکور ہین ہم بیسود سمجھکر اُن سے قطع کرتے ہین اور یہی کافی ہی کہ ایمان بالغیب
بحالت اختیار ہونا چاہیئے اور جب ملائک عذاب حاضر اور دل مضطر ہوا تو اب کیا حاصل مسئلہ
عند الموت نہ توبہ مفید ہی نہ ایمان مقبول۔ کبیر منقول ہی کہ ایکبار جبریل بصورت انسان فرعون کے
پاس آے اور پوچھا کہ بادشاہ اُس غلام کے حق مین کیا حکم دیتا ہی جسنے اپنے مولیٰ کی نعمت مین
پرورش پائی اور کفران نعمت کیا اور خود مولےٰ بن بیٹھا۔ فرعون نے کہا موسے اسے دریا مین

ڈبو دے پھر جب فرعون ڈوبنے لگا جبرئیلؑ نے وہ فتویٰ اُسے دکھایا۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ

پس آج نجات دینگے ہم تجھے بدن سے تیرے کہ ہو اُسکے لئے جو تیرے پیچھے ہیں نشانی اور بیشک بہت آدمی ہیں نشانیوں سے ہماری غافل

یعنے قبول عذر و ایمان تو نہیں ہو سکتا البتہ تیرا جسم دریا سے بچالیا جائیگا اسلئے کہ دوسرے آدمیوں کے لئے نشان عبرت ہو اور اکثر آدمی ہماری قدرت سے بیخبر ہیں ابن کثیر کہا ابن عباس نے بعض بنی اسرائیل کو فرعون کے ہلاک میں شک ہوا تو اللہ تعالےٰ نے دریا کو حکم دیا کہ اُسکا جسم بے روح کنارے پر پھینکدے سب دیکھ لیں کہ جھوٹی خدائی ایسی ہوتی ہے کبیر بعض قرأ تو ں میں ننجیک بجائے مہملہ آیا ہے یعنے کنارے کر دینگے یا ننجیک کے معنی یہ ہیں کہ نجوہ یعنے مقام بلند پر تجھے ڈالدینگے **ف** بہرحال جو معنے ہوں نجات کے لئے کوئی وجہ ضعیف بھی قائم نہیں ہو سکتی [1] (الیوم) یعنے یوم غرق اور نجات جو کفار پر حرام ہے وہ نجات یوم قیامت ہے [2] (بدن) اور اصل مدار عذاب و ثواب کا روح پر ہے بدن جماد بے حس ہے ہاں محل اُسکا بدن ہے [3] بعد عتاب و رد ایمان پھر نجات کے کیا معنے۔ بہرکیف یہ نجات بمعنے خلاص بحر ہے جس سے اُسکی رسوائی اور اُسکے ماننے والوں کی عبرت اور آیندہ ایسی گستاخی سے احتراز اور مومنین مظلوم کی کمال تسکین متصور ہوئی۔ کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ کلمہ نجات استہزا ہے یعنے کیا ایسی امید ہے کہ آج بچ جاوے یہ تاویل تو خوب تھی اگر روایتیں موجود نہوتیں۔

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مُبَوَّأَ صِدْقٍ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ فَمَا اخْتَلَفُوا

اور تحقیق جگہ دی ہمنے بنی اسرائیل کو مقام صدق میں اور روزی دی ہمنے اُنکو پاک چیزوں سے پھر نہ مختلف ہوئے

حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ

یہانتک کہ آگیا اُنکو علم بیشک رب تیرا فیصلہ کریگا اُنمیں دن قیامت کے اُسمیں کہ تھے اُسمیں اختلاف کرتے

یعنے ہمنے بنی اسرائیل کو مقام صدق میں جگہ دی اور پاک چیزوں سے روزی عطا فرمائی پھر جب تک اُنہیں علم یعنے توریت یا تعلیم موسوی و شریعت حقہ نہ آئے مختلف نہوئے اور بعد علم بجائے اتفاق و انقیاد کے اختلاف و معاصی اُنمیں پیدا ہوئے اور پروردگار عالم اُنمیں بروز قیامت فیصلہ کر دیگا جس بات میں اختلاف کر رہے ہیں اُسکی تحقیق و توضیح ہو جائیگی مُبَوَّأَ صِدْقٍ کہا بعض نے بیت المقدس اور ملک شام اور کہا گیا مصر۔ اور طیبات سے رزق حلال و نفیس مراد ہے کبیر عرب کا قاعدہ ہے کہ نفیس اور کامل چیز کو صدق سے موصوف کرتے ہیں پس یہ معنی ہوئے کہ ہمنے اُنکو عمدہ اور راحت بخش مقام دیئے **ف** ممکن ہے کہ کہا جائے مقام انبیا۔ مقام برکت مقام

ابراہیم یعنے شام وبیت المقدس دیا یا جس مقام اور طریق صدق ہر سیجے لوگ تھے انھین بھی ہدایت کی

فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ فَسْــٴَـلِ الَّذِیْنَ یَقْرَءُوْنَ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكَ

پس اگر ہے تو شک مین اُس سے کہ اُتارا ہمنے طرف تیری مثل اُنکے کہ پڑھتے ہین کتاب کو پہلے تجھسے

لَقَدْ جَآءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۙ وَ لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الَّذِیْنَ

بیشک آگیا تیرے پاس حق رب سے تیرے پس نہ ہو تو شک کرنیوالون سے اور نہ ہو تو مثل اُنکے

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوْنَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ

کہ جھٹلایا آیتون کو اللہ کی پس ہو جائیگا تو نقصان پانیوالون سے

پس اگر آپ شک مین اُس چیز مین کہ ہمنے آپکی طرف اُتاری جیسے انپر اُتاری تھی جو لوگ آپ سے پہلے کتاب یعنے توریت وانجیل کی قرأت کرتے تھے (تو اس شک کو دور کر ڈالئے اسلیئے کہ) بیشک آگیا آپکے پاس امر حق ودلیل معقول وحجت ثابت آپکے رب کیطرف سے پس ہرگز نہون آپ شکیون سے اور نہ اُنمین سے ہون جنھون نے ہماری آئتین جھٹلائین اور ایسا کیجئے گا تو آپ نقصان پانے والون سے ہو جائینگے **ف** مفسرین مختلف ہین کہ مخاطب اسکا کون ہی معالم عرب کا دستور ہی کہ خطاب ایک شخص سے کرتے ہین اور مراد دوسرا ہوتا ہی پس یہان مخاطب تمام آدمی یا اہل شک ہین اور دوسری وجوہ بھی تفاسیر مین مذکور ہین جو خالی از تکلف نہین صاف یہ ہی کہ قرآن حق ہی آپ کو تردد کا وہم بھی آئے تو نہ آنے دیجئے اس سے یہ وہم کہ کیا آپکو کچھ تردد تھا محض بے بنیاد ہو نہ لائق جواب نہ قابل اعتماد۔ قرآن مین ایسے خطابات کثیر ہین۔ یا ایھا النبی اتق اللہ ولا تطع الکافرین آپ اللہ سے ڈرین اور کافرونکے مطیع نہ بنین یا ان اشرکت لیحبطن عملک اگر کبھی شرک کیا تو نیکیان مٹادی جائینگی حضرت عیسےٰؑ سے فرمایا تمنے کہدیا تھا کہ مجھے پوجو اور فائدہ انکا مزید تاکید وتخویف ہی کہ جب نبی معصوم ورسول محبوب ایسے خطاب وعتاب سے مخاطب ہون تو دوسرے کس شمار وقطار مین ہین اور اظہار جلالت والوہیت ہی کہ یہ امر دوسرا ہی کہ پیغمبر ہمارے فضل وکرم سے امن وعصمت مین ہین اور معاصی کے قریب ہم اُنکو بجانے دینگے ورنہ مقام عبودیت مین کوئی مستثنیٰ نہین جو دم مارے سزا پائے پس ایسے تعلیمات اور اظہار عظمت حضرت الوہیت مین وہی تردد کرین گے جو علوے شان واستغنائے حضرت صمد سے چشم پوشی کیئے ہوئے ہون۔ سعدی در آندم کہ از فعل پرسند وقول ❊ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول نظامی خطرہاست در کار شاہان بسے کہ با شاہ خویشی ندارد کسے ❊

إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ

بیشک وہ لوگ کہ ثابت ہوگئی اونپر کلمے تیرے رب کے نہ ایمان لاوینگے اگرچہ آجاوے انکے پاس ہر نشانی

حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝

یہانتک کہ دیکھلین عذاب دردناک

کلمات سے مراد تقدیر و مشیت و علم ازل جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ اللہ نے کچھ لوگ لپشت پدر ہی مین جنت کے لیئے اور کچھ دوزخ کے لیئے پیدا کر دیئے ہین اور امام احمد نے روایت کی کہ اللہ تعالے نے ذریت آدم اپنے ید قدرت مین لی داہنے والونکے حق مین فرمایا یہ جنت کیطرف ہین اور مین کچھ پروا نہین کرتا اور بائین والون کے لیئے کہا یہ دوزخ کی جانب ہین اور مین بے نیاز ہون حاصل یعنے جن بدبختون پر ہمارے کلمات عذاب ثابت ہوچکے اور وہ علم ازلی مین جہنمی ٹھہر گئے وہ ایمان نہ لائینگے اگرچہ اُنکے پاس تمام دلائل اور نشانیان آجائین ہان جب عذاب دیکھین گے آنکھ کھل جائیگی۔ چونکہ یہان امید ہوتی تھی کہ بعد عذاب متنبہ ہون اور عذر کرین شاید کچھ فائدہ ہو اُسکی نفی عادت جاریہ سے فرمائی۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا

پس کیون نہ کوئی بستی ایمان لائی کہ نفع دیتا اُسے ایمان اُسکا مگر قوم یونس جب ایمان لائی

كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝

کھولدیا ہمنے اُنسے عذاب رسوائی کا زندگی مین دنیا کی اور نفع دیا ہمنے انکو ایک وقت تک

آیت مین دو ترجمے ہین اول یہ جو لکھا گیا بحسب رائے صاحب تفسیر خازن کہ لولا بمعنے (ملا) ہے یعنے عذاب دیکھنے کے بعد کیون نہ لوگ ایمان لائے کہ انکو انکا ایمان نفع دیتا مگر قوم یونس ایمان لائی اور ہمنے اُنسے عذاب رسوائی دنیا دور کر دیا اور ایک وقت تک زندہ اور برخوردار رکھا اس صورت مین ترغیب ہے کہ اے لوگو تم بھی ایمان لاکر جان بچاؤ دوم بحسب تحریر تفسیر کبیر و ابو سعود لولا بمعنے (ما) ہے یعنی عذاب دیکھکر کوئی قریہ ایمان نہ لایا کہ اُسکے ایمان نے اُسے نفع دیا ہو مگر قوم یونس ایمان لائی اور اُنسے عذاب رسوا کنندہ دنیا کا دور کر دیا گیا اور ایک وقت تک اُنکو زندہ رکھا۔ اسمین تخصیص ہے بحث سوائے وقت یاس جب ملائکہ عذاب نظر آئین اور دم نکلنے لگے ہر وقت توبہ و ایمان مقبول ہے پھر تخصیص قوم یونس کیا ہوئی جواب عذاب وہ ہے کہ معذب پر باب توفیق بند ہوتے جائین بجائے عجز و عذر و ندامت و رجوع کے کفر۔ انکار۔ شکایت۔ شرارت بڑھتی جائے پھر ہر معذب قوم ایمان کیسا کفر مین غلو کرنے لگی مگر قوم یونس کہ انکی عین عذاب مین ہدایت نے دستگیری کی

توفیق نے رہنمائی فرمائی رحمت الٰہی جوش مین آئی پس ایمان اورونکا خواہ تمسخر تھا خواہ نفاق خواہ بوقت یاس و مشاہدہ ملائکہ عذاب اور ایمان انکا خلوص عجز سے تھا قبل وقوع عذاب۔ قصہ اسکا مفصلاً سورۂ انبیا مین آتا ہے اجمالاً یہ ہے کہ حضرت یونسؑ نینوا کے رہنے والے اور انکے پیغمبر تھے قوم نے کہنا نہ مانا آپنے خبر دی کہ عذاب آئیگا اور تین دن باقی ہین جب کچھ آثار عذاب قریب ہونے لگے آپ شہر سے نکل گئے بعد آپکے عذاب نمودار ہوا قوم چیخ نکلی اور میدان مین نکلی اور اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لائی اور رو رو کر توبہ کی رحمت الٰہی جوش مین آئی عذاب ہٹ گیا حضرت یونسؑ کی جستجو کرنے لگی اور بعد تشریف آوری یونسؑ علیہ السلام ایمان لائی لہذا ارشاد ہوا کہ سوائے اس سعادت نصیب قوم کے اور کوئی جانبر نہین ہوا **بحث** حیات دنیا کی قید سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ہی مین یونسؑ کی قوم کو نجات ملی **جواب** دنیا کا ذکر بوجہ عذاب موجودہ کے تھا اور نجات اخروی ایمان کے ذکر سے خود بخود متوقع و مفہوم ہوتی ہے

وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا ۚ أَفَأَنْتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا

اور اگر چاہتا رب تیرا البتہ ایمان لاتے جو زمین مین ہین سب کے سب آیا تو مجبور کریگا آدمیونکو یہانتک کہ ہوجائین

مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ

مومن اور ممکن نہین کسی جان کو کہ ایمان لاوے مگر حکم سے اللہ کے اور ڈالتا ہے نجاست اُنپر جو نہین سمجھتے

اے نبی کریم آپ کیون متردد و محزون ہوتے ہین تمام امور ہماری مشیت سے ہین۔ اگر چاہتا آپکا پروردگار تو تمام زمین والے یعنے جن و انس سب ایمان لاتے تو کیا آپ آدمیون کو مجبور کرینگے کہ خواہ مخواہ ایمان لائین کوئی جان ایمان نہین لاسکتی مگر بحکم خدا یتعالے اور اللہ تعالی نجاست یعنے عذاب نادانونپر ڈالتا ہے **رجس** نجاست مراد عذاب ہے **لا یعقل** نادان مراد کافر و فاسق **مسئلہ** معلوم ہوگیا کہ کفر و ایمان اور تمام امور اللہ کی مشیت سے ہین مگر بندہ کا سب سے خیر ہوگیا

قُلِ انْظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَا تُغْنِي الْآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ

کہدیجئے دیکھو کیا ہے آسمانونمین اور زمین مین اور نہین کافی نشانیان اور ڈرانا قوم

لَا يُؤْمِنُونَ ۝ فَهَلْ يَنْتَظِرُونَ إِلَّا مِثْلَ أَيَّامِ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ قُلْ فَانْتَظِرُوا

بے ایمان کو پس نہین منتظر ہین مگر مثل انکے دنونکے جو گزرے پہلے انکے کہدیجئے پس منتظر رہو تم بھی

آپ ان کفار سے جو رستے ہین کہدیجئے دیکھو

إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۝

تمھارے ساتھ انتظار کرنے والون سے ہین

دلائل و معجزات کے ہوتے ہوئے تو کیا کیا طلب ہوتا ہے قدرت

ونشان الوہیت زمین وآسمان مین ظاہر ہین اور یہ نشانیان اور ڈرانا اُنکو فائدہ نہین دیتا جو ایمان نہین لاتے یعنی یہ نشانیان انکو کبھی کافی نہونگی (بعد ایسے دلائل وآثار کے) کیا یہ لوگ اگلی قومونکا سا عذاب چاہتے ہین (اگر ایسا ہی) تو کہدیجیے اچھا تم عذاب کے منتظر رہو ہم بھی منتظر ہین ۔

ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ كَذَٰلِكَ ۚ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ

پھر بچالینگے ہم اپنے پیغمبرونکو اور اُنکو جو ایمان لائے ایسی ہی حق ہی ہمارے فضل پر بچانا ایمان والونکا

یعنے انتظار کرین جب غضب الٰہی جوش مارے اور عذاب ظاہر ہوگا ہم اپنے پیغمبرون اور ایمان والونکو بچالینگے اور ہمارے فضل وکرم کا مقتضی یہی ہی کہ مومنین کو نجات دین **شبہہ** رسلنا صیغۂ جمع حالانکہ بعد آپکے کوئی پیغمبر نہین **حل** یا یہ قصص ماضیہ پر محمول ہی یا یہ کہ عذاب قیامت سے یا یہ کہ رسل بمعنی لغوی ہی ہر معلم خیر ساعی حق واعظ وناصح

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ

کہدیجیے اے آدمیو اگر ہو تم شک مین میرے دین سے تو نہ بندگی کرونگا اُنھین کہ

تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ

تم پوجتے ہو سوائے اللہ کے لیکن بندگی کرونگا اللہ کو جو وفات دیتا ہے تمکو

ای لوگو اگر تمکو میرے دین کی حقیت مین کچھ شک وتردد ہی (تو تم مختار ہو مگر مین) پس عبادت نکرونگا انکی جنھین تم اللہ کے سوا پوجتے ہو مین تو اُس اللہ کی عبادت کرتا ہون جو تمکو وفات دیتا ہی **وہم** اہل مکہ قطعاً منکر تھے فی شک کیون فرمایا **دفع** اسمین اشارہ ہی کہ یقین شان حق سی ہی ناحق پر گو کیسا ہی اعتقاد ہو مگر دل قائم نہین اور اسی تردد کا نام شک ہی یا یہ کہ اعتقاد مین شک وانکار دونو کا ایک حکم ہی یتوفکم اس قید سی عظمت وہیبت معبود حق کی ظاہر ہی کہ جسکے اختیار مین موت ہے اُس سے بے پروائی نادانی ہے

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

اور حکم دیا گیا ہین کہ ہون مومنون سے اور یہ کہ قائم کر دین اپنا واسطے دین کے مائل حق ہوکر اور نہ ہو جا تو نمین مشرکون سے

اور مجھی حکم دیا گیا ہی کہ ایمان والونسے ہو جاؤن اسمین دلالت ہی لزوم اجماع واتحاد پر اور یہ کہ مین اپنا رخ دل اور توجہ کامل دین کیطرف کرون درانحالیکہ حق کیطرف راغب اور باطل سی متنفر ہون (اسمین اشارہ ہی ثبات ودوام پر کہ امر ایمان قابل سقوط نہین اسپر قیام ودوام بھی فرض ہی اور ظاہری ایمان بھی کافی نہین خلوص چاہیے تاکہ باطل سی نفرت واجتناب ہو اور حق کیطرف دل جھکے اور ممکن ہی کہ اقامت دین سے عمل مراد ہو کہ دل بھی مومنونکا سا ہو جاوے اعمال بھی ایسے ہی مائل بحق ہون پھر فرمایا کہ حرف اسیقدر

کافی نہین بلکہ مجھے حکم ہے کہ مین مشرکون سے ہرگز ہرگز نہون پس آیت کی اشارونسے وہ ایمان خارج ہوگیا جو بالفرض کسی فلسفی کو محض نور عقل سے حاصل ہوا اسیلئے کہ معیت مومنین نہین پائی گئی اور بعد بیان اگر بے پروائی اور تساہل کرے یا نفاق رکھے یا بعد ایمان مثل فرق ضالہ حق کیطرف میل اور باطل سے اجتناب نہو وہ بھی خارج ہوگیا۔ اور وہ لوگ بھی خارج ہین جو اپکو مسلمان موحد کہتے ہین مگر باتباع کفار یا بفریب شیطان بہ کار قسم قسم کی شرک مین گرفتار ہین سوا خدا کے کسی اور کو بھی مستقل تعظیم کے قابل اور حاجت روا سمجھتے ہین۔ چونکہ امر شرک نہایت اشد تھا مکرر ممانعت کی اور دلیل الزام بیان فرمائی۔

وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِينَ ۝

اور نہ پکار سوائے اللہ کی اسکو کہ نہ نفع دے تجھے اور نہ ضرر دے تجھے پس اگر کیا تو نے تو بیشک تو اب ظالمون سے ہے

اور اللہ کے سوا انکو نہ پکار جو نہ فائدہ دے سکین نہ ضرر پھر اگر ایسا تو نے کیا تو ظالمون سے ہوجائیگا۔ ظالم یہان بمعنے کافر و مشرک ہے۔ قید عدم نفع و ضرر بیان واقعہ ہے اسیلئے کہ غیر اللہ کا نفع و ضرر پر قادر ہونا غیر ممکن ہے۔

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ ۚ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

اور اگر پہنچائے تجھے اللہ برائی تو نہین کھولنے والا اسکا مگر وہی اور اگر چاہے تیرے لیے خیر تو نہین کوئی پھیرنے والا اسکے فضل کا پہنچاتا ہے اُسے جسے چاہے بندون سے اپنے اور وہ غفور رحیم ہے

اگر اللہ تعالی تجھے ضرر پہنچائے تو اسکا دفع کرنے والا سوا اللہ کے دوسرا نہین اور اگر خیر کا ارادہ کرے تو کوئی اُسکے فضل کا ٹالنے والا نہین جسے چاہے اپنے غلامون سے ضرر یا خیر پہنچائے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے یعنے دوسرے کو نفع و ضرر مین کچھ اختیار نہین نہ اللہ کے عذاب کو ٹال سکتا ہے نہ اُسکی رحمت کو روک سکتا ہے مس چھو جانا بہ کا ضمیر ضرر و خیر دونو کی طرف ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۖ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝

کہہ تجہ اے آدمیو بیشک آگیا تمہارے پاس حق تمہارے رب سے پس جو راہ پر آیا نہین راہ پاتا ہے مگر اپنے نفس کے لیے اور جو بہکا نہین بہکتا ہے مگر اپنے نفس پر اور نہین ہم تمپر داروغہ

اے لوگو تمھارے پاس حق یعنے اسلام و کتاب و رسول آگیا تمھارے رب کیطرف سے تو جو راہ راست پر آئیگا اپنے فائدے کے لیے اور جو گمراہ ہوگا اُسکا ضرر بھی اُسکی ذات پر ہے اور ہم تمپر داروغہ نہین ہین کہ تمھارے نیک و بد کا اثر ہمپر پہنچے

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَاصْبِرْ حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ

اور پیروی کر اسکی کہ وحی کیا گیا طرف تیری اور صبر کر یہانتک کہ حکم کرے اللہ اور وہ اچھا ہی حکم کرنے والونکا

اور جو احکام آپ پر آئے ہین اُنکے تابع رہین اور صبر کرین کفار کے طعن و انکار سے تعرض کمین یہانتک کہ اللہ حکم قتال دے یا عذاب نازل فرمائے یا بروز حشر فیصلہ کرے اور وہ تمام حکم کرنے والون سے اچھا ہی معالم کہا ابن عباس نے کہ یہ آیت حکم جہاد سے منسوخ ہے۔

سورة هود — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — مكية

ابتدا کرتا ہون مین نام سے اللہ مہربان رحیم کے

اس سورت کا نام سورۂ ہود ہی ایکسو تیئیس آیتین ہین مکے مین نازل ہوئی معالم اقم الصلوٰۃ الخ مدنی ہی

الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ

کتاب ہی مضبوط کی گئین آیتین اسکی پھر جدا کی گئین پاس سے حکیم خبردار کے

الٓر حروف مقطعات سے ہی مراد اسکی اللہ جانے کتٰبٌ قرآن اُحْكِمَتْ استوار کردہ شدہ اسکے دو معنی ہین ۱ اصطلاحی وہ آیت جو ظہور معنی کے ساتھ نسخ و تاویل کی محتمل نہوے ۲ لغوی۔ استوار اختلاف و نقض و تعارض یا ضعف ترکیب۔ رکاکت الفاظ اجمال و احتمال معنوی غلط و خطا سے محفوظ آیاتہ جمع آیت اگر باعتبار عموم لفظ کے تمام آیتین مراد ہین تو معنے دوم لیے جائینگے یا یہ کہ قرآن مجید باعتبار مجموع محکم ہی یا یہ کہ دوسری کتاب سے منسوخ نہین ہو سکتا اور ایک آیت کا دوسری آیت یا حدیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے نسخ بمنزلہ ضمیمہ و بیان ہی۔ اور اگر بحسب تقسیم سورۂ آل عمران آیات سے صرف آیات توحید و اصول احکام و اخلاق مراد ہین تو بلا شبہہ محکم اور غیر قابل نسخ ہی فُصِّلَتْ جدا جدا کی گئی یعنے حق و باطل و حرمت و حلت یا اخلاق و احکام یا اصول و فروع مین علیحدہ علیحدہ بیان واضح اور تقریر روشن ہی یعنے یہ کتاب ہے جسکی آیتین محکم فارغ از احتمال بیش و کم حق و باطل کی تفصیل احکام کی توضیح حکیم خبیر دانائے جزو کل کے پاس سے نازل ہوئی اسکی تصدیق و اتباع عقلاً و نقلاً واجب ہی پھر تفصیل احکام فرمائی۔

أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۚ إِنَّنِي لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝ وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ

یہکہ نہ پرستش کرو مگر اللہ کی بیشک مین تمکو اُس سے ڈرانیوالا اور بشارت سنانے والا ہون اور یہ کہ استغفار کرو رب اپنے

ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ

پھر توبہ کرو طرف اسکے فائدہ دیگا تمکو فائدہ اچھا مدت تک نام زدہ تک اور دیگا ہر صاحب فضل کو فضل اسکا

ع ۱۶ ۱۰

له یعنیمہ تکمیل مجمود قرآن

۲۵ اور حدیث پیغمبر بھی وحی غیر متلو ہونے کی جہت سے

۳۵ یعنی ۱۲ سورۂ آل عمران جہاد فرمایا

منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب وا خر متشابہات

رسمین و رسمین محکم من ۱۲

وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۝ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ ۚ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

اور اگرچہ منہ پھیرو گے پس مین ڈرتا ہون تمپر عذاب (سے) بڑے دنکے طرف اللہ کی بازرجوع تمھاری ہی اور وہ ہر شئے پر قادر ہے

اِنَّنِیْ سے مراد آنحضرت یعنے آپ کہدیجئے مِنْہُ اللہ تعالےٰ یا کتاب یعنے منجملہ احکام مفصلہ اول یہ ہی کہ نہ بندگی کرو کسی کی مگر اللہ کی بندگی کرو دوم یہ کہ اپنے گزرے ہوئے گناہونکی بخشش مانگو اپنے رب سے پھر آئندہ غفلت ونا فرمانبرداری سے توبہ کرو اور اللہ کیطرف توجہ اور رجوع کرو۔ مین تمکو اس کتاب کی مخالفت یا اللہ کی معصیت سے ڈرانے والا ہون اسطرح کہ اگر شرک کیا اور استغفار و توبہ نکی اور اطاعت سے روگردان ہوئے تو بڑے دن یعنے قیامت کے عذاب مین گرفتار ہوجانیکا خوف ہی (قیامت کادن بحق اہل معاصی پچاس ہزار برس کا ہوگا) اور کتاب کی پیروی کے قبول اور اللہ کی اطاعت اور ترک شرک وطلب عفو و توبہ وندامت کے فوائد کی خوشخبری سناتا ہون اور وہ دوام ہین اسعادت وعزت وکامیابی دنیاوی جو ایک معین وقت یعنے عمر تک ہی ۲ ہر صاحب فضل یعنے صاحب عمل خیر واعتقاد صحیح ونیت خیر وقدم ثابت کو اسکے فضل وعمل کا انعام وعوض بقدر مرتبہ عنایت ہوگا۔ اور خوب سمجھے رہو کہ تمھارا بازگشت اللہ ہی کیطرف ہی اگر نیک عمل کیے ہین تو اسکی حضور مین انعام پاؤگے اور اگر عاصی ہو تو اس سے نہ بھاگ سکوگے اور وہ ثواب وعذاب دونو پر قادر ہی دانا و ماہر ہے واضح رہے ربط معنوی کے لیئے آیت مین تقدیم وتاخیر کی ضرورت تھی وہ ظاہر کردی گئی **متاع حسن** باعتبار اجل مسمی حسن اخروی کو شامل نہین اسلیئے کہ وہان کے جملہ امور باقی اور غیر منتہی ہین پھر کلمہ حسن مین خفا ہی اسلیئے کہ اگر مراد ہو کہ کوئی خوبی ہو چھوٹی یا بڑی انھین ملجائیگی تو کوئی کافر اس سے محروم نہ نکلے گا فائدہ تخصیص کیا ہوا اور اگر تمام خوبیان داخل ہین تو کسی بشر مین نملینگی اب تردد ہوا کہ متاع حسن جو اہل طاعت کے لیئے موعود ہی کیا ہی اور بحسب اصول معینہ اعلے درجے کی خوبیان داخل موعود اور ادنے درجے کے فائدے غیر مقصود پھر حسن دنیاوی گو فانی ہون دو قسم کی ہین ایک وہ جو صرف شہوات نفسانی ولذات فانی سے متعلق ہین وہ بنفسہ کمال سمجھی جاتی ہین نہ انکے آثار حسنہ باقی رہتے ہین جیسے اکل وشرب دولت وغیرہ دوسرے وہ جنکے آثار حسن باقی اور وسیلہ سعادت ابدی سمجھے جاتے ہین جیسے تکمیل نفس۔ تہذیب اخلاق تحصیل علوم وغیرہ اول ادنے اور غیر معتبر دوم اعلے اور وعدۂ انعام مین داخل۔ پھر یہ حسن گو کافر ومسلم دونو مین پائی جاتی ہین مگر نظر قاصر وفہم ناقص ہین۔ عقل سلیم اور فکر صحیح اسے بدون ایمان جائز نہین رکھتے اسلیئے کہ جہل یعنے صانع حقیقی سے بیخبری۔ کذب یعنے انکار حق۔ کفر یعنے پروردگار کی ناشکری۔

تذلل یعنے غیر مستحق اور معبود کی بندگی۔ تمرد یعنے خالق و حاکم کی معصیت دناءت
یعنے لذات فانیہ سے دلبستگی۔ یاس یعنے سعادت دائمی سے مایوسی وغیرہ یہ تمام
قبیح لوازمات کفر سے ہین اب حسن کہان۔ پس معلوم ہوا کہ یہ فضائل وکمالات
ومحاسن مومنین کو دنیا مین عطا ہوتے ہین اور آخرت مین بقدر حسن ثواب
ونتیجہ عطا ہوتا ہے ذی فضل صاحب عمل خیر واعتقاد حق فضلہ یعنے ثواب
فضل۔ تاکہ دنیاوی کوششون کے ثمرات مساوی نہون بلکہ سست اور تیز رو مین
امتیاز رہے۔ اسمین ترغیب ہے کہ طالب عالی ہمت جی توڑ توڑ کر محنت کرین لطیفہ
اسمین اشارہ نازک ہے کہ لذت پسند تماشا دوست بندونکے لئے انکی تمنا کے موافق
حور وقصور لذت وسرور اور دل دادہ جگر سوختہ مشتاق لقا بندگان رضا کے لئے نہ دنیا
مین تعلقات واسباب واغیار سے کام تھا نہ آخرت مین ادھر ادھر توجہ دلائی جائیگی بلکہ فی
مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ مقام صدق مین شاہنشاہ قادر کے مقرب ہونگے

أَلَآ إِنَّهُمْ يَثْنُونَ صُدُورَهُمْ لِيَسْتَخْفُوا مِنْهُ ۗ أَلَا حِينَ يَسْتَغْشُونَ ثِيَابَهُمْ

آگاہ ہو وہ دوہراتے ہین سینے اپنے کہ چھپین اُس سے آگاہ ہو جبکہ لپیٹتے ہین کپڑے اپنے

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

جانتا ہی اُسے کہ چھپاتے ہین اور ظاہر کرتے ہین بیشک وہ دانا ہی راز سے سینے کے

ثنا دوہرانا اور رجع کرنا یَثْنُونَ صُدُورَهُمْ سے عرب کسی امر کا چھپانا مراد لیتے ہین۔
منہ سے مراد آنحضرت یعنے آپ خبردار ہوچکا ہین کہ منافق آپ سے نفاق وکفر چھپاتے ہین تاکہ
دل کی بات آپ سے مخفی رکھین آپ آگاہ رہین کہ جب وہ خلوت اور تنہائی مین اپنے کپڑے
لپیٹتے ہین اور نہایت پوشیدگی سے کوئی کام کرنا چاہتے ہین اللہ تعالے اُنکے چھپے اور
کھلے بھید جانتا ہے وہ دانائے امور وواقف ما فی الصدور ہے یہ آیت منافقین
وکفار کی شان مین ہے کہ تم کچھ کرو مگر اللہ سے تمہارے راز مخفی نہین رہ سکتے ف
اگر آدمی اس آیت کا تصور رکھے اور اپنے ہر خلوت ومجلس اور خطرۂ قلب وحدیث
نفس مین اللہ تعالے کو حاضر وناظر یقین کرے اور ایسا سمجھے کہ وہ دیکھ رہا ہے
تو غالباً گناہ کی جرات نہو کچھ شرم کچھ خوف پھر توفیق کی مدد۔ بیشک گناہ
سے بچنے کو یہ عمل مجرب ہے۔

پارۂ دوازدہم | وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ | سورۃ الھود

رابطہ مومنین وکفار کی جزا وسزا سے سورت شروع کرکے وسعت ربوبیت واحاطۂ علم کا ذکر فرمایا اور یہ کہ عام رزق رسانی اور آغاز وانجام کی کارسازی ایک ہی ذات مبدء فیض وبرکات سے متعلق ہے

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ

اور نہین کوئی جانور زمین مین مگر اللہ پر ہی رزق اسکا اور جانتا ہی قرار گاہ اسکی اور جا امانت اسکی سب ہے کتاب واضح مین

فائدہ رزاق عالم

دابّہ لغت مین ہر جانور کو کہتے ہین کہا صاحب تفسیر کبیر نے باتفاق مفسرین یہان یہی مراد ہی اور اصطلاح مین چارپایہ یا گھوڑا کتاب مبین مراد لوح محفوظ یعنی کوئی ذی روح نہین مگر اللہ نے اپنے فضل سے اپنی طرف اسکا رزق کرلیا ہی یعنے وہی ضامن اور متکفل ہی مستقر آغاز وانجام یا مکان و گور یا وہ صلب جسے اسکا نطفہ سپرد کیا گیا اور وہ رحم جہان اسنے قرار پکڑا یا جنت مین جائیگا یا نار مین یہ تمام امور لوح محفوظ مین ہین آیت مین کمال ربوبیت وعلم کا مذکور ہی اور بہت بڑا اطمینان اور وعدہ اپنے غلامونکو دیا ہی کہ اصل حاجت یعنے رزق کی ضامن ہم ہین اور ہر جگہ تمھارے حال سے خبردار در منثور ابو موسیٰ وابو مالک وابو عامر چند اشعریون کے ساتھ ہجرت کرکے حضور کیخدمت مین آئے اور زاد راہ باقی نہ تھا ایک شخص کو بھیجا کہ حضور سے درخواست کرے فرستادۂ رسول خدا کو دیکھا کہ یہی آیت کریمہ پڑھ رہے تھے دلمین کہا اشعری کیڑی مکوڑون سے اللہ کی نزدیک خوار نہین جب انھین رزق دیتا ہی انکی خبر نہ لیگا حضور سے کچھ عرض نکی اور پھر آیا اور اپنے ساتھیون سے کہا بشارت ہو تمکو کہ فریاد رس آگیا لوگ سمجھے کہ حضور نے کچھ وعدہ کیا ہی دفعۃً دو آدمی آئے گوشت کا کاسہ اور روٹیان بیش کین خوب شکم سیر کھایا اور ان دونون مردون سے کہا ہم خوب کھا چکے اب تم یہ طعام حضور مین لیجاؤ بعد ازان جب حاضر خدمت ہوئے اس کھانیکی تعریف کی کہ ایسا لذیذ ہمنے کبھی نہ کھایا تھا آپ نے فرمایا مینے کچھ نہین بھیجا تھا پھر تمام قصہ حضور مین عرض کیا گیا ارشاد فرمایا کہ یہ رزق اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا۔ اور تفسیر کبیر مین ہی کہ جب حضرت موسیٰ اپنی بی بی صاحبہ کو بحالت درد زہ جنگل مین تنہا چھوڑ کر آگ لینے گئے اور یہان کلام الٰہی سنا تو کچھ کچھ تعلق تھا کہ واللہ اعلم اس بیچاری پر کیا گزر رہی ہی حکم ہوا کہ عصا ایک پتھر پر مارو عصا مارا تو ایک شگاف ہوا اور اسمین سے ایک پتھر نکلا اسپر عصا مارا اسمین سے ایک پتھر نکلا اسی طرح تیسرا پتھر نکلا اس تیسرے پتھر پر عصا مارا تو ایک کیڑا نکلا جو چیونٹی کے برابر تھا اور اسکے منہ مین کوئی شئے دبی تھی جو مثل غذا

فائدہ رزق انسان

گئی تھی پھر آپ کی سمع سے حجاب اٹھا دی گئی آپ نے سنا کہ وہ کیڑا کہتا تھا پاک ہے جو مجھے دیکھتا ہے اور میرا کلام سنتا ہے اور میرا مقام جانتا ہے اور مجھے یاد کرتا ہے بھولتا نہین **بحث** جبکہ ہر جاندار کا رزق اللہ کے ذمہ ہے پھر بعض کی عمر رزق حرام مین گذرتی ہے اور بعضے فاقہ کشی مین گذارتے ہین اور بعض بھوک سے ہلاک ہو جاتے ہین **جواب** رزق حلال ہو یا حرام قلیل ہو یا کثیر خوشگوار ہو یا بدمزہ یہ سب رزق موعود ہین کوئی وصف و مقدار اور وقت و عنوان مخصوص نہین

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

اور وہی ہے جسنے بنائے آسمان اور زمین چھ دنون مین اور تھا عرش اسکا پانی پر تاکہ آزمائے تمکو کون تم مین اچھا کام کرتا ہے

وہی ذات جامع الصفات ہے جسنے ساتون آسمان اور زمین چھ دنمین بنائی اور مرتب کیے تفصیل اسکی صفحہ ۸ مین ہے اور تھا عرش اسکا پانی پر تاکہ تمہارا امتحان کرے کہ تم مین سے کون اچھے کام کرتا ہے **ف** یہ مسئلہ ابتدائے آفرینش ہے اسکے متعلق احادیث مین خبرین وارد ہین **بخاری** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور مین کچھ یمنی آئے اور اول امر سے سوال کیا فرمایا کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهٗ شَيْءٌ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ تھا اللہ اور نہ تھی اس سے پہلے کوئی شے اور تھا عرش اسکا پانی پر پھر پیدا کیے آسمان اور زمین اور لکھی لوح محفوظ مین ہر شے۔ کہا عمران نے کہ ابھی اسیقدر ارشاد ہوا تھا ناگاہ ایک آدمی نے کہا اپنی اونٹنی کی خبر لو بھاگ گئی مین ادھر چلا اور بخدا اچھا ہوتا اگر مین یہ اسرار سنتا اور اونٹنی چلی جاتی **ترمذی** کہا ابو رزین نے مینے عرض کی یا رسول اللہ قبل پیدا کرنے خلق کے اللہ تعالی کہان تھا فرمایا فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ هَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَآءِ عما مین تلے اور اوپر اسکے ہوا اور عرش کو پیدا کیا پانی پر عما کہا یزید نے جو ترمذی کے شیخ کے شیخ ہین کہ معنی عما کے یہ ہین کہ اسکے ساتھ کوئی شے نہ تھی ایسا ہی ہمارے شیوخ یعنی حماد و وکیع و شعبہ و ابو عوانہ بھی کہتے تھے اور کہا بعض علمانے کہ عما کی کیفیت اللہ ہی جانے ہے تو اس سے مراد خلاء محض یعنی کچھ نہ تھا حاصل حدیث بخاری یہ ہے کہ اللہ سے پہلے کوئی شے نہ تھی اور عرش اسکا پانی پر تھا پھر آسمان و زمین بنائے گئے اور حدیث ترمذی مین یہ تصریح زائد ہے کہ اللہ تعالی (عما و ہوا یعنے لامکان) مین تھا پھر عرش کو پیدا کیا بالائے آب کہا صاحب تیسیر نے کہ یہ مراد نہین کہ عرش پانی پر دھرا تھا بلکہ یہ آسمان و زمین وغیرہ نہ تھے پانی تھا در منثور کہا ابن عباس نے کہ پانی ہوا پر تھا حاکم کہا کعب نے حق تعالی نے ایک یاقوت سبز پیدا کیا پھر نظر

رزق ہر جاندار

امتحان انسان

ہیبت سے دیکھا وہ پانی بنگیا اور تھرتھرانے لگا پھر ہوا پیدا کردی (یعنی اُسی حرکت سے) اور پانی کو ہوا پر قائم کیا پھر عرش پانی پر رکھا کہا صاحب کبیر نے بہتر ہے کہ حدیث مشہور پر اعتماد کیا جاے اور وہ یہ ہے کان اللہ وما کان معہ شیٔ ثم کان عرشہ علی الماء اللہ تھا اور اُسکے ساتھ کوئی شے نہ تھی پھر ہوا عرش اُسکا پانی پر ف آیت مین اشارہ ہے کہ پانی عرش کے ساتھ یا متصل مخلوق ہوا ہے اور یہ وہم ہو نہین سکتا کہ عرش قدیم ہوا اسلیے کہ عرش مخلوق و مربوب ہے اور یہ سب امور اُسکے حدوث پر شاہد ہین در منثور جب آسمان و زمین کو پیدا کیا تو یہ پانی دو حصہ ہوگیا آدھا تحت عرش رہا اُسی بحر مسجور کہتے ہین اُس سے ایک قطرہ بھی نہین ٹپکتا بعد نفخ صور کچھ ترشح ہوگا جس سے اجسام بوسیدہ درست ہوجاینگے اور نصف زمین زیر کے تلے ہے اسکا نام باقی ہے لیبلوکم یہ متعلق ہے خلق سے یعنی اسلیے یہ تمام اشیا پیدا کین کہ تمھاری عقول و اعمال کا امتحان ہو آیا خالق و رب کو پہچانتے ہو یا نہ آیا اُسکی طاعت کرتے ہو در منثور کہا ابن عمر نے کہ حضور نے اس آیت کو پڑھکر فرمایا کہ عمل سے مراد عقل ہے ف عمل یہان عام ہے فعل قلب ہو یا فعل جوارح ہر طرح کا امتحان مشروط ہے اور حسن سے مراد حسن شرعی

وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

اور اگر کہے تو بیشک تم اُٹھائے جاؤ گے بعد موت کے البتہ کہینگے وہ جو کافر ہوئے نہین یہ مگر جادو کھلا ہوا

اور اگر کہے تو کہ تم لوگ مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے تو (ہماری ایسی قدرتین دیکھنے پر بھی) کفار کہینگے یہ قرآن یا یہ قول تو جادو سا معلوم ہوتا ہے یعنی ایسے متعجب ہون جیسے کوئی جادو سے تعجب کرتا ہے

وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ

اور اگر متاخر کرین ہم اُن سے عذاب زمانہ معینہ تک البتہ کہین کسنے روک رکھا اُسے آگاہ ہو جسدن

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

آئیگا وہ اُن پر نہین وہ پھیرا گیا اُن سے اور گھیر لیگا اُنکو وہ کہ تھے اُس سے مسخراپن کرتے

امۃ کہا ابو سعود نے (امۃ) سے مراد حصۂ وقت (معدودہ) شمار کردہ یعنے وقت مقرر مصروف صرف کردہ شدہ پھیر اگیا یعنے ممنوع یہ خبر ہے لیس کی اسم اُسکا ضمیر جو راجع ہے عذاب کی طرف یعنے اگر منکرین پر نزول عذاب مین ایک وقت معین تک توقف ہو تو تم سے کہین کسنے اُس عذاب کو روک رکھا کیون نہین آتا (بعد ازان ارشاد ہوا) آپ آگاہ ہون کہ جسدن وہ عذاب معین آجائیگا کوئی اُسے روک نہ سکیگا اور وہ عذاب جسکے ساتھ ہنسی ٹھٹھا کرتے تھے

بنا سکتے تھے انکو گھیر لیگا مسئلہ عذاب الٰہی سے تمسخر کرنا موجب نزول عذاب کا ہے

وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ ۝ وَلَئِنْ

اور اگر چکھائیں ہم آدمی کو پھر کھینچ لیں ہم اُسکو اُس سے بیشک وہ بڑا نا امید ناشکر ہے اور اگر

اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ۭ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ

چکھائیں ہم اُسے نعمتیں بعد تکلیف کے کہ چھو گئی اُسکو البتہ کہینگے گئیں برائیاں مجھسے بیشک وہ خوش ہونیوالا

فَخُوْرٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝

اترانیوالا ہے مگر جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں انھیں کے لیئے بخشائش ہے اور ثواب بڑا

کہا بعض نے کہ انسان سے مراد کافر ہے پس آیت سابق سے مرتبط ہے اور اگر بحسب لفظ مراد جنس انسان ہے اور یہی مذہب قوی ہے تو اسمین مقتضائے طبع انسانی کا ذکر ہے بہر کیف زمانے کا تغیر آدمی کا تلون اور حق فراموشی اسباب و مجاز سے تعلق مذکور ہے مگر بعض اس کلیہ سے مستثنیٰ بھی ہین فرمایا اگر آدمی کو ہم اپنے فضل و کرم سے کوئی خوشی و کامیابی عطا کرین پھر اُسے دور کردین اور مصیبت و افلاس مین چھوڑ دین تو بڑا نا امید اور سخت ناشکر ہوجاتا ہے نہ ہمارے کرم کا امیدوار نہ اگلے احسانونکا شکرگذار بلکہ شکایات بیجا اور خفگی بے محل اُس سے ظاہر ہوتی ہے پھر اگر سختی کے بعد راحت عطا کرین تو شکرگزاری فراموش ہماری طرف التفات نہین ان لذات فانیہ اور اسباب مجازیہ پر بھول کر کہنے لگتا ہے میرے برے دن گئے اور بہت خوش ہوتا ہے اتراتا پھرتا ہے نسبت آیت کیطرف کی یعنے برائیان خود یا کسی تدبیر سے گئین یہ بھی خیال نرہا کہ برائیان دفع کرنے والا کون قادر مطلق ہے ہان اس حق فراموشی اور بیہوشی سے مومن نیک کار مستثنیٰ ہین اور بھول چوک کی مغفرت اور نیکیون پر ثواب عظیم بھی انھین کے لیئے ہین ف گو انسان مایوسی ناشکری و تفاخر کا عادی ہے مگر ایمان والے اس سے محفوظ ہین نکتہ[۱] اذقنا اسلیئے فرمایا کہ رنج و راحت دنیا حقیر مجازی فانی ہین مثل ذوق کے[۲] یئوس و کفور و فخور بروزن فعول بصیغہ مبالغہ اسلیئے فرمایا کہ انسان مین یہ امور طبعی ہین بالکل دور ہونا مشکل البتہ غلو اور کثرت انکی مذموم ہے

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَاۗىِٕقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ

پس شاید تو چھوڑنیوالا ہے بعض چیز کا کہ وحی کی گئی طرف تیری اور تنگ ہوتا ہے اُس سے سینہ تیرا یہ کہ کہتے ہین کیون نہ

اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَاۗءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۭ اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝

اُتارا گیا اُسپر خزانہ یا آیا ساتھ اُسکے فرشتہ نہین تو مگر ڈرانیوالا اور اللہ ہر شئے پر وکیل ہے

ف جب کفار کے کلمات ناشائستہ وتمسخرات واہیہ سے حضور کا ملال زیادہ ہوا تو بغرض تسکین فرمایا بعض مشرکین نے کہا اگر آپ ہمارے پاس ایسا قرآن لائین جسمین ہمارے بتون کی مذمت نہو اور ان واہی کلمات وتمسخرات سے حضور کا ملال بڑھا تو بغرض تسکین ورد مشرکین ارشاد ہوا (شاید آپ بعض وحی یقینی کو چھوڑ دینگے اور آپ کا سینہ تنگ ہوگا یعنے غایت درجے کا ملال اور صدمہ اپنے دل پر رکھینگے) اسلیئے کہ وہ کیون کہتے ہین کہ (کیون نہین پھر خزانہ غیب نازل ہوتا یا اس رسول کے ساتھ فرشتہ آتا) کفار ایسے ہی معجزے طلب کرتے اور باتین بناتے جنکی تصریح گزر گئی تو اسکے جواب مین ارشاد ہوا (آپ اے نبی کریم صرف ڈرانیوالے ہین اور ہر شئے پر قدرت اللہ ہی کو ہے) پس آپ ابلاغ رسالت کر دیجیئے اور کچھ خیال نفرمایئے کوئی مانے یا نہ مانے یہ تو ہمارا ہی کام ہے اور ہمین سب کے وکیل وکفیل ہین —

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۖ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ

کیا کہتے ہین — افترا باندھا اُسنے — کہدیجیئے پس لاؤ — دس — سورتین — مثل اُسکے — افترا کی ہوئین

وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

اور پکارو — اُسے کہ بلا سکو تم — غیر — اللہ کے — اگر — ہو تم — سچے

کیا کہتے ہین کہ آپ نے قرآن دل سے گڑھ لیا پھر آپ کہدیجیئے اگر یہ زعم ہے تو تم بھی دس سورتین دل سے گڑھی ہوئی مثل قرآن کے لاؤ اور پکارو جسے پکار سکو تم غیر خدا سے اگر ہو تم سچے اسلیئے کہ قرآن اگر قول بشر ہے تو دوسرے بشر سے بھی اسکا جواب ممکن ہے **بحث** سورۂ بقرہ اور سورۂ یونس مین ایک سورت طلب فرمائی اور یہان دس **جواب** کہا صاحب معالم وبیضاوی وکبیر وغیرہ نے کہ سورۂ بقر مدنی ہے اور سورۂ یونس سورۂ ہود سے موخر بہرحال سورۂ یونس مقدم ہے اس مین دس سورتین طلب کین جب عاجز ہوئے تو ایک پر کفایت کی گئی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ غیر محدود ہین اور یہ محدود یعنے اگر تمام قرآن کا جواب نہین ہوسکتا تو اسیقدر سہی

فَإِلَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ

پھر اگر نہ جواب دین تمکو تو یقین کرلو نہین اتارا گیا مگر علم الٰہی سے اور یہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ پس کیا تم فرمانبردار ہوگے

واضح رہے کہ تاویل آیت مین مفسرین مضطرب ہین اور پچھلا قول میرے نزدیک نہایت صاف تکلف سے دور ہے اولی مخاطب حضور ہین اور جمع تعظیماً ہے اور مومنین بھی مخاطب ہین —

یعنی اگر کفار تمکو جواب نہ دیسکیں اور مثل قران نہ لاسکیں تو اب مزید اطمینان و کمال علم تمکو حاصل ہو کہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اُتارا گیا ہی اور اُسی کا بھیجا ہوا ہی اور جب اسپر اعتقاد مستحکم ہو گیا تو یہ بھی یقین ہو گیا کہ غیر خدا کوئی معبود نہین اسلیے کہ تصدیق قرآن عین تصدیق رسول و الوہیت حضرت رحمٰن ہی پس ایسی تصدیق و توضیح کے بعد کیا تم مطیع ہو گے یعنے ضرور ہو گے اور مراد علم و اسلام سے کمال یقین قلب کی تسکین ہی جیسا کہ جا بجا فرمایا (تمھارا ایمان زیادہ ہو) اور یہ وہم باطل ہے کہ ایمان بالقران و توحید و قبول اسلام مشروط بنایا گیا اسلیے کہ وہ شرط جسکا وجود محال ہو حقیقۃً تعلیق نہین بلکہ ایکقسم کی تاکید ہی جیسا کہ فرمایا کفار دوزخ سے نہ نکلینگے جبتک اونٹ سوراخ سوزن مین نہ درآئے حالانکہ اُنکا خروج کسی حالمین ممکن نہین پس تعلیق بالمحال محال ہی ایسی ہی مثل قران کا لانا خواب و خیال ہے ۱۲ اگر کفار تمکو جواب نہ دیسکین تو اے منکرو جان لو کہ قران کلام باری ہی اور اللہ ہی معبود برحق ہی تو کیا اب تم ایمان لاؤ گے ۱۲ اور یہی قول اسلم ہی پس اے منکرو اگر وہ تمام تمھارے حمایتی جنھین خدا کے سوا پکارو اور تالیف مثل قرآن مین معین ٹھہراؤ تمکو جواب نہ دین اور اُنسے کچھ نہو سکے تو یقین کر لو کہ قرآن منزل من اللہ ہی ورنہ جواب ہو ہی جاتا اور اللہ ہی معبود برحق ہے تو کیا اب تم مطیع ہوتے ہو کہ تمھاری گذشتہ خطائین معاف کیجائین یا ایسے دلائل ظاہرہ کے بعد بھی کچھ تردد باقی ہی کہ محض نادان بے ایمان قابل سزا سمجھے جاؤ ف قران کا یہ معجزہ دائمی اور حقانیت اسلام کی دلیل قطعی ہی جسکا جواب کبھی ہوا نہ ہوگا

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا وَزِيۡنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيۡهِمۡ اَعۡمَالَهُمۡ فِيۡهَا وَهُمۡ فِيۡهَا لَا يُبۡخَسُوۡنَ ۝

جو ہے چاہتا زندگی دنیاوی اور زینت اسکی پوری کر دینگے ہم اُنکو کام اُنکے اُسمین اور وہ دنیامین نہ خسارہ پائین گے

اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ لَيۡسَ لَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ‌ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِيۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۝

وہ ہین کہ نہین اُنکے لیے آخرت مین مگر آگ اور مٹگیا جو کیا دنیامین اور باطل ہوا جو تھے کرتے

جو حیات دنیا اور اُسکی زینت کا خواہان ہی اُسے اُسکے کام کے ثمرات دنیا ہی مین پورے کر دیتے ہین اور اُنکے حق گھٹائے نہین جاتے اُنکے لیے آخرت مین آگ کے سوا کچھ نہین جو دنیا مین کیا تھا سب اکارت گیا اور ضایع و باطل ہی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے پھر کہا گیا مخاطب اسکے منافق یا کفار اور مومنین کو ایسا جواب خشک

مل نہین سکتا اور اعمال سے مراد وہ اعمال خیر ہین جنکا وقوع کفار سے جائز ہی جیسے سخاوت
عدل ۔ راحت رسانی ۔ رفاہ عام وغیرہ تو اسکے فائدے انکو یہین ملجاتے ہین اور
کہا گیا کہ سومن و کافر سب مراد ہین مگر اعمال سے مراد اعمال ریائی ہین ف مومن ریائی کی نسبت
دوام نار ثابت نہین البتہ اگر نفس ایمان و اسلام ہی نہین رہا تو ناری ہے لیکن وہ مومن
نہین منافق ہی ف عموم لفظ چاہتا ہے کہ مراد عام رہی اور خصوص معنے یعنے دنیا پرستی
خودبخود کافر یا منافق مین پائی جائیگی پس خلاف ظاہر ہوگا نہ ضد اصل مسلم اور تفصیل
اسکی یہ ہی ارادہ گو ہر بشر بالطبع حیات و زینت کا آرزومند ہوتا ہی مگر اصل مقصود
و تمامی ہمت و عمدہ مقاصد اسکا آخرت ہی ہی اسلیے کہ ارادہ کی چار قسمین ہین ۱
(خالص) وہ جو ایک ہی مقصود ٹھہرائے دوسرے کی پروا نہو جیسے بعض زاہد جو دنیا
سے کوسون بھاگتے ہین یا واعظ و مدرس صادق جنکو رضائے خدا اور رسول و
رجوع و قبول دونو حاصل ہین مگر دل ایک ہی جانب ہی یا دنیا دار جنکو اپنے تمام
رسوم بلکہ اسلامی امور مثل عیدین و ختنہ و نکاح وغیرہ مین بھی دنیا کے ناموری یا
باپ دادا کی تقلید مقصود ہی اگر مفت کا ثواب ملجاے تو خیر یہ بھی سہی ۲ (ضمنی) یعنے
اصل مقصود کچھہ اور ہی اور تبعاً دوسرے فائدہ بھی ملحوظ ہون جیسے غازی کا مقصود
غلبہ و ثواب ہی اور ضمناً غنیمت بھی عزیز ہے اگر ملے تو مسرور اور نہ ملے تو شاکر و صبور ۳
(متردد) جسمین شک ہو کہ خالص ہی یا مشترک اسمین دو امر مراد ہوتے ہین مگر ایک
زیادہ دوسرا کم ایک مؤخر دوسرا مقدم جیسے ہمارے زمانے کے بعض طلبہ جنھین
بعد علم اگر دنیا نہ ملے تو افسردہ اور کچھہ کچھہ اپنی ناکامی پر نادم ۴ (مشترک) یعنے
دونون امر برابر مقصود و ملحوظ ہون ناکامی مین حسرت اور طلب مین سعی برابر ہو
پس آیت مین یہی ارادہ خالص و طلب کامل مراد ہی اسلیے کہ ارادہ مطلق فرد کامل
کیطرف پھرتا ہی نہ ارادہ ضمنی و متردد و مشترک اور بیشک ایسا ارادہ ایمان کے ساتھ
جمع نہین ہو سکتا اور ایسا ارادہ نہ مقتضائے طبع بشری ہی نہ قرین عقل و نظر بلکہ تحکم نفس
و شیطان حیلہ گر ۔ حیات دنیائے فانی کے قیام کا تصور ارادۂ صحیح کا مانع ہی اور
زینت سے لذات فضول ہوا و ہوس نامعقول مراد ہی چنانچہ قرائن وارد ہی
کہ دنیا اور انکی آنکھو نہیں فریب کیگی جو شیطان کی راہ پر ہین اعمال جمع عمل عام ہی اور

بوجہ اطلاق عمل صحیح وتدبیر صائب معتبر پس یہ ارشاد کہ اُنکے عمل ضائع ہونگے انھین تدبیر و اعمال کی
نسبت ہی جنکے لیئے مانع و عارض و نقص ثابت ہو پس یہ وہم نرہا کہ ہر تدبیر و عمل مین دنیا پرست
کامیاب نہین ہوتے اسلیئے کہ جو تدبیر صائب و عمل کامل نہو وہ اس وعدے مین داخل نہین البتہ
مومنین کی دنیاوی کامیابی بطور معاوضہ واجرت نہین بلکہ انعام و تفضیل ہے **نکتہ** شاید اسی
وجہ سے دنیاوی امور مین کفار زیادہ کامیاب نظر آتے ہین **فیہا** خواہ متعلق حبط ہے اور
ضمیر راجع آخرت کی طرف یعنے ضائع ہوگے عمل آخرت مین خواہ متعلق صنعوا ہے اور ضمیر راجع دنیا
کی طرف یعنے ضائع ہوا جو دنیا مین کیا **مسئلہ** دنیا کو امر اہم و مقصود اصلی بنانا جائز نہین
مسئلہ زیادہ تمول ہو تو بہتر ہے غیر محمود ہی **مسئلہ** ریا ارادۂ خیر کو باطل و غیر معتبر کردیتا ہے ورنہ اعمال
ریائی بالکل باطل و ساقط نہو نگے **مسئلہ** وہ اعمال جو محض دنیاوی فائدونکے لیئے پڑھائے جاتے
ہین گو ذکر و تلاوت پر شامل ہون موجب ثواب و حسن آخرت نہونگے **مسئلہ** کوئی پیشہ یا نوکری
یا تجارت جسمین تحصیل زر مقصود اور عمل خیر موجود ہو جیسے کتابت قرآن تعلیم خیر کی نوکری
کتب دین کی تجارت وغیرہ اگر اس خیال سے ہے کہ ظاہر مین خدا پرست کہلاؤن اور
دنیا کماؤن تو عاصی ہے اور اس وجہ سے کہ جہان اور تدبیرین جائز ہین یہی سہی تو جائز اور
اس شوق مین کہ معاش بھی تعلق الہی سے خالی نرہے تو موجب ثواب ہے جیسا کہ ارادے
کے مفہوم سے ظاہر ہے **بحث** آیت مین کوئی دلالت نہین کہ جسکے بعض اعمال دنیا کے لیئے ہون
اور بعض خدا کے لیئے وہ بھی اس وعید کا سزاوار ہے اسلیئے کہ صرف اعمال دنیاوی کے
بطلان پر آیت دال ہے اور جہنم بوجہ بے مانگے تہید ستی ہے پس جب کوئی اور عمل خیر
گو وہ صرف توحید و رسالت کا اقرار ہی ہو موجود ہے تو امید مغفرت منقطع نہین
ہوسکتی **حاصل** ۱ دنیا و دنیا پرستی کی مذمت ۲ اعمال ریائی و مقاصد دنیاوی
کا ابطال ۳ کفار کو دنیا مین فائدہ عمل جو چاہے ملے آخرت مین تہیدستی
محرومی ہے **مشکوۃ** اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَۃً یُعْطٰی بِہَا
فِی الدُّنْیَا وَیُجْزٰی بِہَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَاَمَّا الْکَافِرُ فَیُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ
مَا عَمِلَ بِہَا لِلّٰہِ فِی الدُّنْیَا حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلَی الْاٰخِرَۃِ
لَمْ یَکُنْ لَہٗ حَسَنَۃٌ یُجْزٰی بِہَا
(رواہ مسلم) بیشک اللہ نہین ظلم کرتا کسی مومن پر نیکی مین دنیا مین اسکا پھل

دیتا ہے اور آخرت مین ثواب عطا ہوتا ہے مگر کافر کو دنیا مین بحساب عمل خیر جو اللہ کے لیئے کیئے ہون فائدہ مل جاتا ہے پھر جب آخرت ہوگی نہوگا اُسکے لیئے کوئی نیکی کہ اُسکی جزا دیجائے بخاری قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا - فرمایا جسمین مجھے تمپر ڈر ہے اپنے بعد وہ شئے ہے کہ کھولدیجائے تمپر دنیا کی زیب و زینت - ترمذی لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ اللہ کی رحمت سے بندہ دینار و درہم دور ہوا مشکوۃ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ محبت دنیا کی تمام گناہونکا سرا ہے

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا

کیا جو ہو دلیل پر اپنے ربکی طرف سے اور قریب ہو اُسکے گواہ اُس سے اور پہلے سے اُسکی کتاب موسیٰ کی امام

وَّرَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ

اور رحمت وہی ایمان لاتے ہین ساتھ اُسکے اور جو کفر کرے اُس سے گروہون سے پس آگ وعدہ گاہ اُسکی ہے

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ؕ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝

پس تو ہو تو شک مین اُس سے بیشک وہ حق ہے رب تیرے سے اور لیکن اکثر آدمی نہین ایمان لاتے

آیت مین بعض لفظ مجمل ہین جنکی تفسیر مین مفسرین مختلف ہوگئے ۱ (من) آنحضرت یا مومنین یہود یا عام مومن ۲ (بینۃ) دلیل ظاہر و مذہب حق یا عقل سلیم یا قرآن ۳ (شاہد) جبرئیل یا قرآن یا آنحضرت اور درمنثور وغیرہ مین ہے کہ کہا حضرت علی نے آنحضرت بینۃ پر ہین اور مین شاہد ہون یا عقل صحیح حاصل کیا برابر ہے وہ ایمان والا جو مذہب حق اور دلیل ظاہر پر ہو اپنے رب کیطرف سے اور اُسکے پیچھے اُسکے بیان کا مصدق گواہ یعنے قرآن یا عقل سلیم موجود ہو یا دوسرے مومنین اُسکی تصدیق کرتے ہون اور اُس سے پہلے کتاب موسیٰ جو امام و رحمت ہے (اُسکے مذہب کی شہادت دیچکی ہو) یہ لوگ ایمان لانے والے ہین امر حق یا قرآن پر اور جو اُس سے کفر یا انکار کرے قومون اور گروہون سے یعنے تمام عالم سے جو منکر ہو تو دوزخ اُسکا وعدہ گاہ ہے پس آپ شک و شبہے مین نرہین وہ حق و ثابت ہے آپکے پروردگار کیطرف سے مگر اکثر آدمی ایمان نہین لاتے افمن الخ خواہ متعلق ہے من کان یرید الخ کا یعنے دنیا طلب اور مومن حق کیا برابر ہوجائیگا خواہ متعلق ہے (ومن یکفر بہ) کا یعنے وہ مومن و کافر برابر نہ ہونگے -

الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ ۝

گواہ یہی ہیں جو جھوٹ بولے رب پر اپنے آگاہ ہو لعنت اللہ کی ظالموں پر

الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللّٰهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝

جو روکتے تھے راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈھتے تھے کجی سے اور وہ آخرت سے اپنی منکر ہیں

اوس سے ظالم زیادہ کون جو اللہ پر جھوٹا افترا باندھے اسکے لیے شریک یا ولد قرار دے یا جو اُسنے نہیں فرمایا وہ منسوب کرے یہی لوگ قیامت میں اپنے رب کے حضور میں پیش کیے جاینگے اور گواہ یعنی ملائکہ جو نامۂ اعمال لکھتے ہیں یا انبیا جو اپنی امت پر گواہ ہونگے یا ہاتھ پاؤں زبان وقت اور وہ مخلوق جسنے یہ کفر اُنسے سنا ہے کہینگے انہیں نے اللہ پر افترا باندھا تھا خبردار رہو کہ لعنت اور پھٹکار ہے اللہ کی اُنپر جنہوں نے ظلم کیا اور اللہ کی راہ سے دوسروں کو روکا اور اوسمیں کجی چاہی وہ اپنی آخرت اور حساب کتاب اور زندہ ہونے سے منکر تھے یبغونہا راہ کو ڈھونڈتے

أُولٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُم مِّن دُونِ اللّٰهِ

وہی ہیں کہ نہیں گھٹانیوالے زمین میں اور نہیں اُنکو سوائے اللہ کے

مِنْ أَوْلِيَاءَ ۘ يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ

کوئی حمایتی دوچند کیا جاویگا اُنپر عذاب نہیں کہ سکیں سننا

وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝ أُولٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ

اور نہیں دیکھتے یہی ہیں جنہوں نے خسارہ میں ڈالا ذاتوں کو اپنی اور گم ہوا

عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ۝

اُن سے جو تھے افترا باندھتے بیشک وہ آخرت میں نقصان پانیوالے ہیں

یہ لوگ یعنی دنیا پرست مفتری اللہ تعالی کے عذاب سے بھاگ کر بچنے والے نہیں تمام زمین میں اور نہ انکا سوائے خدا کے کوئی ولی اور دستگیر ہے عذاب اُنپر دونا ہوگا نہ وہ سن سکتے ہیں کہ نصیحت قبول کریں اور نہ دیکھ سکتے ہیں کہ قدرت کاملہ دیکھیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا اور جو کچھ افترا باندھا تھا وہ ضایع اور باطل ہو گیا کچھ کام نہیں آتا ثابت ہو گئی یہ بات کہ آخرت میں یہی خسارہ پانے والے ہیں (من دون اللہ) متعلق ہے ولی کا یعنے وہ اولیا جو خدا کے سوا اقرار کر دے رکھے ہیں بیکار بے سود ہیں ہونا نہ ہونا برابر ہے مراد نہیں کہ اللہ ولی ہے غیر اُسکا نہیں اسلئے کہ اللہ تعالی کی حمایت مخصوص با یمان ہے (الضیاعف)

سے یہ غرض نہین کہ سزا جرم سے زیادہ ہوگی بلکہ سزا دم بدم بڑھتی جائیگی نرمی اور کمی نہوگی سلیئے صیغہ مضارع فرمایا کہ استمرار پر دلالت کرے۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَخۡبَتُوۡۤا اِلٰی رَبِّہِمۡ ۙ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَنَّۃِ ۚ ہُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ

بیشک جو ایمان لائے اور کام کیئے نیک اور عجز کیا طرف اپنے رب کے وہی صاحب جنت ہین وہ اسمین ہمیشہ رہینگے

اخبات فروتنی کرنا دل کا مطمئن ہونا بیان خواہ خشوع وخضوع مراد ہی جیساکہ منقول ہے قتادہ سے خواہ تسکین قلب مراد ہی یعنے اللہ پر توکل و اطمینان کرلیا جیساکہ کہا ہی بعض نے خواہ خوف و بیم ہی جیساکہ مروی ہی ابن عباس سے یعنے وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیئے اور اللہ تعالےٰ سے ڈرے عجز کیا اُسکے وعدون پر تردد اور شک نرہا دل مطمئن ہوگیا وہ جنت والی ہی ہمیشہ اسی مین رہینگے

مَثَلُ الۡفَرِیۡقَیۡنِ کَالۡاَعۡمٰی وَالۡاَصَمِّ وَالۡبَصِیۡرِ وَالسَّمِیۡعِ ؕ ہَلۡ یَسۡتَوِیٰنِ مَثَلًا ؕ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ

مثل دونو فریقونکے مثل اندھے اور بہرے اور بینا اور شنوا کے ہی کیا برابر ہین دونو مثل مین کیا نہین نصیحت اختیار کرتے

بت پرست مفتری کی مثال ایسی ہی جیسے اہی بہرے اور مومنین نیکوکار ایسے ہین جیسے صاحب گوش وچشم تو کیا یہ دونو برابر ہو جائینگی مثالین اتنا بھی نہین سوچتے یعنے جسطرح اندھے اور انکھہ والے مین مناسبت نہین اور بہری اور سننے والے کی برابری نہین ایسے ہی مطیع وعاصی مین فرق ہے ربط مزید توجہ وسہولت علم کے لیئے اگلونکو واقعات بیان ہی کہ انبیا پر اسی گذری

وَلَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِہٖۤ ۫ اِنِّیۡ لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿ۙ۲۵﴾ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰہَ ؕ اِنِّیۡۤ

اور تحقیق بھیجا ہمنے نوح کو طرف اُنکی قوم کے مین واسطے تمہارے ڈرانیوالا ظاہر ہون کہ پرستش کرو مگر اللہ کی مین

اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ

ڈرتاہون تمپر عذاب یوم دردناک سے

ہمنے نوح کو انکی قوم کیطرف بھیجا تو نوح نے کہا مین تمہارے لیے کھلا کھلا ڈرانے والا ہون سوائے اللہ کے کسیکی پرستش نکرو مین تمپر عذاب یوم الیم یعنے عذاب قیامت کی ڈرتاہون اُنکا نسب اور قوم کی گمراہی صفحہ (۵۰۷) مین مذکور ہوئی ہے

فَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖ مَا نَرٰىکَ اِلَّا بَشَرًا مِّثۡلَنَا وَمَا نَرٰىکَ اتَّبَعَکَ

پھر کہا سرداروں نے جو کافر ہوے قوم سے اسکی نہین دیکھتے ہم تجھے مگر بشر مثل ہمارے اور نہین دیکھتے ہم تجھے کہ پیروی کی ہو تیری

اِلَّا الَّذِیۡنَ ہُمۡ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاۡیِ ۚ وَمَا نَرٰی لَکُمۡ عَلَیۡنَا مِنۡ فَضۡلٍۭ بَلۡ نَظُنُّکُمۡ کٰذِبِیۡنَ

مگر انھونے کہ وہ کمینے ہین ہمسے ظاہر نظر مین اور نہین دیکھتے ہم واسطے تمہارے ہمپر کوئی فضل بلکہ جانتے ہین ہم تمکو کاذب

سرداران قوم نوح نے کہا جو کافر تھے ہم تو آپ کو اپنا سا آدمی دیکھتے ہین اور بچشم ظاہر آپکے تابع سوائے اراذل کے اور نہین اور ہم تمھارے لئے اپنی ذات پر کوئی افضل نہین پاتے بلکہ ہم تمکو جھوٹھا ہی جانتے ہین ف معلوم ہوا لوازمات انسانیت کا ترک خدا پرستی سمجھنا محتاج وادنےٰ پیشے والونکو ذلیل جاننا ۔ اللہ والون کی تکذیب ۔ سنت قدیمہ کفار ہے اور ایسے بہتان ہمیشہ پیغمبرون اور ایمان والونپر لگائے گئے ہین اور تمام قرآن اسکی تردید و تقبیح سے بھرا ہے

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ

کہا اے قوم خبر دو تم مجھے اگر ہون مین دلیل پر اپنے رب کیطرف سے اور دی ہو مجھے رحمت پاس سے اپنے پھر چھپائی

کہا نوح نے اے لوگو مجھے یہ بتاؤ اگر مین دلیل قوی پر ہون اپنے

عَلَيْكُمْ ۭ اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ۝

تمپر کیا چپکا دینگے تمکو ہم رحمت حالانکہ تم اُس سے ناخوش ہو

رب کیطرف سے اور اللہ تعالےٰ نے اپنے پاس سے مجھپر رحمت فرمائی ہو اور وہ دلیل صحیح ورحمت وسیع تمپر مخفی رہی ہو تو کیا مین زبردستی تمھارے دامن سے باندھ دونگا اور ایسی حالت مین کہ تم اُسے ناپسند کرتے ہو یعنے اگر مین صادق ہون تو تم رحمت سے محروم رہوگے اور مین بدون سعی وطلب خود کیکو نہ راہ پر لا سکتا ہون نہ رحمت الٰہی مین شریک کر سکتا ہون

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔـلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ

اور اے قوم نہین مانگتا مین تمسے اس ہدایت پر کچھ مال نہین مزدوری میری مگر اللہ پر اور نہین مین ہنکانے والا انکا جو ایمان لائے

اے لوگو مین تمسے کچھ مال نہین مانگتا میری مزدوری تو اللہ کے فضل

اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ۝

بیشک وہ ملنے والے ہین رب سے اپنے لیکن مین دیکھتا ہون تمکو قوم جاہل

پر ہے اور مین ہنکانے والا نہین بیشک وہ لوگ اپنے رب سے ملنے والے ہین لیکن مین تمکو جاہل پاتا ہون یعنے نہ مین کچھ مال وزر مانگتا ہون کہ امیر وفقیر کا امتیاز کرون پس تمھارا یہ خیال کہ مین فقرائے مومنین سے کنارہ کش ہون جہل صریح ہے ف تعلیم دین و وعظ پر معاوضہ نہ لینا مساکین و غریب آدمیونکو حضوری مجلس والتفات خاص سے محروم نہ رکھنا سنت انبیا ہے ۔

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝

اور اے قوم کون مدد کریگا میری اللہ سے اگر نکالدون مین انکو کیا پس نہین سوچتے

اے لوگو اگر مین اُن غریب کم دولت والون کو اپنے پاس سے نکالدون تو کون میری نصرت و حمایت کرے گا اللہ کے مقابلے مین کیا اتنا بھی نہین سمجھتے ۔

وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ

اور نہین کہتا مین تمسے پاس میرے خزانے اللہ کے ہین اور نہین جانتا مین غیب کو اور نہین کہتا مین کہ مین فرشتہ ہون

وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ

اور نہین کہتا مین واسطے اُنکے کہ حقیر جانتی ہین آنکھین تمھاری ندیگا اُنکو اللہ نیکی اللہ زیادہ دانا ہی اُسکا کہ

اَنْفُسِهِمْ اِنِّيْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

بیچ جانونمین اُنکی ہی مین اسوقت ہر آئینہ ظالمون سے ہون

اور مین نہین کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہین اور نہ یہ کہ مین دانائے غیب ہون اور مین نہین کہتا کہ مین فرشتہ ہون اور نہین کہتا مین جنکو تم بچشم حقارت دیکھتے ہو اُنکو اللہ تعالے خیر عنایت نہ فرمائیگا اللہ جانتا ہی جو اُنکے دلو نمین ہی (اگر مخلص و صادق ہین تو بلاشک خیر دنیا و دین اُنکا حصہ ہی اور ریا و ریب ہی تو خواری اور ذلت مین کلام نہین لیکن مین ایسا کہون تو) اسوقت ظالم ہوجاؤنگا **ف** یہ بھی سنت قدیم ہی کہ آپ کو مجبور و عبد عاجز سمجھے اور رحمت حق کسی کی نسبت ثابت یا منفی قطعًا نکرے۔

قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ

بولے اے نوح بتحقیق جھگڑا کیا تونے ہمسے پھر زیادہ کیا تونے جھگڑا ہمارا پس لے آ اُسے کہ وعدہ کیا تونے

اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

اگر ہے تو سچون سے

کفار بولے ای نوح آپ نے ہمسے جدال کیا اور بہت منازع حد سے گزار دیا خیر اب وہ عذاب جسکا ہمسے وعدہ کیا ہے لے آئیے اگر آپ سچے ہین **ف** معلوم ہوا اُنکو سنا اور بلا کا سزاوار بنانا طریقہ کفر سے ہی

قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝ وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ

کہا نہ لائیگا تمپر عذاب مگر اللہ اگر چاہیگا اور نہین ہو تم بچنے والے اور نہ نفع دے گی تمکو نصیحت میری

اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

اگر چاہون مین یہ کہ نصیحت کرون تمکو اگر ہی اللہ کہ چاہتا ہی یہ کہ بہکاوے تمکو وہ رب تمھارا ہی اور طرف اُسکے رجوع کرینگے۔

حضرت نوح نے کہا عذاب تو اللہ ہی چاہے لاے اور تم اللہ کے عذاب سے بچنے والے نہین اور نہ میری نصیحت تمکو نفع دے گی اگر مین چاہون کہ تمکو نصیحت کرون اور اگر اللہ چاہے کہ تمکو بہکائے وہی تمھارا رب ہے اور اُسی کی طرف بازگشت ہی **ف** آیت نص ہی کہ ہدایت و ضلالت بلکہ ہر خیر و شر اللہ کیطرف سے ہی دوسرے وسائل ہین نہ فاعل

أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَعَلَيَّ إِجْرَامِي وَأَنَا بَرِيءٌ مِّمَّا تُجْرِمُونَ ۝

کیا کہتے ہین کہ افترا کیا ہی اسے کہدیجئے اگر دل سے گڑھا ہی اسی تو مجھپر ہی گناہ میرا اور مین بری ہون اُس سے کہ گناہ کرتے ہو تم

معالم کہا ابن عباس نے کہ یہ بھی متعلق قصہ نوح علیہ السلام ہی۔ کہا مقاتل نے یہ آنحضرت اور آپکی اُمت سے متعلق ہی حاصل۔ کیا کفار کہتے ہین کہ احکام الٰہی و امر رسالت دل سے بنائے گئے آپ کہدیجئے اگر مینے وحی دل سے گڑھ لی ہی تو مجھپر اسکا گناہ ہی اور مین بری ہون اُس سے کہ تم گناہ کرتے ہو یعنے میرا کذب تو میرے ذمہ ہوگا تم خبر لو کہ یہ صریح تکذیب کسکے سر جائے گی۔

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

اور وحی کی ہمنے طرف نوح کے شان یہ ہی کہ نہ ایمان لائیگا قوم سے تیری لیکن وہ کہ ایمان لاچکا پس رنج نکر اُسکا کہ ہین کرتے

ہمنے نوح پر وحی کی کہ جو ایمان لاچکے وہ لاچکے باقی اب کوئی ایمان نہ لائیگا تو آپ ان کفار کے برے کامو پر ملول و مغموم نہون عرصٔہ دراز تک حضرت نوح نے قوم کے مظالم اُٹھائے اسقدر آپکو مارتے کہ آپ بیہوش ہو جاتے کپڑے مین لپیٹ کر گھر مین پھینکدیتے اور سمجھتے کہ مر گئے اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ اچھے ہو جاتے اور دعوت حق شروع کرتے ایکدن ایک بڈھے نے اپنے چھوٹے بچے سے کہا بیٹا اس بڈھے یعنے نوح کو پہچان رکھ شاید تجھے بھکائے اُس لڑکے نے کہا اپنی لاٹھی دے پھر گود سے اُترا اور حضرت نوح پر لاٹھی ماری آپ نے عرض کی ای رب بصیر دیکھ تیرے بندے مجھسے کیا سلوک کرتے ہین اگر تجھے انپر توجہ ہی تو انھین ہدایت کر ورنہ مجھے اجازت ملے کہ مین بد دعا کرون ارشاد ہوا کہ اب کسیکی قسمت مین ایمان نہین آپ نے بد دعا کی

ف آیت مین اشارہ ہی کہ اب نصیحت و انتظار بیسود ہی بد دعا کیجئے انتقام لیا جائے۔

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ ۝

اور بنا کشتی ہماری آنکھو کے سامنے اور ہماری حکم سے اور نہ گفتگو کر مجھسے انکے باب مین کہ ظلم کیا بیشک وہ ڈوبنے والے ہین

ہمارے تعلیم و ارشاد سے کشتی بناؤ ہمارے پیش چشم اور ہمسے ان ظالمو نکی نسبت درخواست ترحم نکرنا یہ سب کے سب ڈوبنے والے ہین درمنثور ابن عباس سے مروی ہی کہ جب نوح کو کشتی بنانیکا حکم ہوا عرض کیا اے رب لکڑی کہان ہی فرمایا درخت بوؤ تو ساگھو کا درخت بویا اور بیس برس تک منتظر رہے جب درخت تیار ہوا کاٹا اور سکھلایا اور بحسب تعلیم الٰہی کشتی تیار کی چھ سو گز طول اور تین سو تینتیس گز عرض اور ساٹھ گز بلندی اور تین درجے بنائے ایک مین چارپائے دوسرے مین طیور اور طبقہ اعلےٰ مین بنی آدم اعین جمع عین یا مراد اس سے حضور و توجہ یا صفات متشابہات سے ہی مثل وجہ و ید کے

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا

اور بناتے تھے کشتی اور جب گزرتا اوس پر کوئی سردار اُسکی قوم کا تمسخر کرتے اُس سے کہا اگر ہنستے ہو مجھسے

فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ ۝ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ

پس مین دل لگی کرتا ہون تمسے جسطرح تم دل لگی کرتے ہو اب جان لوگے کون ہے کہ آتا ہے اُسپر عذاب کہ رسوا کرے اُسکو

وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ۝

اور در آوے اُسپر عذاب قائم رہنے والا

اور نوح کشتی بنائے اور جب کوئی سردار مشرکین کا گزرتا تمسخر سے کہتا نوح نبوت سے نجاری کرنے لگے حضرت نوحؑ نے کہا تم ہمسے ہنستے ہو اور ہم بھی تمھاری طرح ہنستے ہین اب تم جان لوگے کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کون عذاب دائمی مین گرفتار ہوتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ ۱ مقبولان خدا پر تمسخر موجب نزول عذاب دنیا و بلاے آخری ہے ۲ اسباب و تدبیر پر توجہ سُنت انبیا سے ہے ۳ پیشہ نجاری حضرت نوحؑ سے ہے ۴ اطاعت عبادت و ذکر پر مقدم ہے ورنہ آپ ذکر اور نماز ہی مین مشغول رہتے صناعت کشتی مین تیس برس صرف وقت نفرماتے۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ

یہانتک کہ جب آگیا حکم ہمارا اور جوش مارا تنور نے

یہ تمسخر و تحمل اُسوقت تک رہا کہ ہمارا حکم یعنے عذاب آگیا اور تنور نے جوش مارا پانی اُبلا روے زمین صفحہ آب ہوگیا۔ امر عذاب یا وقت وعدہ جو نوحؑ سے درباب ہلاک قوم کیا تھا ابن کثیر کہا ابن عباس نے تنور سے مراد ہے زمین یعنے تمام زمین سوتے کیطرح اُبل نکلے۔ کہا علی نے تنور سپیدہ صبح یعنے صبح ہوئی اور عذاب آیا کہا قتادہ نے جزیرہ مین ایک چشمہ بنام عین الورد تھا تنور اُسی سے مراد ہے شعبی نے قسم کھاکر کہا کہ تنور کوفے مین تھا اور کشتی وہان تھی جہان اب مسجد کوفہ ہے کشتی وسط مسجد مین تھی اور تنور باب کندہ کے داہنے طرف معالم کہا حسن نے یہ تنور پتھر کا تھا کہا مقاتل نے یہ تنور آدم کا نوح کے پاس تھا اور شام مین مقام عین القردہ مین تھا کہا ابن عباس نے کہ تنور ہند مین تھا

قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ

کہا ہمنے لادلے اسمین ہر قسم کے جوڑے سے دو اور اپنے اہل کو مگر وہ کہ سابق ہوا اُسپر وعدہ

وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝

اور جو ایمان لایا اور نہین ایمان لائے ساتھ اسکے مگر کم

ہمنے کہا اے نوح کشتی پر ہر قسم کے جانور جوڑے سے دو یعنے ایک نر ایک مادہ سوار کر (تاکہ نسل باقی رہے) اور اپنے اہل وعیال کو لیلو مگر وہ جنکے حق مین ہمارا علم وحکم سابق و نافذ

ہو چکا ہے (نہین بچ سکتے انھین سوار نکرو) اور اُنکو سوار کر لو جو ایمان لائے اور اُنپر ایمان نہ لائے تھے مگر تھوڑے آدمی زوجین سے مراد جانور ہین معالم اللہ تعالےٰ نے نوحؑ کے پاس تمام وحوش وطیور جمع کر دیئے آپ ہاتھ مارتے داہنے ہاتھ مین نر بائین مین مادے آتے اور کشتی پر سوار کر دیتے عرائس گدھے کے سینے سے شیطان چمٹ گیا اُسکی پانون نہ اُٹھتے تھے حضرت نوحؑ نے کہا تیری خرابی ہو جا کشتی مین اگرچہ شیطان بھی تیرے ساتھ ہو ابتو شیطان نے گدھے کو چھوڑا اور نا ؤ مین جا بیٹھا جب نوحؑ نے اُسے دیکھا فرمایا اے اللہ کے دشمن تجھے یہان کون لایا بولا حضور نے تو فرمایا تھا کہ جا ناؤ مین اگرچہ شیطان تیرے ساتھ ہو فرمایا نکل اے دشمن خدا بولا اب مین نہین جانیکا اہل سے مراد اہل وعیال واقارب الا اسے اُنکا بیٹا مستثنےٰ ہو گیا جسکا ذکر آئے گا۔

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اور کہا سوار ہو کشتی مین برکت سے نام خدا کے ہے چلنا اسکا اور ٹھہرنا اسکا بیشک رب میرا غفور رحیم ہے

جب جانور اور آدمی جمع ہو گئے حضرت نوحؑ نے کہا سوار ہو کشتی مین اللہ کے نام کی برکت سے چلنا اور ٹھہرنا اسکا ہو اور میرا رب غفور اور مہربان ہے ۔

وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف

اور کشتی چلی انکو موج مین مثل پہاڑ کے

یعنے جب سوار ہوئے تو کشتی نوحؑ اور اُنکے ساتھیو نکو لیچلی ایسی موج مین جو پہاڑ کیطرح بلند تھی **ف** موج کو باعتبار ارتفاع وقوت جبل سے تشبیہ دی عرائس پانی عالمگیر ہو گیا اور کشتی چھ مہینے تک تمام زمین پر سیر کیا کی اور کہین جائے قرار نتھا جب مکہ معظمہ کے قریب آئی بعظمت بیت اللہ طواف کرنے لگی اور سات طواف کئے اور اللہ نے بیت کو اٹھا لیا تھا کہ غرق سے محفوظ رہے اور سنگ اسود حضرت جبرئیل نے جبل ابو قبیس مین مخفی کر دیا بعد طواف یہ کشتی کوہ جودی پہ گزری اور وہان ٹھہری اور ابن عباس سے مروی ہے کہ عوج بن عُنق بھی غرق ہوا اُسکے گھٹنون تک پانی تھا اور قعر بحر سے مچھلی پکڑ کر آفتاب کی حرارت سے بھون لیتا تھا **ف** جب تک ایسی روایت بحدیث صحیح ثابت ہو عموم قرآنی سے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا کی تخصیص نہین ہو سکتی واللہ اعلم القصہ اسی طوفان مین حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے کنعان کو دیکھا کہ غوطے کھا رہا ہے تو کمال شفقت پدری وامید عفو وترحم الٰہی سے سمجھے کہ یہ بھی میرے اہل سے ہے نجات کا مستحق ہے عرض کی

وَنَادٰى نُوْحُ ۨابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ

اور پکارا نوحؑ نے اپنے بیٹے کو اور تھا ایک کنارے مین آمیرے چھوٹے بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور نہ ہو ساتھ کافرونکے

اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو دیکھا کہ وہ مومنین سے علیحدہ یا کفار سے الگ ایک جانب مین تھا بمقتضائے شفقت پدری آواز دی اے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہولے اور کافرونکے ساتھ مرہ

قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاۗءِ ۭ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ

کہا اب پناہ لونگا طرف پہاڑ کے کہ بچا لے مجھے پانی سے کہا نہین کوئی بچانیوالا آج

اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ

حکم سے اللہ کے مگر جسپر رحم کیا اور حائل ہوئی درمیان دونونکے موج پس ہوگیا ڈوبنے والون سے

کنعان بن نوحؑ بولا مین کسی پہاڑ کی پناہ لونگا وہ مجھے پانی سے بچا لیگا حضرت نوحؑ نے فرمایا آج کوئی اللہ کے حکم و عذاب سے بچانے والا نہین ہے مگر جس پر اللہ تعالے رحم کرے وہی بچیگا عرائس یہ باتین ہوتی تھین کہ پانی چڑھا اور کنعان کوہ بلند پر چڑھا اور موجہ نوحؑ اور انکے بیٹے کے درمیان آگیا اور اُسے ڈبو دیا الا الخ اسکی تاویل مین تاویلین مختلف ہین ابوسعود کوئی مکان بچانے والا نہین مگر وہ مکان جو محل رحمت ہے یعنے کشتی کیر نہین بچانیوالا مگر وہ ذات جسنے رحم کیا یعنے اللہ تعالے یا وہ جسنے اپنی جان پر رحم کیا ایمان و اطاعت سے یا کوئی اسکو بچا نہین سکتا مگر اسے جسپر اللہ نے رحم کیا۔

وَقِيْلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَاۗءَكِ وَيٰسَمَاۗءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَاۗءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ

اور کہا گیا اے زمین نگل لے پانی اپنا اور اے آسمان باز رہ اور سوکھا دیا گیا پانی اور تمام ہوگیا حکم

وَاسْتَوَتْ عَلَي الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

اور ٹھہر گئی کشتی جودی پر اور کہا گیا لعنت ہو واسطے قوم ظالم کے

اور کہا گیا حق سبحانہٗ تعالے کیطرف سے کہنے والی ملائکہ موکل تھے اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان اپنے کام سے باز آ یعنے پانی نہ برسا اور اس حکم کے ساتھ ہی پانی خشک ہوگیا اور امر الٰہی جو درباب غرق و ہلاک کفار تھا پورا ہوگیا اور کشتی حضرت نوحؑ کی جودی پہاڑ پر جاکر ٹھہری اور کہا گیا لعنت ہو قوم ظالم پر یعنے رحمت الٰہی سے دور ہو جائین ماءک یہ اشارہ ہے اُس پانی کیطرف جو زمین سے اُبلا تھا یا بعد اجتماع سب پانی زمین کی طرف منسوب ہوگیا اقلعی صیغہ امر مونث اقلاع کام سے باز رہنا یعنے بارش موقوف کر جودی نام ہے پہاڑ کا متعلم زمین موصل کے پاس ہے عرائس کہا مجاہد نے دوسرے

معزل [illegible] جائے عزل [illegible] ربع ۱۱

پہاڑون نے سربلندی کی کہ ڈوبنے سے بچین پانی پندرہ پندرہ گز اونچا ہوگیا مگر جودی نے سر جھکایا اور امتثال امر کیلیئے فروتنی سے غرق سے محفوظ اور نبی اللہ نوحؑ کا جاے قرار بنا گیا۔

وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ

اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پھر کہا اے رب بیشک میرا بیٹا میرے اہل سے ہے اور بیشک وعدہ تیرا حق ہے اور تو بڑا حاکم سب حاکمون سے

پھر بقیہ احوال کنعان بن نوح کا ارشاد ہوتا ہے یعنے جب نوحؑ اور اُنکے بیٹے کنعان کے درمیان میں موجہ آگیا تو نوح بوجہ شفقت پدری چیخ اُٹھے اور عرض کی اے میرے پروردگار میرا بیٹا میرے اہل یعنے میرے طریق پر ہے اور بیشک تیرا وعدہ جو میرے ہمراہیون کے نجات کے باب مین ہے حق ہے اور تو جو چاہے کرے تمام حاکمون سے بڑا حاکم ہے۔

قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ

کہا اے نوح بیشک وہ نہین اہل سے تیرے بتحقیق اسکا عمل ہے نالائق پس تو ہرگز سوال نکر اسکا کہ نہین تجھے اُسپر

عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

علم مین نصیحت کرتا ہون تجھے کہ ہوجائے تو جاہلون سے

اللہ تعالے نے فرمایا اے نوح وہ تیرے اہل سے نہین اُسکے عمل اچھے نہین پس تو ہرگز سوال نکر اُس چیز کا جسکا تجھے علم نہین یعنے جبکہ اُسکی عدم اہلیت یا انجام کار یا مصلحت الٰہی کو نہین جانتے تو اُسکے متعلق سوال بھی نکرو اے نوحؑ ہم تمکو اس بات سے نصیحت کرتے ہین کہ تم جاہلون سے نہ بن جاؤ **ف** یہان کئی بحثین ہین **اول** کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ بعض کے نزدیک کنعان نوحؑ کا بیٹا نہ تھا مجازاً بیٹا کہا لیکن ظاہر کلام باریتعالے اسکی تردید کرتا ہے اور بوجہ قوی تاویل و مجاز ناجائز **دوم** حضرت نوحؑ نے کافر کے لیئے کیون سفارش کی جواب اِمقتضائے شفقت پدری تھا (کبیر) مگر **ف** امر ممنوع مین مقتضائے طبع ملحوظ و معتبر نہین ہے وہ منافق تھا نوحؑ سمجھے کہ شاید مسلمان ہو (کبیر) **ف** اسکی تائید ظاہر ہے کلمہ مِنْ اَهْلِيْ اور ذکر وعدہ حق سے کہ وعدہ نجات مخصوص بمومنین تھا اور یہ ارشاد کہ اُسکے عمل اچھے نہین اور تم اُسکی طلب نکرو جسکا علم نہین اسی کے شاہد ہین اور اگر آپ اُسے کافر جانتے تو تواب و غفور کہتے احکم الحاکمین نہ کہتے پس کوئی الزام نہین ہے **سوم** (عمل) خواہ بمعنے عامل ہے یعنے عامل و عملہ غیر صالح ابن کثیر کہا عکرمہ نے انہ عمل عملاً غیر صالح کبیر یا بمعنے ذو عمل ہے **چہارم** عدم علم کا اطلاق باطل اور ناجائز پر بھی قرآن مین آتا ہے یعنے نہ مانگ امر باطل و ناروا **ف** یہ بیان ہے مستثنیٰ مجہول کا نہ تخصیص متاخر ہے عام کی

سے یہ جواب ہے ایراد صاحب نور الانوار کا کہ لفظ اہل عام ہے اسکی تخصیص کی مراد و صرف تابعین ہین [illegible] نہین ہے مستثنیٰ مجہول [illegible] علیہ القول [illegible] ۱۲

قَالَ رَبِّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِۦ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي

کہا اے رب میں پناہ مانگتا ہوں تجھسے یہ کہ سوال کروں میں تجھسے اسکا کہ نہیں مجھکو ساتھ اسکے علم اور اگر نہ بخشے تو مجھے

وَتَرْحَمْنِيٓ أَكُن مِّنَ ٱلْخَـٰسِرِينَ

اور رحم کرے تو مجھپر ہو جاؤنگا میں خسارہ پانے والوں سے

کہا نوح نے اے رب میں تجھسے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ اس امر کی تجھسے خواستگاری کروں جسکا مجھے علم نہیں یا جو امر باطل و ناروا ہے اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور نہ رحم کرے تو میں نقصان پانے والوں سے ہو جاؤنگا۔

قِيلَ يَـٰنُوحُ ٱهْبِطْ بِسَلَـٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكَـٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰٓ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ

اور کہا گیا اے نوح اتر ساتھ سلامتی کے ہماری طرف سے اور برکتوں کے تجھپر اور گروہوں پر تمہارے ساتھیوں سے اور گروہ

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ

کہ برخوردار کرینگے ہم انکو پھر چھوجائیگا انکو ہمسے عذاب دردناک

ابن کثیر جب کشتی ٹھہری ہوا کو حکم ہوا پانی خشک ہونے لگا کہا گیا اے نوح اتر یئے سلامتی اور برکت کے ساتھ کہ ہماری طرف سے آپ پر ہے اور آپکے ساتھیوں کے گروہ پر ہے یعنے انکے بعض اولاد پر جو مومن ہونگے اور بعض وہ لوگ ہیں جنکو ہم دنیا میں کچھ فائدہ دینگے پھر خواہ دنیا میں خواہ بوقت موت یا بروز حشر عذاب دردناک ہماری طرف سے انکو مس کریگا **ف** معلوم ہوا کہ بعض اولاد ہمراہیان نوح سلامت و برکت میں ابد آ رہینگے اور وہ گروہ مطیع ہے اور بعضے دنیا کی لذتیں پائینگے پھر جہنم میں جائینگے اور وہ گروہ عاصی ہے **ف** اس آیت میں مژدہ صحت و نجات طوفان بھی ہے اور بشارت عفو زلت و سفارش بے محل و امید رفاہ آئندہ بھی

تِلْكَ مِنْ أَنۢبَآءِ ٱلْغَيْبِ نُوحِيهَآ إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَآ أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَـٰذَا ۖ

یہ خبروں غیب سے ہے کہ وحی کیا ہم اسکو طرف تیری نہ جانتا تھا اسکو تو اور نہ قوم تیری پہلے اسکے

فَٱصْبِرْ ۖ إِنَّ ٱلْعَـٰقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ

پس صبر کر بیشک انجام کار پرہیزگاروں کے لیئے ہے

یہ قصہ مذکور غیب کی خبروں سے ہے جو ہمنے آپ پر وحی کیں نہ آپ اسے جانتے تھے نہ آپکی قوم یعنے قریش و اہل مکہ اس نزول سے پہلے پس آپ صبر کیجئے اور حسن عاقبت متقیوں کے لیئے مخصوص ہے جسطرح نوح اور انکے ساتھیوں کے لیئے حسن انجام ہوا بحث قصۂ نوح کو انباء غیب کہنا اور یہ دعوے کہ قبل نزول معلوم نہ تھا خلاف ظاہر ہے اسلیئے کہ جو علم کسی ذریعے سے حاصل ہو سکے غیب نہیں اور یہ واقعہ سماع سے معلوم ہو سکتا ہے۔ رعلم اسکا کتب قدیم میں موجود و زبان عوام پر شایع تھا جواب ۱ غیب سے مراد غیب اضافی ہے حقیقی نہیں ۲ بعض

یعنے بسلام ... وبرکات ... علیک
ربع
بسم اللہ الرحمن

تفاصیل اخبار غیب سے ہین کل نہین اور انمین سے کفر کنعان و سلام و برکت نوح و بعض اولاد نوح و تمتع کفار وغیرہ ہے یا یہ خبرین آپکو بطور اخبار غیب معلوم ہوئین اسلیئے کہ وحی تعلیم غیب سے ہے ذرایع اکتساب علم سے نہین پس جو وحی سے معلوم ہو وہ بطور غیب معلوم ہوا قوم سے خواہ مراد اہل مکہ ہین تو غالباً وہ ان خبرون سے ناواقف تھے یا یہ کہ جملہ تفاصیل و حکم سے نہ آپ نہ آپکی امت کوئی آگاہ نہ تھے اب تمام عالم مراد لینا جائز ہوگا **فاصبر** فاے جزا اسلیئے ہے کہ جب یہ معلوم ہوچکا تو اب صبر لازم ہے۔

وَاِلٰی عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ○

اور طرف عاد کے بھائی انکا ہود کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود سوا اسکے نہین تم مگر افترا کرنے والے

اور قوم عاد کیطرف انکے بھائی ہود پیغمبر کو بھیجا کہا ہود نے اے لوگو اللہ کی عبادت کرو تمھارے لیئے کوئی معبود اسکے سوا نہین ہے تم نہین ہو مگر افترا پرداز یعنے یہ متعدد معبودون کو ٹھہرانا تہمت باندھنا ہے یا حضرت واحد قہار پر شراکت کا الزام افترا ہے حقیقت قوم عاد و بیان حضرت ہود صفحہ ۔ مین گزر گیا۔

يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۗ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ فَطَرَنِیْ ۗ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○

اے قوم نہین مانگتا مین تمسے اس ہدایت پر مزدوری نہین اجر میرا مگر اسپر جسنے پیدا کیا مجھے کیا نہین سمجھتے

اے لوگو مین اپنی اس وعظ و نصیحت پر کوئی اجرت تمسے نہین مانگتا میری مزدوری تو اس ذات پر ہے جسنے مجھے پیدا کیا کیا تم اتنا بھی نہین سمجھتے کہ

نصیحت کہ خالی بود از غرض ٭ چو داروے تلخست دفع مرض ٭

وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً

اور اے قوم طلب بخشش کرو رب سے اپنے پھر رجوع کرو طرف اسکے بھیجیگا آسمان تمپر برسنے والا اور بڑھاے تمکو قوت مین

اے لوگو استغفار کرو اپنے رب سے یعنے ایمان لاؤ اور سزاے کفر سے

اِلٰی قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ○

طرف تمھاری قوت کے اور نہ منھ پھیرو بحالت گنہگار ہی کے

عفو چاہو پھر گناہون اور بت پرستیون سے باز آؤ اللہ تعالے تمپر پانی برسائیگا تین برس سے جو قحط پڑا تھا اور عورتین بانجھ ہوگئین تھین یہ بلا دور ہوجائیگی اور جو قوت جسمانی تم کو عطا ہوئی اسپر دوسری قوت ایمانی یا مالی و بدنی زیادہ کردیجائیگی اور بحالت عصیان و جرم روگردانی نکرو **ف** ایمان و تقوے کے ساتھ وسعت رزق و ازدیاد قوت و عظمت امر موعود ہے۔

قَالُوْا يٰهُوْدُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْٓ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ

بولے اے ہود نہین لایا تو ہمارے پاس کوئی دلیل اور نہین ہم چھوڑنے والے اپنے معبودونکو قول سے تیری اور نہین ہم واسطے تیرے ایمان لانے والے

اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ

نہین کہتے ہم مگر آسیب پونہچایا ہی تجھکو کسی معبود نے ہمارے برا

عاد بولے اے ہود آپ کوئی دلیل تو ہمارے پاس لائے نہین اور ہم صرف آپکے کہنے سے اپنے معبود نہین چھوڑینگے اور ہم آپ پر ایمان نہ لاوینگے ہم کچھ اور نہین کہتے مگر یہی کہ ہمارے کسی معبود نے آپکو برے طور پر آسیب پونہچاکر دیوانا و بیوقوف کردیا ہی بینہ سے مراد وہ معجزہ اور عجائب جو وہ چاہتے تھے اعتراک جمع شدن و ہجوم کردن مراد آسیب رسانی۔

قَالَ اِنِّيْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۙ مِنْ دُوْنِهٖ

کہا مین گواہ بناتا ہون اللہ کو اور گواہ ہو تم سب مین بری ہون اُس سے کہ شریک کرتے ہو تم سواے اللہ کے

فَكِيْدُوْنِيْ جَمِيْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ

پس داؤ کرو تم سب مجھپر پھر نہ مہلت دو

ہود نے کہا مین اللہ کو گواہ بناتا ہون اور تم سب گواہ رہو کہ تم جو غیر اللہ کو شریک کرتے ہو مین اُس سے بیزار ہون پس تم سب ملکر مجھ پر داؤ کرو اور مہلت بھی ندو یعنے مین تمھاری باتون سے بیزار ہون تم جو کرسکو میری ایذا رسانی مین بلا توقف و انتظار کر گزرو۔

اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ ۭ مَا مِنْ دَاۗبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

مینے بھروسا کیا اللہ پر جو رب میرا اور رب تمھارا نہین کوئی دابہ مگر وہ پکڑنیوالا ہی اُسکی پیشانی بیشک رب میرا راہ راست پر ہے

مینے بھروسا کیا اللہ پر جو میرا اور تمھارا سبکا رب ہی کوئی چلنے والا نہین مگر اللہ اُسکی چوٹی تھامے ہی یعنے قادر و حاکم ان ہی (عرب کے محاورہ مین بمعنے اختیار و قدرت و تسلط مستعمل ہی) بیشک میرا رب صراط مستقیم پر ہی کہا مفسرین نے کہ اللہ تعالے طریق حق و صدق و عدل پر ہی پس کاذب ناحق کوش کو خوار کریگا اور حق پرست کو کامگار ف اللہ تعالے ہر شئے پر قادر ہی اور صراط مستقیم پر رہنمائی فرماتا ہے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

پھر اگر منہ پھیروگے تو تحقیق پھونچادی مینے تمکو وہ کہ بھیجا گیا مین ساتھ اُسکے طرف تمھارے اور جانشین کریگا رب میرا دوسری قوم کو

وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَـيْـًٔا ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ

اور نہ بگاڑ سکوگے تم اُسکا کچھ بیشک رب میرا ہر شئے پر نگہبان ہے

پس اے لوگو اگر تم روگردانی کروگے تو مین تمکو وہ احکام پونہچا چکا جسکے ساتھ مین بھیجا گیا تھا اور اللہ تعالے تمکو مٹاکر دوسرون کو تمھارا جانشین کریگا اور تم اُسکا کچھ بگاڑ نہ سکوگے میرا رب ہر شئے پر نگہبان ہی یعنے مین اپنا ذمہ پاک کرچکا تم مانو یا نہ تمھارے عذاب و ہلاک سے

ک اشہد باب افعال گواہ بنانا اور اشہدو امر باب فعل ...

حق سبحانہ تعالےٰ کا کچھ ضرر نہوگا اور وہ ہر شئے پر محافظ ہے مجھے تمھاری بیجا عداوت سے پروا نہین

وَلَمَّا جَاءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝

اور جب آگیا حکم ہمارا نجات دی ہمنے ہود کو اور اُنکو جو ایمان لائے ساتھ اُنکے رحمت سے اپنی اور نجات دی ہمنے اُنھین عذاب سخت سے

اور جب ہمارا امر یعنے عذاب موعود آگیا صرف حضرت ہود اور اُنپر ایمان والون کو ہمنے نجات دی اپنی رحمت سے اور (صرف دنیا مین نہین بلکہ) نجات دی ہمنے اُنکو عذاب غلیظ یعنے عذاب نار سے

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝

اور یہ عاد ہین مکر ایا نشانیون کو ربکی اپنے اور کہا نہ مانا رسولون کا اُسکی اور پیرو ہوے حکم ہر سرکش لڑنیوالے کے

یہ قوم عاد ہے جنھون نے اللہ کی آیتونکو جھٹلایا اور اللہ کے پیغمبرونکی نافرمانبرداری کی اور سرکش لڑنیوالونکے پیرو ہوگئے ف ظالم و فاسق کی اعانت و اطاعت مذموم و معصیت ہے اگر بجبر و اکراہ نہو

وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝

اور پیچھا کیے گئے اس دنیا مین لعنت کا اور دن قیامت کے آگاہ ہو بیشک عاد نے کفر کیا رب اپنے آگاہ ہو لاکی ہے عاد قوم ہود کو

اتبعوا پیچھا کیے گئے یعنے انجام کار لعنت ہوا یا اُنکے بعد اُنپر ہمیشہ نفرین ہوا کریگی قوم جبکہ لعنت اول ہی کافی تھی مکرر اسلیئے ذکر کیا کہ کمال نفرت و غضب سمجھا جاوے یا یہ کہ پہلی لعنت باعتبار عذاب دنیا اور دوسرے باعتبار عذاب آخرت مصرح ہوجائے حاصل دنیا مین بھی لعنت اُنکے پیچھے ہوئی اور قیامت کے دن بھی ملعون ہونگے (پھر بغرض غایت تنبیہ و اظہار نفرت فرمایا) پہچان لو کہ عاد نے کفر کیا اپنے پروردگار سے اور خوب جان لو کہ رحمت سے دوری ہوئی عاد یعنے قوم ہود کو

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ

اور طرف ثمود کے بھائی اُنکا صالح کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین واسطے تمھارے کوئی معبود سوائے اُسکے اُسی نے پیدا کیا تمکو

مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝

زمین سے اور آباد کیا تمکو اُسمین پس طلب بخشش کرو اُس سے پھر توبہ کرو طرف اُسکے بیشک رب میرا نزدیک ہے قبول کرنیوالا

اور بھیجا ہمنے قوم ثمود کیطرف اُنکے بھائی صالح کو کہا صالح نے اے لوگو اللہ کی بندگی کرو تمھارے لیے سوائے اللہ کے دوسرا معبود نہین ہے اُسی نے تمکو پیدا کیا زمین سے یعنے آدم کو زمین سے بنایا اور تمکو زمین مین آباد کیا پس طلب بخشش و عفو کرو اُس سے اور اُسکی طرف رجوع کرو پچھلے گناہون سے طلب عفو اور آیندہ کے لیے توبہ کرو بیشک میرا رب قریب ہے یعنے تمھاری عذر اور نیتین اور ارادے جان لیگا مجیب ہے دعا قبول فرمائیگا یہ درخواست و ندامت نامسموع

ع ۵ / ۲

ف

دمر دود و نہوگی ثمود اور حضرت صالح کے متعلق تحقیق و حالات صفحہ میں گزر گئے۔

قَالُوْا يٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ اَتَنْهٰىنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ

بولے اے صالح تحقیق تھا تو ہم مین امید کیا گیا پہلے اس سے کیا تو روکتا ہے ہمکو یہ کہ بندگی کرین اسکی کہ بندگی کرتے تھے

اٰبَآؤُنَا وَاِنَّنَا لَفِيْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ مُرِيْبٍ ○

باپ دادے ہمارے اور حالانکہ ہم شک مین ہین اس سے بلاتا ہے تو ہمکو طرف اسکے شبہے مین ڈالنے والا

بولے اے صالح تم تو ہم مین امید گاہ تھے (یعنے سردار قوم) اور اہل الرائے وصاحب مشورہ وارشاد وہدایت ومنافع قوم کے امید گاہ تھے پہلے اس سے یعنے اظہار نبوت ودعوت توحید سے پہلے ہم تمکو ایسا جانتے تھے باوجود اس صدق ودیانت ودانش وفطرت کیا تم ہمکو منع کرتے ہو کہ ہم اُن معبودون کی بندگی نکرین جنکی پرستش ہمارے باپ دادے کرتے آئے ہین حالانکہ ہم لوگ ابھی تک اُس امر مین جو تم تعلیم کرتے ہو یعنے توحید واقرار رسالت وغیرہ شک کرتے ہین اور ایسا شک جو شبہہ اور تردد مین ڈالے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ رَحْمَةً

کہا اے قوم بتاؤ تم مجھے اگر ہون مین دلیل پر رب اپنے اور دی ہو اُسنے مجھے اپنی طرف سے رحمت

فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ ○

پس کون مدد کریگا میری اللہ سے اگر عدول حکمی کی مینے اسکی تو نہ زیادہ کیا تمنے مجھے سوائے خسارے کے

حضرت صالح نے کہا اے لوگو مجھے یہ بتاؤ اگر مین ہون دلیل ظاہر وحق ثابت پر اپنے رب کی طرف سے اور مجھے میرے رب نے اپنی جانب سے رحمت عطا کی ہو۔ تو میری کون مدد کریگا اللہ کے مقابلے مین اگر مین نافرمانبرداری کرون تو ایسی حالت مین تم سوائے خسارے کے میری نسبت کچھ زیادہ نکر سکوگے آیت مین چند سوال ہین سوال جبکہ عقائد مین تردد وشک عوام مومنین کو جائز نہین تو حضرت صالح نے باوجود نبوت کیون ایسا فرمایا کہ (اگر مین دلیل پر ہون) جواب چونکہ کفار نے شک ظاہر کیا آپنے فرمایا خیر تم اپنے ہی خیال پر بتاؤ کہ اگر مین حق پر ہون تو عدول حکمی مین مجھے عذاب الٰہی سے کون بچائیگا یہ بُت تو خود ہی جماد ہین پس تم سوائے نقصان کے مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو۔ اور میرے اصول پر امید نفع ہے سوال (تزید) سے وہم ہوتا ہے کہ خسارہ حضرت صالح مین موجود تھا اسلئے کہ زیادتی شئے معدوم کی نہین ہوسکتی اور یہ امر عصمت نبوت کے منافی ہے جواب مزید علیہ اعمال ہے نہ خسارہ لیلنے میرے

اعمال مین جو بڑھاؤگے وہ خسارہ ہی ہوگا تخسیر بروزن تفعیل منسوب طرف خسارہ کے ۔

وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا

اور اے قوم یہ اونٹنی اللہ کی ہے واسطے تمہارے نشانی پس چھوڑدو اسے کھائے زمین مین اللہ کے اور نہ

تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ

چھوو تم اسے برائی سے پس لیلے تمکو عذاب نزدیک والا

اور اے لوگو یہ اونٹنی جو حسب درخواست قوم ودعاے حضرت صالح پہاڑ سے نکلی تھی تمہارے حق مین دلیل ظاہر ہے پس اسے چھوڑدو اللہ کی زمین مین چرے اور اسے ضرر نہ پہونچاؤ نہین تو عذاب قریب تمپر آجائیگا یعنے اسکے آنے مین دیر نہ لگے گی ۔

فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ

پھر کونچین کاٹین اسکی تو کہا کہا پی لو گھرونمین اپنے تین دن یہ وعدہ ہے نہ جھٹلایا گیا

جب ناقۃ اللہ ظاہر ہوا اور حضرت صالح نے اسکی تعظیم وتحفظ کا حکم دیا تو بدمعاشان قوم نے اسے قتل کر ڈالا اسلیے کہ ناقے کی ہیبت سے انکے جانور بھاگ گئے تھے اور اسکے خورد ونوش سے وہ بھوکے رہجاتے (صفحہ ۲۸۰) پھر حضرت صالح نے فرمایا تمپر عذاب آگیا اور بچاؤ مشکل ہے تین دن اور جیتے رہوگے اور یہ وعدہ عذاب ایسا نہین جسے کوئی جھٹلا سکے ۔

فَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ

پھر جب آگیا حکم ہمارا بچالیا ہمنے صالح کو اور جو ایمان لائے ساتھ اسکے رحمت سے اپنی اور بچالیا رسوائی سے اس دن کی

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ

بیشک رب تیرا وہی قوی وغالب ہے

پھر جب امر یعنے عذاب ہمارا آگیا روز اول منھ سب کے زرد ہوگئے دوسرے دن لال ہوگئے تیسرے دن کالے ہوگئے چونکہ یہ آثار حضرت صالح کے بتاے ہوئے تھے قوم بیدل ہوئی گھبرائی اپنے اپنے گھرون مین جاچھپی صبح ہوئی اور حضرت جبریل نہایت ہیبت وجلال سے ظاہر ہوئے اور ایک نعرہ مارا کہ پہاڑ ہلگئے ہوا جنبش مین آئی زلزلہ اٹھا دوسرے نعرہ مین پتے پھٹ گئے اور مردہ ہوکر اوندھے زانو کے بل گر پڑے مگر اللہ تعالے نے حضرت صالح اور آپکے ساتھیونکو بچالیا اپنی رحمت سے اور بچالیا اسدن کی ذلت وخواری سے اللہ تعالے قوی ہے جو چاہے کرے اور غالب ہے اپنے ارادے مین

وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ

اور لیا انھین جنھون نے ظلم کیا چیخ نے تو صبح کو ہوگئے گھرونمین اپنے زانو کے بل پڑے ہوئے

ظالمین یعنے کفار کو چیخ نے حضرت جبریل کی لیلیا اور ہلاک ہوگئے گھرونمین اوندھے زانو کے بل گر پڑے ۔

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ ۟

گویا نہ بسے تھے اسمین آگاہ ہو بیشک ثمود نے کفر کیا رب سے اپنے آگاہ ہو ہلاکت ہی واسطے ثمود کے

یعنے ایسے معدوم ہوگئے کہ گویا کبھی اُس مقام پر بستے ہی نہین (یہہ تاکیداً فرمایا) جان لوکہ ثمود نے پروردگار عالم سے کفر کیا اور جان لوکہ ثمود کو رحمت سے دوری ہے

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ

اور تحقیق لائے فرستادے ہمارے ابراہیم کے پاس بشارت بولے سلام ہے کہا سلام ہے

ابن کثیر جب حضرت لوطؑ کی نافرمان امت کی نہایتین

فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۟

حد سے بڑھ گئین اور عذاب پھر نہ ٹھہرا یہ کہ لایا گوسالہ بریان کا حکم آگیا جبریل و میکائیل

و اسرافیل بصورت نوجوانان خوش جمال گئے پہلے حضرت ابراہیمؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور سلام کیا آپنے سلام کا جواب دیا اور معًا برسم مہمان نوازی گوسالہ بریان حاضر کیا چونکہ یہ فرشتے تھے ہاتھ نہ بڑھایا اور کہا اے خلیل جلیل ہم کھانا مفت نہین کھاتے جبتک اُسکی قیمت نہ ادا کرین حضرت خلیل تو مہمان نوازی مین اپنا نظیر نہ رکھتے تھے بپاس خاطر مہمان عزیز فرمانے لگے ہان اسکی قیمت ہے فرشتون نے کہا کیا قیمت ہے فرمایا ابتدا مین بسم اللہ کہو اور آخر مین الحمد للہ جبریل نے یہ عشق یہ شوق و ذوق دیکھکر میکائیل کیطرف نظر کی اور کہا کہ انھین کا حق ہے کہ اللہ تعالے اپنا خلیل بنائے ف مہمان نوازی سُنت انبیا سے ہے

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا

پھر جب دیکھے ہاتھ اُنکے نہین قریب ہوتے طرف کھانیکے اجنبی ہوا اُنسے اور چھپایا اُنسے ڈر کر بولے نہ

یعنے جب ابراہیم نے دیکھا کہ اُنکے ہاتھ کھانے کیطرف دراز نہین ہوتے اجنبی سمجھے اور دل مین

تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۟

ڈر ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم لوط کے

اپنے ڈر پایا (اسلیئے کہ اوس زمانیکا دستور تھا کہ اگر کھانا نہ کھاتے تو مہمان دوست نہ سمجھا جاتا بلکہ شر و فساد کا گمان ہوتا) ملائکہ بولے اے خلیل آپ نہ ڈرین ہم قوم لوط کی طرف اللہ کے فرستادہ فرشتے ہین

وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۟

اور بی بی اُنکی کھڑی تھین پھر ہنسین تو خوشخبری دی اُنھین اسحاق کی اور پیچھے اسحاق کے یعقوب کی

حضرت سارہ اُنکی بی بی کھڑی ہوئی یہ تماشا دیکھ رہی تھین اس خیال سے کہ عجیب مہمان ہین ہم سب کمر بستہ اُنکی خدمت کو حاضر خوان بچھا ہوا اور وہ دستکش ہین چونکہ وقت اظہار

رہ گیا تھا ملائکہ نے بی بی صاحبہ کو مژدہ دیا کہ تمسے اسحاقؑ پیدا ہونگے اور وہ بھی صاحب اولاد ہونگے یعنے یعقوبؑ اُنکے بیٹے ہونگے یہ بشارت مستمر و اجراے نسل تھی نہ صرف ایک لڑکے کی۔

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰىٓ ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ○

بولین خرابی ہو میری کیا مین جنونگی حالانکہ مین بڑھیا ہون اور یہ شوہر میرا بڈھا ہے بیشک یہ شئے عجیب ہے

معاذ اللہ انکار سے نہین کمال سرور اور تعجب سے بولین بھلا میرے لڑکا پیدا ہوگا مین بڈھی ہو گئی اور ابراہیمؑ میرے شوہر بڈھے ہین اس سن و سال مین اولاد کا ہونا ایک عجیب بات ہی معالم سارہ ۹۰ ننانوے برس کی تھین اور ابراہیمؑ ایک سو بیس برس کے

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○

بولے کیا تعجب کرتی ہو تم حکم سی اللہ کے رحمت اللہ کی اور برکتین اُسکی تمپر اے گھر والو بیشک اللہ عــه حمد مجید ہے

عــه یہ ترجمہ جمہور علماء [illegible]

ملائکہ نے کہا تمکو اللہ کے حکم پر تعجب آتا ہی اللہ کی رحمتین اور برکتین تمپر ہین اے ابراہیمؑ کے گھر والو بیشک اللہ تعالے محمود ہی اور بزرگی والا ہی وہ اپنے بندوںپر ایسے ہی انعام کرتا ہی ایسے ہی عجیب و غریب عنایتوں پر اُسکی حمد و عظمت کی جاتی ہی **ف** ا حضرت اسحٰقؑ کی مان سارہ کی بہت فضیلت اس مقام سے ثابت ہی اور یہہ کہ ملائکہ نے انھین اللہ کیطرف سے رحمت و برکت پونہچائی جیسا کہ ابوہریرہؓ نے روایت کی قَالَ اَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ فِيْهِ کہا آئی جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اے رسول اللہ یہ خدیجہ ہین کہ آپکے پاس کھانا پانی لیکر آرہی ہین تو آپ پروردگار عالم کا سلام انھین پونہچا دین اور میرا سلام بھی اور آپ انکو خوشخبری سُنا دین کہ انکو جنت مین ایک گھر خولدار موتیکا یا سونیکے سینٹھو نکا جسمین جواہر جڑے ہون عنایت ہوگا جسمین غل و شور و رنج و ملال نہین رواہ مسلم ۱۲ اور حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَاُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَقَالَتْ هُوَ يَرٰى مَا لَا اَرٰى اے عائشہ یہ جبرئیل تمکو سلام کر رہے ہین آپنے کہا جبرئیل پر سلام اور اللہ کی رحمت وہ دیکھتے ہین آپ جو مین نہین دیکھتی ۲ اہل بیت کا اطلاق ازواج پر ثابت ہوا پس آیت تطہیر سے اُمہات مومنین کا خارج کرنا اللہ تعالے سے مقابلہ ہی۔

ف فضل سارہ

فضیلت خدیجہ و عائشہ

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرٰهِيمَ الرَّوْعُ وَجَاۤءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِي قَوْمِ لُوْطٍ ۝ إِنَّ

پھر جب گیا ابراہیم سے ڈر اور آئی انکو خوشخبری جھگڑا کرنے لگے ہمسے قوم لوط مین بیشک

إِبْرٰهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ ۝

ابراہیم بردبار دردمند رجوع کرنیوالی ہین

جب ابراہیم نے جانا کہ یہ فرشتے ہین خوف دل سے نکل گیا اور خوشخبری آئی تو ہمسے قوم لوط کے ہلاک و عذاب کے بارے مین جھگڑا شروع کیا بیشک ابراہیم بردبار تھے نرم دل تھے اللہ کی طرف رجوع کرنے والے تھے اوّاہ کثیر التاسف دردمند یعنے ترس کھانے والا۔ معالم جب ملائکہ نے ابراہیم کو بشارت سنائی یہ بھی کہا کہ ہم قوم لوط پر عذاب لائے ہین اسپر کہا یہ تو بتاؤ کہ اگر اُنمین پچاس خداپرست ہونگے تب بھی عذاب آئیگا بولے نہین فرمایا اچھا چالیس یہان تک کہ کہا ایک خداپرست ہوگا تب بھی عذاب آئیگا ملائکہ نے کہا نہین فرمایا پھر اُنمین تو لوط پیغمبر موجود ہین اب عذاب کیسا اسلیئے فرمایا کہ وہ بڑے بردبار اور ترس کھانے والے اور بحالت معاصی اللہ کے عفو کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

يٰۤإِبْرٰهِيمُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ إِنَّهُ قَدْ جَاۤءَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَإِنَّهُمْ اٰتِيهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُودٍ ۝

اے ابراہیم منہ پھیرے اس سے بیشک شان یہ ہے کہ آگیا حکم تیرے ربکا اور بیشک آئیگا انپر عذاب نہ پھرنے والا

ارشاد ہوا اے ابراہیم تم اس سفارش سے باز آؤ حکم الٰہی آگیا اب عذاب ٹل نہین سکتا

وَلَمَّا جَاۤءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۤءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ۝

اور جب آئے فرستادے ہمارے لوط کے پاس غمگین ہوا انپر اور تنگ ہوے انکے سبب دلمین اور کہا یہ دن سخت ہے

اور جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے (قوم کی) بدسلوکی و بدفعلی کے خوف سے) غمگین و تنگدل ہوئے اور کہا یہ دن سخت ہی ابن کثیر یہ فرشتے ابراہیم سے رخصت ہوکر بصورت جوان حسین و نوخیز دوپہر کے وقت نہر سدوم پر جو مسکن قوم لوط تھا پونہچے کہا بعض نے کہ خود لوط سے ملاقات ہوئی اور کہا ابن عدی نے کہ حضرت لوطؑ کے صاحبزادی انکو ملین انھون نے کہا اے لڑکی کوئی ہی کہ ہم ٹھہرین وہ بولین تم یہین توقف کرو اور شہر مین داخل نہونا جبتک مین واپس نہ آؤن اور معًا اپنے پدر بزرگوار کو خبر کی کہ بعجلت اپنے مہمانونکی حفاظت کیجئے ایسا نہو قوم بدسلوکی کرے آپ تشریف لائے اور بمقتضائے مہمان نوازی ساتھ تو لیچلیے مگر دل مین نہایت مشوش و غمگین راہ مین کئی بار اشارات و کنائے مین کہا اے لوگو تم کو معلوم ہی کہ اس شہر کے آدمیون سے بڑھکر روئے زمین پر بدافعال خبیث مین نہین جانتا تاکہ وہ واپس

ف ذکر لوط

جائین اور مین اس مخمصے سے بچون) یہان حکم تھا کہ جبتک تین بار و بروایتے چار بار پیغمبر
اُنکے خبث پر گواہی ندے توتم ہلاک نکرنا ہر بار جبریل فرشتون سے کہتے کہ خیال رکھو جب
شہر کے دروازے پر پونہچے تو لوطؑ سے ضبط نہوسکا کمال حیا و غیرت سے رو دیئے۔ جبریلؑ نے
ملائکہ سے کہا اب عذاب ثابت ہوگیا الحاصل اسیطرح حضرت لوطؑ کے مکان مین یہ مہمان عزیز آگئے

وَجَاۤءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ

اور آئی انکے گھر یہ قوم انکی دوڑتی طرف انکی اور پہلے سے تھے کرتے برے فعل

آپ کی بی بی جو مومنہ نہتھی اور فساق قوم سے سازش رکھتی تھی یہ حال دیکھکر قوم مین گئی اور
اُنھین خبردار کیا اور کہا ایسے خوبصورت لڑکے کبھی ندیکھے ہونگے یہ بدکردار دوڑتی ہوئی حضرت
لوطؑ کے مکان پر آئی اور گھیر لیا اور چاہا کہ کسی طرح اُن مہمانونکو انسے لے لین۔ اور یہ لوگ
تو پہلے ہی سے بدفعلی یعنے لواطت کرتے تھے تفصیل اسکی صفحہ ۸۶ مین گزری جب آپنے دیکھا
کہ یہ لوگ نمانینگے اور خواہ مخواہ مہمانونکو فضیحت کرینگے فرمایا۔

قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ

کہا اے قوم یہ لڑکیاں ہین میری یہ پاک تر ہین واسطے تمھارے پس ڈرو اللہ سے اور نہ رسوا کرو مجھے میرے مہمانون مین

اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝

کیا نہین تم مین سے کوئی مرد لائق

کہا اے لوگو یہ میری بیٹیان موجود ہین انسے نکاح کرلو یہ تمھارے حق مین پاک و حلال
ہین پس اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانونکی رسوائی و ایذارسانی سے خوار و فضیحت نکرو کیا تم مین
سے کوئی ایک مرد بھی لائق نہین ابن کثیر کا مجاہد نے کہ بنات سے بنت صلبی مراد نہین بلکہ قوم کی
عورتین اسلیئے کہ نبی بمنزلہ باپ کے ہے اور حضرت لوطؑ کے لڑکی نہ تھی ف۔ بنت کا اطلاق شاگرد
و اُمتی وغیرہ پر مجاز ہے اور مجاز بھی قلیل الاستعمال ہے جبتک بروایات صحیحہ نہ ثابت ہو کہ لوطؑ کے
گھر بیٹیان نہ تھین اور معنی حقیقی متعذر نہون ارادہ مجاز کا جواز نہین اور کوئی محذور اسمین مفہوم
نہین ہوتا اسلیئے کہ کلمہ اطہر و اقوی صاف طور پر بتارہا ہے کہ یہ ارشاد بغرض نکاح تھا نہ معاذ اللہ
بطور سفاح اور سیاق آیت بھی اسکے خلاف ہے عرائس آپکی دو لڑکیان تھین بڑی کا نام ریثا
تھا اور چھوٹے کا نام زغیثا مسئلہ اسباب شر شر نہین اگر ذریعہ اغوا دشر نہون جیساکہ
اس قصے مین ہے ملائکہ کا بصورت دلفریب آنا قوم کی آمادگی کا سبب تھا مگر یہان اُنکی
حجت منظور تھی نہ اغوا کا کیا ذکر لہذا ملائکہ کی یہ خوشنمائی قبیح نہ تھی نہ شر

قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝

بولے البتہ جانتا ہی تو نہین ہمکو لڑکیون تیرے کوئی حق اور بیشک تو جانتا ہی جو ہم چاہتے ہین

وہ قوم مستحق اللوم بولی اے لوط آپ تو جانتے ہین کہ ہمکو آپکی صاحبزادیون مین کچھ حق نہین یعنے ہمکو عورتون کی طرف التفات نہین اور آپ تو خوب جانتے ہین ہم جو قصد کرتے ہین جسکے خواہان ہین۔ جب حضرت لوطؑ نے یہ بیحیائی کے جواب سُنے اور اُنکے ارادے دیکھے کہ چاہتے ہین دیوار اُچک کر کسیطرح مکان مین آجائین مضطرب ہوگئے اور کمال اضطراب و قلق مین کہنے لگے۔

قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ۝

کہا کاشکے ہوتی مجھے تمپر کوئی قوت یا پناہ لیتا مین طرف رکن مضبوط کے

کہا کاشکے مجھکو قوت ہوتی کہ اس شر و فساد کو دفع کر دیتا یا ممکن ہوتا کہ کسی مستحکم مقام مین پناہ گزین ہوتا کہ انکی دست اندازیون سے بچتا مسلم آپنے فرمایا رحم اللہ لوطا لقد کان یاوی الی رکن شدید اللہ تعالے لوطؑ پر رحم کرے کہ وہ رکن شدید کیطرف پناہ گزین تھے کہا مفسرین نے مراد رکن شدید سے ذات پاک حضرت واحد قہار ہی۔ حضرت لوطؑ کی بیقراری و بی اختیاری فرشتون نے دیکھی تو تسکین دی اور کہا۔

قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ

بولے اے لوط ہم فرستادہ ہین رب تیرے وہ نہ پہونچینگے طرف تیرے پس لیجا اپنے اہل کو ایک حصے مین رات کے اور نہ التفات کرے تم مین سے کوئی مگر زوجہ تیری شان یہ ہی کہ پہونچنے والا ہی اُسے وہ کہ پہونچیگا قوم کو بیشک وعدہ گاہ اُنکی صبح ہی کیا نہین صبح نزدیک

یہ مہمان ملائکہ رحمن بولے اے لوط ہم اللہ کے بھیجے ہوئے ہین فساق قوم آپ تک نہ پہونچین گے تو آپ کچھ رات رہے سے اپنے ساتھیونکو لیکر نکل جائیے اور کوئی آپکے گروہ کا مُنھ پھیر کر نہ دیکھے مگر اپنی عورت کو اسلئے کہ جو عذاب تمام قوم پر آنیوالا ہی اُسپر بھی آئیگا اور وقت نزول عذاب وقت صبح ہی کیا صبح نزدیک نہین الا اسمین دو تاویلین ہین۔ امرأۃ برفع تا (معالم) پس استثنا ہی التفات سے یعنے کوئی التفات نکریگا مگر تمھاری عورت جیساکہ مروی ہی کہ جب پتھر برسنے لگے تو عورت نے منھ پھیر کر دیکھا اور کہا افسوس میری قوم ہلاک ہوئی ایک پتھر آیا اور اُسے ہلاک کر دیا۔ امرأۃ بنصب تا پس استثنا ہی (اسر سے) یعنے سبکو لیجائیے مگر عورت کو چنانچہ مروی ہی کہ اُسے اپنی قوم پر خلیفہ کیا اور گھر مین چھوڑا بہرحال جبتک روایت کمال صحت کو نہ پہونچے ایسے معنی جو

شان انبیا مین سرہو وہم مخالفت امر ثابت کرے لیانہ چاہیے صحیح تفسیر کبیر مین ہی کہ ملائکہ نے
کہا کہ یہ عذاب صبح کو آئیگا حضرت لوطؑ نے عجلت کی تو کہا کہ آپ کیون مستعجل ہین کیا صبح کچھ دور ہی
معالم پھر فرشتون نے کہا آپ بیٹھ رہین اور دروازہ کھولدین دروازہ کھلتے ہی وہ لوگ گھس
آئے جبریل نے حق سبحانہ تعالےٰ سے اذن چاہا اور اجازت ملی تو آپ اپنی اصلی صورت مین
کھڑے ہوگئے اور دونون بازو کھولدیے آپ پر ایک حمائل جڑاؤ موتیون کی تھی اور دانت نہایت
براق تھے اور پیشانی نورانی تھی اور ایک جامہ مثل مرجان کے تھا اور پاؤن سبزی مائل پھر
اپنے انکو بازو مارے سبکے سب نابینا ہوگئے اور بھاگے کہتے ہوے کہ لوطؑ کے گھر مین بہت بڑے
جادوگر ہین بعد ازان لوطؑ اپنے ہمراہیان مومن کو لیکر شہر سے باہر ہوگئے —

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۙ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝

پھر جب آگیا حکم ہمارا کردیا ہمنے بلند کو اسکے پست اسکا اور برسائے ہمنے اسپر پتھر کھنگر سے تہ بتہ نشان کئے ہوئے پاس تیرے رب کے اور نہین یہ ظالمون سے دور

سجیل مٹی سکھائی ہوئی یعنے کھنگر منضود تہ بتہ یعنے ایک دوسرے پر جما ہوا ابن کثیر یعنے ایک
پتھر کے بعد دوسرا پتھر گرتا مسومہ داغ دیا گیا معالم کہا ابن جریج نے ہر پتھر پر نام ایک کا لکھا تھا
اور عکرمہ نے کہا انپر سرخ خط تھے حسن نے کہا مہرین تھین اور کہا گیا جسپر مارا گیا اسکا نام لکھا تھا
حاصل جب حکم آگیا اور عذاب موعود آیا حضرت جبریلؑ نے اپنا بازو زمین کے ساتوین طبقے
تک پہونچایا یہ چار شہر تھے اور ہر شہر مین ایک لاکھ کی آبادی پھر آپنے ایک پر پر ان کو اٹھا لیا اور
اسقدر بلند کیا کہ آسمان اول کے فرشتے مرغ اور کتون کی آواز سنتے تھے پھر اسے الٹ دیا یاس انکے
اوپر والے کو تلے کردیا اور انپر پتھر سخت مٹی کے پے درپے برسائے جنپر نشان و نام تھے اور یہ
عذاب ظالمون سے دور نہین اب بھی ہوسکتا ہی عرائس مجاہد سے پوچھا گیا کہ اس قوم سے کوئی بچا بھی
بولے نہین مگر ایک شخص مکے مین تھا اسکے نام کا پتھر آیا تو ملائکہ حرم اسکی طرف متوجہ ہوئے اور
کہا اسے پتھر پھر جا اسلیے کہ یہ مرد اللہ کے حرم مین ہی پتھر ٹھہرا رہا چالیس دن بعد وہ شخص جب
اپنے کام سے فارغ ہوکر نکلا بیرون حرم قدم رکھا تھا کہ پتھر نے سر توڑ دیا —

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۭ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ

اور طرف مدین کے بھائی انکا شعیب بولا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہین واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے

وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُحِيطٍ ○

اور نہ کم کرو کیل اور وزن مین دیکھتا ہون تمکو اچھائی مین اور مین ڈرتا ہون تمپر عذاب دن گھیرنیوالیکا

اور ہمنے بھیجا مدین کیطرف اُنکے بھائی شعیبؑ کو کہا شعیبؑ نے اے لوگو اللہ کی پرستش کرو تمھارے لیئے کوئی معبود اُسکے سوا نہین اور وزن و کیل کم نکرو (نہ کسیکو کم دو نہ زیادہ لو یہ بلا قوم شعیبؑ مین تھی) مین تمکو اچھی حالت مین پاتا ہون معالم کہا ابن عباسؓ نے مراد خیر سے تونگری و فراغ بالی ہی مین تمپر اُسدن کے عذاب سے ڈرتا ہون جو گھیر لیگا اور مجرم کو مجبور و بیکس کر دیگا یعنے قیامت اور ممکن ہی کہ ہر وہ دن مراد ہو جب اللہ کا عذاب آجائے گا اسلیئے کہ کسی بلا سے آدمی رہا نہین ہو سکتا جب تک اللہ تعالے مدد نفرمائے

وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ○

اور اے قوم پورا کرو کیل اور وزن انصاف سے اور نہ گھٹاؤ آدمیون سے چیزین اُنکی اور نہ پھرو زمین مین فساد کرتے

اے قوم ناپ اور تول پوری کرو انصاف سے اور آدمیون کے مال نہ گھٹاؤ اور زمین مین فساد نہ پھیلاؤ ف آیہ اول مین عبادت کا حکم اور شرک اور کم دینے کی ممانعت کی آیہ دوم مین وفائے کیل و میزان و ترک فساد کی ہدایت فرمائی پس یہ تاکید خواہ مفید تاکید ہے یا مفید تصریح یعنے کمی نکرو اور پورا بھی دو۔

بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ○

باقی چھوڑا ہوا اللہ کا بہتر تمھارے لیے اگر ہو تم مومن اور نہین ہم تمپر نگہبان

معالم بقیۃ اللہ سے خواہ عبادت خواہ مال حلال مراد ہی ابن کثیر تفضل ۔ وصیت اللہ رحمت حفیظ نگہبان یا ذمہ دار ۔ جواب دہ یعنے جو مال حلال حق سبحانہ تمکو اپنے فضل و رحمت سے دی اور بعد ادائے حقوق اللہ و حقوق العبد بچے وہ بہتر اور بابرکت ہی تمھارے حق مین اگر تم مومن ہو اور مین تمھارا محافظ و جواب دہ نہین

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ ۖ إِنَّكَ لَأَنْتَ الْحَلِيمُ الرَّشِيدُ ○

بولے اے شعیب کیا نماز تیری حکم کرتی ہی تجھے یہ کہ چھوڑ دین ہم اُسکو جسکو پوجتے تھے باپ دادے ہمارے یا یہ کہ کرین ہم مالو نمین اپنے جو چاہین بیشک ہرآینہ تو بردبار لائق ہے

بزن شعیب

وہ لوگ بولے اے شعیب کیا آپکی نماز نے آپکو حکم دیا ہی کہ ہم چھوڑ دین اُن معبودون کو جنھین ہمارے باپ دادے پوجتے تھے اور چھوڑ دین یہ کہ کرین اپنے مالو نمین جو چاہین (بلکہ آپکے تعلیمی اصول کے پابند ہوجائین) بیشک آپ حلیم و رشید ہین معالم کہا ابن عباس نے حضرت شعیب نماز بہت پڑھتے تھے اور یہ کلمے قوم نے بطور تمسخر کہے کہ یہ کیسی نماز اور کیسا علم و رشد ہی کہ اِن امور سے روکتا ہی یا یہ کہ تم اپنے زعم مین آپکو ایسا سمجھتے ہو **ف** وان نفعل معطوف ہی ما یعبد پر

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ

کہا ای قوم بتاؤ تم اگر ہو مین دلیل پر جانب رب اپنے اور دیا مجھو اپنی طرف سے رزق اچھا اور نہین

اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا

چاہتا مین یہ کہ مخالفت کرون تمہاری طرف اُسکی کہ منع کرتا ہون تمکو اُس سے نہین چاہتا مین مگر اصلاح

اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ

جہانتک سکون مین اور نہین توفیق میری مگر ساتھ اللہ کے اُسی پر بھروسا کیا مینے اور طرف اُسکے رجوع کرتا ہون

کہا اے لوگو یہ تو بتاؤ کہ اگر مین دلیل ظاہر اور حق ثابت یعنے نبوت پر اپنے رب کیطرف سے ہون اور اللہ نے مجھے رزق حسن دیا ہو (ابو سعود جواب محذوف ہی یعنے کیا اب بھی مجھے ایسا سمجھوگے اور یہی کلمات کہوگے پس جبتک ایسا جائز نہین تو بعد دلائل واضحہ و براہین صریحہ کے بابدون تحقیق و تردید کافی کے ایسی جرات و تمسخر امر خوفناک ہی) اور مین یہ نہین چاہتا کہ خواہ مخواہ تمھارے خلاف ہی کرون اور جس سے منع کرتا ہون اُسی پر اصرار رہی بلکہ مین نہین چاہتا مگر اصلاح جہانتک میری وسعت و قوت ہی اور توفیق میری نہین مگر اللہ سے اور اللہ ہی پر مینے بھروسا کیا اور اُسیکی طرف رجوع کرتا ہون **رزق** سے یہان مراد نبوت و حکمت ہی (ابو سعود) یا رزق حلال (ابن کثیر) معالم شعیب کے پاس مال بہت تھا یا رزق سے مراد علم و معرفت ہی **ف** ما توفیقی الخ مین اشارہ ہے کہ میرا یہ کام بتوفیق الٰہی ہے پس انکار نشان کفر و تباہی ہے

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْۤ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ

اور اے قوم نہ برانگیختہ کرے تمکو مخالفت میری اسپر کہ پہونچے تمکو مثل اُسکا کہ پہونچا قوم نوح کو یا قوم ہود کو

اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ۞ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ

یا قوم صالح کو اور نہین قوم لوط کی تمسے دور اور استغفار کرو رب اپنے سے پھر توبہ کرو طرف اُسکے بیشک رب میرا رحیم محبت کرنیوالا

اور اے لوگو میری دشمنی اور مخالفت تمھین ایسی بات پر نہ آمادہ کردے کہ تمکو وہ بلا پہونچے جو

پہونچی قوم نوحؑ کو غرق سے اور قوم ہودؑ کو ہوائے تند سے اور قوم صالحؑ کو صاعقہ سے اور قوم لوطؑ تمسے کچھ دور نہین سامنے کا معاملہ ہی اور اپنے کفر یا گناہ گذشتہ کی مغفرت مانگو پھر آیندہ مخالفت و معصیت سے باز آؤ توبہ کرو ہمارا رب بیشک مہربان ہی بخشیگا محبت کرنیوالا ہی توبہ کرنے والون سے راضی ہو جائیگا **ف** اسمین اشارہ ہی کہ تکرار معصیت سے تکرار عذاب ہو سکتا ہی یعنے اگر عمل قوم نوحؑ یا ہودؑ و صالحؑ و لوطؑ واقع ہونگے تو عذاب جو ان پر آیا تھا آسکتا ہی

قَالُوا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِّمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرٰىكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ ○

بولے اے شعیب نہین سمجھتے ہم بہت اُسکا کہ تم کہتے ہو اور دیکھتے ہین تمکو اپنی قوم مین کمزور اور اگر نہ ہوتی برادری تیری البتہ سنگسار کرتے ہم تجھے اور نہین تو ہمپر غالب

رہط وہ گروہ جو تین سے دس تک ہو اور یہان گروہ افارب مراد ہی کہ شاید وہ لوگ شعیب کی حمایت کرین اور لڑین یعنے قوم نے کہا اے شعیبؑ ہم یہ بہت باتین جو آپ کیا کرتے ہین سمجھتے ہی نہین اور ہم تمکو اپنے گروہ و قوم مین ناتوان پاتے ہین صرف اُن چند آدمیونکا خیال ہی جو آپکی برادری مین ہین ایسا نہوتا تو ہم سنگسار کرتے اور تم کچھ ہمپر غالب قوی نہین ہو الفقہ یعنی تحقیق الکلام کہ ہم قابل غور نہین سمجھتے۔

قَالَ يٰقَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ ○

کہا اے قوم کیا گروہ میرا غالب ہی تمپر اللہ سے اور لیلیا تمنے اسکو پیچھے اپنے پشت پناہ بیشک رب میرا اُسکو کہ تم کرتے ہو گھیر رہا ہے

ظہری منسوب ہے ظہر وہ چیز کہ پشت کیطرف ہو یعنے اے لوگو تعجب ہی کہ میرا گروہ تمپر اللہ سے بھی غالب آیا (اُنکے ڈر سے مجھے مزاحمت نہین کرتے) اور اللہ کو پس پشت ڈال لیا کچھ ڈر ہی نہین بیشک ہمارا رب تمھارے تمام افعال کو محیط ہے۔

وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ إِنِّي عَامِلٌ سَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ يَّأْتِيهِ عَذَابٌ يُّخْزِيهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوا إِنِّي مَعَكُمْ رَقِيبٌ ○

اور اے قوم کیے جاؤ اپنی جگہ پر مین بھی عمل کرتا ہون اب جان لوگے کسپے آتا ہے عذاب کہ رسوا کرنیوالا اور کون وہی جھوٹھا ہے اور انتظار کرو مین بھی ساتھ تمھارے منتظر ہون

اے لوگو تم کام کیے جاؤ اپنی جگہ پر مین بھی اپنی جگہ پر کام کرتا ہون اب تمکو معلوم ہو جائیگا کون ہے جسپر ذلیل کرنیوالا عذاب آتا ہی اور کون کاذب ہی اور تم انتظار کرو کہ انجام اس کفر و شرارت کا کیا ہوتا ہی اور مین بھی تمھارے ساتھ منتظر ہون۔

وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَأَخَذَتِ الَّذِينَ ظَلَمُوا

اور جب آگیا امر ہمارا نجات دی ہمنے شعیب کو اور جو ایمان لائے ہمراہ اسکے ساتھ رحمت اپنے سے اور پکڑ لیا انکو کہ ظلم کیا

الصَّيْحَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ جَاثِمِينَ ۝ كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ ۝

چیخ نے پس صبح کی گھر وںمین اپنے درانحالیکہ اوندھے زانو کے بل پڑے تھے گویا نہ بسے تھے وہ انمین آگاہ ہو ہلاکی واسطے اہل مدین کے جسطرح ہلاک ہوئے ثمود

اور جب ہمارا حکم عذاب آگیا شعیب کو تو نجات دی اور جو ایمان والے انکے ساتھ تھے اپنی رحمت سے اور ظالمون کو صیحہ نے لیلیا اپنے گھر وںمین اسطرح مردے پڑے تھے گویا کبھی تھے ہی نہین آگاہ ہو کہ رحمت سے دوری ہو اصحاب مدین کے لیے جسطرح رحمت سے دور ہوئی قوم ثمود

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَاتَّبَعُوا أَمْرَ

اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ اپنی نشانیون اور دلیل ظاہر کے طرف فرعون کے اور اسکے سردارون کے پس پیروی کی حکم

فِرْعَوْنَ ۖ وَمَا أَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيدٍ ۝

فرعون کی اور نہین حکم فرعون کا درست

اور بیشک ہمنے موسیٰ کو بھیجا اپنی نشانیون اور دلائل ظاہر کے ساتھ فرعون اور اسکے سردارون کی طرف تو سرداروں نے فرعون کے حکم کی پیروی کی اور حکم فرعون کا درست تھا ف بار بار تکرار نام بغرض کمال توضیح و تصریح ہے

ذکر موسیٰ

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۖ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ ۝

آگے چلیگا اپنی قوم کے دن قیامت کو پھر داخل کریگا انکو آگ مین اور برا ہی گھاٹ اُتارا گیا

قیامت کے دن فرعون اپنے پیرو ونکے آگے آگے ہوگا اور انکو دوزخ میں اُتار دیگا اور یہ فرودگاہ بری ہی ف اسیطرح ہر وہ شخص جسنے کسیکو بہکایا ہی اور مفسدونکا پیشوا تھا اپنی ذریات کو لیکر داخل جہنم ہوگا ورد مصدر بمعنی جاری ورود المورود صفت یعنی وہ گھاٹ جو موردہ کفار ہی براہی اور مراد اس سے دوزخ

وَأُتْبِعُوا فِي هَٰذِهِ لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُودُ ۝

اور پیچھا لگے گئے اس دنیا مین لعنت کا اور دن قیامت کے براہی بخشش بخشش کیے گئے

اور دنیا مین اور قیامت مین انکا پیچھا لعنت سے کیا گیا یعنے لعنت خدا انکے درپے ہی یا انجام انکا رحمت سے دور ہی براہی وہ انعام جو دیا گیا ف گھاٹ اور انعام انکی تفضیح وتحسر کے لیے فرمایا کہ وہ گھاٹ جہان پیاس سے کلیجے جلین اور وہ انعام جو وبال جان ہو ملے گا۔

ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْقُرَىٰ نَقُصُّهُ عَلَيْكَ ۖ مِنْهَا قَائِمٌ وَحَصِيدٌ ۝

یہ خبرون سے ہے بستی کی کہ بیان کرتے ہین ہم آپ پر بعض انمین سے قائم ہین اور کچھ کٹے ہوے

یہ قصہ ہای مذکورہ بستیونکی خبرین ہین جنمین سے بعض ابتک باقی اور قائم ہین جیسے مصر وغیرہ اور بعض جڑ سے کاٹ ڈالی گئی جیسے قوم لوط کی بستی وغیرہ پس قائم اسلیئے کہ تم آنکھ سے دیکھو اور حصید اسلیئے کہ اُنپر قیاس کرو

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ

اور نہین ظلم کیا ہمنے اُنپر لیکن ظلم کیا جانون نے اُنکی پس نہ کافی ہوئی اُنکو معبود اُنکے جنکو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝

پکارتے تھے سواے اللہ کے کچھ بھی نہین جبکہ آگیا حکم رب کا تیرے اور نہ بڑہائی اُنکو سواے ہلاکی کے

اور ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا بلکہ اُن کی جانون نے اُن پر ظلم کیا پھر اُن کے معبودون نے انھین کسی بات سے بھی بے پروانہ کیا جب کہ عذاب تیرے رب کا آگیا اور نہ بڑھائی اُنکے معبودون نے اُن کے لیئے مگر ہلاکت۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝

اور ایساہی پکڑ لیا رب نے تیرے جبکہ پکڑا بستی کو بحالت ظالمہ ہونیکے بیشک پکڑ اوسکی دردناک کرنیوالی سخت ہے

یعنی جبکہ ہمنے گذشتہ قومونکا عذاب بیان کیا یا جسطرح اُنکو اُنکے معبودون نے اللہ کی گرفت مین کچھ فائدہ نہ دیا ایساہی پکڑتے ہین ہم جس بستی کو پکڑتے ہین ایسے حال مین کہ وہ ظالمہ یعنے نافرمانبردار ہوتی ہے اور اللہ کی پکڑ ایذارسان اور سخت ہے قری سے مراد اہل قری

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

بیشک اسمین البتہ نشانی ہے واسطے اُسکے کہ ڈرا عذاب آخرت سے یہ دن ہے کہ جمع کیئے گئے واسطے اُسکے آدمی

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝

اور یہ دن حاضر کیا گیا ہے اور نہین موخر کیا ہمنے اُسکو مگر اُسکی مدت شمار کی گئی ہے

ان واقعات مین عذاب آخرت سے ڈرنیوالون کو علامت و نشانی ہے یعنے قیامت وہ دن ہے جسمین تمام آدمی جمع کیئے جائینگے اور وہ دن ہے کہ تمام مخلوق حاضر کیجائیگی اور ہم نے باوجودیکہ مخالفت و بغاوت اُسے موخر اسلیئے کیا ہے کہ موت گنی ہوئی مقرر ہے قبل وقت کوئی امر نہین ہوتا

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ

جب آئیگا نہ بات کریگی کوئی جان مگر اذن سے اُسکے پس اُنمیں بدبخت ہین اور نیک بخت ہین پس لیکن جو بدنصیب ہوئے پس آگ مین ہین

فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ

اُسمین فریاد اور نالے ہین ہمیشہ رہینگے اُسمین جبتک ہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے رب تیرا

یہ قصہ ہای مذکورہ بستیونکی خبرین ہین جنمین سے بعض ابتک باقی اور قائم ہین جیسے مصر وغیرہ اور بعض جڑسے کاٹ ڈالی گئی جیسے قوم لوط کی بستی وغیرہ پس قائم اسلئے کہ تم آنکھ سے دیکھو اور حصید اسلئے کہ اُنپر قیاس کرو

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ

اور نہین ظلم کیا ہمنے اُنپر لیکن ظلم کیا جانون نے اُنکی پس نہ کافی ہوئی اُنکو معبود اُنکے جنکو

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝

پکارتے تھے سوائے اللہ کے کچھ بھی نہین جبکہ آگیا حکم رب کا تیرے اور نہ بڑہائی اُنکو سوائے ہلاکی کے

اور ہم نے اُن پر ظلم نہین کیا بلکہ اُن کی جانون نے اُن پر ظلم کیا پھر اُن کے معبودون نے اُنھین کسی بات سے بھی بے پروانہ کیا جب کہ عذاب تیرے رب کا آگیا اور نہ بڑھائی اُنکے معبودون نے اُن کے لیئے مگر ہلاکت۔

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ۭ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ۝

اور ایسا ہی پکڑ لیا رب نے تیرے جبکہ پکڑا بستی کو بحالت ظالمہ ہونیکے بیشک پکڑ اوسکی دردناک کرنیوالی سخت ہے

یعنی جبکہ ہمنے گذشتہ قومونکا عذاب بیان کیا یا جسطرح اُنکو اُنکے معبودون نے اللہ کی گرفت مین کچھ فائدہ نہ دیا ایسا ہی پکڑتے ہین ہم جس بستی کو پکڑتے ہین ایسے حال مین کہ وہ ظالمہ یعنے نافرمانبردار ہوتی ہو اور اللہ کی پکڑ ایذا رسان اور سخت ہے قری سے مراد اہل قری

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

بیشک اسمین البتہ نشانی ہے واسطے اُسکے کہ ڈرا عذاب آخرت سے یہ دن ہے کہ جمع کیئے گئے واسطے اُسکے آدمی

وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝ وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝

اور یہ دن حاضر کیا گیا ہے اور نہین موخر کیا ہمنے اُسکو مگر اُسکی مدت شمار کی گئی ہے

ان واقعات مین عذاب آخرت سے ڈرنیوالون کو علامت و نشانی ہے یعنے قیامت وہ دن ہے جسمین تمام آدمی جمع کیئے جائینگے اور وہ دن ہے کہ تمام مخلوق حاضر کیجائیگی اور ہمنے باوجود کہ مخالفت و بغاوت اُسے موخر اسلیئے کیا ہے کہ موت گنی ہوئی مقرر ہے قبل وقت کوئی امر نہین ہوتا

يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ

جب آئیگا نہ بات کریگی کوئی جان مگر اذن سے اُسکے پس اُنمین بدبخت ہین اور نیک بخت ہین پس لیکن جو بد نصیب ہوئے پس آگ مین ہین اُنکے

فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَاۗءَ رَبُّكَ ۭ

اُسمین فریاد اور نالے ہین ہمیشہ رہینگے اُسمین جبتک ہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے رب تیرا

ف ذلک
[illegible]
قیامت ... ہوگا
[illegible]
ہونی ہے اور
[illegible]
اور [illegible] ١٢

ف
[illegible]

إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ

بیشک رب تیرا کرتا ہے جو چاہے

جب وہ دن قیامت کا آجائیگا تو کسی کی مجال نہوگی کہ بات کرسکے مگر اللہ تعالے کی اجازت سے پھر بعض انمین شقی یعنے عاصی سزاوار نار ہین اور بعضے سعید یعنے قابل عفو و دخول جنت ہین لیکن جو شقی ہین وہ آگ مین ڈالے جائینگے اور اسمین باواز سخت و نرم چلائینگے اور اسی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے جبتک آسمان و زمین ہین مگر جو چاہے تیرا رب بیشک تیرا رب کرڈالتا ہے جو چاہے کوئی اسکا مانع نہین شہیق اخر آواز خر و در والنفس زفیر اول آواز خر و اخراج النفس ہے۔

وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ

اور لیکن جو نیک بخت ہوے پس جنت مین ہمیشہ رہینگے اسمین جبتک ہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے

رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ

رب تیرا بخشش ہے غیر مقطوع

اور جو لوگ نیکبخت ہین وہ جنت مین جائینگے اسمین ہمیشہ رہینگے جبتک آسمان و زمین ہین (یعنے ابد الآباد) مگر جو کچھ پروردگار عالم چاہے اور یہ عطا ہے جو کبھی ٹوٹنے کٹنے کی نہین وہم آسمان و زمین فانی ہین خلود نار و نعیم انکی بقا تک کیونکر درست ہوگا دفع چونکہ معنی حقیقی یہان متعذر ہین اسلیے کہ آسمان و زمین آخرت مین نہونگے معنی مجازی لیے جائینگے اور عرف مین زمین و آسمان سے مراد دوام ہے پس ہمارے عرف کے اعتبار سے فرمایا وہم اہل جنت کا خروج باتفاق ممتنع ہے پھر استثنا کیونکر صحیح ہوگا بلکہ کفار کا بھی خروج جائز نہین دفع یہ استثنا سعید و شقی سے ہے یعنے ہر عاصی دوزخ مین جائیگا مگر جسے اللہ چاہے بچالے اور ہر مطیع قابل جنت ہے مگر جسے اللہ کا فضل شامل نہو مجرد اُس اطاعت سے جو مقدور بشر مین ہی نجات نہین پا سکتا جیسا کہ حدیث مین وارد ہوا کہ نہ مین نہ کوئی اور اپنی اطاعت سے جنت مین جا سکتا ہے مگر مجھے اللہ کی رحمت نے ڈھانک لیا ہے اور کہا بعض مفسرین نے کہ استثنا خلود سے ہے یعنے اللہ چاہے تو کچھ اور صورت نکال سکتا ہے مگر بجسب وعدہ الیسا نہ جائیگا مگر یہ تاویل سست ہے۔

فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هَٰؤُلَاءِ مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا يَعْبُدُ

پس نہ ہو تو شک مین اُس سے کہ پوجتے ہین یہ لوگ نہین پوجتے ہین مگر جیسا کہ پوجتے تھے

آبَاؤُهُم مِّن قَبْلُ وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنقُوصٍ

باپ دادا انکے پہلے سے اور ہم البتہ پورا کرنیوالے ہین حصے انکے بدون کمی کے

شہیق ... زفیر ... (حاشیہ، ناخوانا)

ع ۹

یعنے آپ انکی احمقانہ پرستش سے شک تردد مین نرہین یہ نہین پرستش کرتے مگر جیسے انکے اگلے پرستش کرگئے نہ تحقیق ہو نہ تمیز اور ہم انکے حصے یعنے سزاے اعمال پوری دینگے کچھ کمی نہوگی ف جو کرین گے پائینگے کمی نہ کیجائیگی

ف توریت

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَقُضِيَ

اور بتحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب پھر اختلاف کیا گیا اسمین اور اگر نہ ہوتا کلمہ کہ سابق ہوا رب تیرے البتہ فیصلہ کر دیا جاتا

بَيْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مُرِيبٍ

بیچ انکے اور وہ البتہ بیچ تردد مین اس سے شک کرنیوالے

اور ہمنے موسےٰ کو کتاب یعنے توریت عطا فرمائی پھر اسمین اختلاف کیا گیا یعنے بعض ایمان لاے اور بعض متردد و منکر رہے اور اگر جزا و سزا ایک وقت پر معین نہوا اور سابق مین مشیت الٰہی سابق نہوچکی ہوتی تو انکے اختلاف کا فیصلہ ہوجاتا اور وہ ایسے شبہے مین ہین جو انکو تردد مین ڈالنے والا ہے امید دفع کی بھی نہین ف معلوم ہوا کہ دنیا مین سزا منحصر نہین اسلیے کہ وقت معین ہے

وَإِنَّ كُلًّا لَمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ

اور بیشک سب البتہ پورا دیگا انکو رب تیرا اعمال انکے بیشک اللہ اسپر کہ وہ کرتے ہین خبردار ہے

اور بیشک سبکے سب اپنے اعمال کا عوض بھر پائینگے کچھ باقی نرہیگا اور اللہ تعالے تمہارے سب کام جانتا ہے

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

پس سیدھا رہو جیساکہ حکم کیا گیا تجھے اور جسنے توبہ کی ساتھ تیرے اور نہ سرکشی کرو بیشک ساتھ اسکے کہ کرتے ہو تم بینا ہے

ف حکم ثبات

پس آپ اور آپکے ساتھی توبہ کرنے والے بھی بحسب ارشاد دوام و قیام کرین اور درست رہین سرکشی نکرین اللہ تعالے تمہارے کام دیکھتا ہے ف اسمین وجوب ہے استقامت و ترک بغاوت کا۔

وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ

اور نہ جھکو طرف انکے کہ ظالم ہین کہ چھوجائیگی تمکو آگ اور نہین تمہارے لیے سواے اللہ کے

أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ

حمائیون سے پھر وہ نہ مدد دیے جاؤگے

اور تم ان لوگونکی جانب جو ظالم ہین مائل نہو اگر ایسا کروگے تو تمکو آگ مس کرجائیگی اور اللہ کے سوا کوئی تمہارا حامی نہوگا اللہ کی گرفت اور عذاب سے مدد نہ کیجائیگی ربط ان تمام احکام کے بعد وہ تعلیم شروع کی جو مراتب سعادت و مدارج تقرب کیلئے ذریعہ ہو اور غرض تخلیق و معنی عبودیت کی تکمیل کرے

ف اوقات فرض نماز

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

اور قائم کر نماز دونو جانب مین دنکے اور ساعتون مین رات کے بیشک نیکیان لیجاتی ہین برائیان

ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

یہ نصیحت ہی واسطے نصیحت ماننے والونکے اور صبر کر پس بیشک اللہ نہین ضائع کرتا مزدوری نیکی کرنیوالونکی

نماز قائم کرو دن کی دو جانبون مین اور رات سے ملنے ہوئے وقتو نمین بیشک نیکیان یعنے نماز برائیان مٹا دیتی ہی یہ حکم نصیحت ہی نصیحت ماننے والون کے لئے اور جو مصائب تعمیل حکم وادائے نماز مین پیش آئین انپر صبر کرو اللہ تعالے صابرونکا اجر ضائع نہین کرتا آیت مین کئے امر ہین (اوقات نماز) اسمین تین آتئین مصرح ہین ایک یہ آیت اور دو اپنی اپنی جگہ آئینگی اس آیت سے پنجوقتہ نماز کا ثبوت مختلف تاویلون سے کیا گیا ہی مگر صاف صاف یہ ہی کہ (طرفی) تثنیہ یعنے دو طرف وقت طلوع بالاتفاق غیر مراد اسلئے کہ اسمین کوئی نماز فرض نہین البتہ باعتبار ابتدائے زوال جانب اول ظہر ہی و باعتبار غروب وختم روز جانب دوم عصر (زلفا) جمع زلف بمعنے قرب وساعات شب اور اقل درجہ جمع کا تین ہی پس تین وقت رات سے ملتے جلتے ثابت ہوئے پہلا فجر اسلئے کہ باعتبار حساب نجومی طلوع سے پہلے رات ہی (اور نہو تو ہمیشہ دن رات سے بڑا ہوگا) دوسرا وقت مغرب اسلئے کہ کنارۂ شب ہی یہ دونو وقت باعتبار نورانیت و عدم تاریکی وبے نوری نجوم مشابہ روز ومتصل شب ہین تیسرا وقت عشا اسلئے کہ غروب شفق وضیاء نجوم وکمال ظلمت اسی وقت سے ہوتا ہی۔ اور (اقم) امر وجوبی ہی پس نماز پنجگانہ واجب ہوئی مگر یہ تمام تاویلین اسقدر صحیح کی نہین کہ اوقات صلوٰۃ مصرح سمجھی جائین واحادیث مفسرہ سے بے پروا ہین کبیر آیت مذہب حنفیہ کی معین ہی اسلئے کہ زلف باعتبار جمع مغرب و عشا و وتر ہی اور باعتبار قرب اسفار فجر و تاخیر عصر مستحب ہوئی (شان نزول) ترمذی کہا ابو الیسر نے کہ ایک عورت میرے پاس چھوارے خریدنے آئی مینے کہا گھر مین عمدہ خرمے ہین وہ ہمراہ اندر آئی تو مینے اسکا بوسہ لیا اور بعض روایتون مین ہی کہ سوائے جماع کے سب کچھ کیا) پھر حضرت ابو بکرؓ سے بیان کیا انھون نے اخفا کی وصیت کی تاکہ اللہ تعالے پردہ پوشی فرمائے پھر حضرت فاروقؓ سے کہا یہی نصیحت کی (مگر بے چین و خائف) حضور مین گیا اور عرض کی فرمایا تو نے غازی کی اہل مین خیانت کی جسنے خدا کے لئے وطن چھوڑا تھا پھر دیر تک خاموش رہی اور یہ آیت اتری بخاری اس شخص نے کہا یہ معافی خاص میرے ہی لئے ہی یا عام فرمایا جو کریگا وہ پھل پائیگا ابن کثیر اس مرد نے کہا مجھپر حد قائم کیجئے فرمایا تو نے پورا وضو کیا ہمارے ساتھ نماز پڑھی بولا ہان فرمایا تو ایسا پاک ہو گیا جیسے ماکے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ پھر ایسا نکرنا (الحسنات) جمع حسنہ ترغیب آپنے معاذ سے فرمایا

اِتْبِعِ السَّیِّئَۃَ بِالْحَسَنَۃِ تَمْحُھَا اے معاذ تم سے برائی ہوجاوے تو اسکے بعد نیکی کرلیا کرو جو اسے مٹا دے۔ یہاں مراد حسنات سے نماز ہی اور نماز کا کفارہ گناہ ہونا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت مسلم (فرمایا) مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ جسنے میرے اس وضو کیطرح وضو لیا پھر دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھی اور اپنے دل مین اِدھر اُدھر کی باتین نکر تا رہا اُسکے تمام اگلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہین اور فرمایا فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ فرض نمازین کفارہ ہین اُن گناہونکا جو دو نمازون کے درمیان مین ہون اور فرمایا نمازسے گناہ ایسے جھڑتے ہین جیسے پتجھڑ مین پتے اور پنجگانہ نماز اس طرح گناہ دھو ڈالتی ہی جیسے پنجوقتہ نہانے سے میل۔ اور مسجد کیطرف چلنے والے کے ایک قدم پر گناہ عفو ہوتا ہی دوسرے پر نیکی ملتی ہی۔ اور وضو کرنیسے تمام گناہ عفو ہوجاتے ہین اور فرمایا جسنے نماز و نیز حفاظت کی زندگی بھی اچھی اور موت بھی اچھی وَكَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ہمچنے گناہون سے ایسا پاک ہوجائیگا گویا آجھی اُس کی مان نے اُسے جنا ہی (السیئات) اگرچہ عام ہی مگر قسم خاص ہی یعنے وہ سب گناہ جو حق العبد و کبائر سے نہون اور تمام جگہ جہان کسی عمل کی برکت سے عفو معاصی مذکور ہی یہی تاویل ہی اور ظاہر ہی کہ گناہ کبیرہ بے توبہ و حق العبد بدون رضائے حقدار معاف نہین ہوتے اور اگر کہا جائے کہ یہ تخصیص بیوجہ ہی تو جواب یہ ہی کہ جسطرح سیئات جمع ہی حسنات بھی جمع ہی پس تقسیم ہوگی یعنے ہر ایک نیکی جس درجے کی ہو ایک برائی کو جو اُسی درجے کی ہو معاف کرادیگی اس سے بھی حق العبد خارج ہوگیا البتہ گناہ کبیرہ ممکن ہی کہ وہ نماز جو بکمال خشوع و خضوع ادا کیجاوے اور بحالت تضرع و زاری استغفار و توبہ اوس مین داخل ہو موجب معافی کبیرہ ہو

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ

پس کاشکے ہوتے بعض زمانوالون مین سے جو پہلے تھے تم سے صاحب عقل منع کرتے فساد سے زمین مین

اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ۝

مگر تھوڑے اُنمین سے کہ بچات دی ہمنے اُنمین سے اور پیروی کی اُنھونے جو ظالم ہوئے اُسکا کہ نعمت دی گئی انمین اور تھے خطاکار

کیا اچھا ہوتا اگر اُنمین سے جو تم سے پہلے تھے ایسی احتیاط والے دانشمند لوگ ہوتے جو زمین مین فساد پھیلانے سے دوسرونکو روسکتے مگر ایسے تھوڑے ہوئے اُنمین سے جنکو ہمنے بچالیا اُن اگلونکے عذاب سے اور پیروی کی ظالمون نے اُسکی جسمین اُنھین دولت و فراغت دی گئی تھی اور وہ

خطاکار تھے قرون جمع قرن بمعنے موت معینہ اور یہان مجازاً اہل زمانہ مراد ہین بقیۃ بہترین قوم
ومحتاط ودانا اتراف بسیار نعمت دادن - مراد ہی لذت شہواتی ونعماے فانی سے یعنے اگر اگلی
اُمتونمین دانشمند نصیحت گر ہوتے تو اچھا ہوتا اور عذاب نازل نہوتا مگر تھوڑے ایسے تھے جو اُن
عذابون سے بچائے گئے جو گناہگار قومون پر آئے اور جو اُنمین ظالم تھے وہ نعمتون اور اسباب
شہوات کے درپے طالب دنیا ہوئے کہا مفسرین نے اسمین ترغیب ہی کہ اے اُمت محمدی تم
خیار ومنتخب ودانشمند لوگ ہوجاؤ - دوسرونکو راہ راست دکھاؤ ف ا برائیون سے روکنے والے
بہترین قوم ہین ۲ دانشمند بلاؤنسے نجات پاتے ہین ۳ یہ لوگ اللہ کے حضور مین منتخب وبرگزیدہ
ہوتے ہین ۴ ظلم وطلب دنیا وانہماک لذات واتباع شہوات ممنوع ہے -

وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۝

اور نہین رب تیرا کہ ہلاک کرے بستی کو ظلم سے اور اہل اسکے نیکوکار ہوون

پروردگار عالم کسی قوم کو ایسی حالتمین ہلاک نہین کرتا کہ وہ مطیع ومصلح ہون بلکہ دنیاوی بلا بھی
شامت اعمال ہی سے آتی ہے -

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور اگر چاہتا رب تیرا کردیتا سب آدمیونکو گروہ واحد اور ہمیشہ رہینگے اختلاف کرنیوالے مگر وہ کہ رحم کیا
رب تیرے اور یہ پیدا کیا انکو اور پوری ہوگئی بات تیرے رب کی البتہ بھر دینگے ہم جہنم جنون سے اور آدمیون سے سب ملکے

اگر پروردگار عالم چاہتا تو تمام مخلوق کو ایک گروہ ایک راہ بنا دیتا اور یہ لوگ آپسمین جھگڑا
کرتے رہینگے مگر جسپر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا وہ اس نزاع سے محفوظ ہی اور وہ اسی لیے پیدا
کیے گئے ہین اور پروردگار عالم کا یہ حکم کہ ہم دوزخ کو جن اور آدمیونسے بھر دینگے تمام و
کمال ہوگیا - یعنے تمام مخلوق کا رو براہ ہونا امر مشکل نہوتا مگر اللہ تو حکم دے چکا کہ دوزخ
جن اور آدمیون سے بھری جائیگی پھر ایک راہ پر کیونکر رہین ہان جنپر اللہ نے رحم فرمایا اور
وہ رحمت کے لیے مخلوق ہوئے مختلف نہونگے امۃ واحدہ سے مراد اہل حق مختلف اہل باطل
خواہ مشرک ویہود ونصاریٰ ہون خواہ اہل ضلال ف آیت مین کئی امر ہین ا مسئلہ قدر
اسلیئے کہ تمام امور اپنی ہی مشیت پر محول فرمائے لیکن ان تمام اختیارونکے ساتھ نسبت فعل
ہماری طرف کرنا ٹھہری کہ کچھ اختیار کسب مین دیا گیا ہے ۲ یہ کہ اہل نار واہل نعیم کی تقسیم ازل

ہی ہین ہو چکی تھی اتفاق واتحاد رحمت خاصہ الٰہی سے ہی اور اختلاف موجب شقاوت ونار کا اجمعین سے یہ مراد نہین کہ تمام آدمی اور جن دوزخ مین جاینگے بلکہ مجموعہ بعض جن وبعض انس مراد ہی یہ صرف جن نہ صرف آدمی ابن کثیر دوزخ ھَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ برابر کہتے رہینگے یہانتک کہ حق سبحانہ تعالےٰ اپنا قدم (جسکی کیفیت وہی جانے اور ایک صفت ہی صفات باریتعالےٰ سی) اسمین رکھدیگا تو دوزخ کہیگی قسم ہی تیری عزت وجلال کی کہ اب مجھ مین گنجایش نہین رہی

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ

اور سبکے سب بیان کرتے ہین ہم تجھپر خبرونسے پیغمبرون کی وہ کہ ثابت کرین اُس سے دل تیرا اور آجاتی ہے پاس اسمین حق

وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

اور نصیحت اور یاد واسطے مومنون کے

اور پیغمبرون کے حالات ہم آپ سے اسقدر بیان کرتے ہین جو آپکے دل کو مطمئن وثابت کردے اور مطاعن کفار وحوادث روزگار وقسم قسم کے امتحان سے جو اضطراب وانتشار پیدا ہوتا ہی وہ دور ہوجاے اور امر حق ظاہر ہوجائے اور ایمان والے نصیحت پائین نسیان وغفلت مین یاد وتذکر ہو ف۔ اقصص قرآنی موجب تسکین قلب و نصیحت وتذکر ہین ۱۲ ان قصون سے امر حق ظاہر ہوجاتا ہی اگر بنظر انصاف غور کرے ۱۲ اس سے اخبار سابقین وسیر صالحین کے فضائل وفوائد مفہوم ہوئے۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۙ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝

اور کہدیجے اُنسے جو ایمان نہین لاتے کام کیے جاؤ اپنی جگہ پر ہم بھی کام کررہے ہین اور انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہین

آپ اُن سے کہدیجے جو ایمان نہین لاتے جو تمھارا جی چاہے کیے جاؤ جو ہمکو حکم ہی ہم بھی کرتے ہین اور انتظار کرو حکم خدا کا اور انجام کار کا ہم بھی انتظار کرتے ہین کہ تمکو اس سرکشی کی کیسی سزا ملتی ہے

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ

اور واسطے اللہ کے ہی غیب آسمانونکا اور زمین کا اور اُسیکیطرف رجوع کرتے ہین کام سبکے سب پس بندگی کرو اُسکی اور بھروسا کرو اُسپر

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع

اور نہین رب تیرا غافل اُس سے کہ کرتے ہو تم

آسمان وزمین مین جو اسرار مخفیہ وخزائن مودعہ ہین وہ سب کے سب اللہ ہی کی ملک ہین اللہ انپر مطلع ومتصرف ہی اور اُسیکی طرف سب کام رجوع کرتے ہین پس توحید وعبادت کرو اُسکی اور اُسپر بھروسا کرو اور تمھارا رب تمھارے کامون سے بیخبر نہین کہ کسی کا عوض رہجاے۔

سورۂ یوسف مکیۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نام اسکا سورۂ یوسف ہی اور قرآن مین ملقب بہ احسن القصص اسلیئے کہ جہان تک قصص حکایات صحیحہ سُنے گئے کوئی اس قصے کیطرح دلفریب وفائدہ بخش نہین اسکی تصریح آتی ہی آسمین ایک سو گیارہ آتین ہین سکّے مین نازل ہوئین۔ اگرچہ احکام کم ہین مگر غیر منسوخ ومحکم ابن کثیر بعض اصحاب نے درخواست کی کہ حضور کوئی قصہ ارشاد فرمائین یہ احسن القصص نازل ہوا حدائق[له] بعض اہل کتاب نے امتحاناً پوچھا کہ یعقوب علیہ السلام ملک شام ووطن آبائے کرام چھوڑکر کنعان مین کیون آئے مصر مین اُنکی سکونت کسطرح ہوئی۔ فرمایا مین بھی ایک آدمی ہون جیسے تم سب مجھے علم غیب نہین حضرت حق جل وعلی کو منظور ہوا کہ اسلیئے پیغمبر پر اعتراض کرنیوالے شرمندہ ہون یہہ سورت نازل فرمائی نکتہ مینے بعض مشایخ سے سُنا کہ جب جمال جہان آرائے محمدی وحسن دلفریب نبوی نے قلوب اصحاب کو آئینے کیطرح متحیر این وآن سے بیخبر بنا دیا خوف تھا کہ جذبات عشق وشورش محبت نظم ظاہر وآداب سیاست سے بے پروا کردے چارہ گر مطلق نے دوسرے دلکش قصے کے ضمن مین بہلایا محبت کا انجام وآغاز قدرت کی زبردستیان بندگان خدا کی استقامت طریق عبادات وحکومت سب کچھ سکھایا کہ خودرفتگی سے سنبھلین جادۂ اعتدال سے قدم نہ ہلین۔ اِنۡ کُنۡتَ مِنۡ قَبۡلِهٖ لَمِنَ الۡغٰفِلِیۡنَ مین اسی طرف اشارہ ہے یعنے آپ اُنکی بیخودی اور انجام جذب وتعشق سے غافل تھے۔ یا مومنین دلدادۂ مقام فنا سے یا اُس خدمت سے جسکے لئے وہ پیدا کیئے گئے ہین غافل تھے تنبیہہ تفسیر سے پیشتر ضرور ہو کہ کچھ عذر بیان کردیئے جائین تاکہ بُرے خیالون کے پیدا ہونے سے پہلے انکا ابطال ذہن نشین رہے یہ کہ ارباب تاریخ واصحاب تفسیر نے اس دلفریب قصے کو انواع عجائب سے آراستہ کیا ہی جسے نہ قرآن سے تعلق مزید ہو نہ احادیث معتبر سے تائید اور میرا مقصود تفسیر کلام خدا ہی نہ شرح حسن یوسفؑ وشورش زلیخا۔ لہذا اُسی مقدار پر کفایت کی جنکا ترک فہم مقصود مین مخل یا سیاق نظم مین مانع تھا۔ اسمین بعض مقام خوفناک ہین جنسے بچ نکلنا ہی غنیمت ہی زیادہ تیزی کا کیا مذکور جیسے ذکر برادران یوسفؑ اگر پیغمبر نہین ہوئے ہین تو بھی آداب نبی زادگی تعلیم سکوت کر رہا ہی اور سفارش وعفو یعقوبؑ ویوسفؑ ومغفرت بارینعالے انھین تمام حملون سے بچا رہا ہی۔ اور اگر مشرف بہ نبوت ہین جسکا اشارہ وَیُتِمُّ نِعۡمَتَهٗ عَلَیۡكَ وَعَلٰۤی اٰلِ یَعۡقُوۡبَ مین ہی۔

[له] حدائق بعد انام اسکا نعیم حدائق الحقائق کی شرح اسرار الدقائق مستفید ... عین الدین ۱۲

توہم ایمان لانے والے ہیں چرح و شخن چہ معنی دارد یا وہ رکیک مضامین جو حضرت یعقوبؑ سے
ابتدا کے حالات کی نسبت بیان کیے گئے ہیں اور زلیخا کی از خود رفتگی گو ابتداً کسی روش پر ہو مگر انجام
دیکھو حضرت یوسفؑ کے سمجھو اب انبیاے اولوالعزم کی ما ایک ایک وصف کار فرماے اور بے انگشت
حیا بر لب ہی یا حضرت یوسفؑ کے تقدس و پاکدامنی جسپر قرآن شاہد اور عفت نبوت حاکم ہی۔ یہہ
انھین کو مبارک رہے کہ چاہے کچھ ہو شوخی طبع سبے دکھاے نہین رہسکتی۔ بنی اسرائیل جو
غالباً ان قصون کے راوی ہین وہ جانین اور انکا کام۔ یہان سکوت ہی اور ادب والسلام
ع زبان خشک بہ یا گلو گاہ تر۔ البتہ جو حالات مع حضرات پر شامل ہین یا جنکی شہادت قرآن
و حدیث سے ثابت یا اصول شرعیہ و آداب نبوت کے مخالف نہین مناسب موقع پر بے لکھے
نہ چھوڑین گے اور جہان کہین کذب یا توہین کی بو ہو خوف جہنم مانع گفتگو۔ یہ کلام آسمانی ہی نہ
دلخوش کن کہانی۔ عجائب کے مشتاق۔ بے بنیاد روایتونپر دلیر اسمقام پر رد ین سوچین اصل
علماے کلام نے حضرات انبیا کی عصمت و عفت مین مختلف تقریر کی ہی مگر ا اسپر اجماع ہی کہ کفر و
شرک سہواً عمداً نبوت سے پہلے یا بعد نہین ہو سکتا ۲ نبوت کے بعد کبائر سے محفوظ و معصوم
ہین ۳ کہا بعض نے کہ گناہ صغیرہ عمداً بھی ہو سکتا ہی ۴ کہا امام ابو حنیفہ رح نے کہ انبیا صغیرہ
و کبیرہ دونوسے بری ہین ۵ البتہ اجتہاد مین خطا ہو جاتی ہے یا سہواً کوئی اغلاطی ذ قوع
مین آتی ہی مگر معاً تنبیہہ و اطلاع لازم و رجوع ثابت۔

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ

یہ آیتین ہین کتاب ظاہر کی ہمنے اتارا اُسے قران عربی تاکہ تم سمجھو

الر حروف مقطعات سے ہی واجب الاعتقاد قابل التوقف تلک یہ سورت قرآن بمعنے مقرو
یا مقروون۔ یا علم ہی کتاب آسمانی کا جو مسلمانون کو عنایت ہوئی اور تقریباً اول یہان جیسا ن ہی
حاصل یہ آیتین ہین کتاب روشن کی یعنے قرآن مجید کی ہمنے اتاری یہ کتاب در انحالیکہ نام اسکا
قرآن ہی بار بار لوگ پڑھا گیا یا قبول وحق و ثواب و ہدایت سے مقرون ہی۔ اور عربی ہی تاکہ تم سمجھو
ف عربی تمام زبانونپر اشرف اور فہم مضامین و حل معانی و لطائف اسرار و حقائق حکمت
مین اولے و الطف ہی اسلیے کہ قرآن کا عربی ہونا محل امتنان و مدح مین مذکور ہوا۔

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۝ ن

ہم بیان کرتے ہین تجہپر بہترین قصوں کا بسبب بہیجنے کے ہمارے طرف تیری یہ قرآن

ف
عصمت انبیا

ف
فضل زبان عربی

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ

اگرچہ تھا تو پہلے اس سے بر آئینہ غافلوں سے

ہم بیان کرتے ہین تمپر اس ضمن مین کہ قرآن تمام قصون سے اچھا قصہ تمھاری طرف بھیجا اگرچہ تم اس سے پہلے ان واقعات یا اسرار یا احکام سے بیخبر تھے مسئلہ حضرت یوسف کا قصہ یا دوسرے انبیاء و صلحا کا ذکر بنفسہ احسن ہے لیکن عوام کی تاریخ اگر کذب و فساد سے خالی ہو تو بغرض صالح اولے ورنہ مباح ہے مسئلہ عاشقانہ قصے سچے مباح اور بغرض عبرت اولے ہین احسن القصص ہونا اسکا بوجوہ چند مسلم ہے ۱ قرآن مین کوئی سورت نہین جو کسی ایک قصے کے لیئے مخصوص ہو اور نہ ایسے قصے ہین جو اس بسط و شرح سے مرتب مذکور ہوں ۲ اسمین انبیا کے اخلاق سلطنت کے انتظام احباب و اقارب کے سلوک ۔ ابنائے زمانہ کی روش حسن صحبت انقلاب روزگار امتحان صبر و استقلال ۔ فضل علم ۔ مراتب تقویٰ ۔ حسن انجام دیانت ۔ عجائب و غرائب زمانہ ۔ حسن کی چیرہ دستی ۔ عشق کے حرکات مجنونانہ سب کچھ مذکور ہین ۳ اللہ تعالےٰ کا بیان اور محل اسکا قرآن ۔ جبرئیل ترجمان ۔ سننے والے محبوب رحمٰن اب اس سے حسن و شرف زیادہ کیا ہوگا ۔

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

جب کہا یوسف نے اپنے باپ سے اے باپ میرے مین نے دیکھے گیارہ تارے اور سورج

وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ

اور چاند دیکھا مینے انکو اپنے لیئے سجدہ کرنے والے

حضرت یوسف بارہ برس کے تھے ایک شب باپکے پاس سوئے ہوئے تھے چونک پڑے حضرت یعقوب نے گلے لگا کر پیار کیا اور سبب پوچھا ۔ یوسف نے کہا اے باپ مینے خواب مین دیکھا کہ گیارہ تارے اور چاند سورج مجھے سجدہ کر رہے ہین عرائس یوسف نے کہا مینے دیکھا آسمان کے دروازے کھل گئے اور ایسی روشنی پھیلی کہ تارے جھکنے لگے پہاڑ نورانی ہوگئے دریا شعاع نور سے چشمہ آفتاب اختر نورانی ہر برج جاب ۔ مچھلیون مین غلغلۂ تسبیح و تہلیل عالم آئینہ قدرت رب جلیل مجھے وہ لباس فاخرہ پہنایا گیا جسکی جھلک سے زمین منور ہوئی گیارہ تارے اور چاند سورج میرے سجدے مین جھکے ۔ باتفاق مفسرین گیارہ تارون سے بھائی اور چاند سورج سے ما باپ مراد ہین ف سجدہ خواہ کنایہ ہو غایت تعظیم سے جیسا کہ بعض مفسرین نے کہا ۔ یا مضامین خواب اپنی حقیقت پر محمول نہین ہوتی مجاز و تمثیل مراد ہوتی ہے ۔ یا یہ کہ عالم خواب عالم تکلیف نہین یا یہ کہ جو احکام جن و انس کے لیئے ہین وہ دوسری مخلوق کے لیئے ہونا ضرور نہین ہمارے حضور کو بہتیرے حیوانون نے سجدہ کیا ہے بس یہ صورت سجود جو خواب مین دکھائے گئے نہ صورت ممنوع ہے نہ قابل حجت

ف عاشقانہ قصے

ف احسن القصص

ف بیان سجدہ

الغرض یعقوب علیہ السلام نے جواب مین فرمایا

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ

کہا اے میرے بیٹے نہ بیان کر خواب اپنا اپنے بھائیون سے تو کرین تجھسے کوئی حیلہ بیشک شیطان واسطے آدمی کے دشمن ہے کھلا

کہا اے مرے پیارے بیٹے اپنے بھائیون سے یہ خواب بیان نکرنا مبادا تجھسے کوئی داؤ کرین شیطان آدمی کا کھلا کھلا دشمن ہے ف معلوم ہوا کہ خواب ہر شخص سے نکہے جیسا کہ حدیث مین آیا کہ اچھا خواب دوست ہی سے کہے اپکو حسد سے بچانا چاہیئے ۱۲ دشمن سے کسی حالمین غافل و مطمئن نہونا چاہیئے ۱۲ اخوان و اقرانمین غیرون سے مادہ حسد زیادہ ہوتا ہے ۱۲ ذکر شیطان مین دو فائدے ہین ایک یہ کہ شیطان تمھارے بھائیون کو بہکا کر مخالفت پر آمادہ نکرے اور شفقت اخوت سلب کر دے دوسرے یہ کہ تمھارے درپے ہو جائے مفسرین نے اسباب حسد مین ایسی روائتین لکھی ہین جنمین محبت و عنایت و عطاے یعقوبؑ بہ نسبت دوسرے بھائیونکے یوسفؑ پر بہت زیادہ پائی جاتی ہے اور یہ امر خواہ مخواہ آدمی کو حد اعتدال سے پھسلا دیتا ہے۔

وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى

اور مثل اسکے برگزیدہ کریگا رب تیرا تجھے اور سکھائیگا تجھے تعبیر باتونکی اور پوری کریگا نعمتین اپنی تجھپر اور

اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

آل یعقوب پر جسطرح پورا کیا اسکو تیرے باپ دادے پر ابراہیم اور اسحاق بیشک رب تیرا دانا حکمت والا ہے

ایسے ہی اللہ تعالے تجھے برگزیدہ و مقبول کریگا اور سخن فہمی سکھائیگا اور اپنی نعمتین تمام و کامل کر دیگا تجھپر اور یعقوب کی اولاد پر جسطرح تیرے دادا اسحاقؑ اور پردادا ابراہیمؑ پر اپنے انعام پورے کیئے بیشک رب تیرا عالم و دانا ہے تاویل تعبیر و مراد احادیث جمع حدیث بات یہان خواب مراد ہے اور دوسری باتین متعلق نبوت و اسرار معرفت و علوم و حکمت سیاست بھی داخل ہین

مباحث خواب

گویہ طلسم دلفریب عوام و عقدہ کشائے خواص تھا مگر نہین معلوم کیون پوری توجہ ادھر نہوئی تماشا ہے اگر یہ خواب بیداری مین دکھایا جائے تو سمجھ مین آئے مگر خیال ہی خیال نہین قرآنی تاویل اور اسمائی تفصیل سے رویا (خواب) یہ انکشاف روحی و سیر عالم علوی ہے جو سوتی مین بفیضان الٰہی بدون اسباب ظاہر و کسب و عمل میسر آئے تاکہ قلوب صالحہ مشاہدہ کمال قدرت سے مستفیض ہون اور عالم صورت و مجاز سے حقیقت و امتیاز کیطرف نظر ڈالین۔ نووی علمای سنت کا مذہب

ف
قول تعبیر خواب

خواب مین یہ ہی کہ اللہ تعالے سونے والون کے دلونمین اعتقاد پیدا کرتا ہی جو دوسرے امور کی علامت ہون یعنے دلیل تعبیر و قرینۂ تاویل بنے۔ کما حکیم افرطیس نے روح جسم سے نکلکر عالم علوی وسفلی مین سیر کرتی ہی جو جاگتے مین دیکھ نسکتی وہ دیکھتی ہے۔ ارسطاطالیس نے اسے حس وحی قرار دیکر کہا حس جسمانی صرف حاضر پر حاوی ہوسکتی ہی اور حس روحانی حاضر و غائب دونو کی مدرک ہی۔ اور وہ احادیث جنمین حضور کا دوسرے عالم مین جانا اور عجائبات قدرت ملاحظہ فرمانا مروی ہی اسکی شاہد ہین بخاری رات کو میرے پاس آنے والے آئے اور مجھے لے گئے اور جزائی اعمال دکھلائے۔ فرمایا اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى اللہ وفات دیتا ہی جانون کو انکے مرنیکے وقتون مین اور جو نہین مرے اُسے خواب مین وفات دیتا ہی پھر روک لیتا ہی اُسے جسپر حکم موت جاری ہوگیا۔ اور چھوڑ دیتا ہی دوسری کو کہ ایک وقت تک جسم مین رہے اس سے قبض و حرکت و سیر و ادراک ثابت ہی گو یسمی تعلق و اثر بدستور باقی رہتا ہو اور خواب کا سوتے مین ہونا الفاظ قرآنی و تفصیل حدیث سے واضح ہوگیا۔ پس وہ معانی و تصور جو ارباب فکر کے خیال و ذہن مین متخیل و متصور ہون اور مراقبات صوفیہ و مشاہدات عارفین اور الہامات اولیا و وحی انبیا خواب نہین۔ خیالات معمولی و وسوسۂ شیطانی و حدیث نفس اگرچہ خواب کی صورت مین رونما ہون مگر حکم و غرض خواب اُنپر مرتب نہین ہوسکتے مسلم فرمایا خواب تین ہین ایک رویائے صالحہ یہ اللہ کیطرف سے بشارت ہی دو ملول و پریشان کرنے والے خواب یعنے اضغاث احلام یہ وسوسۂ شیطانی ہین فرمایا اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ خواب اللہ کیطرف سے ہی اور حلم شیطان کے وسوسے سے مسلم تین وہ وہم و خیالات جو انسان کے خاطر مین جمع اور ذہن مین متخیل ہون اور اسکے مثل وہ خواب ہین جو کثرت غفلت وغیرہ سے اُڑتے اُڑتے باتین نظر آئین یعنے ایسے امور دیکھے جنکا نہ آغاز نہ انجام باہمی ربط نہ پورے طور پر یاد۔ صرف خیال ہی خیال ہون۔ پس تمام توہمات گو خواب کے نام سے مشہور ہین مگر نہ حکم خواب انپر مرتب نہ غرض ان سے حاصل جو دیکھا وہ لغو جو سمجھے وہ باطل۔ اور رویائے صالحہ جسکی بحث ہمکو منظور ہی عالم ملکوت و جبروت و فیضان حضرت لاہوت سے ہی اسے عالم خیال و مثال سے تعلق نہین۔ کما دانیال پیغمبر نے فرمایا روحین آسمان ہفتم کیطرف بلند کیجاتی ہین اور بحضور پروردگار عالم کھڑی ہوتی ہین سجدہ کرنے کی اجازت ملتی ہی طاہر عرش کے تلے اور غیر طاہر دور سے سجدے کیا کرتی ہین

پھر فرمایا جو فرشتہ خواب پر موکل ہو اسکا نام صدیقون ہو اسکی مثال ایسی ہو جیسے آفتاب جسکے نور مین ہر شئے نظر آتی ہو یہ فرشتہ حجاب لوح محفوظ سے نور الٰہی مین آدمیونکو مثالین دکھاتا ہو (غالباً اسی بنا پر مشائخ نے باوضو سونا اچھا جانا ابن عمر سے مروی ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طاہر سوتا ہو اُسکے بالونمین فرشتے رہتے ہین اور اُسکے لیئے استغفار کرتے ہین

ف — طاہر سونیکا فضل

بخاری و مسلم اور دوسرے محدثون نے نقل کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرفوعاً رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعين جزء من النبوة مومن کا خواب چھیالیسوان حصہ نبوت کا ہو اور بعض روایتون مین پینتالیسوان حصہ بھی مروی ہو چونکہ نبوت جمیع اعتبارات فیضان عالم قدس و الہام الٰہیہ سے ہو اسکا کوئی حصہ قلیل ہو یا کیسا ادنےٰ ہو باطل و غلط نہین ہوسکتا پس خواب فیضان الوہیت و برکات نبوت سے ہو فرمایا ذهبت النبوة وبقيت المبشرات (ابن ماجہ) نبوت ختم ہوگئی بشارتین باقی ہین اور تفسیر آیہ لهم البشرى الخ مین فرمایا کہ مراد رویائے صالحہ ہین اور حضرت یوسف پر احساناً فرمایا کہ تمکو علم تعبیر سکھایا و منجملہ انعامات و تشریفات نبوت ذکر کیا بلکہ متمم نعمات سے گردانا تو کیا ممکن ہو ایک خیال عالم برزخ و مثال کا عمدہ انعامات حضرت الوہیت و حصہ علم نبوت سے قرار پائے اور فرمایا من تحلم بحلم لم يره كلف ان يعقد بين شعيرتين ولن يفعل (بخاری) جسنے ایسا خواب بیان کیا جو نہ دیکھا تھا مجبور کیا جائیگا کہ گرہ دی دو جَو مین اور نہ دے سکیگا۔ یعنے قیامت مین سخت عذاب مین مبتلا ہوگا جس سے جانبری مشکل ہو اور فرمایا ان افرى الفرى ان يري عينيه ما لم تريا (بخاری) نہایت بڑا افترا یہ ہو کہ جو نہین دیکھا اُسے انکھونکیطرف منسوب کرے یعنے جھوٹھا خواب بیان کرے اگر خواب عالم علوی و فیضان الٰہی سے نہوتا اسکا کذب دوسرے کذب سے کیون اشد ہوتا چونکہ حدیث مین آچکا ہو کہ جسنے مجھپر عمداً جھوٹھ باندھا اُسنے اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالیا اور خواب بھی متعلقات نبوت سے ہو اور تعلیم و الہام غیب کیطرف نسبت ہوتی ہو پس اسکا کذب نہایت برا ہو

ف — خواب جزو عالم علوی ہے

وہم جبکہ خواب جزو نبوت و فیضان عالم قدس سے قرار پایا تو لازم تھا کہ کفار و فساق کو اس سے حصہ نہوتا دفع حق سبحانہ تعالےٰ کی نعمتین دو قسم کی ہین ۱۔ عام جنمین کافر و مومن سب شریک ہین جیسے تخلیق و ربوبیت۔ و رزاقی و قبول دعا وغیرہ اور خواب اسی قبیل سے ہو ۲۔ خاص یعنے قبول۔ رضا۔ ثواب وغیرہ یہ اہل ایمانکے لیے مخصوص پس وہ خواب جو جزو نبوت ہو مومنین کے لیے مخصوص ہو نہ مطلق خواب کہ اسمین سب داخل ہین ۳۔ ممکن ہو کہ یہ نعمت بھی انھین عام نعمتون سے ہو اور سب سرفراز کیے جائین ۴۔ جسطرح

ف حضور کا خواب میں دیکھنا

کفار کو دنیا مین تعلیم انبیا و صحبت صلحا و سماعت قرآن سے ایک حصہ حاصل ہی وہ مستفید ہون یا نہ ممکن ہی کہ وہ لت خواب سے بھی اسیطرح مشرف ہون فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَخَیَّلُ بِیْ (بخاری) جسنے مجھے خواب مین دیکھا مجھی کو دیکھا بیشک شیطان میری سی صورت نہین بنا سکتا ہی اور فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَاٰنِیْ جسنے مجھے خواب مین دیکھا بیشک مجھی کو دیکھا شبہہ بسا اوقات حضور خواب مین صورت و صفت اصلی سے نہین نظر آتے حل کہا امام نووی نے کہ حضور کا بذاتہ ہونا اور یہ کہ دوسرا شخص نہین آپہی ہین کافی ہے اور صفات مین تخیل و تشبہہ مضر نہین ۔ حضور کی زیارت موجب علوی مدارج و علامت صفائے قلب و مثمر برکات ہی تو ممکن ہی کہ دیکھنے والے کی استعداد کی رعایت کیجاتی ہو یا یہ اختلاف اسوجہ سے ہو کہ التفات کامل و امتیاز و حسن صحیح حاصل نہوا اور ممکن ہی کہ یہ اختلاف حجاب ہون جو اسکے اعمال کے اعتبار سے واقع ہون پھر جیسے اعمال ویسے ہی حجاب یہ ممکن ہی کہ حضور کے صفات و صورت کا اختلاف کسی تعبیر و تاویل کی بنا پر ہو ۔ نکتہ حقیقت محمدی حقیقت موجودات ہی ہر شخص پر اسکی حقیقت کے موافق جلوہ گری ہوتی ہی ۔ امام نووی نے بعد بحث طویل فرمایا کہ صحیح یہ ہی کہ حضور کو جس صفت پر دیکھے حضور ہی ہین اللہ تعالے نے آپکی صورت و نسبت کو شیطانی فریب اور مغالطون سے محفوظ رکھا ہی مسئلہ اگر کوئی دعوی کرے کہ اسنے پیغمبر کو کسی نامشروع صورت یا صفت پر دیکھا یا وہ کسی امر ممنوع کا حکم کرتے ہین یا کسی امر واجب سے روکتے تھے ایسا دعوی غلط قرار دیا جاے اور مدعی مفتری واجب التعزیر اول ایسا ہو ہی نہین سکتا اور ہو بھی تو ممکن ہی کہ یہ بھول گیا اور دھوکھا ہوا ہو واقعۂ خواب ایسا نہ تھا ۔ قابل غور یہ امر ہی کہ یہ فضل خاص حضور ہی کے لئے ہی یا تمام انبیا اسمین شریک ہین ۔ میرے نزدیک تخصیص کی کوئی ضرورت نہین اور وجہ یہ ہی کہ خواب عالم حقیقت کے اسرار سے ہی وہان ہر شے کی حقیقت اور اصلی صورت حاضر ہی نہ مجاز ہی نہ تلبیس و تبدیل کا جواز اور منصب نبوت مجمع اعتبارات قریبہ و بعیدہ خیر محض ہی اور شیطان شر محض لہذا کسی اعتبار اور کسی ادنے مناسبت سے بھی اجتماع جائز نہین اور اگر اس عالم مین خلط و تلبیس ممکن ہوتی تو تصدیق و تحقیق کے لئے جو باعث عین الیقین ہو کوئی مقام باقی نرہتا ۔ اور بڑا فائدہ اسکا حفظ منصب نبوت ہی کہ شیطان انبیا کی صفت و صورت مین خلق کو نہ بہکا سکے اور اس حفاظت مین تمام انبیا کو استحقاق ہی شبہہ جب شیطان کا تمثل انبیا کے ساتھ دنیا مین ثابت ہی تو عالم مثال مین بدرجۂ ادنے ہونا چاہیئے جسطرح عفریت حضرت سلیمان کی صورت

مین ایک مدت تک حکمران رہا۔ اور حضرت مسیح کے خبر دینے والے نے آپکی صورت مین سولی
پائی، اور ہمارے حضور گو اس سے محفوظ رہے تاہم یہ ہوا کہ شیطان نے لہجہ بدلکر آواز مین آواز
ملائی جسکا ذکر سورۂ حج و نجم مین آئیگا اور بروز جنگ اُحد شیطان نے غلط بیانی کی کہ آپ شہید ہوئے
ان باتون سے کچھ کچھ بوئے آلائش آتی ہو حل دنیا محل امتحان ہو اور عالم مجاز یہان بہت
کچھ امور خلاف واقعہ پائے جاتے ہین مگر عالم علوی ان تمام امور سے منزہ و مبرا ہی نہ وہان امتحان
منظور ہی نہ مجاز کو دخل پس یہانکا قیاس وہان باطل ہی شبہہ ممکن ہی کہ وہ خواب جو عالم
علوی سے متعلق اور قسم اول مین داخل ہین اس مغالطے سے بچے رہین مگر خواب قسم دوم و سوم
مین ایسا مغالطہ ہو جواب ہم اس امر کو نہین تسلیم کرتے خواہ اسلیئے کہ اللہ تعالے آپکی نسبت
کو ہر جگہ محفوظ رکھتا ہی خواہ یہ کہ ایسے وسوسے ڈالنے والا نہین ہی مگر شیطان پھر جب وہ کسی طور اور
کسی پیرائی مین حضور کا خیال پیش کرنا چاہیگا روح و قلب کا تعلق اصل حقیقت نبوی علیہ السلام
سے ہو جائیگا اور تار و پود شیطانی برباد اور برکات رحمانی آمادۂ امداد ہو جائینگی نکتہ ہماری
اس تقریر سے وہ تمام حضرات جو معصوم ہین تشبیہہ شیطانی سے محفوظ رہینگے جیسے انبیا و ملائکہ
علیہم السلام نکتہ پس سمجھا گیا کہ اولیاے کبار و صلحاے ابرار کا خواب مین دیکھنا بھی غالباً وسوسہ
ابلیس و مغالطہ و تلبیس سے بری ہوگا ہان جب انکی عصمت پر قطعی دلیل قائم نہین اور ممکن ہی
کہ بعض مین منع جبہ کوئی شر قلیل پایا جائے تو ممکن ہی کہ شیطان اسی شر کے اعتبار سے انکی صورت
بنالے پس غالباً انکے خواب محفوظ ہین اور اگر کبھی کوئی مغالطہ ہو تو بعید بھی نہین مسئلہ
کوئی مرید اپنے شیخ متبع سنت صاحب تقوی و عفت کو ارشاد و تعلیم کرتے ہوئے خواب مین دیکھے
اور وہ تعلیم سنت ظاہر و شریعت مطہر کے موافق ہو تو گمان نہین ہو سکتا کہ یہ تلبیس شیطانی ہو
اسلیئے کہ مقام ارشاد نیابت نبوت و استفاضہ بحضرت رسالت ہی ایسی حالت مین مداخلت شیطانی
دشوار اور اس مسئلے کی حقیقت و حقیت حضرات صوفیہ پر بخوبی منکشف ہی کوئی مانے یا نہ مانے وہ
کیونکر شک کرے جو جانے مسئلہ کہا امام نووی نے کہ علما باتفاق جائز رکھتے ہین کہ کوئی خوش نصیب
اپنے پروردگار کو خواب مین دیکھے اور چونکہ خواب مین اسباب و اعمال ظاہر کا لگاؤ جائز نہین ابخرات
دماغی جو مرض سے صعود کرین اور غشی اور الم و اثر جو کسی ذریعے سے سونے والے کو محسوس ہون
خواب نہونگے۔ اسی آیۂ کریمہ مین بعد ذکر خواب و قبض و ارسال روح ارشاد ہوا اِنَّ فِی ذٰلِکَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ اس مین قبض و ارسال و انقلاب احوال مین فکر کرنے والون کے لیئے

ف پیر کو شیخ خواب

ف اسلیہ علیہ

ع التقریبو فی الحجہ ۱۲

ف
نمونۂ معاد

نشانیان ہین کہ جسطرح موت وحیات روزانہ ہو حشر اجساد شدنی اور قیامت ایک روز آنا ہو
دنیا خواب ہے آخرت اُسکی تعبیر غیب آئینہ ہو شہود وتصویر قاعدہ ہو کہ جب آدمی آنکھ کان
زبان بند کرلے تو نفس بیکار وبے حس نہین رہسکتا اُسکے احکام دوسرے خدام کے ذریعے
سے نافذ ہوتے ہین جدھر میلان ہو جیسے اعمال ہین ویسے ہی خطرات پیدا ہوتے ہین اور بحسب
قوت وضعف ملکۂ نفس خطرے لغو وصحیح پیدا ہوا کرتے ہین کبھی مطابق رائے صواب اندیش
کبھی سراسر خطا ایسے ہی جب نفس ناطقہ تدبیر جسمانی وشہوات حیوانی سے بے پروا ہوکر خلوتخانۂ
استراحت وسکون مین آرام فرماتا ہو جوہری آثار معدنی تعلق عود کر آتے ہین عالم حقیقت
وطلسمات غیب کی سیر پیش نظر ہوتی ہو مگر دنیاوی تاثیرون اور جسمانی آلائشو نمین امتیاز کامل نہین
کرسکتا خلط وغلط اکثر واقع ہوجاتا ہو جسقدر صفائے قلب وطہارت نفس۔ نور معرفت
صدق۔ ذوق آخرت۔ شوق لقا۔ مذاق علوم۔ تحمل مجاہدہ۔ زیادہ ہو اور تعلقات فانی وآثار
نفسانی واخلاق ردیہ قلیل وحقیر حجاب حیوانی وپردہائے ظلمانی مرتفع ہوتے جاتے ہین۔ درک
صحیح۔ حفظ قوی حس عالی۔ نظر غائر۔ رائے صائب۔ فہم وسیع۔ خواب صادق ہوتا جاتا ہو لیسراسر
سر بستہ منکشف علوم دقیقہ حاضر۔ حل مشکل آسان ہوگا۔ پھر یہی خواب مراقبہ ومشاہدہ بنکر معانی
مخفیہ کو بچشم سر دکھاتا ہو غیب وحضور برابر نظر آتا ہو جیساکہ وارد ہوا اصدقکم رؤیا اصدقکم
حدیثًا (مسلم) جو جسقدر سچا ہو اُسیقدر اُسکے خواب سچے ہین (اور یہی مضمون ہو) افاضۂ
غیب کا بخاری مین اَوَّلُ مَا بُدِئَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ
فِی النَّوْمِ فَکَانَ لَا یَرٰی رُؤْیَا اِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ پہلے آثار وحی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے نیک خواب تھے جو آپ سوتے مین دیکھتے اور آپ کوئی خواب

ف
وجہ غلطی خواب

نہ دیکھتے مگر مثل سپیدۂ صبح واقع ہوتا۔ اور یہی وجہ ہو کہ بعض خواب غلط ہوتے ہین اسلئے کہ
ضعف حس کبھی کچھ کا کچھ دکھاتا ہو اجنبیت سے پورا ادراک وفہم نہین ہوسکتا ہو۔ کبھی کثرت
تعلقات سے حفظ صحیح والتفات قوی میسر نہین آتا کبھی اجزا خواب اُسپر مشتبہ ہوجاتے ہین نہین
جانتا کہ حلم شیطانی ہو یا حظ نفسانی یا کشف روحانی یا فیضان رحمانی۔ اور یہی غلط کبھی معبر کے
فہم واستنباط مین واقع ہوکر کل یا بعض کو غلط کردیتا ہو۔ لیکن یہ حفظ وعصمت کہ فہم خواب و

ف
تعبیر وجوہ

وجوہ تعبیر مین خلط وغلط نہونے پائے حضرت یوسفؑ کے لیئے بشہادت قرآن مسلم دوسرونکے لیے
واللہ اعلم تعبیر وتاویل یعنے خواب کی مرادبیان کرنا چونکہ خواب عالم غیب سے متعلق ہو جبان

ہر شے اپنی صورت اور صفت دونو اعتبارون سے حاضر ہے کبھی صورت شے نظر آتی ہے کبھی صفت اُسکی جلوہ ظہور دکھاتی ہے لہذا التعبیر بھی باعتبارات مختلفہ ثابت ہوئی کبھی بعینہ یعنے جو دیکھا وہی تعبیر ہے ثبوت اُسکا خواب حضرت ابراہیمؑ ہے اپنے دیکھا کہ مجھے ذبح فرزند کا حکم ہوتا ہے اور وہی مقصود تھا یا خواب ہجرت نبی کریم کا آپنے دیکھا مین ایسی زمین کیطرف ہجرت کرتا ہون جہان خرمے کے درخت بہت ہین وہ مدینہ کی ہجرت تھی اور خواب شاہ مصر کے ساقی کا اُسنے دیکھا کہ مین شراب نچوڑتا ہون پھر بادشاہ کا ساقی ہوگیا۔ اور ہمارے حضور کو خواب مین ام المومنین عائشہؓ کی تصویر دکھائی گئی اور کہا گیا کھولو یہ تمھاری بی بی ہین۔ فرمایا مینے اُسے کھولا تو اے عائشہؓ تم ہی تھین مینے دل مین کہا خدا کی طرف سے ہی تو ظاہر ہوگا۔ اسکے بعد حضرت عائشہ مشرف بزوجیت ہوئین اور کبھی باعتبار لفظ کے تعبیر ہوتی ہی مسلم فرمایا مینے دیکھا کہ عقبہ بن رافع کے گھر مین ہون اور مجھے ابن طاب کے خرمے دیئے گئے تو مینے تاویل کی اَلرِّفْعَةُ فِي الدُّنْيَا دنیا مین بلندی و رفعت (یہ ماخوذ ہی رافع سے) وَالْعَافِيَةُ فِي الدِّيْنِ دین مین نجات و سلامتی (یہ غالبًا باعتبار دار ہی جو محل امن ہی) وَاِنَّ دِيْنَنَا قَدْ طَابَ اور بیشک دین ہمارا کامل ہوگیا (یہ باعتبار لفظ ابن طاب ہی) کبھی تعبیر بالکنایہ ہوتی ہی بخاری حضور نے دیکھا کہ مجھے خزائن زمین دئے گئے (یہ ملک تھا) اور معائنہ تصویر حضرت عائشہ کو مژدۂ نکاح قرار دیا۔ مسلم فرمایا مینے دیکھا کہ اپنی تلوار کو ہلاتا ہون تو اُسکا پھل ٹوٹ گیا (یہ تعبیر تھی حادثۂ احد و شکست مجاہدین سے) پھر ہلائی تو اُس سے اچھی ہوگئی (یہ کنایہ تھا فتوحات بعد احد سے یا ثبات و جمع لشکر اسلام بعد انتشار و انہزام سے) اور دیکھا گائے کو (یہ اشارہ تھا قتل مومنین سے) اور کبھی وصف و استعارہ معتبر ہوتا ہے جیسا کہ شاہ مصر کے خواب مین بخاری آپنے حضرت عثمان کے حق مین چشمہ جاری کو عمل قرار دیا۔ اور فرمایا مینے دیکھا کہ کنوئین سے کچھ ڈول نکالے پھر ابوبکر نے دو یا ایک ڈول نکالا۔ پھر عمر کے ہاتھ مین ڈول بڑا ہوگیا اور انھون نے کمال قوت سے نکالے (یہ مراد تھی قوت اسلام و خلافت سے) فرمایا مینے دیکھے لوگ قمیص پہنے ہین کسیکا قصیر کسیکا دراز اور یہ دین ہی فرمایا کہ مجھے دودھ کا پیالہ دیا مینے پیا پھر عمر کو دیا اور یہ علم ہی۔ فرمایا میرے ہاتھ پر دو کنگن رکھے گئے مجھے ناگوار ہوا پھر حکم ہوا کہ پھونکون وہ دونو اڑ گئے تعبیر فرمائی کہ دو جھوٹے ظاہر ہونگے ایک اسود عنسی تھا دوسرا مسیلمہ کذاب۔ چونکہ کنگن سونے کے ہوتے ہین اور سونا نہایت قیمتی اور

ف تعبیر بعینہ

ف تعبیر لفظی

ف تعبیر کنائی

ف تعبیر وصف و استعارہ

وزنی ہوتا ہی اس سے دعوے نبوت مناسب ہوا جوان دونون نے کیا تھا اور اُڑ جانا خلاف
گرانی وثقل کے تھا لہذا معلوم ہوا وصف نبوت مین کاذب سبک وبیقدر ہین اور جبکہ دنیا
مین مردون کے لیئے زیور حرام ہی اور ہر حرام مغضوب حضرت ملک العلام پس یہ دونو بھی
مغضوب وملعون تھے اور حضور کی پھونک سے وہ حضرات جانثار مراد ہین جو قائمقام حضور ہوے
اسمین قاتلین اسود ومسلیمہ کو بشارت اور فضل ابوبکرؓ کی طرف اشارت ہی فرمایا مینے دیکھا ایک
عورت سیاہ رو پریشان مو مدینے سے نکالی گئی اور جحفے مین ٹھہری تعبیر دی کہ مدینے کی وبا
جحفے مین گئی (مناسبت ظاہر ہی) مسلم ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ مینے دیکھا کہ
آسمان سے ایک سائبان شہد ومسکہ برسا رہا ہی آدمی اُسے لیتے ہین کوئی کم کوئی زیادہ اور رسی
آسمان سے زمین تک لٹکی ہی آپ اُسے پکڑ کر چڑھ گئے پھر ایک اور مرد چڑھا۔ پھر دوسرا مرد پھر
تیسرا چڑھا اور رسی ٹوٹ گئی پھر ملگئی اور وہ بھی چڑھ گیا۔ ابوبکرؓ نے کہا یا رسول اللہ
آپ پر میرے ماباپ فدا ہون مجھے تعبیر کہنے دیجیئے فرمایا کہو آپنے کہا سائبان اسلام ہی۔
شہد ومسکہ۔ قرآن۔ رسی حق ہی۔ یہ تین آدمی آپکے بعد ہونگے فرمایئے مینے خطا کی یا سچ کہا
فرمایا کچھ راست ہی کچھ خطا ابن ماجہ کہا اُم فضل نے مینے خواب مین دیکھا کہ میرے گھر مین
حضور کا ایک عضو ہی فرمایا خواب اچھا ہی فاطمہؓ کے لڑکا پیدا ہوگا تو دودھ پلائے گی وہی
ہوا کہ حضرت حسنین پیدا ہوئے اور یہ دودھ پلائی ہنین بخاری کہا ابن سیرین نے کہ ابوہریرہ
غل یعنے طوق کو برا جانتے اور کہا گیا کہ زنجیر سے ثبات فی الدین مراد ہی۔ لیکن تعبیر بالعکس
گو مشہور ہی مگر نہ معقول ونہ ماثور اسلیئے کہ نہ ضد سے جواز استعارہ وکنایہ ہی نہ قرآن حدیث
مین ایسا آیا ہی۔ ہان اگر یون کہا جاے کہ موت سے مراد شہادت ہی اور شہادت حیات دائم
پس موت سے مراد حیات ہی اور قید پابندی ہی اور پابندی شرع موجب نجات ہی یا قید صبر وثبات ہی
اور صبر وثبات مفتاح کامیابی پس قید نجات وکامیابی ہی تو اس تکلف وتاویل سے ہوسکتا ہی۔ اور
کبھی خواب دیکھنے والا خواب مین تاویل وتعبیر سمجھتا ہی مگر یہ ضرور نہین کہ وہی تعبیر ہو جیسا کہ
ہمارے حضور سے مروی ہی کہ آپنے دیکھا کہ مینے ایسی زمین کیطرف ہجرت کی جہان درخت
خرما کثیر ہین آپ فرماتے ہین کہ مرے وہم مین آیا کہ یہ مقام یمامہ ہی مگر نہین وہ مدینہ تھا اور
ایسے ہی بہت سے خواب صالحہ وہ ہین جنمین تعبیر نہین ہوتی صرف امر صحیح اور مقام عالی غیبے
مخفی کی اطلاع وتعلیم کیجاتی ہی پھر قرآن وحدیث کے طریق تعبیر سے سمجھا جاتا ہی کہ تعبیر دینے کی جھ

صورتین ہین ۱ وہ تعبیرین جو قرآن یا حدیث مین وارد ہوں ۲ وہ استعارے جو قرآن وحدیث
مین مستعمل ہوئے جسطرح اللہ تعالےٰ نے عورتون کو لباس اور قمر کو نور اور شمس کو ضیا اور
غلمان کو لولوے منثور فرمایا اور حضور اقدس نے اسپ تیز رو کو بحر اور مرد شجاع کو اسد کہا ۳
معنی اصطلاحی ۴ عرف و امثال جو زبان قوم پر جاری ہوں ۵ دوسری مناسبتین اور اعتبار
۶ باعتبار علت و بحکم قیاس اور تعبیر دیتے وقت دو امرونکا لحاظ مقدم ہی ۱ مناسبت اجزاے
خواب یعنے ایسی تعبیر دے کہ کوئی جز خواب کا مہمل نہ چھوٹے نہ مخالف و متضاد رہے ایسلئے کہ جائز
ہی کہ وہی اصل ہو ۲ احوال معبرلہ کا لحاظ اور اُسکی تین صورتین ہین ۱ خواب دیکھنے والے کے
حق مین تعبیر ہے جیسے دیکھا کہ مین مریض یا تندرست ہوگیا ۲ دوسرے کے حق مین ہی جیسے
دیکھا کہ زید مرگیا یا کامیاب ہوا ۳ مشترک جسطرح دیکھا کہ مین زید سے لڑا اور غالب یا مغلوب
ہوا اب چاہیئے کہ سب کی کیفیت ملحوظ رکھے اور ایسی بات نکلے جو کسی ایک کے مناسب حال
نہو اور مطابقت نہو سکے تو درجہ متوسط نکالے اور یہ بھی ممکن نہو تو غالب اور مقصود کا لحاظ
مقدم کرے پھر احوال سے مراد ہماری احوال غالب ہی جو معبرلہ پر غالب اور اُسے محیط ہو اور
اُسکی صلاحیت اُسمین زائد ہو پس جبکہ ایک خواب کی تعبیر کئی صورتون سے نکلتی ہو ایک
وہ تعبیر ہی جس سے تمام خواب بامعنی و مناسب ہوا جاتا ہی اور دوسرے طریقے سے بعض
اجزا مہمل و نامناسب ہوں تو اول ہی اولے ہی اور ایسے ہی جسمین مناسبت احوال معبرلہ
زیادہ ہو دوسرے سے قوی ہی مگر جب ایک تعبیر مین مناسبت احوال زائد اور دوسرے
مین مناسبت اجزاے خواب کامل ہوتی ہو تو یہ پچھلی مقدم ہی اسلئے کہ لفظ بمنزلہ النص ہی اور
حال صرف قرینہ لیکن قرینہ بمقابلہ صریح معتبر نہوگا ایسے ہی تعبیر بعینہ دوسری تعبیرون سے
قوی تر ہی اگر کوئی اور وجہ مانع نہو۔ پس مرد صالح کے لیئے اسلام حال غالب ہی اُسکی تعبیر
مین حسن آخرت و اتباع شریعت کا لحاظ ضرور ہی۔ اور کسی پیشہ ور تاجر۔ ملازمت پیشہ
کے لیئے اُسکی حالت معتبر ہوگی ایسی ہی زبان مستعملہ واقعہ حال ہی اہل ہند کے لئے محاورات
عرب سے تعبیر کی ضرورت نہین ہان اگر خواب کسی علم و فن سے متعلق ہو تو وہ زبان معتبر
ہوگی جس زبان مین اسنے یہ علم سیکھا ہو یا جس زبان کو اس علم مین اصل جانتا ہو۔ تعبیرات
کتاب و سنت اگرچہ قطعی ہین مگر احوال کے لحاظ سے نہ مطلقاً کسی مسلم پر اگر دوسرا حال
غالب نہو تو تعبیر باثر اور وہ نہو تو استعارات کتاب و سنت اور وہ بھی نہ ملین تو اصطلاحات

اکابر دین اور کچھ نہون تو اپنے ملک کے استعارے وغیرہ ملحوظ رکھنا چاہیئے - پھر حال ؎ وہین ہے وہ حال جواب موجود وطاری ہو ؎ وہ حال جو تعبیر کے اعتبار سے معبر لہ کے لیئے مخصوص ہو مثلاً کسی زاہد شاغل - کاسب نے انوار و روائح لطیفہ دیکھے تعبیر اسکی انوار قدس و ملائکہ اور عامل ہوتا تو تعبیر جن و ارواح مؤثرہ سے ہوتی اور امیر ہوتا تو محفل جشن و سامان تعیش ہوتے اور عالم کے لیئے حل دقائق علمی و عام ہدایت وقبول تعبیر تھی (یہ تقریر یہی حال طاری کی) پھر اگر کوئی دیکھے کہ مین پادشاہ ہوگیا اور مجھسے بونے خوش شایع اور چشمہاے شیرین جاری ہین تو آپ کو دیکھنے والا کچھ ہو مگر عدل وفیض برعایت حال مخصوصہ باعتبار تعبیر مراد ہوگا اور اگر یہ دیکھنے والا مرد عالم حقانی یا صوفی فانی ہوتا تو کہا جاتا کہ خلیفہ حق مروج شریعت صاحب عدل وداد ہوگا اور اُسکے فیوض ظاہری و باطنی سے رعایا اللہ والی ہوجائیگی جسمو نپر اُسکے انصاف سے تازگی اور دلونمین اُسکے تعلیم و تقدس کی روشنی اثر کریگی اور نظائر اسکے قرآن اور احادیث مین بکثرت ہین شاہ مصر کے لیئے گاو لاغر و فربہ و خوشہ تر و خشک سے وہ امر جو باعتبار سلطنت عام تعلق رکھتا ہو شایان تھا پس قحط و شادابی مراد لی گئی اور شمس و قمر و نجوم کے سجدہ سے باعتبار اُس حالت کے جو حضرت یوسف سے خوشرو وخوش خلق نوجوان کے سزاوار ہو یا باپ برادر کی تعظیم سے تاویل کی آداب معبر لازم ہی کہ ؎ علم وسیع ہو تاکہ تعبیر واستعارۂ کتاب وسُنت واصطلاحات فنون واحوال مشہورہ ومحاورات مستعملہ وامثال رائجہ سے آگاہ ہو ؎ احوال وعادات خلق جانتا ہو تاکہ اندازۂ صحیح کرسکے ؎ متدین مستقل مزاج ہو کہ کسی خاص جانب میل نکرے ؎ صالح صادق القول ہو کہ اُسکی برکت صدق تعبیر مین اثر پونہچاے ؎ خیر خواہ خلق ہو کہ تاویل مین طریق آسان وترحم پرسعی کرے اور اللہ تعالے سے امیدوار رحمت رہے اور تاویل بد سے سائل کو بلا مین نڈالے ؎ سلیقۂ صحیح وملکۂ راسخ وفہم سلیم ہو کہ طرق اجتہاد واصول قیاس مین خطا کم کرے ؎ اپنی راے اور اجتہاد پر مغرور نہو ؎ بحسب سنت رسول کریم اولے یہ ہی کہ بعد نماز فجر تعبیر دیا کرے ؎ بوقت تعبیر مطمئن اور متوجہ اور انکشاف باطن وفیضان غیب کا امیدوار ہی متفرقات سلات دن دو تو وقتونمین تعبیر جائز اور حضور سے منقول ہی ؎ جھوٹا خواب بیان کرنا سخت گناہ ہی ؎ خواب متوحش اور خوفناک دیکھے تو اپنی بائین جانب تین بار تھوکے اور تین بار استعاذہ کرے اور کروٹ بدل لے تو یہ خواب ضرر نکریگا (بخاری) اور مسلم مین ہی کہ کھڑے

ہوکر نماز پڑھے اور کسی سے بیان نکرے مسلم آپنے خطبے مین فرمایا کہ یجد فیہ احد کم بتلعب
لشیطان نہ بیان کرے کر فی شیطانکے کھیل کو ۳؎ اگر خواب محبوب وامر مرغوب ہو تو دوست سے
بیان کرے (مسلم) ۴؎ خواب نکہے مگر دوست اور دانا سے ۵؎ تعبیر وہی ہی جو پہلے دیجای پھر
کچھ نہین ہوسکتا (الرؤیا لاول عابر) (ابن ماجہ) ۶؎ خواب مین تمسخر و مضحکہ نکرے نعمت نبوت
اور ہر قسم کے انعام - ولایت وسلطنت وفضل وکمال - وتندرستی وسعادت دنیا ودین آل یعقوب
بنی اسرائیل اسلئے کہ اسرائیل بمعنے بندۂ خدا لقب ہی حضرت یعقوبؑ کا پس تخصیص ذکر یوسفؑ
بغرض مزید اہتمام واظہار تعظیم ہی ابراہیمؑ کو تعظیماً مقدم کیا نہ ترتیباً - بخاری مین حضور نے فرمایا
الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیم **ف** ممکن ہی کہ یہ
جملہ جدیدہ ہو اور مخاطب اسکے ہمارے حضور ہون جیسا کہ داب قرآنی ہی کہ جابجا آپکی طرف خطاب ہوتے
جاتے ہین یعنے اے نبی کریم جسطرح یوسفؑ محبوب یعقوبؑ تھے آپ محبوب قلوب ہین وہ یعقوب
کی اولاد مین منتخب تھے آپ جمیع عباد مین مصطفےٰ انھین خواب کی تعبیر سکھائی آپکو قرآن کی تفسیر
بتائی جوامع الکلم اسرار فہمی عرفان عطا ہوئی انھین خواب مین سیر علویات ہوئی یہان بیداری مین
ملک وملکوت کی سیر جبروت کا تماشا واطلاع کائنات ہوئی وہان ملک مصر یہان خلافت عالم انکے
عاشقو نمین جوش دیوانگی یہان کمال فرزانگی یا کون ومکان سے بیگانگی - وہان اتمام نعمت تمام
آل اسرائیل پہ یہان وہ سب بلکہ اور بہت کچھ زائد مخصوص نبی جلیل پر پس وہ تمام ایکطرف
اور آپ تنہا ایکطرف شعر بہت فرق ہی بلکہ بالکل جدا ٭ حبیب زلیخا حبیب خدا ٭ پھر اسحاق کو باپ
مجازاً کہا اسلئے کہ وہ عم بزرگوار تھے اور ابراہیمؑ کو مقدم اسلئے کیا کہ چچا کا تعلق دادا کے ذریعے
سے ہوتا ہی **ف** ممکن ہی کہ آل یعقوبؑ سے برادران یوسف مراد ہون پس یہ سبکے سب نبی ورنہ
ولی ضرور ہونگے اور ممکن ہی کہ یوسفؑ اور آل یوسفؑ مراد ہون مگر اولے یہ ہی کہ تمام بنی اسرائیل
اس مین داخل ہین بطور عموم مجاز

لَقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ آيَاتٌ لِلسَّائِلِينَ ۝

البتہ تھی یوسف مین اور بھائیونمین اسکی نشانی سوال کرنیوالونکو

یعنے یوسف اور برادران یوسف کے ذکر مین - پوچھنے والون کے لئے معرفت حق کی پہچان
تھی سائل خواہ اہل کتاب ہین جو آپکی نبوت کا امتحان لیتے تھے یا طالبان حق - جویاے علم
مراد ہین کہ انھین اس قصے کے عجائب وغرائب مین غور وفکر کا اچھا موقع ملیگا ف قصونسے

ف مع حضور
لے بیان
سے تفسیر
تم درع بجی ۱۲

عبرت و تجربہ و علم و نصیحت کے فوائد کثیر حاصل ہو سکتے ہین مگر جویا و متفحص ہونا چاہیے

اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ۭ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنِ

جب بولے البتہ یوسف اور بھائی اُسکا محبوب تر ہیطرف ہمارے باپ کے ہمسے حالانکہ ہم گروہ زورآور ہین بیشک باپ ہمارا گمراہی ظاہر مین ہے

عرائس حضرت یوسفؑ کا خواب حضرت یعقوبؑ کی بی بی نے سُنا اور بھائیون سے کہدیا وہ کہنے لگے یوسف اور اُنکا بھائی بنیامین ہمارے باپ کے نزدیک ہم سب سے زیادہ پیارا ہی حالانکہ ہم ایک جماعت شہزور ہین بیشک ہمارا باپ بہک گیا ہی یعنے اس محبت مین خطا پر ہی تمام قوت اور عظمت ہر امر کا انصرام دشمن کی مغلوبی اگر ہی تو ہم سے پس ہمپر دوسرون کو فوق دینا خلاف دانائی ہی **ف** یہ قول بوجہ توہین نہ تھا بلکہ غایت محبت مین جلکر کہنے لگے کہ باپکو نہ مصالح پر نظر ہی نہ انجام سے غرض احتیاط و عقل کی راہ سے بہکے ہوئے ہین جیساکہ وارد ہوا حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ محبت کسی شئے کی گونگا اور بہرا بنا دیتی ہی چنانچہ آخر سورت مین لفظ ضلال اسی معنی کا شاہد ہی پس نہ گستاخی ہوئی نہ حسد بے محل۔ اگر بچشم انصاف دیکھا جاے اور آدمی اپنے دلپر خیال کرے تو اخوان یوسفؑ کا یہ قول اور یوسف پر حسد زیادہ بے محل نہ تھا یہ دس بھائی اور سب کے سب لائق شہزور ریل تن بظاہر شفقت پدری کے زیادہ مستحق اور امیدوار تھے مگر رحمت الٰہی نے جمال یوسفی کو فروغ دیا یہ التفات و امتیاز گو بحسب حقیقت نہایت مناسب تھا اور ثابت من جانب اللہ مگر بشر ظاہر بین تحمل کہان سے لائے اور مخصوص بٹیا باپ کی بے رخی دیکھے اور خاموش رہے اور کیسا باپ جسپر ایمان لایا ہو جسے اپنا محبوب و ماوا بنایا کمبخت رشک نے مجبور اور ناگفتنی و ناکردنی پر آمادہ کر دیا۔ ارباب تاریخ نے اولاد یعقوب کے نام یون گنے ہین ۱ بطن لیا بنت لیان زوجۂ یعقوبؑ سے ۱ روبیل ۲ شمعون ۳ لاوی ۴ یہوذا ۵ زبولون ۶ یشجر اور زلفہ زوجۂ یعقوبؑ و بلہہ زوجۂ یعقوبؑ کے بطن سے ۷ دان ۸ نفتونا ۹ جاد ۱۰ اوشیر اور راحیل زوجۂ یعقوبؑ سے ۱۱ یوسفؑ ۱۲ بنیامین تھے

اقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ

قتل کرو تم یوسف کو یا پھینکدو اُسکو کسی زمین مین تنہا ہو تمہارے لئے توجہ تمہارے باپ کی اور ہو جانا بعد اسکے قوم نکوکار

یوسف کو مار ڈالو یا انھین کسی زمین مین پھینکدو تمھارے باپ تمھین پر توجہ کرینگے پھر اسکے بعد قوم صالح ہو رہنا۔ کہا مفسرین نے قتل کا مشورہ دینے والا اور توبہ کے بھروسے پر گناہ کی جرات دلانے والا شیطان تھا جو اُن مین بصورت پیر مرد شریک ہو کر صلاح دیتا تھا

ف یہی روایت دلمین اثر کرتی ہی اسلیئے کہ ۱ آیت مین بھی اشارہ ہی کہ شیطان دشمن ہی ۲ یہ فریب کہ گناہ کرو توبہ کرلینا شیطان کے سواکسے معلوم ہی ۳ کہا صوفیہ نے کہ بعض وہ گناہ ہین جو شیطان ہی کے اغواسے ہوتے ہین اور انہین سے ظلم و قتل ہی اسلیئے کہ اسمین کوئی حظ نفس نہین مسئلہ اس امید پر گناہ کرنا کہ توبہ کرلینگے کمال غرارت ہی اور غالبًا موجب حرمان وطغیان

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ
کہا کہنے والے نے انمین سے نہ مارو یوسف کو اور ڈالدو اسے گڑھے مین کنوئین کے اٹھالیگا اسے

بَعْضُ السَّيَّارَةِ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ
کوئی راہی اگر ہو تم کرنے والے

انمین سے کسی کہنے والے نے کہا یوسف کو مارو نہین کسی کوئین کے غار مین ڈالدو کوئی جانیوالا نکال لیگا اگر تمکو کچھ کرنا ہی تو یہ کرو جامع یہ کہنے والا یہوذا یا روبیل یا شمعون تھا منھم سے مفہوم ہوا کہ مشیر اول جسنے قتل کی رائے دی تھی اخوان یوسف سے نہ تھا ان کنتم سے مفہوم ہوا کہ وہ بھی اسے اچھا جانتے تھے مگر مجبور و مضطر تھے نہ دل مانتا تھا کہ باپ کی بے رخی پر صبر کرین اور نہ کوئی تدبیر تھی کہ اپنی طرف توجہ دلائین پس اس حرکت کی جرات غیرت عشق پیغمبر و پدر و کمال عقیدت و خیر خواہی نے دلائی اگرچہ نافہمی ہی سے ہو غرض باہم شورہ کرکے یوسفؑ کے سامنے کھیلنے لگے وہ بھی بشر تھے دل لہرایا بھائیون سے کہا کیا تم چراگاہ مین یونہین کھیلا کرتے ہو۔ وہ بولے تم دیکھتے تو جانتے اب اور شوق بڑھا سب ملکر پدر بزرگوار کے حضور مین گئے آپنے پوچھا کیا کام ہے۔

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ٥ أَرْسِلْهُ
بولے اے باپ ہمارے کیا ہی تمکو نہین امین جانتے ہمکو یوسف پر حالانکہ ہم انکے لیئے خیر خواہ ہین بھیجو اسے

مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
ساتھ ہمارے صبح کو کھائے اور کھیلے اور ہم اسکے نگہبان ہین

عرض کی اے پدر مہربان کیا وجہ ہی کہ یوسف پر ہمارا اعتبار نہین فرماتے حالانکہ ہم انکی اچھائی چاہنے والے ہین (گھر مین جی گھبراتا ہی کاہلی وافسردگی بڑھتی ہی) کل ہمارے ساتھ کردیجئے کھائین اور کھیلین اور ہم انکی پاسبانی کرنے والے ہین **ف** غلط بیانی گو تیسری خطا ہی مگر بنظر انصاف یہ بھی ضمیمہ خطاے دوم ہے۔

قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَن تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَن يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ
کہا مجھے غمناک کرتا ہے یہ کہ لیجاؤ تم اسے اور [illegible] کہ کھاجائے اسے بھیڑیا اور تم اس سے بیخبر ہو

آپنے فرمایا دو وجہین ہین ۱ یہ کہ انکا لیجانا اور آنکھون سے اوجھل ہونا مجھے مغموم و مضطر کرتاہی ۲ مین ڈرتاہون کہ کہین تم سیر تماشے یا خورد و خواب مین بیخبر ہوجاؤ اور یوسف کو گرگ کھالے

قَالُوْا لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ

بولے اگر کھاگیا اُسے بھیڑیا اور ہم زبردست گروہ ہین تو ہم اب ٹوٹا پانے والے ہوئے

اخوان یوسف بولے اگر ہمارے بھائی کو بھیڑیا کھالے اور ہم ایسے پہلوان شیر شکار پیل شکن ہین تو ہمکو بڑا گھاٹا ہوا یعنے پھر ہماری مردمی و شہزوری کیا کام آئیگی۔ اس جملے سے فی الجملہ یعقوبؑ کا دل قوی ہوا کم و ہم زائل اطمینان زائد ہوا۔

فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ اَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ

پس جب لیگئے یوسف کو اور جمع ہوئے یہ کہ ڈالین اُسے غار مین کنوئین کے

پھر جب یوسفؑ کو لے گئے اور عزم مصمم کرلیا کہ اُنکو کوئین کی تہ مین ڈالدین کبیر اسکا جواب محذوف ہی یعنے پس ڈالدیا **ف** بوجہ کمال قبح فعل کنایئے پر کفایت کی گئی **ف** مورخین نے یہان بہت لکھا ہی مگر ہم کون جو باپ بھائیون کے بیچ مین کو دین نہ قرآن شاہد نہ خبر صحیح ثابت نہ قیاس موافق اسلیئے کہ جب وہ قتل سے انکار کرچکے تھے تو وسط چاہ سے رسی کیون کاٹ دیتے جیساکہ بعض نے کہا۔ اور جب اُنھین صرف نکالنا منظور تھا جیساکہ قرآن شاہد ہے اور اس روایت سے مفہوم ہی کہ یہوذا روز کھانا پونہچاتا خبر لاتا تو مظالم بیجا کی کیا ضرورت تھی اور اگر یہ اپنے زعم مین زندہ نہ جانتے تو تفحص نکرتے اور بیچنے کا موقع نہ ملتا۔ البتہ یہ فعل ایک ایسا امر ہی جسکا جواب یہ ہی کہ اللہ نے عفو کیا باپ اور بھائی نے جو مدعی تھے درگزر کی کہا بعض مفسرین نے یہ تمام حرکتین نبوت سے پہلے ہوئین جب سے انھین دولت نبوت ملی پھر کوئی امر نہین کیا ابوسعود یہ کنوان دولتسرائے یعقوبؑ سے تین فرسخ دور تھا مدائن یا بیت المقدس کی روایت قدرین قیاس نہین اسلیئے کہ صبح کو جانا اور شام کو واپس آنا منزلون کی راہ مین ہوسکتا

وَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ

اور وحی کی ہمنے طرف یوسف کے کہ البتہ بتادیگا ہم اُنکو اُنکے کام یہ اور وہ نہ جانتے ہونگے

ہمنے یوسفؑ پر وحی کی کہ گھبراؤ نہین ہم اُنکو اس کام سے خبردار کردینگے ایسی حالت مین کہ وہ نہ جانتے ہونگے **ف** اسمین اشارہ ہی کہ صرف ان خطاؤن پر تنبیہ ہوگی نہ سزا آخر سورت مین اسکی تفصیل آئیگی ابوسعود جب ابراہیم علیہ السلام آگ مین پھینکے گئے آنکے لیے پیراہن بہشتی

ف

عذر خطا کی

سوم

آیا تھا یہ پیراہن تبرکات کے ساتھ حضرت یعقوبؑ کو ملا آپنے گلوے یوسفؑ مین تعویذ کیطرح لٹکا دیا۔ بھائیون نے کنوئین مین ڈالتے وقت پیراہن نکال لیا تھا کہ اُسے خون آلودہ کرکے باپ کو دکھائین آپ برہنہ ہوگئے تھے۔ جبریل امین آئے اور وہ پیراہن کھولکر پہنایا اور مراتب عالی کی بشارتین سنائین اور یہ کہ آپکے بھائی مجبور و مطیع ہوکر آئینگے روایات حضرت یوسفؑ روئے تو ملائکہ نے عرض کی اے رب گریۂ صبی و دعاے نبی کی صدا آرہی ہے ارشاد ہوا یہ یوسف بن یعقوبؑ کا گریہ ہے فرشتے بیقرار ہوئے فرمایا کہ لطف دوست ہمان می کند کہ بہ باشد۔ جب آپ کنوئین مین پھینکے گئے ارشاد ہوا اے جبریل ہمارے یوسفؑ کو لو جبریلؑ سدرۃ المنتہے سے لپکے اور یوسف کو زمین پر گرنے سے پہلے پر و پر لیا اور ایک پتھر پر بٹھلا دیا۔ کیڑے مکوڑے جو کنوئین مین تھے کہنے لگے آج اللہ کا پیغمبر یہان آیا ہے خبردار جنبش نکرو جبتک آپ کوئین مین رہے سب دم بخود رہے

وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

اور آئے اپنے باپ پاس شام کو روتے بولے اے باپ ہمارے ہم گئے کہ آپسمین دوڑین

وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ

اور چھوڑا ہمنے یوسف کو پاس اپنے اسباب کے پس کھالیا اسکو بھیڑیے نے اور نہین تو یقین کرنیوالا ہمارا اور اگرچہ ہون ہم سچے

نستبق استباق سے ہے چند آدمی یا گھوڑے دوڑین اور ایک دوسرے پر بڑھجانا چاہے تو یہ استباق ہے **ف** حدیث مین وارد ہوا کہ شرط گھوڑے اور تیر اندازی مین جائز ہے یعنے یکطرفہ مثلاً زید اگر بڑھگیا تو اسقدر پائیگا ورنہ کچھ نہین اگرچہ ایسا انعام ہر کام مین جائز ہے مگر غرض یہ ہے کہ یہ کام سزاوار تحریص و ترغیب کے ہین ایسے ہی دوسری امور بھی جو منفعت مین انکے مثل ہین جیسے نشانہ اندازی۔ پیادہ دوڑنا تحصیل علم وغیرہ حاصل اور رات کو باپ کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہنے لگے اے باپ ہم آپسمین دوڑتے تھے اور یوسفؑ کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا ناگاہ بھیڑیا آیا اور انہین کھا گیا اور آپکو ہماری بات کا اعتبار ہے نکر ینگے اگرچہ ہم سچے ہی کیون نہون۔

وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۭ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ

اور لائے پیرہن پر یوسف کے خون جھوٹھا کہا یعقوب نے بلکہ بنالیا تمھارے لیے تمھاری جانون نے ایک امر

فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ

پس صبر اچھا ہے اور اللہ مدد مانگا گیا ہے اسپر کہ تم بیان کرتے ہو

اور لائے کرتا یوسف کا یعنے کسی جانور کا خون

چھوٹے خون سے آلودہ چھڑک کر وہ کرتا جو

کنوئین مین ڈالتے وقت اُتار لیا تھا لائے کہ یعقوبؑ کو یقین ہو۔ کہا یعقوبؑ نے یہ کچھ نہین بلکہ تمھارے دلون نے یہ بات گڑھ لی ہی پس صبر کرنا اچھا ہی اس قول پر کہ تم بیان کرتے ہو یعنے جزع و فزع یا سب وشتم بیسود ہی بہتر وہی ہی جو رضاے معبود ہی تمھاری ہر بات گو دلخراش وبے دلیل ہی مگر صبر جمیل ہی اور جو تم کہتے ہو اسپر اللہ سے مدد مانگی جاتی ہی کہ توفیق صبر دے یا وہ بلا دفع کرے عرائس حضرت یعقوبؑ وہ پیرہن خون آلود دیکھکر بیہوش ہوگئے جب کچھ افاقہ ہوا خوب روئے اور کہا کیا بردبار گرگ تھا کہ یوسفؑ کو کھائے اور پیراہن کا تار بھی نہ ٹوٹے پھر فرمایا وہ گرگ ظالم کہان ہی حاضر کرو بھائی گئے اور ایک بھیڑیا پکڑ لائے آپنے فرمایا اسے کھولدو وہ حیوان نہایت تذلل وانکسار سے اللہ کے پیغمبر کے سامنے حاضر ہوا آپنے فرمایا اے گرگ تونے میرے پارۂ جگر کو کھایا ہی بھیڑیا بحکم خداے پاک گویا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ یہ خطا مجھسے نہین ہوئی انبیا علیہ السلام کے اجسام شریفہ ہمپر ممنوع ہین ہماری یہ مجال کہ گستاخی کرسکین مین مظلوم ہون مجھپر تہمت لگائی گئی ہی میرا وطن مصر ہی فرمایا تجھے یہان کون لایا عرض کی بعض اقارب کی ملاقات کو آیا تھا اُسوقت آپنے فرمایا کہ تمنے یہ بات دلسے گڑھ لی ہی یوسفؑ کو گرگ سے کیا تعلق **ف** حضرت یوسفؑ اور حضرت یعقوبؑ مین باہمی مفارقت کے وجوہ بہت مذکور ہین احتیاطاً ترک کیے گئے اسلئے کہ اللہ والون کے مصائب انتقام کے لیئے نہین بلکہ انعام کے لیئے ہین اور ممکن ہی کہ یہ تعلق قلب یعقوبؑ وجمال دلفریب یوسفؑ غیرت الٰہی جوش مین لایا ہو عشق بلا زاد وحسن خداداد نے یہ کرشمہ دکھایا ہو **ف** عذر خطائ سوم گو غلط بیانی اور فریب ہو مگر یہ بھی تتمہ واثر خطاے دوم ہی بعد فعل اسکا اخفا نکرتے تو کیا کرتے۔

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ ۖ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ

اور آئی جماعت مسافرونکی تو بھیجا پیشرو کو اپنے پس ڈالا ڈول اپنا پکارا خوشخبری ہو یہ لڑکا ہی

وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝

اور چھپا اُسے مال کیطرح اور اللہ دانا ہے اُسکا کہ کرتے تھے وہ

تین دن بعد ایک قافلہ اُدھر سے نکلا اور اپنے خادم اَبُشر کو بھیجا اُسنے کنوئین مین ڈول ڈالا حضرت یوسفؑ اُسے پکڑکر باہر آگئے وہ چاند سی صورت دیکھکر بیساختہ کہنے لگا خوشخبری ہو یہ لڑکا ہی۔ پھر یوسفؑ کو مالک قافلہ نے جسکا نام مالک بن دعر تھا متاع بیش قیمت کیطرح مخفی کیا کہ مبادا کوئی مدعی اُٹھ کھڑا ہو معالم یہوذا روز یوسفؑ کو کنوئین مین کھانا پونہچایا کرتا

جب کنوان خالی پایا اور قافلہ اُترا ہوا دیکھا جستجو کی معلوم ہوا کہ یوسفؑ مالک کے پاس ہین سب ملکر مدعی ہوئے کہ اے مالک یہ ہمارا غلام بھاگا ہوا ہی آخر کار قافلہ والون نے خرید لیا ف حُرکا بیچنا گو گناہ ہی مگر دو وجہون سے ہوا ایک یہ کہ جب مالک بدون استحقاق قبضہ کئے لیتا تھا اُنھون نے بطور ترک تعرض اگر کچھ مال لے لیا تو اپنے فہم مین زیادتی نہین کی مگر اظہار اس امر کا کہ یہ ہمارے غلام ہین اسلئے تھا کہ مالک مطمئن ہو کر آپکو فروخت کر ڈالے اور پھر کبھی یہان واپس نہ آنے پائین پس یہ بھی اثر خطائے دوم سے ہی

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۭ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ

اور خرید اُسے چند کھوٹے درہمون سے اور تھے یوسف کے باب مین بیزار

یعنے چند کھوٹے درہمو نکے عوض مین مالک بن دعر نے یوسف کو خرید لیا اور بیچنے والے تو یوسفؑ سے بیزار ہی تھے انکا کنعان سے چلے جانا غنیمت اور جو ملا مفت سمجھے بحث حضرت یوسف پر مملوکیت کا اطلاق کیسا ہی جو ایسے زبان سے باتباع ظاہر قرآن کہنا ممنوع نہین اور مملوک جاننا توہین ہی تفصیل یہ ہی کہ ایکبار آپکو پھوپھی نے غلام بنایا اسطرح کہ ماکے انتقال کے بعد پھوپھی انھین پالتی تھین جب یعقوبؑ نے چاہا کہ اپنے ہی پاس رکھین ایک دم آنکھون سے اوجھل نہون پھوپھی کو جدائی کی تاب نہ تھی ایک کمربند پوشیدہ زیر لباس دیا اور بعد رخصت غل مچایا کہ وہ کمربند کون لیگیا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے انکے کپڑونکے تلے سے نکالا شریعت یعقوبؑ مین چور کو غلام بنا لیتے تھے یوسفؑ کو پھوپھی لیگئین دوسرے بار بھائیون نے بیچا تیسرے مرتبہ مالک بن دعر نے مصر مین عزیز کے ہاتھ بیچا مگر یہ تینون امر آپکی آزادی مین فرق نہین ڈال سکتے اسلئے کہ آپ نہ چور تھے نہ حقیقت مین غلام بنے اور نہ بھائیونکا کوئی حق تھا نہ بیع حُر جائز تھی اور ہوتی بھی تو باپکے ہوتے ہوئے کون مجاز تھا پس یہ بھی معاملہ ذی اثر ہوا اور مالک بیچارہ جب خود ہی مالک نہ تھا تو مالک بنانا کیسا البتہ قرآنین (شرا) کا کلمہ خواہ انکے زعم و عرف کے اعتبار سے وارد ہوا خواہ کنایہ ہی مبادلہ و ترک خصومت سے پس اسپر بنائے حکم نہین ہو سکتی مسئلہ بیع حُر ناجائز ہی اب بھی اور پہلے بھی ورنہ برادران یوسفؑ کو غلام نہ کہتے احمد بخس سے مراد ثمن حرام ہی یعنے وہ مال جو بیع ناجائز اور مبادلۂ حرام مین حاصل کیا جائے اور یہ معاملہ باطل محض تھا معدودہ گنے ہوئے یعنے قلیل معالم کہا ابن مسعودؓ نے بیس درم تھے۔ کہا مجاہد نے بائیس ۲۲ تھے۔ کہا عکرمہ نے چالیس تھے فیہ یعنے امر یوسف

ع ۱۴
۱۲

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ
اور کہا جسنے خریدا اسے مصر سے اپنی عورت سے بزرگ کر ٹھکانا اسکا شاید

أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ
کہ وہ نفع دے ہمکو یا بنالین ہم اسے لڑکا اور ایسا ہی تمکین دی ہمنے یوسف کو زمین مین

واضح رہے کہ آیۂ شریف مین ایک طویل قصے کیطرف اشارہ ہے جسے اہل تاریخ نے لکھا اور وہ ذکر نسب وتعشق وتزویج زلیخا ہے چونکہ یہ قصہ عموماً مشہور ہے اور نفس قرآن سے زیادہ تعلق نہین رکھتا مختصر کر دیا گیا۔ زلیخا نامے ایک شاہزادی جو حسن وجمال مین اپنا نظیر نرکھتی تھی عالم خواب مین شیفتۂ جمال یوسفی ہوئی اسے خواب مین معلوم ہوا تھا کہ اُسکا محبوب عزیز مصر ہے چونکہ اس خواب نے زلیخا کو بے خور و خواب کر دیا تھا اُسکے باپ نے عزیز مصر سے جسکا نام قطفیر یا اطفیر تھا بیاہ دیا جب سامنا ہوا کہان یوسف کہان قطفیر عجب یاس وحسرت طاری تھی کہ غیب سے کسی نے کہا زلیخا گھبرا نہین یہین سے کامیاب ہوگی خواہ زلیخا کے اندرونی دعا کا اثر یا جلال وعظمت یوسف کا معجزہ تھا یا یہ کہ پہلے ہی سے قطفیر ایسا ہو بہرحال زلیخا کے دامن عصمت سے اُسکا دست ہوس کوتاہ رہتا۔ زلیخا رات دن تصور مین بیقرار اور وعدۂ غیب کی امیدوار تھی کہ اُسکے اندرونی جذبات اور دلی کششون نے یوسف کو کنعان سے مصر مین بلباس غلامی پونہچایا ہر شخص مال کیا جان سے خریدار تھا مگر زلیخا کی خواستگاری مین اور ہی بات تھی عزیز نے زلیخا کی ترغیب اور ربانی تائید سے یوسف کو خرید ا دوسرے امیر مُنھ دیکھتے رہگئے چنانچہ ارشاد ہوا اور کہا جسنے یوسف کو مصر سے خریدا یعنے قطفیر نے اپنی بی بی یعنے زلیخا سے تو یوسف کی بزرگ داشت کر خادم ومملوک نہ سمجھنا امید ہے کہ ہم اسے بیچکر بڑا فائدہ پائین یا اسکی کمال دانشمندی وہوشیاری سے سرانجام امور وزارت مین نفع حاصل کرین اور ممکن ہے کہ بیٹا بنائین ہم نے اسیطرح بتدبیر وتدریج یوسف کو زمین مین اقتدار واختیار عطا کیا غلامی وبیکسی کے بعد مالک مصر وبادشاہ بنا دیا

عہ کہا ابن اسحاق نے بعضون نے کہا نام اسکا راعیل بنت رعابیل تھا ۱۲

وَلِنُعَلِّمَهُ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ
اور تا کہ ہم سکھائین اُسے سمجھ باتونکی اور اللہ غالب ہے اپنے حکم پر مگر اکثر آدمی نہین جانتے

تا کہ ہم یوسف کو سخن فہمی سکھائین اور اللہ تعالے اپنے ارادون کے پورا کرنے پر غالب ہے لیکن اکثر آدمی نہین جانتے تاویل مراد سخن۔ یا خلاف ظاہر معنے قرار دینا کسی دلیل یا قرینے

سے یا تعبیر خواب احادیث جمع حدیث۔ کہا مفسرین نے کہ مراد خواب ہی مگر ہم کسی عام کو خاص مین منحصر نہین کر سکتے پس بیان خواب و تفسیر کتاب و حسن تقریر و متانت جواب سب داخل ہین **ف** اسمین اشارہ ہی کہ یوسفؑ کو نبوت و سلطنت دونو عنایت ہونگی اسلیئے کہ ضروریات نبوت سے دین کی بات سمجھنا ہی اور شروط سلطنت سے انتظام و معاملات کی بات سمجھنا ہی چونکہ آپ پیغمبر بھی تھے اور بادشاہ بھی فرمایا ہم نے انھین زمین پر متمکن اور باتوین سمجھ دار کیا تفصیل اسکی قصہ خواب زندانیان و رویاے ملک ولید بن ریان انتظام قحط و صلاح اہل جہان و تعلیم دین و تلقین ایمان مین آئیگی

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝

اور جب پونہچا قوت کو اپنی دیا ہمنے اسے حکم اور علم اور ایسے ہی بدلا دیتے ہین ہم نیکو کارونکو

ابن کثیر (اشد) سے مراد تکمیل عقل و خلقت ہے کہا ابن عباس نے حضرت یوسفؑ تینتیس ۳۳ برس کے سن مین شدت قوت کو پونہچے۔ کہا ضحاک نے بیس برس کے سن مین۔ کہا حسن نے چالیس برس مین۔ کہا عکرمہ نے پچیس برس مین۔ کہا سدی نے تیس برس مین۔ کہا جبیر نے اٹھارہ برس مین۔ کہا امام مالک نے مراد اس سے بلوغ ہی حکم فتوی یا سلطنت یا تعبیر خواب علم نبوت حاصل جب یوسفؑ اپنے قوت بلوغ کو پونہچے ہمنے انھین مصر کی بادشاہی اور علم اوامر و نواہی عطا فرمایا ہم اچھے کام کرنے والونکو ایسے ہی عوض دیتے ہین

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِىْ هُوَ فِىْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ

اور خواستگاری کی یوسف سے اسنے کہ یوسف تھے گھر مین جسکے ذات سے انکے اور بند کر لیئے دروازے اور بولے جلدی کر

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّىْۤ اَحْسَنَ مَثْوَاىَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝

کہا پناہ بخدا بیشک عزیز پالنے والا میرا ہے اچھے کیے اس نے ٹھکانا میرا بیشک نہین فلاح پاتے ظالم

اور یوسفؑ سے طلب مواصلت کی اُس عورت نے جسکے گھر مین یہ رہتے تھے (یعنے زلیخا) اور بند کر لیئے دروازے اور کہنے لگی جلدی کر مین حاضر ہون یوسفؑ نے کہا اللہ کی پناہ میرے مربی یعنے عزیز مصر نے میرے لیئے اچھا ٹھکانا مقرر کیا ہی مجھے ہر قسم کی آسائش دی بات یہ ہی کہ ظلم کرنے والے فلاح و نجات نہین پاتے۔ نہ مین کامیاب ہونگا نہ تو محفوظ مختصر تفصیل اسمقام کی یون مروی ہی کہ جب زلیخا نے یوسفؑ پہ قابو پایا تمناؤن کے تقاضے شروع ہوئے

ہوس نے ہاتھ پانون نکالے مگر دامان یوسف تک رسائی ممکن نہوئی کوئی حیلہ و تدبیر اٹھا نرکھا خوشامد اور امید و بیم کی حد کردی جب کچھ پیش نگیا تو ایک عشرتخانہ نگارین او مرفع روکش چین بنایا اُسمین تصویرین مرصع بدر و جواہر جابجا عاشق و معشوق ہم بستر۔ ساتوین گھر مین زلیخا و یوسف ہم آغوش جدھر دیکھو ہنگامہ طلب و ولولہ محبت کا جوش تاکہ یوسفؑ کو ادھر رغبت ہو پھر یوسفؑ کو بتحکم و بہانہ اندر لے گئی جو درجہ طے ہوتا اُسے مقفل کرتی بندگی و بیچارگی آپ کیا کرسکتے تھے خاموش اُسکے ہمراہ مگر دلمین کشود کار و توفیق الٰہی پر نگاہ جب صدر خانہ مین دونو داخل ہوئے خلوتخانہ خالی از اغیار موجب ہیجان اضطراب عاشق بیقرار ہوا زلیخا نے بعد تمام جستجو و تمناکے آرزو یہ بھی خوف دلایا کہ آج کا انکار پیغام اجل ہے عاشق کو ہلاک کرکے محبوب کو متہم و ماخوذ کرائیگا جان پر بنجائیگی اگر کام نہ بن آئیگا حضرت یوسفؑ یہ آشوب دیکھکر بکمال ثبات و حکمت فرمانے لگے اے زلیخا اللہ کا ڈر اور عزیز سے محسن و مربی کا گھر یہ خیانت کیونکر ہوسکے **ف** انکار بحث نکیا کہ ہلاک نہو جائے۔ منع بھی نفرمایا کہ ضد نہ بڑھے۔ الزام ندیا کہ غصے مین حق نہ سُنے بلکہ اپنے اوپر رکھکر ایک مثال مین سمجھا دیا کہ جب مجھے اسقدر لحاظ ہی تو زوجہ کو بایں خصوصیت کیسی کچھ رعایت لازم ہوگی پھر عموماً کہا کہ ظالم چھٹکارا نہین پاتے **ف** ناصح کو غصہ دلانیسے وہ فائدہ نہین ہوتا جو مثال اور شیرین زبانی سے ہوتا ہے ۱۲ حقوق نعمت و رعایت احسان قابل لحاظ ہین ورنہ آپ اسے محل تعلیل مین پیش نکرتے

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ

اور تحقیق قصد کیا عورت نے مرد کا اور قصد کیا مرد نے عورت کا اگر نہ دیکھتا دلیل رب کی اپنے ایسا ہی (بچایا) تاکہ پھیرین ہم اُس سے برائی

وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝

اور بیحیائی بیشک وہ ہمارے بندگان نکوکار سے ہے

اور زلیخا نے یوسف کا قصد کیا اور یوسف نے زلیخا کا اگر نہ دیکھ لیتا دلیل اپنے پروردگار کی اسیطرح (بچاتے ہین ہم) تاکہ پھیرین ہم یوسف سے برائی و بیحیائی کو بیشک یوسف ہمارے اُن بندون سے ہی جو صالح اور نیک تھے۔ کہا بعض نے کہ ہمّ جزا ہی لولا کی یعنے عورت نے ارادہ کیا اور مرد بھی ارادہ کرتا اگر توفیق الٰہی دستگیر نہوئی مگر ہم اسیطرح توفیق و تحفظ کرتے ہین اور یہ بغرض دفع سو و فحش کے تھا۔ اور کہا جمہور نے کہ ہمّ دونو طرف سے واقع ہوا اور شرط یعنے (لولا) سے اُسے تعلق نہین بلکہ معنے یہ ہین کہ قصد تو کیا اگر دلیل رب نہ دیکھتا تو قصد پورا اور گناہ واقع ہو جاتا اور یہی تفریدہ عزیمت اور

اہل ادب کے موافق ہی پھر کہا بعض نے کہ قصد دونو کا مصمم ہوا ہاں زلیخا بانی و محرک تھی اور یوسفؑ مضطر و متوقف پہلے بہت ٹالا جب تقاضاے بشریت و غلبہ نفس نے مغلوب کردیا آمادہ ہوگئے جیساکہ مروی ہی کہ کہا حضرت علیؓ نے عورت نے سرد کا اور مرد نے عورتکا ارادہ کیا۔ اور کہا ابن عباس نے کہ بے پردہ متصل ہوگئے مرد مقام ختانین پر جالس اور کپڑا اور میان سے علیحدہ۔ اور بعض مفسرین کہتے ہین کہ ایسا قصد کبیرہ ہی اور پیغمبر کبائر سے بری کہا صاحب تفسیر کبیر نے یہی قول ہی محققین کا۔ اور کہا بعض نے کہ ہَمَّ بمعنے قصد قتل ہے یعنے قصد کیا مرد نے کہ اگر عورت باز نہ آے تو اُسے قتل کر ڈالون **ف** یہ مسئلہ اہم مسائل سے ہی کمال حزم و احتیاط سے زبان کھولنا چاہیے پس تاویل قتل نہ قرآن سے مفہوم نہ روایات صحیحہ مین منقول نہ عقل سلیم اُسکی معین اسلیے کہ قتل زنا سے اشد ہی وہ حق العباد اور حق اللہ اور تقریر عزم مصمم کی جسطرح لفظ سے متبادر ہی ویسے ہی عصمت نبوت سے بعید تر۔ اور روایات مذکورہ اس درجے کی نہین جو معارض و مقابل عصمت قطعی و عفت معتبر ہوسکین پس تاویل احسن یہ ہی کہ ہَمَّ بمعنے قصد امر مبہم ہی زلیخا کی نسبت قرینہ العشق موجود اور بوجہ عصمت نبوت یوسفؑ مین امر بالعکس پس مراد یہ ہوگی کہ آمادہ مواصلت ہوگئے عورت اور قصد یعنے ایسا خیال یوسفؑ سے بھی پایا گیا یا بمقتضاے بشریت قوت شہوانیہ جوش مین آئی اور ان دونو صورتون مین قصد ثابت اور مواخذہ ساقط ہی۔ یا یہ کہ حضرت یوسفؑ سے صورت قصد پائی گئی اور دلمین یہ ارادہ مصمم نہ تھا اور یہ اظہار ایک اصل متین و امر عظیم پر مبتنی تھا ۱ یہ کہ زلیخا خودکشی سے باز آے جیساکہ اُسکا ارادہ تھا ۲ یہ کہ آمادگی دیکھکر مطمئن ہوا اور یوسفؑ کو خیرخواہ مشتاق سمجھکر نصائح مفید بگوش دل سُنے ۳ یہ کہ کچھ دیر لاونعم مین گزرے اور آپ کوئی موقع جانبری کا تجویز کرین جیساکہ آخرکار ظہور مین آیا سوال تقریر اول پر قرآن گواہ ہی جیساکہ فرمایا سُوْءِ وَالْفَحْشَاءِ بدون عزم جزم سوء و فحش کی نسبت کیون کی اور اگلی آیتون مین جب یوسفؑ نے کہا مینے غیب مین خیانت اور اہلیہ عزیز مین جنایت نہین کی تو جبرئیل بولے وہ قصد یاد کرو۔ آپنے فرمایا وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي مین اپنے نفس کی طہارت و بریت بیان نہین کرتا بلکہ اللہ نے روکا اور محافظت کی (کبیر) جواب قرآن مین اسیلیے پاس وارد ہوا کہ لڑکے نے اُنکی پاکدامنی پر گواہی دی۔ اور اسی آیت کے آخر مین مخلصین فرمایا۔ یہ دونو دلائل ایسے نہین جو ایک بے پردہ مختلط ہونے والے قاصد شر پر صادق آئین۔ اور روایات اس

ع یعنے حضرت علیؓ وابن عباسؓ سے جو منقول ہی اُنکی سند ایسی نہین جس سے متواتر قطعی کا معارضہ جائز ہو ۱۲ منہ ۵ از بعض اسکا ذکر آئیگا ۱۲

قوت کی کمان جو حجت ہو سکین مخصوص باب اعتقاد مین اور حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ منجملہ اُنکے جو
قیامت مین زیر سایۂ عرش جگہ پاوینگے وہ بھی ہی جو حضرت یوسفؑ کیطرح کسی حسین عورت کے
جال مین پھنسکر پاک صاف نکل آسے - اور یہ رہائی کہ بعد قصد مصمم و قرب اثم ہو گو تعریف کے
قابل سہی مگر تنزیہ کے لائق نہین سوال حدیث مین وارد ہوا کہ تین آدمی بنی اسرائیل کے
کسی غار مین داخل ہوئے قدرت خدا ایک پتھر پہاڑ سے گرا اور غار پر سرپوش ہو گیا باہم
صلاح کی اور یہ ٹھہرائی کہ ہر شخص اپنا اپنا کوئی عمل صالح بیان کر کے اللہ تعالےٰ سے نجات و
خلاص کی دعا کرے ایک بولا اے اللہ میرے ماباپ بڈھے تھے اور مین بے اُنکے کھلاسے
رات کا کھانا نکھاتا ایکدن چراگاہ مین دیر ہوئی جب شبکو واپس آیا وہ دونو سو چکے تھے مینے
دودھ دوہا اور پیالے مین بھر کر صبح تک کھڑا رہا بچے بلبلاتے تھے جب صبح ہوئی ماباپ
جاگے اور دودھ پیا اے اللہ یہ کام اگر تیری رضا کے لئے تھا تو تو نجات دے تہائی پتھر
ہٹ گیا اور دوسرا بولا اے اللہ مرے چچا کی بیٹی تھی مین اُسپر عاشق تھا جب مین خواہان ہوا
تو اُسنے کہا ایکسو بیس دینار دے تو وصل ممکن ہی مین سال بھر صبر کئے رہا یہان تک کہ وہ مال
ہاتھ لگا اور اُسے دیا جب خلوت نصیب ہوئی اور محبوبہ قابو مین آگئی اور کوئی حالت منتظرہ
نرہی تو لڑکی بولی اے جوان خدا سے ڈر اور ناحق دست اندازی نکر مین اُٹھ کھڑا ہوا اور
وہ مال بھی اُسی کے پاس چھوڑا اے اللہ اگر یہ کام تیری رضا کے لئے ہوا ہی تو تو نجات دے
دوسرا کونا پتھر کا ہٹا - تیسرا بولا اے اللہ مینے چند مزدورون سے کام لیا سبکو مزدوری ادا
کی ایک یون ہین چلا گیا اُسکا مال جو میرے پاس رہا اُسمین اللہ نے برکت دی خوب بڑھا بعد
مدت وہ مزدور آیا اور اپنا حق مانگا مینے کہا یہ مال ہی لے وہ بولا میرا حق دے اور مسخراپن
نکر مینے کہا یہ اونٹ یہ گائے یہ بکری سب تیرے ہین لے وہ لیگیا - اے اللہ اگر یہ عمل تیری
خوشی کے لئے تھا تو رہائی عطا کر تمام پتھر ہٹ گیا اور وہ نکل آئے - بس معلوم ہوا کہ
یہ اختلاط و قعود برا نہین جواب ایک تو فعل عوام و خواص مین امتیاز چاہیئے یوسف صدیق
معصوم اور دوسرے مومن برابر ہو سکتے ہین ٹ یہ مرد پہلے سے عاشق و بیخود تھا اس تعشق
و صرف زر اور مدتون کے انتظار مین ایسی کامیابی اور بے تکلفی پھر اسقدر خوف و پاکدامنی
قابل آفرین ہی بخلاف اُسکے جو ہمیشہ متنفر - اور حاکم مربی سے خائف - جبراً گرفتار ہو غیرت
نبوت - خوف خدا - احسان عزیز - جبرئیل کی ہمسائگی - ہر بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا +

اور کلمۂ سوا و فحش اسلیئے فرمایا کہ انبیا کی شان سے اسیقدر بعید ہی عورت بیگانہ اور تخلیہ پہ دسوم
تھا نا جائز سوالون کی گفت و شنود - لاونعم کی تقریر یہ (فحش) تھا یا مراد سواے غلبۂ شہوت
ہی اور فحش سے حدیث نفس یا وہ حالت موجودہ - اور وہ برائی و بے حیائی جسکا سامان
مہیا تھا یا وہ اتہام بیجا جو یوسفؑ پر لگایا - بہرکیف تمام سورت مین کوئی ایسا کھلا ثبوت نہین جس سے
خواہ مخواہ حضرت یوسف صدیق پر بدگمانیان کرنا پڑین برہان سے وہ دلائل مراد ہین جو عظمت
و ہیبت الٰہی پیش نظر کر دین معاصی کی حقیقت اور اطاعت کی خوبیان بتائین پھر دلمین خود بخود
آئین یا کوئی اور بتائی محسوس ہون یا معقول مگر مفسرین نے اسمین بھی مختلف روائتین کین ہین
ابن کثیر حضرت یعقوبؑ کو دیکھا کہ دانت کے تلے انگلی دبائے ہین - ابن عباس نے کہا کہ عزیز
مصر کی صورت پیش نظر ہوئی - کہا محمد بن کعب نے کہ اپنے چھت پر لکھا دیکھا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا الخ
پھر جب زلیخا سمجھی کہ یوسفؑ راضی ہو گئے اٹھی اور بت پر پردہ ڈالنے لگی یوسف نے پوچھا یہ کیا بولی
شرم آتی ہی کہ بت کی نظر ایسے کام پر پڑے یہ کہنا تھا کہ آپکو جوش آگیا فرمایا سبحان اللہ کافر بت
بے خبر سے شرمائی اور پیغمبر کو حاضر و ناظر سے حیا نہ آئے چاکی من از قیوم و دانا چون نترسم
زلیخا و ثوانا چون نترسم - اور معاً اٹھ کھڑے ہوئے ف یہ بیان تمام وجوہ سے عمدہ نظر آتی ہی
اسلیئے کہ مناسب احوال ارباب نظر ہی مخلصین سے انبیا مراد ہین یا عموماً نیکوکار اس سے کنایہ
ہی کہ حضرت یوسفؑ سے برائے نام بھی سوا و فحش نہین ہوا وہ ہر حالمین تاج احسان بسر و خلعت صلاح در بر رہے

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ
اور دوڑے دونو دروازیکیطرف اور پھاڑا عورت نے کرتا اسکا پیچھے سے اور پائے دونو عورت کے مالک کو پاس دروازے کے بولی
مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوٓءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ
کیا سزا ہی اسکی کہ چاہے تیری عورت سے برا کام مگر یہ کہ قید کیا جاے یا مار دکھ کے

استباق طلب سبقت کرون - جب کئی آدمی دوڑین اور ایک دوسرے سے بڑھنا چاہے
تو اسے استباق کہتے ہین دبر کنایہ ہی جانب دبر سے سید سردار - مالک یہان کنایہ ہی شوہر سے
اور ضمیر مونث دلالت کرتا ہی کہ عزیز یوسفؑ کا سردار یعنے مولی نہ تھا اور نہ آپ مملوک بلکہ آپ
سید اہل عالم تھے ما خواہ استفہامیہ ہو خواہ نافیہ حدائق جب حضرت یوسف متنبہ ہوئے اچھلے
اور دروازے کیطرف لپکے کہ باہر نکل جائین جبرئیلؑ سامنے نظر آئے فرمایا قفل کیونکر کھلے جبرئیل
نے کہا اللہ کا نام لیکر قفل پر ہاتھ رکھو کھولدینا ہمارے ذمے ہی زلیخا یہ عجیب معجزہ دیکھکر دوڑی

ع ۱۸ / صورتیں / ایک جیسا ... / ... / وما ابرئ والالٰہ / ... / کی ... کی / ضرورتیں

کہ جانے ندون حضرت یوسفؑ بھاگے آخر کار ساتوین دروازے پر دامن یوسفی گریبان زلیخا کیطرح
چاک ہوا اور عزیز مصر سے دروازے پر ملاقات ہوئی لطیفہ کشاد قفل مین اشارہ ہی کہ جو دنیا
سے بھاگے اسکے لیئے نجات کی راہین غیب سے کھل جاتی ہین لطیفہ پچھلے دروازے پر چاک
دامانی بتا رہی ہے کہ شیطان کا حملہ آخر غضب ہی مگر نیک بندے ہاتھ نہین آتے لطیفہ عشق کے
تین درجے ہین پہلا یہ کہ محبوب کو مطیع کرنا چاہیے اسطرح کہ عاشق کی کارروائی مین تابع رہے
اور یہ (نفس پرستی) ہی دوسرا یہ کہ محبوب کا مطیع بنجاے مگر بامید حضور ولقا اور یہ (محبت) ہے
تیسرا یہ کہ کچھ بھی نرھے جیسے عکس بمقابل اصل اسکا تابع اسکی طرف ناظر مگر خود کچھ بھی نہین یہ
(کمال عبودیت) ہی لطیفہ عشق مین اگر فنائے نفس بالکل ہوجائے تو حب وطلب وجوش وگرمی
وہاے ہو کہان رہی اور عبودیت مین اگر سواے معبود دوسرا وہم رہا نقصان قائم ہوا اسی لیئے
ہمارے حضور (عبداللہ) ہین پس یہ مرتبہ زلیخا کا درجۂ اول سے تھا اور آخر انکا ببرکت صحبت یوسفی
وفیضان عشق درجۂ سوم مین ثابت ہوتا ہی واللہ اعلم ابن کثیر جب یوسف ہفت خانہ سے نکل گئے
اور زلیخا انکے درپے تھی اور عزیز مصر سامنے آگیا زلیخا ڈری کہ مبادا راز کھلجاے اور ہمیشہ کے لیئے
مہجوری نصیب ہو بیساختہ چلائی کہ اے عزیز اسنے میری طرف برا خیال کیا تھا اب اسکی
کیا سزا ہی یا قید کیا جاے یا کوئی اور عذاب ہو

مقامات عشق

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ أَهْلِهَا إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ
کہا یوسف نے عورت نے پھسلایا مجھے میری ذات سے اور گواہی دی گواہ نے اہل سے عورت کے اگر ہو کرتا مرد کا
قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
پھٹا آگے سے پس سچی ہی عورت اور وہ جھوٹون سے ہے اور اگر ہو کرتا اسکا پھٹا پیچھے سے
فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝
حضرت یوسف پر بہتان دیکھکر بولے اس عورت نے مجھسے طلب آرزو کی پس جھوٹی ہے اور وہ سچون سے ہے اور ایک گواہ نے

جو زلیخا کے قرابتیون سے تھا گواہی دی اے عزیز اگر کرتا یوسف کا سامنے سے پھٹا ہی تو جان لے
زلیخا سچی اور یوسفؑ جھوٹے ہین اور اگر کرتا انکا پیچھے سے پھٹا ہی تو زلیخا جھوٹی اور یوسفؑ سچے
ہین کہا سدی نے یہ شاہد زلیخا کا چچا زاد بھائی تھا حکمت مین مشہور دانائی سے یہ فیصلہ کیا اور کلمہ
شاہد اسی پر دلالت کرتا ہی اسلیئے کہ گواہ مین عقل وبلوغ شرط ہی ف کئی وجہون سے یہ توجیہ
غیر صحیح ہی لے یہان شاہد حقیقی معنی پر نہین اسلیئے کہ اس واقعے مین کوئی حاضر نہ تھا ۲ شاہد کا ایک

ہونا غیر مفید ہی ۲ حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ چار لڑکون نے لڑکپن مین کلام کیا ۱ یوسف کا گواہ ۲
فرعون کے شانہ دار کا لڑکا ۳ ابن جریج عابد کا گواہ ۴ حضرت عیسے علیہ السلام
قبل اسلیے کہ ارادہ کرنیوالا پشت نہین دکھاتا اور بھاگنے والے کا دامن آگے سے چاک نہین ہوسکتا

فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ۖ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ

پھر جب دیکھا کُرتا اُسکا پھٹا پیچھے سے کہا بیشک وہ تیرے مکر سے ہے بیشک مکر عورتونکا بڑا ہے

گواہ کے بیان پر کرتا دیکھا گیا تو پشت سے پھٹا تھا عزیز مصر نے کہا یہ تمھاری حیلہ سازی ہی
اور تمھارا مکر بڑا ہی **ف** اللہ تعالے نے کیدزن کو عظیم فرمایا حالانکہ کید ایک فرع ہی عقل کی اور
عورتین ناقص العقل ہین **جواب** کید و مکر کے لیے دو اعتبار ہین ۱ بمعنے تدبیر اور یہ عقل سے
ماخوذ ہی اور بذاتہ محمود ہی جیساکہ فرمایا اِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ اللہ کا داؤ بڑا ہی یا کِدْنَا
لِيُوسُفَ ہمنے یوسف کو تدبیر سکھادی ۲ بمعنے فریب اور یہ غلط نمائی پر مبنی اور بذاتہ قبیح ہی
اور اسمین عقل کامل کی ضرورت نہین رہی غلط نمائی اسمین عورتین بڑہی ہن اسلیئے کہ
اللہ تعالے نے بوجہ کمال نرمی و شیرینی و حسن و جمال اُنکے باتون کی تاثیر عموماً مردون کے
دل مین پیدا کی ہی پس جس امر کو وہ چاہتی ہین جذب اصلی و شوق خلقی سے مرد اُسے مان
لیتے ہین اور یہی امر انکی کامیابی اور مردون کی خرابی کا باعث ہوتا ہی ربط جب عزیز نے
معاملہ دگرگون دیکھا خواہ کسی مصلحت خاص سے خواہ اپنی بدنامی سے ڈر کر چاہا کہ یہ راز فاش نہو

يُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۜ وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ ۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ

اے یوسف درگذر کر اس سے اور اے زلیخا توبہ کر گناہ سے اپنے بیشک تو ہی تھی خطاکار

اے یوسف آپ اس شرمناک ذکر سے اعراض فرمائین زبان پر نہ لائین تاکہ پردہ فاش نہو اور
اے زلیخا تو اپنے گناہ کی بخشش طلب کر تو ہی خطاکار تھی۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتٰهَا عَنْ نَّفْسِهٖ

کہا عورتون نے شہر مین بی بی عزیز کی لبھاتی ہے غلام کو اپنے اُسکی ذات سے

اور شہر مصر کی چند قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۖ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ عورتون نے کہا کہ

عزیز کی بی بی اپنے غلام سے لگاوٹ بحقیق کھب گیا یوسف دلین انکے اور البتہ ہم دیکھتے ہین اُسکو گمراہی ظاہر مین

کرتی ہی یوسف کی محبت زلیخا کے دلمین کھب گئی ہی ہم تو دیکھتی ہین کہ زلیخا کھلی کھلی بھول اور گمراہی
مین ہی فتی نوجوان کبھی غلام بھی مراد ہوتا ہی جیسے لونڈی کو جاریہ کہتے ہین شغف یہ ایک

جلد ہو دل کو گھیرے ہوئے۔ یا سویدائے قلب بہر حال شغف کنایہ ہی کمال محبت سے جو دل مین در آئے اور اُسے گھیر لے **قال** کہا صاحب تفسیر کبیر نے قال بصیغۂ مذکر اسلئے کہا کہ نسوۃ نسا جمع کا اسم مفرد ہی پس تانیث حقیقی نہین جو ضروری ہو۔ یا یہ کہ تقدیم فعل فاعل پر داعی اسقاط علامت تانیث ہی جیساکہ تثنیہ و جمع مین گما بعض نے یہ سب چار پانچ عورتین تھین اور معالم و وقائق مین ہے کہ چالیس تھین۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ

پھر جب سنا زلیخا نے　مکر انکا　بھیجا　طرف انکے　اور مہیا کین　واسطے انکے　مسندین　اور　دیا

كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ

ہر　ایک کو　انمین سے　چھری　اور بولی　نکل آ یوسف　اپنر　پھر جب دیکھا عورتون نے اسے بڑا جانا اور کاٹ

أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ

ہاتھ اپنے　اور بولین۔　پاک ہو　اللہ　نہین　یہ　بشر　نہین　یہ　مگر　فرشتہ　بزرگ

مکر سے مراد وہ طعن جو عورتین زلیخا پر کرتی تھین معالم چونکہ وہ عورتین اس پردے مین چاہتی تھین کہ جمال یوسفی کا نظارہ بے نقاب میسر آئے انکا قول مکر پر محمول ہوا۔ یا یہ کہ یہ حیلہ رسوائی زلیخا تھا **ف** یا یہ کہ گو اسوقت کچھ ہو مگر بعد دیدار جمال دلفریب یوسفؑ سبکے سب زلیخا کیطرح طالب وصال ہو گئین انکے تمام دعوے مکر و زور قرار دیئے گئے متکا جائے تکیہ مسند۔ خواہ بمعنے فرش مہمانان۔ کبیر بمعنے طعام دعوت بھی آیا ہو اسلئے کہ مہمانون کے لیئے فرش لازم ہی۔ خواہ بمعنے ترنج ہی یا میوے مراد ہین جو اس خوان پر حاضر تھے۔ کہا ارباب تفسیر نے زلیخا نے جب نادانی کی باتین سنین سوچی کہ کسی طرح انھین نیچا دکھانا چاہیئے۔ پیغام دعوت دیا فرش مکلف و طعام لذیذ مہیا کیا ان عورتون کو بلایا ہر عورت کو ترنج یا میوہ۔ یا گوشت دیا کہ تراش کر کھائے اور ایک چھری بھی دی۔ پھر یوسفؑ سے کہا کہ بکمال زیب و آرائش بغرض اہتمام دعوت آئین منکرین کو بندہ بنائین۔ آپتو مطیع و فرمانبردار تھے اُس جلسے مین آنا پڑا عام نگاہون ن وہ جمال جہان افروز اور وہ حسن گلو سوز منتہائے خیال سے بھی بڑا نظر آیا دلو نمین تحمل نرہا عقلین فہم کا نام نرہا میوونکی جگہ چھریون سے اپنے ہاتھ کاٹے اور کہنے لگین سبحان اللہ یہ آدمی نہین یہ تو کوئی فرشتۂ بزرگ ہی اور ملک نورانی لطیفہ یہ اعجاز نمائے حسن بر عابت ناموس و عفت زلیخا یا یہ درخواست عشق دشمن فرسا ہوئی ورنہ عموماً ہوتا تو

کوئی جیتا ہی کیون بچا لطیفہ چونکہ یہ عورتین محبت زلیخا مقدار حسن یوسفی سے زائد سمجھی ہوئی تھین بڑا بول سامنے آیا لطیفہ حصول شرف جمال یوسفی کی درزدانہ خواستگاری اور نظارۂ محبوب مین فریب کاری کی سزا قطع ید قرار دی گئی چنانچہ حدائق مین ہی کہ بعد درستی سامان دعوت زلیخا نے یوسف سے کہا کہ میرا کہنا مان آپنے فرمایا سواے گناہ کے جو حکم ہو بجالاؤن زلیخا نے یہ قصہ بیان کرکے کہا بوقت طلب آپ بے نقاب آئین ان زبان درازون کو قدرت خدا کا تماشا دکھائین آپنے فرمایا بہتر اور وہ ہی ہوا کہ بیک برق نگاہ خرمن حواس خاک سیاہ ہوگیا بحث یہ قول کہ یہ آدمی نہین ملک ہین چاہتا ہی کہ فرشتے انسان سے کریم ترہون جواب باعتبار جوہر ملکی جو نور سے صافی ہی اور جوہر انسانی جو خاک تیرہ ہی یہ کرامت مسلم آدر باعتبار شرف وفضل اور قوت اخلاق جو اضداد کے ساتھ اسمین رکھی گئی بشر ملک پر مکرم ہی - اور ان عورتون نے اپنی وسعت نظر وعلوے حوصلہ کے موافق کلام کیا اسلیئے کہ انکی نظر عالم ملکوت ہی تک نہ پونہچی تھی رفعت کمال بشریت جو اعتقاد نبوت سے متعلق ہی انکے فہم سے بالاتر تھی پس یہ قول حجت نہین

ذکر حسن یوسف علیہ السلام

ہر پیغمبر کے لیئے ایک خاص معجزہ ہوتا ہی جس سے عقلین متحیر سرکش زمانہ مجبور اسکی یکتائی و عظمت مسلم ومشہور ہوجاتی ہی جیسے کلام موسےٰ - دم عیسے - الحان داؤد - ملک سلیمان - صبر ایوب وغیرہ ایسی ہی حضرت یوسفؑ کو تعبیر خواب وحسن لاجواب عنایت ہوا یہ آپکی نبوت اور بے مثالی کی شاہد عادل ہین ان صفات مین آپکا نظیر وثانی تجویز کرنا نہ کمال نبوت وقوت اعجازہی مین تنقیص ہی بلکہ منطوق قرآنی مین کلام عموم حدیث مین تخصیص ہی کلمۂ اکبرا اور ملک کریم کا استعارہ جو حکایۃً کلام باریتعالے مین مذکور ہی یہی بتارہا ہی کہ آپکا حسن اندازۂ قیاس سے افزون اور حد بشر سے سوا ہی اور ہمارے مخبر صادق محبوب حضرت خالق نے آپکو تیسرے آسمان پر دیکھکر یون فیصلہ کردیا قَدْ اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ تمام عالم کا آدھا حسن صرف صورت دل افروز یوسفی مین مجتمع وجلوہ گر ہی اور نصف آخر جملہ اولاد آدم مین منتشر ابن کثیر مین ہی کہ آپنے یوسف کو دیکھکر فرمایا قَدْ فُضِّلَ النَّاسَ فِی الْحُسْنِ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْکَوَاکِبِ تمام آدمیون پر فضیلت دیگئی تھی حسن مین مثل چودھوین رات کے چاند کے تمام تارونپر اہل تاریخ نے آپکے جمال باکمال کے متعلق عجیب وغریب قصے لکھے ہین جنکا ذکر دلائل بالا کے سامنے بے ضرورت نظر آتا ہی ابن کثیر کہا اسحاق نے آپکا چہرہ نورانی برق کیطرح تابان تھا

بے نقاب عورتون کے سامنے نہ آتے کہ مبادا مفتون ہو جائین عن انس آپکے روئے روشن کا
عکس دیوار و در کو چمکا دیتا تھا جیسے دھوپ۔ کہا کعب نے آدم کو جب اُنکی اولاد دکھائی گئی تو
جمال یوسف دیکھکر بہت محظوظ ہوئے پیار کیا شفقت پدری سے دو حصہ حُسن عطا فرمایا
اور ایک حصہ تمام اُنکی اولاد کے لیئے رہا۔ کہا ابن مسعود نے کہ جبرئیل نے حضور سے کہا حُسن
یوسفی نور کرسی سے مخلوع و جمال محمدی نور عرش سے مجلی ہی عجب وجوہات بالا پر نظر کرنے والا
حلیۂ جمال محمدی مین متحیر و ساکت ہی کہ اگر آپ بھی اُسی نصف باقی مین شریک ہین تو فضل یکطرف
مساوات معلوم نہین تو قرآن ماول و حدیث بلا مخصص مخصوص ہوئی جاتی ہی کلام الٰہی سے
گو آپکے حسن دلربا کے اوصاف نکالے گئے مگر بطور نکات و لطائف علما کے اصول پر قابل احتجاج
نہین اور احادیث و آثار جو حلیۂ شریف مین مروی ہین وہ شطر حسن کا جواب نہین دیتے
کوئی جز اپنے اوصاف عالیہ سے کل کا مساوی نہین ہو سکتا بلکہ اُسکے کمال کو ترقی دیتا ہے
جواب اس نازک مسئلے کے حل سے پیشتر مجھے کچھ عذر بیان کر لینا ضرور ہین ۱ یہ کہ انبیا علیہم
السلام مین باہمی تفاوت و تفاضل کی تقریر گو تصریح قرآنی سے مسلم سہی مگر میرے نزدیک نہ
صرف ترک ادب بلکہ جہل مرکب بھی ہی اسلیئے کہ غایت ہر کمال کی یہ ہی کہ عقول متوسطہ کو متحیر
کر دے اور اُسپر زیادتی خیال مین نہ آسکے اور انبیا علیہم السلام اپنی ذات و صفات مین اکمل
خلق اللہ ہین ہماری عقلین انکا اندازہ کر سکین یہ ممکن ہی نہین خصوصًا وصف حُسن جو بہ نہان
امتیاز و غارتگر عقل ہی بدرجۂ ادلے تحیر و تعجب کا مستحق ہی ۲ حسن جیسی شے ہی اور حِس بھی وہ جو
دیدۂ ذوق و بصر محبت سے تعلق رکھتی ہی اسکا اندازہ دلائل و اخبار سے ایسا ہی ہی کہ کوئی
شربت کی لطافت و شیرینی و خنکی رنگ و بو سے دریافت کرنا چاہے پھر یہ تقدیر کہان کہ ایک
جانب نظارۂ حسن یوسفی میسر آئے اور دوسرے جانب مطالعہ جمال محمدی نصیب ہو گو یہ تمنا
خدا کے دین سے دور نہین مگر کیا اس کمبخت امتیاز و تفاوت کے لیئے دیدار تو بڑی نعمت
ہی صرف تصور کی لذت اگر ہمین آپ مین رہنے دے تو کمال بدنصیبی و بے حیائی ہی جہان جان
دینا ہنر ہو اور بیخودی منتہائے نظر وہان کم و کیف دیوانگی و رسوائی ہی جامی مرا طاقت دیدن
او کجاست۔ کہ بیخود شوم ہر کہ نامش برد تاہم بات چھڑ گئی ادھوری چھوڑنا نہ چاہیئے اول دلائل
سے جواب پھر اس اصول پر کہ آفتاب پر نظر نہ ٹھہرے تو دھوپ کی تیزی اور نرمی سے اندازہ کیا جاتا
ہی باعتبار آثار علیہ و جذبات قویہ کچھ انتخاب کر کے امر حق اور قول فیصل عرض کیا جائے گا

فضلنا بعضکم علی بعض ۱۲

وباللہ التوفیق وبہ نستعین اول قرآنی مدح عورتون کی زبانی جنکی بیجو اسی منصوص قرآنی ہو اگرہم انھین صحیح الحواس مانین تو کمال تاثیر حسن پر حرف آتا ہی اور اگر بیہوش جانین تو جو چاہین کہین مجنونکا قول لیلی کے وصف مین قابل حجت نہین بخلاف جمال محمدی کے کہ آپکے دیکھنے والے تمام عمر یہی رہا کیے کہ ہمنے آپکا نظیر نہ دیکھا قاضی عیاض اپنی کتاب شفا مین باسانید صحیحہ نقل کرتے ہین کہ کہا ابوہریرہ نے مَارَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهٖ مینے کوئی چیز خوبصورت زیادہ حضور سے نہین دیکھی (بمجبوری یہ کہنا چاہیے) گویا آفتاب آپکے روے روشن مین جاری ہی اور کہا ابوہالہ نے يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ آپکا عارض نورانی چودھوین رات کے چاند کیطرح چمکتا تھا کہا حضرت علیؓ نے يَقُولُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ آپکے حسن وجمال کا بیان کرنیوالا یہی کہتا ہی مینے آپکا مثل نہ آپ سے قبل دیکھا نہ بعد پس ان اصحاب باصدق وصفا کا قول و وصف اور انکی تمیز وخبر اللہ اور اللہ والون کے نزدیک کیا ان چند مغلوب الحال فریفتہ عورتون کی بیجو اسی کی تقریر سے جو نہ مومنہ تھین نہ زیادہ امتیاز وعقل والی بدرجہا مقبول ومعتبر نہوگی البتہ شمول قرآنی سے صحت روایت قوی ہو تو ہوا کرے یہ حدیثین بھی متواتر المعنے سمجھنا چاہیے اور یہ بھی سنی تو حضرت یوسفؑ کی دیکھنے والیون نے آپکو البتہ ملک کریم کہا اور حضور کے دیکھنے والے اللہ کے دیکھنے والے ہین جیساکہ حدیث صحیح مین وارد ہوا مَنْ رَاٰنِي فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ جسنے مجھے دیکھا فی الواقعہ دیکھا کچھ شک وشبہہ نہین اور یہی ہی کہ حق کو دیکھا نور الٰہی جمال رسالت پناہی مین مختلف اعتبارات سے عیان ہے اس حدیث کی تقریر وتاویل و وعدۂ عام ہر شخص کے حوصلے کے موافق متفاوت ہین جو دیکھے وہ جانے باتون سے کیا فائدہ **دوم** حدیث شطر الحسن مین آپکا دخول قطعی نہین اسلیے کہ یہ حدیث محل مدح مین ہی اور کسی دانشمند مہذب فصیح وبلیغ آدمی سے نہین ہوسکتا کہ وہ اپنی ذات کو مدح وثنا مین موجود ومعتبر سمجھے مثلاً کسی عالم یا شیخ کی اس قول سے کہ مین زید کا نظیر نہین پاتا لازم نہین آتا کہ کہنے والے نے اپنی ذات کے بھی نفی پر تصریح کردی کیونکہ ممکن کہ وہ زید کا مساوی یا اس سے افضل ہو مگر اپنا ذکر خواہ ہضما لنفسہ خواہ بخوف اتہام خودستائی وتکبر ترک کیا ہو جیساکہ منقول ہی کہ امام شافعیؒ نے فرمایا تمام آدمی فقہ مین امام ابوحنیفہؒ کے عیال یعنے خوشہ چین ہین تاہم اجتہاد مستقل ورد متواتر کرتے رہے۔ ممکن ہی کہ ہمارے

حضور نے بھی حضرت یوسفؑ کو اسی اعتبار سے مالک نصف حسن فرمایا پس مثل اُن احادیث کے جنمین حضور نے اپنے عجز و قصور کا ذکر فرمایا ہی بمقابلہ یونس و یوسف و ابراہیم علیہ السلام کے اور وہان علما بالاتفاق تاویل کرتے ہین یہ بھی قابل تخصیص ہی دوسرے قاعدہ ہی کہ مقسم افراد قسم مین داخل نہین ہوتا پس جبکہ ہمارے حضور چشمۂ فیضان ازل و مبدء انوار وجود ہین تمام وجود اور صفات آپکے نور سے مقتبس ہر ادنے و اعلے آپکی ذات سے مستفیض تو کیونکر ہوسکتا ہی کہ آپ مقسم حسن ہوکر اس تقسیم کے تحت مین بھی داخل ہون تیسرے جب آپکا حسن جن و بشر و اندازۂ فہم و نظر سے خارج ہی جیساکہ ہم ذکر کرینگے تو آپکو اس تقسیم سے کیا غرض تقابل آثار تاریخی روایتون سے قطع نظر صرف اُنھین خبر و نیز اکتفا کیجاتی ہی جنکا ثبوت و دلالت قطعی ہی آشفتگان جمال یوسفی سے خواہ یعقوب علیہ السلام تھے جنھین بمقتضائے شفقت پدری کسی حسن و جمال کی بھی ضرورت نہ تھی خواہ زلیخا تھین جو بتقاضائے طبع بشری کسی جوان حسین پر فریفتہ ہوجانا امر عجیب نہین بخلاف ہمارے حضور کے جان نثارون کے کہ اُنھین کوئی علاقہ محبت بتقاضائے عشق نہ تھا مثل ابوبکر و عمر و بلال و ثوبان وغیرہ ہزارہا اصحاب تھے اور دو چار برس کے لیے نہین بلکہ جبتک جانین جان تھی حضور ہی کا کلمہ پڑھتے رہے پھر آگے جگر سوختہ و دل برشتہ کے پرکالے ایسے بھڑکے کہ مغرب سے لگی تو مشرق تک نہ بجھے۔ ہزارون لاکھون بچے ہون یا جوان یا بڈھے جل بھن رہے ہین اور یہ سوزش کہ نام سُنا اور دم نکل گیا اور فقط آدمی ہی نہین سہ ناوک نے اسکی صید نچھوڑا زمانے مین ۔ تڑپے ہی مرغ قبلہ نما آشیانے مین ۔ جن و ملک حجر و شجر تک سب ایک حالمین مست ہین یہ وہ پیاس ہی کہ اگر آپ ساقی نہون تو حوض کوثر بھی نہ بجھا سکتا۔ بہشت محل حضور و مقام دیدار نہ سمجھے جاتے تو کوئی اُسے نظر بھر کر بھی نہ دیکھتا۔ حسن یوسفی گو آئینہ خدا نما تھا مگر نظر اول مین نہین پہلے زنگ بشریت و رنگ طبیعت دکھاکر مدتونکی صیقل مین نور حقیقت و صفائے شہود کے جوہر نکلتے اور ہمارے حضور کی سرکار مین قدم رکھنے سے پہلے سر لیجو نظارہ باز شاہد مقصود ہوجاتے تمام نامی زبان ہی پر تھا کہ دل نورانی ہوا آپ کا فدائی ذات حق مین فانی ہوا ۳ آپکے عشاق پر وہ سب مصیبتین پڑین جو حسن ظاہر کے گرفتارون کے لیے مخصوص ہین۔ طلب کی رسوائی درد فراق۔ صدمہائے جدائی اٹھائے۔ وطن چھوٹے۔ مفلس ہوئے۔ جوانی برباد کی۔ دولت دنیا لٹ گئی۔ حضور کے خادمون کو بجز اُن مرے دارتیون کے جو خاصۂ طالبان حق ہین کسی امر

نا ملائم سے سامنا بھی ہوا اور آجتک اُنکے نام پر درود پڑھے جاتے منزلون سے قافلے زیارت کو آتے ہین ۔ باایں ہمہ عصمت ولطافت دامان حسن عشق کی دست درازیون سے بچ نہ سکا صدا ہی کوہ کیطرح ادھر کی بلا ٹکرا کر حضرت محبوب پر بھی آئی ۔ چوریکا اتہام ۔ ترک وطن ۔ فراق پدر و برادر مظالم اقارب عار غلامی ۔ الزام بدنگاہی مصائب حبس کیا کچھ نہ سہے ۔ لیکن حضور کا جذب وہ قوی اور آستانہ محبوبیت الیسا مرتفع تھا کہ نہ عشق وعاشقی کی ہستی باقی رہتی نہ گرد تک ہوائے نیاز مین اُڑ کر شرف رسائی پاتی پس حسن یوسفی اپنی تاثیرون کے زور مین خود ہی متاثر ہوتا اور جمال محمدی تاثیر و متاثر دونو کو نابود کر دیتا امر حق یہ ہی کہ وہ جمال صورت وحسن منظر جو کسی دلفریب محبوب کے لیئے زیبا ہو حضرت یوسف کو اسدرجہ عطا ہوا تھا کہ نہ نظیر ہوا ہی اور نہ ممکن لیکن وہ حسن وجمال حبیب اللہ نظر آئے جس سے ہر حسن وعشق فنا ہو جائے جو حجاب عبودیت ونقاب اعتبار وجود چاک کر کے من احسن من اللہ صبغۃ کے رنگ بیرنگ دکھادے ناز ونیاز مقصود وتمنا ۔ حسن وعشق ۔ وصل وفراق یہ تمام اعتبار مٹا دے خاصۂ جناب محبوب رب العالمین سید المرسلین تھا اسیلئے فرمایا مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ اور جسنے حق دیکھا پھر وہ ناحق ادھر ادھر کیون بھٹکنے لگا وہ منتہاے حسن بشری اور یہ آئینۂ جمال رب اکبر شعر بہت فرق ہی

بلکہ بالکل جدا ۔ حبیب زلیخا حبیب خدا ۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ

بولین پس یہی ہو وہ کہ ملامت کی تمنے مجھے اسکے عشق مین اور بتحقیق مینے خواستگاری کی اسکی ذات سے تو بچا

وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝

اور اگر نہ کیا جو حکم کیا مینے اسکو البتہ قید کیا جائیگا اور ہو جائیگا خوار ہونے والون سے

جب عورتون کا یہ حال ہوا زلیخا نے کہا یہ وہی ہی جسکے عشق مین تم مجھے ملامت کرتی تھین بیشک مینے اس سے درخواست کی اور اس نے پاکبازی کی اور بچا اور اگر اب میرا کہا نمانا تو قید کیا جائیگا اور ذلیل ہوگا ف اسمین صاف دلیل ہی کہ یوسف علیہ السلام سے کوئی لغزش نہین ہوئی ورنہ زلیخا الیسی گواہی ندیتی اور تمام خطا اپنے سر نلیتی افسوس ہی کہ زلیخا جسکا واقعہ ہی آپکی برئت پر شاہد ہوا اور ہم کئے ہزار برس بعد بدگمانی کرین دقائق یہ سب چالیس عورتین تھین دس کہتی تھین کہ معاذ اللہ زلیخا اور یوسفؑ سے فعل بد واقع ہوا یہ دسون ہیبت جمال یوسفی سے دیوانہ ہو کر بازار و نہین پھرنے لگین اور دس کہتی تھین کہ آپ نامردین ورنہ الیسا

صبر ممکن نہ تھا یہ یک بیک نگاہ بیجان ہو گئین سا اور وس صرف کمال تعشق و محبت مین طعنہ زن تھین کوئی کلمہ منافی عصمت زبان سے نہ نکالتین یہ وہ تھین جنھون نے ہاتھ کاٹ لیئے۔ اور وس نہایت ادب اور احتیاط سے خاموش تھین اللہ تعالے نے اُنھین بفیضان نبوت مقبول کر لیا اور ہر ایک اُنمین سے سرچشمہ نبوت ہوئی اور اُنکے بطن سے پیغمبر پیدا ہوئے **ف** الحمد للہ کہ ام المومنین افضل نساالعالمین حضرت عائشہ صدیقہ کی شان مین بھی ایسے ہی کارسازی و بندہ نوازی ہوئی بانی افک ابن ابی کے لیئے عذاب عظیم کا وعید اور مومنین کو حسن ظن کی تعلیم و تاکید فرمائی۔ کہا بعض نے جبتک یوسف کھڑے رہے یہ ہاتھ کاٹنے والیان بیخبر رہین جب بحکم زلیخا آپ نے منھہ موڑا زخم کا درد محسوس ہوا ارباب تاریخ نے لکھا کہ یہ عورتین زلیخا کے طعن سے نادم اور اُسکی ہمدرد ہو گئین بعضون نے اپنے حسن و جمال پر آپکو لبھانا چاہا بعض نے زلیخا کی سفارش کی تب اس طوفان بے تمیزی سے بحر زہد و تقوی جوش مین آیا باوجود تجارب کثیرہ و صبر متواتر و شکست نفس و سرکوبی شیطان کمال احتیاط سے دعا کی۔

قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ ۚ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ

کہا اے رب مجلس پسند تر ہے طرف میرے اُس سے کہ بلاتین مجھے طرف اُسکے اور اگر نہ پھیرے تو مجھسے

كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

مکر اُنکے جھک جاؤنگا مین طرف اُنکے اور ہو جاؤنگا نادانون سے

کہا یوسف نے قید خانہ پسند ہے مجھے اُس سے کہ یہ عورتین بلاتی ہین اور پھنسایا چاہتی ہین (یہانتک اپنی عبودیت و خلوص ارادت کا ذکر کیا کہ وہ لذت جو حضور کی ناخوشی مین ہو ہزار درد و مصیبت سے بدتر ہے پھر بامید کرم و اعانت اپنا عجز عرض کیا) اور اگر تو ان عورتونکا مکر مجھسے دور نکرے تو مین مائل و متوجہ ہو جاؤنگا اور نادانون مین میرا شمار ہوگا **ف** کئے امر معلوم ہوئے ۱ مصیبت کو معصیت پر اختیار کرنا صدیقین کا شیوہ ہے ۲ اپنے نفس کو خاطی و عاجز جاننا متقیونکا کام ہے ۳ توفیق خیر منجانب اللہ جاننا اور خبث اپنی طرف منسوب کرنا صالحین کی روش ہے ۴ اپنے تقوے و تحمل پر بھروسا نکرنا دواعی و اسباب عصیان سے بھاگتے رہنا سعادتمندونکا شعار ہے پس یہ دعا ابی اس بنا پر نہ تھی کہ نفس سرکش قابو سے باہر ہوا جاتا تھا بلکہ کمال احتیاط و تقوے نے مضطر و مضطر کر دیا مسئلہ احتیاطاً واجب ہے کہ آدمی ذرائع و وسائل معاصی کے بھی قریب بجائے وہم حضرت یوسف نے صرف نجات و سلامت پر اکتفا کیون نہ کی قید کی ضرورت کیا تھی اللہ تعالے برام پر قادر ہے

دفع اسمین کئی مصلحتین تھین ۱ یہ کہ نفس کو اُس تلذذ کی سزا ملی جو لا و نعم مین ہوا ۲ نجات بھی ملی اور مصائب سے مراتب بھی بلند ہون ۳ اُن عورتون کے زعم کے موافق جواب دیا جائے وہ کہتے تھین سزائے انکار حبس ہے آپنے فرمایا حبس عیش سے محبوب ہے ۴ مین انکی امیدین جڑ سے اُکھڑ گئین ۵ یہ دعا کمال خداترسی و نفرت معاصی پر دال ہے کہ ایسے پریشان ہوئے کہ ذرایع نجات بھی بھول گئے جو عورتون نے سنا وہی طلب کیا۔ بہرکیف یہ مراتب کمال و غایت تقوے سے ہے

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝

پھر قبول کیا واسطے اُسکے ربنے اُسکے تو پھیر دیا اُس سے مکر اُنکا بیشک وہ سنتا جانتا ہے

حق سبحانہ تعالے نے یوسفؑ کی دعا قبول فرمائی اور عورتون کا کید اُن سے دور کیا وہ دعاؤنکا سُننے والا اور عجز و خلوص و ارادت قلبی کا دیکھنے والا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّى حِينٍ ۝

پھر ظاہر ہوا اُنکو بعد اُسکے کہ دیکھین نشانیان کہ قید کرین ایک وقت تک

آیات لڑکے کی گواہی ہاتھونکا کاٹنا۔ کمال عصمت یہ حسن خداداد معالم زلیخا نے عزیز سے کہا کہ اس عبرانی جوان نے تو مجھے خوب رسوا کیا لوگون سے کہتا پھرتا ہے کہ مین اُسکی خواہشگار ہون اور مین خانہ نشین اسکا جواب نہین دے سکتی یا تو مجھے اجازت دے کہ باہر نکل کر قائل کرون یا اُسے قید کر کہ شورش فرو ہو لوگ جانین کہ یہ خطا ہوتا تو قید کیون ہوتا یہ بات عزیز کے دلمین آگئی خواہ رفع بدنامی کے لیئے یا یہ کہ کہین یوسفؑ جدا ہو اور آیندہ کوئی فتنہ نہ اُٹھے آپ کو قید خانے مین بھیجدیا مسئلہ کسی مسلم کو مجرد ظاہر یا سزاے حاکم ذلیل و عاصی نہ سمجھنا چاہیئے دیکھو یوسفؑ صدیق باین پاکدامنی خطاکارونمین اسیر ہوئے مسئلہ اسیر کے لیئے کوئی مدت معین مقرر کرنا جائز ہے مسئلہ جائز ہے کہ کوئی مجرم اصلاح حال و ظہور صلاح تک مقید رہے حتی حین معالم مین ہے کہ کہا عطا نے جبتک الزام فرو ہو جائے کہا عکرمہ نے سات برس تک کہا کلبی نے پانچ برس تک

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ

اور داخل ہوئے ساتھ اُسکے محبس مین دو جوان کہا ایک نے اُنکے مینے دیکھا آپکو نچوڑتا ہون شراب اور کہا

الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝

دوسرے نے مینے دیکھا اپکو اُٹھائے ہوئے بالائے سر روٹی کھاتی ہے چڑیا اُس سے بتا ہمکو تعبیر اُسکی ہم دیکھتے ہین تجھے نیکو کارون سے

اور داخل ہوئے یوسف کے ساتھ قید خانے مین دو جوان ایک نے کہا مین آپکو دیکھتا ہون کہ شراب نچوڑتا ہون دوسرے نے کہا مین دیکھتا ہون کہ سر پہ روٹیان اُٹھائے ہون اُن مین سے چڑیان کھاتی ہین اے یوسف ہمکو اسکی تعبیر سے آگاہ کر ہم تجھے محسن اور نیکو کار خیال کرتے ہین عزالُس بادشاہ کے دو غلام تھے مجلب و بیوس - بیوس شراب پلاتا مجلب حھاصہ کھلاتا - غضب بادشاہی مین گرفتار ہوکر یہ دو نو قید خانے مین آئے یہان حسن خلق و کمال علم یوسف کی شہرت تھی آپ مریض کی اعادت اور عاجز کی اعانت کرتے اُن سے کہتے گھبراؤ نہین خوش رہو صبر کرو کہ تمکو اسکا اجر ملیگا جو آپکا یہ حسن و جمال اُسپر یہ خلق یہ علم و کمال دیکھتا کہتا کہ اللہ تعالی آپکو برکت دے کیا اچھی صورت ہے اور کیا اچھی سیرت ہمکو یہان سے نکلنا گوارا نہین - دارغہ مجلس بھی بدل بندۂ فرمان تھا کہتا کہ مین چھوڑ تو نہین سکتا مگر جہان اور جسطرح آپ چاہین رہین کہا بعض نے کہ زلیخا خفیہ آتی اور دارغہ کو کمال راحت رسانی و حفظ کی تاکید کرتی آپ مشغول ذکر و نماز رہتے - الحاصل جب یہ دونو خادم شاہی آئے تو باہم کہا لاؤ کوئی خواب دل سے گڑہین دیکھین تعبیر کیا ہوتی ہے کہا ابن مسعود نے کہ انھون نے کوئی خواب نہ دیکھا تھا غرضکہ کہا ایک نے مین دیکھتا ہون کہ شراب نچوڑ رہا ہون اور دوسرا یعنے مجلب بولا میرے سر پر روٹیان ہین وہ چڑیان کھاتی ہین آپ اسکی تعبیر فرمائین کبیر کہا مجاہد نے کہ دونو نے خواب دیکھا بیوس نے دیکھا کہ ایک باغ مین درخت کے پاس ہے جسمین تین ٹہنیان ہین اُنمین تین گچھے انگور کے اور میرے ہاتھ مین جام بادشاہی ہے وہ انگور نچوڑ کر بادشاہ کو دیا اور بادشاہ نے نوش کیا مجلب بولا میرے سر پر تین خوان ہین جسمین طرح طرح کے کھانے اور روٹیان ہین شکاری چڑیان اُس سے کھاتے ہین یوسف نے اسکے جواب مین کہا

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ

کہا نہ آئیگا تمھارے پاس کھانا کہ تم دونو دیئے جاؤ ہو مگر آگاہ کر دونگا تمکو تعبیر سے اسکی قبل اس سے کہ

يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي

آنے تمھارے پاس یہ اس سے کہ سکھایا مجھے میرے رب نے

کہا جو کھانا تمھارے لیے آتا ہے دونا بگا اور مین تمکو اسکی تعبیر بتا دونگا اس کھانا آنے سے پہلے اُس علم سے کہ مجھے میرے رب نے سکھایا ہے کہا ارباب تفسیر نے کہ تعبیر ایک کی اچھی نہ تھی اسلئے یوسف نے ٹالا کہ کچھ توقف ہو لے یہ بھی آپکی غرض تھی کہ انکی حاجت روائی سے قبل کچھ تعلیم خیر و ذکر دین حق و مذمت مذہب باطل بیان کر دون یہ بھی فائدہ تھا کہ فرمایا

شاید ایمان لاکر مرے۔ اور کامیاب بحالت اسلام نجات پائے۔ اسلیئے آپنے تعبیر مین
اللہ کے احسان کا ذکر کیا کہ یہ تعلیم الٰہی ہو نہ کہانت و سحر و نجوم

إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي

مینے چھوڑا مذہب اُس قوم کا کہ نہین ایمان لاتے اللہ پر اور وہ آخرت سے ابھی منکر ہین اور پیروی کی مینے ملت کی اپنے باپ دادا

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ بِاللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ ذَٰلِكَ مِن فَضْلِ اللَّهِ

ابراہیم اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ نہین حق ہمکو کہ شریک کرین ساتھ اللہ کے کچھ بھی یہ فضل اللہ سے

عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

ہمپر اور آدمیون پر مگر اکثر آدمی نہین شکر کرتے

مین نے اس قوم کے دین کو چھوڑ دیا کہ اللہ پر ایمان نہین لاتے اور آخرت کے منکر ہین اور مین اپنے باپ دادا کے مذہب کا تابع ہون جو ابراہیمؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ ہین مجھے حق نہین کہ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شریک کرون یہ دین اور یہ اعتقاد اللہ کا فضل ہو جو ہمپر ہوا اور تمام آدمیون پر ہو مگر اکثر آدمی شکر نہین کرتے ترکت گو ترک بعد اختیار ہوتا ہو مگر یہان مراد یہ ہو کہ باوجودیکہ تم مین آیا اور پرورش پائی اور تمھارا غلبہ تمھارے احسان مجھپر ثابت ہین لیکن آنکے دین کو اختیار نکیا پس ترک کنایہ ہو عدم اختیار سے اور یہ ہر مومن مین ثابت آبائی اسلیئے کہا کہ معلوم ہو مین پیغمبر زادہ ہون اور میرے کلام کی وقعت ہو پھر تفصیل کر دی کہ تقلید باطلہ کا ثبوت نہو بلکہ تقلید صلحا ثابت رہے مسئلہ اپنے فضائل کا اظہار اسطرح کہ کسی غرض صالح مین معین ہو جائز ہو جیسے اظہار جلادت کفار کے ڈرانے کو یا اظہار علم و صلاح کہ کفار یا عوام معتقد ہو کر خدا پرست بنجائین مسئلہ نسب پر افتخار یا اعتبار علم و فضل جائز ہو بشرطیکہ خود بھی صاحب فضل ہو اسلیئے کہ یوسفؑ کا یہ ارشاد کہ مین دین باطل کا تارک اور حق کا تابع ہون زندانیونکی ہدایت کی غرض سے تھا اور اسلیئے باپ داد کا ذکر نبوت و کمال عصمت کے ساتھ فرمایا من شئ سے بجمیع وجوہ شرک کی نفی کی علینا مین تمام مومن داخل کرلیئے سوال ناس عام ہے اور دین کا فضل ہونا اہل دین کے لیئے خاص ہے جواب دین بنفسہ فضل الٰہی ہے کوئی کامیاب ہو یا محرومی اختیار کرے جیساکہ فرمایا کہ آنحضرت تمام عالم کے لیئے رحمت ہین ربط جب توحید و دین حق کے فضائل بیان ہو چکے کفر کی برائیان شروع کین

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ

اے ہمراہیان محبس کیئے رب جدا جدا اچھے ہین یا اللہ اکیلا زبردست نہین پوجتے تم

مِنْ دُوْنِہٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْہَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُکُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰہُ بِہَا مِنْ

غیر کو اُسکے مگر کئی نام کہ رکھلیئے وہ تمنے اور باپ دادون نے تمھارے نہین اتاری اللہ نے اُسپر کوئی

سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ ؕ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ

دلیل بیشک حکم واسطے اللہ کے ہی حکم کیا کہ نہ پوجو مگر اُسیکو یہ دین درست ہے

وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

مگر اکثر آدمی نہین جانتے

اے مرے ساتھیو قیدخانی کے بھلا جدا جدا کئے رب اچھے ہین کہ ایک اللہ زبردست تم بندگی نہین کرتے غیر خدا کی مگر چند نام ہین جو تمنے یا تمھارے باپ داداون نے رکھ لیئے اور اللہ نے اُنکے استحقاق پر کوئی دلیل نازل نہین فرمائی حکم نہین ہی مگر اللہ کے لیئے اُسنے حکم کیا کہ اُسکے سوا کسی کی پرستش نکرو یہ توحید دین راست ہی مگر بہت آدمی جانتے نہین ۔

ف آیت مین تردید باطل پر وہ دلائل ہین جنکو بے تسلیم کیئے بن نہین پڑتا ا بکمال لطف و نرمی اپنا مصاحب فرمایا کہ غصہ اور وحشت دور رہو ہر عاقل کہدیگا کہ واحد قاہر کا رب ہونا متفرق اور عاجز سے اچھا ہی اور جب اسقدر بدون وحشت مان لیا تو ماننا پڑا کہ کوئی اور رب نہین اسلیئے کہ جب منصب سلطنت ادنے کے لیئے نازیبا ہی تو مقام ربوبیت کب لائق ہوگا۔ اللہ تعالے کا واحد ہونا اور کسی دوسرے کا واحد نہونا تمام عالم کے نزدیک مسلم اسلیئے کہ دوسرے معبودون کو تو وہ خود ہی واحد نہین کہتے ورنہ تعدد باطل ہوجاتا اور اللہ تعالے کو کوئی غیر واحد نہین جانتا اگرچہ شریک ٹھہراتے ہین مگر ناقص و ادنے یہود و نصاری و قریش جنھون نے بیٹی بیٹے ٹھہراے وہ خود نہین کہتے کہ یہ اللہ کے برابر ہین اور کہتے بھی تو بیٹے کا لفظ خردی کو چاہتا ہے۔ اور مجوس نے گو اہرمن کو خالق شر بنالیا مگر اسے محمود نہین جانتے پس بجمیع صفات موصوف وہ بھی خدا کے سوا کسی کو نہین کہتے مگر کمال عظمت وغیرت توحید نے اس لفظی شرکت وادنے مساوات پر بھی اظہار غضب فرمایا یہ ایک عجیب امر ہی کہ مشرک بھی انکار توحید پر قادر نہو سکے تا جب نالائقی ارباب متفرقہ کی ثابت ہوگئی تو حقیقت کھولدی کہ وہ کوئی شئے نہین نقش خود کشیدہ ہین بحث یہ کیونکر صحیح ہی بعض معبود وہ ہین جو حقیقت مین موجود تھے جیسے نار۔

یا ملائکہ یا حضرت مسیح وغیرہ جواب ممکن ہی کہ اُس قوم کے بت فرضی وخیالی ہون یا یہ کہ جس صفت سے پوجے جاتے ہین وہ فرضی ہی جیسے حضرت عیسے یا ملائکہ کی ابنیت یا آگ کا نور خدا ہونا ۵ یہ بھی وہم مٹا دیا کہ شاید اللہ تعالے نے انکی پرستش کا حکم دیا ہو ۔ بعد خانہ خرابی کفر بنیاد حق ڈالی کہ اللہ تعالے کا حکم یہ ہی کہ غیر کی پرستش نکرو اور اُسکے سوا کوئی حاکم نہین ۔ آخر مین فرمایا کہ راہ راست و دین مستحکم یہی ہی گو اکثر آدمی بجانین ربط بعد ختم نصیحت وحصول غلبہ کے تعبیر شروع کی ۔

یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ

اوساتھی میرے قید خانے کے مگر ایک تمھارا پلائیگا مالک کو اپنے شراب اور مگر دوسرا پس سولی دیا جائیگا

فَتَاْکُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِہٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْہِ تَسْتَفْتِیٰنِ ۵

تو کھائینگی چڑیان سر سے اُسکے ہوگیا وہ حکم جس مین فتوا ہی مانگتے تھے

میرے جہل خانہ کے ساتھیو ایک تم مین کا یعنے بیوس تو اپنے مالک کو شراب پلائیگا یعنے پہلے خدمت سے سرفراز ہوگا ۔ اور دوسرا یعنے مخلب سولی دیا جاے گا چڑیان اُسکے سر کو کھا جائینگی ع ابن عباس کہا اُنھون نے ہمنے تو خواب ندیکھا تھا آپنے فرمایا فیصلہ ہوگیا جو پوچھتے تھے اسکا جواب ملگیا (اب کیا ہوسکتا ہے مسئلہ معلوم ہوا کہ تعبیر خواب اگر باقاعدہ دیجاے تو بدل نہین سکتی ۔

وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْہُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ ۫ فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ

کہا اُس سے کہ جانا وہ نجات پانیوالا ہی انمین سے ذکر کر میرا پاس اپنے مالک کے تو بھلادیا اُسے شیطان نے یاد کرنا

یوسف نے اُس سے کا گمان تھا یعنے	رَبِّہٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ۵ع مالک اپنے تو ٹھہرے یوسف قیدخانے مین کئے برس	کہا جسکی نسبت نجات بیوس سے کہ اپنے

بادشاہ کے پاس میری مظلومی وبیکسی کا تذکرہ کرنا پس شیطان نے بیوس کو بھلا دیا کہ یوسف کا ذکر بادشاہ سے کرے پس یوسف کئے سال تک قید خانے مین اور رہے ۔ اسکے دو معنے مفسرین سے منقول ہین معالم کہا ابن عباس نے کہ شیطان نے یوسف کو یاد کرنا اللہ کا بھلا دیا اور اُس قیدی کو سفارشی بنایا ۔ اور کہا دوسرون نے کہ شیطان نے بیوس بھلا دیا کہ یوسف کا ذکر بادشاہ سے کرے بہرحال یہ ایک زلت حضرت یوسف کی مشہور و مسلم ہی لیکن مقربان بارگاہ کو ایسی گرفتون سے بچاو نہین معالم جب آپ بیوس سے کہہ رہے تھے کہ ناگاہ غیب سے

باز پرس ہوئی اے یوسف تمنے میرے سوا دوسرے کو وکیل وکفیل بنایا البتہ تمھاری قید طویل کر دینگے آپنے عرض کی اے پروردگار کثرت مصائب سے مجھے سہو ہو گیا اور ایک کلمہ زبان سے نکل گیا کہا حسن نے کہ جبرئیل آے آپنے پہچانا اور کہا اسے بھائی ورثہ آ گئے کیونکی کیا ہی کہ تمکو خطا کارونمین دیکھ رہا ہون جبریل نے کہا اسے پاکباز تیرا رب تجھے سلام کہتا ہی اور ارشاد ہوتا ہی کہ تمکو حیا نہین آئی کہ آدمیون سے استعانت کرتے ہو مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم ہے مین تجھے کئے برس تک محبس مین پڑا رہنے دونگا کہا یوسفؑ نے اسے جبریلؑ یہ تو کہو کہ میرا رب میری گرفتاری مین مجھسے راضی ہی جبریلؑ نے کہا ہان کہا پھر تو مجھے کچھ پروا نہین **ف** خوب خیال رہے کہ یہ مضمون کمال عظمت یوسفی وعنایت الٰہی پر دال ہے ورنہ نہ تدبیر ممنوع ہے نہ استعانت ناجائز بلکہ یہ مرتبہ ہی انقطاع کامل وتوکل محض وحضور دائم وقدرت مطلق کا کہ غیر سے نہ غرض رہے نہ عرض معالم کہا کلبی نے سات برس یہ اور پانچ برس پہلے کل بارہ برس قیدخانہ مین بسر کی

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ

اور کہا بادشاہ نے مین نے دیکھین سات گائین موٹی کھائی جاتی ہین انکو سات دبلی اور سات بالیان

خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ

سبز اور دوسری خشک اے سردارو جواب دو تم مجھے میرے خواب مین اگر ہو تم خواب کیلئے تعبیر دیتے

بعد اس واقعہ کے ایکدن بادشاہ مصر یعنے ولید بن ریان نے کہا مین نے خواب دیکھا کہ سات موٹی گائین ہین انکو سات دبلی گائین کھائے جاتی ہین اور سات تر وتازہ بالیان ہین اور دوسری سوکھی ہوئی اسے مقربان بارگاہ وارباب فضل ونظر اگر تم تعبیر خواب دے سکتے ہو تو میرے خواب کی تعبیر دو۔

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ

بولے پریشان خواب ہین اور نہین ہم ساتھ تعبیر خواب پریشان کے عالم

کہا مفسرین نے کہ تمام کاہن اور فال کنڈے والے نجومی جو دربار شاہی مین حاضر تھے عرض کرنے لگے اسے بادشاہ یہ خواب پریشان ہین ایک کو دوسرے سے ربط نہین اور ہم ایسے پریشان خوابون کی تعبیر نہین جانتے اسلیئے کہ یہ قابل تعبیر نہین۔

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ

اور کہا اُسنے کہ نجات پائی تھی دو میسے اور یاد کیا بعد موت کے مین بتادونگا تمکو تعبیر اُسکی پس مجھے بھیجو

بیوس کو بعد مدت حضرت یوسفؑ کا قول یاد آیا اور بولا اے بادشاہ مین مجھے اس خواب کی تعبیر سے مطلع کیے دیتا ہون مجھے محبس مین بھیجدے **ف** صاف ظاہر ہے کہ آیت بالا مین شیطان نے اسی کو بھلایا تھا عرائس کہا ابن عباس نے قیدخانہ شہر مین تھا کہا بعض نے کہ یہ قیدخانہ بوصیر مین تھا اور وہین حضرت موسٰےؑ نے مسجد بھی بنائی ہے

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

یوسف اے سچے حکم دے تو ہمکو سات گایوں مین کہ موٹی ہین کھائے جاتی ہین انکو سات دبلی

وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ

اور سات بالیان سبز ہین اور دوسری سوکھی ہین تاکہ مین پھرون طرف آدمیونکے تاکہ وہ جانین

بیوس نے قیدخانے مین جاکر کہا اے یوسف سچے جواب دے تو ہمکو سات موٹی گایوں مین جنکو سات دبلی کھائے جاتی ہین اور سات سبز بالیون اور دوسری خشک مین تاکہ مین آدمیون کے پاس جاکر اسے بیان کرون تاکہ وہ تعبیر اسکی جانلین

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ

کہا بوؤگے تم سات برس برابر پھر جو کاٹو تم چھوڑدو اسے بالی مین اسکے مگر تھوڑی اُس مین سے کہ کھاؤگے

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ

پھر آئینگے بعد اسکے سات سخت کھالینگے وہ کہ آگے کیا تمنے واسطے انکے مگر تھوڑی اُس مین سے کہ جمع کر رکھین

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ

پھر آئیگا بعد اسکے سال اُسمین پانی برسایا جائیگا آدمی اور اُسمین نچوڑی جائیگی

کہا یوسفؑ نے تم سات برس برابر کھیتی کروگے اور بارش اچھی ہوگی پس جو کاٹو اُسے اُسکی بالی مین محفوظ رہنے دو مگر تھوڑا غلہ جو کھاتے ہو پھر ان سات برسون کے بعد سات برس نہایت سخت آئینگے جو پہلے غلہ جمع کیا ہو وہ کھا لینگے مگر تھوڑا جو جمع کر رکھین اور آیندہ زراعت کے کام آئے پھر وہ زمانہ آئیگا جسمین بارش ہوگی میوے پیدا ہونگے اُنکے شربت نچوڑین گے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ

اور کہا بادشاہ نے لاؤ تم میرے پاس اُسے پھر جب آیا پاس یوسفؑ کے فرستادہ کہا پھر جا طرف اپنے مالک کے پھر پوچھ اُس سے کیا حال ہے

النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ

عورتونکا جنھوں نے کاٹے ہاتھ اپنے بیشک رب میرا اُنکے مکر و فریب سے خبردار ہے

جب یوسف نے بادشاہ سے یہ تعبیر کہی بادشاہ نے کہا یوسف کو میرے پاس لے آؤ جب فرستادہ یوسف کے پاس آیا آپنے کہا اپنے مالک کے پاس پھر جا اور اُس سے دریافت کر کہ ان عورتونکا کیا حال ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیئے تھے یعنی وہ سچی ہین یا جھوٹی بخاری فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ولو لبثت فی السجن ما لبث یوسف لاجبت الداعی اگر مین اسقدر قید رہتا جسقدر یوسف قید رہے تو بلا تردد بلانیوالے کی بات مان لیتا یعنی مجھسے یہ صبر نہو سکتا کہ باوجود حبس طویل بدون صفائی کامل و رفع الزام قیدخانے سے نہ نکلون اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف اغواے زنان و اتہام زنا دونون سے مصیبت کو آسان جانتے تھے اور وہ شان ہے کمال تقوے کی اور یہ شان ہے کمال غیرت کی جو شان انبیا سے ہے لیکن ہمارے حضور کا ارشاد کہ مین متحمل نہو سکتا کمال عجز و فروتنی ہے اور عدم اعتماد نفس پر مبنی ہے

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُنَّ يُوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ ۚ

کہا کیا حال تھا تمہارا جب خواستگاری کی تمنے یوسف کی اُسکی ذات سے بولین پاک ہے اللہ نہین جانی ہمنے اُسپر برائی

بادشاہ نے عورتونکو جمع کرکے دریافت کیا کہ حقیقت حال بیان کرو تمنے یوسف سے خواستگاری کی یا اُنھون نے نظر بد ڈالی سب بولین اللہ پاک ہے کوئی برائی اور بدنیتی معلوم نہین کی ف اطلاق عبارت سے واضح ہے کہ نہ ابتدا مین یوسف سے تحریک ہوئی نہ آخر مین رغبت

قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ

بولی عورت عزیز کی اب کھل گیا حق مینے خواستگاری کی اُسکی ذات سے اور بیشک وہ سچون سے ہے

زلیخا نے کہا اب حق بات ظاہر ہوگئی مینے ہی یوسف سے خواستگاری کی اور وہ اپنے دعوے برئیت مین سچے ہین ف حضرت یوسف نے زلیخا کا نام نلیا اور کہا کہ اُن عورتونکی تحقیقات کیجائے جنھون نے ہاتھ کاٹے تھے حالانکہ زیادہ تر اتہام والزام و حبس تو زلیخا ہی کی وجہ سے تھی کما صاحب تفسیر کبیر نے کہ یہ اعراض بلحاظ حقوق زلیخا و عصمت عزیز تھی ف ممکن ہے کہ حضرت یوسف نے عزیز کے حکم کی مخالفت بیجا سمجھی ہو جیساکہ اُسنے کہا اَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا آپ اس فکر کو جانے دیجئے لیکن بدون درخواست زلیخا کا اقرار بغرض اظہار کمال طہارت و برئیت یوسفی تھا اور ممکن ہے کہ اس مدت مین زلیخا نے مدارج عشق مین اور ترقی کی ہو اور عشق مزید حاصل ہوئی ہو پس اپنی توہین بمقابل برئیت محبوب پسند آئی ہو یا یہ کہ زلیخا نے معلوم کیا ہو کہ یوسف اپنی برئیت کو بدل پسند فرماتے ہین پس رضاے محبوب اپنی عزت پر مقدم سمجھی بہرکیف یہ یقینی دال ہین کہ دامان یوسفی پر کہین داغ نہ تھا

ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ۝

یہ تاکہ جانے وہ کہ مینے نہین خیانت کی اُسکی غائبانہ اور بیشک اللہ نہین راہ پر لاتا مکر خیانت کارون کا

حضرت یوسف نے بعد تحقیقات کہا کہ یہ برائت اسلیئے تھی کہ عزیز مصر جان لے کہ مینے مخفی اُسکی خیانت نہین کی اور اللہ خیانت کرنیوالونکا مکر چلنے نہین دیتا اگر مین سچا نہوتا تو میری بات بگڑ جاتی اور یہ عورتین خائن نہوتین تو ایسی زک نپاتین۔

پارۂ سیزدہم　وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ　سورۂ یوسف

تمہید جب یوسفؑ نے اپنی بریت کی تو جبرئیل نے کہا اے یوسفؑ جب تم نے ہمت خانے مین زلیخا کا قصد کیا تھا کیا تب بھی خیانت نہین ہوئی آپ نے کہا

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ اِنَّ رَبِّیۡ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ

اور نہین بری لگاؤ کہتا مین نفس کو اپنے بیشک نفس حکم کرنیوالا ہے برائی کا مگر اسقدر کہ رحم کیا میرے رب نے بیشک رب میرا غفور رحیم ہے

مین اپنی برائت اور پاکی نہین کرتا اسمین شک نہین کہ نفس بری باتونکا حکم کرتا ہی مگر اسی قدر کہ اللہ رحم کرے بیشک میرا رب غفور رحیم ہی اس آیت مین مفسرین نے دو تقریرین کین ۔ا۔ یہ کہ ذلک سے یہان تک قول یوسفؑ کا تھا ۔۲۔ یہ کہ یہ بھی زلیخا کا قول تھا اور ترجمان القرآن مین ابن تیمیہ سے اس دوسرے قول کی تائید نقل کی اور کہا کہ اُنکی ایک تصنیف علیحدہ اسباب مین ہی **ف** گو نظم ظاہر اسی کو چاہتا ہی کہ یہ مقولہ زلیخا کا ہوا اسلیئے کہ کوئی فصل نہین مگر متانت معانی وعلوے حقیقت اس قول کی بتا رہی ہی کہ یہ نور مشکوۃ نبوت سے ہی اور یہ اسرار خزانہ معرفت سے ۔ زلیخا اُسوقت ایمان نہ لائی تھی پھر ایسی بات کہ مین خائن بالغیب نہین اور خائن کامیاب نہین ہوتا اور نفس آمر بالسوء ہی اگر توفیق سبحانی دستگیر نہو ۔ اُسے کہان سے معلوم ہوئے اور صرف اسواسطے کہ حضرت یوسفؑ پر شبہہ خیانت نہ آنے پاے یہ تکلف غیر ضروری ہی اسلیئے کہ ۔ا۔ یہ سوال جبرئیل اگر ضرور رہوا ہی تو قطعی یوسفؑ کا قول بھی ہی اور نہین ہوا تو چاہے زلیخا کا قول ہو یا یوسفؑ کا موجب الزام نہین ۔۲۔ اور ممکن ہی کہ جبرئیلؑ کا سوال بھی ہوا ہو تب بھی عصمت یوسفی مین دھبا نہین لگتا اسلیئے کہ یہ دعوی کہ خیانت نہ ظاہر مین ہوئی نہ غیب مین چاہتا ہی کہ خطرۂ فاسد بھی نگزرا ہو اور قوت شہوانیہ کو حرکت بھی نہوئی ہو اور بیشک یہ امر خلاف ظاہر قرآن ہی اسلیئے کہ ہم ضرور ہوا کس تاویل سے ہو لہذا جبرئیل نے اعتراض کیا اور اپنے یہ عذر پیش کیا اور ممکن ہی کہ جبرئیل کا سوال نہوا ہو اور اُنہنے تعلیماً یہ زیادہ کیا کہ سچو نکو اپنے نفس پر افتخار نچاہیے یہ سب فیض حضرت و توفیق غیب سے ہی **حاصل** سیاق عبارت سے واضح ہی کہ حضرت یوسفؑ کو بری خیال اور بُرے عزم کی ہوا بھی نلگی تھی وہ امان نبوت وہ داغ فسق کیا ممکن ہی مگر تعلیماً و تواضعاً فرمایا کہ مین اپنے نفس کی برائت و پاکی نہین بیان کرتا بلکہ وہ خاطی ہی اور میرا رب غفور ہی اور یہ تمام طہارت و برائت اللہ کی رحمت و توفیق سے حاصل ہوئی **ف** متقی کو اپنے نفس پر اعتماد اور تقوی پر ناز نچاہیے بلکہ اُسکو ملزم جانکر توفیق الٰہی کا شکر گزار و امیدوار رہے

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ

اور کہا بادشاہ نے لاؤ تم یوسف کو میرے پاس خالص کروں اسے اپنے لئے پھر جب باتیں کیں اس سے کہا بیشک تو

الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ۝

آج ہی کے دن سے پاس ہمارے صاحب مکنت ہو امانت دار ہے

بعد ان تمام جرح و تعدیل کے بادشاہ نے کہا یوسف کو ہمارے پاس لے آؤ ہم انھیں اپنی مصاحبت و قرب خاص مین رکھینگے لنفسی سے ظاہر ہی کہ بادشاہ کو یہ منظور نہ تھا کہ یوسف دوسرون کے ماتحت رہین یا عزیز مصر کا کچھ تعلق انسے باقی رہے اور یہ بھی ایک جزائے خیر ہی اُس مظلومانہ اسیری کی۔ پھر جب یوسف دربار مین جلوہ افروز ہوئے اور بادشاہ سے باتین کین عرائس آپنے عربی مین سلام کیا اور عبرانی مین دعا دی بادشاہ نے پوچھا تو فرمایا وہ زبان میرے چچا اسمٰعیل کی ہی اور یہ میرے باپ یعقوب کی۔ بادشاہ ستر زبانین جانتا تھا جس لغت مین بات کرتا آپ سے جواب فصیح پاتا دنگ ہوگیا بمقتضائے اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا کہنے لگا بیشک تم اے یوسف آج ہی سے صاحب جاہ و تمکین و مشیر و امین ہو۔ پھر بلا واسطہ تعبیر خواب حسنی کبیر موجب حسن اعتقاد بادشاہ اخلاق حمیدۂ یوسفی ہوئی ۱۔ آپکا کمال علم یعنے وہ تعبیر جسکے بیان سے کاہن اور ساحر اور تمام اہل علم و فضل سلطنت مصر کے عاجز تھے ۲۔ کمال ادب کہ عورتون کے باب مین صرف اپنی برائت چاہی کسیکی توضیح و تصریح نکی ۳۔ اسقدر صبر و ثبات جو اس طول حبس مین ظاہر ہوا ۴۔ طہارت کامل و برائت کلی ۵۔ مدح خوانی بیوس ۶۔ کمال ذکاوت و تدین و تمدن ذکاوت تو تعبیر و تقریر سے ظاہر اور تدین حبس و طہارت سے واضح اور تمدن اُس مشورے سے جسکا ذکر آتا ہی مفہوم ہی کہ جب بادشاہ نے یہ خوفناک تعبیر سنی بولا آپکی کیا رائے ہی کیونکر انتظام ہو فرمایا ان شاداب برسون مین خوب کھیتی کرائی جائے اور غلے جمع کیے جائین پھر جب خشک سالی آئے یہ غلے فروخت کیے جائین رعایا کی جان بچے اور بادشاہ کا خزانہ معمور ہو جائے۔ تب بادشاہ نے کہا اس انتظام کا کون ذمہ دار ہوتا ہی آپنے فرمایا

قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ۝

کہا مقرر کر مجھے خزانوں پر زمین کے مین محافظ دانا ہون

فرمایا کہ یہ انتظام مین کر سکتا ہون مجھے آپ ملک محروسہ کے خزانون پر مقرر کر دیجئے مین نگہبان بھی ہون ضایع نہوگا اور خبردار دانشمند بھی ہون زک نہ ملیگا۔ الارض مین لام عہد ہی یعنے زمین محروسہ شاہ مصر سوال امین نہ کہا حالانکہ اسکی ضرورت زیادہ تھی جواب اسلیے

ک کلمہ برایخ اوقات و کلمتان ع
الیوم ظرف
مکان رنہین ...
...
ف جواب طلب امارت

امانت تو بادشاہ خود تسلیم کر چکا تھا۔ اس مقام پر دو بحثین ہین اول حضرت یوسفؑ نے اس مشورہ سے کہ بادشاہ غلہ جمع کرکے بیچے اور خزانے پر کرے اور تقسیم محدود رہے۔ صورت احتکار و عام اضرار کی پیدا کی جواب ۱؎ یہ تدبیر ایک دقیق اصول حکمت و حسن انتظام پر مبنی تھی قاعدہ ہی کہ ارزان اور بکثرت ملنے والی چیز کی ضرورتین اور مصارت زوائد قدرتی طور پر بڑہجاتے ہین اور گران و کمیاب شے کی ضرورتین خود بخود کم ہوجاتی ہین برف اور گرم ملکون کی رغبت دیکھو اور وہ زمانہ جب برف بنانے کی کلین نہین تھین کتنی چیزین اور تدبیرین برف کے قائمقام اور کسقدر اسکا خرچ قلیل تھا اور آجکل دیکھو ہر کس و ناکس برف پر دم دیتا ہی۔ اگر ایک ملک کے مصارف کا اندازہ ہو تو آدھا غلہ آدمیون کی غذا اور آدھی مین جانور اور دوسرے کام ہین پس اگر قحط سالی مین عام اختیار باقی رہین تو تھوڑے دن مین غلہ مجتمعہ تمام ہوجاے اور آدمی ہلاک ہون اور منتظم طور پر فراہم کرکے جب ایک اندازے سے تقسیم و فروخت ہوا تو صرف زائد موقوف اور تقسیم مساوی ہوگی موت نیم سیری کی صورت مین بدل جائیگی اور جو مصیبت کسی خاص گروہ کے لیئے تھی وہ تھوڑی تھوڑی تقسیم ہوگی اور کمال انتظام یہی ہی کہ ہر آسانی و سختی عام طور پر منقسم ہو۔ یہ صورت احتکار نہین ہی اسلیئے کہ احتکار یہ ہی کہ غلہ گرانی مین بہ نیت گران فروشی خرید کر بند کیا جائے اور یہان ارزانی اور شادابی مین جمع کیا گیا نیت گران فروشی نہ تھی بلکہ عام پرورش مقصود تھی **مسئلہ** غلے کی تجارت نہ احتکار ہی نہ کراہت۔ حرمین مین صحابہ کے سوا کون تھا جو غلہ فروشی کرتا صرف احتکار یہ ہی کہ جب نرخ گران ہونے لگے تو کھانے کی چیز کو اس نیت سے کہ اور گران ہولے تو فروخت کرونگا۔ ایسے مقام سے جہانکی پیداوار پر ان لوگون کی بسر ہی۔ خرید کر بند کر رکھے اور منتظر قحط کا رہے پس آج ہمارے ملکو نمین احتکار نایاب ہی اسلیئے کہ کسی مقام کے آدمی ایک مقام کی پیداوار پر اکتفا نہین کرتے بلکہ جہان ہو وہان سے آجاتا ہی تو جبتک تمام راہین مسدود نہون احتکار نہوگا۔ دوم حضرت یوسفؑ نے طلب امارت یون فرمائی حالانکہ حدیث مین وارد ہوا مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَأَلَ وُكِلَ إِلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ (ترمذی) جسنے خود منصب قضا کی تلاش کی اور سوال کیا اپنے نفس کیطرف سپرد کردیا جاتا ہی اور جو بجبر قاضی بنایا جاسے اللہ تعالے اسکے لیئے ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ اسے درست و ہموار رکھے جواب ۱؎ یہ ممانعت دو امرون کے اعتبار سے ہی

ف پیشنہاد خزانہ ۱۷

ف مسئلہ احتکار

ف مسائل قضا

۱؎ طلب جاہ جو ذریعہ کبر و تفاخر و ہلاک ہو ۲؎ اعتماد اپنے عدل و حزم و عقل پر جو عُجب و غرور ہو اور شان نبوت ان دونو سے بالاتر ہو ۳؎ وضع نبوت اظہار و ادعا کے لئے ہو کہ ایمان واجب اور انکار کفر ٹھہرے۔ اور بنائے ایمان اخفا پر ہو تاکہ ریا و تکبر پیدا نہو۔ پس احکام نبیؑ کی غیر نبی کے مثل نہین ہوسکتے ہو نبی کا نفس معصوم ہوتا ہو اور مثل اُسکا معدوم۔ اور یہ منع تب ہو کہ نفس پر اطمینان نہو یا دوسرا لائق تر موجود ہو۔ حضرت یوسفؑ کے زمانے مین غالبًا لوگ کافر تھے اُنکی حکومت مین ظلم و فتنے کے سوا اور کیا توقع تھی اور آپکو بحیثیت نبوت مخلوق کی خیرخواہی لازم تھی اور یہ امر ایک عمدہ مسائل سیاست سے تھا جسکے اثر نے تمام مصر کو مطیع بنالیا پس انکار بعض اکابر کا اور طلب و اصرار بعض اکابر انھین وجوہ پر مبتنی ہو ابوداؤد وَمَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ جسنے مسلمانو کے قاضی بننے کی خواستگاری کی اور قاضی بنگیا پھر اُسکے عدل اور ظلم کو مغلوب و معدوم کرڈالا تو اُسے جنت ہو مسئلہ طلب قضا مستحسن نہین جبتک اسمین مزید نفع عام متصور نہو مسئلہ قبول خدمت قضا بحالت خوف جور و غلبہ جہل غیر مستحسن و بامید مزید عدل و احسان اولی اور اگر دوسرا قاضی لائق نہو تو واجب ورنہ مباح ہو مسئلہ ہمارے زمانے مین اس وجہ سے کہ قانون جور مدار حکم ہو قبول امارت جائز نہین اور یہ عذر کہ بہ نسبت دوسرے حکام کے گونہ انصاف و اتباع اسلام ضرور ہے درصورت ارتکاب مظالم و محرمات قابل التفات نہین۔

وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ

اور ایسی ہی جگہ دی ہمنے یوسف کو زمین مین جگہ پکڑتی اُس سے جسطرح چاہتے پونہچاتے ہین ہم رحمت اپنی جسے

نَّشَآءُ وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ع

چاہین اور نہین ضائع کرتے ہم ثواب نیکو نکا اور البتہ اجر آخرت کا اچھا ہو اُنکے لئے جو ایمان لائے اور تھے ڈرنیوالے

ہمنے یوسفؑ کو مصر مین اسیطرح تمکین دی جہان اور جسطرح چاہتے دخل و تصرف کرتے تھے ہم اپنی رحمت جسے چاہتے ہین پونہچا دیتے ہین اور ثواب نیکونکا ضائع نہین کرتے اور آخرت کا ثواب ایمان دار متقی کے لئے اچھا ہو ف آیت مین چار امر ہین ۱؎ تمکین و اقتدار دنیاوی جسکی تفصیل آتی ہو ۲؎ رحمت جس سے مراد نبوت اور تمام فضائل ہین جسکے جامع حضرت یوسفؑ تھے ۳؎ اجر احسان دنیا مین یہ گو تمام نعمتون کو شامل ہو مگر غالبًا کنایہ ہو زلیخا کے اُس قصے کی طرف جسمین آپسے غایت درجے کا احسان تحصین ثابت ہو ۴؎ اجر آخرت جو بفضلہ تعالے انبیا علیہم السلام

کو کامل اور سب سے زائد عطا ہوگا **مختصر قصۂ زلیخا** کہا صاحب حدائق الحقائق نے جب یوسف علیہ السلام مجلس سے نکلے اور بادشاہ کے مقرب ہوئے اور عزیز مصر سابق مرگیا زلیخا پریشان حال ہوئی۔ عزیز جو سرپرست تھا نہ ہا خویش و اقارب بھی جو ملک مین گے بادشاہ مستقل تھے دشمنون کے ہاتھ سے ہلاک و تباہ ہوگئے مال و متاع آشفتگی و دیوانگی کے نذر ہوا جو یوسفؑ کا نام لیتا زر بیشمار و جواہر آبدار پاتا آخرکار مفلس ہوگئی مصائب متواتر نے نور نظر اور حسن منظر اور قوت بازو سب تاراج کیا بیچاری مصیبت کے ماری گلی مین گزر کرتی اور جھوپڑے مین بتصور محل سرائے محبوب پڑی رہتے آجتک مذہب قدیم پر بت پرستی کرتے تھے اور ہمیشہ اُس پتھر سے یوسفؑ کو مانگتے جب تمام اسباب منقطع ہوگئے فیضان خدمت صدیق و برکت صحبت پیغمبر و جذب عشق کامل نے دستگیری کی بتؑ سے کہا جب تمسے کچھ نہین ہوسکتا تو پھر کس کام کا صنم کو توڑا اور حضرت صمد سے جسکی حمد و ثنا زبان یوسفی سے سنی تھی رجوع کی اب کیا تھا دریائے رحمت جوش مین آیا یوسفؑ کے دلمین گزرا کہ آخر وہ دلدادہ کس حال مین ہی سواری طلب فرمائی دل مین جستجوے زلیخا بظاہر سیر و تماشا کرتے ہوے کوچہ و بازار مین گزرے۔ زلیخا کو توڑ کے بھین ستایا کرتے اور وہ راہو پر آتی آج بھی حاضر تھے سواران شاہی جلوس خلافت جوق جوق گزرتا مگر زلیخا کو کچھ التفات نتھا جب وہ شہسوار فضای دل قریب آیا گو نابینائی تھی مگر دلمین وہی روشنائی تھی زلیخا دوڑی اور چاہا کہ نقش قدم کیطرح زمین بوس ہو ملازمین شاہی نے ممانعت کی زلیخا نے بآواز بلند کہا پاک ہی وہ ذات جسنے غلام کو طاعت سے بزرگی دی اور بادشاہون کو معصیت سے ذلیل کرڈالا یہ نعرۂ دلدوز سُنکر حضرت یوسفؑ نے استفسار فرمایا کہ یہ ضعیفہ کون ہی عرض کیا گیا زلیخا ہی ارشاد ہوا کہ خلوت مین حاضر کرو جب حضوری میسر ہوئی اور تمام حوادث گذشتہ بیان ہوچکے حضرت محبوب سے خطاب ہوا اے زلیخا اب کیا چاہتی ہی عرض کی تین امر اول بینائی عطا ہو دعا فرمائی آنکھین کھل گئین۔ جمال دوست دیکھا تمام غم بھول گئی۔ عرض کی جوانی عود کر آئے دعا فرمائی وہی شباب وہی حسن و جمال عنایت ہوا۔ عرض کی کہ اب خدمت سے ممتاز اور مواصلت سے سرفراز ہون یوسفؑ نے سکوت کیا تھا کہ جبرئیل امین آئے اور کہا اے یوسفؑ صدیق حضرت جل جلالہ سے ارشاد ہورہا ہی آجتک زلیخا نے تجھے تدبیر و حیلہ سے طلب کیا محروم رہی اب ہمسے مانگتی ہی اور تیری ہی لیے ہمسے صلح کی ایمان لائی اسکی مراد دل برلا حسب حکم نکاح

انجام عشق زلیخا

کیا گیا حضرت یوسفؑ نے زلیخا کو باکرہ پایا اور سبب پوچھا معلوم ہوا کہ یہ امانت ابتدا سے
محفوظ رہی ایک مدت تک عیش شبا روزی مین گزری عشق مجازی نے جلوۂ حقیقت دکھایا
یوسفؑ نے زلیخا کے لئے محراب عبادت بنادی ہمیشہ مصروف عبادت رہتین اور جمال جہان
آرائے یوسفی مین مشاہدۂ حسن ازل کرتین ایک شب یوسفؑ نے چاہا کہ زلیخا پاس سے بلائے
اور زلیخا مشتاق عبادت تھی اٹھی تو آپنے دامن پکڑا اور کشاکش مین پیراہن پھٹ گیا زلیخا نے
کہا اے یوسفؑ یہ اسدن کا بدلا ہے مینے آپکا قمیص پھاڑا اور آپ مجھسے گریزان تھے آج آپنے
میرا دامن چاک کیا اور مین لذت ذکر و عبادتکی خواہان ہون ہم تم برابر ہو گئے ای یوسفؑ آپکی
برکت سے میرے دلمین شعلۂ عشق الٰہی بھڑکا اور خس و خاشاک ہوا و ہوس جل گئی پھر زلیخا سے
اولاد ہوئی اور مدت تک بعیش و عشرت بسر ہوئی مختصر ذکر امارت کہا صاحب حدائق
الحقائق نے کہ بعد اظہار عفت یوسفؑ بادشاہ نے مرکب خاص و جلوس شاہی در زندان پر
بھیجا کہ یوسفؑ کو لائین۔ اور آپ بکمال جاہ و جلال دربار شاہی مین آئے اور بعد کلام و تعبیر خواب
ایکسال بادشاہ کے پاس رہے بادشاہ نے امور ملکی و دقائق علمی مین آپکا پورا امتحان لیکر
اپنا وزیر بنایا آپنے حکم دیا کہ زراعت بکثرت کیجائے اور غلہ زائد از ضرورت مجتمع رہے اور
قریب مصر کے ایک مکان وسیع بنوایا جائے جو پندرہ میل طویل اور پندرہ میل عریض تھا اور
ہر قسم کا غلہ یہان جمع ہوتا ایک شب بادشاہ سوتے سوتے اٹھا اور کہا اے یوسفؑ مین بھوکھا
ہون آپ سمجھ گئے کہ قحط آ گیا۔ یہ سات برس نہایت سخت تھے آپنے اذن عام دیا کہ جسکا جی
چاہے غلہ خریدے پانچ برس تک نقد و جنس و زمین و مکان بیچ بیچ کر لوگ اناج خریدتے رہے
چھٹے برس جب کچھ نہ رہا تو اولاد بیچی اور ساتوین برس خود بک گئے۔ تمام آدمی حسن تدبیر و لطف
تقسیم و اخلاق و کرم عمیم یوسفی سے متحیر تھے آپنے بادشاہ سے کہا تونے دیکھا میرے رب نے کیا
کیا اب تیری کیا رائے ہے وہ بولا مین اور میرا ملک آپکا ہے جو چاہے کیجئے جیساکہ حیث یشاء سے
مفہوم ہوا الغرض بعد اجازت شاہی آپنے فرمایا مینے تمام رعایائے مصر کو آزاد کر دیا
اور انکی زمینین اور مکان انھین بخشدئیے۔ یہ وہ مضمون تھا جسنے تمام مصر کو یوسفؑ کا غلام
بنالیا لطیفہ صرف اس اہتمام پر کہ یوسفؑ کو عزیز نے خریدا حق سبحانہ تعالےٰ نے تمام مصر کو اپنے
یوسفؑ کا غلام زرخریدہ بنادیا اور اس خدمت مین کہ اہل مصر نے یوسفؑ کی تکریم و پرورش
کی اللہ تعالےٰ نے تمام مصر کی جان انکی تدبیر سے بچوائی اور اس الزام پر کہ آپکو محبوس رکھا

قیمہ ہفت سالہ عام کردی گئی آپ ایام قحط میں شکم سیر نکھاتے لوگون نے کہا یہ سیر چشمی اور گرسنگی فرمایا ڈرتا ہون مین کہ کوئی آدمی بھوکا ہو اور مین آسودہ۔ شاہی باورچی خانے مین حکم تھا کہ دوپہر کو خاصہ تیار ہوا کرے اور ایک ہی وقت بادشاہ بھی کھاتا تاکہ گرسنگی کا مزہ بھی زبان پر رہے۔ ایام قحط مین اطراف وجوانب سے قافلے آتے اور آپ کی تجارت وسخاوت سے امیر وفقیر کامیاب جاتے یہ نہوتا کہ حد معین سے کوئی آدمی زیادہ پائے تاکہ آخرکار محتاج رہجائے یہ خبر قحط ہی کے ساتھ کنعان اور شام مین پہنچی اور حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹونکو غلہ لینے بھیجا

وَجَاءَ إِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنكِرُونَ ۝

اور آئے بھائی یوسف کے تو داخل ہوئے اُنپر تو پہچانا اُنکو اور وہ اُسکے لئے انجان تھے

یعنی دسون بھائی یوسفؑ کے آئے اور اُسکے دربار مین گئے آپنے اُنھین پہچان لیا مگر وہ بوجہ جاہ وجلال پہچان نسکے

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ الْمُنزِلِينَ ۝

اور جب تیار کردیا اُنکو سامان اُنکا کہا لاؤ تم میرے پاس بھائی اپنا باپ کیطرف سے کیا نہین دیکھتے ہین پورا کرتا ہون کیل اور مین اچھا ہون مہماندار

جب یوسفؑ نے اپنے بھائیونکا سامان تیار کردیا تو کہا کہ اپنا وہ بھائی جو باپ کیطرف سے ہے میرے پاس لاؤ کیا تم یہ میرے احسانات نہین دیکھتے کہ مین پیمانہ پورا دیتا ہون اور اچھا مہمان نواز ہون عرائس یوسفؑ نے بھائیون سے عبرانی مین بات چیت کی اور کہا کیا تم مخبر ہو کر ہمارے ملک مین آئے ہو یہ بولے آپ ایسا خیال نکرین ہم جواہر معدن نبوت اور سلالہ خاندان رسالت ہین ہمارے پدر بزرگوار یعقوبؑ بن اسحٰقؑ بن ابراہیمؑ انبیائے ابرار سے ہین ہمکو غلہ لینے کو بھیجا یوسفؑ نے کہا تم کے بھائی ہو بولے بارہ ایک جنگل مین ہلاک ہوا دوسرا جو اُس گم شدہ کے ماکے بطن سے ہے باپکے پاس ہے۔ باقی دس ہم حاضر ہین یوسفؑ نے کہا تمھاری بات کی کون تصدیق کرتا ہے بولے غریب الوطنونکی تصدیق کون کریگا۔ آپنے کہا اچھا اُس گیارھوین بھائی کو بھی لاؤ تو مجھے یقین آئے

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ۝

پس اگر نہ لاؤگے تم میرے پاس اُسے تو نہین کیل ہے تمھارے لئے پاس میرے اور نہ تم پاس آنے پاؤگے

اگر تم اپنے علاتی بھائی کو ہمارے پاس نہ لائے تو جان رکھو نہ کیل عطا ہوگا نہ تقرب

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ۝

بولے طلب کرینگے ہم اُسکو اُسکے باپ سے اور ہم کرنے والے ہین

وہ بولے اے عزیز ہم اپنے باپ سے بنیامین کی نسبت درخواست کرینگے ہمارا کام کہنا ہی ضرور کرینگے۔ یوسفؑ نے کہا اچھا تم ایک کو رہن رکھ جاؤ تاکہ اطمینان رہے چنانچہ قرعہ ڈالا گیا اور شمعون کا نام نکلا وہ یہین رہا اور قافلہ وطن گیا

وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا

اور کہا خادمون اپنے رکھدو مال اُنکے شلیتو نمین اُنکے تاکہ وہ پہچانین اُسے

إِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ

جب پھرین طرف اپنے اہل کے تاکہ وہ پھرین

حضرت یوسفؑ نے اپنے خادمون سے فرمایا جو مال اِن سے غلے کے عوض مین ملا ہی وہ انھین کے شلیتو نمین بھر دو جب گھر جائین گے اسے پہچانینگے ہمارے احسانات یاد کر کے پھر آئینگے ابو سعود پہچاننے سے مراد حق رد پہچاننا یعنی انھین اسکا واپس کرنا ضرور لازم آئیگا

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ مَعَنَا أَخَانَا

پھر جب پھرے طرف اپنے باپ کے بولے اے باپ ہمارے روکا گیا ہم سے کیل تو بھیج ساتھ ہمارے بھائی کو ہمارے

نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

کیل لین ہم اور ہم اُسکے لئے محافظ ہین

جب یہ قافلہ کنعان آیا تو برادران یوسف نے اپنے باپ سے عرض کی اے پدر مہربان ہمسے عزیز مصر نے کیل منع کر دیا یعنے اب ہمکو غلہ نلے گا تو آپ ہمارے ساتھ ہمارے علاتی بھائی بنیامین کو بھیجدیجئے کہ ہم کیل حاصل کرین اور ہم اُنکے محافظ رہین گے

قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ ۖ فَاللَّهُ خَيْرٌ

کہا کیا امین جانون تمکو اُسپر مگر جیسا کہ امین جانا مین نے تمکو اُسکے بھائی پر پہلے سے پس اللہ اچھا

حَافِظًا ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

محافظ ہی اور وہی بڑا مہربان ہی مہربانی کرنیوالون سے

حضرت یعقوبؑ نے کہا بنیامین کے باب مین کیا تمھین ویسا ہی امین جانون جیسا کہ اُنکے بھائی یوسفؑ پر اس سے پہلے اعتماد کر چکا پس اللہ ہی اچھا محافظ ہی اور ارحم الراحمین ہے

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ۖ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي

اور جب کھولی متاع اپنی پائی بضاعت اپنی پھیری گئی طرف اُنکے بولے اے باپ ہمارے نہین چاہتے ہم

هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ۖ وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ۖ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ

یہ بضاعت اپنی کہ پھیری گئی ہمپر اور غلہ لاوینگے ہم اپنے اہل کیلئے اور حفاظت کرینگے ہم اپنے بھائی کی اور زیادہ لینگے ہم کیل ایک اونٹ کا

اور جب اُنھون نے اپنے بار کھولے تو اپنی متاع پائی کہ اُنکی طرف واپس کی گئی بولے ای پدر

بزرگوار یہ مال ہکو شایان نہین جو ہمکو پھیر دیا گیا ہی اور ہم اپنے گھر کے لوگون کے لئے غلہ لائینگے اور اپنے بھائی کی محافظت کرینگے اور ایک کیل اور زیادہ لینگے یہ کیل لینا آسان ہی معالکہ یہ مقدار جو ہم لائے ہین قلیل ہی پس ضرور ہی کہ اور غلہ لائین اور وہ بدون بنیامین مشکل ہی ابو سعود یا یہ کہ ایسا کیل آسان ہی مسئلہ اگر بائع کے پاس مشتری کا مال یا مشتری کے پاس بائع کی کوئی چیز نکلی تو جب تک یہ یقین نہو کہ یہ مال بخوشی خاطر بطور عطا دیا گیا ہے اُسکا رکھ لینا جائز نہوگا اسلئے ارشاد ہوا۔ (ماینبغی ہذہ)

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَأْتُنَّنِيْ بِهٖٓ

کہا ہرگز نہ بھیجونگا مین اُسے ساتھ تمھارے یہانتک کہ لاؤ تم قسم اللہ کی البتہ لاؤگے تم میرے پاس اُسے

إِلَّآ أَنْ يُّحَاطَ بِكُمْ ۚ فَلَمَّآ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ

مگر یہ کہ گھیرے جاؤ تم پھر جب دیا یعقوب کو قول اپنا کہا اللہ اُسپر کہ کہتے ہین ہم وکیل ہے

حضرت یعقوبؑ نے فرمایا مین بنیامین کو تمھارے ساتھ ہرگز نہ بھیجونگا جبتک تم اللہ کی قسم نہ کھاؤ کہ ضرور اُسے میرے پاس لے آؤگے مگر گھر جاؤ و مجبوری پیش آئے پھر جب بیٹے قسم کھاگئے اور باپ سے عہد واثق کیا تو یعقوبؑ نے کہا اللہ تعالے کارساز ہی جو ہم کہتے ہین **ف** قسم اسلئے لی کہ احتیاط مزید کرین اور استثنا اسلئے فرمایا کہ اگر بے اختیاری مین کوئی آفت آجاے تو یہ ناکردہ گناہ گرفتار بلا نہون یہ شفقت پدری تھی۔ اور یہ قول کہ اللہ ہم سبکے قول کا کارساز ہے بطور تبرک و استعانت باللہ و کمال توکل ہے نکتہ حضرت یعقوبؑ نے (نقول) بصیغہ متکلم مع الغیر اسلئے فرمایا کہ اُنکے ساتھ اُنکے اولاد کی کارسازی بھی حضرت رب العزت کرے ہو

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۚ وَمَآ أُغْنِيْ

کہا اے بیٹو میرے نہ داخل ہو ایک دروازے سے اور داخل ہوجیئے دروازونسے اور نہین کافی ہو

عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ

تمکو اللہ سے کچھ بھی نہین حکم مگر واسطے اللہ کے اُسی پر بھروسا کیا مینے اور اُسی پر بھروسا کرین بھروسا کرنیوالے

شہر مصر کے چار دروازے تھے حضرت یعقوبؑ نے فرمایا جدا جدا دروازون سے شہر مین داخل ہو اسلئے کہ گیارہ بھائی اور سب کے سب حسین قوی پہلوان ایک ساتھ چلین تو خوف ہی کہ نظر بد نہ لگے لہذا فرمایا ایک دروازے سے نجاؤ بلکہ جدا جدا جاؤ پھر تعلیما فرمایا یہ میری احتیاط اور تدبیر قضاے الٰہی سے تمکو کچھ بھی نہین بچا سکتی حکم تو اللہ ہی کے لئے ہی اور مین اُسی پر

اعتماد کرتا ہون اور چاہیے کہ توکل والے اُسی پر توکل کرین **ف** معلوم ہوا کہ چشم بد کا اثر

ثابت اور احتراز اُس سے لازم ہے مسلم العین حق فلو کان شیٔ سابق القدر سبقتہ العین

(مشکوۃ) آنحضرت نے فرمایا کہ چشم بد حق یعنی ثابت و موثر ہے اگر کوئی شے تقدیر الٰہی پر سابق و غالب ہو سکتی تو چشم ہوتی مگر ایسا نہیں

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم مَّا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي

اور جب داخل ہوئے جسطرح حکم کیا اُنکو باپ نے اُنکے نہ تھا کہ کفایت کرے اُنسے اللہ سے کچھ مگر ایک خطرہ تھا

نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

جی مین یعقوبؑ کی کہ نکالا اُسے اور بیشک یعقوب صاحب علم تھا اسلئے کہ سکھایا ہمنے اُسے لیکن اکثر آدمی نہین جانتے

اور جب اخوان یوسفؑ شہر مین اُسیطرح داخل ہوئے جسطرح اُنکے باپ نے حکم کیا تھا یعنے جدا جدا نہ تھا یہ جدا جدا داخل ہونا کہ اُنکو اللہ سے کچھ بھی بے پروا کر دے ہان ایک خطرہ یعقوبؑ کے دل کا تھا جسے نکالا اور دل خوش کر لیا اور یعقوبؑ بڑے علم والے تھے اسلئے کہ ہمنے اُنھین اسرار آسمانی و علوم نبوت سکھائے تھے مگر بہت آدمی نہین جانتے **ف** اس آیت سے ظاہر ہے کہ یعقوبؑ نے حفظ کی تدبیر کی تھی اور یہ تدبیر اُنکی ایک علم الٰہی پر مبنی تھی لیکن یہہ تدبیر قضائے الٰہی کی سپر نہین ہو سکتی پس صاحب تدبیر پر ترک توکل یا اختیار عبث کا الزام جائز نہین اسلئے کہ گو سر دست فائدہ نہو مگر بحسب علم الٰہی احتیاط و تدبیر کا ثواب ضرور ملیگا حدیث مین ایسے مضامین بہت ہین فرمایا نذر قدر کو نہین ٹال سکتی۔ یا قدر پر کوئی شے پیش نہین جاتی تاہم مشکوٰۃ مین دعا و نذر و معالجہ۔ جھاڑ پھونک وغیرہ کا بھی حکم ہے لذو علم معالم مین ہے کہ کہا سفیان نے مراد اس سے صاحب حفظ ہے یعنے یعقوبؑ کو ہمارے سکھائے مسائل محفوظ تھے یا وہ اُسکی رعایت کرتے تھے اکثر الناس یعنے کفار اسمین اشارہ ہے کہ عوام جاہل علوم اولیاء اللہ نہین جانتے اور اُنکے افعال و اعتقاد اپنے سے سمجھتے ہین اسلئے کہ وہ تدبیر کو موثر جانتے ہین معتوب ہوتے ہین عارف تدبیر کو ذریعہ دعا یا حکم جانتے ہین ثواب پاتے ہین

وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ ۖ قَالَ إِنِّي أَنَا

اور جب داخل ہوئے یوسف پر جگہ دی طرف اپنے بھائی کو اپنے کہا مین ہی

أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

بھائی ہون تیرا پس نہ غم کھا اُسکا کہ تھے کرتے

اور جب یہ سب یوسفؑ کے پاس گئے تو یوسفؑ نے اپنے بھائی بنیامین کو اپنے پاس جگہ دی

اور کہا مین تیرا برادر گم گشتہ ہون اب غم نکھا اسکا کہ تیرے بھائیون نے کیا ع الس میں اور ان
یوسفؑ جب دربار مین آئے کہا اے عزیز یہ ہمارا بھائی ہی جسکے لانے کا آپنے حکم دیا تھا آپنے
فرمایا تمنے اچھا کام کیا اور اسکا اچھا عوض پاؤگے پھر باکرام و آسائش تمام انھین اتارا
اور ایک ایک خوان پر دو دو بھائی بٹھلائے دسون بھائی پانچ خوانون پر بیٹھے بنیامین تنہا
رہے تو یوسفؑ نے اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلایا شبکو ایک ایک بستر پر دو دو سلائے گئے
بنیامین یوسفؑ کے ہم بستر ہوئے صبح کو آپنے اُنسے کہا اسکا بھائی نہین ہی اگر تم پسند کرو تو میرے
ساتھ رہے پھر نہایت عزت و راحت سے اُنکی مہمان داری ہوئی تخلیئے مین یوسفؑ نے بنیامین
سے کہا تمھارا نام کیا ہی کہا بنیامین کہا تیری ماں کا کیا نام کہا راحیل بنت لبان کہا کوئی لڑکا ہی
بنیامین نے کہا ہان دس لڑکے ہین اُنکی نام مینے اپنے برادر گم گشتہ یوسفؑ کے مناسبت احوال سے
رکھے ہین یوسفؑ نے کہا کیا تو چاہتا ہی کہ مین تیرے برادر گم گشتہ کی جگہ تیرا بھائی ہون بنیامین نے
کہا اے بادشاہ تجھسا بھائی کسے ملے مگر تجھے یعقوبؑ اور راحیل نے نہین جنا اب تو حضرت یوسفؑ
کو تاب نرہی اور رو پڑے اور بنیامین کو گلے لگالیا اور فرمایا (اِنِّیْ اَنَا اَخُوْکَ) اور یہ راز
مخفی رکھا بنیامین نے کہا بھائی اب تو مین تمکو نچھوڑونگا یوسفؑ نے کہا تجھے معلوم ہی کہ باپ کو
کیسا صدمہ ہوگا نہ اظہار کا حکم ہی نہ اخفا مین یکجائی ممکن ہان ایک تدبیر ہی جسمین نہایت تفضیح و
توہین ہوگی بنیامین یوسفؑ سا بھائی پاکر کسکی پروا کرتے تھے بولے جو کچھ ہو پھر جب وقت
رخصت آیا سبکو غلہ دیا گیا اور بنیامین کے بار مین صاع ملک جس سے غلہ تقسیم ہوتا تھا چھپا کر رکھوا دیا

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ

پھر جب تیار کیا گیا سامان انکا رکھدیا ظرف آب شلیتے مین اپنی بھائی کی پھر پکارا پکارنے والا اے قافلہ والو بیشک تم چور ہو

جب سب اونٹ لد گئے تو جام شاہی بنیامین کے بوجھ مین چھپا دیا اور بوقت روانگی ایک پکارنے
والا پکارا اے قافلے والو تم چور ہو۔

قَالُوْا وَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ ۝ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَنْ جَآءَ

بولے اور مُنہ پھیر لیا طرف انکے کیا گم کرتے ہو تم بولے کھو یا ہمنے صاع بادشاہ کا اور اسکے لیے کہ لائے

سُنکر پھر پڑے اور مُنھ کیا کیا انکی کھو گئی	بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ۝ اُسکے بوجھ ہی اونٹ کا اور ہم اس انعام کے ضامن ہین	قافلے والے یہ آواز پکارنیوالے کیطرف

یہ لوگ بولے بادشاہی پیالہ گم ہوا ہی اور جو کوئی اُسے ڈھونڈھ لائے اُسے ایک شتر بار انعام

لیگا اور مین اس انعام کا ضامن ہون مسئلہ آیت اصل ہی باب کفالہ مین ہر ایسے حق کا جو ممنوع الادا ہو کفالہ جائز ہی مسئلہ اجارات مشروطہ صحیح ہین مثلاً طبیب کے علاج سے وکیل کی سعی سے۔ عامل کی دعا سے اگر فلان کام ہو جائے تو اسقدر دیا جائیگا یہ عقد صحیح ہی اسلئے کہ چور کا ڈھونڈھنا بھی اسی قبیل سے ہی مسئلہ انعام مشروطہ واجب الادا ہے مسئلہ تعین جعل یعنے غلام گم گشتہ ڈھونڈھ لاؤ۔ اور سراغ مال وغیرہ کا انعام صحیح ہی مگر حقوق مجہولہ و نفوس وغیرہ کے کفالے اس پر متفرع ہو سکتے ہین نصاً ثابت نہین۔

مسائل کفالہ

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ۝

بولے بخدا بیشک جانتے ہو تم نہین آئے ہم کہ فساد پھیلائین زمین مین اور نہین ہم چور

اخوان یوسفؑ نے کہا بخدائے عزوجل تمکو خوب معلوم ہی کہ ہم زمین مین فساد و معصیت کے لیے نہین آئے ہین اور ہم چور نہین ہین یعنی ہماری شرافت نسب اور وقار ظاہر اور تہذیب اخلاق سے دیانت ظاہر ہے ایسے گمان کا محل نہین

قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ۝ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ

بولے پھر کیا ہی بدلا اسکا اگر ہو تم جھوٹھے۔ بولے بدلا اسکا وہی ہی کہ پایا جاوی شلیتے مین اسکے

فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ۝

پس وہ بدلا ہے اسکا ایسے ہی سزا دیتے ہین ہم ظالمونکو

شاہی ملازمون نے کہا اچھا اگر تم جھوٹھے ہو اور صاع تمھارے پاس برآمد ہو تو بتاؤ چور کی کیا سزا ہی وہ بولے کہ وہی چور ہی جسکے اسباب مین پیالہ نکلے وہی چرانیوالا اسکا عوض ہے یعنے مملوک و غلام بنجائے گا اور ہم یعنے اصحاب ملت خلیل و ارکان مذہب اسرائیل ظالمون یعنے چورون کو ایسے ہی سزا دیتے ہین مسئلہ اس مین تائید ہے اس مسئلے کی کہ جب دو ذمی اپنا فیصلہ ہماری رائے پر چھوڑین تو ہمکو لائق ہے کہ اپنی کتاب کے موافق حکم کرین۔ یہان ملازمان شاہی نے جو اسوقت تک کافر تھے برادران یوسفؑ سے کہا تم چور کی سزا بتاؤ انھون نے بحسب شریعت یعقوبؑ غلامی کا فتوی دیا۔

فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ

پھر شروع کیا اسبابون سے انکے قبل اسباب بنیامین کے پھر نکالا اسے اسباب سے بنیامین کی ایسا ہی داؤ کیا ہمنی یوسف کے لیے

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِیْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

نہتھ یوسف کہ لے لیتے بھائی کو اپنے دین مین بادشاہ کے مگر یہ کہ چاہے اللہ بلند کرتے ہین ہم درجے

کدنا داؤ کیا ہمنے **مَنْ نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ** در یون بھی آیا ہی
کہ ارادہ کیا ہمنے جسکے چاہتے ہین اور بالاتر ہر ذی علم کے علم والا ہی سراج) بعد اس
عہد کے ملازمین شاہی نے جستجو شروع کی سبکی تلاشی لینے لگے تو پہلے دوسرے بھائیونکی
تلاشی لی آخر کو بنیامین کی گٹھری سے وہ پیالہ جواہرین برآمد ہوا (ارشاد ہوتا ہی) ہمنے یوسف
کے لیئے یہ ارادہ کیا یا یہ داؤ کیا (یعنے یہ اقرار کہ چور غلام بنایا جاسے ایک حیلہ تھا جو یوسف
کی کامیابی کے لیئے کیا گیا) اسیلئے کہ یوسف بحسب دین بادشاہ و قانون مروجہ مصر چور کو
غلام نہ بنا سکتے تھے مگر یہ کہ اللہ تعالےٰ چاہے یعنے بطور شرط و فیصلۂ خاص یا تبدیل دین
ملک و اجراے قانون آسمانی کے یہ ممکن ہو سکتا تھا۔ ہم جسکے درجے علم و فضل و تدبیر مین چاہتے
ہین بڑہاتے ہین اور ہر ذی علم پر ہر ایک علم والا بالاتر ہی (دیکھو اخوان یوسفؑ نے اخراج
یوسفؑ چاہا کیسی خطا مین پڑے اور یوسفؑ نے بنیامین کا لینا چاہا اور کس حسن و صواب سے
شبہہ حضرت یوسفؑ پر دو شبہے ہوتے ہین ۱ اشتہار غلط ۲ بنیامین کا غلام بنانا۔ جواب یہ
مغالطہ نہ تھا بلکہ جواب ہی اُس اتہام و ارتکاب کا جو بھائیون سے ہوا اسی لیئے اللہ تعالےٰ نے
فرمایا کِدْنَا ہمنے حیلہ و تدبیر کی۔ پس اظہار امر بے بنیاد مقابلے اور جزا و ر حیلے مین ممنوع نہین
رہا معاملہ بنیامین اسکے مدعی ہو سکتے تھے تو خود وہی حالانکہ وہ اس تدبیر کے شریک و مشیر تھے

قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ
بولے اگر چوری کی تو بیشک چوری کر چکا ہی بھائی اُسکا پہلے سے پس اوسکو چھپا رکھا یوسف نے

فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ
جی مین اپنے اور نہ ظاہر کیا اُسے اُنپر کہا تم بدہو مرتبے مین اور اللہ خوب جانتا ہی جو تم بیان کرتے

جب بنیامین کے اسباب سے پیالہ نکلا تو اُنکو نہایت ندامت ہوئی اور کہنے لگے کیا ہوا اسنے
چوری کی تو اسکا بھائی یعنے یوسفؑ بھی اس سے پہلے چوری کر چکا ہی تو گویا سرقہ انکی سرشت
مین ہی اور یوسفؑ کے چوری کا بیان یہ ہی کہ آپ کے والدہ کم سنی مین انتقال کر گئین تھین اور
آپنے اپنی پھوپھی کے پاس پرورش پائی جب سن شعور کو پہنچے تو حضرت یعقوبؑ نے بکمال
شوق انکو اپنی بہن سے طلب کیا انکو فراق یوسفؑ گوارا نہوا اور بحال عدول حکمی برادر بھی تھی
یہ حیلہ کیا کہ وہ کمر بند جو تبرکاً انکو ملا تھا حضرت یوسفؑ کے کپڑے کے تلے کر دیا جب یہ گھر آئے
تو غل مچایا کہ میرا کمر بند گم ہوا ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے یوسفؑ کی پوشاک کے تلے سے نکلا اور

بحسب شریعت یعقوب علیہ السلام انھین بعلت دزدی اپنا غلام بنالیا بعد انتقال عمہ پھر آپ اپنے پدر بزرگوار کے پاس آئے۔ تو یوسفؑ نے غصہ دلمین چھپایا اسلئے کہ جواب مین اظہار راز تھا اسقدر کہا کہ تم برے لوگ ہو یا تمھارا مرتبہ عند اللہ بد ہے (یہ جواب ہی اُنکے الزام کا تاکہ غصہ کچھ کم ہو نہ یہ کہ خبر واقعہ ہو) اور اللہ تعالٰے خوب جانتا ہی کہ یوسفؑ نے چوری کی یا نہین فی نفسہٖ یہ عرب کا محاورہ ہی جب کہتے ہین فلان شئی نفس مین چھپائی مراد یہ ہوتی ہو کہ غایت درجکی پوشیدگی کی

قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ

بولے اے عزیز بیشک اسکا باپ بڑا بدھا ہی تو لیلے ایک ہمسے جگہ اسکی ہم دیکھتے ہین تجھے احسان کرنیوالون سے

جب بنیامین روک لیئے گئے اور کچھ بس نچلا تو کہنے لگے اے وزیر مصر بنیامین کا باپ بہت بڈھا ہے یا شیخ کبیر الشان عظیم القدر ہی اُسکی ناخوشی سے ڈرا اور ہم مین سے ایک کو اُسکے عوض مین رکھ لے ہم تجھے احسان کرنیوالا پاتے ہین

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۟

کہا پناہ بخدا کہ لے لوین مگر اُسے کہ پائی ہمنے چیز اپنی پاس اُسکے تو اب ہم ظالم ہین

ع ۹ ۱۲

یوسفؑ نے کہا پناہ خدا کی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ مین سوائے اُسکے جسکے پاس میرا مال برآمد ہوا اور بحسب شرع آسمانی و عہد مدعا علیہ میرا مملوک ہو گیا کسی اور کو رکھ لون تو گویا مین ظالم ہوا مسئلہ سزائے بدنی مین مبادلہ جائز نہین مثلاً زید کے عوض عمرو اپنی خوشی سے رجم یا قصاص یا قطع کرائے تو قاضی یا مدعی کو شرعاً ایسا کرنا صحیح نہین عرائس جب کوئی تدبیر نہ چلی تو اخوان یوسفؑ کو غضب آیا اور انکے خاندان کا اثر تھا کہ جب غضبناک ہوتے کوئی طاقت مقابلہ نہ لا سکتا پس روبیل کو غصہ آیا اور کہا اے بادشاہ بخدائے قہار اگر تو ہمکو اور ہمارے بھائی بنیامین کو نچھوڑے گا تو یہ جان لے کہ ایک ڈانٹ مین مصر کی تمام حاملہ عورتین حمل ڈالدینگی اور اُنکے بدن کے بال کھڑے ہوگئے اور کپڑا توڑ کر باہر نکل آئے مگر حضرت یوسفؑ جانتے تھے کہ جب کوئی اولاد یعقوبؑ انھین مس کردے تو غصہ فرو ہو جاتا ہے اپنے بیٹے سے اشارہ کیا وہ قریب گیا اور روبیل کو مس کیا اور غصہ فرو ہو گیا اب کیا کرین روبیل نے کہا بیشک اس گھر مین اولاد یعقوبؑ سے کوئی شخص ہے یوسفؑ نے کہا کون یعقوبؑ روبیل ڈکھلا اے بادشاہ یعقوب کا نام نہ لے وہ اسرائیل اللہ بن اسحٰق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ہی۔

فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ

پھر جب ناامید ہوئے اُس سے کہ چھوٹیں ربا ہوکر کہا بڑے نے اُنکے کیا نہ جانا تمنے بیشک باپ نے تمھارے لیا

عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ

تمپر عہد اللہ سے اور پہلے سے کیا کمی کی تمنے یوسف مین پس ہرگز نہ ٹلونگا زمین سے جبتک اذن دے

لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

مجھے باپ میرا یا فیصلہ کرے اللہ میرے موافق اور وہی اچھا حکم کرنے والا ہے

جب مایوس ہوگئے کہ رہائی نہ پائینگے تو بڑے بھائی نے کہا تمکو خوب معلوم ہے کہ تمھارے باپ نے تمسے اللہ کا عہد لےلیا ہے اور تم اس سے پہلے یوسف کے معاملے مین جو تقصیر کر چکے ہو مین تو ہرگز یہان سے نہ ہلونگا جبتک باپ کا حکم نہو یا اللہ میرے موافق فیصلہ کرے اور وہ اچھا فیصلہ کرنیوالا ہے

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا

پھر جاؤ تم طرف اپنے باپ کی تو کہو اے باپ ہمارے بیشک بیٹے نے تیرے چوری کی اور نہین گواہ ہوئے ہم مگر اسکے کہ

عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝

جانا ہمنے اور نہ تھے ہم غیب پر نگہبان

تم سب پدر بزرگوار کی خدمت مین جاکر عرض کرو اے باپ تیرے بیٹے بنیامین نے چوری کی اور ہم تو اسکے شاہد تھے جیسے جانتے تھے ہم غیب کی نگہبان تھے ہمین کیا معلوم تھا کہ ایسا حادثہ پیش آئیگا

وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِيْٓ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۭ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝

اور پوچھ اُس بستی سے کہ تھے ہم اُسمین اور اس قافلے سے کہ آئے ہم اُسمین اور ہم البتہ سچے ہین

آپ اہل مصر سے جہان ہم تھے اور قافلے والون سے جنکے ہمراہ ہم آئے دریافت کرلیں اور ہم سچے ہین قریہ سے مراد اہل قریہ یعنے مصر اور عیر سے مراد اصحاب عیر یعنے قافلہ والے

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ

کہا بلکہ بنالی تمھارے لیے جی نے تمھارے ایک بات پس صبر اچھا ہے قریب ہے کہ اللہ لائے میرے پاس

بِهِمْ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝

اُن سبکو بیشک وہ دانا ہے حکیم ہے

حضرت یعقوبؑ نے تصدیق نکی اور فرمایا کچھ نہین تمھارے جی نے ایک بات ٹھہرائی ہے اب صبر ہی کرنا اچھا ہے امید ہے کہ اللہ تعالے جلد اُن سب کو یعنے یوسفؑ اور بنیامین کو میرے پاس لائے اور وہ مصالح واسرار جانتا ہے حکمت والا ہے وہم حضرت یعقوبؑ اور بلا دلیل مومنین کا متہم بکذب کرنا حالانکہ وہ قسمین بھی کھائین اور گواہ بھی پیش کرین دفع ممکن ہے کہ یہ تکذیب بحسب واقعہ ہو اسلئے کہ نہ بنیامین سارق تھے نہ جبرا محبوس. اور

اور ممکن ہے کہ لقیاس قصۂ یوسف علیہ السلام ہو پس کوئی الزام نہین۔

وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰۤاَسَفٰى عَلٰى يُوْسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ۝

اور مُنہ پھیرا اُنسے اور کہا اے افسوس یوسف پر اور سفید ہوگئین آنکھین اُسکی غم سے پس وہ غمگین تھا

یعقوبؑ نے بیٹون سے مُنہ پھیر کر کہا یوسفؑ کی مفارقت پر افسوس اور انکی آنکھین کمال گریہ و بکا سے بے نور ہوگئین تھین اور وہ رنج و غم مین بھرے ہوئے تھے۔ بیاض چشم کنایہ ہی ضعف یا زوال بصر سے **مسئلہ** کسی مصیبت پر رونا اور مغموم و محزون ہونا صبر و ثواب کو ضائع نہین کرتا اسلیئے کہ یہ مقتضیات بشریت سے ہے **مسلم** آپ سعد بن عبادہ کی اعادت کو آئے تو انھین بیہوش پاکر روئے حاضرین حضور کے رونے سے رو پڑے آپنے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَیْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰکِنْ یُعَذِّبُ بِھٰذَا اَشَارَ اِلٰی لِسَانِہٖ اللہ اشک چشم و حزن دل پر عذاب نہین کرتا بلکہ زبان پر عذاب کرتا ہے یعنے شکایت و کلمات خلاف سے نوحہ کرنے پر عذاب ہوتا ہے **بخاری** انس نے روایت کی کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ ابراہیم کی دایہ کے پاس گئے اور ابراہیم کی سانس اوکھڑی ہوئی تھی تو حضور کی دونون آنکھین بہنے لگین عبدالرحمن بن عوف نے عرض کی یا رسول اللہ آپ بھی روتے ہین فرمایا اِنَّھَا رَحْمَۃٌ یہ تو رحمت ہی پھر فرمایا اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِکَ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ بیشک آنکھین روتی ہین اور دل رنج کرتا ہی اور ہم کچھ نہین کہتے مگر وہ کہ راضی ہو رب ہمارا اور ہم تیرے فراق مین ای ابراہیم غمگین ہین

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوْسُفَ حَتّٰى تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِيْنَ۝

بولے بخدا تو ہمیشہ یاد کریگا یوسفؑ کو یہانتک کہ ہوجا مریض یا ہوجا ہلاک ہونیوالا

حضرت یعقوبؑ کی اولاد نے کہا واللہ آپ یوسفؑ کا رنج کبھی نہ بھولینگے جبتک بیمار یا ہلاک نہوں **ف** بظاہر قسم دوام تاسف پر ہی مگر حقیقۃً مرض و ہلاک مراد ہے۔

قَالَ اِنَّمَاۤ اَشْكُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْۤ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۝

کہا نہین شکایت کرتا مین دُکھ اپنا سوا اپنا اور رنج سوا اپنا مگر اللہ ہی کیطرف اور جانتا ہون اللہ سے وہ کہ تم نہین جانتے

آپنے فرمایا میری شکایت مصیبت و رنج سے جو ہی وہ اللہ ہی سے ہی اور مجھے علوم و اسرار الٰہی سے وہ معلوم ہی جو تمکو معلوم نہین **ف** یعنے مراتب صبر و احکام شکر و طریق تحمل و اطوار حزن وا شعار اب مین تمسے زیادہ جانتا ہون یا میرا حزن عبث نہین اسلیئے کہ مجھے اللہ کی رحمت سے

بڑی بڑی امیدین ہین کہا گیا کہ آپ کو یوسفؑ کی حیات کا یقین تھا اسلیئے کہ آپ جانتے تھے
کہ یہ خواب غلط نہین تعبیر ہونا چاہیئے اور کہا بعض مفسرین نے کہ ایکدن ملک الموت آپکی زیارت کو
آئے آپنے پوچھا کہ تمنے میرے عزیز یوسفؑ کی جان نکالی ہے ملک الموت نے کہا نہین - یا آپکو بذریعہ وحی یا
فطرت کامل یا دوسرے آثار اور وعدہ ہاے الٰہی سے اسکا علم ہوگا

يٰبَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِنْ يُّوسُفَ وَاَخِيْهِ وَلَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا
اے میرے بیٹو جاؤ پس دریافت کرو یوسف اور اسکے بھائی سے اور نہ مایوس ہو رحمت سے اللہ کی بیشک نہین

يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ
مایوس ہوتے رحمت سے اللہ کی مگر قوم کافر

اے میرے بیٹو جاؤ اور یوسفؑ کی تلاش و بنیامین کی رہائی مین سعی کرو اور اللہ کی رحمت سے
نا امید نہو بات یہ ہے کہ نہین مایوس ہوتا رحمت خدا سے مگر کافر مسئلہ اللہ تعالے سے
مایوسی کفر ہے اسلیئے کہ نہ رحمت مسلوب ہے نہ قدرت معدوم معالم جب یعقوبؑ نے بیٹونکو تیسرے
سفر کا حکم دیا تو بنام عزیز مصر ایک نامہ تحریر فرمایا - یہ خط ہے یعقوبؑ بن اسحٰقؑ بن ابراہیم
کیطرف سے ملک مصر کو اما بعد ہم صاحب خانہ بلا و امتحان ہین ہمارے دادا آگ مین ڈالے
گئے پھر اللہ نے آگ انپر گلزار کردی اور باپ کے گلے پر دست و پابستہ چھری پھیری گئی جسکا
فدیہ گوسپند بہشتی سے ہوا اور مین یوسفؑ کے فراق مین مبتلا کیا گیا جسکی نسبت کہتے ہین
کہ لقمہ گرگ صحرائی ہوا اسیطرح یہ کہ اسکا حقیقی بھائی بنیامین جو موجب تسکین قلب حزین
تھا تیرے حبس مین ہے میری آنکھین بے نور ہوگئین اور کمر جھک گئی تیرا گمان ہے کہ میرا بیٹا
چور ہے یاد رہے کہ ہم ایسے خاندان کے لوگ ہین کہ نہ چوری کرتے ہین اور نہ کوئی ہماری نسل سے
چور ہوتا ہے اگر تو میرا نور نظر میرے پاس نہ بھیجیگا تو ایسی بددعا کرونگا کہ جسکا اثر ساتوین پشت
تک پہونچے گا - جب یہ نامہ حضرت یوسفؑ نے پڑھا کثرت بکا سے بے اختیار ہوگئے حدائق یہ
نامہ فارض بن یہوذا بن یعقوب علیہ السلام کے ہاتھ بھیجا گیا تھا جب فارض مصر مین آیا اور
نامہ نامی یوسفؑ کو دیا آپ عنوان نامہ دیکھکر ایسے بیخود ہوئے کہ ضبط نکرسکے تخت سے
اترے خلوت مین آئے اور اتنا روئے کہ ہوش باقی نرہے جب ہوش آیا نامہ پڑھا اور جواب
لکھا اما بعد فقد سمعت ذکر آبائک الکرام اصبر کما صبروا تظفر کما ظفروا والسلام
مینے آپکے آبا کرام کے نام پاک سنے صبر کرو جیسا کہ انھون نے صبر کیا اور فتحیاب ہوگے جیسے
وہ فتحیاب ہوئے - پھر فارض کو خلعت فاخرہ و انعام متکاثر دیکر رخصت کیا حضرت یعقوبؑ

یہ جواب دیکھتے ہی فرمانے لگے یہ باتین پیغمبرون کی ہین اور فرمایا اے مرے بیٹو جاؤ مصر کو اور میرے یوسفؑ گم گشتہ کو ڈھونڈھو مجھے وہ اسرار معلوم ہین جو تم نہین جانتے اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہو

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ۝

پھر جب داخل ہوئے اسپر بولے اے عزیز چھوگئی ہمکو اور اہل کو ہمارے سختی اور لائے ہم پونجی بیقدر پس پورا کر ہمارے لیے کیل اور صدقہ کر ہمپر بیشک اللہ عوض دیتا ہی صدقہ دینے والونکو

جب برادران یوسفؑ یوسفؑ کے پاس پونہچے بولے اے عزیز ہمکو افلاس وسختی فاقہ پہنچ گئی اور ہم بضاعت قلیل کم قیمت لائے ہین پس امید ہی کہ تو ہمکو کیل پورا دے اور قیمت نہین بلکہ بطور عطا وتصدق اللہ تعالےٰ صدقہ دینے والونکو جزائے خیر دیتا ہے **ف** غالباً صدقہ ہمارے حضور اور اُنکی اولاد پر حرام ہوا یا خاصۂ حضور ہی دوسرے انبیا پر حرام نہوگا ورنہ بنی اسرائیل ایسا سوال نکرتے **مسئلہ** بحالت افلاس وتنگدستی سوال جائز وصدقہ لینا حلال ہی نکتہ ممکن ہی کہ یہ سوال بغرض اظہار عجز برادران وشرف وکرامت یوسف علیہ السلام ہوا **ف** جبکہ عوض کامل نتھا تو وفا سے یہ مراد ہی کہ جسطرح اولا دیا تھے اب بھی دے کمی نکر معالم بھائیون کی یہ باتین سُنکر یوسفؑ کو تاب نرہی اور رو پڑے اور کہا گیا کہ باتو ہمین یوسف نی بیان کیا کہ کہا مجھسے مالک بن دعر نی کہ مینے ایک لڑکا چاہ کنعان مین پایا اور اتنے درہم کو مول لیا یہ بولے اے بادشاہ سچ ہی ہمنے اپنا غلام بیچا تھا یوسفؑ کو غصہ آگیا اور حکم دیا کہ انھین قتل کرو تب بہوذا بولا یعقوبؑ بہت غم وحزن کرینگے ہمارا اسباب اُنکے پاس بھیجدینا پھر یوسفؑ کو تاب نرہی اور یہ کلمے فرمائے اور کہا گیا کہ نامۂ پدر پڑھکر ایسا کہا۔

قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنْتُمْ جَاهِلُونَ ۝

کہا کیا جانتے ہو تم جو کیا تمنے یوسفؑ سے اور بھائی سے اُسکے اور تم نادان ہو

کہا یوسفؑ نے تم جانتے ہو جو کچھ یوسف اور اُسکے بھائی کے ساتھ کیا اور تم نادان ہو یعنے اس فعل سے تمھارا جہل ثابت ہی یا تم مجھے نہین پہچانتے نادان ہو۔ یا انجام فعل سے بیخبر تھے ابوسعود یہ ارشاد کہ یوسفؑ کے بھائی کے ساتھ کیا کیا دال ہی کہ بنیامین سے بھی کچھ بدسلوکی ہوئی خواہ یوسفؑ سے جدا کرنا۔ خواہ بعد یوسفؑ کے بے اتفاقی سے پیش آنا وغیرہ معالم یہ عتاب آمیز کلمات فرماتے ہی آپنے رخسار نورانی سے نقاب اُٹھائی کہا ابن عباس نے یہ

کلمات فرماتے اور مسکراتے تو آپ کے دندان مبارک مثل لولوے لالا کے ظاہر ہوئے بھائی یہ جمال خداداد دیکھکر پہچان گئے مگر کمال جرأت سے بولے ۔

قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ۭ قَالَ اَنَا يُوْسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ ۡ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ۭ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

بولے کیا سچ مچ تو ہی یوسف ہے فرمایا مین یوسف ہون اور یہ بھائی میرا بیشک احسان کیا اللہ نے ہمپر شان یہ ہے جو ڈرے اور صبر کرے تو بیشک اللہ نہین ضائع کرتا ثواب نیکو کارونکا

بولے سچ مچ کیا آپہی یوسفؑ ہین فرمایا مین یوسفؑ ہون اور یہ بنیامین میرا بھائی ہے بے شک اللہ نے ہمپر احسان کیا اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اور اُسکی بلا پر صبر کرتا ہے وہ نیکوکار ہوجاتا ہے بے شک اللہ تعالےٰ انہین ضائع کرتا ثواب نیکی کرنے والون کا ۔

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ۝

بولے بخدا البتہ پسند کیا تجھے اللہ نے ہمپر اور یہ کہ تھے ہم خطاکار

سب نے اپنے قصور اور یوسفؑ کے فضل کا اقرار کیا اور کہنے لگے بخدا اللہ تعالےٰ نے آپکو ہم پر مقبول کرلیا اور ہم سب قصور والے تھے **ف** گو اس قول مین بہ نسبت یوسفؑ کے تسکین قلب مجروح و تلافی مصائب مکروہ ضرور ہے مگر من وجہ برادران یوسفؑ کے فضل پر بھی مشتمل ہے احق کا اقرار و اظہار ہے اُس دعوی کا اثر جو بوقت شورہ ابتدا یوسف کیا تھا کہ آخر کو قوم صالح ہونگا

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۭ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝

کہا نہین سرزنش تمپر آج بخشے اللہ تمکو اور وہ بڑا رحیم رحم کرنے والونکا ہے

کہا یوسفؑ نے اے بھائیو اب تمپر کوئی الزام کوئی عار نہین اللہ تعالےٰ تمھاری خطاؤنکو بخشدے اور وہ بڑا رحم کرنے والا ہے ۔

اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰي وَجْهِ اَبِيْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِيْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

لیجاؤ تم قمیص میرا یہ پس ڈالو اُسے منہ پر میرے باپ کے آئیگا بینا ہوکر اور لے آؤ میرے پاس اہل کو اپنے سب کے سب

بعد ازان یوسفؑ نے اپنے پدر محزون کا حال پوچھا کہا گیا کہ انکی آنکھیں آپکے غم مین جاتی رہین تو کہا میرا یہ قمیص لیجاؤ اور اُنکے روے مبارک پر ڈالدو وہ میری بوئے روح پرور اور آثار تجلے بصر سے اُنکی آنکھیں کھل جائینگی تو اُنکو اور تمام اہل و عیال کو میرے پاس لے آؤ معالم اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف کو مطلع کردیا تھا

ربع ع

کہ بوئے قمیص سے یعقوبؑ بینا ہو جائینگے کہا ضحاک نے یہ قمیص جنت کی بنی ہوئی تھی۔ یہی قمیص خلیل اللہ کے لیئے آئی تھی یہی قمیص جبریلؑ نے یوسفؑ کو کنوئیں مین پہنائی تھی جبریلؑ آئے اور کہا یہ قمیص بھیجو اسمین ایک بو ہی جس مصیبت زدہ اور بیمار کو پونچے آسے صحت بخشے

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُفَنِّدُونِ

اور جب جدا ہوا قافلہ (مصر سے) کہا باپ نے انکے مین پاتا ہون بو یوسفؑ کی اگر (نکہو) بہکا ہوا

جب یہ قافلہ پیرہن یوسفی اور پیغام طلب لیکر مصر سے نکلا حضرت یعقوبؑ نے یہین سے فرمایا مین خوشبوئے عطر نثار و رائحہ روان بخش محبوب پاتا ہون اگر تم مجھے بے عقل اور بہکا ہوا نکہو **معالم** باد صبا نے حضور حق مین عرض کی کہ حکم ہو تو یہ خدمت مین کرون اور بوئے پیرہن محبوب دماغ یعقوبؑ مین پونچاؤن کہا ابن عباس نے کہ آٹھ دن کی راہ سے ہوا نے یہ خوشبو پونچا دی جب یعقوبؑ نے بوئے بہشتی پائی سمجھ گئے کہ دنیا مین جنت کی بو نہین ہی مگر پیرہن حضرت خلیل سے جو یوسفؑ کی پاس ہے تو کمال سرور و انبساط مین آپنے پوتون سے کہا اگر تم مجھے بیوقوف نہ بناؤ تو مجھے بوئے یوسفؑ آرہی ہے **ف** ممکن ہی کہ دوا ے ضعف بصر یا عود نور نظر کسی خوشبو کے ذریعے سے ہو سکے

یہ بات دوسرے لب سمجھے تھے اور یعقوبؑ کو فریفتۂ یوسفؑ سمجھے ہوئے تھے بولے

قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ

بولے بخدا بیشک تو اپنی ضلال قدیم مین ہے

خدا کی قسم یہ تو آپکا پرانا وہم ہی آپ یوسفؑ کو آجتک زندہ ہی تصور کرتے ہین **ف** معلوم ہوا کہ یہ ضلال اور ابتدائے سورت مین جو یعقوب علیہ السلام کی نسبت گزرا کسی سوء ادبی و انکار نبوت پر مبتنی نہ تھا بلکہ کمال غلوے محبت و تصور یوسفؑ مین و حزن فراق سے زائل العقل ضعیف الرائے سمجھتے تھے۔ اور یہ بھی ہی کہ سوائے برادران یوسفؑ جو وہان موجود نہ تھے سب یہی جانتے تھے کہ یوسفؑ زندہ نہین تو ایسی باتین کبھی قابل اعتبار نہین مسلہ نادانو نکا طعن کسی صالح رازدان پر نہ قابل التفات ہے نہ ضروری الاسکات

فَلَمَّا أَنْ جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ

پھر جب آیا پاس انکے بشیر ڈالا اسے منہ پر انکے تو پھرا بینا ہوکر کہا کیا نہ کہا مین نے تمسے مین جانتا ہون اللہ سے جو نہین جانتے تم

معالم بشیر یہودا تھا وہ اپنے کہا مین پیرہن خون آلودہ لیگیا تھا اور باپ کو رولایا تھا مین ہی

یہ پیراہن عطر سود لیجاؤنگا اور تلافی مافات کرونگا اور ننگے سر ننگے پانو دوڑتا ہوا چلا اور قافلے سے پہلے آگیا۔ بعضون نے تعین بشیر مین دوسری روایتین کین ہین حاصل پھر جب آیا پاس یعقوبؑ کے مژدہ رسان پیرہن یوسفی کو اُنکے منھ پر ڈالا تو یعقوبؑ بینا ہوگئے اور کہا اے لوگو مین تمسے نہ کہتا تھا کہ مین اللہ کیطرف سے وہ اسرار جانتا ہون جو تم نہین جانتے معالم یعقوبؑ نے بشیر سے کہا یوسفؑ کیسے ہین وہ بولا عزیز مصر ہین آپنے فرمایا مین ملک لیکر کیا کرونگا یہ بتاؤ دین کیا ہے بولا دین اسلام وطریق آبائے کرام فرمایا اب نعمت اللہ کی پوری ہوئی لطیفہ یعقوبؑ وزلیخا دونون نے یوسفؑ کے عشق مین آنکھین کھوئین اور پھر باعجاز جمال جان بخش بینا ہوئے معلوم ہوا کہ جبتک طالب صادق اپنی یہ آنکھین جنسے غیر کے نظارے کیئے ہین اور یہ ہستی جسمین غیر محبوب کیسے ہین فنا نکرے اور لطف محبوب حیات تازہ عطا نفرمائے مجال حضور وقابلیت نظر پیدا نہین ہوسکتی

قَالُوْا يٰٓاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ۝

بولے اے باپ ہمارے بخشش ہمارے لیئے گناہ ہمارے ہم تھے خطاکار

ذریات یعقوبؑ نے عرض کی اے پدر مہربان ہماری خطاؤنکی مغفرت اللہ سے کرائیے ہم سب خطاکار تھے ایذائے یوسفؑ وبیان کذب یا آپکی نسبت اتہام بے عقلی مین

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝

کہا اب بخشش مانگونگا مین تمہارے لیئے رب اپنے بیشک وہ غفور رحیم ہے

آپنے فرمایا مین اللہ تعالے سے تمھارے لیئے مغفرت کی خواستگاری کرونگا وہ غفور رحیم ہے معاف کردیگا ف یہ وعدہ پیغمبر وفا سے بڑھکر ہے اب کسیکو جائے کلام نہین۔ بعدازان یعقوبؑ نے سامان سفر کیا اور اہل وعیال سمیت مصر کو چلے۔

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ

پھر جب داخل ہوئے یوسف پر جگہ دی طرف اپنی ماباپ کو اپنے اور کہا داخل ہو مصر مین اگر چاہا اللہ نے باامن

جب یہ قافلہ مصر مین آگیا تو یوسفؑ نے اپنے والدین کو اُتارا اور تعظیم وتکریم کی اور تمام متعلقین سے کہا مصر مین داخل ہو امن وراحت سے انشاء اللہ تعالے معالم کہا مفسرین نے کہ مایوسفؑ کی مرچکی تھین تو شاید یہان خالہ مراد ہین حدائق جب گروہ حق پژوہ آل یعقوب کا مصر کے قریب آیا پادشاہ مصر مع ارا کین دولت یوسفؑ کے ساتھ ہوکر بغرض

حصول شرف استقبال نکلا یوسفؑ بڑھکر باپ کی خدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ نے
دست و پاے حضرت اسرائیل پر بوسے دیئے اور بکمال توقیر و تعظیم سے لائے

وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ
اور بلند کیا ماباپ کو اپنی تخت پر اور گرے سب یوسف کی لئے سجدہ کرتے ہوے اور کہا اے باپ یہی ہے تعبیر میرے خواب کی پہلے سے البتہ

جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ
بنایا اس خواب کو میرے رب نے حق اور البتہ احسان کیا مجھپر جبکہ نکالا مجھے قیدخانے سے اور لایا ہمکو جنگل سے بعد اسکے کہ

نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ
جھگڑا ڈالا شیطان نے مجھمین اور میرے بھائیونمین بیشک رب میرا احسان کرتا ہے جسے چاہے بیشک وہ دانا ہے حکمت والا ہے

یوسفؑ نے کمال تعظیم و توقیر سے اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا۔ اور سبکے سب یعنے ماباپ اور گیارہ بھائی یوسفؑ کے لئے سجدے مین گرے اور یوسفؑ نے کہا اے باپ یہ میرے خواب کی تعبیر ہے جو مینے پہلے دیکھا تھا اللہ تعالےٰ نے اُسے حق کردیا اور میرے ساتھ بڑا احسان کیا دفع اتہام و ثبوت عفت و عطاے امارت و حسن نظم و عدل و نکاح زلیخا و اولاد صالح سے جبکہ مجھے محبس سے نکالا اور بڑا احسان کیا زیارت پدر و ملاقات اقارب و دفع غم جدائی و سرور قلب محزون یعقوبؑ سے جبکہ تم سبکو کنعان کے جنگل سے لے آیا اور اس میل و یکجائی نے زیادہ لطف دیا بعد اُس جھگڑے کے کہ شیطان کے دراندازی سے میرے اور میرے بھائیونمین واقع ہوگیا بیشک میرا رب جسپر چاہے احسان و عنایت فرمائے وہ مصالح کو جانتا اور ہر امر کی مصلحت سمجھتا ہے **ف** ان چند کلمون مین تمام سرگذشت مذکور فرمائی ۱ تعظیم و تکریم والدین ۲ تعبیر خواب ۳ قصہ قید و خلاص و امارت ۴ ذکر ترک کنعان و سکونت مصر و زیارت اقارب ۵ کنایہ نزاع اخوان ۶ شکر عنایات الٰہی سجدہ اکثر مفسرین نے کہ مراد اس سے سجدہ نہین بلکہ یہ انکا سلام تھا **ف** جو تکلفات سجدہ آدمؑ و سجدہ یوسفؑ مین کیے گئے اُنکی ضرورت نہین اسلئے کہ سجدہ تعظیمی اُنکی شریعت مین حرام نہوگا مگر صرف جھک جانا جیساکہ بعض کے قولمین ہے لفظ (مِنَ الْبَدْوِ) سے باطل مسئلہ معلوم ہوا کہ اہل شہر کو دیہاتیون پر شرف ہے جیساکہ حضرت یوسفؑ نے محل شکر مین ذکر کیا اسلئے کہ فقہا نے کہ دیہاتی کی امامت مکروہ ہے —

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ
اے رب بتحقیق دیا تونے مجھے ملک اور سکھائی تونے مجھے تعبیر باتونکی

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمینوں کا تو ہی ولی میرا دنیا میں اور آخرت میں اور مار تو مجھے مسلمان اور ملا تو مجھے صلحا سے

اے رب تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور سخن فہمی سکھائی تو ہی آسمان و زمین کا خالق ہی تو ہی میرا دوست اور حمایتی اور کارساز ہی دنیا میں اور آخرت میں تو مجھے مسلم و مومن مار اور انبیاے صالح کے ساتھ شامل کر ملک سے گو متبادر یہ ہی کہ یوسف کو ملک مصر مستقل عطا ہوا ہو مگر وزارت بھی آپکی سلطنت سے کم نہ تھی اسلیئے کہ رعایا منقاد سلطان مطیع ہر تدبیر درست تھی مسئلہ دعا سے پہلے حمد و ثنا ذکر نعمت موجب قبول ہی عرائس یوسف نے باپ کو خز اسنے تو دکھائے انھین ایک مکان سادے کاغذون سے بھرا دیکھکر فرمایا اے نور چشم اسقدر کاغذ موجود اور ہمین کبھی ایک پرچہ بھی نہ لکھا عرض کی یہ سب کاغذ حضور ہی کے لیئے ہین جب چاہتا کہ کوئی عریضہ لکھون جبرئیل روک دیتے مین وہ ورق سادہ اس مکان مین ڈالدیتا یہ انبار وہی ہے ۔ پھر بیٹون کے لیے دعائے مغفرت کی اور جبرئیل سند قبول لائے اور یہ کہ بعد آپ کے انھین نبوت عطا ہو گی پھر چوبیس برس حضرت یعقوبؑ مصر مین رہے جب وقت موت آیا اپنی اولاد کو جمع کر کے استفسار کیا مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ میرے بعد کسکی عبادت کروگے سب نے کہا تیری اور تیرے آبا کی معبود کی جو واحد ہے پھر فرمایا اے بیٹو خبردار نہ مرنا مگر اسلام پر پھر وصیت کی کہ انکا جسم مطہر شام بھیجا جاے اور اپنے باپ اسحٰقؑ کے پاس دفن ہون حضرت یوسفؑ نے اس وصیت کو پورا کیا اور خود مع لشکر و اولاد یعقوب و امراے مصر بیت المقدس لیگئے اُسی دن عیص بن اسحٰقؑ نے بھی انتقال کیا تھا ایک ہی قبر مین دونو بھائی دفن ہوئے پھر ایک مدت تک حضرت یوسفؑ مصر مین رہے جب آپکا وقت وصال آپونہچا تمام بنی اسرائیل کو جمع کیا اُسوقت سب اسی مرد تھے بعد ازان نصائح مفید و اخبار حوادث آیندہ و ذکر مظالم فرعون و قصۂ نبوت موسیٰؑ و وصیت صبر و استقلال فرماکر وصیت فرمائی کہ یہودا میرے خلیفہ ہون بنی اسرائیل کی سرپرستی فرمائین جب روح مقدس نے فضاے قدس و مجلس انس کی طرف توجہ کی تمام اہل مصر باعتقاد تمام خواہان تھے کہ ہمارے محلے مین

دفن ہوں آخرکار اُسکو نیل مین دفن کیا کہ تمام بندگان خدا اُس آب حیات سے مستفید ہوں یہ تابوت شریف حضرت موسےٰ نے بوقت ترک مصر اپنے ہمراہ لیگئے اور ارض کنعان مین دفن کیا اور آج تک وہین ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا

یہ خبرون غیب مین کہ وحی کرتے ہین ہم طرف تیری اور نہ تھا تو پاس اُنکے جب جمع کیا اُنھون نے

اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝

کام اپنا اور وہ داؤ کرتے تھے اور نہین اکثر آدمی اگرچہ حرص کرے تو ایمان لانے والے

یہ غیب کی خبرین ہین جو ہمنے آپکی طرف وحی کین آپ وہان موجود نہ تھے جب اولاد یعقوب اپنے ارادے درست کرتے تھے اور یوسفؑ کے ساتھ داؤ کرتے تھے اور اے نبی کریم آپ چاہے جسقدر حرص کرین اور سعی فرمائین اکثر آدمی ایمان نہین لائینگے

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

اور نہین مانگتا تو اُنسے اسپر کوئی اجرت نہین یہ مگر نصیحت واسطے تمام عالم کے

اور آپ تو ان کفار سے کوئی اجرت بھی طلب نہین فرماتے کہ وہ وحشت وانکار کرین بلکہ تمام سعی آپکی اہل عالم کی نصیحت کے لیئے ہے معالم اپسے قریش نے کہا کہ قصہ یوسفؑ بیان فرمایئے اگر توریت کے موافق ہے تو ہم ایمان لائینگے جب یہ مفصل و مرتب قصہ نازل ہوا ایمان نہ لائے آپ ملول ہوئے ارشاد ہوا آپ بلا محزون ہو یہ تو ایمان نہ لائینگے اور آپ کچھ مانگتے تو نہین کہ مایوس و محزون ہون آپکا کام نصیحت ہے وہ کیجئے۔ اور ایک اسی قصے پر کیا ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ

اور بہت نشانیان ہین آسمانون مین اور زمین پر کہ گزرتے ہین اُنپر اور وہ اُن سے منہ پھیرے ہین

زمین و آسمان مین قدرت کاملہ کی ہزارون علامتین ظاہر ہین جنپر گزرتے یعنے جنسے مطلع ہوتے ہین اور وہ کچھ بھی اُنکی طرف پروا نہین کرتے۔

معالم مشرکین عرب کی شان مین نازل ہوا کہ جو وقت حج کہتے لبیک

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ

اور نہین ایمان لاتے اکثر اُنکے اللہ پر مگر وہ شرک کرنیوالے ہوتے ہین

اللّٰھم لاشریک لک الخ احد بہمہ شرک کرتے یعنے اکثر وہ کفار ہین جو اللہ پر ایمان نہین لاتے مگر بحالت شرک۔

أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ

کیا نڈر ہو گئے کہ آجائے انپر گھیر لینے والا عذاب سے اللہ کے یا آئے انپر قیامت دفعۃً اور وہ نہ جانتے ہوں

کیا کفار بیخوف ہیں کہ اللہ کا عذاب گھیر لینے والا آجائے اور وہ بھاگ نہ سکیں یا قیامت آجائے اور وہ بے خبر ہوں اور کچھ بنائے نہ بنے

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

کہدے تجھکو یہ راہ میری ہے بلاتا ہوں طرف اللہ کی بینائی پر ہوں میں اور جو پیرو ہوا میرا اور پاک ہے اللہ اور نہیں ہوں میں مشرکین سے

آپ کہدیجئے کہ میری تو یہی راہ ہے اللہ کی طرف تمکو بلاتا ہوں اور نادان نہیں بلکہ بصیرت یعنی دلیل روشن وحجت پر ہوں میں اور جو لوگ میرے تابع ہوئے اور اللہ پاک منزہ ہے اور میں مشرک نہیں بصیرت معرفت و نور دل ۔ یہاں مراد وہ دلائل ہیں جو نقلاً محکم اور عقلاً مسلم ہوں ف معلوم ہوا کہ اصحاب رسول سب کے سب راہ راست پر تھے اسلئے کہ مَن عام ہے ہر پیرو کو شامل پس اصحاب رسول کا گمراہ کہنے والا منکر قرآن ہے

ف وصف اصحاب رسول

لغ غاشیہ فاعلہ یعنی ڈھانک لینے والا ایسی وہ ایک عذاب ہوگا جو قوم معذب کو گھیر لیگا ۱۲

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اور نہیں بھیجے ہمنے پہلے سے آپکے مگر مرد کہ وحی کی ہمنے طرف انکے بستی والوں سے کیا نہیں سیر کرتے زمین میں پس دیکھیں کیا ہوا انجام انکا جو پہلے تھے انسے اور البتہ گھر آخرت کا اچھا ہے انکے لیے جو ایمان لائے کیا نہیں جانتے

اے نبی کریم ہم نے آپ سے پہلے پیغمبر نہیں بھیجے مگر مرد تھے کہ انپر ہم وحی کرتے تھے جن و ملک نہ تھے اور انھیں بستیوں کے رہنے والے تھے محض بے تعلق خانہ بدوش نہ تھے کیا زمین کی سیر نہیں کرتے کہ دیکھو کہ عاقبت کار انکا کیا ہوا جو ان سے پہلے تھے یعنے پیغمبروں کے نافرمان بردار مکذب کیسے عذاب سخت میں گرفتار ہوئے اور انکے خادم مطیع کیسے غالب و کامیاب رہے انکو بھی اسیکا انتظار چاہیے اور خانہ آخرت ڈرنے والوں کے لیے دنیا اور اسکی تمام خوشیوں سے بہتر ہے اگر سمجھیں ف یہ دفع وہم کفار ہے جو تعجب کرتے کہ ہم میں رہنے والا کھانے پینے والا ہمسا آدمی پیغمبر کیونکر ہوگا رجال باشارۃ النص احتراز ہے عورتوں سے اور قری کہا بعض نے احتراز ہے جنگلی آدمیوں سے۔

حَتّٰىٓ اِذَا اسْتَيْـَٔسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَنْ نَّشَآءُ

یہانتک کہ جب مایوس ہوے پیغمبر اور سمجھے کہ وہ بیشک جھٹلائے گئے آگئی اُنکے پاس مدد ہماری تو نجات دی جسکو ہمنے چاہا

وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

اور نہین پھرتی لڑائی ہماری قوم گناہگار سے

یعنے جب ہمارے بھیجے پیغمبر کفار کے ایمان سے مایوس ہوگئے اور گمان غالب ہوگیا کہ سوائے تکذیب کے اُنسے کچھ نہوگا اللہ تعالٰی کی مدد آگئی یعنے منکرین پر عذاب مسلط ہوا تو اُس سے صرف جسے ہمنے چاہا بچالیا یعنے مومن یا وہ کافر جسکے بچائے مین کوئی مصلحت تھی بچ گئے باقی سب کے سب ہلاک ہوئے اور قاعدہ یہ ہے کہ اللہ کا عذاب اللہ کی لڑائی گناہگارون سے ٹلتی نہین۔

لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ

البتہ تھی قصونمین اُنکے عبرت واسطے ارباب دانش کے نہین بات بنی ہوئی لیکن

تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

تصدیق ہے اُسکی کہ سامنے ہے اور تفصیل ہے ہر شئے کی اور ہدایت اور رحمت ہی قوم یقین کرنیوالے کیلئے

ع ۱۲

انبیاے سابق و اُمم گزشتہ کے قصون مین دانشمندون کے لئے عبرت ہے وہ اُنکے واقعات سنتے ہین اور اپنی نسبت بھی ایسا ہی خیال کرتے ہین پھر بلا سے بچتے ہین اور فائدون کی طرف جھکتے ہین اور یہ قرآن دل کی بنی بات نہین بلکہ تصدیق و شہادت اُن کتابونکی ہے جو اُس کے سامنے ہین یعنے توریت و انجیل وغیرہ اور اسمین ہر ضروری اور بکار آمد شئے کی تفصیل و حکم ہی اور ہدایت و رحمت ہی ارباب یقین کے لئے

سورۃ الرعد — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — مکیۃ

عنوان سورتین سلئے اختلاف ہین اول تو مکی ہی یا مدنی (معالم) مکی ہی مگر دو آیتین مدنی ہین ابن کثیر مکی ہی کبیر مکی ہی اور حاتم اصم نے کہا بالاجماع مدنی ہی مگر ایک آیت مکی ہے سراج کہا بعض نے مکی ہے اور کہا بعض نے مدنی ہی ف ہم ان آیات مذکورہ کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر کردینگے دوم اسمین تینتالیس آیتین ہین (معالم) ۴۳ یا ۴۵ یا ۴۶ آیتین ہین (سراج) ۴۵ ہین (جامع) ۴۳ یا ۴۴ یا ۴۷ آیتین ہین (اتقان) نام اسکا سورۂ رعد ہے کہا ابن حزم نے ایک آیت باتفاق منسوخ ہی اور دوسری مین اختلاف ہے

الٓمّٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ

یہ آیتین ہین کتاب کی اور وہ جو اُتارا گیا طرف تیری رب سے تیرے حق ہو مگر اکثر آدمی نہین ایمان لاتے

ف حقانیت قرآن

الٓمّٓرٰ حروف مقطعات سے واجب الاعتقاد اور ممنوع التاویل ہے تلک یہ سورت کتاب مجموع قرآن والذی احکام یا تمام قرآن اس سورت کی یعنے سورۂ رعد اور تمام قرآن یعنے یہ آیتین قرآن کی ہین یہ آپ پر آپکے رب کیطرف سے اُتارا گیا ہی حق ہو مگر بہت آدمی ایمان نہین لاتے

ف تسمیہ

اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ

اللہ وہ ہو جسنے بلند کیے آسمان بدون ستونکے دیکھتے ہو تم اسے پھر مسلط ہوا عرش پر اور مطیع کیے آفتاب

وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ

اور ماہتاب سب جاری ہین وقت معین تک تدبیر کرتا ہی کامونکی بیان کرتا ہو آیتین تا کہ تم ملنے پر اپنے رب کے یقین کرو

ع رکوع

اللہ وہ ہی جسنے آسمان بے ستون بلند کیے تم آنکھون سے دیکھ رہے ہو پھر عرش کو جلوہ گاہ خاص بنایا اور شمس وقمر کو فرمانبردار کیا ایک مقرر وقت یعنے بقائے عالم تک (پھر معاملہ نو عدکر ہو جائیگا) تمام کامونکی خود تدبیر کرتا ہی (دوسرا شریک معین نہین) اپنی قدرت اور احکام کی نشانیان صاف بیان کرتا ہے شاید تم اپنے رب کی ملاقات پر یقین لاؤ کہ مرنے کے بعد جینا اور حضور پروردگار عالم مین پیش ہونا ہے

جمع سموات

ثبوت جسم

تخیل سبع

کنایہ یا وصف

وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا

اور وہی ہو جسنے پھیلائی زمین اور بنائے اسمین پہاڑ اور نہرین اور ہر قسم کے پھل بنائی زمین مین

زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝

جوڑی دو ڈھانکتی ہی رات دنکو بیشک اسمین نشانیان ہین اس قوم کیلیے کہ فکر کرتے ہین

مد کھینچا اور پھیلانا کبیر زمین مدور تھی پھر بیت اللہ کے تلے سے بڑھائی گئی اور کہا بعض نے بیت المقدس کے پاس مجتمع تھی پھر بحکم خدا ممدود و مفروش ہوئی رواسے کنایہ ہے جبال سے زوجین تثنیہ ہے زوج کا اور زوج ضد فرد اس لحاظ سے کہ فرد وہ اکیلا ہو جسکے ساتھ دوسرے کا اعتبار نکیا جاوے اور زوج وہ اکیلا ہو جسکے ساتھ دوسرے کا اعتبار ہو اور اثنین بدل یا صفت ہو زوجین کا پھر پھلون یا دوسری اشیا کا جفت و زوج ہونا باعتبار مقابل و مماثل ہے جیسے سبز کے لیئے زرد یا سرخ شیرین کے مقابل تلخ طویل کے لیئے قصیر سوائے ذات یگانہ مطلق سب زوج ہین اسلیئے فرمایا امام ابو حنیفہ

ف زوج و زوجہ

کہ توحید حق سبحانہٗ تعالےٰ مثل وحدت عدد کے نہین آور کہا محققین نے وہ توحید معنی کثرت و دوئی ہے **حاصل** اللہ وہ ہے جسنے زمین بڑھائی اوسپر پہاڑ قائم نہرین جاری ہر قسم کے پھل پیدا کیئے رات دنکو چھپالیتی ہے یہ کھلی کھلی نشانیاں اُنکے لیئے ہین جو فکر کرتے ہین **ف** بعد حقانیت قرآن و ذکر عجائب آسمان عالم سفلی کے فوائد و لطائف بیان کیئے زمین بسبب کثیف و ثقل کیوجہ سے ممدود و مفروش نہوسکتی تھی مگر قدرت کاملہ سے نرم و لطیف اشیا کیطرح بڑھادی پہاڑ ایسے کہ ہل نسکین۔ نہرین وہ کہ ایکدم نہ ٹھہرین قسم قسم کے پھل اور یہ اعجوبہ نمائی کہ تاریکی نور کو ڈھانک لے اسپر بھی کوئی نہ سمجھے تو اُس سے خدا سمجھے **بحث** زمین کے مفروش و ممدود ہونے سے سمجھا جاتا ہی کہ کروی نہو آور کہا صاحب تفسیر کبیر نے کہ زمین بوجہ جسامت کے آنکھوںمین مسطح نظر آتی ہی اُس سے یہ ضرور نہین کہ ایسے ہی ہو نیس اشارات قرآنی ہماری نظر کے لحاظ سے یا فوائد کے اعتبار سے وارد ہوئے اور شکل کروی اسکی اللہ کے علم و بصر مین عیان ہی اور دلائل عقلیہ و تجربہ مسلم اسکا شاہد جس سے انکار مکابرہ و جدل ہے بلکہ جہل **ف** صورت اصلی زمین کی جو ہو اللہ جانے ہم کیا اور ہماری نظر کیا مگر اشارات قرآنی سے انکار کرتے جی ڈرتا ہی رہے مسلمات حکما وہ کیا اور رد انکا اقرار و انکار کیا گو ممکن ہے کہ کروی ہو اللہ تعالےٰ نے ہمارے سمجھانیکو یہ فرمایا بمناسبت منافع مسطح و ممہد کا اطلاق آیا ہو لیکن جب زمین کی صورت نے یہ نیچا دکھایا تو آسمانونکی ماہیت مین کیا سر پہ آئیگی **بحث** فرمایا صاحب تفسیر کبیر نے اصل پہاڑ کی حکما کے نزدیک یہ ہے کہ دریا سے کیچڑ ہوئی اور وہ بحرارت آفتاب سوکھ کر پتھر بنی پھر اس بودی وجہ کو قوی دلیل سے توڑ پھوڑ کر باآواز بلند سُنادیا کہ یہ سب قدرت قادر مطلق و صانع برحق ہے عقل کیا اور قیاس کیسا پھر کہا پہاڑ کا جسم سخت ہی ابخرے قعر زمین سے ٹکرا کر اسپر جاتی ہین اور محبوس رہتے ہین اور جمع ہوتی ہوتی پانی ہوجاتی ہین وہ پانی اپنی قوت سے سوراخ کر کے رفتہ رفتہ نہر جاری بن جاتا ہی اللہ مالک و مختار ہی جو چاہتا ہے کر دکھاتا ہی **بحث** رات ایک موجود خارجی ہی ایسا نہین کہ امر عدمی ہو یعنی نور کا نہونا اگر ایسا ہوتا تو غلبہ لیل کا نہار پر ممکن نہوتا اسلیئے کہ عدمی خود لاشئے سے وجودی پر کیونکر غالب آئیگا۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ أَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ

اور زمین مین قطعی ہین پاس پاس اور باغ انگور سے اور کھیت اور درخت خرما

صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَّنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ

گنجان اور چھترے سینچے جاتے ہین ایک پانی سے اور ہم بڑھاتے ہین ایک کو دوسرے پر

فِى الْاُكُلِ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

مزے مین بیشک اسمین نشانیان ہین قوم دانشمند کو

قطع جمع قطعہ مراد پارہائے زمین **متجاورات** تجاور بمعنے باہم جار و ہمسایہ شدن **نخیل** درخت خرما خاصۃ اور درخت کو بھی کہتے ہین **صنوان** وہ کئی درخت جو ایک جڑ سے نکلے ہون **اکل** خوردنی مراد ذائقہ و تاثیر وغیرہ **یعنے** زمین مین ٹکڑے ٹکڑے ہین بعض اوسر بعض عمدہ اور ایک دوسرے کے قریب ہین دور بھی نہین اور انگور کے باغ اور غلے اناج کی کھیت اور کھجور کے درخت ہین اصل یعنے زمین ایک اور تاثیر الگ الگ پھر درخت بعض گنجان ہین یعنے چھترے اگرچہ ایک پانی یعنے مینھ یا دریا سے دونو سینچے جائین پھر بعض کو دوسرے پر ذائقے وغیرہ مین فضل حاصل ہے اسمین نشانیان اور دلائل قدرت ہین سمجھ دارونکے لیے

ف آیت ظاہر ہے ذکر انعامات مین اور نص ہے کمال قدرت و عجز عقل مین اسلیے کہ زمین سب ایک جنس پانی سب ایک قسم کا اور تاثیر یہ کہ کہین خاک بھی نہ اُگے اور کہین سب کچھ کہین پانی میٹھا کہین کھاری کسی درخت کا پھل شیرین کہین کا تلخ کہین انگور کہین غلہ کہین کچھ بھی نہین پھر ایک جنس کی کھجور کہین گنجان کہین پریشان **مسئلہ** معلوم ہوا کہ تمام اسباب و علل جو اہل حکمت بیان کرتے ہین گو ممنوع نہین مگر لازم بھی نہین **مسئلہ** ہمارے زمانے کے نوخیز جو مقتضائے طبع کو لازم اور خلاف اصل و فطرت محال جانتے ہین اور یہانتک کہ عصائے موسوئی و دم عیسوی مین دم تاویل مارا گلزار ابراہیم و سنگ باری ابابیل کو خیال ٹھہرایا اپنی ایمانی خیر لین نص صریح کا انکار محل تردد ہے (متجاورات وماء واحد وغیرہ کا فائدہ سوائے اسکے اور کیا ہے کہ طبیعت ایک ہو اور حکم مختلف موثر واحد اور اثر متعدد

ف مقتضائے طبع لازم نہین

وَاِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۬ اُولٰٓئِكَ

اور اگر عجب کرے تو تو تعجب ہے کہنا انکا کیا جب ہو گئے ہم مٹی کیا ہم نئی پیدائش مین ہونگے یہی ہین

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ الْاَغْلٰلُ فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

جو کافر ہوے رب سے اپنے اور یہی ہین کہ طوق ہین گلو مین انکے اور یہی ہین صاحب آگ کے وہ آگ مین ہمیشہ

ف منکر بعث ناری وکافر ہے

اے نبی کریم اگر آپ انکے انکار و نافہمی یا مطاعن وغیرہ پر تعجب کرین تو سب سے زیادہ تعجب انگیز

انکی یہ بات ہے کہ کیا جب ہم مر کر سڑ گل گئے خاک ہوئے کیا پھر نئے سر سے پیدا ہونگے یہی لوگ اپنے رب سے کافر ہوئے یہی ہین جنکی گردنونمین طوق ہونگے (اور بحضور پروردگار عالم لائے جائینگے یہی لوگ دوزخی ہین اور ہمیشہ دوزخ مین رہینگے

وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَقَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلَاتُ

اور جلد مانگتے ہین آپ سے برائی پہلے بھلائی سے اور بیشک گزرے پہلے ان سے عذاب

وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَىٰ ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ

اور بیشک رب تیرا صاحب بخشایش ہی واسطے آدمیونکے انکے ظلم پر اور بیشک رب تیرا سخت ہے عذاب مین

مثلات جمع مثلہ بمعنے عذاب منکرین آپ سے عذاب مانگتے ہین عافیت اور اچھائی سے پہلے اور انسے پہلے بہت عذاب گزر چکے ہین (مثل قوم لوط و عاد و فرعون وغیرہ کے) تیرا رب بیشک بخشش والا ہے اگر درگزر کرے یا نادم ہونے پر عفو فرمائے تو کیا بعید ہی اور تیرا رب سخت عذاب کرنیوالا ہی انکا تمسے طلب کرنا موجب ہلاک و عذاب ہو جاتا تو تجھے دو نہین

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِنْ رَبِّهِ ۗ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ ۖ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

اور کہتے ہین جو کافر ہوئے کیون نہ اتاری گئی اسپر نشانی رب سے اسکے نہین ہین آپ مگر ڈرانیوالے اور واسطے ہر قوم کے رہنما

یہ جواب و تردید ہے کفار کی بیجا درخواستونکی کہ آپ کے ساتھ خزانہ آئے فرشتہ ہو تو ہم ایمان لائین ارشاد ہوا کافر کہتے ہین کہ آپ کے ساتھ کوئی علامت کیون نہ اتاری گئی آپ تو اے نبی کریم صرف ڈرانے والے ہین اور ہر قوم کا ہادی اللہ ہی ہے آپکو کیا کوئی مانے یا نہ مانے یا آپ بھی ویسے ہی منذر ہین جسطرح تمام قومون کے لیئے ایک ایک ہادی تھا کوئی نیا امر نہین کہ کفار تعجب کرین اور یہ طعن و انکار بھی سنئے نہین کہ آپ مکدر و ملول ہون ایسا ہوتا ہی آیا ہی آپ منذر و ہر قوم کے رہنما ہین فرمائشی معجزے دکھانا کھینچ کر جنتی بنا لینا آپکے ذمے نہین ف لفظ ہادی مین تین تاویلین ہین اور تینون صحیح ۱ آپ منذر ہین اور اللہ ہادی اب ہدایت بمعنے ایصال الی المطلوب یعنے عطاے ایمان و وصول جنت ہی ۲ ہر قوم کے لیئے ہادی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ہر قوم اور ہر زمانے مین ایک پیغمبر یا اسکا قائمقام شرط ہی ۳ آپ ہی منذر و ہادی ہین یہ نص صریح ہی کہ آپ تمام آدمیون کے پیغمبر ہین۔ اور ان دونون صورتونمین ہدایت بمعنے رہنمائی ہے ربط جب کفار کے بیجا سوالات کی تردید ہو گئی تو مزید اطمینان اور

ف یہ جملہ مستانفہ ہی ولکل کا واو خواہ حالیہ ہی بحسب تاویل ثانی یا مستانفہ بحسب تاویل اول یا عاطفہ بحسب تاویل ثالث

اُنکی حیلہ سازی کے اظہار کے لیے اپنے علم وسیع کا ذکر فرمایا۔

اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ

اللہ جانتا ہے جو اٹھاتی ہے ہر مادہ اور جو گھٹاتی ہین رحم اور جو بڑھاتی ہین اور ہر شئے پاس اُسکے اندازے سے ہے

اللہ تعالےٰ جانتا ہے ہر مادے کے حمل کو اور بچہ دان کے گھٹانے بڑھانے کو اور ہر شئے اُسکے علم مین اندازے سے ہو گھٹانے سے مراد مدت کا گھٹنا ہے جیسے اسقاط حمل یا مدت قلیل مین بچہ پیدا ہو یا خلقت کا گھٹنا جیسے بعض عضو ناقص یا ندارد ہو اور بڑھانے سے ایام حمل کا دراز کرنا یا بعض عضو زائد کرنا مراد ہو اسلیے مدت حمل کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دو سال فقہا نے قرار دی ہے اور اس سے بھی زیادہ کی روایتین ہین مقدار یعنے ذات یا اوصاف یا مدت بقا و اثر وغیرہ تمام چیزین اندازہ و مقدار سے ہین خود رو نہین **ف** آیت نص ہو کہ کوئی شئے مقدار علمیۂ الٰہی سے نہ بیش و نہ کم ہے نہ باہر پس وجود تجزی الی غیر النہایت باطل ہوا اسلیے کہ مقدر و معین بے نہایت نہین ہو سکتا گو ہمارا علم اسکو محیط نہو

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ ۝ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهٖ

دانا غایب اور حاضر کا بزرگ برتر ہے برابر ہے تمسے جو چھپائی بات اور جو ظاہر کردی اسے

وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِالَّیْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ۝

اور جو چھپا ہے رات مین اور ظاہر ہی دنکو

اللہ تعالےٰ غایب و حاضر جانتا ہے بزرگ ہو اور ہر برتر ہے (ان صفات مین دوسرا شریک نہین اسلیے کہ بدون تعلیم الٰہی کوئی غیب جان سکتا ہو اور نہ کسی کو حقیقی بزرگی و علو حاصل ہو بلکہ تمام بزرگان مخلوق کی بزرگی ایسی ہے جیسے سقف خانہ صحن سے گو بلند ہو مگر ذرا سر اٹھا کر دیکھو تو آسمان سے اُسے کوئی نسبت نہین) اُسکے علم مین برابر ہے وہ جو بات مخفی کرے اور وہ جو با علان کہے وہ جو رات کے پردے مین چھپے اور وہ جو دن دوپہر کو کوئی کام کرے سو اسے معلوم ہوا کہ وہان سبکی ایک ہستی ہے قوی و ضعیف و خرد و بزرگ حاضر و غائب سب ایک حال پر ہین تفاوت مراتب ہماری نسبت و اعتبار سے ہے **ف** قول سے کنایہ ہو راز و حدیث نفس و سخن مخفی و نیت و ارادہ و تخیل سے اور (سارب) کنایہ ہے افعال جوارح سے ربط بعد ذکر علم و احاطۂ صنائع قدرت و جبروت و عظمت کا بیان فرمایا اور ایسے انتظامی سلسلون اور عقلی اسباب سے کہ بحسب عادت و فہم البشر کے ذہن نشین ہو

لَهُ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ

اسکے لیے پے در پے آنیوالے ہین سامنے سے اور پیچھے اسکے بچاتے ہین اُسے حکم سے اللہ کے

اے انسان تو خود رو خود مختار بے سر بے والی وارث نہین کہ جو چاہے کرے اور جو چاہے تجھے ایذا پونہچائے بلکہ حق سبحانہ تعالے کیطرف سے ملائکہ معقب یعنے یکے بعد دیگرے آنیوالے ہین جو سامنے اور پیچھے سے انسان کے محافظ ہین اللہ کے حکم سے معقبات باتفاق مفسرین ملائکہ محافظ مراد ہین الحیا ماں کے پیٹ مین دو فرشتے طفولیت مین ایک بعد بلوغ دو کراماً کاتبین قبر مین دو منکر نکیر۔ میدان حشر مین دو ایک قائد دوسرا شاہد حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ ایک فرشتہ پیشانی پر مسلط ہے دو ہونٹھون پر معین ہین کہ بات بات کی خبر رکھین مگر جب درود پڑھا جاتا ہے یہ فرشتے مداخلت نہین کرتے ایک منھ کا دربان ہے کہ کوئی شئے بے حکم جانے نہ دے ہر آدمی پر ۱۶۰ سٹھ فرشتے مقرر ہین اگر آدمی دیکھ سکتا تو جانتا کہ کوہ و صحرا مین کتنے جن و انس و حیوان اُس کے ایذا رسانی پر منھ پھیلائے ہوئے ہین ابن کثیر ہر بندے پر دو فرشتے محافظ ہین ایک آگے ایک پیچھے کہا مجاہد نے سوتے جاگتے ہر بلا سے بچاتا ہے اور جو دشمن قریب آتا ہے کہتا ہے الگ الگ مگر جب وقت آجاتا ہے فرشتہ محافظت نہین کرتا امر اللہ اس سے معلوم ہوگیا کہ یہ تمام انتظامی سلسلے امر و مشیت و حکم الٰہی سے ہین ضرورت عقلی و اقتضائے طبعی کی تابع نہین جیسا کہ فلسفہ کوتاہ بین کا خیال ہے

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ

بیشک اللہ نہین بدلتا ہے اسے جو کسی قوم مین ہے یہانتک کہ بدلدین اسکو کہ جو نمین انکی ہو اور جب چاہے اللہ کسی قوم سے برائی تو نہین پھیرنا اسکو لئے

وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ۝

اور نہین انکے لئے کوئی حمایتی

اسکی تفسیر صفحہ ۱۹۵ مین بھی گزری تغییر سو مراد عام ہو بدلدے یا سلب کرے ما عام ہی ہر شئے کو شامل ہو نعمت دنیاوی ہو یا اخروی بدنی ہو یا مالی اور السیئہ سے سخ و قبح کی تبدیل بھی اسمین داخل ہی تغییر و فعل کی نسبت قوم کیطرف اسلئے کی کہ انکو اختیار و کسب و تعمد سے تغیر پاتا جائے مجبور مضطر لا علم معاف کیا جاتا الفس جمع نفس یعنے وہ ارادہ وہ اعتقاد وہ محبت و رغبت جو جان مین متمکن ہو یا مراد دل ہے یا اعتقاد یا عزم یا عادت سوء عام ہو دنیاوی ہو یا دینی حاصل اللہ تعالی کسی قوم کی حالت نہین بدلتا جبتک وہ اپنے جی کی بات نہ بدلدین اور جب اللہ تعالی کسی قوم کیطرف برائی پونہچانیکا ارادہ

ف قائد پیچھے کر بچانیوالا ۔ شاہد جو نامہ اعمال لئے ہوئے ساتھ ہوگا ۔ خوف کا حال ہو مفعول سے اور طمع بھی حال ہو فاعل سے یعنی بچاؤ دونوں سے ۔ جملہ شروع وما و قبلہ پر ۔ محال بہت سخت پکڑ والا ۔ محل بغلات سے ۔ پسینہ پونچھ کر ۔ بعض مین ۔

کرتا ہی تو اس برائی اور ارادہ کا ٹلنا ممکن نہین اور ان بدبختون کا کوئی والی وحمایتی نہین **ف** آیت مین
عبارۃً ظاہر فرمادیا کہ تمکو اپنی بھلائی برائی کی کنجی دی ہی جو تمپر ہوتا ہی وہ تمھارے ہی ہاتھون سے جب تم اپنی چیکی
بات بدلتی ہو تو حالت بھی بدل جاتی ہو مفلس و خوار نیک چلنی سے عزیز و مالدار ہو جاتا ہو امیر۔ معزز
بدافعالیون سے ٹھوکرین کھاتا پھرتا ہی۔ کافر۔ فاسق حسن اعتقاد سے مومن عابد اور پاکباز صحبت بد۔ حب دنیا۔ افعال
قبیح سے فاسق و فاجر ہو جاتا ہی ہم مسلمانون کا ادبار بھی ہمارے ہی مشاغل اعمال سے ہے نہ سنت پیغمبر و راہ اصحاب باخبر چھوڑے
نہ مارے مارے پھرتے۔ نہ مسجدین ویران۔ مدارس اور خانقاہین عمل سے خالی۔ مسلمان فرائض سے بے پروا ہوتے نہ یہ دن سامنے
آتے مسئلہ بندہ کسب مختار ہی ورنہ تغیر الٰہی اسکے تغیر اعتقاد پر متعلق نہوتا مسئلہ خالق کل و قادر مطلق اللہ ہی ہے
ورنہ اسکا ارادہ رد سے اور اسکا مردود بارگاہ۔ حمایت سے ممنوع نرہتا۔

برق چمکنا اسی مناسبت سے بجلی کا نام رکھا گیا ابن کثیر برق فرشتہ ہی جسکے

هُوَ الَّذِي يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ

وہی ہی وہ کہ دکھاتا ہی تمکو بجلی بحالت خوف اور امید اور پیدا کرتا ہی بادل بوجھل

لیے چار منہ ہین ایک منہ آدمی کا سا دوسرا بیل کیطرح۔ تیسرا نسر یعنے گرگس کا ایسا۔ چوتھا شیر کا۔ جب اپنی دم
ہلاتا ہی تو بجلی ظاہر ہوتی ہی سحاب بقول فلاسفہ ابخرات ہین اور ہمارے نزدیک مخلوق ہی اپنی خدمت پر معین
حاصل وہی اللہ ہی جو تمکو بجلی دکھاتا ہی اور تمپر خوف کی حالت طاری ہوتی ہی کہ مبادا صاعقہ نگر
گرے۔ اور امیدوار رہتے ہو کہ پانی برسیگا اور گھنگھور گھٹائین پیدا کر دیتا ہی جو پانی سے بوجھل ہوتے ہین

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ

اور پاکی کرتا ہی رعد حمد سے اسکی اور فرشتے ڈر سے اور بھیجتا ہی بجلیان سو پونہچا دیتا ہی اسے جسے چاہے

رعد ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایکبار چند یہود بحضور نبی محمود آئے اور پوچھا فرمایئے کہ رعد کیا ہے

وَهُمْ يُجَادِلُونَ فِي اللَّهِ وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ

اور وہ جھگڑتے ہین اللہ مین حالانکہ وہ سخت عذاب مین

ارشاد ہوا ایک فرشتہ ہو بادلون کا داروغہ اسکے پاس آگ کے کوڑے ہین ان سے بادل ہانکتا ہے
اور جہان حکم ہوتا ہے لے جاتا ہے۔ پھر عرض کی یہ آواز کیسی ہی فرمایا اسکی للکار ہی ابن کثیر حضرت
علی سے مروی ہے کہ رعد کی آواز سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحْتَ لَهُ ہے۔ ابن ابی زکریا نے کہا جو بادل کی گرج سنکر
کہے سُبْحَانَ الَّذِي يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلَائِكَةُ خِيفَةً وہ صاعقہ سے محفوظ رہیگا۔ عبد اللہ
بن زبیر جب بادل کی گرج سنتے باتین موقوف کر کے اسے پڑھتے اور کہتے زمین والونکے لیے یہ
وعید شدید ہے۔ اور ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا اگر میرے بندے میری اطاعت کرتے تو مین انپر
راتکو پانی برساتا اور دنکو دھوپ نکالتا۔ اور رعد کی آواز کبھی نہ سناتا۔ اور عطا نے ابن عباس سے

روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم رعد کی آواز سنو اللہ کا ذکر کرو وہ تمکو مصیبت
نہ پہنچیگی محال شدید المغالبہ یا شدید القوۃ یا شدید العقاب یا شدید الجدال و شدید الحول کہیں
اور کہا ابو سعود نے شدید المماحلۃ والمکابرۃ والمماکرۃ حاصل اور رعد اُسکے حمد کیساتھ تسبیح
کرتا ہے اور فرشتے بھی یہ سب بحالت خوف و خشوع ہوتے ہیں اور گرنے والی بجلی
بھیجتا ہے جس شئے کو چاہتا ہے اُسپر گرتی ہے یعنے ایسے آیات ظاہرہ و دلائل قاہرہ کے
بعد بھی اللہ کے باب میں یہ لوگ جھگڑا کرتے ہیں اور صرف انجو یہ تماشا نہیں بلکہ عذاب
اور انتقام اور قوت اور حیلہ و حول میں بھی سخت تر ہے ف اسمیں عجیب قدرت
نمائی ہے بشکل برق و صورت رعد باوجود ملکیت تمکو محسوس کراتا ہے سحاب میں ناری اور
آبی دونو مادے مجتمع ہیں سب سے زیادہ تعجب یہ کہ ایسی قدرت دیکھیں پھر جھگڑا
کریں آخر میں کلمۂ شدید المحال سے معلوم ہوا کہ یہ سب اسباب مذکورہ گو ہلاک اور
تخویف کیلئے بہت ہیں تاہم غضب خاص اور عتاب ذاتی نہایت شدید ہے اسکی کچھ
ہستی نہیں مسئلہ برق و رعد و سحاب موجود ہیں نہ صرف اسم فرضی و اثر جیسا کہ مذہب ہے
فلسفہ کا بحث اخبار سے تو معلوم ہوا کہ یہ گرج رعد کی آواز ہے اور ملائکہ کو بھی اسمیں
شریک فرمایا تو اب تخصیص رعد کی کیا رہی جواب وہ مہیب اور تیز آواز مخصوص رعد کی
ہے اور تسبیح و حمد میں اور ملائکہ بھی شریک ہیں آیت کے متعلق کچھ قصے بھی منقول ہیں
ابو سعود عامر نے آپ سے باتیں شروع کیں اور اربد کو للکار کہا تھا کہ پیچھے سے کام تمام
کر دے مگر اُسکی تلوار ایک بالشت کھنچکر رہگئی ناچار ہوا حضور نے دیکھا تو کہا اے اللہ
تو کافی ہو اربد پر بجلی گری اور عامر طاعون میں ہلاک ہوا ابن کثیر آپنے ایک متمرد
عرب کے پاس آدمی بھیجے کہ ہدایت کریں وہ ملعون بولا رسول کون ہیں اور اللہ کا بیکا
ہے سونے کا یا چاندی کا پیغامبر واپس آیا آپ نے فرمایا پھر جاکر سمجھاؤ
پھر وہی جواب ملا تیسرے بار پھر گیا اور اُس لعین نے وہی باتیں شروع کیں
ناگاہ ایک ابر کا ٹکڑا آیا اور گرجا اور بجلی اُسپر گری اور جلا کر کندہ جہنم کر دیا
اسکے متعلق نازل ہوا یرسل الصاعقۃ الخ

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ

اُسیکے لیے ہے پکارنا سچا اور جنکو پکارتے ہیں سوائے اُسکے نہیں جواب دیتے اُنکو کچھ

إِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ إِلَى الْمَاءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ ؕ وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِينَ إِلَّا فِي ضَلٰلٍ

مگر مثل پھیلانیوالے دونوں ہاتھونکی طرف پانی کی کہ پہنچ جاے منہ کو اُسکے اور نہیں وہ پہنچنیوالا اُسکا اور نہیں پکار کافرونکی مگر گمراہی مین

اسی کیلئے دعاے حق ہی اور جو غیر خدا کو پکارتے ہین وہ جواب بھی نہین دیتے ہان اُن کی مثال ایسی ہی جیسے کوئی پیاسا دونون ہاتھ پانی کیطرف پھیلاے تاکہ پانی اُسکے منھ مین چلا آے حالانکہ پانی اُسکے منھ مین آ نہین سکتا (ایسے ہی غیر خدا کے پکارنے والے ہرچند ہاتھ پاؤن مارین وہ اُنکی فریادرسی نہین کرسکتے) اور دعا کفار کی ضائع اور گم شدہ ہے دعوۃ الحق لا الہ الا اللہ (معالم) حق بمعنے موجود و ثابت اسکی دو قسمین ہین ایک وہ جو فنا ہوسکے یہ حق مجازی ہے دوسرا جو فنا نہو سکے وہ حق حقیقی ہے (کبیر) —

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۩

اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہی جو آسمان مین ہے اور زمین مین خوشی اور ناخوشی اور سایے اُنکے صبح اور شام

السجدۃ ۳

جو کچھ زمین مین ہے اور آسمان پر سب اللہ کو سجدہ کرتے ہین خوشی یا ناچاری سے اور اُنکے سایے سجدہ کرتے ہین صبح و شام واضح رہے کہ آیت مین کئی بحثین ہین جدھر مفسرین کی توجہ نہین ہوئی پس سجدہ اگر اسکا مفہوم شرعی (یعنے پیشانی کو زمین پر بحالت تذلل و عبودیت رکھنا) مراد ہی تو یہ کہنا چاہیئے کہ ہر شئے سجدہ کرتی ہے مگر اُنکی سجدے باعتبار اُنکے حالات کے مختلف وضع و طور پر ہین اور اگر کنایہ ہی کمال فروتنی و عجز و اطاعت و انقیاد و تذلل سے تو کسی تاویل کی ضرورت نہین حضرت واحد قہار کے حضور مین کوئی کیون نہو ناچیز و سر افگندہ ہی جیساکہ فرمایا كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ وَلَهٗ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ الخ مَن کہا بعض نے یہ آیت مخصوص ہی ساتھ مومنین کے ملک ہون یا جن یا بشر اور کہا گیا صرف ذوی العقول مراد ہین مومن ہون یا کافر ف کہا گیا کہ مَن عام ہی تمام موجود اسمین داخل ہی لیکن مَن جو ذوی العقول کیلئے ہے یہان تغلیبا و تشریفا مستعمل ہوا کیونکہ افعال و وجود جماد و حیوان ذوی العقول کے مقابلے مین ہیچ اور تابع ہین ف اسمین اشارہ ہی ہر موجود کو اسقدر فہم ضرور ہی کہ حضرت الوہیت کی جبروت اور اپنی عبودیت و تذلل کو پہچان سکے اور یہ امر مختلف طور پر ثابت ہے طوعا و کرہا کہا گیا مومن بطوع خاطر سربسجود ہین اور کفار بقہر و جبر یا یہ کہ امر محبوب مین اطاعت بخوشی ہے اور امر مکروہ مین بمجبوری یا یہ کہ امور اختیاریہ مین طوع

ورضا ہے اور امور اضطراریہ مین جبر و اکراہ جیسے موت وحیات ف یہ کنایہ ہے عموم
احوال سے یعنے ہر حال مین مطیع و منقاد ہین یا کنایہ ہے غایت تحکم و سلطنت الٰہیہ سے
اسلیئے کہ مخلوق کی سلطنت خواہ ارادی ہے جیسے انبیا کی اطاعت خواہ جبری ہے جیسے
بادشاہون کی حکومت اور سلطنت حضرت واحد قہار کی جامع ہے ارادت و قہر مین ظلال
۱ یہ کہ سایہ کوئی شئے موجود نہین بلکہ جو روشنی آفتاب یا کسی اور چیز سے پیدا ہوکر کسی
جسم کثیف کی توسط سے دور ہوجاتی ہے اسکو سایہ کہتے ہین ۲ یہ کہ سایہ ایک مخلوق ہے
اللہ کی مخلوقات سے جیسے ابر۔ رات۔ دن وغیرہ جیساکہ روایت کی علامہ سیوطی نے اپنے
رسالہ (الحبائک) مین کہ ایک فرشتہ سایون پر موکل ہے جب حضرت ابراہیمؑ آگ مین ڈالی
گئے تو آپ کو ایک شخص کی گود مین پایا اور وہ پیشانی نورانی سے پسینا پونچھتا تھا اسکا نام (
ملک الظل ہے) اور کہا مجاہد نے کہ سایۂ مومن اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور مومن
بھی راضی ہوتا ہے اور سایۂ کافر باوجود اکراہ و ناخوشی کافر کے اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور کہا
انباری نے کچھ بعید نہین کہ اللہ تعالےٰ سائے مین عقل پیدا کردے جیساکہ پہاڑون مین
خشوع پیدا کردیتی ہے ف اختلاف و تاویلات سے علیحدہ یہ ہے کہ ظل سے افعال
و آثار و توابع مراد ہون یعنے ہر موجود خود بھی سربسجود ہے اور وہ افعال و خواص و
آثار جو اُس سے متعلق ہین سب مطیع و منقاد ہین غدو صبح آصال شام ان دو وقتون
کی تخصیص خواہ باعتبار ابتدا و انتہاے سایہ ہے یا اس لیئے کہ یہ اوقات اشرف ہین
اور ہر کام کا اعتبار بلحاظ ابتدا و انتہا ہوا کرتا ہے ف یہ بھی کنایہ ہے عموم اوقات سے
یعنے ہر وقت صبح ہو یا شام حاصل اللہ کے مطیع و فرمانبردار ہین اور اُسیکے حضور مین
سر جھکائے ہین جو کچھ آسمان و زمین مین ہے ہر حال اور ہر وقت اختیار و مجبوری رغبت
و قہر سے اور جسطرح وہ خود مطیع و ذلیل ہین ایسے ہی اُنکے افعال و آثار بھی یعنے جواہر
و اعراض و اوصاف سب اُسکے مطیع و منقاد ہین پس کمال سلطنت و جبروت حق سبحانہٗ
تعالےٰ کا ثابت ہوا جو کسی اور کی نسبت متوہم نہین ہوسکتا ربط اس ارشاد کے بعد
ایک دلیل ظاہر بیان فرمائی تاکہ کسی نافہم کو بھی شبہہ نرہ سکے ربط پہلے سلطنت قاہرہ
و الوہیت ظاہرہ کی عظمت دکھائی پھر خالقیت و ربوبیت عامہ کی نسبت اُنکی زبان سے
اقرار لیکر معقول کیا تاکہ شریر نادم ہو اور سعید راہ پر آجائے اور الزام دشمنانش کر مراتب ختم ہوجائین

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

کہدیجئے کون ہو رب آسمانون کا اور زمین کا کہدیجئے کہ اللہ ہر کہئے کیا بنالیا تمنے اُسکے سوا حمایتی کہ نہین مالک ہوتے واسطے اپنی جانونکے

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا

نفع کو اور نہ ضرر کے کہئے کیا برابر ہونگے اندھے اور بینا کیا برابر ہوگی تاریکی اور روشنی کیا بنا ہے

لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

واسطے اللہ کے شریک کہ پیدا کیا ہو مثل خلق اللہ کے پس تشابہ ہوگی خلقت اُنپر کہدیجئے اللہ خالق ہو ہر شئے کا اور وہ واحد غالب ہو

پوچھئے آپ آسمان وزمین کا رب کون ہے (چونکہ کسیکو مجال انکار نہین) آپ ہی بتا دیجئے اللہ ہی پھر کہئے کیا تم رب العالمین کے غیر کو اپنا حمایتی وکارساز بناؤگے جو اپنی ذات کے نفع وضرر کا مالک نہو تو آپ پوچھئے کہ کیا اندھا اور بینا یعنے کافر مشرک نادان اور مومن موحد عارف برابر ہوگا کیا اندھیرا اور اُجالا یعنے کفر وایمان مساوی ہے کیا تمنے اللہ کے لئے شرکا ٹھہرائے ہین جنھون نے اللہ کے مثل مخلوق بنائی ہو اور تمکو دھوکھا ہوا کہ آیا یہ اللہ کی بنائی ہین یا اُن شرکا کی آپ بتا دیجئے کہ ہر شئے کا خالق اللہ ہے اکیلا زبردست **ف** آیت مین فوائد ہین **اول** جب پرورش ونفع وضرر خلق دوسرے سے متعلق نہین تو کیون کسیکی خوشامد اور عبادت کرین **دوم** جب اللہ کی سی خلقت کوئی نہین بنا سکتا تو عذر جہل ومغالطہ کیا کام آئیگا **سوم** نسمجھو تو اندھے ہو اور اندھیری مین گرفتار نہین تو آنکھین موجود ہین اور راہ روشن **چہارم** خالق خیر وشر وہی ہے ورنہ (کل شئے) کا ذکر عبث ہوجائیگا **دلیل** ان تمام دعوؤن پر قطعی دلیل جس سے کسی دانا کو مجال عدول نہین یہ ہی کہ ہر موجود کے لئے ایک خالق جو اُسے پیدا کرے اور پروردگار جو بقا وقیام کا متکفل ہو ضرور ہے ورنہ وجود وقیام اشیا خود رد ہوجاتا اور یہ باطل ہے پھر اس خالقیت اور ربوبیت کے ساتھ یہ بھی ضرور ہے کہ ایک ہی ذات ہو دوئی کا نام نہ آئے اسلئے کہ اگر کافی نہوگا تو عجز لازم آئیگا اور خالق سے پہلے عجز کا وجود یا خالق پر مخلوق کا تسلط باطل ہے اور اگر ایک کافی ہو تو زیادہ کا ثبوت بلا ضرورت ہے اور وجود ضروری بے ضرورت ثابت نہین ہوسکتا پس ضرورۃً ثابت ہوا کہ ایک ہی ذات خالق ورب وواحد ہو اور ہم مسلمان اسی ذات پاک کو اللہ کہتے ہین اسیلئے فرمایا وہ اللہ واحد وزبردست ہو **ربط** ان دلائل وامثلہ کے بعد ایک نئی مثال بیان فرمائی کہ شاید اسکا اثر ہو

ف
اثبات خالقیت
وربوبیت ووحدت

أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا

اتارا آسمان سے پانی پھر بہے نالے اندازسوانکے اور اٹھایا بہتیانے پھین اٹھنے والا اور اُس سے

يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ

کہ دھونکتے ہین اُسپر آگ مین بطلب زیور یا اسباب کے کف ہو مثل اُسکے ایسے ہی مثل مارتا ہے اللہ حق اور باطل کی

فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ

پس لیکن کف تو جاتا رہتا ہے نکما ہوکر اور جو نفع دیتا ہے آدمیونکو پس ٹھہرتا ہے زمین مین ایسے ہی مارتا ہے اللہ مثالین

آسمان سے پانی برسایا نالے بقدر اپنے ظرف و وسعت کے بہے سیلاب نے ابھرتے ہوئے
پھین کو اٹھایا اور اُن چیزون سے بھی جنپر آگ دھونکتے ہین تاکہ پگھلاکر زیور بناوین جیسے
چاندی سونے سے یا اور کوئی اسباب تیار کرین جیسے لوہے تانبے سیسے رانگے سے ایسے
ہی پھین نکلتا ہے یونہین اللہ مثل مارتا ہے حق و باطل کی (بیان مثل) پس لیکن پھین پانی کا
ہو یا فلزات کا نکما ہوکر جاتا رہتا ہے اور وہ شئے جو آدمیون کو فائدہ دیتی ہے جیسے آب
صاف یا نقرہ و طلائے خالص شفاف زمین پر قائم و ثابت رہتی ہے ایسے ہی اللہ نے
مثالین بیان کین یعنے جسطرح بہیا مین پانی سے پھین اور آگ پر فلزات سے میل نکلکر معدوم
و فنا ہو جاتا ہے کہ کف آب خواہ درخت یا پہاڑ یا کنارے پر رہگیا اور میل فلزات کا کارگیر نے
دفع کیا بہرحال ضایع و معدوم ہو جاتا ہے اور صاف و خالص نفع رسان چیز
رہجاتی ہے ایسے ہی حق قائم اور باطل عبث و زائل ہے اودیۃ جمع وادی وہ مقام جہان
پانی جمع ہوکر بہے زابی بڑھنے اور ابھرنے والی حما عام ہے برگنے والی فلزات کو شامل
جفاء ضایع و رایگان بیکار و چیز باطل ضرب مثل مارنا ف آیت مین اشارہ ہے کہ گو ابتدا باطل
عالی و غالب نظر آئے مگر آخر زائل و ضائع ہو جاتا ہے نکتہ سالک کے لیئے بوقت جوش عشق
و تموج شوق و حرارت محبت و اشتعال قلب صفا کے ساتھ تکدر اور حق کے ہمراہ باطل طاری
ہوتا ہے اگر میلان کامل و جوش صادق ہے تو صافی کدر سے پاک اور خالص غش سے صاف
ہو جائے گا ورنہ نہ نکتہ معلوم ہوا کہ اقسام اقسام کی مثالون مین ایک خاص اثر
رکھا گیا ہے ہر شخص کو بحسب مناسب طبع ایک مثال سے فائدہ ہوتا ہے ایسا ہی
ہر قلب کے لیئے ایک نصیحت اور ایک طریق موثر و مصفی ہے طالب صادق کو چاہیے
کہ جویان رہے اور شیخ کامل ہر مجرب نسخے سے علاج کرے اور امید وار فضل رہے

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؕ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا

واسطے اُنکے کہ قبول کیا اپنے رب نے نیکی ہے اور جنھوں نے نہیں قبول کیا واسطے رب کے اگر ہوتا انکے لیئے جو زمین میں ہی سبکا سب

وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ

اور مثل اُسکے ساتھ اُسکے البتہ فدیہ کرتے ساتھ اُسکے وہی ہین اُنکے لیئے برا حساب اور ٹھکانا اونکا جہنم ہی اور برا فرش

جن لوگون نے اپنے رب کے احکام قبول کیئے اُنکے لیئے حُسنٰی یعنے جنت و خیر دائم ہے اور جنھون نے نہ قبول کیا حکم اسکا اگر ہوتا پاس اُنکے جو کچھ زمین مین ہے اور مثل اُسکے اور بھی تو سبکا سب فدیہ مین دیکر دوزخسے بچنے کے خواستگار ہوتے وہی لوگ ہین جنکے لیئے حساب سخت اور بار پرس شدید ہے اور جگہ اُنکی جہنم مین ہے اور برا بچھونا ہے

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ

کیا جو جانتا ہی کہ جو کچھ اتارا گیا طرف تیرے رب کیطرف سے حق مثل اُسکے ہی کہ وہ اندھا ہی نہین نصیحت پکڑتے مگر صاحب عقل

کیا جو یقین کرتا ہے کہ جو آپ کے رب کیطرف سے اُتارا گیا وہ حق ہے یا جو اتارا گیا وہ حق ہی اور آپ کے رب کیطرف سے ہے مثل اُسکے ہی جو اندھا ہو اور نصیحت مانتا تو دانشمندون ہی کا کام ہے علم یعنے یقین ما انزل قرآن و احکام ا کے اعمی منکر کافر

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ

جو پورا کرتے ہین اقرار اللہ کے اور نہین توڑتے پیمان کو اور جو ملاتے ہین اُسے کہ حکم کیا اللہ نے اسکا کہ

يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ

ملایا جاوے اور ڈرتے ہین رب اپنے سے اور ڈرتے ہین برائی سے حساب کی اور جنھون نے صبر کیا واسطے طلب رضا کے

رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ

اپنے رب کی اور قائم کی نماز اور خرچ کیا اُسسے کہ دیا ہمنے انکو چھپا اور کھلا اور دفع کرتے ہین نیکی سے برائی کو

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ

وہی ہین واسطے انکے انجام دار کا جنتیں دائمی داخل ہونگے اُسمین اور وہ کہ لائق ہوا باپون سے اُنکے اور ازواج سے انکے اور اولاد

صلح لائق و صالح ہوئے مراد ایمان و عمل خیر ہے آبا سے مراد اصول ہین ذکور ہون یا اناث ازواج جفت زن ہو یا شوہر ذریات فروع و تابع و متعلق مثل اولاد و مرید و شاگرد و مقلد و فرمانبردار کے حاصل جو لوگ اللہ کے عہد کو پورا کرتے ہین اور اقرار کو نہین توڑتے اور وہ جو ملاتے ہین اُسے جسکے ملانیکا حکم دیا گیا ہے

ف سکا بیان ہی من وعلی الله علیہ السلام
ع النصف

ف مومنین کے متعلقین بجز بگانیکا

اور ڈرتے ہین اپنے رب سے اور حساب قیامت سے خائف ہین اور جو صبر کرتے ہین
خلاف نفس و مکروہ طبع یا اُن نقصانون اور تکلیفون کو جو امتثال اوامر الہیہ مین پیش
آئین گوارا کرتے ہین اسلیئے کہ رضائے الٰہی و عنایت شاہنشاہی حاصل کرین اور نماز
قائم صدقات ادا کرتے ہین چھپے اور کھلے یعنے ہر حال مین یا یہ کہ نماز و صدقات نافلہ مخفی کرتے
ہین کہ خشوع و خلوص مزید حاصل ہو اور نماز و صدقات واجبہ باعلان ادا کرتے ہین کہ صورت
عبودیت و قبول ارشاد و عظمت اسلام و ترغیب خواص و عوام پائی جائے اور برائیون کو
اچھے اعمال یا توبہ سے مٹا دیتے ہین جیسا کہ معاذ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اَتْبِعِ السَّيِّئَةَ
الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا پیچھے کر دی برائی کے نیکی کہ مٹا دے اُسے اور قرآن مین ہے اِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ نیکیان برائیون کو مٹا دیتی ہین اور غالباً مراد اس نیکی سے توبہ ہو جس سے
ہر گناہ معاف اور ہر حق خفیف ہو جاتا ہے یہ لوگ ہین جنکے لیئے عاقبت دار یعنے جنت دائمی
ہے اور نعمت باقی اور ان بہشتون مین داخل ہونگے خود وہ اور اُنکے اصول و فروع و
زوج و اتباع جو قابل دخول یعنے مومن ہونگے یصلون خواہ وصل سے بمعنے عطا ہے
یعنے ایسے احسان و عطا کرنا یا صلہ رحم سے اور یہ دونو معانی تفاسیر مین منقول ہین یا بمعنے
(موستن) ہے یعنے اپنے اعتقاد - اقوال - افعال احکام الٰہی سے ملا دو سوء حساب
مشکوٰۃ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا هَلَكَ نہین ہے کوئی جس سے قیامت مین حساب
کیا جائے مگر ہلاک ہوگا (بخاری) ترغیب مَنْ نُوْقِشَ فِي الْحِسَابِ هَلَكَ جس سے
حساب مین مواخذہ کیا گیا ہلاک ہوا **ف** آیت عبارۃً دلالت کرتی ہے کہ جنتیون کے وہ
اقارب و احباب جنمین بوئے ایمان باقی ہے بخشدیئے جائینگے تاکہ انکے دل ٹھنڈے ہون
احادیث شفاعت مین اسکی تفصیل موجود ہے مسلم قَالَ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ
فَيَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فرمایا اور بھیجے جائینگے امانت اور رحم پس کھڑے
ہونگے ہر دو دونو جانب پل صراط کے داہنے اور بائین تاکہ جسنے صلہ رحم کیا ہو اور امانت ادا
کی ہو اُسکی محافظت کرین بخاری و مسلم مین ہے کہ جب بعد طے پل صراط مومن دوزخ سے
خلاص پا ئینگے پس قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے مومنین سے
زیادہ کوئی اللہ تعالے سے جھگڑنیوالا نہوگا یہ اپنے اُن بھائیونکے لیئے جو دوزخ مین گرینگے
عرض کرینگے اے رب یہ تو ہمارے ساتھ نماز پڑھتے روزہ رکھتے حج کرتے تھے ارشاد ہوگا تم انھین

ف ببب قیامت

ف شفاعت مومنین

نکال لو جسے پہچانو پھر ایک مخلوق عظیم نکالی جائیگی پھر عرض کرینگے اے رب ابتو اسمین کوئی باقی نہین جسے پہچانتے تھے اور جنکے حق مین حکم ہوا تھا وہ سب نکل آئے ارشاد ہوگا جاؤ اور جسکے دلمین بقدر ایک دینار ایمان پاؤ اُسے بھی نکال لو۔ پھر بہت آدمی نجات پائینگے پھر حکم ہوگا جاؤ آدھے دینار برابر جسکے دلمین ایمان ہو اُسے بھی نکال لو پھر بھی بہت آدمی نکل آئینگے پھر حکم ہوگا جسکے دلمین ذرہ برابر خیر ہو اُسے بھی نکال لو پھر بھی بہت آدمی نکالے جائینگے اور جنتی عرض کرینگے اے رب ابتو بقدر ذرہ بھی خیر کا پتا نہین پھر حضرت جل جلالہ ارشاد فرمائیگا ملائکہ نے بھی شفاعت کی پیغمبرون نے بھی شفاعت کی مومنین بھی شفاعت کر چکے کوئی باقی نہین رہا مگر ارحم الراحمین فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِّنَ النَّارِ یعنی ایک مٹھی دوزخیون سے بھر لیگا اور اُن سبکو نکال لیگا جنھون نے ذرا بھی نیکی نکی تھی اور جلکر کولا ہوگئے تھے پھر اُنھین جنت کی نہر حیات مین ڈالدیگا یہ لوگ مثل موتی کے نکلین گے انکی گردنو پر نشان ہوگا جس سے جنتی کہینگے هٰٓؤُلَاۤءِ عُتَقَاۤءُ الرَّحْمٰنِ یعنی حضرت رحمٰن کے آزاد کردہ ہین جنھین بے عمل بہشت مین داخل کیا ترمذی ابو سعید نے آنحضرت ؐ سے روایت کی کہ میری اُمت سے بعض وہ ہین جو ایک جماعت کی شفاعت کرینگے اور بعض ایک قبیلے کے اور بعض ایک گروہ کے اور بعض وہ جو ایک شخص کی شفاعت کرینگے مشکوٰۃ دوزخی صف بنائے جاتے ہونگی کہ ایک جنتی اُدھر سے نکلیگا دوزخیون سے ایک شخص کہیگا اے فلان تو مجھے نہین پہچانتا مینے تجھے پانی پلایا تھا یا آب وضو دیا تھا تو یہ جنتی اُس کی شفاعت کرکے جنت مین داخل کرائیگا۔

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝

اور فرشتے داخل ہونگے اُنپر ہر دروازے سے سلام ہو تمپر اسلیے کہ صبر کیا تمنے پس اچھا انجام دار

اور فرشتے اُن جنتیون پر داخل ہوا کرینگے جنت کے ہر دروازے سے اور کہینگے سلام تمپر بسبب اُسکے کہ صبر کیا تمنے اور کیا اچھا ہے دار آخرت ابن کثیر آپنے فرمایا معلوم ہے کہ جنت مین پہلے کون جائیگا صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ و رسول دانا تر ہے فرمایا وہ محتاج مہاجر پہلے داخل ہونگے جنکے تمام ذریعے مسدود و اسباب مفقود تھے مری اور تمنا مین دلمین رہین جو پوری نکرسکے پھر اللہ تعالےٰ ملائکہ کو حکم دیگا جاؤ اور اُنکو سلام کرو فرشتے کہینگے ہم تیرے آسمان پر رہتے ہین اور تیری مخلوق مین برگزیدہ ہین کیا ہمکو تو فرماتا ہے

فضل مجاہدین

کہ ان خاکیون کے پاس جائین اور انھین سلام کرین ارشاد ہوگا یہ میرے بندے ہین میرے سوا کسی کو بندگی نہین کی انکے اسباب منقطع امیدین دلمین باقی تھین پھر ملائکہ آئینگے اور ہر دروازے سے داخل ہونگے اور کہینگے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ الخ اور ایک روایت مین ہے کہ قیامت مین اللہ تعالیٰ جنت کو طلب فرمائیگا وہ اپنی زینت اور آرائش کے ساتھ آئیگی پھر ارشاد ہوگا میرے وہ بندے کہان ہین جو میری راہ مین لڑے اور مارے گئے اور ستائے گئے اور گوشہ نشین کین جاؤ جنت مین چلے جاؤ نہ تمپر حساب ہو نہ کتاب پھر بعض ملائکہ حاضر ہونگے اور سجدہ کرینگے اور عرض کرینگے اے رب ہم تیری رات دن تسبیح کرتے ہین یہ کون ہین جنکو ہمپر برگزیدہ فرمایا ارشاد ہوگا یہ ہمارے بندے ہین جو ہمارے لئے لڑے مارے گئے جہاد کئے پھر اُنپر ہر طرف سے فرشتے آکر سلام کرینگے۔ اور حضور ہر سال اہل قبور کی زیارت کرتے اور فرماتے سلام علیکم الخ اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے

ف ملائکہ کا یہ عذر حسد سے نہوگا بلکہ خواہ اظہار قرب و عظمت مومنین منظور ہوگی خواہ انھین غبطہ ہوگا کہ حضور محبوب مین دوسرا ہمسے زیادہ مقرب ہوجائے۔ خواہ واقف نہ تھے جب معلوم ہوا کہ یہ نظر کردگان خاص و فدائیان حضرت ہین خوش ہوئے اور مبارکباد دینے لگے **مسئلہ** مسلمان کو کسی خیر و برکت و سرور جائز و مقام تقوے و تعبد مین دیکھکر مبارکباد دینا اور بشارت سُنانا سُنت ملائکہ سے ہے۔

ف [illegible]

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ

اور جو توڑتے ہین اقرار اللہ کا بعد اُسکے استحکام کے اور کاٹتے ہین اُسے کہ حکم دیا اللہ نے اسکا

اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ۝

کہ ملائین اور فساد کرتے ہین زمین مین وہی ہین انکے لئے لعنت ہو اور اُنکے لئے بُرا گھر ہے

ف [illegible]

جو لوگ اللہ کے وعدے اور پیمان بعد استحکام و توثیق توڑ ڈالتے ہین (عہد اللہ کا) ایمان و اسلام اور (بعد استحکام) سے بعد اقرار ایمان یا بعد عقل و فہم یا بعد تعلیم و دعوت انبیا و علما مراد ہے) اور جنکے ملانیکا حکم ہے اُسے قطع کرتے ہین یعنے خلاف امر و قطع رحم و ترک احسان کرتے ہین اور زمین مین فساد یعنے کفر و عناد پھیلاتے ہین اُنپر اللہ کی لعنت ہے اور بُرا گھر یعنے جہنم سے ربط اور کوئی یہ نہ کہے کہ باوجود لعنت کے پھر اُنکی شگفتہ حالی اور فراغ بالی کیونکر ہے اس لیئے کہ ـــ

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا

اللہ وسیع کرتاہی رزق واسطے جسکے چاہے اور تنگ کرتاہی اور خوش ہوئے زندگی دنیاوی پر اور نہین زندگی دنیاوی

فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝

آخرت مین مگر نفع لینا

اللہ تعالےٰ رزق وسیع وتنگ کرتاہے جسکے لیے چاہے اسمین تفریق کفر واسلام نہین وہ رب العالمین ہے اور دنیا پرست خوش ونازان ہے دنیاوی زندگی پر حالانکہ یہ بمقابلہ آخرت کچھ بھی نہین ایک آن کا نفع ہے جیسے خواب وخیال کا وقفہ پس اسے علامت غضب ورضا یا صلۂ کفر وایمان سمجھنا اور اسکے ملنے پر خوش اور تنگی پر دلگرفتگی زیبا نہین قدر یعنے اندازہ مگر قرآن مین اکثر بمقابل معنے وسعت ضیق وتنگی وکم رزقی مراد ہے متاع نفع تنوین وحدت یا تحقیر کی ہے۔

وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ

اور کہتے ہین جو کافر ہوئے کیون نہ اتاری گئی اُسپر کوئی نشانی رب سے اُسکے کہدیجئے بیشک اللہ بہکاتاہے

مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۝

جسے چاہے اور راہ دکھاتاہی طرف اپنی اُسے جسنے رجوع کی

کفار کہتے ہین آپ پر کوئی نشانی یعنی فرشتہ یا خزانہ کیون نہ اترا آپ فرما دیجئے یہ امور ہماری مشیت پر محول ہین جسے چاہین بہکائین جو رجوع کرے اسے راہ دکھائین بحث ظاہر آیت مین تناقض ہے اسلیئے کہ جسے چاہے بہکائے اور پھر رجوع کرنیوالا راہ پائے اب خواہ مشیت عام نہ رہی یا ہدایت جواب نظم آیت مین تقدیم وتاخیر ہے یعنے ہر رجوع کرنے والے کی رہنمائی ہوگی اور بے رجوع اگر مشیت مین آیا تو اضلال یعنے توفیق سے محرومی ہو پس من اول مخصوص منہ البعض اور ثانی عام ہے پس ضلالت اثر ہی عدم انابت کا اور ہدایت ثمرہ ہے انابت کا اور یہی مذہب ہے اسلاف صالح کا کہ تخلیق و القاء اللہ کی طرف سے ہے جیساکہ فرمایا يُضِلُّ مَنْ يَّشَاۗءُ اور کسب وقصد ہماری طرف منسوب ہے اسلیئے کہ انابت ہمارا فعل ہے اور وہ موجب ہدایت مسئلہ عموم لفظ مَنْ خوف واضطراب دائم کا مقتضی ہے اہل خلوص وتعشق ہو یا ارباب تقوی یا عوام کسی حال مین نڈر نہین ہوسکتے۔ اور ہدایت موعود سے ہر سائل امیدوار ہے مگر دوام خشوع وخضوع تعشق ورجوع کے ساتھ چونکہ یہ وعدہ ایسے خوف اور تردد سے شامل تھا جسکا تصور دل خون کردے اور توہم دماغ کو محل جنون بنادے لہذا اطمئن فرمایا

ع ٣٨ ٩

ف مسئلہ قدر

ف مسئلہ خوف ورجا

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ

جو ایمان لائے اور قرار پکڑا انکے دلون نے ذکر سے اللہ کے آگاہ ہو ذکر سے اللہ کی مطمئن ہوجاتے ہین

الْقُلُوبُ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۝

دل جو ایمان لائے اور کین نیکیان خوشحالی ہو انکے لیے اور اچھا رجوع

جو ایمان لائے اور انکے دل مطمئن ہوگئے ذکر سے اللہ کے آگاہ ہو بیشک ذکر سے اللہ کے دل مطمئن ہوجایا کرتے ہین جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے انھین خوشخبری ہو اور انکے لیے اچھا ٹھکانا ہے شبہہ یہان فرمایا کہ دل ذکر الٰہی سے مطمئن ہوتے ہین صفحہ مین گزر گیا کہ دل خوفناک ہوتے ہین وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ حل کمال تیقن وفیضان ذکر سے تردد و وہم باقی نہین رہتا اور توحید و رسالت کے حق ہونے پر دل قرار پکڑ لیتا ہے پس یہ امر خوف کے منافی نہین اطمینان ایک وصف قلبی ہے جو انسان کو استقلال و فکر صحیح و عزم وسیع و عمل مطلوب پر قادر کر دیتا ہو اور اسمین شک نہین کہ ذکر اللہ موجب اطمینان و مغنی انتشار ہے طوبےٰ مصدر ہے معنے اسکے طیب یعنے خوشے پالینا اور کہا گیا نام درخت کا جو جنت مین ہے ابن کثیر کہا ابن عباس نے جب اللہ تعالےٰ نے جنت کو بنایا تو فرمایا الَّذِينَ آمَنُوا الخ کہا ابن عباس نے طوبیٰ جنت مین ایک درخت ہو جنت کی ہر کوٹھری مین اسکی ایک شاخ ہو کہا بعض نے اللہ نے اُسے اپنے ید قدرت سے خلق فرمایا تخم اسکا موتی تھا اسکی جڑ سے چشمہائے بہشتی جاری ہین شہد و شیر و شراب و آب کے کہا عبد اللہ بن وہب نے یہ درخت سو برس کی راہ کا ہے اسکے شگوفون سے جنتیون کی پوشاک پیدا ہوتی ہے اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ طوبےٰ درخت جنت ہے اللہ تعالےٰ اُسے فرمائیگا میرے بندے جسطرح چاہین گھوڑے معہ زین اور اونٹ وغیرہ وہ سب موجود کر دے (حسن مآب) جنت یا مقام حضور و مجلس دیدار و محل رضا ہے

كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَاكَ فِي أُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهَا أُمَمٌ لِّتَتْلُوَ عَلَيْهِمُ الَّذِي أَوْحَيْنَا

جسطرح بھیجا ہمنے آپکو ایک گروہ مین کہ گزر گئے ہین پہلے اُس سے گروہ تاکہ پڑھے آپ انپر جو وحی کی ہمنے

إِلَيْكَ وَهُمْ يَكْفُرُونَ بِالرَّحْمَٰنِ ۚ قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ ۝

طرف تیری اور وہ کفر کرتے ہین رحمن سے کہدے کہ وہ رب میرا ہے نہین معبود مگر وہی اسی پر توکل کیا مینے اور طرف اسکی ہے رجوع میرا

یعنے جسطرح ہمنے آپکو اس اُمت مین بھیجا ایسے ہی انکے قبل امتین گزر چکی ہین اور آپ کا

ف ذکر اللہ موجب اطمینان دل ہو

ف ذکر طوبیٰ

بھیجا اسلئے تھا کہ آپ ہماری وحی کردہ آیات اُن پر پڑہین اور حالانکہ وہ بجائے اطاعت وشکر کے حضرت رحمٰن سے کفر کرتے ہین آپ کہدیجئے کوئی معبود نہین مگر وہی مین نے اُسی پر توکل کیا اور اُسی کی طرف رجوع کرنا ہے ابن کثیر قریش رحمٰن کو نجانتے تھے اسی لئے صلح حدیبیہ مین بسم اللہ کے ساتھ رحمٰن کے لکھنے سے منع کیا۔

وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا

اور اگر ہوتا کوئی قرآن کہ چلائے جاتے ساتھ اُسکے پہاڑ یا کٹے ہوجاتی اُس سے زمین یا بول اُٹھتا اُس سے مردہ بلکہ اللہ کیلئے امر ہے سب

یعنے اگر ایسا قرآن ہوتا جسکے ساتھ پہاڑ ہوتے اور اُسکی برکت سے زمین قطع ہوجایا کرتی اور مردے بول اُٹھتے (تب بھی اُنکو شبہے رہتے اور کفر پر اڑے رہتے) بلکہ حکم وامر اللہ کو لئے ہے سبکا سب معالم آیت مشرکین قریش کے حق مین نازل ہوئی ابوجہل اور ابن ابی اُمیہ وغیرہ بیٹھے اور حضور کو بلوایا جب آپ آئے تو ابن ابی اُمیہ نے کہا اگر آپ چاہتے ہین کہ ہم ایمان لائین تو قرآن کی برکت سے مکے کے پہاڑ چل نکلین اور زمین ہمارے کاشتکار کے لیے نکل آئے اور نہرین جاری کر دیجئے کہ ہم باغ لگائین اور آپ اپنے زعم مین داؤد سے اللہ کے نزدیک کم نہین ہین اُنکے واسطے پہاڑ مسخر اور جانور تسبیح خوان ہوگئے تھے اور ہوا کو مطیع کر دیجئے تاکہ ہم ملک شام کو اپنی ضرورتون کے لیئے جایا کرین جسطرح سلیمان کی لیئے ہوا اور آپ اللہ کے پاس اپنے گمان مین سلیمان سے بھی کم نہین اور اپنے جد قصی یا کسی اور کو زندہ کر دیجئے کہ ہم اُن سے آپکی نبوت وصدق کا حال دریافت کرلین جسطرح عیسےٰ مردے جلاتے تھے اور آپ اللہ کے حضور مین کچھ عیسےٰ سے کم نہین اللہ تعالےٰ نے ان تمام سوالات کے جواب مین فرمایا کہ یہ سب کچھ ہوجائے تب بھی کیا حاصل اور اے نبی محبوب ہدایت تو ہمارے ہی اختیار مین ہے ف ظاہر آیت سے تو تین امر معلوم ہوئے ا کوہ ۲ زمین ۳ مردہ یعنے ان مین تصرف ہو مگر سیاق آیت شاہد ہے کہ پست وبلند نرم وسخت جماد وحیوان سب پر تصرف آسان ہے مگر قلوب کفار پر مشکل معالم جواب لو کہا گیا مقدم ہے یعنے وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ اور کہا گیا محذوف ہے اور تبادر ذہن ومعرفت عقل قرینہ کافی یعنے اگر یہ سب ہو تو بھی یہ ایمان نہ لاتے

اَفَلَمْ يَايْـَٔسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ

کیا نہین مایوس ہوئے جو ایمان لائے بیشک اگر چاہتا اللہ راہ دکھاتا تمام آدمیونکو سب اور ہمیشہ رہینگے جو

ف ایمان اور ن اُنکے ہونے پر [illegible]

لعہ ود لوان اجتماع کا سبب [illegible] [illegible] ابن عباس ۱۲

لعہ ولا یزال [illegible] [illegible] معالم ۱۲

ف سب [illegible]

كَفَرُوا تُصِيبُهُمْ بِمَا صَنَعُوا قَارِعَةٌ أَوْ تَحُلُّ قَرِيبًا مِنْ دَارِهِمْ حَتَّى يَأْتِيَ

کافر ہوئے پونچیگی اُنکو بسبب اُسکے کہ کیا ہلاکت یا اوترےگی قریب گھر سے اُنکے یہانتک آئے

وَعْدُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ

وعدہ اللہ کا بیشک اللہ نہین خلاف کرتا وعدہ

کیا ایمان والے مایوس نہین ہوئے دیکھنے جبکہ معلوم ہو کہ بے حکم اللہ کے کچھ نہین ہو سکتا پھر کیون نہین اپنی تدبیر اور اثر سے نا امید ہوتے اسلیئے) کہ اللہ اگر چاہتا سبکے سب راہ پر آجاتے اور کفار پر ہمیشہ اُنکی شامت اعمال سے عذاب نازل ہوا کریگا یا اُنکے گھر سے قریب اُتریگا یہانتک کہ اللہ اپنا وعدہ ظاہر کرے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہین کرتا قارعہ عذاب مہلک۔ کما لبعض سنے فتح مکہ **ف** قارعہ سے حکم جہاد مراد ہے جو کبھی منسوخ نہوگا او قریب سے آثار عذاب یا متعلقین و مال کی ہلاکی یا وہ لشکر جو اطراف کفار مین تاخت و تاراج کرے وعدہ قیامت جسکے آنے مین شک نہین **شبہہ** (لا یخلف المیعاد) عام ہی ہر وعدہ واجب الوفا ہے پس خلف کیونکر جائز ہوگا حالانکہ نص وعید مین خاص ہے **حل** بیشک ہر وعدہ واجب الوفا ہی مگر وعدہ وہ ہی جس سے کسی کا حق یا امید متعلق ہو اور جبکہ وعید سے کوئی حق و امید متعلق نہین ہوتی اُسکے خلاف کو عفو و درگزر کہتے ہین خلاف ورزی نہین کہتے پس خلف وعید جائز ہے

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ

اور بیشک ہنسی کی گئی پیغمبرونسے آپسے پہلے پھر مہلت دی مینے اُنھین جو کافر ہوئے پھر پکڑ لیا مینے اُنکو پس کیسا تھا عذاب میرا

اور بیشک آپسے پہلے جو پیغمبر گزرے اُنسے تمسخر اور مضحکہ کیا گیا پھر ہمنے کفار کو مہلت دی رتاکہ اور کفر مین غلو کرین اور عذر و ترحم کی گنجائش نرہی) پھر ہمنے اُنکو پکڑ لیا اور عذاب نازل ہوگیا (تو آپنے دیکھا) کہ کیونکر ہوا عذاب نمرود و فرعون و قوم لوط و صالح و نوح پر کیا گزری۔ ۱۵

أَفَمَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلَىٰ كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ قُلْ سَمُّوهُمْ

کیا وہ کہ قائم ہے ہر ذات پر ساتھ اُسکے کہ کمایا اور بنائے اللہ کے لیئے شریک کہدیجیے نام رکھو اُنکا

أَمْ تُنَبِّئُونَهُ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ أَمْ بِظَاهِرٍ مِنَ الْقَوْلِ ۗ بَلْ زُيِّنَ لِلَّذِينَ

یا خبردار کرو اللہ کو اُس چیز سے کہ نہین جانتا زمین مین یا ظاہر قول سے بلکہ اچھا دکھایا گیا اُنھین جو

كَفَرُوا مَكْرُهُمْ وَصُدُّوا عَنِ السَّبِيلِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ

کافروں کے مکر اُنکا اور روکے گئے راہ سے اور جسے گمراہ کیا اللہ نے پس نہیں اسکے لئے کوئی رہنما

لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَقُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مِن وَاقٍ

اُنکے لئے عذاب ہے حیات دنیاوی میں اور البتہ عذاب آخرت کا شاق زیادہ ہے اور نہیں اُنکے لئے اللہ سے کوئی بچانیوالا

کیا وہ ذات جو قائم و نگران ہے ہر ذات کی کسب و عمل پر اور اس پر کہ اللہ کے ساتھ دوسرون کو شریک کرین (برابر ہے دوسرون کے) یا ایسی ذات خبیر و علیم (موجود ہو) اور یہ لوگ دوسرونکو اُسکا شریک بنائین یا تمسخر کرینگے اور رشک رکھینگے بوجہ تمسخر و تردید انبیا کے اُس ذات قائم و حاضر سے اور اُسکے لئے شریک بنائینگے اگر ایسا کیا تو کمال حمق و جہل ہے۔ آپ کہدیجئے کہ اپنے باطل معبودون کے جو چاہو نام رکھو تو کیا اللہ کو وہ ایسی چیز بتائینگے جسے وہ زمین مین موجود نہین جانتا یا صرف زبانی ایسا کہتے ہین یعنے پہلا تعجب تو تمسخر رسل و تردد الوہیت مین تھا اور دوسرا عجب یہ ہے کہ اللہ کو ایک امر بے بنیاد کی یعنے کئی معبودون کی خبر دیتے ہین پھر فرمایا یہ سچ مچ ایسا کہتے ہین یا صرف باتین ہین بعد ازان جواباً فرمایا۔ بلکہ کفار کو اُنکے مکر اچھے دکھا دیئے گئے ہین اُن پر دروازے تحقیق اور روزن توفیق کے بند ہین اور وہ اللہ کی راہ سے باز رہے ہین اور بات یہ ہے جسے اللہ گمراہ کر دے اور دستگیری نفرمائے تو اُسکے لئے کوئی ہادی رہنما نہین ہوسکتا (اے نبی کریم آپ کی سعی آپکی تقریر پر تاثیر کیا کر سکتی ہے آپ کیون ملول و متحیر و دل شکستہ ہوتے ہین جسے اللہ بہکائے اُسے کون راہ دکھائے اُنکے لئے تو دنیا مین بھی عذاب ہے مومنین کی تلوارون یا نزول عذاب سے اور عذاب آخرت نہایت سخت و شاق ہے اور کوئی اللہ کے عذاب سے اُنکا بچانے والا نہین قائم کہا مفسرین نے بمعنے نگہبان و مطلع و محافظ ہے لا یعلم سے مراد معدوم و غیر موجود ولا اصل مسئلہ اللہ تعالٰے ہر جز و کل و عرض و جوہر کا عالم ہے مسئلہ معدوم کا علم نہونا ذات باری مین جہل ثابت نہین کرتا اسلئے کہ لا اصل کو جاننا جہل و کذب ہے نہ علم و صدق مسئلہ کفار کے حق مین بروز حساب کوئی شفاعت نہ ممکن نہ موثر و ہم (ہاد) نکرہ تحت نفی عموم پر دال ہے پس لازم آیا کہ کوئی ہادی اُنکا نہو حالانکہ لکل قوم ہاد عموم ہدایت کو شامل ہے اور فرعون و نمرود و ابو جہل کو بھی پیغمبرون نے ہدایت فرمائی

وقع عموم ہدایت سے مراد صرف رہنمائی ہے وہ ہر شخص کے لیے ثابت اور یہان راہ راست پر لے آنا مراد ہے یہ ازلی گمراہ کے لیے مفقود ہے

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ ۖ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا

صفت جنت کی جو موعود ہے متقیون کے لیے جاری ہین تلے اُنکے نہرین میوے اُنکے دائمی ہین اور سایہ اُنکے

بیان اور وصف تِلْكَ عُقْبَى الَّذِينَ اتَّقَوا ۖ وَّعُقْبَى الْكَافِرِينَ النَّارُ اُس جنت کا جسکا

یہ انجام ہے اُنکا جو ڈرے اور انجام کفار کا آگ ہے

پرہیزگارون سے وعدہ ہوا ہے یہ ہی کہ اُسکے تلے نہرین بہ رہی ہین اُسکے میوے ہمیشہ باقی رہینگے اور سایہ بھی دائمی ہے نہ اُسکی نعمتین فنا ہوتی ہین نہ اُسکی راحت زائل یہ انجام کار اُنکا ہے جو اللہ سے ڈرے اور گناہون سے بچے اور انجام کفار کا نار جہنم ہے ترغیب خدام جنت کہینگے یا رب لو اذنت لي لاطعمت أهل الجنة وسقيتهم لم ينقص مما عندي شيئ اے رب اگر تو مجھے اجازت دے تو مین کھلاؤن اور پلاؤن تمام بہشتیونکو اور نہ کم ہو مجھسے کچھ

وَالَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَفْرَحُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ ۖ وَمِنَ الْأَحْزَابِ مَن يُنكِرُ بَعْضَهُ

وہ لوگ کہ دی ہمنے اُنکو کتاب خوش ہوتے ہین اُسپر کہ اُتارا گیا طرف آپکے اور بعض گروہون سے وہ ہین کہ انکار کرتے ہین اُسکے بعض کا

قُلْ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا أُشْرِكَ بِهِ ۚ إِلَيْهِ أَدْعُو وَإِلَيْهِ مَآبِ

کہدیجیے کہ مجھے حکم کیا گیا ہے مگر یہ کہ عبادت کرون اللہ کی اور نہ شریک کرون ساتھ اُسکے طرف اُسکی بلاتا ہون مین اور طرف اُسی کی بازگشت ہے

وہ لوگ جنکو ہمنے کتاب یعنے قرآن عطا فرمایا وہ خوش ہین اُسپر جو آپ پر اُتارا گیا یہ سرور اُنکا بوجہ ذوق ایمان و شوق رحمن ہے اور مراد اس سے وہ ہین جو اہل کتاب سے ایمان لائے جیسے عبد اللہ بن سلام و نجاشی وغیرہ) اور بعض جماعتین وہ ہین کہ بعض قرآن سے منکر ہین یعنے جو احکام اُنکے خلاف ہین اُسکا انکار کرتے ہین آپ کہدیجیے کہ مجھے حکم ہے کہ اللہ کی بندگی کرون اور اُسکے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ بناؤن اور اُسی کی طرف آدمیون کو بلاؤن اور اُسی کیطرف مرجع ہے

وَكَذَٰلِكَ أَنزَلْنَاهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَمَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

اور ایسا ہی اُتارا ہمنے اُسے حکم عربی اور اگر پیروی کریگا تو اُنکی خواہشون کی بعد اُسکے کہ آگیا تیرے پاس علم سے

اور ہمنے قرآن کو اُتارا زبان عرب مین ہے مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا وَاقٍ در انحالیکہ وہ حکم اور اگر کہین تم اُنکے

نہین تیرے لیے اللہ سے کوئی حمایتی اور نہ بچانیوالا

خیالات اور خواہشون کے پیرو ہو گئے بعد اسکے کہ تمھارے پاس علم یعنی قرآن آگیا تو اللہ سے نہ کوئی حمایتی ہے نہ بچانے والا یعنے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانیوالا نہین

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً ؕ وَمَا كَانَ

اور تحقیق بھیجے ہمنے رسول پہلے آپ سے اور بنائی ہمنے انکے لیے جوڑے اور اولاد اور نہین حق

لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ

کسی پیغمبر کو کہ لاوے کوئی معجزہ مگر حکم سے اللہ کے

پیغمبر کفار آپ پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے یہ اگر آپ پیغمبر ہوتے تو عورتوں سے رغبت کیون ہوتی زہد و تجرد و اختیار فرماتے ارشاد ہوا اور بیشک آپ سے پہلے بہت پیغمبر ہمنے بھیجے ہین اور انکے لیے ازواج و اولاد تھے (پھر آپ پر الزام بیجا ہی) ۲ اگر آپ نبی ہین تو کیون نہین ہمارے فرمائشی معجزے ظاہر ہوتے جواب دیا کہ کسی پیغمبر کو یہ اختیار نہین کہ بدون اذن الٰہی معجزے ظاہر کیا کرے (اور ایمان لانے کو ایک دو معجزے کافی ہین ۳ آپ انھین عذاب سے ڈراتے تو کہتے اگر پیغمبر صادق ہین تو عذاب کیون نہین آتا ارشاد ہوا ہر مدت کے لئے حکم مکتوب و وقت مقرر ہے عجلت بیسود ہی ف نکاح کرنا سنت انبیا سے ہے اسلئے وارد ہوا اَلنِّكَاحُ سُنَّتِيْ نکاح میری سنت ہی

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝

واسطے ہر مدت کے مکتوب ہے مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت کرتا ہے اور پاس اسکے ہی اصل کتاب

اور ہر وعدے کے لیے ایک کتاب یعنے حکم لکھا ہوا ہی اللہ جسے چاہے مٹائے جسے چاہے ثابت رکھے اسکے پاس اصل کتاب یعنے لوح محفوظ ہے۔ بخاری و مسلم صلہ رحم سے روزی اور عمر بڑھاتی ہے اور قرآن مین دوسری مقام پر فرمایا موت ٹلتی نہین ف اس تناقض کے دو جواب ہین ایک یہ کہ نصوص باول مین زیادتی رزق و عمر سے برکت و خوبی و نام نیک و آثار حسنہ مراد ہے اور محو سے نسخ احکام اثبات سی احکام ناسخ و محکم مراد ہین دوسرے اور یہی اوسکے ہو کہ قضا کی دو قسمین ہین (مبرم) جو نہ بدلے جیسے نبوت و سعادت و شقاوت (معلق) جو کسی کام پر موقوف ہو اور یہ تعلیق ملائکہ کے علم یا لوح کے مکتوب کے اعتبار سے ہی انکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے اور علم الٰہی مین حدوث کو کیا دخل۔ وہ یہ بھی جانتا ہے کہ قضا معلق مین ایسا ہوگا ف اسلئے فرمایا کہ ام کتاب ہمارے پاس ہی اسمین سے محو و اثبات کرتے ہین۔ نہ علم قدیم مین پس ہر معلق آخر کو مبرم ہوکر اپنے وقت پر ضرور واقع ہوتی

تقدیر معلق و مبرم

اگر قضائے معلق نہوتے تو اعمال و ادعیہ و تدابیر سب و نذور بے سود ہوجاتے۔

وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ

اور اگر دکھائیں ہم تجھے بعض اسکا کہ وعدہ کرتے ہیں ہم یا وفات دیں ہم تجھے پس نہیں آپکے ذمے مگر پیغام پہنچانا اور ہمپر حساب ہے

اور اگر ہم آپ کو بعض اُن فتوحات یا ہلاک کفار سے دکھلا دیں جسکا وعدہ کیا ہی یا آپ کو وفات دیں (دونوں صورتوں میں) آپکے ذمے صرف پیغام رسانی ہی رہا حساب و سزا سے گناہ و عطائے ثواب یہ ہماری طرف ہی ف آیت میں تین خبریں ہیں جو ہونیوالی تھیں ۱؎ فتوحات موعودہ سے بعض آپ کی حیات میں واقع ہونگی جیسا کہ بدر و خیبر و فتح مکہ میں ہوا ۲؎ آپ انتقال بھی فرمائینگے ۳؎ بعض دعوے آپکے بعد ظہور میں آئینگے جیسا کہ آپ کے اصحاب کے زمانے میں ہوا اور تین حکم ہیں ۱؎ آپکا کام تبلیغ رسالت ہے ۲؎ آپکو اس سے تعلق نہیں کہ حق غالب اور باطل مغلوب ضرور ہو ۳؎ عذاب و ثواب میں آپکو کچھ دخل نہیں لطیفہ طالب سالک پر اطاعت امر و امتثال لازم ہے۔ دنیا میں کشود و اثر آخرت میں جزا و سزا سے اُسے غرض نہیں حافظ تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن ۔ کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند ۔ ربط منجملہ اُن عذابوں کے جو دنیا میں کفار کے لیے ہیں بعض کا ذکر فرمایا

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ۚ وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۚ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ

کیا نہ دیکھا ہم آتے ہیں زمین کو کم کرتے اسے کناروں سے اسکے اور اللہ حکم کرتا ہی نہیں پیچھے ڈالنے والا کوئی حکم کو اسکے اور وہ جلد کرنیوالا ہی حساب کا

الارض میں لام عہد ہی اور قرینہ اسکا تعذیب کفار جسکا ذکر گذر گیا یعنی زمین مقبوضہ کفار نقص بھی خاص منسوب ہی کفار کیطرف یعنے انکا ملک کم کرتے جاتے ہیں معقب پیچھے ڈالنے والا یعنے ٹالنے والا حاصل کیا نہیں دیکھا کہ ہم ملک کفار کا اسکے اطراف سے کم کرتے جاتے ہیں ہر دن کفار کے زمین پر ایماندار اپنے قبضہ کرتے جاتے ہیں یہ نمونۂ عذاب دنیاوی ہی اللہ کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا وہ حساب جلد کرتا ہی ف معلوم ہوا کہ سلطنت کا ہاتھ سے نکلجانا عذاب دنیاوی ہی ہے

سلطنت کا ہاتھ سے نکلجانا عذاب دنیاوی ہے

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا ۖ يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفّٰرُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ

اور بتحقیق مکر کیا انھوں نے جو پہلے تھے انسے پس واسطے اللہ کے ہی داؤ سب جانتا ہی جو کرتی ہے ہر جان اور اب جان لینگے کافر کسکے لیے ہے انجام دار

اور وہ لوگ جو انسے پہلے گزر گئے انھوں نے بھی بڑے بڑے داؤ کیے اور انجام بہ...

ہوا کہ تمام تدبیرین اور داؤ اللہ کے واسطے ہوئے یعنے جو ارادہ الٰہی تھا وہی ظہور مین آیا
وہ جانتا ہے جو کچھ جانین کرتی ہین اور کفار آپ جان لینگے کہ انجام دار کسکے لئے ہے یعنے دار
آخرت مین کون فائدہ پاتا ہے یعنے دنیا مین کچھ کافر دنکی تجلی اور آخرت مین بھی کیے کی سزا پاوینگے

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۚ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

اور کہتے ہین جو کافر ہوئے تو نہین رسول کہدے کافی ہے اللہ گواہ ہمارے اور تمہارے درمیان

کفار تو کہتے ہین آپ رسول و فرستادہ خدا نہین آپ جواب دیجئے اللہ کی گواہی

وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۝

اور وہ ذات جسکے پاس علم ہے کتاب کا

اور اُس کی گواہی جسکے پاس علم کتاب یعنے لوح محفوظ ہے کافی ہے —

سورۂ ابراہیم — بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ — مکیۃ

تمام اسکا سورۂ ابراہیم مکے مین اُتری ہے اسکی دو آیتین مدنی بدر ہی ہین (معالم و کبیر
جامع البیان مین اسکی آیتون کا شمار اکاون ہے دوسری تفسیرون مین باون ہے۔

الٓرٰ ۚ كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ

کتاب ہے اُتارا ہمنے اسکو طرف تیرے کہ نکالے تو آدمیونکو تاریکی سے طرف روشنی کے

الٓر حروف مقطعات سے ہے معاصی مضر و حمق سے نور

بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَىٰ صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

اجازت سے انکے رب کی طرف راہ غالب تعریف کی گئی کے

ظلمات کنایہ ہے کفر و کنایہ ہے ایمان و تقوی و

نفع و معرفت سے یعنے قرآن اسلئے اُتارا گیا کہ آپ لوگونکو تاریکی جہل کفر سے بچا کر نور ایمان و معرفت مین
داخل کرین اور یہ باذن الٰہی ہو جو سب کا رب ایسا زبردست غالب اپنی ذات و صفات مین محمود ہے اور مستحق حمد ہے

اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ شَدِيدٍ

اللہ ایسا جسکی ملک ہے جو آسمانون مین اور جو زمین مین ہے اور ہلاکی ہے کافرونکو عذاب سخت سے

زمین و آسمان مین جو کچھ ہے سب اللہ کا مملوک و مخلوق ہے اور کافرونکے لئے سخت عذاب ہے

الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا

جو دوست رکھتے ہین زندگی دنیا کی کو آخرت پر اور روکتے ہین راہ سے اللہ کی اور ڈھونڈھتے

جو دنیا کی زندگی کو آخرت دوسرونکو اللہ کی راہ سے

عِوَجًا ۚ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ

کجی ، وہی ہین گمراہی دور مین

بر خوف دیتے ہین اور روکتے ہین اور دین کو

یا دنیا کو اور وے کجی کے تلاش کر زمین میں ہی دور بہک گئو دیا) کا مرجع خواہ حیات دنیا ہو جیسا کہ ابو سعود کی تفسیر ہے یعنے ایسی طرح دنیا طلبی کرتے ہین جو جائز نہین ایس حرام خوارون کی مذمت ہے یا مرجع سبیل کیطرف ہو یعنے طالب ہدایت مین کجروی کرتے ہین سزا ایسون کی ضلال بعید ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ؕ فَيُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ

اور نہین بھیجا ہمنے کوئی پیغمبر مگر زبان مین اپنی قوم کی تاکہ بیان کردے انکے لئے پھر گمراہ کرے اللہ جسے چاہے

وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

اور راہ دکھائے جسے چاہے اور وہ غالب حکمت والا ہے

ہمنے کوئی پیغمبر نہین بھیجا مگر اپنے ہی قوم کی زبان مین) تبلیغ احکام کرتا تھا)

تاکہ حق و باطل اچھی طرح بیان کردے اور عوام سمجھ لین پھر جسے اللہ چاہے بہکائے اور جسے چاہے راہ پر لگائے وہ اپنے ارادہ پر غالب حکمت والا ہے ف آیت ظاہر ہو کہ ہر نبی اپنی قوم کی زبان مین تبلیغ احکام کرتا تھا اور نص ہو کہ دلائل توحید و احکام الٰہی واضح طور پر بتائے گئے ہین خفا والتباس نہین مسئلہ واعظ کو عام فہم بیان و عنوان چاہیئے مسئلہ حکام و علما کے لئے فصاحت بیان و صفاحت تقریر مستحسن ہے مسئلہ ضوابط زبان اور زبان دانی امر محبوب ہے اسلئے کہ جب زبان کا تعلق امر رسالت سے قرار پایا تو ممکن نہین کہ پیغمبر غلطی اور عدم فصاحت سے مطعون ہو سکے اور ہمارے حضور تو افصح العرب والعجم تھے مسئلہ دینیات کا ترجمہ قوم کے سمجھانے کے لئے اولے ہے مگر تحفظ اصل کہ بوقت ضرورت و اختلاف مقابلہ ہو سکے لازم ہے مسئلہ ہر اُمت پر اپنے پیغمبر کی زبان سیکھنا مستحب تھا اور بعد بعثت شریف تمام عالم پر زبان عربی قدیم سیکھنا لازم ہے بحث چاہیئے تھا کہ فہم مطالب کتاب و سنت مین عرب ہیچ اعتماد ہو جواب صحابہ تو ایسے ہی تھے مگر بعد انکے کلام ہو اسلئے کہ آیت مین دو امر مذکور ہین ا فہم لفظی جبتک عرب نے زبان نہ بدلی بیشک وہ سبکے مقتدا رہے ۲ تعلق معرفت و قلب جسے فہم معانی و ذوق سلیم کہتے ہین اور سلیقہ ملکۂ خداداد ہے نہ محتاج لغت و تعلیم اُستاد جب کہ خود فرمایا فیضل اللہ الخ یعنے بعد اس بیان واضح کے ضلالت و ہدایت باختیار خدا ہے نہ عرب اس سے مخصوص نہ عجم محروم جیسا کہ فرمایا وَلَوْ كَانَ الدِّيْنُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ اگر دین ثریا کے پاس ہو تو بھی پالینگے اُسے کچھ مرد فارس کے ف یہ بشارت گو

علماے عجم کے لئیے عام ہو مگر استحقاق صحیح و خطاب صریح امام ابو حنیفہ کے لیئے ہے مضامین
بلند و معانی نازک تفقہ و اجتہاد ہی سے متعلق ہین) پس فہم تراجم زبان دانی سے و
معرفت معانی ملکہ راسخہ سے متعلق اور ملکہ فضل الٰہی ہے جسے چاہے عطا کرے بحث کہا
صاحب تفسیر کبیر نے کہ بعض یہود اسی آیت سے کہتے ہین کہ آپ صرف عرب کے پیغمبر ہین
جواب یہ اعتراض بعینہ حضرت موسے اور دوسرے پیغمبرون پر بھی عائد ہو سکتے ہین
جو اپنے وطن سے دور تشریف لے گئے بحث جبکہ پیغمبر کی زبان قوم کی زبان ہونا
شرط ہے تو چاہیئے کہ کوئی پیغمبر مختلف قومون کا نہو یا اُسکے احکام مختلف لغات مین
ہون جواب قوم سے مراد اہل شہر ہین نہ اُمت دعوت تاکہ انکو ہم قوم پیغمبر ہونے سے
جو افتخار حاصل ہے وہ بعد تابعیت باطل نہو اسلیئے کہ اگر پیغمبر دوسری قوم کی زبان
مین احکام بیان کریگا تو وہ اصل اور اُسکی قوم اُنکی تابع و شاگرد ہوگی اور زبان سے
مراد زبان تبلیغ امور رسالت نہ گفتگوے روزمرہ ورنہ ہر بشر اپنی ہی قوم کی زبان
مین متکلم ہوتا ہے تخصیص انبیا کی کیا ہوتی پس یہ اشکال باقی نرہا مسئلہ کچھ
ہو مگر آیت تخصیص و تعظیم اہل عرب پر ناطق ہے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا أَنْ أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۵

اور بتحقیق بھیجا ہمنے موسیٰ کو اپنی نشانیونکے ساتھ یہ کہ نکال قوم کو اپنی اندھیرے سے طرف اُجالے کے

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۵

اور یاد دلا انکو دن اللہ کے بیشک اسمین نشانیان ہین ہر صابر شاکر کے لیئے

ایام نعمات یا واقعات متعلق رحمت و عذاب یعنے ہمنے موسے کو کھلی نشانیونکے
ساتھ بھیجا کہ اپنی قوم کو جہل و کفر کی تاریکی سے نور معرفت و ایمان کیطرف
نکالین اور انکو اللہ کی نعمتین اور عذاب یاد دلائین اس بھیجنے اور یاد دلانے
مین اُس قوم کے لیئے جو صابر و شاکر ہین توحید و الوہیت کی نشانیان ہین
ف بنی اسرائیل کے مصائب عظیم اور فضائل و انعام بے انتہا تھے
لہذا صبر و شکر کا ذکر فرمایا

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنْجَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو نعمتین اللہ کی کہ تمپر ہین جب نجات دی تمکو آل فرعون سے چکھاتے تھے تمکو

سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَاۗءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝

برا عذاب ذبح کرتے تھے بیٹونکو تمھارے اور زندہ رکھتے تھے عورتونکو تمھاری اور اسمین امتحان تھا رب تمھارے کیطرف سے بڑا

اور جب موسےٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ کی نعمتین یاد کرو جو تمپر ہین جب اللہ نے تمکو فرعونیون کے ظلم سے نجات دی جو تمھاری اولاد نرینہ قتل کرڈالتے تھے اور لڑکیون کو زندہ رہنے دیتے اسمین اللہ کیطرف سے تمھارا بڑا امتحان تھا۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىِٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَىِٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۝

اور جب پکارا رب نے تمھارے اگر شکر کروگے تم البتہ بڑھا دونگا تمکو اور اگر کفر کروگے تم بیشک عذاب میرا سخت ہے

یاد کرو جب پروردگار عالم نے باعلان مطلع فرمایا اگر تم میرا شکر کروگے تمھاری نعمتین ہم بڑھا دینگے اور ناشکرون کے لیئے عذاب شدید ہے آیت ازدیاد نعمت شاکرین مین ظاہر اور استحباب شکر مین نص ہے اور ناشکری کی سزا مین ظاہر اور اُسکی حرمت مین نص ہے لازیدن کو مبہم چھوڑا تاکہ عموماً شامل رہے نعمت ہو یا توفیق یا ثواب شکر ہر قسم کی افزونی ہوگی اسلیئے کہ قدر و اعزاز نعمت سے تلذذ زائد اور صلۂ مدح وثنا بذمہ منعم کریم عائد ہوتا ہے نکتہ امور ناگوار طبع پر تحمل وثبات اور ترک شکایت دلی (صبر) ہے۔ اور امور مفید موافق تمنا کے قدر اور اُسکی مدح وثنا (شکر) ہے لیکن ان دونو حجابونسے قطع کرکے اپنے رب رؤف ورحیم وعلیم ہی کو فاعل سمجھنا اور حالت طاریہ کی تلخی وشیرینی سے مؤثر نہوکر فعل محبوب سے متلذذ ومسرور رہنا یا بکمال ادب حضرت الوہیت میں سر جھکائے رکھنا رضا وتسلیم اور اعلےٰ ترین مراتب سے ہے

وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنْ تَكْفُرُوْٓا اَنْتُمْ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝

اور کہا موسیٰ نے اگر ناشکری کرو تم اور جو زمین مین ہین سب پس بیشک اللہ بے پروا تعریف کیا ہوا ہے

اور کہا موسےٰ نے اگر تم اور تمام زمین والے کفران نعمت کرین (تو بھی اللہ کا کچھ نقصان نہین) وہ بے پروا ہے مخلوق کے شکر وکفر سے محمود بالذات ہے کسی کی حمد وثنا کا محتاج نہین ابن کثیر کہا ابو ذر نے کہ حضور نے اپنے رب کیطرف سے فرمایا اے میرے بندو اگر تمھارے اگلے پچھلے جن وانس ایک مرد متقی کے دل پر ہوجاین تو بھی میری ملک کچھ نہ بڑھا سکین اور اگر تم سب ایک ٹیلے پر کھڑے ہوکر مجھسے مانگو اور مین ہر ایک کو منھ مانگی مراد دون تو بھی میرے ملک سے کچھ کم نہوگا مگر جسقدر سمندر مین ایک تاگا ڈبونے سے کمی ہو

ع

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ ۛ

کیا نہین آئی تمکو خبر اُنکی جو پہلے تھے تمسے قوم نوح اور عاد اور ثمود کی اور وہ جو بعد اُنکے تھے

لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ

نہین جانتا اُنکو کوئی مگر اللہ آئے اُنکے پاس پیغمبر اُنکے ساتھ کھلی نشانیوں کے پس پھیرے ہاتھ اپنے بیچ منہ اپنے کے

وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝

اور بولے ہمنے کفر کیا اُس سے کہ تم بھیجے گئے ساتھ اُسکے اور ہم شک مین ہین اُس سے کہ بلاتے ہو تم ہمکو طرف اُسکے متردد

کیا اُنکی خبرین تمکو نہین معلوم ہوئین جو تمسے سابق گزر چکے ہین قوم نوح اور عاد اور ثمود سے اور جو اُنکے بعد ہوئے جنھین اللہ ہی جانتا ہے (اسلئے کہ تمام اخبار اور جملہ کفار کا علم تو اللہ ہی کو ہے مشہور اور ظاہر کفر تو تاریخی قصوں مین مذکور ہین مگر چھپی ناشکریان کون جانے) اُنکے پیغمبر اُن کے پاس دلائل توحید و علامات حق لائے تو اُنھون نے اتباع اور تصدیق سے انکار کیا اور کہا ہم تمھارے اِس بیان سے شک مین ہین فردوا الخ کہا بخاری نے تعمیل امر سے رکنا اور باز رہنا مریب تاکیداً فرمایا کہ ایسا شک نہین جو نکلسکے بلکہ اور زیادہ شبہ بڑھتے جاتے ہین

قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَدْعُوكُمْ لِيَغْفِرَ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ

کہا پیغمبرون نے اُنکے کیا اللہ مین شک ہے بنانیوالا آسمانونکا اور زمین کا بلاتا ہے تمکو کہ بخشے تمھارے لیے گناہ تمھارے

وَيُؤَخِّرَكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ قَالُوا إِنْ أَنتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيدُونَ أَن تَصُدُّونَا

اور مہلت دے تمکو مدت معینہ تک بولے نہین تم مگر آدمی مثل ہمارے چاہتے تم یہ کہ روکو ہم کو

کہا اُنسے اُنکے پیغمبرون نے کیا تمکو اللہ کے باب مین شک ہے جو آسمانون اور زمین کا

عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتُونَا بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝

اُس سے کہ تھے پوجتے باپ دادے ہمارے پس لاؤ دلیل ظاہر

پیدا کرنے والا ــ وہ تمکو بلاتا ہے (راہ حق کیطرف) کہ تمھارے گناہ بخشدے اور تمکو ایک مدت معین یعنے موت تک دنیا مین مہلت دے (یہ دو دلیلین ہین کہ ایک تو اللہ کی ذات مین تردد عجیب امر ہے دوسرے ایسا اللہ جو تمھارے گناہ معاف فرمائے تمکو دنیا مین زندہ رکھے) تو کفار بولے تم نہین ہو مگر ہمارے ایسے آدمی تم چاہتے ہو کہ ہمکو روکو اور باز رکھو اُس سے کہ ہمارے باپ دادے پوجتے تھے پس تم اے مدعیان نبوت اپنے اس دعوے پر کوئی ظاہر دلیل لاؤ یعنے جو معجزے ہم مانگین یا جسے ہم خواہ مخواہ مان لین لاؤ ــ

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَمُنُّ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ

کہا اُنسے پیغمبروں نے اُنکے نہیں ہم مگر آدمی مثل تمہارے اور لیکن اللہ احسان کرے جسپر چاہے اپنے بندونمین سے

وَمَا كَانَ لَنَا أَنْ نَأْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○

اور نہ تھا ہمکو یہ کہ لائین ہم تمہارے پاس دلیل مگر بحکم خدا اور اللہ ہی پر پس بھروسا کرتے ہین ایمان والے

اُنکے پیغمبرون نے اُن سے کہا ہم تو تمہارے ہی ایسے بشر ہین ہان اللہ اپنے جس بندے پر چاہے احسان کرے اور ہمکو یہ حق نہین کہ اپنی طرف سے کوئی دلیل لائین جو معجزہ مانگو دکھائین مگر اللہ کے اذن سے اور چاہیئے کہ ایمان والے اللہ ہی پر اعتماد کرین ف ۱ اُن تمام شبہات کو رد کیا جو کفار نے حضور پر کیئے تھے کہ یہ شیوۂ اہل شقاوت ہے اور جو جواب تمکو قرآن مین دیئے گئے یہی جواب انبیائے سابق کے تھے ۲ اس تقریر مین حقانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے وہ شخص جو خود نبی بن بیٹھا ہو پھر اپنے معتقدون کے سامنے یہ مجبوری بیان کرے ممکن نہین ۳ مماثلت اصل انسانیت و عجز عبودیت مین ہے نہ مراتب و اعمال مین ۴ کسی نبی و ولی کو کرامت و معجزہ دکھانے کا مستقل اختیار نہین ۵ منتہائے کمال و قوت عبد توکل و رجوع الی اللہ ہے نہ قدرت و اختیار

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا ۚ وَلَنَصْبِرَنَّ عَلَىٰ مَا آذَيْتُمُونَا ۚ

اور کیا ہی ہمکو کہ نہ بھروسا کرین ہم اللہ پر اور بیشک دکھائی ہمکو ہماری راہ اور البتہ صبر کرینگے ہم اُسپر کہ ایذا دی تمنے ہمکو

وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ○

اور اللہ پر پس بھروسا کرین بھروسا کرنے والے

اور ہمکو کیا ہو گیا ہے کہ ہم اللہ پر اعتماد نکرین حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمکو ہماری راہ یعنے راہ حق دکھا دی اور ہم البتہ صبر کرین گے اُسپر کہ تمنے ہمکو اذیت دی انکار و عداوت و مطاعن و اظہار کفر سے اور چاہیئے کہ بھروسا کرنیوالے اللہ ہی پر بھروسا کرین ف ۱ تسکین ہے نبی محبوب کی اور ترغیب ہے مومنین کو کہ دین مین جو مصائب پیش آئین صبر کرین جو حاجت ہو اللہ ہی پہ اعتماد کرین ۲ معلوم ہوا کہ توکل سنت انبیا ہے توکل بھروسا اور اعتماد کرنا دو طرح پر ہے ۱ یہ کہ تدبیر کار سے غافل نہو مگر تاثیر مین اللہ ہی کے فضل کا امیدوار رہے اور یہ بہترین توکل ہے حضرات انبیا اور اصحاب باصفا کسی تدبیر سے دست کش نہوے مگر انجام و تاثیر

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِنْ أَرْضِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۖ فَأَوْحَىٰ إِلَيْهِمْ

اور کہا اُنھون نے جو کافر ہوئے رسولون سے اپنے البتہ نکالینگے ہم زمین سے اپنی یا پھر او تم مذہب مین ہمارے پھر وحی کی طرف اُنکے

ع ۲ ۱۳

۱ منزل

رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ۝

رب انکے البتہ ہم ہلاک کرینگے ظالمون کو اور بسائینگے ہم تمکو زمین مین بعد انکے یہ واسطے اسکے ہے کہ ڈرا میرے سامنے کھڑا ہونے سے اور

بعد ان تمام مباحث کے کفار اپنے پیغمبرون سے کہتے تھے ہم تمکو اپنے ملک سے نکالدینگے نہین تو تم ہمارے دین مین آجاؤ پس اللہ تعالےٰ نے انپر حکم بھیجا کہ ہم ظالمونکو ہلاک کرینگے اور تمکو بعد انکے زمین مین بسائینگے یہ وعدہ بشارت انکے لیے ہے جو اللہ تعالےٰ کے حضور مین کھڑے ہونے سے ڈرتے ہین اور عذاب الٰہی سے خائف ہین ف اسمین کھلی بشارت ہے کہ اہل حق غالب رہینگے اور مصداق اس آیت کے خلفاے راشدین و اصحاب باتمکین ہوئے۔

وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ

اور طلب فتح کی اور نامراد ہوا ہر سرکش جھگڑالو آگے اسکے دوزخ ہے

انبیا جب ایمان و ہدایت سے مایوس ہوے تو اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ اے واحد قہار ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ کردے اور ہمکو فتح عطا کر اس دعا کے اثر سے ہر کافر سرکش اللہ اور اللہ والون سے دشمنی رکھنے والا نامراد و ہلاک ہوا اور صرف دنیا ہی مین نہین بلکہ اسکے آگے جہنم بھی ہے و راء سامنے کا ابو عبیدہ نے یہ لغات اضداد سے ہے یعنے پیچھے اور آگے دونو معنی اسکے ہین (معالم)

وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

اور سیراب کیجائیگا پانی سے پیپ کے کہ گھونٹ لیگا اسکو اور نہین اتار سکتا اسے اور آتی ہے اسکو موت ہر جگہ سے

اور نار یونکو پیپ کا پانی بلایا جائیگا جو گلے مین اٹکے گھونٹ گھونٹ پینگے یکدفعۃً اتار

وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ۝ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝

اور نہین وہ مرنیوالا اور سامنے اسکے عذاب سخت ہے

نسکین گے تاکہ تلخی کا خوب مزا چکھین اور ہر مکان یعنے ہر جانب سے موت کی کیفیت انپر طاری ہوگی یعنے رگ و ریشے سے عذاب پیدا ہوگا اور وہ مرینگے نہین کہ چھوٹ جائین اور انکے آگے پیچھے سے عذاب سخت ہے

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ

مثل انکی جو کافر ہوے اپنے رب سے عمل انکے مثل راکھ کے ہین کہ تیز چلی اسپر ہوا

فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ۭ لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰي شَيْءٍ ۭ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ۝

دن مین اندھڑ کے نہین قدرت رکھتے اس سے کہ کمایا کسی چیز پر یہی ہے گمراہی دور کی

انکی مثال جو کافر ہوئے اپنے رب سے ایسے ہی کہ اعمال انکے مثل راکھ کے ہین جسپر ہوائے تند چلی آندھی کے دنون مین (سب تتر بتر ہوگیا) جو کمایا تھا وہ کچھ بھی

لم لا یکاد اگر کہنے مینی ہے نزدیک بود لا اسی پہنچ سکیا اور اگر کہیے اثبات ہے ورار اسکی کی نہین گھونٹ لے مگر دیکھی دیرتک (حاشیہ)

اختیار و قدرت مین نرا سب برباد ہوا دور بھٹک جانا یہی ہے —

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۭ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَيَاْتِ بِخَلْقٍ

کیا نہین دیکھا تونے کہ اللہ نے بنائے آسمان اور زمین حق اگر چاہے لیجائے تمکو اور لائے خلق

جَدِيْدٍ ۙ وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

نئی اور نہین یہ اللہ پر دشوار

کیا تم نہین دیکھتے کہ اللہ نے آسمان و زمین بنائی اور حق طور پر محض اعتبار وخیال نہین اگر اللہ تعالے چاہے تمکو معدوم کردے اور دوسری نئی خلقت پیدا کردے اور یہ امر اللہ پر کچھ گران نہین ہے جب اُسے یہ عالم بنانے دشوار نگزرا تو دوسرا بنانے مین کیا تکلف ہوگا حق سے شعبدات و طلسم وخیالی اوہام خارج ہوگئے **ف** معلوم ہوا کہ تمام اشیا قابل فنا ہین اور بذات غیر قائم تھے جو ذات پاک فنائے عالم ایجاد پر قادر رہے اُسے مار کر جلانیمین کیا دقت ہوگی تھے ایسا قادر سزاوار عبادت وخوف وامید ہے یہ امر اخبار صحیحہ سے ثابت وقطعی ہوگیا ہے کہ یہ عالم بعد حشر ونشر فنا ہوگا —

وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ

اور ظاہر ہوے واسطے اللہ کے سب تو کہا کمزوروں نے اُنسے جنھون نے بڑائی کی ہم تھے تمھارے پیرو پس کیا تم

مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ

کفایت کرنیوالے ہو ہمسے عذاب سے اللہ کے کچھ بھی

اور قبرون سے نکلکر تمام مخلوق حضور حق سبحانہ تعالے مین حاضر و ظاہر ہوئی تو اُنکے ضعفا یعنے پیروی کرنے والون نے اُن سے کہا جنھون نے اُن کو بھکایا اور آپ کو بڑا بتاتے تھے ہم تو دنیا مین تمھاری اتباع کرتے تھے آج تم کچھ ہمارے کام آسکتے ہو عذاب الٰہی سے بچا سکتے ہو —

قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ۭ سَوَاۗءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ

بولے اگر راہ دکھاتا ہمکو اللہ البتہ راہ دکھاتے ہم تمکو برابر ہے ہمپر خواہ اضطرار کرین ہم یا صبر کرین نہین ہمکو جاے قرار

وہ کفار کے پیشوا بولے اگر اللہ ہمکو راہ راست بتاتا تو ہم تمکو بھی راہ نجات وطریق فرار بتا دیتے ہمارے لئے برابر ہے بے صبری کرین روئین چلائین یا صبر کرین کوئی راہ بھاگنے اور بچنے کی نہین —

وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ

اور کہا شیطان نے جب فیصل ہوگیا امر بیشک اللہ نے وعدہ کیا تمسے وعدہ سچا اور وعدہ کیا مینے تمسے

فَاَخْلَفْتُکُمْ وَمَا کَانَ لِیَ عَلَیْکُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ

پس خلاف کیا تمسے اور نہ تھا مجھے تمپر کوئی غلبہ مگر یہ کہ

دَعَوْتُکُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَکُمْ مَآ

بلایا مینے تمکو پس قبول کی تمنے بات میری پس نہ ملامت کرو مجھے اور ملامت کرو جانکو اپنی نہین

اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ اِنِّیْ کَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَکْتُمُوْنِ مِنْ

مین فریادرس تمہارا اور نہ تم فریادرس میرے مینے کفر کیا اُس سے کہ شریک کیا تمنے

اور شیطان نے بعد | قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ | فیصلہ کے کہا اللہ تعا

نے تمسے سچا وعدہ | پہلے سو بیشک ظالم اُنکے لیئے عذاب دردناک ہے | کیا تھا دیکھو مطیع

جنت مین ہین اور عاصی دوزخ مین اور مینے تمسے وعدہ خلافی کی جنھین حاجت روا
مشکلکشا بنایا تھا وہ خود درماندہ اسیر بلا ہین اور مجھے تمپر کوئی زور غلبہ نہ تھا کہ خواہ
مخواہ اپنا تابع بنالیتا ہان مینے تمکو بلایا تمنے میرا کہنا مانا تو اپنی جان کو ملامت کرو
کہ کیون اللہ کی عدول حکمی اور میری پیروی کی نہ مین تمہارا فریادرس ہون نہ تم میرے
فریادرس مینے انکار کیا اُن شرکا سے جنھین تم پہلے یعنے عالم دنیا مین حق سبحانہ تعالیٰ کا
شریک قرار دیتے تھے (پھر ارشاد ہوا) اسمین شک نہین کہ ظالم یعنے کافر اور حد انصاف
سے گذر جانے والے عذاب دردناک پائینگے یعنے شیطان اور سرداران کفر اور کل دور
کافر سب گرفتار عذاب ہین **ف** معلوم ہوا کہ شیطان بجبر ہمکو گمراہ نہین کرسکتا بلکہ ہم
خود شیطان بن رہے ہین ۲ عالم آخرت مین کفر و انکار باقی نہ رہیگا یہانتک کہ شیطان
بھی اپنی ضلالت کا قائل اور معبودان باطل سے منکر ہوگا مگر وہان کچھ فائدہ نہین۔

وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا

اور داخل کیئے گئے جو ایمان لائے اور کین نیکیان باغونمین بہتی تلے اُنکے نہرین ہمیشہ رہنے والی اسمین

اور ایمان والے | بِاِذْنِ رَبِّھِمْ تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ | نیکوکار جنت مین

داخل کیے گئے | حکم سے رب اپنے کے دعا اُنکی اسمین سلام ہے | جنکے تلے نہرین

جاری ہین ہمیشہ رہنے والے اُس مین اپنے رب کے حکم سے اور جب اسمین ملاقات
کرتے ہین تو سلام کرتے ہین یہی دعا ہے ربط بعد بیان انجام کفر و ایمان
ایک اور مثال سے سمجھایا۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا

کیا نہین دیکھا تونے یعنی سمجھا تو کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثل بات اچھی مثل درخت اچھے کے ہے جڑ اسکی مضبوط اور شاخین اسکی

فِي السَّمَاءِ ۝ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا ۗ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ

آسمان پر دیتا ہے پھل اپنا ہر فصل مین اجازت اپنے رب کی اور بیان کرتا ہے اللہ مثلین واسطے آدمیون کے

امر ایمان و ذکر خیر لا الٰہ الا اللہ کی گواہی	لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ تاکہ وہ نصیحت پکڑین	کلمہ طیبہ سخن حق کہا ابن عباس نے

اصل مقصود وہ حاصل سخن ثابت مدلل و مسلم فرع اثر و قبول سماء بلند و شائع وعالی اکل پھل یعنے ثواب و نفع حین وقت اور یہان القرینہ درخت فصل یعنی ہمیشہ اور ہر کام کے وقت اور محل ضرورت پہ کلمہ الحق اپنا فائدہ دکھاتا ہے شجرۂ طیبہ اچھا درخت اور درخت کی خوبی یہی ہے کہ سر سبز و بار ور ہو پھلے پھولے سایہ دار ہو جیسے ہونہار کہتے ہین حاصل کیا آپنے نہین دیکھا کہ اللہ تعالےٰ نے کیسی مثال بیان فرماتا ہے کلمہ حق و امر ایمان کی مثال ایک ہونہار درخت کی ہی جسکی جڑ قائم ہو اکھڑ نہین سکتی ایسے سچی بات مسلم و مدلل ہے کسی کے ہٹائے ہٹ نہین سکتی اور شاخین اسکی آسمان پر ہین یعنے ہر جگہ بات بالا ہے راستگو کا سر بلند دلیل غالب عموماً شائع و موثر ہے جسطرح وہ درخت ہر فصل یا ہر وقت پھلتا ہے کلمۃ الاسلام کا فائدہ دنیا مین بھی اور آخرت مین بھی عقلاً مسلم و نقلاً معظم اپنے پروردگار کے اذن و قبول سے کسی فریب و قلب بازی سے نہین اللہ تعالےٰ آدمیون کے لئے مثالین بیان فرماتا ہی تاکہ وہ سمجھین سوچین ابن کثیر ایک مرد نے حضور سے کہا کہ مالدار بہت ثواب لیگئے یعنے صدقات و خیرات کا آپنے فرمایا بتا تو تمام دنیا کا مال تلے اوپر رکھا جائے تو کیا آسمان تک پہونچیگا یعنے نہ پہونچیگا پھر فرمایا مین تجھے ایسا عمل بتادون جسکی جڑ زمین مین اور شاخ آسمان پر ہو کہہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر و سبحان اللہ والحمد للہ دس مرتبہ ہر نماز کے بعد اور احادیث مین منقول ہے کہ ثواب اعمال و اقوال خیر آسمان پر بلند کئے جاتے ہین تو گویا یہ شاخ ہے کہ آسمان تک بلند ہوئی ۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِن قَرَارٍ

اور مثال کلمہ بد کی مثل درخت نجس کے ہے کہ اکھڑی جاتی ہو جڑ اسکی اوپر سے زمین کے نہین اسکے لئے قرار

اور کلمۂ خبیثہ یعنے کلمۂ کفر وباطل وکتاب مثل برے درخت کے جو نہ ہرا سبز ہو نہ پھلے
پھولے کہ جڑ سے اکھڑا ہوا زمین پر کسے سہارے سے قائم نظر آتا ہے ٹھہر نہیں سکتا یعنی
یہ کلمات خبیثہ نہ عقلاً فروغ پاسکتے ہیں نہ وقار واعتبار ہے نہ آخرت میں ثواب و
نفع ایسے ہی کفار کی قیل وقال بے ثبات ہے اور مومنین کی شہادت مقبول وثابت

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ

ثابت کرتا ہے اللہ انھیں جو ایمان لائے قول ثابت سے حیات دنیاوی میں اور آخرت میں اور بچلا

اللہ ثابت قدم رکھتا ہے ایمان والوں کو قول سے دنیا اور آخرت میں	اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اللہ ظالموں کو اور کرتا ہے اللہ جو چاہے	اور اللہ ظالموں کو بہکا

دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے قول بات یہاں عام مراد ہے قول ہو یا فعل ثابت مضبوط
حق (قول ثابت) وہ امر جو مطابق واقعہ اور حق وغیر زائل ہو کہا گیا مراد لا الہ الا اللہ ہے کہا گیا
جواب منکر نکیر ہے بہرحال وہ قول وفعل جو موجب نجات ورضائے الٰہی ہو اور وہ کلمہ
ایمان ہے یا عہد عبودیت یا عرض خدمت حمل امانت یا اظہار اضطرار محبت وخلوص یا
امتحان عشاق اولیا جو ترقی مراتب وعرض عجائب تصرف ملک وملکوت وحجاب وقبض و
طرد ومطاعن سے ہوتا ہے یا امتحان عوام ہے جو ہوائے نفس واغوائے شیطان امید و
خوف غیر وظلم ظالم وسکرات موت وسوال نکیرین سے ہوتا ہے ف توفیق الٰہی مخصوص مومنین ہے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۙ جَهَنَّمَ

کیا نہیں دیکھا طرف انکی جنھوں نے بدل ڈالی نعمت اللہ کی کفر سے اور اتارا اپنی قوم کو گھر میں ہلاکت کے کہ دوزخ ہے

آپ نے نہیں دیکھا انکی طرف یعنے دین حق کو کفر و	يَصْلَوْنَهَا ۗ وَبِئْسَ الْقَرَارُ داخل ہونگے اسمین اور بری قرارگاہ ہے	جنھوں نے اللہ کی نعمت انکار سے اور اپنے

ساتھیوں کو دوزخ میں داخل کرایا یہ سب جہنم میں داخل ہونگے اور یہ برا ٹھکانا ہے
ف یہ آیت زیادہ تر انکی توبیخ میں ہے جو کسی قوم کے سردار ہوں اور اللہ کی طرف سے روکیں

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ

اور بنائے واسطے اللہ کے شریک تاکہ بہکائیں راہ سے اسکی کہدیجیے زندگی کرلو پس بیشک بازگشت تمھاری طرف دوزخ کے

اور اللہ تعالیٰ کیلئے شریک اور ساجھی ٹھہرا لیے ہیں تاکہ دوسروں کو بھی اللہ کی راہ سے بہکائیں
آپ کہدیجیے کہ تھوڑے دن دنیا میں جی لو فائدہ اٹھالو بیشک تمھارا بازگشت اور ٹھکانا دوزخ کی طرف ہے

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً

کہدیجئے میرغلاموں سے جو ایمان لائے قائم رکھتے ہیں نماز اور خرچ کریں ہمارے دئے سے چھپے اور علانیہ

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ

پہلے اس سے کہ آئے وہ دن کہ نہ بیع ہو اسمین اور نہ دوستی

اسکی توجیہ مین مفسرین مختلف ہین بعض کے لام امر محذوف ہے یعنے لیقیموا ولینفقوا اب مطلب یہ ہوا کہ آپ اے نبی کریم ہمارے اُن غلامون سے کہدیجئے جو ایمان لائے ہوئے ہین کہ تم نماز قائم اور خرچ جاری رکھو مدارک مقولہ قل کا محذوف ہے اور یہ مذکور جزا ہے یعنے آپ کہئے کہ نماز قائم و زکوۃ ادا کرو وہ نماز قائم و زکوۃ ادا کرینگے اور تقدیر کلام یہ ہے قل اقیموا الصلوۃ وانفقوا الزکوۃ الخ یقیموا الخ ابہر حال مراد یہ ہی کہ آپ ہمارے مومن بندون سے کہدیجئے کہ نماز و مصارف خیر پر قائم و دائم رہو اور ہر وقت و ہر حال مین چھپے ہوئے کھلے ہوئے اور یہ کام اُس دن سے پہلے کر لو جس دن نہ خرید و فروخت ہی کہ کچھ حاصل کر سکو اور نہ دوستی و رعایت ہے کہ کوئی کام آئے اور وہ دن قیامت کا ہے **ف** اس ارشاد سے کہ قیامت مین خرید و فروخت اور دوستی نہین معلوم ہوا کہ نمازی اور سخی کے لئے درماندگی نہوگی اسکے سفارشی بھی ہو جائینگے اسکی ضرورتین بھی باقی نہ رہینگی۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ

اللہ وہ ہی جسنے بنائے آسمان اور زمین اور اتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اُس سے پھل

رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ

رزق واسطے تمہارے اور مسخر کی تمہارے لئے کشتی کہ چلے دریا مین حکم سے اُسکے اور مطیع کردین واسطے تمہارے نہرین

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۞

اور مطیع کئے واسطے تمہارے آفتاب اور ماہتاب دوا آنا اور مسخر کی واسطے تمہارے رات اور دن

اللہ تعالے ایسا ہی جسنے آسمان و زمین بنائے اور آسمان سے پانی برسایا پھر اُس سے پھل نکالے تمہارے کھانیکے لئے اور تمہارے فائدے کیلئے کشتی جو دریا مین چلتی ہی مسخر و منقاد کر دی تم جدھر چاہو لے جاؤ خود ردی نہین کر سکتی اور یہ تسخیر بامر الہی ہی اور تمہارے فائدے کے لئے نہرین بھی مطیع بنا دین یعنے پانی انکا تمہاری حاجت روائیونکے واسطے تمہاری خواہش پر ہے اور تمہارے فائدے کے لئے چاند سورج مسخر کر دئیے یعنے ایک قاعدے اور اصل کے تابع ہین نہ کبھی تاخیر ہوتی ہے نہ تعجیل اور یہ اطاعت

ربع ۱

انکی دائمی ہے اور تمھارے لیے رات دن بھی ایک وقت معینہ کے ماتحت کر دیئے
دائمیں حال ہو سحزسے یعنے عادت جاریہ پر دوام کرنے والے ف آیت مین بیان ہی
نعمائے غیر متناہیہ کا جو نہ دوسرے سے ممکن ہین نہ بے انکے زندگی متصور ہے
میٹھ اور اشجار پر رزق منحصر ہے اور دریاؤن پر سفر اور منافع کثیر موقوف اور رات دن پر راحت و معاش کا مدار ہے

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ ۝

اور اگر گنو تم نعمتین اللہ کی نہ گن سکو گے اسکو بیشک انسان بڑا ظالم بڑا ناشکرا ہے

ظلوم صیغہ مبالغہ کفار بالضم جمع کافر و بالفتح صیغہ مبالغہ (بڑا کفران نعمت کرنیوالا)
یعنے اللہ کی نعمتین اسقدر ہین کہ انکا شمار ممکن نہین اسپر بھی آدمی کلمات شکایت
زبان پر لاتا ہے یا ناخوشی و تنغص اسپر طاری ہوتی ہی تو وہ بڑا ناشکرا ہے اور
دوسرون کی پرستش یا تعظیم کرتا ہے تو بڑا ظالم ہی نکتہ اللہ کی نعمتین نہ انسان
گن سکتا ہے نہ ملک نہ جن اور شکر نعمت نہ ہم ادا کر سکتے ہین نہ وہ پھر ایسے بیچارےکو
ظلوم و کفار کیون فرمایا وجہ یہ ہی کہ تمام طفیلی ہین اور انسان مقصود پس یہی قابل
خطاب سمجھا گیا اور اسکی ناشکری اعلے درجے کی ناشکری قرار پائی نکتہ الانسان مین
خواہ لام عہد ہے یعنے کافر و عاصی خواہ استغراق ہے اور تمام آدمی بمقابلہ کمال نعمت
عاجز و قاصر ہین ترغیب جابر سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ ابھی میرے پاس سے میرے دوست جبرئیل گئے اور بیان کیا کہ ایک پہاڑ تیس گز لانبا
تیس گز چوڑا تھا اردگرد اسکے چار چار ہزار فرسخ دریا پہاڑ پر ایک چشمہ شیرین
جاری اور درخت انار قائم ہر رات پھلتا وہان ایک اللہ کا بندہ تھا چشمہ آب
شیرین سے پیتا اور انار سے قوت کرتا اور رات دن عبادت و ذکر مین مشغول رہتا
یونہین پانچ سو برس گزرگئے خداپرست نے دعا کی اے رب جب موت آئے تو مین
سجدے مین ہون اور میرا بدن نہ سڑے اور یون ہین قیامت مین اٹھایا جاؤن پھر
اسی حالمین اسکی روح قبض کی گئی جبدین آسمان سے اترتا اور چڑھتا ہون تو
اسے سربسجود پاتا ہون مجھے معلوم ہوا ہی کہ یہ خداپرست قیامت مین بحضور رب
العالمین پیش ہوگا اللہ تعالے فرمائیگا میرے بندے کو میرے فضل و رحمت سے
جنت مین لیجاؤ خداپرست کہیگا بلکہ میرے عمل کے عوض مین ارشاد ہوگا اچھا

حساب کیا جاے ادھر سے صرف وہ نعمتین پیش ہونگی جو آنکھون سے متعلق ہین اور ادھر عبد ضعیف کی عبادت پانصد سالہ ایک ایک نعمت کے عوض مین ایک ایک نیکی لی جائیگی ابھی نعمت چشم باقی تھی کہ عبد فقیر کا کیسہ استحقاق خالی ہوگیا دوسری نعمتون کو کون پوچھے ارشاد ہوگا اسے دوزخ مین لیجاؤ فرشتے کھینچین گے یہ بیچارہ پکاریگا رَبِّ بِرَحْمَتِكَ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ اے رب اپنی رحمت سے غلام کو بہشت مین جگہ دے پھر بموجب حکم شاہنشاہی سامنے لاکر کھڑا کیا جائیگا ارشاد ہوگا اے بندے تجھے کسنے پیدا کیا عرض کریگا حضور نے ارشاد ہوگا پانسو برسکی عبادت کی قوت کسنے دی عرض کریگا حضور نے۔ ارشاد ہوگا ایسے دریا مین پہاڑ پیہونچانا اور آب تلخ سے چشمہ شیرین نکالنا اور روزانہ انار مین پھل لانا پھر بحالت سجود قبض روح کرنا یہ کسکے فیض وکرم سے تھا عرض کریگا حضور ہی کی رحمت تھی ارشاد ہوگا یہ سب ہماری رحمت سے تھا اور ہماری ہی رحمت سے اسے جنت مین لیجاؤ پھر کہا جبرئل نے اِنَّمَا الْاَشْيَاءُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ تمام چیزین اللہ ہی کی رحمت سے ہین اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ

اور جب کہا ابراہیم نے اے رب بنا یہ شہر امن والا اور بچا مجھکو اور میری اولاد کو کہ پوجین بتونکو

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ ۚ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ۚ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اے رب ان بتون نے بہکایا بہتونکو آدمیون سے پس جو پیروی کرے میری پس بیشک وہ مجھسے ہے اور جو نافرمانی کرے میری پس بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے

اور جب ابراہیم نے بعد تعمیر مکہ معظمہ کہا اے رب اس شہر کو امن والا بنادے عاصی عذاب سے اور خاطی سزا سے امن پاے اور میری اولاد کو بت پرستی سے بچا اے رب ان بتون نے مخلوق کثیر کو بہکا دیا پس جسنے میری پیروی کی یعنے دین ابراہیم پر چلا وہ مجھسے ہے اور جسنے میری عدول حکمی کی تو تو رب غفور ورحیم ہے تو اپنے بندون پر خود مہربانی کریگا ف اسمین تعریض ہے قریش کیطرف کہ تم بت پرست اور مخالف دین ابراہیم ہو تمکو آپپر بھروسا کرنا عبث ہے ابن کثیر کہا ابن عمر نے کہ حضور نے یہ آیت پڑھی اور یہ کہ عیسے عرض کرینگے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ الخ پھر تین بار کہا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اور روے حق سبحانہ تعالے نے جبرئل سے فرمایا کہ ہمارے حبیب سے پوچھو آپکو کسنے رولایا حضور نے عرض کی اے رب غم امت ضعیف سے بیقرار ہون ارشاد ہوا ہم آپکو آپکی امت کے باب مین خوش کردینگے اور ناخوش نکرینگے بخاری حضرت ابراہیم اسمعیل اور انکی ماں ہاجرہ کو مکے مین لائے اور جہان اب چاہ زمزم ہے درخت ہے وہان ٹھہرایا اور کچھ

خرمے اور ایک مشک پانی کی رکھکر رخصت ہوئے حضرت ہاجرہؑ انکے پیچھے ہولین اور کہتین
کہان جاتے ہو اور ہمکو اس میدان مین چھوڑے جاتے ہو آپنے کچھ جواب ندیا پھر ہاجرہ نے
کہا کیا یہ امر بحکم الٰہی ہے ابراہیمؑ نے فرمایا ہان ہاجرہؑ بولین اب تو ضائع نکریگا اور وہین قیام فرمایا
یہیں اللہ تعالےٰ نے اُنکے لیئے چاہ زمزم ظاہر فرمایا اور مکہ آباد ہوا قیامت تک مرجع
عالم رہیگا اور اللہ والون کے دل اُسکی طرف جھکے رہینگے الغرض جب خلیل جلیل گھاٹی
کے پاس پہونچے اور یہ دونو نظر سے غائب ہوئے تو قبلے کیطرف مُنہ کرکے یہ دعا کی۔

رَبَّنَآ اِنِّیٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا
اے رب میرے بسائی بعض اولاد اپنی میدان بے زراعت مین پاس تیرے گھر حرمت والیکے اے رب میرے تاکہ قائم کرین
الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہْوِیْٓ اِلَیْہِمْ وَارْزُقْہُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمْ یَشْکُرُوْنَ
نماز بس کر دل آدمیونکے کہ جھکین طرف اُنکے اور روزی دے انہین میوون سے تاکہ وہ شکر کرین

اے رب میرے اپنی بعض اولاد یعنے اسمعیلؑ کو اس میدانمین آباد کیا جہان نہ پانی نہ کھیتی تیرے
گھر کے پاس جو حرمت والا ہی اسلیئے کہ نماز قائم کرین اور خادم حرم رہین تو آدمیونکے دل انکی
طرف مائل کردے اور انھین مختلف ثمرات سے رزق دے تاکہ یہ لوگ کھائین اور شکر گزار
ہون ذریتی سے مراد بنی اسمعیلؑ پس یہی لوگ اس دعا کے حقدار ہین (غیر ذی زرع) سے مراد
کوہستان مکہ صلوٰۃ سے نماز اور ہر قسم کی عبادات وخدمت وطواف بیت مراد ہی یعنے یہ آبادی
صرف خدا پرستی کے لئے ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ کعبہ مقام خدا پرستو نکا ہی اور نمازی اسمین رہینگے
الناس لام استغراق ہی ہر وقت اور ہر مذہب مین مکہ محترم اور اُسکے خادم واجب التعظیم رہے
ظاہر ہی کہ جسقدر مختلف بلاد کا مجمع حج مین ہوتا ہے دوسرے مقام پر اسکا نظیر ندیکھا نہ سنا
تہوی یعنے دلونکو محبت وارادت پیدا ہوجائے تحریک وتدبیر کی ضرورت نہ پڑے ثمرات
جمع سے اشارہ ہی کہ دور دور ملکون سے غلہ اور میوہ اور ہر قسم کے اطعمۂ لذیذ انہین عطا
ہونگے نکتہ رزق کا حصر ثمرات پر کیون کیا گوشت وغیرہ بھی عمدہ طعام سے تھا دفع
اسلیئے کہ ثمر اصل طعام ہی اور دوسری چیزین جیسے گوشت یا شہد وغیرہ سب اسی سے
ماخوذ ہین نکتہ اس تقریر مین کہ مکہ غیر آباد مقام ہے اشارہ ہی کہ اہل قبلہ ہمیشہ اللہ پر
بھروسا رکھنے والے اسباب ظاہر سے بے پروا اُسکے فضل ولطف خاص کے امیدوار ہین
اور اسمین کمال قدرت الٰہی وعظمت مکہ ہے کہ ان بیابانیونکے ساتھ ایسی فراغ بالی

یہ رجوع عالم یہ آبادی اگر دلیل حقانیت نہیں تو کیا ہے نکتہ اس دعا مین کئے معجزے دائمی حضرت خلیل جلیل کے ہین ۱ قبول ۲ دوام یعنے اسوقت تک اولاد اسمعیلؑ وہان آباد اور وہی وہانکی مجاور و خادم ہین اور آجتک ارد گرد مکے کے زراعت کا نام نہین۔ آجتک اور انشاء اللہ ہمیشہ نمازی طواف کرنے والون ہی کا وہان انتظام رہا۔ دوامًا خلق خدا جان و مال سے اُس غیر آباد میدان کے جمال دلربا پر دلدادہ و فدائی ہے ۳ مساجد اور مقدس مقامات کی خدمت و تعظیم و محبت اور اُنکی طرف رجوع خلق ہر قوم اور ہر مذہب اور ہر ملک مین ہے اور یہ عام معجزہ ابراہیمی ہے **مسئلہ** مساجد کے لیئے امام موذن خطیب خادم معین کرنا اور اُنکی خدمت و بزرگداشت اسی آیت سے مفہوم ہے **مسئلہ** مشاہد مقدسہ کی مجاورت بھی اس آیت سے ثابت ہے **مسئلہ** شیرینی یا نقد یا طعام مسجد یا کسی مقدس مقام مین تقسیم کرنا اس لحاظ سے کہ اثر دعاے ابراہیمی ہے اور قرب جوار کے مساکین زیادہ حق رکھتے ہین۔ جائز ہے لیکن بت پرستو نکیطرح حضور قبر و نذر غیر اللہ نہو ثواب صدقہ ہر جگہ سے مساوی ہے مگر خدام و مجاور مقامات مقدس کی رعایت امر مستحسن ہے۔

مشاہد مقدسہ مین نذر و نیاز

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝

اے رب ہمارے تو جانتا ہے جو چھپاتا ہون اور جو ظاہر کرتا ہون اور نہین مخفی اللہ پر کوئی چیز زمین مین اور نہ آسمان مین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝

سب حمد ہو واسطے اللہ کے جسنے عطا کیئے مجھے بڑھاپے مین اسمعیلؑ اور اسحقؑ بیشک رب میرا سنتا ہے دعا کو

اے رب تو ہمارے چھپے اور کھلے امور سب جانتا ہے (اور ہماری ہی باتین نہین بلکہ) کوئی چیز آسمانی ہو یا زمینی تجھپر پوشیدہ نہین سب تعریفین اللہ ہی کے لیئے ہین جسنے مجھے اس پیرانہ سالی مین دو فرزند حق پسند اسمعیلؑ و اسحاقؑ عنایت فرمائے بیشک میرا رب دعا سنتا اور قبول فرماتا ہے

ف ۱ اولاد پر شکر سنت ابراہیم ہے ۲ شکر سے بقا و ازدیاد نعمت ہوتا ہے جسطرح اسمعیلؑ اُس ویرانے مین محفوظ رہے اور اولاد ابراہیم مین غایت درجے کی ترقی ہوئی ۳ تقدم ذکر سے معلوم ہوا کہ اسمعیلؑ بڑے بیٹے تھے ۴ کبر سے ظاہر ہے کہ آپکے اولاد پیرانہ سالی مین ہوئی لیکن تعین مین مفسرین مختلف ہین معالم کہا ابن عباس نے اسمعیل ننانوے ۹۹ برس کے سن مین اور اسحاقؑ ایک سو بارہ برس کی عمر مین پیدا ہوئے کہا سعید بن جبیر نے کہ اسحاقؑ کی بشارت جب دیگئی تھی ابراہیم کا سن ایکسو سترہ برس کا تھا

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۝

اے رب بنا مجھے قائم کرنیوالا نماز کا اور میری اولاد سے بھی اے رب ہمارے اور قبول کر دعا کو

پہلے خود کہا کہ میں اپنی اولاد نماز پڑھنے کیلئے یہاں بساتی ہی پھر اس عزم و قصد خیر پر توفیق طلب کی کہ اے رب مجھے نمازی بنا دے اور میری اولاد کو بھی اے رب دعا قبول کر ف معلوم ہوا کہ نماز اصل عبادت و کلید سعادت ہے اسلئے حضرت خلیل نے اسے مستقل دعا میں ذکر فرمایا اور یون کہ اول اپنے لئے پھر اولاد کیواسطے اور پھر بکمال عجز و امید بصراحت عرض کی اے رب تو یہ دعا تو ضرور قبول فرما

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۝

اے رب ہمارے بخش مجھکو اور میرے ماں باپکو اور سب ایمان والون کو جس دن قائم ہو حساب

للمؤمنین مین قیامت تک کے مسلمان داخل ہین ۔ اور یہ دعا مسنون و مقبول ہی مگر ابراہیم کی دعا والدین کے حقمین باوجود کفر بسبب انہی وعدے کے تھی جو آپنے انسے کیا تھا اس کی تفسیر اپنے مقام پر آئیگی

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ ۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ

اور نہ سمجھو تم اللہ کو غافل اس سے کہ کرتے ہین ظالم نہین مؤخر کی گئی وہ مگر واسطے ایسے دنکے کہ کھلی رہ جائینگی

الْأَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۖ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ ۝

نظرین دوڑتی ہوئی اٹھائے ہوئے سر اپنے نہین پھرتے طرف انکے نظرین انکی اور دل انکے اڑے ہوئے

ایسا نہ سمجھو کہ اللہ تعالے ظالمونکے کام سے بیخبر ہے دنیا مین ڈھیل اسلئے دی ہی کہ عوض لیا جا اسدن جب آنکھین چڑھ جائین اور کمال خوف اور گھبراہٹ سے کچھ سوجھ نہ پڑے قبرونسے اٹھکر میدان حشر کیطرف جلدی جلدی چلین سر اٹھائے ہوئے نہ ادھر نظر نہ ادھر خیال ایسی حیرت کہ ٹکٹکی لگ گئی نگاہ پھرتی نہین دل عقل فہم وغیرہ سے خالی نہایت بے حواس ہون ظالم حد سے بڑھنے والا کافر یا عاصی یوم اس سے مراد قیامت ہی تشخص شخوص بالضم اسکا مصدر ہی کھلے باز ماندن وخیرہ شدن چشم ترغیب حضرت امام حسن سے مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگ قیامت مین ننگے پاؤن ننگے بدن اٹھائے جائینگے آپکی ایک بی بی نے کہا کہ ایک دوسریکو دیکھیگا فرمایا لِكُلِّ امْرِئٍ لا الابصار شاخصۃ آنکھین بے نور ہو جائینگی تو کہا کہ آپ دعا کرین کہ مین بے ستر نہون فرمایا اللّٰہم استر عورتہا اے اللہ انکی پردہ پوشی کر دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ سائلہ ام سلمہ تھین) مہطعین شتاب رو معالم کہا بھاگتے ہونگے کہ نہ داہنے بائین طرف دیکھینگے ۔ قدم گاہ پر کمال خوف اور عجلت مین مقنعی سر اٹھائے ہوئے یعنے ادھر ادھر التفات نہوگا معالم کہا

حسن نے آسمانکیطرف آنکھیں لگی ہونگی ایک دوسرکو نہ دیکھ سکیگا نظر پھیر کر نہ آنیسے کمال حیرت و خوف مراد
ہے ترغیب کہا ابو ذر نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمی تین گروہ اٹھائے جائینگے
ایک سوار لباس پہنے ہوئے دوسرے پیادہ تیز رفتار تیسرے منہ کے بل چلائے جائینگے اور جابر
سے مروی ہے کہ ایک گروہ چیونٹیوں کی صورت اٹھینگے آدمی انھیں روندینگے اور کہینگے انہیں کیا
ہوا ہے کہا جائیگا یہ متکبر سرکش تھے ہوا سے مراد یہ ہے کہ عقل و فہم سے خالی —

وَأَنذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُولُ الَّذِينَ ظَلَمُوا رَبَّنَا أَخِّرْنَا إِلَىٰ أَجَلٍ
اور ڈرا آدمیونکو اس دن سے کہ آئے انپر عذاب تو کہین جنھون نے ظلم کیا اے رب ہمارے مہلت دے ہمکو طرف مدت
قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ
نزدیک قبول کریں ہم پکار تیری اور تابع ہوں ہم پیغمبروں کے

اور آپ لوگونکو اسدن سے ڈرائیے جب عذاب آئیگا
اور ظالم عاصی کہین لے رب ہمارے ہمین تھوڑے
دنون اور دنیا مین چھوڑ دے ہم تیری احکام سنینگے اور پیغمبرونکے پیرو ہونگے جوابا ارشاد ہوگا

أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝ وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ
کیا نہ تھے تم قسمین کھاتے تھے پہلے سے نہیں واسطے تمہارے زوال ہے اور رہے تھے تم گھروں مین انکے جنھون نے ظلم کیا جانونپر اپنی
وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ ۝
اور ظاہر ہوگیا تھا تمکو کیا کیا ہمنے انسے اور بیان کین ہمنے واسطے تمہارے مثلین

ای لوگو کیا تم دنیا مین قسمین نہ کھاتے تھے کہ ہمکو زوال
نہین ہم یونہین دائمی چین سے رہینگے اور کیا تم ان کے
گھرونمین نہیں رہے جنھون نے نافرمانبرداری کی اور کیا تمکو نہین معلوم ہوا کہ ہمنے انسے کیا کیا یعنی
عاد و ثمود قبط کے گھرونمین رہے شدت عذاب انکو لینے دیکھی اور ہمنے تمکو قسم قسم کی مثالین بیان کر کے سمجھایا

وَقَدْ مَكَرُوا مَكْرَهُمْ وَعِندَ اللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ الْجِبَالُ ۝
اور بیشک کیا دانو اپنا اور پاس اللہ کے ہے مکر انکا اور اگرچہ تھا مکر انکا کہ ٹل جائیں اس سے پہاڑ

اور ان ظالمون نے بڑے مکر کیے تھے اور اللہ کے پاس ہے عوض انکے مکر کا اگرچہ اون کا مکر ایسا تھا
کہ پہاڑ ٹل جائیں یعنے جنھون نے نافرمانی کی اور انکے مکر ایسے تھے کہ پہاڑ ان سے ٹل جائین
تاہم تمنے دیکھا کہ کیسے ذلیل و خوار ہوئے۔ تو تم کس پر بھولے تھے آج مہلت کہان مل سکتی ہے
ف پہاڑ ٹلنا استعارہ ہے امر دشوار و عجیب کے واقع ہونے سے پس جب ایسا ہے

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِ رُسُلَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انتِقَامٍ ۝ ع
پس نہ سمجھ اللہ کو خلاف کرنیوالا وعدہ کا اپنے رسولونسے بیشک اللہ غالب ہے بدلا لینے والا

تو اللہ کو نہ سمجھ کہ وہ اپنا وعدہ یعنی عذاب کفار و ثواب مومنین اپنے پیغمبروں سے خلاف کرے وہ غالب ہے اور بدلا لینے والا ہے

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

جسدن بدل جائیگی زمین سوا اس زمین کے اور آسمانون کے اور حاضر و ظاہر ہونگے واسطے اللہ کے جو واحد اور زبردست ہے

وہ ایسا دن ہوگا کہ یہ آسمان زمین نرہینگے دوسرے زمین بدل دیجائیگی اور سبکے سب اللہ تعالی کے حضور مین حاضر ہونگے جو واحد قہار ہی تبدیل الارض - ابن کثیر آنحضرت سے سوال کیا گیا کہ جب زمین بدلی جائیگی تو مخلوق کہان ہوگی اسکے جواب مختلف منقول ہین مسلم و ترمذی مین ہی کہ پل پر ثوبان نے روایت کی کہ تاریکی مین پل کے پاس ہونگے ایک روایت مین آیا کہ آدمی اللہ کے مہمان ہونگے - کہا ابن عمرو بن میمون نے وہ زمین ہوگی صاف جسپر نہ گناہ ہوا نہ خون گرا حضرت علی نے کہا زمین چاندی بنجائیگی اور آسمان سونا ایک روایت مین ہی کہ زمین روٹی ہوجائیگی مومن پانو کے پاس سے کھائینگے مرزہ یعنی قبرونسے اٹھ اٹھ کر حضور مین حاضر ہونگے

وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ

اور تو دیکھیگا مجرمونکو اسدن جکڑے ہوئے زنجیرونمین کرتے انکے گندھک کے اور ڈھانکلیگی منہ انکے آگ نے

مقرن نزدیک کیے گئے

لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ ۚ إِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

تاکہ بدلا دے اللہ ہر جان کو جو کمایا بیشک اللہ جلد حساب کرنیوالا ہی

مراد اس سے قید اور مشکلین باندھنا اصفاد جمع صفد بسکون فا بند کردن و محکم بستن قطر بالفتح ایک روغن ہی جو خارشتی اونٹ کے لگایا جاتا ہے اسکی خارشت جل جاتی ہی اور بروغ ہوجاتا ہی (جامع) گندھک اور ایک روایت مین قطر بکسر بمعنے مس یعنے مس تفتہ کے کپڑے ہونگے حاصل آپ قیامت مین مجرمونکو دیکھینگے گروہ گروہ اور قسم قسم ایک دوسرے کے قریب کیے گئے زنجیرونمین جکڑے ہوئے پگھلائے ہوئے تانبے یا گندھک کے کرتے پہنے کہ آگ کا اثر قوی اور جلد ہو انکے منہ کو آگ نے ڈھانک لیا تاکہ اللہ تعالے ہر جان کو اسکے کامونکا بدلا دے بیشک اللہ تعالے جلد حساب کرنے والا ہی البدور کعب سے مروی ہی کہ وہ زنجیر جسے اللہ تعالے نے فرمایا کہ ستر گز کی ہی اسکا ایک ایک حلقہ تمام دنیا کے لوہے کے برابر ہے - کہا ابن جبیر نے اسطرح باندھے جائینگے کہ سر پانو سے ملجائیگا جیسا کہ خود فرمایا فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْأَقْدَامِ کا فرپانو اور پیشانی سے پکڑا جائیگا کہا حسن ابن یحیی نے جہنم کی زنجیر وہر اس جہنمی کا نام لکھا ہی جس سے وہ باندھا جائیگا کہا ابن عباس نے ستر گز کی زنجیر دبر سے پہنائی جائیگی اور منہ سے نکلے گی جسطرح ٹیڑھی لکڑی مین چھید کر بھونتے ہین کہا انس نے کہ پہلے سب سے ابلیس کو لباس آتشین پہنایا جائیگا ابن کثیر ابو مالک اشعری سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا چار باتین میری امت مین جاہلیت کی ہین احسب نسب پر تفاخر ۲ کسی کے نسب مین طعن کرنا ۳ یہ سمجھنا کہ پانی تارونکی تاثیر سے برستا ہی ۴ مردے پر نوحہ کرنا اور

نوحہ کرنے والیاں اگر بے توبہ کئے مرگئیں قیامت میں انہیں کرتا قطران یعنے پگھلائے ہوئے تانبے کا پہنایا جائیگا اور آنچ کی چادر ہوگی دوسری روایت میں ہو کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ٹھہرائی جائنگی اور انکے منہ کو آگ چھپالیگی وہیم ارشاد ہوا کہ ہر نفس کو اُسکے کام کا عوض دیا جائے حالانکہ بعض نفوس طیبہ اہل بہشت ہونگے اُنکا عوض یہ نہیں دفع ! مراد ہر نفس جہنمی ہے یہ ممکن ہے کہ دوزخیونکی سزا سے انکی تفضیح اور مومنین کی تفریح مراد ہو

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۞

یہ خبر پہونچا نا ہے آدمیونکو اور تاکہ ڈریں اس سے اور تاکہ جانیں کہ نہیں مگر وہ معبود اکیلا ہو اور تاکہ سوچیں عقل والے

ع ۱۱
۱۹

یہ جو اوپر ذکر ہوا اسوقت تو اسی قدر ہو کہ آدمیونکو معلوم ہو رہے اور ڈریں اور یقین کرلیں کہ معبود سبکا واحد ہو کوئی اُسکا شریک وہمسر نہیں اور تاکہ دانشمند اس سے نصیحت اختیار کریں کفار کے حال تباہ سنیں ظالمونکے روے سیاہ دیکھیں اور اپنے بچاؤ کی تدبیر کریں بلاغ میں تنوین تعظیمی ہے یعنے یہ قرآن اور یہ مذکور بلاغ کافی و اطلاع وافی ہے اس سے زیادہ کسی وعظ و نصیحت کی حاجت نہیں لینذروا یعنے غرض سماعت قرآن و ذکر قصص و بیانکی یہ نہیں کہ اُسکی بلاغت و فصاحت اور مضامین اور حسن نظم سے تلذذ اور تفریح حاصل کریں یا اُسلیے تاریخ دانی انشاپردازی وغیرہ کا آلہ بنائیں بلکہ اللہ پر یقین لائیں اُسکے عذاب سے ڈریں ہر امر میں اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کریں

سُورَۃُ الحِجر | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | مَکِّیَّۃ

شروع کرتا ہوں بنام خدا کے مہربان رحیم

اسکا نام سورۂ حجر ہو اسلیے کہ اسمیں کفار مقام حجر کا ذکر ہو ننانوے آیتیں ہیں مکے میں نازل ہوئی - کہا ابن حزم نے اسمیں پانچ آیتیں منسوخ ہیں ف فقہا کہتے ہیں ایک کی بھی منسوخی کی ضرورت نہیں دیکھتے

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ۞

یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور قرآن بیان کرنے والی کے

الر مقطعات سے سکوت التاویل و مفروض الاعتقاد ہے الکتاب و قرآن ایک ہے پھر قرآن خواہ معطوف ہے کتاب پر خواہ آیات پر یعنے یہ سورت آیات کتاب سے ہے جسکا آپ سے وعدہ کیا گیا تھا اور قرآن ہے جو حق و باطل بیان کرتا ہے یا یہ سورت چند آیات کتاب سے ہے اور اُس قرآن سے جو مبین ہے۔

پارہ چہاردھم | رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ | سورۃ الحجر

چونکہ کفار اسلام سے اعراض و انکار کرتے تھے اور اپنے زعم مین سمجھتے جاتے تھے کہ وہ اسی انکار پر ہمیشہ رہینگے ارشاد ہوا کہ ای ایمان والو تم تماشا دیکھو ایک وہ وقت آتا ہی کہ یہ ناعاقبت اندیش اپنے کیے سے نادم اسلام کے متمنی ہونگے لیکن انکی ہدایت کچھ فائدہ ندیگی فرمایا

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝

اکثر چاہینگے جو کافر ہوئے کہ کاشکے ہوتے مسلمان

ابن کثیر کہا ابن عباس وانس نے جب کفار اور مومنین گناہگار دوزخ مین ڈالے جائینگے کافر کہینگے تمکو خدا پرستی نے کچھ فائدہ ندیا یعنے دونو ایک ہی مقام پر ہین غیرت الٰہی جوش ماریگی اور مومنین عاصی کو نجات دیجائیگی مشرک انکی رہائی اور اپنی بے دست و پائی دیکھکر کہینگے کاشکے ہم بھی اسلام لاۓ ہوتے یہ امر حسرت انکے لیے اور عذاب پر عذاب ہوگا

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ

چھوڑ انکو کھائین اور فائدے اٹھائین اور کھیل مین ڈالے انکو امید بس جان لینگے اور نہین ہلاک کیا ہمنے کوئی

قَرْيَةٍ إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۝

بستی مگر اور واسطے اسکے ایک لکھا ہوا معین ہی نہین سابق ہوتی کوئی گروہ کو مدت اپنی اور نہ تاخیر کرتا ہی

دنیا مین آپ انھین چھوڑ دین کھائین پئین چین کرین اور زیست یا دنیا کی امیدین انھین آخرت اور اللہ سے غافل کرکے کھیل مین لگالے اور ہمنے کوئی بستی یعنے بستی والے ہلاک نہین کیے مگر انکے لیے کتاب یعنے حکم مکتوب تھا جو معلوم و معین ہی کوئی قوم اپنی مدت مرقومہ اور وقت معینہ سے پہل نہین کرتی اور نہ تاخیر کرسکتی ہے کہا ابن حزم نے کہ یہ آیت منسوخ ہی **ف** یہ اور ایسے تمام آیتین قابل منسوخی کے نہین اسلیے کہ (ذرھم) سے اگر مراد ترک تعرض ہی تو نہ مطلقاً تعرض کبھی ترک ہوا نہ مختار مکے مین تقریر سے تعرض تھا اور مدینے مین شمشیر سے اور اسلام کبھی جبراً شائع نہین کیا گیا جہاد کا خاتمہ صرف ترک فساد و تکبر و عناد پہ تھا کبھی صلح سے کبھی جزیے سے تلوار میان مین کرلیجاتی تھی اب کیا ضرورت ہے کہ اسی آیت قتال کا مقابل اور اس سے منسوخ قرار دین

اعراب
حرف جر واصل
[illegible]

انکو انکے حال پر چھوڑ دیجئے فہمائش کافی ہو یہ سنین تو آپ بوقت موت یا حشر مین معلوم ہو جائیگا

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۝ لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ

اور بولے اے وہ کہ اتارا گیا اسپر ذکر تو بیشک دیوانہ ہو کیون نہ لایا ہمارے پاس فرشتے اگر ہے تو سچا

اور کہنے لگے کفار قریش اے وہ شخص جس پر ذکر یعنی قرآن اتارا گیا ہے تو مجنون ہو یعنے آپ زعم کرتے ہین کہ ہمپر وحی آئی ہے حالانکہ یہ دیوانگی ہے اگر ایسا ہے اور آپ سچے ہین تو کیون نہین آسمان سے فرشتے ساتھ لاتے ۔

مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝

نہین اتارتے ہم فرشتے مگر ساتھ حق کے اور نہونگے وہ اسوقت مہلت دئے گئے

جواباً ارشاد ہوا ہم فرشتے نہین اتارتے مگر حق پر یعنے پھر حق ظاہر ہی ہو جاتا ہو اور وہ لوگ جنپر ملائکہ اترین پھر مہلت نہین دیئے جاتے حق عذاب (معالم) فیصلہ حق و اظہار و غلبۂ حق

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

بیشک ہم اتارتے ہین ذکر اور ہم اسکے لیئے محافظ ہین

اے رسول محبوب آپ انکی باتون سے ملول نہون اور کچھ غم نکرین ہمنے قرآن اتارا ہے اور ہمین اسکے نگہبان ہین اسے رواج دینگے منکرونکی تکذیب اور فساد سے بچائینگے ف یہ بھی ایک معجزہ ہی قرآن کا بخلاف دوسری کتب کے مطاعن و اضاعت و نسبت کذب و قبح سے محفوظ ہے باوجود کمال سامان و غلو و سعی شبار و زی کسی کو مجال نہوئی کہ قرآن پر کہین حرف گیری کرسکے اور حفظ کا یہ حال ہے کہ اسوقت تک باسناد مسلسل آنحضرت تک ثابت اور حرف حرف قلوب مومنین پر منقوش ۔ اتنی بڑی کتاب ۔ عوام کو حفظ ہو جانا اور یاد رہنا ایک ایسا معجزہ ہے جسکا منکر انکار سے پہلے پشیمانی ظاہر کرتا ہے اختلاف علما بھی معجزے کا اثر ہو ورنہ ممکن تھا کہ کسی وقت قوت تقریر یا زور شمشیر سے بعض تفاسیر ماثورہ و قرأت منقولہ و الفاظ مجموعہ معدوم ہو جاتے ۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ شِيَعِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

اور البتہ بھیجا ہمنے پہلے آپکے گروہون اگلونمین اور نہین آیا انکے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے اُس سے تمسخر کرتے

یہ نئی بات نہین بلکہ ہم آپکے پہلے گروہ مومنین بھی یہ ذکر بھیجتے آئے ہین اور انکے پاس کوئی پیغمبر نہین آیا مگر انکے ساتھ ایسے ہی مسخراپن کرتے رہے شیع جمع شیعہ

لطیفہ اگر اختلاف ذکر تا تو قرأت شاذہ وغیرہ

یہ وہی تحفظ جانتی اور علما ... ۱۲

بمعنے فرقہ و گروہ مجتمع کسی ایک طریق اور مذہب پر یہ لفظ (شاع) بمعنے اتباع سے مشتق ہے۔ وہم یہ قرآن اگلی اُمت پر کب اُترا دفع گو قرآن نہ اُترا تھا مگر باعتبار اصول یہی قواعد و ضوابط تھی کچھ فروع و احکام و نظم بدلے ہوئے تھے

كَذٰلِكَ نَسْلُكُهٗ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ۝

ایسا ہی چلاتے ہین ہم دلومین گناہگارونکے کہ نہین ایمان لاتے اُسپر اور تحقیق گزر گیا طریقہ اگلونکا

جیسا کہ ان کفار مین عناد و انکار ہے ویسے ہی انکار و غلط فہمی گناہگارونکے دلون مین ڈالی جاتی ہے اور امر حق کو غلط سمجھتے ہین مسائل شرعی مین چنان چنین کرتے ہین اور یہ انکار و استہزا تو اگلی امتون کا طریقہ ہے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۝ لَقَالُوْٓا اِنَّمَا سُكِّرَتْ

اور اگر کھولدین اُنپر کوئی دروازہ آسمان سے پھر ہو جائین اسمین چڑھنے والے البتہ کہین نہین مگر مدہوش ہوگئین

ع ۵

اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۝

آنکھین ہماری بلکہ ہم قوم جادو زدہ ہین

یعنے انکی درخواست ہے کہ اگر انپر اعجاز نمائی ہو آسمانکا دروازہ کھولدیا جائے اور یہ کفار اُس دروازے سے آسمان پر چڑھین اور عجائبات قدرت و طلسم حکمت دیکھین تو بھی یہی کہینگے کہ نظربندی کی گئی ہماری آنکھین کسی نے باندھ دی ہین بلکہ ہمپر جادو کیا گیا ہے یعنے ایمان لانا کیسا اور بھی انکی شرارت و انکار مین ترقی ہو ربط کفار کے حمق کے بیان کے بعد جلالت قدرت و جبروت عظمت کا بیان شروع کیا تاکہ معلوم ہو ایسے قادر مطلق سے انکار کیسی بدنصیبی و حماقت ہے۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَحَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ۝

اور تحقیق بنائے ہمنے آسمان مین برج اور مزین کیا ہمنے اُنکو دیکھنے والونکیلئے اور محفوظ کیا ہمنے اُسکو ہر شیطان مردود سے

یعنے یہ ہماری قدرت ہے کہ آسمان پر برج یعنے منزل و مقام بنائے اور اُن کو تارون سے منور و مزین کیا کہ ناظرین لطف اُٹھائین اور اُن کو شیطان کی مداخلت سے محفوظ کر دیا یعنے کسی قسم کا فساد و رخنہ اندازی نہین کر سکتا ہے۔ بروج جمع برج یہ آسمان کی منزلین ہین اور فوائد کثیر ان سے متعلق لیکن زیادہ تفصیل و توضیح انکی احادیث مین مذکور نہین حکما کے قواعد اور تجارب سے ثابت ہوا ہے وہ انکی کتابون مین ہے۔

إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُّبِينٌ

مگر جو چرالے بات پس پیچھا کرے اسکا شعلہ چمکتا ہوا

یعنے شیطان کی مداخلت آسمان پر نہین مگر اسیقدر کہ چوری چھپے سے کوئی بات سن پائے اسپر بھی شہاب ثاقب اُنکے درپے ہوتا ہے بخاری ابوہریرہ نے حضور انور سے روایت کی کہ جب کوئی حکم آسمان پر شایع ہوتا ہے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہین تا کہ کمال تعظیم امر الٰہی پائی جائے اور شیاطین زمین سے آسمان پر یکے بعد دیگرے کان لگائے رہتے ہین جب کوئی بات پائی تو ایک دوسرے کو بتاتا ہے اور شہاب یعنے شعلۂ آتشین فرشتے مارتے ہین کبھی تو پہلے ہی اُسے خاک سیاہ کر دیتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ یکے بعد دیگرے وہ خبر زمین مین آجاتی ہے پھر شہاب پڑتا ہے بہر حال شیاطین ایک سچ سو جھوٹھ ملا کر کاہنونکے دلونمین ڈالتے ہین تاکہ اُنکی غیبی خبرون سے عوام زیادہ معتقد ہون معالم کہا ابن عباس نے کہ پہلے شیاطین آسمانون پر بے تکلف آتے جاتے حضرت عیسےٰ کے پیدا ہونے سے تین آسمانونپر ممانعت ہوگئی جب حضور نے دنیا کو نورانی فرمایا تو مطلق ممانعت ہوئی اب نہین جانے پاتے اور اگر کوئی کان لگا کر سننا چاہتا ہے تو شہاب ثاقب اُسکے پیچھے ہو لیتا ہے اور جلا کر خاک سیاہ کر دیتا ہے کہا یعقوب نے کہ حضور سے پہلے تارے نہ ٹوٹتے تھے ایک دن بعض بنی ثقیف نے تارے ٹوٹتے دیکھے اور ڈرے عمرو بن امیہ نے کہا اگر وہ تارے ہین جو نظم عالم کے لئے معین ہین تو سمجھو کہ دنیا کا خاتمہ ہوا اور دوسرے ہین تو کوئی امر ہے جو خدا نے چاہا۔ کہا ابن منبہ نے کہ شہاب آنحضرت سے پہلے تھا مگر محافظت کے لئے نہ تھا کوئی دوسری غرض متعلق ہوگی ف ممکن ہو کہ شیاطین آسمانپر کچھ شرارت کرتے ہون اور یہ اُنکی سزا ہوئی ربط آسمانی عجائب کے بعد زمینی صناعت کا ذکر فرمایا

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُونٍ ۝

اور زمین پھیلایا ہمنے اور ڈالے اسمین پہاڑ اور اگائی اسمین ہر شے موزون

اور زمین کو ہمنے پھیلایا اور اُسپر پہاڑ قائم کئے اور ہر قسم کی چیزین اُسمین پیدا کین جو موزون یعنے مقدر و معلوم مین اندازہ سے ہین

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَن لَّسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۝ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ

اور بنائی ہمنے واسطے تمہارے اسمین معاش اور وہ کہ نہیں تم اُسکے روزی دینے والے اور نہین کوئی شے مگر ہمارے پاس خزانہ اسکا ہے

وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝
اور نہیں اُتارتے ہم اُسے مگر بمقدار معلوم

ہمنے زمین میں تمہارے لیئے اسباب معاش خلق فرمائے اور وہ حیوان بھی پیدا کیے جنھیں تم رزق نہیں دے سکتے اور کوئی شئے ایسی نہیں جسکا خزانہ یعنی معدن اللہ کے حضور یا ہیں حاضر نہو اور ہم بمقدار معلوم ہے نازل کرتے ہیں معایش جمع معاش جو آلۂ زیست ہو خزائن جمع خزینہ حاصل زمین پر وہ چیزیں بنائیں جنپر تمہاری زیست موقوف ہے اور وہ جانور ہیں جنکو تم روزی نہیں دیسکتے خزائن سے مادہ واصل شئے یعنی ہر شئے کی حقیقت اور اصالت ہماری حضور میں حاضر ہے جسقدر مناسب ہوتا ہے دنیا میں بھیجتے ہیں

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ۚ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝
اور بھیجیں ہمنے ہوائیں باردار پھر اُتارا آسمان سے پانی پھر سیراب کیا تمکو اُس سے اور نہیں تم اُسکے لیے جمع کرنے والے

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۝
اور ہمیں زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہمیں وارث ہیں

لواقح جمع لاقحہ یعنے حاملہ چونکہ ہوائیں پانی لیجاتی ہیں اور الواقع الواقع کے فائدے اُنکیں ہیں لہذا لواقح فرمایا جو ہوا خزان اور یبوست پیدا کرتی ہے اُسے عقیم یعنی بانجھ کہتے ہیں اور باد بہاریکو لواقح یعنے ہمنے باردار ہوائیں بھیجیں پھر آسمان سے پانی اُتارا پھر تمکو اُس پانی سے سیراب کیا اور تم اُس پانی کے خزانہ دار نہ تھے اور تمھارے پاس وہ مجتمع نہ تھا اور ہم زندہ کرتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہم ہر شئے کے وارث یعنے بعد فنائے خلق باقی و مالک ہیں

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ ۝ وَاِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَحْشُرُهُمْ ۚ
اور بتحقیق جان لیا ہمنے آگے بڑھ جانیوالونکو تم میں سے اور البتہ جان لیا ہمنے پیچھے رہجانیوالونکو اور بیشک رب تیرا وہی جمع کریگا

اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝
اُنکو بیشک وہ حکیم دانا ہے

اور ہمکو معلوم ہے کہ تم میں کون خیر و عبادت یا جہاد وغیرہ میں آگے بڑھنے والا ہے اور کون پیچھے رہنے والا ہے یا کون خلقت و موت میں مقدم و موخر ہے اور پروردگار عالم اُن سبکو جمع کریگا وہ حکمت والا و دانا ہے ترمذی ایک خوبصورت عورت نماز پڑھا کرتی تھی بعض محتاط صف اول میں کھڑے ہوتے کہ نظر نہ پڑے اور بعض نظر باز پچھلی صف سے اُسے دیکھتے نازل ہوا کہ ہمکو دونوں کی حالت معلوم ہے ف یہ امر کہ شان نزول آیت یہی ہو قابل نظر ہے۔

ع ۲

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ ۝

اور تحقیق بنایا ہمنے آدمی سڑا گارا کی کھنکھناتی مٹی سے

حما وہ مٹی جو پانی مین گوندھی جائے مسنون وہ مٹی جو پانی مین ملا کر چھوڑ دی جائے اور لسلسی بدبو ہو جائے صلصال گلی مٹی سوکھ کر کھنکھناہٹ دینے لگے انسان سے یہان مراد آدم علیہ السلام یعنے ہمنے آدم کو گوندھی ہوئی گارے کی خشک اور کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا لطیفہ (مسنون) بمعنے روشن بھی آیا ہے آدم ایسے گارے سے بنائے گئے جو اسرار قدرت و علوم معرفت سے روشن و نورانی تھا

وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ ۝

اور جن بنایا ہمنے اُسے پہلے سے آتش گرم سے

اور جنون کو ہمنے پیدا کیا آدم سے پہلے آتش گرم سے ابن کثیر ابن عباس سے مروی ہے کہ جن آنچ سے پیدا ہوئے اور عمرو بن دینار نے کہا کہ آفتاب کی آگ سے مخلوق ہین بستان کہا ابن عباس نے جو جن آنچ سے بنائے گئے ہین وہ نہایت لطیف بلکہ ایک قسم کے فرشتون مین محسوب ہین اور عزازیل اسی طبقے سے تھا اور بعضے آگ سے پیدا ہوئے اُنہین لطافت کم اور حوائج بشری زیادہ ہین معالم کہا ابو صالح نے سموم وہ آگ ہے جسمین دھوان نہو اور صواعق اُس سے پیدا ہوتے ہین اور یہ ایک آگ ہے جو حجاب اور آسمان کے درمیان ہے عبداللہ بن عمر سے منقول ہے کہ دو ہزار و بروایتے چھ ہزار برس آدم سے پہلے جن پیدا ہوئے جسطرح آدم انسانونکے باپ ہین جنون مین (سومنا) ابو الجان ہے۔ کہا ابن عباس نے کہ ابو الجان شیطان ہی

ف ممکن ہے کہ شیطان اُن جنون کا باپ ہو جو آنچ سے مخلوق ہین اور وہ چھ ہزار برس پہلے ہون اور (سومنا) ان جنونکا باپ ہو جو آگ سے ہین اور اسی دو ہزار ہوئے ہون واللہ اعلم سموم ہوائے گرم جو دن کو چلے حسینی جنون مین آگ کے ساتھ ہوا بھی ہے جیسے انسان مین مٹی کے ساتھ دوسرے عنصر

خلقت جن

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَسْنُونٍ

اور جب کہا تیرے رب نے فرشتونکو مین پیدا کرنیوالا ہون بشر کا گوندھی گارے کی کھنکھناتی مٹی سے

یعنے قبل خلقت آدم فرشتون سے خطاب رب العزت ہوا کہ ہم ایک بشر خشک مٹی سی

پیدا کرینگے عرائس جب آدم کی خلقت منظور ہوئی زمین کے چاروں گوشوں کی مٹی
طلب فرمائی پھر اُسے آب تلخ وشیرین دونون سے گوندھوایا اور چالیس برس تک
یونہین چھوڑ دیا یہان تک کہ لسدار مٹی ہوئی جیساکہ فرمایا (حما مسنون) پھر چالیس
برس تک چھوڑ دیا خشک ہوکر صلصال ہوگئی۔

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ

پھر جب برابر کیا ہمنے　اور پھونکی ہمنے اُسمین روح اپنی　تو گرو واسطے اُسکے سجدہ کرنیوالے

پھر جب تسویہ یعنے تکمیل خلقت آدم کی ہوگئی اور اللہ نے اپنی روح اُس مین
پھونکی زندہ کردیا اور فرمایا اے فرشتو اُنکے لیئے سجدے مین گرو
روحی یہ اضافت تعظیمی وتشریفی یا تخصیصی ہے۔

فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝ إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ أَن يَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ

پھر سجدہ کیا فرشتون نے سبکے　سب　مگر ابلیس نے انکار کیا ہونیسے　سجدہ کرنیوالون کے ساتھ　کہا اے ابلیس

مَا لَكَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ ۝ قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

کیا ہوا ہے تجھے کہ نہین ہوا تو　ساتھ سجدہ کرنیوالونکے　کہا نہین ہون مین کہ سجدہ کرون بشر کا کہ بنایا تونے اُسے سوکھی مٹی کی سے سڑی مٹی سے

پھر سجدہ کیا فرشتون نے سبکے سب مگر ابلیس نے انکار کیا کہ سجدہ کرنیوالون سے ہو فرمایا ای ابلیس تجھے کیا ہو
کہ سجدہ کرنیوالونکا ساتھ ندیا بولا مین ایسا نہین کہ آدمی کا سجدہ کرون جسے تونے لسدار مٹی کی ٹھیکری سے
بنایا ف ظاہر ہے کہ وجہ انکار ابلیس تکبر تھی کہ آدمی خاکی اور مین آتشی۔

قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝

کہا پس نکل آسمان سے　بیشک تو رانده گیا ہے　اور بیشک　تجھپر　لعنت ہو　قیامت تک

حق سبحانہ تعالےٰ نے شیطان کو اس گستاخی پر آسمانون سے نکل جانیکا حکم دیا اور
ہمیشہ کے لیئے اُسے اپنی رحمت سے دور کیا ف معلوم ہوا کہ ۱ آسمان مقام
مجرمین نہین ۲ مجرم کو شہر بدر کرانا جائز ہے ۳ دائم الحبس کرنا جائز ہے
۴ یہم ارشاد ہوا کہ قیامت تک لعنت ہی ممکن ہے کہ بعد قیامت لعنت نرہے
ف یہ کنایہ ہے دوام سے اسلیئے کہ عرف مین جسے قیامت کی طرف منسوب کرتے
ہین اُس سے مراد دوام ہوتا ہے ۲ قیامت مین فیصلہ ہو جائے گا اور اس عتاب کا
نتیجہ مل جائیگا پھر اس خطاب کی ضرورت ہی کیا ہے۔

قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ○

کہا اے رب پس مہلت دے تو مجھ کو اُسدن تک کہ اُٹھین فرمایا پس تو مہلت دیئے گیوں سے ہے

إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ○

دن وقت معلوم تک

شیطان نے عرض کی اے پروردگار عالم مجھے مہلت عطا ہو یعنے موت نہ آئے اُسدن تک کہ لوگ قبرون سے اُٹھین ارشاد ہوا اچھا تجھے مہلت دی گئی روز قیامت تک کبیر شیطان نے ارادہ کیا کہ جب قیامت تک موت نہ آئیگی اور بعد قیامت موت ممنوع ہے تو موت سے محفوظ رہونگا لہذا جواباً ارشاد ہوا کہ تجھے وقت معلوم تک مہلت ہے نہ دواماً اور وقت معلوم سے خواہ مابین نفختین ہو خواہ وقت نفخۂ اولی ہو جب تمام مخلوق مریگی خواہ یہ مراد ہے کہ اللہ اُس دن تک زندہ رکھیگا جو اُسکے علم ازل مین قرار پاچکا ہے۔ ان صورتون مین کوئی شبہہ پیدا نہین ہوتا ف شیطانکی یہ درخواست کہ مجھے یوم بعث تک زندہ رکھ باتفاق مفسرین مقبول ہے اور یوم بعث بعد فنائے خلق وحیات ثانی ہے بعد اسکے موت نہین اس سے لازم آتا ہے کہ شیطان کو موت ہی نہ آئے جواب (الے) کا مابعد حکم سے خارج ہو یعنے میری زندگی کی انتہا یوم بعث ہو اور یہی مروی ہو کہ شیطان اُسدن مریگا جس کے بعد یوم بعث ہے۔

لہ کہا جاتا ہے معالم التنزیل کہ مدت موت ابلیس چالیس برس ہے اور یہی فاصلہ ہے نفخۂ اولی و نفخۂ ثانیہ مین ۱۲

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ○

کہا اے رب اسلئے کہ بہکایا تونے مجھے البتہ اچھی دکھاؤنگا انکو زمین مین اور البتہ بہکاؤنگا مین اُن سبکو

إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ○

مگر بندے تیرے اُنہین سے جو خالص ہین

شیطان نے کہا اے رب چونکہ تونے مجھے گمراہ کر دیا اور بہکایا مین بھی آدمیون کو زمین کی فانی چیزین اور معاصی اچھی کر دکھاؤنگا اُنکے نفوس مین خواہشین اور رغبتین ڈالونگا بہکاؤنگا اور یہ معاملہ سبکے ساتھ ہوگا مگر تیرے وہ بندے جو خالص ہین

بحث اول شیطانکا یہ قول کہ تونے مجھے بہکایا مثبت ہے کہ اللہ تعالے مغوی ہو جواب باعتبار حقیقت خالق خیر وشر وفاعل حقیقی حق سبحانہ تعالے ہے مگر ادباً

خالص [illegible] شیطان [illegible]

مخلص کے اغواسے بھی شیطان باز نہین انبیا پر اپنے جال پھینکے گو خالی ہاتھ پھرا جواب استثنا فعل محذوف سے ہے یعنے (اغوینهم فیغوون) مین بہکاؤنگا وہ بہک جائینگے مگر بندگان خالص نہ بہکینگے۔

قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ ۝ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ

فرمایا یہ راہ ہے سیدھی بیشک بندے میرے نہین تجھے اونپر قابو

إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِينَ

مگر جو پیرو ہوا تیرا بہکنے والون سے

حق سبحانہ تعالےٰ نے شیطان کے دعوی کا جواب دیا کہ ہٰذا اشارہ اتباع حکم کیطرف یا خلوص و عبادت کیطرف جو آیت مین مذکور ہے) راہ سیدھی ہے میری طرف یا میرے ذمہ ہر کہ بیشک میرے بندے تجھے اونپر قابو اور غلبہ نہین ہان جو تیرا تابع ہو جائے اور ازل سے گمراہ ہو نہین ہو اسپر تیرا زور چلیگا ف کئی امر ثابت ہوئے ا جو صراط مستقیم پر چلنا چاہے اوسکی ہدایت ضرور ہوتی ہے جیساکہ کلمہ (علیّ) سے ثابت ہے ۲ بندگان مخلص پر شیطان کا داؤ نہین چلتا ۳ آدمی گناہ کرنے مین مجبور و مضطر نہین اور توفیق الٰہی تب ہی ہاتھ چھوڑ دیتی ہے جب خود اسی شیطان کی طرف میل قوی ہو

وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ ۗ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَقْسُومٌ

اور بیشک جہنم وعدہ گاہ انکی ہے سبکی اوسکے لیئے سات دروازے ہین ہر دروازے کیلئے انمین سے ایک حصہ ہے بانٹا گیا

یعنے جو شیطان کے پیرو ہونگے اونکے لیئے دوزخ وعدہ گاہ ہے سبکے سب اسمین جائینگے اور جہنم کے سات دروازے ہین اور ہر دروازے کیلئے ایک جماعت مقرر کر دی گئی ہے البدور نام انکے ا جہنم ۲ سعیر ۳ لظی ۴ حطمہ ۵ سقر ۶ جحیم ۷ ہاویہ اوپر سبکے جہنم اور نیچے سبکے ہاویہ ہے ف اس بنا پر آیت مین جہنم بمعنے دوزخ ہے نہ علم مکان

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ۝ اُدْخُلُوهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِينَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ

بیشک تقوی والے ہین باغونمین اور چشمونمین جاؤ اسمین سلامتی سے پناہ پائی والے اور نکالدی ہمنے جو تھی سینونمین انکے

مِّنْ غِلٍّ إِخْوٰنًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِينَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِينَ ۝

خفگی بھائی بھائی ہین تختونپر آمنے سامنے نہ چھوجاتی ہے انکو اسمین محنت اور نہ وہ اسمین سے نکلنے والے ہین

پرہیزگار باغون مین اور چشمون مین رہینگے اونسے کہا جائیگا کہ امن و سلامتی سے بہشت مین داخل ہو اور ہم اونکی خفگیان دلون سے نکالدینگے دنیا مین جو رہی

جسقدر دشمنی ومخالفت ہو مگر بہشت مین اسکا نام بھی نہ رہیگا تاکہ رنج وملال
قریب نہ آئے آمنے سامنے تختون پر بیٹھے ہونگے اور بھائی بھائی ہوجائینگے نہ
انکو بہشت مین کوئی مشقت ہوگی اور نہ وہ کبھی اُس سے نکالے جائین گے
ابن کثیر بعد جنگ جمل عمران بن طلحہ حضرت علیؓ کے پاس آئے تو آپنے مرحبا کہا اور
کہا مجھے امید ہے کہ مجھے اور تمھارے باپ طلحہ کو اللہ تعالےٰ انمین سے کرے جنکی
نسبت ارشاد ہوا ونزعنا الخ ابن کثیر ایک دن حضور انور اُس دروازے سے
تشریف لائے جدھر سے بنو شیبہ جایا کرتے تھے اور فرمایا مین تمکو ہنستے ہوئے
نہین دیکھون یعنے اللہ کے غضب اور دوزخ کی شدت سے رویا کرو بیٹھکر اور
نماز پڑھو یہ فرماکر پھر اندر تشریف لے گئے حجر اسود تک گئے تھے کہ الٹے پاؤن پھرے
اور فرمایا مین جب نکلا تو جبرئیل آئے اور کہا اے محمد اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
تو میرے بندونکو مایوس کئے دیتا ہے۔

نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۝

خبردار کر میرے بندونکو کہ بیشک مین بخشنے والا مہربان ہون اور بیشک عذاب میرا عذاب دردناک ہے

اے نبی کریم آپ ہمارے غلامان خاص وبندگان با اخلاص کو بتا دین کہ ہم گناہ بخشنے والے
تمھاری جانو پر مہربان ہین (پس امیدوار رہو) اور بیشک عذاب میرا عذاب دردناک
ہے (پس ہمیشہ ڈرو) مسئلہ اللہ تعالےٰ سے امید ترحم وخوف عذاب جزو اعتقاد ہے

وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ ۝ إِذْ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا سَلَامًا قَالَ إِنَّا مِنْكُمْ وَجِلُونَ

اور خبر دے انکو مہمانون سے ابراہیم کے جب داخل ہوئے اُسپر پس کہا سلام کہا ابراہیم ہم تم سے ڈرتے ہین

اسکی تفصیل صفحہ ۹۹ مین گزر گئی کہ وہ فرشتے جو قوم لوطؑ کے عذاب پر معین تھے
پہلے حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور بصورت انسان تھے آپنے گوشت
بریان سے مہمانی کی فرشتے کیا کھاتے ابراہیم بحسب عرف قوم ڈرے کہ مبادا کوئی فریب عداوت ہو

قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ ۝ قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَىٰ أَنْ مَسَّنِيَ الْكِبَرُ

بولے نہ ڈر ہم خوشخبری سناتے ہین تجھے لڑکے دانا کی کہا کیا بشارت دیتے ہو تم مجھے اس حال پر کہ چھو گئی مجھے بڑی

فَبِمَ تُبَشِّرُونَ ۝ قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْقَانِطِينَ ۝ قَالَ وَمَنْ

پھر کیا بشارت دیتے ہو بولے ہمنے تمکو بشارت دی ساتھ حق کے تو نہ ہو تو مایوسون سے کہا اور کون

وہ فرشتے بولے اے ابراہیم آپ نڈر ہین ہم تو آپکو ایک علم والے دانشمند

يَقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۝

ناامید ہوتا ہے رحمت سے اپنے رب کی مگر گمراہ

لڑکے کی خوشخبری سناتے ہین ابراہیم نے کمال تعجب سے فرمایا سبحان اللہ ایسی حالت مین کہ مجھے بڑھاپے نے لے لیا ہے لڑکے کی بشارت دیتے ہو فرشتون نے کہا اے خلیل جلیل ہم آپکو حق اور سچ بشارت سنا رہے ہین آپ مایوس و ناامید نہون آپنے کہا اللہ کی رحمت سے تو مایوس کوئی نہین ہوتا مگر گمراہ **مسئلہ** مایوسی اللہ کی رحمت سے کفر ہے اور علامات و آثار کے اعتبار مایوسی کا مضائقہ نہین **مسئلہ** تفاؤل مستحب و تطیر حرام ہے جیساکہ منقول ہے کہ جب آپنے مکہ چھوڑا مدینے کی راہ مین ایک شخص ملا آپنے نام پوچھا بولا بریدہ فرمایا ہمارے کام ٹھنڈے اور اصلاح پذیر ہو گئے پھر پوچھا تو کس قبیلے سے ہے بولا د اسلم) فرمایا ہم سلامت رہینگے یہ تفاؤل ہے اسمین حق سبحانہ تعالےٰ سے اچھی امید کرنا ہے لیکن اگر اسی یا کسی دوسرے طریقے کو موثر و یقینی جانے تو منع ہے جیسے فال گنڈا اور تطیر یعنے بدشگونی یا فال ضد ہو یعنے کسی برائی کا خیال کرنا یہ حرام ہے فرمایا لَا طِيَرَةَ فِي الْاِسْلَامِ اسلام مین بدفالی کا اعتقاد نہین اور وجہ یہ ہے کہ تفاؤل مین اللہ تعالےٰ سے امید خیر ہوتی ہے اور طیرہ مین بد

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝

کہا پس کیا ہے مہم تمہاری اے بھیجے ہوؤ بولے ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گناہگار کے

اِلَّآ اٰلَ لُوْطٍ ؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا امْرَاَتَهٗ قَدَّرْنَآ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝

مگر آل لوط ہم بچات دینے والے ہین ان سبکے مگر بی بی انکی مقدر کردیا ہمنے کہ وہ ہی پیچھے رہجانیوالون سے ہی

حضرت ابراہیم نے کہا تمہارا امر اہم کیا ہے کس لیئے اللہ کی طرف سے بھیجے گئے ہو وہ بولے ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم گناہگار کے (مراد اس سے قوم لوط) مگر آل یعنے تابع لوط علیہ السلام کے ہم ان سبکو بچا لینگے مگر آل لوط سے انکی بی بی نجات نہ پائے گی ہمنے روز ازل مین مقدر کردیا ہے کہ وہ پیچھے رہجانے والون سے ہے وہ نہ بچے گی۔

فَلَمَّا جَآءَ اٰلَ لُوْطِ ۨالْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝

پھر جب آئے آل لوط کے پاس فرستادے کہا لوط نے بیشک تم قوم انجان ہو

ع ۱۶ ۴

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ○ وَاٰتَيْنٰكَ
بولے بلکہ لائے ہین ہم تمھارے پاس وہ کہ جسمے وہ کافر اسمین شک کرتے اور لائے ہم تمھارے پاس

بِالْحَقِّ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○
حق اور ہم سچے ہین

جب یہ فرشتے اس آئے تو حضرت لوطؑ نے کہا تم انجان لوگ ہو ہم تمکو نہین پہچانتے فرشتے بولے نہین بلکہ ہم وہ لائے ہین جسمین آپکی اُمت منکر تابعین لوط کے
شک کرتی تھی اور (پھر تصریح کی) اور لائے ہین ہم تمھارے پاس حق یعنے عذاب در وعدۂ الٰہی اور ہم سچے ہین

فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَاتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ
پھر لیجا اہل کو اپنے ایک حصے مین رات کے اور تو پیچھا کر پشتو نکا انکی اور نہ التفات کرے تم مین سے کوئی

وَّامْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ○ وَقَضَيْنَآ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰٓؤُلَآءِ مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ○
اور گزرجاو جدھر حکم کئے گئے ہو اور فیصل کردیا طرف اسکی یہ امر کہ پیچھا انکا کاٹا گیا ہے بحالت صبح کرنیکے

اے لوطؑ آپ رات کے حصے مین اپنے اہل یعنے تابعین کو لیکر شہر سے نکلجاوین اور آپ خود اپنے ساتھیونکے پیچھے رہین اور کوئی تم مین سے ادھر اُدھر ندیکھے اور جسطرف یا جسطرح حکم دیا گیا ہے چلے جاؤ اور ہمنے فیصلہ کردیا لوطؑ کیطرف اس امر کا (بیان اُسکا یہ ہے) کہ ان کافرونکے عقب یعنے جڑ مقطوع ہے جس حال مین یہ صبح کرینگے یعنے صبح ہوتے ہی عذاب آجائیگا اور انمین کچھ بچیگا **ف** سردار کو اپنے تابعین کی سپر و پناہ رہنا چاہیئے جیسا کہ کلمۂ واتبع سے سمجھا گیا۔ کیفیت عذاب و محل عذاب پر نظر و گزر و تماشا موجب شقاوت وضرر ہے ہان ڈرے اور پناہ مانگے۔

وَجَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ○ قَالَ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ○ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ
اور آئے شہر والے خوشیان کرتے کہا لوطؑ نے بیشک یہ مہمان میرے ہین پس سوا کرو تم مجھے اور ڈرو اللہ سے اور ذلیل کرو مجھ

چونکہ یہ فرشتے نہایت خوبصورت بے ریش نوجوان بنکر آئے تھے وہ قوم بدافعال دوڑی اور خوشیان کرتی ہوئی حضرت لوطؑ کا گھر گھیر لیا آپنے کہا اے لوگو یہ میرے مہمان ہین انھین تکلیف دیکر مجھے فضیحت نکرو اور اللہ سے ڈرو اور مجھے ذلیل نکرو **ف** دو واسطے دلائے ا باعتبار عرف کہ مہمان سے بدسلوکی سب کے نزدیک بری ہے ۲ باعتبار انجام کہ اللہ سے ڈرو کیسی اس فعل کی سزا ہے۔ نون دونون جگہ محذوف اور اسکی جگہ کسرہ ہے

قَالُوْٓا اَوَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قَالَ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنٰتِيْٓ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝

بولے کیا نہ منع کیا تھا ہمنے تجھکو عالم والون سے کہا یہ لڑکیان ہین میری اگر ہو تم کرنیوالے

وہ شریر بولنا الزام دینے لگے اسے لوط ہم تمکو پہلے ہی منع کر چکے تھے کہ تم ادھر ادھر کے غریب الوطن لوگون کو مہمان نکیا کرو اسلیئے کہ ہم اپنی عادت سے عدول نکرینگے اور تم آداب مہمانکے پابند ہو حضرت لوطنے فرمایا اے لوگو اگر خواہ مخواہ ایسا ہی منظور ہے تو یہ میری بیٹیان موجود ہین ان سے نکاح کر لو۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ ۝ فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا

قسم ہے تیری جانکی بیشک وہ نشے مین اپنے بہکے ہوئے ہین پھر پکڑ لیا انکو چیخنے روشنی ہوتے پھر کردیا ہمنے بلند کو

سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝

پست اُسکا اور برسائے ہمنے اُنپر پتھر کنکریون سے

ارشاد ہوتا ہے اے نبی محبوب آپکے عیش مبارک وحیات روح بخش کی قسم بیشک یہ کافر یا کفار قوم لوط اپنے غفلت کے نشے مین بہکے ہوئے ہین نہ ہوش ہے نہ عقل پھر پکڑ لیا اُنکو چیخ نے سفیدہ صبح کے وقت پھر ہمنے اُسکے بلند مقامون یا بلند مرتبے والون کو پست کر ڈالا اور برسائے اون پر پتھر ٹھیکریون کے

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ ۝ وَاِنَّهَا لَبِسَبِيْلٍ مُّقِيْمٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝

بیشک اسمین نشانیان ہین پہچاننے والونکے لئے اور بیشک وہ راہ ہے دائمی بیشک اسمین نشانی ہے ایمان والونکو

بیشک اس قصے مین نشانیان ہین علامات و آثار سے پہچاننے والون کے لیئے اور بیشک وہ شہر قوم لوط کی ایسی راہ ہے جو ہمیشہ موجود و نافذ ہے تم رات دن اُسپر گذرتے ہو پھر کیون آنکھین نہین کھولتے جو ایمان والے ہین اُنکے لیئے اس بستی کی پہچان ہے

وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ ۝ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور بیشک تھے اصحاب ایکہ کے ظالم تو بدلا لیا ہمنے اُن سے اور وہ دونو راہ ظاہر پر تھے

اور بیشک اصحاب ایکہ یعنے قوم شعیب ظالم تھی اسلیئے کہ راہزنی کرتی اور ناپ تول مین زیادہ لیتی کم دیتی تو ہمنے اُنسے بدلا لیا یعنے عذاب مہلک بھیجا جسکا ذکر صفحہ ۹ مین گذرا اور بیشک وہ دونو یعنے قوم لوط و شعیب کھلی ہوئی سامنے کی راہ مین تھی عام گذرگاہ ہی انکا قصہ ہر ایک کی پیش نگاہ ہے

وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ۝

اور بیشک جھٹلایا اصحاب حجر نے پیغمبرونکو اور دین ہمنے انکو نشانیان اپنی پھر تھے وہ اُن سے روگردان

لیعنے اصحاب حجر (قوم ثمود) نے پیغمبرون کو (صالح) جھٹلایا اور ہمنے اپنی قدرت کی نشانیان (ناقہ) انکو دیا تو وہ ان نشانیون سے منکر ور وگردان ہوئے جامع حجر ایک شہر ہے شام اور مدینے کے درمیان مین ثمود اُسمین رہتے تھے

وَكَانُوا يَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا آمِنِينَ ۝ فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِينَ ۝

اور تھے کہ تراشتے تھے پہاڑون مین گھر بے ڈر پھر پکڑ لیا انکو چیخ نے صبح ہوتے

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

پھر نہ بچایا انکو اُسنے کہ تھے کماتے

یہ لوگ پہاڑونسے گھر تراشتے تھے اور بے خوف تھے کسیکا کھٹکا نہ تھا تو ناگاہ عذاب الٰہی نے صبح ہوتے ہی انکو لے لیا اور جو کچھ کیا تھا وہ کچھ انکے کام نہ آیا انکا قصہ مفصل مین گزرا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ ۖ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيلَ ۝ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ۝

اور نہین بنایا ہمنے آسمان اور زمین اور جو انمین ہے مگر حق اور بیشک قیامت البتہ آنیوالی ہے پس درگزر کر درگزر کرنا اچھا بیشک رب تیرا وہی پیدا کرنیوالا داناہی

اور آسمان و زمین ہمنے حق پیدا کیئے ہین (لیعنے نہ محض اعتباری اور وہمی ہین اور نہ یہ کہ انکا کوئی نتیجہ اور فائدہ نہو اور نہ یہ کہ ایک دن حساب و کتاب ثواب و عقاب نیک و بد کی جانچ کا نہو) اور اسمین شک نہین کہ قیامت ضرور آنے والی ہے (تو آپ اے نبی کریم ان منکر انیوالے مسخراپن کرنیوالے قوم کی گستاخیون سے) درگزر کیجئے اچھی طرح درگزر کرنا (قریب ہے کہ اپنا کیا پا جانینگے) تیرا رب تمام اشیا کا پیدا کرنیوالا ہر امر کا جاننے والا ہے ربط بعد بیان امم سابقہ و وعید عذاب لاحقہ آپکو اعراض و چشم پوشی کی ہدایت کی اور دفع حزن و ملال مومنین و حصول فرح و تسکین کیلئے عمدہ انعام کا ذکر فرمایا

وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝

اور بتحقیق دی ہمنے تجھکو سات مکرر سے اور قرآن بزرگ

لیعنے دو نعمتین عنایت فرمائین ۱ سبع مثانی وہ سات جو مکرر ہین ۲ قرآن عظیم ہی بخاری ابوسعید بن معلے سے مروی ہی کہ حضور نے مجھسے فرمایا کہ مین تجھے ایسی سورت سکھا دون جو اعظم سورت ہائے قرآن ہو پھر فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ والحمد للہ سبع المثانی ہی اور قرآن عظیم وہ ہے جو مجھے عنایت ہوا اور ابوہریرہ نے روایت کی کہ فرمایا اُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ الحمد سبع مثانی ہے

ایسے ہی روایت کی ترمذی نے اور اکثر مفسرین نے ۔بعض اقوال اسکے خلاف بھی ہین پھر (سبع) اسلیئے کہ الحمد مین سات آیتین ہین اور (مثانی) اسلیئے کہ نماز مین دوہرائی جاتی ہے یا دوبار نازل ہوئی یا اسمین دو قسم کے مضمون ہین ۱ وہ جو خالص ثنای معبود ہو ۲ جو خاص حق عبد ہو یا اسلیئے کہ اسکے بعد دوسری آیت قرآنی پڑھی جاتی ہے اور تخصیص کمال تعظیم سورۂ فاتحہ پر دال ہے اور ایسی نعمت ہے جو بمقابلہ مجموع قرآن مذکور ہوئی ربط اے حبیب کریم جب ایسی نعمت عظمی آپکو عطا ہوئی تو

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ

نہ دراز کر نظر اپنی طرف اسکے کہ نفع دیا ہمنے ساتھ اسکے قسمونکو ... اور نہ رنج کھا اوپر ... اور جھکا بازو اپنے

لِلْمُؤْمِنِينَ وَقُلْ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْمُبِينُ

(حِصین دلطمع اور رغبت) سے دیکھنا ازواج جفت یعنے قسم قسم منہم کفار سے خفض جناح

ایمان والونکے لیے اور کہہ مین ... ڈرانیوالا کھلا ہون

ترجمہ ترقی یعنے اصناف و اقسام کفار کو ہمنے جن فانی نعمتون اور دنیاوی لذتون سے بہرہ ور دار کیا ہے انکیطرف آپ نظر نہ ڈالین (اسلیئے کہ آپکو توہم نعمت عظمی یعنے سبع مثانی و قرآن عظیم دیچکے ہین) اور مومنین کے افلاس و شکستہ حالی و مایوسی پر یا کفار کی گمراہی و سوء خاتمہ و ہلاک پر افسوس و رنج بھی نکیجئے (بلکہ) بازوے شفقت مومنین کے لیے جھکا دیجئے انپر رحمت کیجئے نرمی فرمایئے انکی غمخواری ہمدردی کیجئے مسئلہ اور یہ کہہ دیجئے کہ مین کھلا ڈرانیوالا ہون ف ۱ رشک حسد دنیا طلبی کفار کی دولت و نعمت پر تمنا اُن کے ہلاک و عذاب پر حزن ممنوع اور مومنین کی ہمدردی خیر خواہی مستحسن ہے ۲ اللہ تعالی نے منجملہ اور احکام کے اپنے ایمان والے بندونکی نسبت اپنے محبوب سے فرمایا کہ تم انپر شفقت کرو انکے خیر خواہ رہو تا کہ انکے گناہ عفو کرین اور ترقی مدارج مین ہماری رحمت کار ساز رہے مسئلہ حسد اور کسیکے مال پر نظر ڈالنا ممنوع ہے مسئلہ دنیا کی نعمات فانیہ پر رغبت مذموم ہے مگر ۱ حالت اضطرار عفو ہے اسلیئے کہ وہ مقتضاے بشریت ہے البتہ اُس سے موثر ہونا اور تابع بنجانا جائز نہین ۲ حالت اختیار مین کئی درجے ہین اول بقدر ضرورت یہ مباح ہے دوم ضرورت سے زائد مگر حد و شرعی کے اندر یہ عفو ہے سوم لحاظ و امتیاز نرمی دین جاے یا دیانت طلب و تمنا سے باز نرہے یہ حرام ہے اور نظم قرآنی اسکے تحریم پر شاہد ہے مسئلہ لاتحزن سے اگر ناکامی مومنین

مراد ہے تو یہ ممانعت بطور فہمایش و تسکین ہے کہ جب انھین ایسی نعمتین ملتی ہین تو اس ہیمقدار چیز کا خیال ہی کیا - اور اگر ہلاک کفار مراد ہے تو اشارہ ہو نزول عذاب و غلبۂ مومنین پر کہ ایسا ہونا ہے اور امر ہے کہ ہم خدا کی راہ مین اُن دشمنون پر ترس نکھاتا مسئلہ مومنین پر شفقت اُنکی ہمدردی اُنکی خیرخواہی عموماً واجب اور خصوصاً مستحب ہے نکتہ یہ آیت اصل تصوف و خداپرستی ہے اسطرح کہ دنیا سے آنکھ بند کرلے اور دنیاوی مصائب سے

پروا نکرے جو کچھ غم و حزن دلمین رہے وہ مومنین کا

كَمَا أَنزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِينَ ۝ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ ۝ فَوَرَبِّكَ لَنَسْأَلَنَّهُمْ

جیسا اُتارا ہمنے | بانٹنے والونپر | جنھون نے کیا | قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے | پس قسم ہو ربکی تیرے البتہ سوال کرینگے ہم

يعني مين بھي ويسا ہي ہمنے احكام اُتارے

أَجْمَعِينَ ۝ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

سب | اُسکا کہ تھے | کرتے

ڈرانیوالا ہون جیساکہ بانٹنے والون پر

جنھون نے قرآن پارہ پارہ کرڈالا پس قسم خدا کی ہم اُن سب سے سوال کرینگے جو دنیا مین کرتے تھے دمہمل نچھوڑے جائینگے) مقتسم (تقسیم کرنے والے یعنے بعض معمول اور بعض متروک کرنیوالی بخاری نے ابن عباس سے نقل کیا کہ یہود و نصاریٰ بعض پر ایمان لائے اور بعض سے انکار کیا کبیر کہا عکرمہ نے قرآن کو تمسخر سے بانٹ لیا یعنے کہا یہ سورت میرے لئے ہی دوسرے نے کہا یہ سورت میرے لیے ہے یا قسم کھانے والے یعنے جو کفر و انکار پر اڑے تھے قسم کھائے ہوئے تھے آور اسے بخاری نے مجاہد سے روایت کیا عضین جمع عضۃ بمعنے فرقت ہے (ابوسعود) اور مراد تفرقہ سے یہی ہے کہ بعض پر ایمان لائے عمل کیا بعض سے انکار کیا -

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۝ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۝

پس ظاہر کر | جسکا تجھے حکم کیا گیا | اور اعراض کر | مشرکون سے | ہمنے کفایت کی تیری | مسخراپن کرنیوالون سے

پس آپکو چاہیے کہ ظاہر و آشکار کرین وہ احکام جنکی تعلیم کا آپکو حکم ہوا اور

الَّذِينَ يَجْعَلُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

جنھون نے بنائے | ساتھ | اللہ کے معبود دوسرے | پس اب جان لینگے

مشرکین کی تکذیب و تمسخر و مطاعن کی پروا نکیجئے جو آپ سے تمسخر کرتے ہین ساحر کاہن شاعر بناتے ہین اُنکی شر کو ہم کفایت کرینگے اور آپکو محفوظ رکھینگے اور وہ لوگ علاوہ اس عذاب کے قیامت مین اپنے شرک کی پوری سزا پالینگے ابن کثیر جب یہ حکم آیا آپ کھڑے ہوگئے اور جبریل آپ کے ساتھ تھے اتنے مین اسود بن عبد یغوث آیا جبریل نے اُسکے پیٹ کیطرف

اشارہ کیا اُسی مین ہلاک ہوا اور ولید بن مغیرہ نکلا اسکے تخنے کے تلے ایک زخم تھا جبرئیل نے
اسکی طرف اشارہ کیا اُسی زخم مین مرگیا اور عاص بن وائل نکلا اُسے بھی اشارہ کیا جہنم رسید
ہوا اور حارث بن طلاطلہ آیا اُسکے سر کیطرف اشارہ کیا کھردار کردیا یہ لوگ جو شکستہ اندازان تھی

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ ۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن

اور البتہ جانتے ہین ہم بیشک تنگ ہوتا ہے سینہ تیرا بسبب اسکے کہ کہتے ہین پس تسبیح کر حمد کی اپنے ربکی اور ہو جا

مِّنَ السَّاجِدِينَ ۝ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝

سجدہ کرنیوالون سے اور بندگی کر اپنے ربکی یہانتک کہ آوے تجھکو موت

ضیق صدر دم رکنا نہایت درجیکی حقلی یقین موت اور البتہ ہم جانتے ہین کہ آپکا دم رکنے لگتا ہے اور آپ نہایت تنگ ہوتے ہین ان باتون سے جو مشرک کہا کرتے ہین انکار و تکذیب و تمسخر و بہتان و شرک و کفر وغیرہ سے تو اے حبیب کریم آپ ہمارا ذکر کیجئے اور حمد پروردگار و تسبیح حضرت واحد قہار مین مشغول رہئے اور سجدہ گزار یعنی نمازی بنجائے اور اپنے پروردگار کی بندگی برابر کرتے رہئے یہانتک کہ موت آجائے ف اسمین کمال تعشق و لعب سرور کائنات کا ذکر ہے کہ آپ حق سبحانہ تعالےٰ کی نسبت کلمات لغو سن نسکتے تھے اور دم گھٹنے لگتا تھا ۲ تسبیح و تحمید و سجود و نماز کیطرف ترغیب ہے ۳ دوام ذکر و لاحظ حضور کی تعلیم ہے اسلیئے کہ موت کا وقت معلوم و مقرر نہین تو جسے یہ منظور ہو کہ میری موت بحالت ذکر و خدا پرستی ہو وہ کوئی دم ذکر سے خالی نجانے دے شعر غافل ز احتیاط نفس یکنفس مباش ٭ شاید ہمین نفس نفس واپسین بود ۴ نکتہ آیت مین اشارہ ہے کہ اللہ کا ذکر اور اسکی محبت بدرجہا افضل ہے تنفر کفر و مذمت کفار سے اسلیئے فرمایا یہ خفگی جو بعزت عبودیت مشرکین کے افترا پردازی سے پیدا ہوتی ہے اسے بھی چھوڑیئے اور رشتہ ربط قلب محبوب حقیقی سے جوڑیئے اور کوئی دم یاد سے خالی نجائے تاکہ موت اسی نام جان بخش پر آئے

سورۃ النحل　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　　مکیۃ

شروع اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے

اسکا نام سورۂ نحل ہو اسلیئے کہ اسمین عجیب صناعات متعلقہ نحل یعنی مکس شہد کا مذکور ہے مکے مین نازل ہوئی - اسمین ایکسو اٹھارہ آیتین ہین - جامع تین پچھلی آیتین اسکی مدنی ہین معالم جب اقترب للناس حسابہم نازل ہوئی تو کفار ڈرے پھر کچھ دن گزرے تو کہنے لگے اے محمد ہم تو کچھ نہین دیکھتے نازل ہوا -

أَتَىٰ أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ ۚ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

آگیا حکم اللہ کا پس نہ جلد مانگو اُسے پاک ہو وہ اور برتر ہو اُس سے کہ شریک کرتے ہین

اللہ کا حکم آگیا اب جلدی نکرو حق سبحانہ تعالےٰ پاک ہے اور برتر ہے اُن تمام باتون سے جسمین اُسے شریک کرتے ہین مثلاً اولاد وازواج وغیرہ سے معالم جب (اتیٰ امر اللہ) اوترا آپ اُٹھ کھڑے ہوئے آدمیون نے سر اُٹھایا اور سمجھے کہ شاید قیامت آگئی نازل ہوا (فلا تستعجلوہ) تب مطمئن ہوئے حدیث مین وارد ہوا بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ مین اور قیامت مثل ان دو انگلیون کے بھیجا گیا ہون امر اللہ قیامت

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنذِرُوا

اُتارتا ہے فرشتے ساتھ روح کے حکم سے اپنے جسپر چاہتا ہے بندون سے اپنے یہ کہ ڈرو

أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ○

بیشک نہین کوئی معبود مگر مین پس ڈرو مجھے

روح سے مراد یا جبریل (معالم) وحی یا نبوت یا رحمت

اللہ تعالےٰ فرشتون کو وحی کے ساتھ بھیجتا ہے اپنے حکم سے جس بندے پر چاہے اپنے بندون سے اسلئے کہ آدمیون کو وہ ڈرائے کہ یقین کرین نہین کوئی قابل عبادت کے مگر اللہ پس اُس سے ڈرتے رہین

ف معلوم ہوا کہ نبوت محض عطائے الٰہی ہے نہ امر استحقاقی۔

خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ تَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○ خَلَقَ الْإِنسَانَ

بنائے آسمان اور زمین حق برتر ہو اُس سے کہ شریک کرتے ہین بنایا آدمی

مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ○

نطفے سے پس ناگاہ وہ جھگڑنیوالا ہے کھلا ہوا

آسمان وزمین حق وہی ہین نہ غرض بنائی نہ محض اعتباری باطل پر بنائی گئی

وہ برتر ہے مشرکون کے افترا و اتہام سے اللہ تعالےٰ نے آدمی کو نطفے سے پیدا کیا (وہ اپنی حقیقت بھولکر) ناگاہ جھگڑا کرنے لگا حق سبحانہ تعالےٰ کی کتابین اور پیغمبرون کو جھٹلاتا ہے اُسکی توحید والوہیت مین دوسرون کو شریک ٹھہراتا ہے معالم ابی بن خلف مرکر جینے کا منکر تھا اور سڑی ہڈیان لاتا اور کہتا کیا یہ زندہ ہو جائینگی ارشاد ہوا کہ اے آدمی جسنے تجھے قطرہ آب سے پیدا کیا ہو اُس سے جھگڑتا اور اُسکی قدرت مین عجب کرتا ہے

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ○ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ

اور چارپایون سے پیدا کیا انکو تمھارے لئے انمین لباس گرم اور فائدے اور اُنسے کھاتے ہو تم اور تمھارے لئے اُنمین زینت ہے

حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ

جب صبح کو لیجاتے ہو اور جب شام کو لاؤ اور اٹھاتے ہین بوجھ تمھارے طرف ایسے شہر کے کہ تم تم پہنچنے والے اسکے

اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ط اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا

مگر بمشقت نفس بیشک رب تمھارا مہربان رحیم ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھے (بنائی) کہ سوار ہو اسپر

وَزِيْنَةً ط وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

اور زینت ہو اور پیدا کرتا ہے جو نہین تم جانتے

اللہ تعالےٰ نے اونٹ گائے بکری بھیڑ پیدا کی انہین تمھارے لیئے گرم کپڑے ہین اور انہین سے کھاتے ہو اور تمھارے لیے انہین زینت اور خوشنمائی ہے جب صبح کو جنگل لیجاتے ہو اور جب شام کو واپس لاتے ہو اور یہ جانور تمھارے بوجھ (ذات ہو یا اسباب) اٹھا لیجاتے ہین ایسے شہر تک کہ تم وہان تک بدون مشقت مخاقہ نہین پہنچ سکتے بیشک تمھارا رب مہربان و رحیم ہے اور گھوڑے بنائے اور خچر اور گدھے تاکہ انپر سوار ہو اور تمھاری آرائش و شوکت ہو اور انکے علاوہ اللہ تعالےٰ وہ جانور یا اسباب و آلات یا منافع پیدا کرتا ہے جسے تم نہین جانتے **ف** آیت مین مباحث و احکام ہین انعام چارپائے یہان خاص مراد ہے یعنے اونٹ۔ گائے۔ بکری۔ بھیڑ۔ مراد ہین ورنہ خیل وغیرہ کا ذکر بے محل و مکرر ہو جائیگا۔ اور باوجودیکہ یہ منافع دوسرے جانورونسے بھی ہین مگر بالخصوص انکا ذکر اسلیئے ہے کہ ۱ عام فہم مثال مین ہر شخص سمجھ لے ۲ ان سے زیادہ تعلق و سروکار رہتا ہے باعتبار دوسرے جانورون کے انکا استعمال اکثر انکے منافع اعظم ہین ۳ تاکہ یہ اصل قرار پائین اور دوسرے حیوان انپر قیاس کیئے جائین اور احکام مین انکے تابع رہین **ف** لباس گرم خواہ چرمی ہو جیسے پوستین وغیرہ خواہ پشمی جیسے کملی دوشالے منافع عام ہین جس جائز طریق سے فائدہ اٹھایا جائے تجارت کرین اسباب لادین۔ دوا مین استعمال کرین بال کھال ہڈی اور دانت وغیرہ سے فائدہ لیا جائے اسمین اشارہ ہو کہ انکے فوائد غیر محصور ہین۔ تاکلون مین گوشت اور دودھ سب داخل ہین اور منہا سے اشارہ ہے کہ جانور کا بعض کھایا جاتا ہے نہ کل جمال زینت و آرائش و شان و عزت تریحون صبح کرنا اور صبح کو جانور چراگاہ مین لیجانا بھی مراد ہو سکتا ہے تسرحون شام کرنا یا شام کو جانور پھیر لانا شق مشقت اسمین اشارہ ہے کہ بے انکے قطع مسافت و نقل انتقال ممکن تھا مگر بدقت و ہم ریل نہ جانور ہی ہے اسمین دقت پس

قرآن کی تصدیق عموماً نہوگی دفع اسوقت ایسے آلے نہ تھے اگر تصریح کیجاتی تو فہم میں آتی یہ آلات بھی خالی از دقت نہیں اسلیئے کہ مثل ان جانور ونکے عموماً ہر شخص فائدہ نہیں اُٹھا سکتا بلکہ زر کثیر و تدبیر صائب و حکم غالب کی ضرورت ہے تخلیق عام ہے جانور ہون یا آلات جواب موجود معلوم ہوئے یا ہو جائین ف ممکن ہے کہ ریل اور مثل اسکے اور آلات ہم اسے عموم کے تحت مین داخل قرار دین مسئلہ نجاسات اور خون کے سوا جو بہ نص صریح منع مین جانور ونکے تمام اجزا قابل نفع و جائز الاستعمال ہین مسئلہ جانور ونکے طرح طرح کے اشیائے نفیس و اسباب زینت تیار کرنا اور انکو قتل ہمراہ رکھنا جائز ہے مسئلہ جانور ون پر بار کی مشقت سواری کی تکلیف ذبح وغیرہ کی ایذا ممنوع نہین مسئلہ ہر جانور کا بیچنا جائز ہے مگر وہ جو کسی دلیل سے ممنوع ہو جیسے خنزیر قیاس تمام حلال گوشت جانور انعام پر قیاس کیے جائینگے اور تمام حرام گوشت جانور بغل و حمار پر قیاس کیے جائینگے پس ہر حرام گوشت جانور سے سوائے اکل کے تمام منافع جائز ہین مگر خنزیر جو نص صریح سے مخصوص ہے مسئلہ ہاتھی کی سواری اور اسپر بوجھ لادنا اور ایسے ہی کسی اور جانور پر سوار ہونا یا بوجھ لادنا جائز ہے اسلیئے کہ اگر حلال گوشت ہے تو انعام مین داخل اور اگر حرام گوشت ہے تو بغل و حمار سے شامل ہے اور درندہ یا نجس ہوتا اُسے اس حکم سے علیحدہ نہین کر سکتا اسلیئے کہ ان اوصاف کو سوائے اکل و طہارت کے دوسرے فوائد مین دخل نہین ہے مسئلہ عموم آیت سے کتا ممنوع النفع و ممنوع البیع نہوگا البتہ کراہت حدیث خبر سے ثابت و مسلم ہے مسئلہ گھوڑے کا بغل و حمار کے ساتھ ذکر کرنا اشارہ کرتا ہے کہ اُسکی حلت مین کلام ہوا اور یہ ایک تائید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کی کراہت گوشت اسپ مین

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

اور اللہ پر ہے وسط راہ کا اور بعض راہ کج ہے اور اگر چاہتا البتہ راہ دکھاتا تم سبکو

قصد وسط اور وسط شئے خیر ہوتی ہے مراد اس سے راہ راست جائر جور کرنے والا یا مائل مراد اس سے راہ کج یعنے راہ راست کی ہدایت اللہ کیطرف ہے اور بعض راہین کج بھی ہوا کرتی ہین اور اگر اللہ چاہتا تو سبکو راہ راست پر لاتا مگر اُسکی مشیت کل سے متعلق نہ ہوئی

هُوَ الَّذِيٓ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ يُنْۢبِتُ لَكُمْ

وہی ہے جسنے اُتارا آسمان سے پانی واسطے تمہارے اس سے شربت ہے اور اس سے درخت مین اسمین چراتے ہو اُگاتا ہے تمہارے لیئے

بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝

تمھارے لیے اوس پانی سے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بیشک اسمین نشانی ہی قوم فکر کرنیوالی کیلئے

وہ اللہ ہی جسنے آسمان سے تمھارے لیے پانی اُتارا اُس سے پیتے ہو اور اُس سے درخت اُگتے ہین اور اُسمین اپنے جانورونکو چراتے ہو تمھارے لیے اُس پانی سے کھیت اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے پھل پیدا ہوتے ہین اس پرورش وکمال قدرت مین نشانیان ہین اُنکے لیئے جو فکر کیا کرتے ہین ف جو صانع قادر یہ تمام کرشمے روزانہ دکھاتا ہے معدوم کو وجود مین لاتا ہی وہ تغیر حالت یعنے بعثت پر قادر نہوگا ضرور ہوگا ربط زمینی نعمتون کے بعد فرمایا کہ آسمانی مخلوق بھی تمھارے ہی لیئے ہے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ

اور مطیع کیا واسطے تمھارے رات اور دن کو اور آفتاب اور ماہتاب اور تارے گھرے ہوئے ہین

بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

اُسکے حکم مین بیشک اسمین نشانی ہی قوم داناکے لیئے

اور تمھارے فائدے کیلیے رات اور دن اور آفتاب اور ماہتاب اور تارے سب مسخر ومنقاد کردیئے انکی گردش اور قیام اور تبدیل نور صبح وسواد شام مین پرورش کارسازی تمھاری منظور ہی اسمین نشانیان ہین دانشمندونکے لیئے اُسکی الوہیت وربوبیت پر سچا ایمان لاتے ہین بندہ شکر گزار بنجاتے ہین

وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝

اور جو شئے پھیلائی تمھارے لیئے زمین مین مختلف رنگ انکے بیشک اسمین نشانی ہی قوم نصیحت پذیر کیلیے

اور انکے علاوہ دنیا مین رنگ رنگ کی چیزین قسم قسم کی نعمتین شائع کین اسمین ذاکر ونصیحت پذیر ہونکے لیئے الوہیت وربوبیت کی نشانیان کافی ہین

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً

اور وہی ہی جسنے مسخر کیا دریا تاکہ کھاؤ اُس سے گوشت تازہ اور نکالو اُس سے زیور

تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

کہ پہنو اُسے اور دیکھتا ہو تو کشتیونکو پانی پھاڑنیوالی اسمین اور تاکہ ڈھونڈھو فضل سے اُسکے اور تاکہ تم شکر ادا کرو

اُسی اللہ نے دریا کو تمھارا مطیع کردیا (اُسپر تمکو سیر اور غوطے وغیرہ کی قدرت ہی) تاکہ اسمین سے تازہ گوشت مچھلی کا کھاؤ اور اُسمین ذر وجواہر نکالو جو زیور ہین اور تم پہنتے ہو اور تو کشتیونکو دیکھتا ہی پانی پھاڑتی ہوئی چلتی ہین اور اسلیئے کہ تم قسم قسم کے فائدے اُٹھاؤ

اللہ کے فضل و کرم سے اور تاکہ تم شکر ادا کرو **مسئلہ** باطل ہے تعظیم و پرستش دریا کی جیسا کہ ہنود میں رسم ہے اسلیئے کہ مسخر معظم و معبود نہین ہو سکتا **مسئلہ** مچھلی کی حلت آیت سے ثابت ہے اسلیئے کہ لحم سے مچھلی بالاتفاق مراد ہے اور احادیث اسکی مفسر **مسئلہ** مونگا موتی اور جو اسکے سوا اشیا دریا سے نکلین انکا پہننا مردونکے لیئے جائز ہے جیسا کہ فرمایا (تلبسونہا) **مسئلہ** سفر دریا حلال ہے مواخر مخر سے ہے اسکے معنی پانی پھاڑنا یا پانی پھٹنے کی آواز ہے کہا فقہا نے کہ مچھلی پر اطلاق گوشت کا نہین آتا اسلیئے کہ گوشت خون سے بنتا ہے اور آبی جانور مین خون نہین **جواب** خواہ یہ کہ قرآن مین لحم کا اطلاق باعتبار حیوانیت کے ہے یا یہ کہ اطلاق فقہا کا مخصوص ہے حکم خون اور عدم نجاست مین اور یہان بیان حقیقت ہے و اللہ اعلم

وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِىَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ

اور ڈالے زمین پر پہاڑ یہ کہ حرکت و جنبش دے تمکو اور نہرین بنائین اور راہین تاکہ تم

تَهْتَدُوْنَ ۙ وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ

راہ پاؤ اور نشانیان اور تارے سے وہ راہ پاتے ہین

علامات جمع علامت نشانی جس سے دوسری چیز کا پتا مل سکے اللہ تعالے نے زمین پر پہاڑ قائم کر دیے کہ مبادا ایک جانب جھکے اور اہل زمین کو ہلا دے اور نہرین اور راہین بنائین تاکہ تم راہ پاؤ امور معاش اور یقین الوہیت و قدرت مین اور علامتین بنائین کہ جسے ڈھونڈھو انکے ذریعے سے پا سکو اور تارون سے تمکو راہ ملتی ہے جنگلون اور دریاؤن مین ابن کثیر جب زمین پیدا ہوئی تو ہلتی تھی فرشتے بولے یہ اس قابل نہین کہ کسیکی قرارگاہ ہو صبح کو دیکھا تو پہاڑ بنے ہوئے تھے جو لنگر زمین ہو گئے

اَفَمَنْ يَّخْلُقُ كَمَنْ لَّا يَخْلُقُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا

کیا پس جو پیدا کرتا ہے مثل اسکے ہے کہ نہین پیدا کرتا کیا پس نہین غور کرتے اور اگر گنوگے نعمتین اللہ کی نگن سکوگے اسکو

اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝

بیشک اللہ البتہ غفور رحیم ہے اور اللہ جانتا ہے اسکو کہ چھپاتے ہو تم اور جو ظاہر کرتے ہو تم

کیا وہ ذات پاک جو زمین و آسمان اور موجودات پیدا کرے وہ اسکے مثل ہوگا جو کچھ پیدا نکر سکے کیا تم غور نہین کرتے (اے مشرکون بت پرستی کیون نہین چھوڑتے) اور اگر نعمتین اللہ کی شمار کرنا چاہو تو شمار نہ کر سکوگے بیشک اللہ غفور رحیم ہے اور اللہ اسے بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور ظاہر کرتے ہو

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ

اور جسے پکارتے ہیں سوائے اللہ کے وہ نہیں پیدا کرسکتے کچھ بھی اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں مردے ہیں

غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝

غیر زندہ اور کچھ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائینگے

یہ مشرک خدا کے سوا جنکی پرستش کرتے ہیں وہ کچھ پیدا کرنیکی قوت نہیں رکھتے بلکہ خود مخلوق ہیں بے روح ہیں زندہ نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ کب زندہ کئے جائینگے (پس جنکی یہ حقیقت ہے وہ معبودیت کے قابل کب ہوسکتے ہیں) **ف** چونکہ کفار کے معبود مختلف اقسام کے تھے بعض جماد جیسے بت وغیرہ بعض ذوی العقول جیسے فرشتے جن۔ بعض حیوان جیسے ہنود بعض جانور ونکو پوجتے ہیں پس سبکو اموات کیوں کہا جواب خواہ باعتبار اکثر کے اموات فرمایا اسلئے کہ اکثر یہ معبود غیر روح اور جماد ہیں خواہ اسلئے کہ یہ سب ایک دن مردہ ہوجائینگے۔

إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ

معبود تمہارا معبود واحد ہے پس جو نہیں ایمان لاتے آخرت پر دل انکے منکر ہیں اور وہ

مُسْتَكْبِرُونَ ۝ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۝

تکبر کرنے والے ہیں ضرور بیشک اللہ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ نہیں دوست رکھتا تکبر کرنے والوں کو

تمہارا معبود معبود واحد ہے جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں لاتے انکے دل انکار کرنیوالے ہیں اور وہ خود استکبار کرتے ہیں توحید والوہیت و بعثت سے بیشک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو چھپاتے ہیں نفاق سے اور جو ظاہر کرتے ہیں کفر سے وہ تکبر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً

اور جب کہا گیا انسے کیا اتارا رب نے تمہارے بولے قصے اگلوں کے تاکہ اٹھائیں گناہ اپنے پورے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزِرُونَ ۝

دن قیامت کو اور کچھ گناہ سے انکے جنکو بہکاتے ہیں بغیر علم کے آگاہ ہو برا ہے جو اٹھاتے ہیں

اور جب انسے کہا جائے کہ تمہارے رب نے کون احکام نازل فرمائے ہیں تو کہتے ہیں اگلوں کے قصے ہیں تاکہ آخر کار اپنے گناہ پورے پورے قیامت کے دن اٹھائیں اور کچھ گناہ انکے بھی ہوں جنکو بہکایا کرتے تھے بے علم یعنی بے سند و ہدایت کے آگاہ ہو جاؤ وہ بوجھ برا ہے جو اٹھائینگے بغیر علم سے مراد وہ امور جنپر کتب آسمانی و تعلیم انبیا شاہد نہوں دوسرے

مقام پر فرمایا لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ کوئی دوسرے کا بوجھ نہین اٹھا سکتا اور یہان فرمایا کہ دوسرونکا بھی بوجھ اٹھائینگے حل وہان یہ غرض ہی کہ کوئی دوسرے کا بوجھ کم کرکے اپنے ذمے نہین لے سکتا اور یہان یہ مراد ہی کہ دوسرے کے گناہ کے جو باعث ہین اسکا بوجھ اُنکے سر ہوگا۔

قَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ

بیشک مکر کیا اونھون نے جو پہلے تھے انسے پس آگیا اللہ عمارتونکو اونکی نیوون سے پس گر پڑے اونپر چھت

مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ۝

اونکے اوپر سے اور آگیا اونکو عذاب اوسطرفسے کہ نہین جانتے

ان سے پہلے جو لوگ تھے وہ مکر یعنے انبیاسے فریب اللہ سے انکار کر چکے ہین تو اللہ تعالےٰ انکی عمارتون مین نیو سے آیا یعنے اُنکے گرانے پر قصد کیا پس اُنپر چھت گر پڑی اوپر سے اور مراد اس سے ہلاکت دنیا ہے اور آگیا اُنپر عذاب اسطرح اور اُس طرف سے کہ وہ سمجھ بھی نہ سکے پس انکو بھی ایسے ہی مہلک حادثہ کا منتظر رہنا چاہیئے جامع یہ بطور مثال ہے اور کہا ابن عباس نے اسمین اشارہ ہی نمرود کے قصے کیطرف جسنے محل بلند بنایا تھا کہ آسمانکے خدا کو دیکھون جب محل تیار ہوا ایک آندھی چلی اور اُس محل کی چھت کو دریا مین ڈالدیا اور دیوارین ان کافرون پر گرین اسکا طول پانچ ہزار گز تھا۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ

پھر دن قیامت کے رسوا کریگا اونکو اور کہیگا کہان ہین میرے شریک وہ کہ تم جھگڑتے تھے

فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ

اون مین کہا اونھون نے کہ دی گئی علم بیشک رسوای اوس دن کی اور برائی کافرون پر ہی

یعنے اس عذاب دنیا کے علاوہ قیامت کے دن مین ذلیل و رسوا کیے جائینگے اور اللہ تعالےٰ فرمائیگا میرے شریک کہان ہین انھین لاؤ جنکی نسبت تم اختلاف کرتے تھے یعنے موحدین مومنین سے جھگڑتے تھے اور انھین قابل تعظیم و عبادت قرار دیتے تھے اور جو اہل علم یعنے اہل حق تھے وہ کہینگے بیشک رسوائی دن قیامت کے اور برائی یعنے عذاب کافرونکے لیے ہے

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ فَأَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ

جو لوگ کہ وفات دیتے ہین اونکو فرشتے اس حال مین کہ ظلم کرتے ہین جانونپر اپنی پس ڈالے صلح نہ تھے ہم کرتے

مِن سُوءٍ بَلَىٰ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

برائی ہان بیشک اللہ دانا ہی اوسکا کہ تھے تم کرتے

جو لوگ اپنی جانو پر شرک و کفر و معاصی سے ظلم کرتے ہین اور اُسی حالت مین اُن کو فرشتگان موت نے وفات دی تو وہ بوقت موت عذاب دیکھکر صلح پیش کرتے ہین یعنے نرمی و اطاعت سے پیش آتے ہین اور کہتے ہین ہم تو کوئی برائی نکرتے تھے ملائکہ انھین جواب دیتے ہین یہ کچھ نہین بلکہ اللہ تمھارے کامونکو جانتا ہی یعنی انکار و اقرار تمھارا یکسو ہی وہ عالم الغیب ہے

فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ

پس داخل ہو دروازونمین دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے اوسمین پس برا ہی ٹھکانا تکبر کرنے والون کا

پس داخل ہو دوزخ مین اور اُسی مین ہمیشہ رہوگے امید خلاص بھی نرہی جگہ متکبرین کی بری ہی تکبر سے مراد شرک و کفر و معاصی و نافرمان برداری

وَقِيْلَ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا مَاذَآ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۭ قَالُوْا خَيْرًا ۭ لِلَّذِيْنَ

اور کہا گیا اونسے جو ڈرے کیا اوتارا ہی رب نے تمھارے بولے اچھا ہی اونکے لیے

اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ ۭ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ

کہ نیکی کی اِس دنیا مین نیکی ہی اور البتہ پچھلا گھر اچھا ہی اور کیا اچھا ہی گھر پرہیزگارونکا

بعد ذکر جواب و انجام کفار مومنین کیطرف التفات فرمایا یعنے اور کہا گیا پرہیزگارون سے تمھارے رب نے کیا نازل کیا تو وہ بولے خیر اُنکے لیئے ہی جو نیکی کرتے ہین اُنکے لیے اس دنیا مین بھی نیکی و خوبی ہے اور آخرت مین اور دار آخرت کی خوبی بہت اچھی ہی اور پرہیزگارونکا ٹھکانا نہایت عمدہ ہی ف دنیا کا حسنہ خواہ جہاد کی فتح اور مال غنیمت ہی یا وہ وقار و عظمت جو اتقیا کو عموماً حاصل ہوتی ہے جس سے مسلم و کافر دونو جھک جاتے ہین یا نیک نامی و فراغ بالی وغیرہ یا لطف و ذوق عبادت ثواب طاعت

جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ

جنتین دائمی ہین جاوینگے اونمین بہتی ہین تلے اونکے نہرین اونکے لیے اوسمین وہ کہ چاہین

كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰۗىِٕكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ

ایسے ہی بدلا دیتا ہی اللہ پرہیزگارونکو وہ لوگ کہ وفات دیتے ہین اونکو فرشتے بحالت پاکیزگی کہتے ہین

سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

سلام تم پر داخل ہو جنت مین بعوض اوسکے کہ تھے تم کرتے

ہمیشہ بہار باغ ہین متقی جانینگے اُسمین نہرین جاری ہین جو کچھ چاہین اور جس شے کی خواہش ہو وہان موجود ہے اللہ تعالٰے پرہیزگارون کو ایسے ہی جزا دیتا ہے

عطف جملہ معطوف ہے واذا قیل لہم ۱۲ سالتجاہ ہے ۱۲ جنات خبر ہے مبتدا ای خیرہم یا مبتدا خبرہ محذوف ای لہم جنات او خواہ بدل ہو دارسے خواہ مخصوص بالمدح ہو اسطرح کہ نعم جنات الدار المتقین ۱۲ طیبین حال ہی ضمیر مفعول سے ۱۲

ایسے متقی کہ جب فرشتگان موت اُنکی روح قبض کرین اور وہ طہارت ایمان و پاکی اسلام مین ہون
تو فرشتے کہین تم پر سلامتی ہو آؤ جنت مین داخل ہو (دنیا اور اُسکے تعلقات چھوٹنے اور
سکرات موت کی پروا نکرو) یہ جنت تمکو تمھارے اچھے کامونکی عوض مین عطا ہوئی ہے
ابن کثیر حدیث مین وارد ہوا کہ جنت مین جہان جنتی مجتمع اور جلسہ احباب مین کھا پی
رہے ہونگے ایک ابر کا ٹکڑا آئیگا جو شخص جس چیز کی خواہش کریگا وہی اُس ابر سے برسیگی
یہانتک کہ بعضے کہینگے سیاہ چشم خوبصورت عورتین جو آپسمین ہم سن ہون برسین معاً ایسی ہی
نازنین دلفریب عورتین برسین گی۔

جنت میں عورتین برسینگی

هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

نہین انتظار کرتے مگر یہ کہ آئین انکو پاس فرشتے یا آوے حکم تیرے رب کا ایسا ہی کیا اُنھون نے کہ پہلے تھے اُنسے

وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

اور نہین ظلم کیا اُنپر اللہ نے مگر تھے وہ جانون پر اپنی ظلم کرتے

کفار اب کسی امر کے منتظر نہین مگر یہ کہ فرشتے آسمان سے اُتر آئین یا اللہ تعالےٰ کا عذاب
نازل ہو ایسا ہی اُنکے اگلے بھی کرتے آئے ہین اور ان پر اللہ تعالےٰ ظلم نہین کرتا بلکہ یہ خود
اپنی جانون پر ظلم کرتے ہین کفر و شرک و معصیت سے

ع

فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝

پھر پہونچی انکو برائیان اُسکی کہ کیا اور گھیر لیا انکو اُسنے کہ تھے ساتھ اُسکے مسخراپن کرتے

یعنے بعد ظلم و معصیت کے اُنھین کے کامونکی بلا اُنپر پڑ گئی اور جن باتونپر دل لگی و تمسخر کرتے
بعث و نشر حساب و حشر کو جھٹلاتے پیغمبر کو کاذب دیوانہ ساحر بناتے وہ سب امور سامنے آگئے
اور عذاب الٰہی مین گھر گئے یہ ربط پھر کسی قدر اُنکے تمسخر کا بیان بھی فرمایا

وَقَالَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا عَبَدْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ نَّحْنُ وَلَا آبَاؤُنَا

اور کہا اُنھون نے جو مشرک ہوے اگر چاہتا اللہ نہ پوجتے ہم غیر کو اُسکے کچھ بھی ہم اور نہ باپ دادے ہمارے

وَلَا حَرَّمْنَا مِن دُونِهِ مِن شَيْءٍ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

اور نہ حرام ٹھہراتے ہم سوا اُسکے کچھ بھی ایسا ہی کیا اُنھون نے کہ تھے پہلے اُنکے پس نہین ہے پیغمبرون پر مگر پیغام رسانی صاف صاف

مشرکون نے کہا اگر اللہ تعالےٰ نہ چاہتا ہم اور ہمارے اگلے سوائے اُسکے کسیکی پرستش نکرتے
اُسیسے ہماری قسمت مین یہ لکھا اور نہ ہم اُسکے بے حکم یا اُسکے غیر کے لیے کچھ حرام ٹھہراتے

جیساکہ بحیرہ وغیرہ مین کیا (ارشاد ہوتا ہے) ایسا ہی کیا ہی (یعنے کیا ہے) اُنھون نے جو
اُنسے پہلے تھے۔ اور پیغمبرونکے ذمے تو صرف پیغام رسانی وعظ نصیحت راست بیانی تھی
(وہ اپنا کام پورا کر چکے اب اُنکی فضول باتین کیا کام آئینگی) **ف** ! یہ قول کفار کا تمسخر سے
تھا نہ حقیقۃً اسلئے کہ اللہ تعالےٰ کو فاعل حقیقی جاننا اور خالق خیر و شر قرار دینا یہ سوا ے
موحد مومن دوسرے کو کب سوجھتا ہے **مسئلہ** گو تمام اہل حق کا اعتقاد یہی ہی کہ خالق اشیا
وہادی ومضل اللہ ہی ہی بے اُسکی مشیت کے کچھ نہین ہوتا لیکن یہ تقریر عذر یا جواب مین پیش
کرنا سوے ادبی وگناہ عظیم ہے جیساکہ شیطان ملعون ہو حضرت واحد قہار شاہنشاہ جبار کا
یہی داب ہی کہ اعتقاد یون رکھین اور زبان سے اپنی عجز و قصور کا اقرار کرتے رہین۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم
اور بیشک بھیجا ہمنے ہر اُمت مین پیغمبر یہ کہ پوجو اللہ کو اور بچو شیطان سے پس اُنمین سے

مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
وہ ہین کہ رہنمائی کی اللہ نے اور بعض وہ ہین کہ صادق آئی اُنپر گمراہی پس چلو پھرو زمین مین

فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝
اور دیکھو کیا ہوا انجام جھٹلانے والونکا

اور ہمنے ہر گروہ پر پیغمبر بھیجے اسلئے کہ اللہ کی پرستش کرو اور شیطان سے اجتناب و دوری
اختیار کرو پس بعض اُنمین سے وہ ہین جنکو اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی اور بعض وہ ہین جنپر گمراہی
ثابت ہوگئی زمین مین چل پھر کے دیکھو تو جھٹلانے والونکا انجام کیا ہوا (تاکہ تمکو عبرت ہو)

إِن تَحْرِصْ عَلَىٰ هُدَاهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَن يُضِلُّ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝
اگر آپ حریص ہون رہنمائی پر اُنکی پس بیشک اللہ نہین ہدایت کریگا اُسے کہ گمراہ کیا اور نہین واسطے اُنکے کوئی مددگار

اے حبیب کریم اگرچہ آپ حرص و آرزو کرتے ہین کہ اِن ازلی بدبختون کو راہ پر
لائین عذاب الٰہی سے بچائین مگر اللہ اُنکی ہدایت نفرمائیگا اللہ تعالےٰ جسے گمراہ کردیتا ہی
یعنے توفیق و رحمت سے محروم و مایوس کردیتا ہے اُسے ہدایت نہین فرماتا اور کوئی
اُسکا مددگار نہین ہوسکتا **ف** اسمین تسکین تھی اپنے نبی محبوب کی کہ آپ کیون ان بدنصیبوں کے
لئے ملول و مکدر رہین اُنکی ہدایت ممکن ہی نہ نصرت مفید

وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مَن يَمُوتُ ۚ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ
اور قسم کھائی اُنہون نے اللہ کی سخت قسمین اپنی کہ نہ اُٹھائیگا اللہ اُسے کہ مرگیا یہ نہین بلکہ وعدہ اللہ کا

حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلِيَعْلَمَ

حق سے ولیکن اکثر آدمی نہین جانتے تاکہ بیان کر دے اُنکے لیے وہ چیز کہ مختلف ہوئے اُسمین اور تاکہ جانین

مشرکین اللہ کی قسمین کھا کھا کر کہتے ہین

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ

وہ جو کافر ہوئے کہ وہ تھے جھوٹے

اور نہایت تاکید سے اللہ تعالےٰ جسے مار یگا

اُسے ہرگز نہ جلائیگا تردید اً ارشاد ہوا) یون نہین بلکہ وعدہ اللہ کا سچا ہی مگر اکثر آدمی یعنے کفار نہین جانتے اور یہ وعدہ اور مار کر جلانا اسلیئے ہے کہ کفار جن امور مین متردد اور مختلف تھی وہ اُنپر بیان کر دیے جائین انبیا کی خبرین سامنے آئین اور جان لین کہ وہ جھوٹے تھے

اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

نہین ہی کہنا ہمارا کسی چیز کو جب چاہا ہمنے اُسے مگر یہ کہ کہتے ہین ہم اُسکے لیے ہوجا پس ہوجاتی ہے

یعنے مر کر جینے کا تعجب ہے کیا ہم جس شے کو موجود کرنا چاہتے ہین صرف ہمارا یہ کہنا کہ (کن) کافی ہی وہ فوراً موجود ہوجاتی ہے ایسے ہی مار کر جلا لینگے

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ۭ وَلَاَجْرُ

اور جنھون نے ہجرت کی راہ مین اللہ کی بعد اُسکے کہ ظلم کیے گئے البتہ جگہ دینگے ہم اُنکو دنیا مین اچھی اور مزدوری

الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰي رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

آخرت کی بڑی ہی کاشکے وہ جانتے جنھون نے صبر کیا اور رب پہ اپنے بھروسا کرتے ہین

وہ لوگ جنھون نے اللہ کے لیئے ہجرت کی گھر چھوڑے بعد ازانکہ اُنپر کفار کے ہاتھون سے مظالم ہوئے اُنکو البتہ ہم اچھی جگہ دینگے دنیا مین اور جو آخرت کی مزدوری معین فرمائی ہے وہ بہت بڑی ہے کاشکے (ہمارے طالب) اُسے جان لیتے یہ نعمت اُنکے لیے ہی جنھون نے مخالفت نفس یا مصائب کفار واتباع پیغمبر پہ صبر و ثبات کیا اور اپنے تمام کاموں مین اللہ ہی پر بھروسا کرتے ہین کہا گیا یہ آیت عمار و بلال و صہیب وغیرہ ضعفاے صحابہ کی شان مین ہی جنپر بڑے بڑے مظالم ہوے۔ اور قرآن عام ہی ہر مہاجر خالص پر صادق آتا ہی پھر دنیا مین اچھی جگہ دینا۔ فتوحات و غنائم و وقار و رزق حلال وغیرہ ہے جیسا کہ حضرت عمر سے مروی ہے کہ جب آپ کسی مہاجر کو عطیات سے کچھ دیتے اللہ کے احسان اور اُسکے سچے وعدے یاد دلاتے کہ شکر نعمت و سرور ایمان زیادہ ہو فرماتے اللہ تجھے اس مال مین برکت دے یہ وعدہ ہی تیرے رب کا دنیا مین اور ثواب آخرت کا افضل و خیر ہی لطیفہ یہ عجیب دلفریب

ع ۵ ۱۱

لِيُبَيِّنَ لام متعلق ہے فعل محذوف سے یعنے بعث کا وعدہ بیان کیلئے

مضمون کی خلاصہ

ارشاد ہی کاشکے وہ جانتے یعنی کہین یہ ہمارے طالب ہمارے نور جمال ولذت دیدار کو جو جنت مین رکھی گئی ہی
یہان لیتے تو دنیا و دین دونو کو سلام کرتے سوا ہمارے نہ کسیکا خیال نہ بات آتا نہ یہان جیساکہ بعض عشاق صوفیہ سے منقول ہی

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ

اور نہین بھیجا ہمنے پہلے سے تیرے مگر مرد کہ وحی کی ہمنے طرف انکے پس سوال کرو ارباب علم سے

اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۙ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ

اگر ہو تم نہین جانتے دلائل اور کتب

ہمنے آپسے پہلے کوئی پیغمبر نہین بھیجا مگر مرد تھے کہ انپر ہم وحی کرتے تھے تو ویسے ہی آپ بھی پیغمبر
ہین کون امر جدید و عجیب ہی جسپر لوگ تعجب اور وحشت کر رہے ہین) اے مکے والو تم علم والون سے
پوچھو اگر خود نہین جانتے یعنے یہود و نصاریٰ سے جنکے پاس کتب آسمانی موجود ہین پوچھ لو اسلیے
کہ تم قوم جاہل ہو تم مین کوئی کتاب نہین ف بالبینات والزبر خواہ متعلق ہی ارسلنا سے یعنے نہین بھیجا
ہمنے کوئی پیغمبر دلائل اور کتاب کی ساتھ مگر وہ مرد تھا الخ یا متعلق ہی ذکر سے یعنے انسے پوچھو جو بینات
و زبر سے آگاہ ہین یا متعلق ہے لا یعلمون سے یعنے اگر تم دلائل کتب سے آگاہ نہین مسئلہ بعض
روایات و حالات اہل کتاب سے انتخاب کرنا جائز ہی جیساکہ حدیث مین وارد ہوا مسئلہ علما سے سوال درصورت لاعلمی جائز ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

اور اتارا ہمنے طرف تیرے ذکر تاکہ بتائے تو آدمیونکو جو اتارا گیا طرف انکے اور تاکہ وہ فکر کرین

اور ہمنے آپکی طرف ذکر یعنے کتاب نازل کی اسلیے کہ آدمیونکو وہ احکام سکھادین جو انپر اتارے گئے اور وہ سوچین

اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

کیا بیخوف ہین جو مکر کرتے ہین برائیونسے یہ کہ دھنسادے اللہ انپر زمین کو یا آئے انپر

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ

عذاب اسطرح کہ نہ سمجھ سکین یا پکڑے انکو انکے پھرنے مین پھر نہین وہ بھاگ چھوڑ والے

اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰي تَخَوُّفٍ ۭ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

یا پکڑے انکو خوف پر پس بیشک رب تمھارا مہربان رحیم ہی

مکر دانو۔ فریب۔ تدبیر کے لیئے حیلہ گری تقلب واسباب یعنے گناہ کروٹ مراد یہ ہے
کہ تم اپنے کاروبار مین چلتے پھرتے ہو معجز۔ عاجز کرنیوالا یہان مراد یہ ہی کہ تم چھپ سکو اور اللہ تمھارے
عذاب و انتقام سے عاجز ہو ممکن نہین تخوف ڈرانا یعنے بتدریج بلائین آئین کہ تم ڈرتے جاؤ حاصل
جنھون نے گناہونکے لیئے حیلہ بنائے ہین کیا نڈر ہو گئے کہ قارون کی طرح انپر زمین دھنس
جائے یا کوئی عذاب مثل فرعون وغیرہ کے آجائے کہ سمجھ بھی نسکین۔

النصف

یا یہ لوگ کار و بار مین ہون اور ہلاک ہو جائین ان سب صورتون مین یہ لوگ اللہ تعالےٰ سے بھاگ بچین یہ نہین ہوسکتا یا انکو بتدریج ڈراتے جائین اور متنبہ کرین تاکہ شاید سوچین سمجھین بچین اسلیے کہ رب العالمین مہربان و رحیم ہے اور بتدریج ڈرانا بھی کمال ترحم ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَآئِلِ

کیا نہین دیکھا طرف اسکے کہ پیدا کیا اللہ نے اشیا سے کہ ڈھلتے ہین سایے اُسکے داہنے سے اور بائین سے

سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۝

بحالت سجدہ واسطے اللہ کے اور وہ ذلیل ہین

کیا یہ سرکش متکبر نہین دیکھتے جو کچھ اللہ تعالےٰ نے چیزین بنائی ہین اُنکے سایے کبھی داہنے کبھی بائین سجدے مین پڑے ہین اور ذلت و خواری کی حالت مین ہین نکتہ اگر انکا عز و راور سرکشی کی کچھ ہستی ہے تو کیون نہین اپنے سایونکو جو قائم مقام عین واصل ہین اس تذلل و سجود سے باز رکھتے اور جب انکو اسپر قدرت نہین تو لازم ہے کہ سر جھکائین جدھر آفتاب نبوت کا رخ ہو اور جدھر نور ایمان چمکے اُسیکے موافق پھر جائین (تقریر اس مسئلے کی صفحہ ۴۹۳ مین گزر گئی)

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ

اور واسطے اللہ کے سجدہ کرتا ہے جو آسمانون مین ہے اور جو زمین مین ہے جانورون سے اور فرشتے اور وہ

لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

نہین تکبر کرتے ڈرتے ہین رب اپنے سے اوپر سے اپنے اور کرتے ہین جو حکم کیے جاتے ہین

اور اللہ ہی کا سجدہ کرتا ہے جو آسمان و زمین مین ہے چلنے والون سے یعنے تمام حیوانات اور فرشتے سجدہ کرتے ہین اور تکبر نہین کرتے ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے جو اُنکے اوپر ہے یعنے غالب یا رفیع المرتبت یا ایسے فرشتے جو دواب سے فوق ہین اور وہی کرتے ہین جو انکو حکم دیا جاتا ہے حیاتک آسمان فرشتون سے بھرا ہے اور چرچراتا ہے اور آسمان پر اتنی جگہ نہین جہان ایک فرشتہ سربسجود نہ پڑا ہوا ہو مسئلہ فرشتے اللہ کے مطیع و منقاد اور گناہ سے معصوم ہین اسلیے کہ انکے فعل خلاف ہیچ رضائے الٰہی نہین ہوتے مسئلہ اللہ تعالےٰ قبیح کا حکم نہین کرتا ہے مشیت عام ہے حسن و قبیح دونو اس سے متعلق ہین اور رضا و امر خاص ہے افعال حسن کے ساتھ (شرح عقائد)

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝

اور کہا اللہ تعالےٰ نے نہ اختیار کرو معبود دو نہین ہے وہ مگر معبود ایک بس خاص مجھسے ڈرو

ارشاد فرمایا حق سبحانہ نے کہ دو معبود نہ ٹھہراؤ نہین ہے وہ مگر اللہ واحد بس مخصوص

مجھسے مجھی سے ڈرو وہم یہ ارشاد کہ دو معبود نہ ٹھہراؤ اُس صورت کو مانع نہیں کہ جب کوئی شخص ایک ایسے معبود کا قائل ہو جو اللہ تعالےٰ کے سوا ہو ف یہ ایک بڑی دلیل ہی کمال توحید وظہور الوہیت کی کہ آجتک کسیکے دلمین خطرۂ ادعائی توحید بھی نہین آیا اور ممکن ہی نہین اسلئے کہ وہ غیر اگر انہین صفات سے موصوف کیا جائیگا جسکے ہم مسلمان معتقد ہین تو غیریت باطل اور اگر صفات دوسری اسمین فرض کی جائین تو کمال قدرت والوہیت اُسکی باطل —

وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا ۭ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ۝

اور اوسیکے لیے جو ہی آسمانون میں اور جو زمین مین اور اوسیکے لیے ہی دین دائمی کیا غیر اللہ سے ڈروگے

اُسی کی ملک ہی جو آسمان وزمین مین ہی اور دین قوی وحق وباقی ودائم اُسیکے لئے ہی تو کیا اے لوگو اللہ کے سوا کسی اور سے بھی ڈروگے ف آثار توحید یہی ہی کہ سوائے خدا کے کسی اور سے خوف ضرر وامید نفع نرکھے یعنے کسیکو فاعل حقیقی نجانے وسائل وذرائع سمجھے سعدی موحد بود کو نترسد زکس ٭ ہمین ست بنیاد توحید وبس ٭ تقوی اسلئے فرمایا کہ یہ افعال قلب سے ہی اور قلب محل اعتقاد چاہئے کہ مومن کا دل غیر خدا سے پاک رہے ٭ رہے اعضا یہ بمقتضائے بشریت وباعتبار ظاہر ومجاز مجبور ومعفو ہین —

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْـــَٔــرُوْنَ ۝ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ۝ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ ۭ فَتَمَتَّعُوْا ۣ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝

اور جو کچھ ساتھ تمھارے ہی نعمت سے پس جانب اللہ کے ہی پھر جب پہنچ جاتی تمکو سختی تو طرف اسیکے فریاد کرتے ہو پھر جب کھولدی سختی تمسے ناگاہ ایک گروہ تم مین سی اپنے رب سے شرک کرتی ہین تاکہ انکار کرین اُسکا کہ دیا ہمنے انکو پس نفع لو اب جان لوگے

جو نعمتین تمکو نصیب ہون وہ سب اللہ ہی کے فضل وکرم سے ہین (اور تمھاری یہ حالت) کہ جب کوئی سختی اور مصیبت پڑے تو اللہ کے حضور مین درد وزاری سے فریاد کرتے ہو پھر جب اللہ تعالےٰ وہ مصیبت دور کردے تمسے ناگاہ ایک گروہ (یعنے گروہ کفار ومنافق یا فساق) تم مین سے اپنے پروردگار کے ساتھ دوسرونکو شریک گردانتے ہین اسلئے کہ انکار کرین اُسکا کہ جو انکو حق سبحانہ تعالےٰ نے عطا فرمایا) اور دوسرونکی طرف منسوب کرین پھر ارشاد ہوا) کچھ دنون فائدہ اُٹھالو اب معلوم ہوا جاتا ہے کہ اس ناشکری اور شرارت کا کیسا انجام ہی ف آیت شریف ظاہر ہی کہ تمام نعمتین اللہ ہی کیطرف سے ہین اور نص ہی اسمین کہ بعض انسان ناشکرے ہین مسئلہ فاعل اور موثر سوا سے خدا کے دوسرا نہین مسئلہ یہ کہنا کہ زید نے مجھے تکلیف دی اور عمرو سف

مجھے احسان کیا مجاز او عرفا رخصت سے عزیمت نہین۔

وَيَجْعَلُونَ لِمَا لَا يَعْلَمُونَ نَصِيبًا مِّمَّا رَزَقْنَاهُمْ ۗ تَاللَّهِ لَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَفْتَرُونَ ۝

اور ٹھہراتے ہین اُسکا کہ نہین جانتے حصہ اُسمین سے کہ دیا ہمنے اُنکو قسم اللہ کی ضرور پوچھینگے ہم اُس سے کہ تھے تم افترا باندھتے

اُنکے لیئے جنکے مستحق ہونے پر کوئی علم و دلیل حق نہین رکھتے صرف خیال یا رسم و تقلید باطلہ سے بات بنالی ہو اللہ کی دی ہوئی نعمتون مین حصے ٹھہرائے ہین (یہ اشارہ ہے بحیرہ وغیرہ کی طرف جو عرب مین رائج تھا) اللہ تعالے کی قسم ہے کہ ہم ضرور تمسے قیامت مین پوچھینگے اون بہتانون سے جو باندھ لیئے ہین **ف** سوال سے مراد مواخذہ کہ بعد اثبات حجت و اسکات سزاے معقول دیجائے وہم حق سبحانہ تعالے نے اس سوال پر قسم یاد فرمائی ہی پھر یہ امر کہ وعید عذاب مین خلاف جائز ہی صحیح نہ ہادفع ا یہ کہ قسم بمقابلہ شرک ہی اور شرک مین عفو ممتنع ہے ۲ اور شرک نہو تو ہم کہینگے کہ محلوف سوال ہی اور سوال کو عذاب لازم نہین بلکہ عفو بھی ممکن ہی مسئلہ نذر غیر اللہ شرک ہے اور وہ خواہ مالی ہے خواہ بدنی پھر نذر مالی دو طرح پر ہے ۱ حیوانات مین پس ثواب تصدق اور گوشت پوست وغیرہ دوسرونکے لیئے جائز اور ذبح کرنا مخصوص بحضرت جان آفرین ہی ۲ غیر حیوان۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ ۙ وَلَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ۝

اور ٹھہراتے ہین واسطے اللہ کی لڑکیان پاک ہی وہ اور اُنکے لیئے وہ کہ چاہین

اللہ کے لئے یہ احمق لڑکیان قرار دیتے ہین (جیسا کہ مشرکین عرب کہتے تھے کہ ملائکہ اللہ کی بیٹیان ہین وہ پاک و منزہ ہے ایسی آلائشون سے اور بہتانون سے اور اپنے لیئے وہ مانگتے ہین جو جی چاہے پھر اُسکا بیان فرمایا۔

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝

اور جب بشارت دیا جاتا ہی ایک اُنکا ساتھ موؤنث کی ہوجاتے مُنہ اُسکا کالا اور وہ ملول ہو

اور جب کسی مشرک کو لڑکی پیدا ہونے کی مبارکباد دی جائے تو اُسکا مُنہ تاریک ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دلمین غم و غصہ کھاتا ہے **بشری** کسی خوشی یا اولاد ہونے کی خبر کو بشارت و مبارکباد کہتے ہین۔

يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي

چھپا تا ہی قوم سے برائی سے اُس مبارکباد سے آیا روکے اُسے وقت پر یا دبا دیوے اُسے

اَلتُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ۝

مٹی مین آگاہ ہو بُرا ہی جو حکم کرتے ہین

چونکہ عرب مین قاعدہ تھا کہ لڑکی کو نہایت بُرا اور شرمناک جانتے اور بعض سنگدل زندہ درگور کردیتے اور اب بھی لڑکی کا پیدا ہونا اچھا نہین سمجھا جاتا ہے لہذا حضرت جل جلالہ سے ارشاد ہوا کہ ہمارے لیئے تو لڑکیان قرار دین اور اپنی یہ حالت ہے کہ جب خبر سنین کہ لڑکی پیدا ہوئی رنج و ملال سے مُنہ فق ہو جائے چہرے پر تاریکی چھائے اور دلمین گڑھنے لگین اور اس بری بشارت کی وجہ سے قصد کرین کہ اپنے عزیز و اقارب مین یہ خبر شائع نہو اور دلمین کہین آیا اسے ذلت و خواری کی حالت مین رہنے دون یا اُسے مٹی کے تلے دبا دون آگاہ ہو کہ یہ ظالم کیا بُرا حکم کررہے ہین نکتہ اسلیئے حدیث مین وارد ہوا کہ اپنے بھائی کے لیئے وہ پسند کرو جو اپنے لیئے پسند کرو اور قول مشہور ہے (آنچہ بر خود نہ پسندی بدیگرے میسند۔

ع ۱۰ ۱۳

لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

انکے لیئے جو نہین ایمان لاتے آخرت پر مثل بری ہی اور اللہ کی لیئے مثل اعلےٰ ہے اور وہ غالب حکمت والا ہی

یعنے کفار کی بری مثال ہی حمق و بے حیائی ناشکری اخلاق قبیح انجام بد اور اللہ کے لیئے مثال اعلےٰ ہی نزاہت و قدرت وغیرہ پس ایسے ذلیل و مبتذل جسے شرمناک اور بُرا جانین وہ حق سبحانہ تعالےٰ کے کب سزاوار ہوگا۔

وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ یُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

اور اگر پکڑتا اللہ آدمیونکو انکے ظلم سے نہ چھوڑتا زمین پر کوئی رینگنے والا لیکن مہلت دیتا ہی انکو مدت معین تک پھر جب آئی مدت اُنکی نہ دیر کرینگے ایک دم اور نہ جلدی کرینگے

اگر اللہ تعالےٰ آدمیونکو اُنکے ظلم کی سزا مین پکڑتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا مگر اللہ نے اُنکو ایک مدت معین تک مہلت دی سزائے افعال کو موخر کیا پھر جب آگئی مدت معینہ اُنکی دیر نہین کرتے ایکدن اور وقت پر سبقت بھی نہین کرتے النَّاس سے مراد کفار اور اگر مطلق آدمی مراد ہون تب بھی مومن بقرینۂ لفظ ظلم خارج رہینگے ظلم کفر و شرک اور ممکن ہی کہ معاصی کبیرہ و فواحش مراد ہون دابہ چلنے والا حیوان مگر یہان ایک لطیفہ نازک ہے کہ وعید عدم ترک شامل ہے دابہ کو اور کفار کو دابہ یا اُس سے گمراہ تر

فرمایا ہے پس یہ معنی ہوئے کہ کوئی کافرزندہ نہ بچتا۔

وَيَجْعَلُونَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُونَ وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ أَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى لَا جَرَمَ

اور ٹھہراتے ہیں واسطے اللہ کے اسکو کہ خود برا جانتے ہیں اور وصف کرتی ہیں زبانیں انکی جھوٹھ یہ کہ واسطے انکے ہی نیکی ضرورۃ

أَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَأَنَّهُمْ مُفْرَطُونَ ۝

بیشک واسطے انکے ہی آگ اور وہ آگے چلائے گئے ہین

یعنے مشرک اللہ کے لیئے وہ چیزین ٹھہراتی ہین جسے خود ناپسند کرتے ہین (مراد اس سے لڑکیان ہین) اور انکی زبانین وصف کذب یعنے دروغ بیانی کرتی ہین یہ کہ انکو نیکی نصیب ہوگی حق یہ ہے کہ انکے لیئے آگ ہے اور وہ پیش خیمہ اور مقدم ہین دوزخیون کے ۔

تَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلٰى أُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ أَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ

قسم ہی اللہ کی تحقیق بھیجا ہمنے طرف گروہونکے پہلے سے تیرے پس اچھے دکھائے واسطے انکے شیطان نے کام انکے پس وہ وارث انکا ہی

الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

آج اور انکے لیئے عذاب دردناک ہی

بخدا ہمنے آپ سے پہلے گروہون پر پیغمبر بھیجے پھر شیطان نے انکے اعتقاد باطل اور گمان غلط اور افعال قبیح انھین اچھے دکھائے اور وہی شیطان آج یعنے بروز قیامت انکا دوست ہے اور ان سب یعنے شیطان اور شیطان پرستونکے لیئے دردرسان عذاب ہے

وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

اور نہین اتارا ہمنے آپ پر کتاب مگر تاکہ بیان کردین انپر وہ کہ اختلاف کیا اسمین اور ہدایت اور رحمت ہی قوم ایمان والونکے لیئے

اور ہمنے آپ پر کتاب نازل نہین کی مگر اسلیئے کہ کفار جن امور مین اختلاف وتردد کر رہی ہین وہ انپر ظاہر کردیئے (چنانچہ لاکھون ایمان لائے اہل یقین ہوگئے) اور ہدایت ورحمت ہی اُس قوم کے لیئے جو ایمان والے ہین ف قرآن حجت والزام ہے منکرین پر اور ہدایت ورحمت ہی مومنین پر مسئلہ جبکہ غرض نزول کتاب بیان حق واظہار توحید ودفع تردد ہی تو ضرور ہے کہ خفا معتبر نہو اسلیئے کہا فقہانے کہ دارالاسلام مین جہل عذر نہین ۔

قرآن رحمت وہدایت ہے

وَاللّٰهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ فِي ذٰلِكَ

اور اللہ نے اتارا آسمان سے پانی پس زندہ کیا اسکے زمین کو بعد اسکی موت کے بیشک اسمین

لَآيَةً لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ ۝

نشانیان ہین واسطے قوم سننے والے کے

اور اللہ تعالےٰ نے آسمانسے پانی اتارا اور اُس سے زمین مردہ یعنی خشک کو زندہ وسرسبز کیا بیشک اسمین نشانیان ہین انکے لیئے جو بگوش عبرت سنتے ہین کہ ایسے ہی مردے زندہ کیئے جائینگے

وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا

اور بیشک تمھارے لئے چارپایون مین عبرت ہی پلاتے ہین ہم تمکو اُس سے کہ پیٹون مین اُنکے ہی درمیان گوبر اور خون کے دودھ

خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝

خالص سہل گزار پینے والون کے لئے

اور بیشک چارپائے جانورونمین عبرت ہی کہ اللہ تعالے پلاتا ہی اُنکے پیٹون سے گوبر اور خون کے درمیان صاف اور خالص دودہ جو پینے والون کے لئے آسان گزار ہے یعنے جانورونمین دلائل قدرت موجود ہین ایک جانب فرث ہے ایک جانب خون اور درمیان مین دودہ نہ بوے فرث نہ رنگ خون نہایت صاف شفاف خوش مزہ دودہ موجود ہے ابو سعود کہا ابن عباس نے فرث اسفل ہین اور لبن اوسط مین اور خون اعلے مین ہوتا ہے انعام سے مراد جانوران حلال گوشت جنکا دودہ پیا جاتا ہے پس لام عہد ہو مسئلہ آیت دودہ کی حلت پر دال ہو۔

وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّرِزْقًا حَسَنًا

اور پھلون سے کھجور کے اور انگور کے بناتے ہو تم اُس سے سکر اور رزق اچھا بیشک

اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝

اسمین نشانی ہی قوم داناکے لئے

یعنے کھجور اور انگور کی پھلون سے نشے کی چیزین یعنے شراب نکالتے ہو اور رزق اچھا بیشک اسمین قوم دانشمند کے لئے نشانی ہے احمدی یہ ایک آیت ہے چار آیتون سے جو دربارۂ شراب نازل ہوئین اور اس بنا پر منسوخ ہے آیت محرم خمر سے ف اگر سکر بمعنے شراب ونشہ آور ہے تو آیت حرمت خمر سے منسوخ۔ اور اگر سکر بمعنے نبیذ تمر لیا جائے یا سکر رزق حسن کا مقابل قرار پائے جیسے لبن مابین دم و فرث ہے تو بھی نسخ کی ضرورت نہین

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِىْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا

اور وحی کی ربنے تیرے طرف مماکھی کے یہ کہ بنالے تو پہاڑون سے گھر اور درخت اور اُس سے کہ

يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِىْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِىْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا

بلند کرتے ہین پھر کھا تو ہر پھل سے پھر چل راہ اپنے ربکی مطیع ہوکر

وحی دلنت خفیہ بات کہنا۔ بات دلمین ڈالنا۔ اور یہان یہی مراد ہی اور ایسی تو وحی قرآنمین جماد وحیوان وانسان وملک سب کیطرف مذکور ہے مگر وحی اصطلاحی جو انبیا کے ساتھ مخصوص ہی وہ ایک حکم خاص ہے جو حق سبحانہ تعالے کیطرف سے بواسطہ جبرئیل بلغرض

تہذیب نفس و تحسین اخلاق و اصلاح خلق و ہدایت انسان کمال یقین و ظہور کے ساتھ
پیغمبر و پیر نازل ہوتا ہے۔ بیوت جمع بیت یہان مراد چھتا یعرشون عرشہ مقام بلند
و سایہ دار جیسے چھت یا انگور وغیرہ کی بیلین کل سے اکثر مراد ہی نہ یہ کہ کوئی ثمر نہ بچے
جیساکہ بلقیس کی نسبت فرمایا ہمنے اُسے کل شئے دی تھی یعنے وہ چیزین جو سلاطین کو لائق
و ضرور ہون سبل جمع سبیل بمعنے راہ یعنے اتباع حکم و اختیار طریق وحی کردہ ذلل جمع
ذلول بمعنے منقاد و فرمانبردار حاصل ہمنے مکھی کے دلمین ڈالدیا اور اُسے بتادیا کہ پہاڑون
اور درختون اور بلند سایہ دار مقامون سے گھر بنائے پھر ہر قسم کے لطف و خوشبو پھلون کا
عرق چوسے اور پروردگار کے حکم کی راہ اختیار کرے مطیع ہوکر سراج المنیر ایک مکھی
جنمین بڑی ہوتی ہے دوسری مکھیان اُسے بادشاہ سمجھتی ہین جہان وہ جاتا ہے اُسکے ہمرکاب
رہتی ہین جب وہ اپنے چھتے کیطرف مراجعت کرتا ہی اپنی آوازون سے طبل کوچ بجاتی ہین۔ انکی
گھر مسدس چھ کونے کے ہوتے ہین کہ دانشمند صناع بدون پرکار و آلات کے نہ بناسکے بعض کتب
مین انکے اور حالات عجیب و غریب منقول ہین اور کہا گیا کہ جمشید نے انھین سے آئین شاہی و داب
سلطنت کے استنباط کئے۔ بہر حال یہ ضعیف جانور عجیب قدرت الٰہی کا نمونہ ہی

يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ۭ اِنَّ
نکلتا ہے بطون سے اُنکے شربت مختلف رنگ انکے اسمین شفا ہی آدمیونکی بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝
اسمین نشانی ہی اُس قوم کو کہ فکر تے رہین

ان مکھیونکے بطون سے یعنے شہد نکلتے ہین اُنمین شربت رنگارنگ کے آدمیونکے لئے صحت و
شفا ہے اسمین نشانی ہے اُنکے لئے جو فکر کرتے ہین کہ کس صناعت و خوبی سے شہد تیار ہوا
مسلم ابو سعید خدری نے روایت کی کہ ایک شخص حضور مین آیا اور عرض کی کہ میرے بھائیکا
پیٹ چلتا ہے آپنے فرمایا اُسے شہد پلاؤ اُسنے شہد پلایا پھر شکایت کی ارشاد ہوا شہد پلاؤ
پھر آیا اور کہا کہ مرض زائد ہوتا جاتا ہے چوتھی بار آپنے فرمایا صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ
اَخِيْكَ اللہ سچا ہے جسنے شہد کو شفا فرمایا تیرے بھائیکا پیٹ جھوٹھا ہے پھر اُسنے جاکر تعمیل
ارشاد و شہد پلایا اور اُسے شفا ہوئی معالم کہا مجاہد نے کہ فیہ شفاء سے مراد قرآن ہے
اور اولی یہ ہے کہ اس سے مراد شہد ہے ابن کثیر عبداللہ بن مسعود سے مروی ہی کہ فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءَيْنِ الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ شفا کو لازم لو

قرآن کی برکت اور شہد کی تاثیر سے وہم اللہ اور اللہ کا رسول گواہی دے رہا ہے کہ شہد میں شفا ہے مگر نہ طباً ہر مرض میں اسکا مفید ہونا مذکور نہ تجربۃً ثابت **ف** فع قرآنمیں شفا نکرہ ہے عموم پر دلالت نہیں کرتا بس اسکا بنفسہ مفید ہونا یا کثیر النفع ہونا کافی ہے عموم کی حاجت نہیں ہے شفا ہونا اسکا اعتقاداً ثابت ہوا جسکی بنا تسلیم و یقین و ترک تردد و دلیل پر ہے بس اسمین شبہہ نہیں کہ جو مومن بقلب سلیم و اعتقاد راسخ نظر بخبر خدا و رسول اسکا استعمال کرے اور قواعد طب اور چنان و چنین کا لحاظ نرکھے انشاء اللہ تعالے اُسے ضرر نکریگا اور شفا ہی عطا ہوگی اگر موت مقدر نہو

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ

اور اللہ ہی نے بنایا تمکو پھر وفات دیگا تمکو اور تم میں سے وہ ہے کہ پھیر جاتا ہے طرف بدتر عمر کے تاکہ نہ جانے بعد

عِلْمٍ شَيْـًٔا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ

جاننے کے کچھ بیشک اللہ دانا ہے قادر ہے

اللہ ہی نے تمکو بنایا پھر مٹا دیگا اور تم میں سے بعض بیکار عمر تک پھرتے ہین (یعنے شیخ فانی و پیر خرف ایسے بڈھے کہ بیقوت و بے حواس ہون) تاکہ نہ جانین بعد علم کے کچھ بھی بیشک اللہ دانا قادر ہے **ف** مکھی اور پیر ضعیف کی مثال مین اللہ کی قدرت ہے ایسا حیوان حقیر یہ صناعتین دکھائے اور انسان شریف و دانا ایسا نادان بنجائے

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰي بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَاۗدِّيْ رِزْقِهِمْ

اور اللہ نے فضیلت دی بعض کو تمہارے بعض پر رزق میں پس نہیں جو فضل کیے گئے پھیرنیوالے روزی اپنی

عَلٰي مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَاۗءٌ ۭ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ

اُنپر کہ مالک ہوئے داہنے ہاتھ انکے پس وہ اسمین برابر ہین کیا اللہ کی نعمت کے ساتھ انکار کرتے ہو

اور اللہ تعالے نے بعض کو بعض پر رزق مین فضل دیا ایک کم رزق دوسرے کو فراخ دست کیا تو وہ جسے رزق عطا ہوا ہے وہ اپنا مال اپنے غلامون پر نہین پھیرتے کہ یہ غلام بھی اس مال مین برابر و ہمسر ہو جائین کیا اللہ کی نعمت سے انکار کروگے یعنے جب مالدار آدمی اپنی مال دیکر غلامونکو اپنا ہمسر بنانا پسند نہین کرتے تو اللہ تعالے اپنی بنائی ہوئی مخلوق کو اپنی قدرت اور الوہیت کا کوئی حصہ دیکر اُنھین اپنا شریک کیون بنانے لگا چونکہ دوسری آیتون مین صاف طور پر مذکور ہوا کہ خالق کل و مالک کل اور رازق کل اللہ ہی کو کافر بھی جانتے ہین تو اصنام و اہیہ بھی اللہ ہی کے بنائے ہین پھر انھین شریک ٹھہرانا کیونکر صحیح ہے لہذا فرمایا کیا وہ نعمت جو تمکو اللہ نے دی ہے اُس سے انکار کروگے یعنے تم ان پتھرون کی

ع ۹ ۵/۱۵

منزل ۴

مخلوقیت میں ہمسر بلکہ اُنسے عقل میں شریف ہوکر اُنکے بندے بنوگے اور شرف خداداد کو خاک میں ملاؤگے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ معبود کا واحد ولاشریک ہونا بندونکے حق میں نعمت عظمیٰ ہے ورنہ صدہا کی غلامی کرنا پڑتے اور ہر طرف کی اینچا کھینچی میں دھری جاتے تو مشرک اس نعمت سے منکر میں

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ

اور اللہ نے بنائی واسطے تمہارے جانونسے تمہاری جوڑے اور بنائے واسطے تمہارے جوڑوں سے تمہارے بیٹے

وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ

اور پوتے اور روزی دی تمکو پاک چیزوں سے کیا ساتھ باطل کے ایمان لاوینگے اور نعمت سے اللہ کی وہ کفر کرینگے

اور اللہ تعالےٰ نے تمہارے لیئے تمہارے جنس سے جوڑے بنائے اور اُن جوڑوں سے بیٹے اور پوتے عطا کئے اور پاک یا مزہ چیزوں سے روزی دی تو کیا وہ باطل یعنے شیطان واصنام پر ایمان لاتے ہیں اور نعمت سے اللہ کی ناشکری کرینگے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَيْــــًٔا

اور پوجتے ہیں غیر کو اللہ کے ایسے کہ نہیں مالک انکے لیئے رزق کا آسمانوں سے اور زمین سے کچھ

وَّلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۚ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اور نہ قوت رکھتے ہیں پس نہ مارو واسطے اللہ کی مثالیں بیشک اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتے

اور پوجتے ہیں غیر خدا کو جو نہیں مالک انکے رزق کا آسمانسے اور زمین سے اور نہ قوت رکھتے ہیں پس نہ مارو اللہ کے لیئے مثالیں اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتے ف ملک اعلیٰ واقوی ہی استطاعت سی پس دو نو سونکی نفی فرماکر معبود باطلہ کو مجبور محض قرار دیا۔ آسمان سے رزق تاثیرات علوی اور باران رحمت۔ زمین کا رزق قوت روئیدگی وغلہ وغیرہ۔ مثال ممنوعہ سے مراد وہ اوصاف و احوال ہیں جو مشرک حضرت الوہیت کیطرف منسوب کرتے تھے مسئلہ امر دین خصوص صفات حضرت رب العالمین میں بدون علم اٹکل پچو باتیں بنانا خیر ہوں یا شر ممنوع ہیں ربط کہا مفسرین نے کہ اول حق سبحانہ تعالےٰ نے غلط مثالوں سے روک کر خود دو مثالیں مناسب حال ذکر کیں

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰي شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا

ماری اللہ نے مثال غلام مملوک کی کہ نہیں قادر کسی چیز پر اور اُسکے کہ دیا ہمنے اُسکو رزق حسن

فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ۭ هَلْ يَسْتَوٗنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

پس وہ خرچ کرتا ہی اس سے چھپے اور کھلے کیا برابر ہوجاوینگے سب تعریف اللہ کو ہی بلکہ اکثر اُنکے نہیں جانتے

ملک کی نفی الا ملک سے اور استطاعت کی نفی الا استطاعت سے ظاہر ہی ع جیسا کہ خبر فرما یا لا تضربوا ع بہتر ہے جیسا کہ منع سر یک ٹھیک نہیں بنایا گیا

مثال بیان کی اللہ نے عبد مملوک کہ جو کسی شئے پر قدرت نہین رکھتا اور وہ شخص جسے اللہ تعالی نے اپنے فضل سے رزق حسن عطا کیا ہو اور اسمین سے چھپے کھلے یعنے ہر حال اور ہر وقت مین صرف کرتا ہو کیا یہ دونو برابر ہوجائینگے۔ یعنے جب اسمین عبد مملوک مجبور اور تونگر سخی کو مساوی نہین جانتے جنمین صرف اعتباری اور عارضی فرق ہے باعتبار اصل و خلقت دونو ایک ہین تو حضرت الوہیت کو کیون اصنام سے برابر کرتے ہو اور کہا گیا کہ عبد مجبور سے مراد کافر اور تونگر سخی سے مراد مومن ہے یہ کسی طرح مساوی نہین ہوسکتے پھر فرمایا تمام حمد و ثنا کا استحقاق اللہ ہی کے لئے ہے جو کسی طرح ان فرضی معبودون کا شریک و ہمسر نہین یا جسنے اپنے فرمانبردارونکو منکرین پر فضل ظاہر عنایت فرمایا کچھ نہین بلکہ اکثر آدمی نادان ہین کفر کی چربی چھائی ہے بے اصل بات دماغ مین سمائی ہے نہ عقل و فہم ہے نہ گوش و بینائی مسئلہ غلام کسی تصرف مالی پر قادر نہین ہوتا مسئلہ عبد باذن مالک معاملات داد و ستد کر سکتا ہے

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ ۙ

اور بیان کی اللہ نے مثال دو مرد ہین ایک انکا گونگا ہے نہین قادر کسی شئے پر اور وہ بوجھ ہے اپنے مولا پر

اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ ۭ هَلْ يَسْتَوِيْ هُوَ ۙ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ ۙ

جہان بھیجتا ہے اسے نہین لاتا اچھائی کیا برابر ہے وہ اور وہ کہ حکم کرتا ہے عدل سے

وَهُوَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝

اور وہ راہ راست پر ہے

اور دو مردونکی مثال اللہ نے بیان فرمائی ایک گونگا اور مجبور محض ہے اپنے مالک پر ناگوار اور بھاری ہے جہان اسے مولا بھیجتا ہے کام نہین کر لاتا تو کیا یہ برابر ہے اسکے جو عدل کا حکم کرتا ہے اور سیدھی راہ پر چلتا ہے اول سے مراد عبد مطیع ہے دوسرے سے مراد عاصی **ف** پہلے مرد مین چار عیب بیان فرمائے ۱ گونگا ہونا ۲ مجبور و نالائق ہونا ۳ مالک پر دوبھر ہونا یعنے نکما ہونا ۴ کوئی کام اچھا نکر سکنا اسکے مقابل دو وہ وصف ذکر کیے جو ان عیوب کو مٹا کر متعدد فضائل ثابت کرین اسلیئے کہ امر کرنیوالا گونگا اور مجبور نہوگا اور عادل نکسیکا حق تلف کریگا نکسی پر گران ہوگا جو راہ راست پر ہوگا اسے ناکامی کیا تعلق

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ

اور واسطے اللہ کے ہے غیب آسمانونکا اور زمین کا اور نہین امر قیامت کا مگر مثل پلک مارنے کے یا وہ

اَقْرَبُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

قریب تر زیادہ تحقیق اللہ اوپر ہر شے کے قادر ہے

کے قادر نہ اس تقدیر پر کہ لا یقدر بیان واقعی ذاتی کے وہ ممکن ہے کہ قید بعض عبد کی بھی اور

بعض اہل علم متعلق ہوں سب علم عام ہوگا لیکن غیر دیگا جو بعضی اختیار سی پا ۱۳ ع ۳ ماذون اگر مثل عبد جو نہ بنتا ط صادق ۱۳

غیب اللہ یعنے اسرار مخفیہ آسمانو اور زمین کے اللہ کی مخلوق ومملوک ومعلوم ہین بعض دوسرونکو بتائی بعض مخلوق سے چھپائی اور قیامت کا معاملہ ایسا ہے جیسے پلک مارنا بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب اللہ تعالے ہر شئے پر قادر ہے۔

وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ

اور اللہ نے نکالا تمکو شکمون سے تمھاری ماؤنکے نہ جانتے تھے کچھ اور بنائے

لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

واسطے تمھارے کان اور آنکھین اور دل تاکہ تم شکرگزار ہو

اللہ تعالے نے تمھاری ماؤنکے پیٹون سے تمکو پیدا کیا ایسے حال مین کہ تم کچھ نہ جانتے تھے پھر تمکو کان آنکھ دل عطا فرمایا تاکہ تم شکرگزار ہو **ف** یہ بیان ہے احسانات عظمیٰ وعطیات کبریٰ کا کہ تم کچھ نہ تھے اور سب کچھ کر دیا **ف** کان آنکھ کا ذکر اسلئے فرمایا کہ حواس خمسہ ظاہر انھین کے تابع ہین جب کچھ نہ سنے اور نہ دیکھے تو علم ومعرفت پیدا ہی نہو گی قوت لامسہ وشامہ وذائقہ عبث ہو جائیگی اور دل اسلئے فرمایا کہ حواس باطنی اور ظاہری سب کے سب اسیکے تابع ہین اس لیئے کہ بدون عقل وفہم تمام قوتین فضول ہین۔

أَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ۗ إِنَّ

کیا نہین دیکھا طرف چڑیاکے کہ مسخر ہین وسط زمین ہین آسمان مین نہین روک رکھا انکو مگر اللہ نے بیشک

فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

اسمین نشانیان ہین واسطے قوم مومن کے

جو وہ ہوا ومکان خالی جو زمین سے اوپر اور آسمانکے تلے ہے یعنی کیا چڑیونکو نہین دیکھا جو جو آسمان مین خود بخود مسخر ہین درمیانمین انھین کسیئے نہین روکا ہے مگر اللہ نے اسمین ایمان والونکے لیئے نشانیان ہین

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا

اور اللہ نے بنائی تمھارے لیے گھرون سے تمھارے جاے سکون اور بنائی تمھارے لیئے کھالون سے چارپایونکے خیمے

تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ ۙ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝

کہ سبک پاتے ہو تم اسے دن اپنے سفر کے اور اپنی اقامت کے دن اور صوف سے انکے اور دبرسے انکے اور بالون سے انکے اسباب ورفائدے ہین ایک

اللہ نے تمھارے گھرون کو تمھارے لیئے جاے سکون وآرام بنایا اور جانورونکے چمڑون سے تمھارے گھر یعنے خیمے بنائے جو ہلکے سمجھکر سفر مین ہمراہ رکھتے ہو اور اقامت یعنے محل نزول یا وطن مین بھی انسے فائدے اٹھاتے ہو اور بکریونکے صوف اونٹونکی دبر جانورون کے

بالون سے اسباب بناتے ہو اور فائدے اٹھاتے ہو جیسے کملی۔ دوشالے۔ اور مختلف پشمی کپڑے
رسیان وغیرہ یہ سب ایک وقت تک ہین ف آیت سے چرمی اور ریشمی لباس اور خیمون اور
خیاطت و نوربافی وغیرہ کا ثبوت اور اسکی تجارت اور اس سے انتفاع کا جواز ظاہر ہے

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ
اور اللہ نے بنائی واسطے تمہارے اس چیز سے کہ بنایا سایہ اور بنایا واسطے تمہارے پہاڑون سے گھر اور بنائے تمہارے لیے کرتے
تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ
بچائین تمکو گرمی سے اور کرتے کہ بچائین تمکو لڑائی مین تمہارے ایسے ہی پوری کرتا ہے نعمتین اپنی تمپر تاکہ تم مطیع ہو

اور اللہ نے تمہارے لیے اپنی بنائی ہوئی چیزون سے سائے بنائے جیسے درخت وغیرہ اور
پہاڑون سے پوشش یعنے ایسے گوشے اور مقام بنائے جہان تم تخلیہ مین رہ سکو اور سرابیل
یعنے کرتے یا مثل اسکے جو پہنے جائین بنائے جو تمکو گرمی سے بچائین اور لڑائی مین بچائین یعنے
زرہ و خفتان وغیرہ اسیطرح اللہ تعالے اپنی نعمت تمپر پوری کرتا ہے کہ تم مطیع و مسلم
ہو جاؤ ف زرہ و جوشن و خفتان اور کرتا اور جو مثل اسکے ہون انکا پہننا ثابت ہوا لباس بھی ایک نعمت ہے

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا
پھر اگر روگردانی کرین تو نہین آپ پر مگر پیغام رسانی ظاہر پہچانتے ہین نعمت اللہ کی پھر انکار کرتے ہین اس سے
وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝
اور اکثر انکے کافر ہین

اے نبی کریم اگر ان دلائل پر بھی روگردانی کرین تو آپکے ذمے صرف پیغام رسانی
ہے یہ لوگ اللہ کی نعمتین پہچانتے ہین اوسپر انکار کرتے ہین اور اکثر منکر و کافر ہین

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ
اور جسدن اٹھائینگے ہم ہر گروہ سے گواہ پھر نہ اذن دیا جائیگا انکو جو کافر ہوے اور نہ وہ عذر قبول کیے جائینگے
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝
اور جب دیکھینگے وہ جنھون نے ظلم کیا عذاب کو پس نہ تخفیف کیجائیگی انسے اور نہ وہ مہلت دیے جائینگے

اور جسدن ہم اٹھائینگے ہر گروہ سے ایک گواہ یعنے انکا پیغمبر انکا شاہد مقرر ہوگا پھر انکو نہ اجازت
دیجائیگی عذر خواہی کی اور نہ انکو موقع دیا جائیگا کہ اللہ تعالے کے راضی کرنے مین سعی کرین
اور جب ظالم عذاب الٰہی آنکھ سے دیکھ لینگے پھر انسے تخفیف عذاب نہوگی (چاہے جسقدر روئین
پیٹین چلائین اور نہ انکو عذر خواہی و تدبیر کے لیے مہلت دیجائے گی

وَاِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ
اور جب دیکھینگے وہ جنہون نے شرک کیا اپنے شرکا کو کہینگے اے رب ہمارے یہ شرکا ہین وہ کہ
كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ
تھے پکارتے ہم سوا تیرے پھر ڈالے طرف اُنکے قول بیشک تم جھوٹے ہو

یعنے مشرکین میدان حشر مین جب اُن باطل معبودونکو دیکھینگے کہینگے اے رب یہ وہ شریک ہمارے ہین جنکو ہم پکارتے تھے سواے تیرے پھر یہ معبود باطلہ ان کیطرف مخاطب ہوکر کہینگے اے مشرکو تم جھوٹے ہو تم کو کسنے مجبور کیا تھا کہ اللہ تعالے کو چھوڑ کر ہماری پرستش کرو

وَاَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ یَوْمَئِذِ ِالسَّلَمَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ
اور ڈالی طرف اللہ کے اُسدن صلح اور کھو گیا اُن سے وہ کہ تھے افترا کرتے جو
كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا یُفْسِدُوْنَ ۝
کافر ہوے اور روکا راہ سے اللہ کی زیادہ کیا ہمنے انکو عذاب عذاب پر بسبب اُسکے کہ تھے فساد کرتے

اب کفار مجبور و مضطر اللہ کیطرف صلح یعنے اظہار اطاعت کرنے لگے اور جو باتین دنیا مین بنایا کرتے تھے وہ بھول گئین وہ جنہون نے کفر کیا اور دوسرونکو اللہ کی راہ سے روکا انپر عذاب پر عذاب زیادہ کیا جائیگا ایک عذاب اپنے کفر کا دوسرا انکے اغوا کا یہ بدلا ہے انکے فساد و کفر و بغاوت کا

وَیَوْمَ نَبْعَثُ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِیْدًا عَلَیْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
اور جسدن اُٹھائینگے ہم ہر گروہ مین ایک گواہ اُنپر اور اُنکی جانون سے
وَجِئْنَا بِكَ شَهِیْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ
اور لائینگے ہم آپ کو گواہ ان پر درانحالیکہ اتاری ہمنے آپ پر کتاب بیان کرنیوالی

شَیْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ ۝
شئے کی اور ہدایت اور رحمت اور بشارت واسطے مسلمانونکے

ع ۱۲

اور جسدن ہم ہر اُمت مین ایک گواہ اُنپر یعنے پیغمبر مقرر کرینگے اور اُنکی جانون سے بھی گواہ معین کرینگے یعنے اُنکے اعضا یا اس اُمت کے مومنین و صلحا اور لائینگے ہم آپ کو اُن سب پر گواہ آپ تمام اُمتونکے گواہ بنینگے اور آپکی گواہی اس حالت مین ہے کہ ہمنے آپ پر کتاب یعنے قرآن نازل کیا جسمین ہر امر کا بیان شافی موجود ہے اور ہدایت و رحمت ہے اہل اسلام کے لیے

اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَیَنْهٰى
بیشک اللہ حکم کرتا ہے تمکو عدل کا اور احسان کا اور دینے کا قرابت والونکو اور منع کرتا ہے

عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

بے حیائی سے اور نامعقول سے اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تمکو تاکہ تم نصیحت پکڑو

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ عدل و احسان و صلہ رحم کرو اور بے حیائی و گناہ اور سرکشی سے بچو اللہ نصیحت فرماتا ہے کہ تم سوچو سمجھو عدل (لغۃً) برابری (شرعاً) حکم سے سرمو ادھر ادھر نہونا۔ طریق متوسط یا قدر واجب احسان (لغۃً) نیکی کرنا۔ شرعاً اللہ کو حاضر ناظر جانکر عبادت کرنا نوافل و مستحبات پر مداومت یا دوسریکو اپنے نفس پر ترجیح دینا احسان اور مساوی جاننا عدل ہے ایتا صلہ رحم فحش بیحیائی کلمات شرمناک۔ زنا اور وہ گناہ جو شرعاً ممنوع اور عقلاً معیوب ہوں منکر جو اسلام مین نہ جانا جائے شرع اسکی اجازت نہ دے منع فرمائے پس فحش عام ہے اور منکر خاص یعنے سرکشی۔ امام عادل سے مخالفت۔ شرک فسق و فجور علانیہ زنا پس تین امر کا حکم فرمایا اور یہ تینوں واجب ہین اور تہذیب اخلاق و تکمیل النفس و نجات کی موقوف علیہ۔ اور تین باتون سے روکا یہ حرام ہین اور موجب ہلاک و ذلت عقلی و نقلی کبیر کہا ابن عباس نے کہ کہا عثمان بن مظعونؓ نے مین آنحضرتؐ کے لحاظ سے مسلمان ہوا تھا دلمین اسلام کی وقعت نہ تھی ایک دن حضور مجھسے باتین کر رہے تھے ناگاہ آسمان کیطرف متوجہ ہوے اور آنکھین اسیطرف لگ گئین پھر داہنے جانب التفات فرمایا پھر آسمان کیطرف دیکھکر داہنی طرف نظر ڈالی مینے وجہ پوچھی فرمایا جبرئیل آئے اور یہ آیت لائے اسوقت سے میرا دل ایمان پر قائم ہوگیا پھر مینے ابو طالب سے بیان کیا انھون نے کہا اے گروہ قریش اپنے بھائی کے بیٹے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ وہ سچے ہون یا جھوٹے مگر تعلیم مکارم اخلاق اعلےٰ درجے کے فرماتے ہین۔ کہا ابن مسعودؓ نے زیادہ تر خیر و شر کی جمع کرنیوالی یہ آیت ہے کہا قتادہ نے کوئی ایسا اچھا کام نکیا جاتا تھا جسکا اسمین حکم نہین اور کوئی برا کام نہ تھا جسکی ممانعت نہین کہا حضرت علیؓ نے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ قبائل عرب کو وعظ فرمائین تو ہم اور ابو بکر ہمرکاب حضور چلے ایک باوقار مجلس پر پہنچے ابو بکرؓ نے کہا آپ لوگ کس قبیلے کے ہین وہ بولے قبیلہ شیبان بن ثعلبہ سے حضور نے فرمایا اسلام لاؤ اللہ کے نبی کی مدد کرو اور قریش نے اسے جھٹلایا مقرون بولا آپ ہمین بلاتے یعنے کیا فرماتے ہین فرمایئے تو آپنے یہ آیت پڑھی۔ مقرون نے کہا واللہ آپ نے اچھے اخلاق تعلیم فرمائے مفتری ہے جو آپ کو جھٹلائے۔

لہ ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک (رواہ البخاری) [illegible]

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا

اور پورا کرو عہد اللہ کا جب عہد کرو تم اور نہ توڑو قسمیں بعد انکے مضبوط کرنیکے

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝

حالانکہ بنایا تمنے اللہ کو اوپر اپنے ضامن بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو

اور اللہ کے عہد پورے کرو جب عہد کر چکو اور قسموں کو مستحکم کرنے کے بعد نہ توڑو حالانکہ تمنے اللہ کو اپنے قول کی سچائی پر ضامن بنایا ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو عہد سے مراد ایمان یا وہ معاہدے جو صحابہ نے بوقت اسلام و بیعت حضور سے کیئے یا عہد روز ازل مسئلہ وہ تمام تعلقات جو محض بوضع شرعی قرار پائین اور ہمارے معاملات کو اسمین دخل نہو اس عہد مین داخل ہین پس بیعت امام عادل بیعت شیخ۔ نذر۔ عقد نکاح تعلیق طلاق وعتاق وغیرہ واجب الوفا ہین اور انمین نقض ونقص حرام ایمان جمع یمین بمعنے قسم توکید خواہ بیان واقعی ہو اسلیئے کہ قسم بے تاکید ہوتی ہی نہین یا یہ کہ مطلق قسم واجب الوفا نہین بلکہ تاکید شرعی ہو یعنے حق سبحانہ تعالے کی قسم کھائے کسی اور کی نہو یا یہ کہ جس امر پر قسم کھائی وہ موافقت شرعی سے موکد ہو ایک تو شرع حکم دیتی ہو دوسرے قسم سے موکد کیے پس غیر خدا کی قسم اور ایسی بات پر قسم جسکی اجازت شرع مین نہین نہ موکد ہے نہ واجب الوفا پس یہ اعتراض اٹھ گیا کہ یہ آیت دوسری آیت اور حدیث صحیح سے متعارض ہے اسلیئے کہ اسمین قسم پورا ہی کرنیکا حکم ہے اور پارہ مین فرمایا کہ درصورت نقض کفارہ اور حدیث مین وارد ہوا مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ جو قسم کھائے اور غیر کو (جسکے ترک یا اختیار پر قسم کھائی) اُس سے بہتر پائی تو اُس غیر خیر کو کرے اور قسم کا کفارہ دے اسمین قسم توڑنے کو حکم دیا) اور وجہ اُسکی یہ ہے کہ جب غیر محلوف خیر نہو تو نہ موکد ہے نہ واجب الادا لیکن کفارہ بتعظیم نام پاک الٰہی واجب ہوگا تاکہ اٰئندہ ایسی بات نکرے اور اگر جسکی قسم کھائین وہ غیر خدا ہو تو کچھ نہ دا بجاے اللہ قسم کھانیوالا عاصی ہو کر سزا پائے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا

ورنہ ہو جاؤ مثل اُسکے جسنے کہ توڑا سوت اپنا بعد مضبوطی کے بل کھولکر بناتے ہو قسمین اپنی کارسازی

بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ

آپسمین یہ کہ ہو ایک گروہ وہی زیادہ دوسرے گروہ سے نہین ہے مگر آزماتا ہے تمکو اللہ ساتھ اسکے اور تاکہ ظاہر کرے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝

واسطے تمہارے دن قیامت کے وہ کہ تھے اُسمین اختلاف کرتے

انکاث بل کھولنا ریزہ ریزہ کرنا دخل فریب ۔ مغالطہ ۔ حیلہ ۔ دغا ۔ جسکی وجہ سے دلمین جگہ نظر مین اعتبار ہو حق سبحانہ تعالیٰ نے قسم توڑنے والونکے لیئے غیرت دلانے والی مثال ذکر فرمائی یعنے قسم توڑکر مثل اُس چرخہ زن عورت کے نہو جائے جسنے اپنا سوت بٹکر کھولڈالا اور توڑا تم اپنی قسمونکو حیلہ کارسازی بناتے ہو یہ اسلیئے کہ گروہ بڑا ہو دوسرے گروہ سے بعض عرب ایک قوم سے حلف وعہد کرتے جب دوسرے کی جمعیت وقوت زیادہ پاتی اُس سے مل جاتی تو یہ ممانعت نازل ہوئی) اللہ تعالیٰ تمکو آزماتا ہی اِس قسم یا دوسرے جانب کی قوت وخوشنمائی سے اور اسلیئے کہ قیامت مین بیان کردے وہ باتین جنکی حقیقت مین تمکو شک وتردد تھا اور بحسب اعمال جزا دے مسئلہ عہد کے بعد اگر نقض آسان ومفید بھی نظر آئین تو وفا لازم ہی بخلاف قسم کے کہ اُسمین اللہ کا حق ہی اُسے کسیکے ضرر کی حاجت نہین صرف تعظیم نام پاک وادب حضرت کیلیئے کفارہ لازم کردیا ف عورت سے بدعہد کو اسلیئے تشبیہ دمی کہ پستی ہمت کے اعتبار مین وہ عورتونکا ہمسر ہے

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَٰكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي

اور اگر چاہتا اللہ البتہ بناتا تمکو گروہ واحد لیکن بہکاتا ہی جسے چاہے اور راہ دکھاتا ہی

مَنْ يَشَاءُ ۚ وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝

جسے چاہے اور البتہ پوچھے جاؤگے اُس سے کہ تھے کرتے

اگر اللہ چاہتا تو تم سبکو ایک گروہ بناتا یعنے سبکو دین حق وراہ مستقیم بتاتا مگر اللہ جسے چاہے بہکائی جسے چاہے راہ راست دکھائی اور البتہ تم سب اُن کامون سے جو کررہی ہو پوچھے جاؤگے مہمل نہ چھوڑے جاؤگے

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا

اور نہ بناؤ قسمین اپنی حیلہ آپسمین تو ڈگمگے قدم بعد اُسکے جمنے کے اور تم چکھو

السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

بُرائی بسبب اُسکے کہ روکا تمنے راہ سے اللہ کی اور واسطے تمہارے عذاب بڑا ہے

اور اپنی قسمین حیلہ وفریب نہ بناؤ کہ پہلے پاؤن جمنے کے بعد اور چکھو برائی اسلیئے کہ روکا تمنے راہ سے اللہ کی اور تمپر عذاب بڑا ہو فتزل الخ چونکہ اسلام مین کمال اطاعت وتعظیم نام پاک الٰہی ہے اور قسم توڑنے مین کمال بے پروائی و توہین لہذا فرمایا کہ بعد ثبوت یعنے ایمان ایسا نہو قدم ڈگمگائی صدد جب کفار مومنین کو ایسا بے ادب بیباک دیکھینگے کہ ہمکو نصیحت اور خود فضیحت

تو انھین اسلام کی رغبت نہوگی بلکہ نفرت ہوجائیگی تو گویا تمنے اُنکو اسلام سے روک دیا۔

وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

اور نہ خریدو عہد سے اللہ کے مول تھوڑا نہین پاس اللہ کی مگروہی کہ خیر واسطے تمھارے اگر ہو تم جانتے

یعنے جھوٹی قسمین کھاکر بدعہدی کر کے تھوڑا فائدہ دنیا کا جو فانی ہے نہ خریدو جو اللہ کے پاس ہے وہ خیر ہے اگر تم جانتے ہو یعنے عقل و شعور ہے یا اُس نعمت فانی کی قدر ہے

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جو پاس تمھارے ہے تمام ہوجائیگا اور جو پاس اللہ کے ہے باقی ہے اور البتہ ہم دینگے اُنکو کہ صبر کیا عوض اُنکا بہتر اُس سے کہ تھے کرتے

جو کچھ تمھارے پاس ہے تمام و فنا ہوجائیگا جب تم نہ رہے تو تمھارے افعال و صفات کچھ نہ رہینگے

اور جو اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ رہنے والا ہے اور ہم صبر کرنے والونکو اُنکی مزدوری اُنکے کامون سے اچھی عنایت فرمائینگے عندکم امور مباح چیز نہ ثواب ہے نہ گناہ عند اللہ وہ امور جنکی نسبت کوئی حکم شرعی ہو پس ممنوع باقی ہے باعتبار عذاب کے اور نیکی باقی ہے باعتبار ثواب کے اور مباح فانی ہے اسلیئے کہ کچھ اُسکا عوض نہین اور آیت مین مراد (عندکم) سے دنیا اور اُس کے لذائذ اور (عند اللہ) سے مراد ثواب و نعمائے جنت

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ

جسنے کی نیکی مرد سے یا عورت سے اور وہ تھا مومن تو جلائینگے ہم اُسے

حَيَاةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جلانا اچھا اور دینگے ہم اُسے بدلا اُسکا اچھا اُس سے کہ تھے کرتے

جسنے اچھے کام کیئے مرد ہو یا عورت اور وہ ہو ایمان والا پس البتہ ہم اُسے جلائینگے اچھا جینا اور دینگے بدلا اُنکا اچھا اُس سے کہ تھے کرتے ف ۱ اسمین تصریح و کمال التفات ہے عورتونکو ضمنا نہین صراحۃً ذکر فرمایا تاکہ معلوم ہو عطائے ثواب مین عورتین مردونکی تابع ہین ۲ قید ایمان بتاتی ہے کہ یہ وعدہ مخصوص بمومنین ہے اور یہ کہ بے ایمان کے کوئی عمل معتبر نہین حیوۃ اگر دنیا کی زندگی مراد ہو تو طیب سے تقویٰ و طہارت مراد ہے یعنے وہ زندگی جس سے سوائے خیر کے اور کچھ حاصل نہو اور اگر حیات اخروی مراد ہے تو طیب سے لذات جنت دوام و رضائے الٰہی مراد ہے اور ممکن ہے کہ حیات دنیاوی ہی مراد ہو اسلیئے کہ

طیب بمعنے نبت (اگانے والی) کے آیا آیہ تیمم مین ملاحظہ ہو اور ایسی زندگی جو ثواب کو بڑھا سکے یہی حیات دنیا ہے اخروی حیات راحت وحصول ثواب کے لیئے ہی ثواب بڑھنے کے لیئے نہین احسن یعنے ایک نیکی کا ثواب دس یا اُس سے زیادہ ۔ یا یہ کہ چھوڑین لذت فانی اور پائین راحت باقی کرین فعل آنی اور پائین اثر جاودانی ۔

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پھر جب پڑھے تو قرآن پناہ مانگ اللہ سے شیطان مردود سے

جب قرآن کی تلاوت کرو تو شیطان مردود کی شر سے پناہ مانگو اللہ تعالے کو ناصر و محافظ قرار دو تاکہ اُسکے شر و وسواس سے بچو بحث جمہور قائل ہین کہ استعاذہ واجب نہین حالانکہ رعایت صیغۂ امر وجوب کو چاہتی ہے جواب استعاذہ عبادت مقصودہ نہین بلکہ فراغ خاطر وصحت عبادت ودفع موانع کے لئے مشروع ہے پس شائبہ نفع عبد سے خالی نہین اور یہ مقدار قرینۂ استحباب کے لیئے کافی ہے بحث قرأت مین لفظ استعاذہ افضل ہے عیاذہ سے اسلئے کہ استعاذہ مخصوص قرأت مین وارد ہوا اور اعاذہ دوسرے امور مین جواب ممکن ہے کہ کہا جاے (عیاذہ) مامور بہ ہے جیسا کہ فرمایا (استعذ) مانگ عیاذہ کو اور عبارۃ النص ہے اسلئے کہ سیاق آیت بطلب اعاذہ ہے اور استیعاذ ظاہر آیت اور لفظ ہے اور عبارت مرجح ہی ظاہر سے اور مامور بہ اولی ہی صرف مناسبت لفظی سے لیکن فقہا کے نزدیک استعاذہ اولی ہے اعاذہ سے (ہدایہ) مسئلہ استعاذہ نماز مین سُنت اور قراءت کے تابع ہی یعنے جو قرات نکرے اسے بھی چھوڑ دے مسئلہ اگر قاری کسی سے کلام کرے تو کیا از سر نو استعاذہ کرنا ہوگا اسلئے کہ فرمایا جب قرآن پڑھو جواب اگر ایسا سمجھا جاے کہ قراءت اول منقطع ہوگئی تھی اور یہ دوسری قرات ہی تو از سر نو استعاذہ کرے ورنہ ضرورت نہین اسلئے کہ امر مقتضی تکرار نہین وہم حنفیہ قرات امام کو مقتدی کی قرات قرار دیتے ہین تو چاہیئے کہ استعاذہ سے مقتدی بھی نرو کا جاوے اسلئے کہ حکما قاری ہی اور یہ جواب کہ استعاذہ بھی امام کا اسکی طرف سے کافی ہے غیر منقول وغیر ماثور ہی دفع قرات امام باعتبار ثواب وجواز نماز مجازاً مقتدی کی قرات قرار پائی ہو نہ حقیقۃً اور آیت مین قرات حقیقی مراد ہی لیس وہ تو مراد نہوگی اسلئے کہ حقیقت ومجاز مین جمع جائز نہین

اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ

شان یہی کہ نہین شیطان کو غلبہ اوپر جو ایمان لائے اور رب پر اپنے بھروسا کرتے ہین

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ۝

نہین غلبہ اُسکا مگر اُنپر جو موالات کرتے ہین اُس سے اور جو ساتھ اُسکے شریک کرتے ہین

شان یہ ہی کہ شیطان کو اُنپر غلبہ اور دسترس نہین جو ایمان لائے اور اللہ پر بھروسا کرتے ہین ہان انھین پر جبت وقابو ہے جو اُس سے دوستی کرتے ہین اور وہ جو باعانت واغواے شیطانی اللہ کے لیئے شریک قرار دیتے ہین یا اُسکے ساتھ اللہ تعالے کو شریک کرتے ہین ف یہ آیت نہایت خوشی اور امن کی ہی شیطان کا حفظ اور اُسکے وسوسے اور کید اور اُسکے پر اثر حیلے ایسے نہین کہ کوئی خداپرست مطمئن ہو سکتا مگر بنظر کمال ترحم وشفقت فرمادیا کہ جب تک تم خود شیطان کے یار نہو اُسکے اخلاق ذمیمہ اور وسواس واہیہ کو دل مین جگہ ندو وہ تمپر قابو نہین پاسکتا اور تدبیر اُسکی اول ایمان صادق دوم توکل راسخ ہے جو اللہ پر توکل کئی ہوئی تدبیر کو معطل جانتے ہین وہ خوب سمجھ سکتے ہین کہ ہمارا قصد والتفات وفعل کسی امر ممنوع کیطرف کچھ فائدہ نہین دے سکتا جب تک اللہ تعالے نہ چاہے اور حق سبحانہ تعالے سے اُسکے منع کیے ہوے کام مین اعانت چاہنا کمال حماقت وبے شرمی ہی پس ضرورۃً وہ تمام تدبیرین عبث ہین اور امر محال وفعل عبث پر عاقل نظر نہین کرتے پس ایسا شخص ہر وقت ہر حالمین شیطانی وسوسے سے روکتا رہیگا اور اللہ تعالے اُسے بچائیگا

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ

اور جب بدلی ہمنے آیت جگہ پر آیت کے اور اللہ جانتا ہی جو اُتارتا ہی بولے نہین تو

مُفْتَرٍ ۭ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۝ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ

مگر مفتری بلکہ اکثر اُنکے نہین جانتے کہدے کہ نازل کیا اُسے جبرئیل نے

رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ۝

رب تیرے ساتھ حق کے تاکہ ثابت کرے اُنکو جو ایمان لائے اور ہدایت و بشارت واسطے مسلمانون کے

اور جب ہمنے کوئی آیت کسی آیت کی جگہ بدلی یعنے ایک منسوخ کی دوسری اُسکی جگہ نافذ کی حالانکہ اللہ تعالے دانا تر ہے اُن فوائد اور مصالح کا جو اُس حکم ناسخ یا منسوخ مین نازل فرمائی تو کفار کہتے ہین آپ تو اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) افترا پرداز ہین یعنے یہ حکم اللہ تعالے کا نہین (ارشاد ہوا) بلکہ اکثر اُنمین کے سمجھتے بوجھتے نہین آپ کہدیجیے یہ آیتین جبرئیل نے حق کے ساتھ اُتاری ہین تاکہ ثابت ومطمئن کرین اُنھین کہ ایمان لائے اور ہدایت وبشارت ہو فرمانبرداروں کو

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ اِلَيْهِ

اور بتحقیق ہم جانتے ہین کہ وہ کہتے ہین نہین سکھاتا ہو اسکو مگر آدمی زبان اسکی کہ کجرائی کرتے ہین طرف اُسکے

اَعْجَمِيٌّ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ ○

عجمی ہی اور یہ زبان عربی فصیح ہے

ابن کثیر بعض عرب کا نام مین مختلف روایتین ایک غلام تھا جسکے مین زبان عربی اسیقدر جانتا تھا کہ ضروری باتونکا جواب دے سکے حضور اقدس اُسکے پاس جاتے آتے کفار کہنے لگے کہ آپ اس سے سیکھ کر یہ عجیب وغریب قصص بیان کرتے ہین کہا بعض سنے وہ رومی تھا اور کتب سماوی سے واقف بہرحال تردیداً ارشاد ہوا ہم جانتے ہین کہ کفار کہتے ہین کہ آپکو یہ قرآن کوئی آدمی سکھاتا ہے جسکی طرف اپنی کج فہمی سے منسوب کرتے ہین وہ عجمی ہے اور یہ قرآن فصیح عربی ہے کیسے امر غیر ممکن پر قیاس کیا ہے **ف** یہ فصاحت بھی عجیب دلیل حقانیت ہے جسے تسلیم نکرنا گمراہی کے علاوہ کج فہمی بھی ہے اسلیئے ایسے عربی فصیح مردامی تو بنا ہی نہین سکتا اور تعلیم بھی ہوتی تو انھین چند نامی شعرا وفصحا سے جو آپکی مخالف اور کفر مین مشہور رہتے اور غالباً کتب آسمانی سے جسکے قرآن سمجھنے مین سخت ضرورت ہے ناواقف اسلیئے فرمایا کہ عجیب گھبرائے ہوئی بدحواس ہین کہ غلام عجمی کو معلم عربی فصیح سمجھتے ہین

اِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَا يَهْدِيهِمُ اللّٰهُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ ○

بیشک جو نہین ایمان لاتے آیتونپر اللہ کی نہین راہ دکھاتا انھین اللہ اور انکے لیئے عذاب دردناک ہی

اِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُونَ ○

نہین بہتان باندھتا جھوٹ مگر وہ کہ نہین ایمان لاتے آیتونپر اللہ کی وہی جھوٹے ہین

بیشک جو اللہ کی آیتونپر ایمان نہین لاتے اللہ اُنکو راہ راست یا راہ جنت یا راہ عرفان نہ دکھائیگا اور اُنپر دردناک عذاب ہوگا اور جھوٹھ کا افترا کرنا انھین کا کام ہی جو اللہ کی آیتونپر ایمان نہین لاتے وہی جھوٹھے ہین **ف** آیت سے ظاہر ہے کہ گو ہر امر بتقدیر الٰہی ہے مگر رجوع وقصد بندے کو بھی دخل ہے

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيمَانِ وَلٰكِنْ

جسنے کفر کیا اللہ سے بعد ایمان کے مگر جو مجبور کیا گیا حالانکہ دل اُسکا مطمئن تھا ایمان سے لیکن

مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ○

جسنے کھولا کفر سے سینہ پس اُنپر غضب ہی اللہ سے اور اُنکے لیئے عذاب ہو بڑا

جو بعد ایمان کے کفر کرتا ہے اُسکے لیئے اللہ کا غضب اور عذاب عظیم ہے مگر وہ شخص جو مجبور کیا جائے اور اُسکا دل ایمان سے مطمئن اور یقین توحید پر قائم ہو اس غضب سے بری ہے لیکن وہ جسنے اپنا سینہ کفر سے کھولدیا اور دلمین تاریکی چھاگئی وہ معذب و مغضوب ہے احمدی جب قریش نے اُنپر قابو نہ پایا جو قوت والے تھے تو کمزورونکو دبانے لگے جیسے بلال و خباب و صہیب و عمار اور یاسر وغیرہ اُنکو مجبور کیا کہ کلمہ کفر کہین حضرت عمار کے والد یاسر شہید کیئے گئے اور عمار نے مجبوری زبان سے کفر کے کلمے کہے ادھر حضور کو خبر دیگئی کہ آپکا جان نثار کافر ہوگیا فرمایا یہ کہان ہوسکتا ہے عمار تو قدم سے سر تک ایمان سے پر ہے اُسکے خون اور گوشت مین ایمان خلط ہوگیا ہے اتنے مین عمار روتے ہوئے آئے اور آنسو اُنکے جاری تھے اور حضور اقدس اپنے مبارک کپڑون سے اُنکے آنسو پونچھتے تھے اور فرمایا اے عمار بوقت اظہار کلمہ کفر تو نے اپنے دلکو کیسا پایا عرض کی مطمئنا بالایمان ایمان سے مامور اور یقین سے مسرور تھا ارشاد ہوا اے عمار اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو تو اسے اطمینان کی حالت مین جا بزی کر لینا پھر یہ آیت نازل ہوئی ہدایہ اگر ایسا شخص جو قدرت رکھتا ہو قتل یا قطع عضو سے ڈرائے تو کلمہ کفر کا زبان سے کہنا مضائقہ نہین اور جبکہ صرف مار پیٹ کا ڈر ہو یا ڈرانے والا قادر نہو تو یہ بھی جائز نہوگا ف دو امر ثابت ہوئے اول یہ کہ اقرار بھی رکن ایمان ہے مگر عند الضرورت ساقط ہوجاتا ہے جیسے بحالت اکراہ یا عدم قدرت بر تکلم ورنہ استثنا صحیح نہوتا پس ۱ یہ قول کہ اقرار رکن ایمان نہین ۲ یہ کہ تصدیق رکن نہین ۳ یہ کہ اقرار و عمل دونون رکن ہین ـ صحیح نہوگا (احمدی) دوم اگر وہ شخص جسپر جبر کیا گیا اقرار کرے اور دلمین اُسکے تصدیق و اطمینان نہو تو کافر ہوجائیگا اور جو کوئی بدون اکراہ زبان سے کلمہ کفر کہے گو دل مطمئن بھی ہو کافر ہوجائیگا (احمدی) لیکن اگر ثابت قدم رہے اور ایذاے ظاہر کی پروا نکرے تو شہید و مثاب ہوگا جیسا کہ حضرت بلال نے مدتون آپکی ایذا شدید اُٹھائی گرمی کی دھوپ مین پتھر گرم رکھے جاتے اور مار پڑتی مگر آپ کی زبان حق بیان پر سوائے (احد) کے دوسرا حرف نہ تھا اور حبیب بن زید کو مسیلمہ کذاب نے کہا کہ تو میری نبوت کا اقرار کر آپنے انکار کیا وہ آپکا ایک ایک عضو قطع کرتا اور پوچھتا کہ اسے پیغمبر کہین آپنے پروا نکی اور جان بحق تسلیم ہوئے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

یہ اسلیئے ہی کہ اُنھوں نے　پسند کیا　زندگی　دنیا کو　آخرت پر　اور بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا　قوم

الْكٰفِرِیْنَ ۝ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ

کافر کو　وہی ہین　وہ کہ　مہر کر دی اللہ نے　دلونپر اُنکے　اور کانونپر اُنکے　اور آنکھونپر اُنکے

وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

اور وہی　غافل ہین　ضرور　وہ لوگ　آخرت مین　نقصان پانیوالے ہین

یہ اسلیئے ہی کہ یہ لوگ دنیا کی زندگی بمقابلہ آخرت کے دوست رکھتے تھے اور اللہ قوم کافر کی رہنمائی نہین کرتا یہ وہی ہین کہ اللہ نے مہر کر دی اُنکے دلونپر اور کانونپر اور آنکھونپر وہی لوگ غافل و بے خبر ہین ضرور وہ لوگ آخرت مین نقصان پاوینگے استحبوا اسمین اشارہ ہی کہ عمداً دنیا کو دین پر اختیار کیا پس وہ محبت جو بمقتضاے بشریت دل مین ہو اُس وقت تک مضر نہو گی جب تک اُسکی اتباع و تائید نکیجاے ابن کثیر مکے مین ایک گروہ کمزور مسلمانونکا اور تھا جو کفار کے ہاتھ سے بھاگ نکلا اور بامید عفو و رضاے الٰہی ہجرت کی انکی نسبت فرمایا

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ

پھر بیشک رب تیرا مہربان ہی اُنکے لیئے کہ ہجرت کی　بعد اُسکے　آزمائے گئے　پھر جہاد کیئے　اور صبر کیئے

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

بیشک رب تیرا　بعد اُسکے　بخشنے والا　مہربان ہی

پھر بیشک تیرا رب مہربان و شفیق ہی اُنپر کہ ہجرت کی بعد امتحان و آزمایش کے پھر جہاد کیئے اور صبر و ثابت قدمی کی بیشک تیرا رب غفور و رحیم ہے **ف** اسمین اشارہ ہے کہ گناہ مصائب و ابتلا سے عفو ہوتے ہین ربط اِس مغفرت و رحمت کا لطف کب نظر آئیگا

یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

جسدن آئیگی　ہر　جان　جھگڑا کرتی　اپنی جان کیطرف سے　اور پھر پائیگی ہر جان جو　کیا　اور وہ ظلم نکیے جاوینگے

یہ متعلق ہی غفور رحیم سی یعنے یہ رحمت و غفران اُسدن اچھی طرح ظاہر ہو جائیگی جسدن ہر شخص کو اپنی ہی پڑی ہو گی نفسی نفسی پکارینگے اور ہر شخص اپنا کیا پھر پائیگا اور اُنپر ظلم نکیا جائیگا نہ مزدوری کم نہ سزا زائد ہو گی ربط اپنی رحمت کی ساتھ ہی ان نعمتو کا ذکر فرمایا جنکا جھٹلانا ممکن نتھا اور انکی ناشکری کا نتیجہ بیان فرمایا

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْیَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً یَّاْتِیْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ

اور ماری　اللہ نے　مثل　ایک بستی کی کہ تھی　نڈر　آباد　آتی تھی　روزی اُسکی　بافراغت

لم ثم ان ربک للذین
ابتلا و اکراہ کر
ان حرف مشبہ
نفعل رب
اسم الذین صلہ
موصول جار
مجرور جو کر متعلق ہو
خبر محذوف کا ہی
ان ربک غفور
للذین ہاجروا و ان
بکلا الخ
۱۲ سبع جادل
جملہ حالیہ
۱۲

كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّٰهِ فَأَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ

ہرجگہ سے پھر کفر کیا ساتھ نعمتوں اللہ کے تو چکھایا اسکو اللہ نے لباس بھوک کا اور خوف کا بسبب اسکے کہ تھے کرتے

قریۃً مکہ اور مراد اہل مکہ ہیں اٰمنۃً اسلئے کہ لوٹ مار حرم مین نہوتی تھی مطمئنۃً اسلئے کہ مارپیٹ اور قحط سالی کا تردد نہ تھا کل سے مراد وہ اطراف واکمنہ جہان سے وہانکی ضرورتین متعلق تھیں انعم یہی امن ورزق ہے اور حقیقت میں ذات جامع البرکات خواجۂ کائنات افضل ترین انعامات ہے لباس الجوع کنایہ ہے کہ فقر وفاقے نے لباس کی طرح ہر طرف سے ڈھانک لیا اور یہ اشارہ طرف اُن قحط سالیونکے ہے جو بعد انکار نبوت ہوئین خوف خواہ قحط یا خوف شمشیر مجاہدان دشمن شکار جو بعد ہجرت وحکم جہاد ہر دلمین سما گیا تھا حاصل اللہ نے مثال بیان کی ایک بستی ہے جو امن واطمینان مین تھی اُسکی روزی ہر طرف سے لوگ لاتے تھے یہ بافراغت کھاتے اور یہ رزق یعنے میوے اور پھل ہر جگہ سے مثل یمن وشام وطائف وغیرہ کے اُنکے پاس آتے پھر اہل مکہ نے اللہ کی نعمتون سے ناشکری کی بتون کی عبادت پیغمبر کی تکذیب شرک فسق کی عادت کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو بھوک کا مزا چکھایا قحط وگرانی شروع ہوئی اور بہادرونکی تلوار سے ڈر ایا جہاد ہونے لگے یہ سزا تھی اُس فعل کی کہ کرتے تھے پھر اس اجمال کی زیادہ تفصیل اور نعمت کی تقریر فرمائی۔

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۝

اور بیشک آگیا انکے پاس رسول انہین سے پھر جھٹلایا اُسے تو لیلیا اُنکو عذاب نے اور وہ ظالم تھے

اسمین شک نہین کہ انھین کی جنس اور قوم سے انہین رسول آگیا (یہ اکمل ترین نعمات ہی جسکا فخر انکو قیامت تک رہیگا مگر) پس جھٹلایا اُسے اور بجائے رسول اللہ کہنے کے کاذب ساحر مجنون کہا پس لیلیا انکو عذاب نے اور وہی ظالم وخاطی تھے عذاب سے خواہ فتوحات اسلام وکسر کفر وشرک وقحط وغیرہ مراد ہی خواہ عذاب آخرت ربط کفار کو ڈرا کر مسلمانون سے فرمایا

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝

پس کھاؤ اس سے کہ دیا تمکو اللہ نے حلال پاک اور شکر کرو نعمت کا اللہ کی اگر ہو تم اُسیکو بندگی کرتے

پس کھاؤ اسمین سے کہ اللہ تعالیٰ نے تمکو روزی دی حلال پاک اور اللہ کی نعمتونکا شکر ادا کرو اگر تم خاصکر اُسیکی عبادت کرتے ہو چونکہ مشرکین معبود باطلہ کی نذر ونیاز کیا کرتے تھے ارشاد ہوا اگر خالص بندے ہو تو اُسی کے شکر گزار ہو یہ شرکت کیسی۔

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ ۖ فَمَنِ

نہین حرام کیا تمپر مگر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور وہ کہ پکارا جائے اُسپر واسطے غیر اللہ کو پس جو

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

بیقرار ہوا نہ بغاوت کرنیوالا اور نہ حد سے بڑھنیوالا ہیں بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

اسکی تفسیر صفحہ ۱۰۹ جلد اول اور صفحہ ۱۰۱ جلد دوم مین قابل ملاحظہ ہے حاصل

تمپر کچھہ حرام نہین کیا مگر مردار اور گوشت سور کا اور جو بدون نام اللہ کے حلال کیا جاوے

پس جو مضطر ہو یعنے بھوک سے دم نکلتا ہو نہ ارادہ عصیان و سرکشی کرے اور نہ حد ضرورت

سے آگے بڑھے لذت وغیرہ مقصود نہو (اُسکے لئے مضائقہ نہین) بیشک اللہ معاف کرنیوالا ہے

اور مہربان ہے یعنے مہربان ہے تمپر سختی نہین کرتا کہ مر ہی جاؤ مگر حرام نکھاؤ اور غفور ہے

باوجود اضطرار و عدم قصد بغاوت و تجاوز جو افراط تفریط ہو گی وہ معاف ہے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا

اور نہ کہو تم اُسے کہ بیان کرین زبانین تمہاری جھوٹھ یہ حلال ہے اور یہ حرام تاکہ بہتان باندھو

عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ۝ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اللہ پر جھوٹھا بیشک جو افترا کرتے ہین اللہ پر جھوٹھا نہ فلاح پاوینگے نفع تھوڑا ہے اور اُنکے لیے عذاب دردناک ہے

جس چیز کو تمہاری زبانین جھوٹھ بیان کرتی ہین نکہو یہ حلال ہے یہ حرام ہے تاکہ اللہ تعالےٰ پر جھوٹھا

بہتان باندھو جو لوگ اللہ پر جھوٹھا بہتان کرتے ہین وہ فلاح نہ پاوینگے۔ دنیا کا نفع قلیل ہے اور

آخرکار اُنکے لئے عذاب الیم ہے ف حلال و حرام قرار دینا یہ اللہ ہی کا کام ہے

جو دل سے ایسا کہتا ہے وہ مفتری و عاصی ہے۔

وَعَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِن قَبْلُ ۖ وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ وَلَٰكِن

اور اُنپر جو یہود ہوئے ہمنے حرام کیا وہ کہ بیان کیا ہمنے تمپر پہلے اور نہین ظلم کیا ہمنے اُنپر لیکن

كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝

تھے نفس اُنکے ظلم کرتے

ہمنے یہود پر حرام کر دیا جو بیان کیا آپ پر اس سے پہلے یعنے ناخن

والے جانور اور گائے بکری کی چربی) اور ہمنے اُنپر ظلم نہین کیا مگر وہ خود ہی اپنی جانون

ظلم کرتے یعنے یہ تحریم خود اُنکی طرف سے تھی تفصیل اسکی صفحہ ۲۵ مین گزری۔

ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا

پھر بیشک رب تیرا اُنکے لیے کہ کین برائیان جہالت سے پھر توبہ کی بعد اسکے اور اصلاح کی

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۠

بیشک رب تیرا بعد اُسکے بخشنے والا رحیم ہی

اُنکے لیے جنھوں نے برائی کی اور بعد اس غفلت اور نادانی سے پھر تیرا رب غفور ہے خطا کے توبہ کی اور اصلاح کر لی بیشک تیرا رب اسکے بعد غفور رحیم ہے **ف** یعنے جنسے نادانی اور غفلت سے خطا ہو گئی پھر نادم ہوئے توبہ کی اور جو بگاڑا تھا اُسکی اصلاح کی مثلاً صوم یا صلوۃ چھوٹ گئی ہی اُسکی قضا کر لی کسیکا مال چھینا تھا اُسکے حوالے کر دیا بہرکیف جبر نقصان بھی کیا تو اللہ تعالے اُنکے لیے غفور رحیم ہی **ف** اگر اصلاح سے یہی مراد لیجائے کہ جو بگاڑا تھا بنایا تو یہ مغفرت تمام حقوق کو شامل ہی اللہ اُنکے ہون پابند یکے اور اگر اصلاح سے یہ مراد ہو کہ آیندہ ایسی خطا نکی تو عفو حقوق اللہ کو شامل

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ

بیشک ابراہیم تھے اُمت مطیع واسطے اللہ کے مائل بجانب حق اور نہ تھے مشرکون سے شکر گزار اُسکی نعمتونکی مقبول کیا اُسکو

وَهَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۞ وَاٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۞

اور راہ دکھائی اُسے طرف راہ راست کے اور دی ہمنے اُسے دنیا مین نیکی اور بیشک وہ آخرت مین نیکون سے ہی

امۃ کہا صاحب معالم نے کہا ابن مسعود نے امۃ سے مراد معلم خیر اور حضرت ابراہیمؑ معلم خیر تھے کہا مجاہد نے ابراہیمؑ موحد تھے اور سب آدمی مشرک کبیر امۃ بروزن فعلۃ بمعنے مفعول پس اُمت وہ جسکی لوگ اقتدا کرین اور وہ امام بنایا جائے اور حضرت ابراہیم بشہادت قرآنی امام تھے **ف** اُمۃ بمعنی گروہ یعنی صاحب گروہ یا ہمت وعزم و قوت قلب و جمعیت و نصرت دین مین تنہا ایک جماعت تھی یا اللہ کے نزدیک صرف آپکی وقعت اور عزت ایک مقبول جماعت کے برابر ہی قانت خاشع مطیع نمازی دعا کرنیوالا حنیف حق کی طرف مائل باطل سے نافر انعم جمع نعمت یعنے نبوت و خلت اور ابو الانبیا و ابو السلاطین و امام کل ہونا ہداہ خواہ مطلق ہدایت و نبوت مراد ہو خواہ وہ تعلیم خاص و نظر حق بین و قلب خداشناس جسنے اُنکو بدون تعلیم ظاہر تعظیم اصنام سے بچالیا اور اللہ کی وحدت کا جلوہ دکھایا حسنۃ ہر قسم کی نیکی اور سلاطین و انبیا کا باپ ہونا ہر قوم اور ہر دین مین مقتدا و ممدوح رہنا **ف** بڑا حسنہ خدمت بنای کعبہ ہی اور ابوت حضرت خاتم الانبیا باقی ان حضرات کی حسنات اور صلاح و نعمات اللہ ہی جانے حاصل ابراہیم اُمت فرمانبردار حضرت پروردگار ہو حق پسند تھے اور مشرکین سے نہ تھے اللہ کی نعمتونکا شکر کرتے تھے اللہ نے اُنھین مقبول و منتخب فرمایا راہ مقصود و منزل قرب و مقام رضا کیطرف ہدایت فرمائی اُنھین دنیا مین بھی نیکی و خوبی عنایت فرمائی اور وہ آخرت مین بھی نیکو کارون سے ہین

پس کفار مکہ کس خیال میں ہیں انھیں ابراہیم خلیل سے کیا علاقہ وہ موحد یہ مشرک وہ جماعت یہ متفرق۔ وہ شاکر یہ کافر وہ حق پسند یہ باطل پرست وہ مقبول یہ مردود وہ رہ یافتہ یہ بہکے ہوئے تباہ انکے لیے دنیا و دین میں خیر و خوبی یہ دنیا میں لقمۂ شمشیر اور آخرت میں طعمۂ جہنم و زمہریر انپر دعوے کہ ہم دین ابراہیم پر ہیں لا حول ولا

ثُمَّ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۭ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

پھر وحی کی ہمنے طرف تیری کہ تابع رہ ملت ابراہیم کا بحالت حق پسندی اور نہ تھے مشرکوں سے

بعد ان تمام تقریر و نکے ای رسول کریم ہم آپکو حکم دیتے ہیں کہ آپ ابراہیم حق پسند کی پیروی کیجیے اور وہ مشرک نہ تھے آپ بھی شرک سے دور رہیے **ف** اتباع ابراہیمی عین اتباع سنت محمدی ہے اور ہمارے حضور اس اتباع کے مامور ہیں

اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۭ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

نہیں بنایا شنبہ مگر انپر جو مختلف ہوئے اسمیں اور بیشک رب تیرا حکم کریگا انمیں دن قیامت کے

فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝

اسمیں کہ تھے اسمیں اختلاف کرتے

معالم ہمنے روز شنبہ کو انمیں لوگونکے لیے جنھونے اُس و نکی تعظیم و تعمیل احکام میں اختلاف کیا موجب لعنت و عذاب بنایا البتہ قیامت کے دن انمیں اللہ حکم کریگا جسمیں وہ اختلاف کرتے تھے تاکہ حق ظاہر اور جزاے اعمال حاصل ہو تفصیل اسکی سورہ بقر جلد اول میں گزری

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِىَ اَحْسَنُ

بلا طرف راہ اپنے رب کے ساتھ حکمت اور نصیحت پسندیدہ کے اور جھگڑ تو انسے اُسطرح کہ وہ بہت اچھی ہے

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝

بیشک رب تیرا وہی داناہے اسکا کہ بہکا راہ سے اُسکی اور وہ داناتر ہے راہ پانے والونکا

حکمت قرآن **ف** یہاں وہ کلیات عقل اور تدابیر صائب مراد ہیں جو باتفاق مسلم ہوں موعظہ قرآن یا قول نرم جدال یہاں بمعنے مصطلح نہیں بلکہ مناظرہ و ابطال باطل و اسکات مدعی و تردید کذب مراد ہے احسن طریق احسن رعنوان موثر تدبیر صائب۔ اس طور پر کہ اثر و قبول و رجوع و محبت و موافقت ہو خصومت و عناد و تعصب و غضب درمیان نہ آنے پائے حاصل اے رسول کریم آپ لوگونکو خدا کی راہ کیطرف بلائے جایئے مگر حکمت سے تاکہ وحشت و جہل و عداوت پیدا نہونے پائے اور اچھی نصیحت سے جو قرآن میں ہیں اور جنکی خوبی پر ہر طبع سلیم شاہد ہو اور اختلافی امور میں انسے مناظرے کیجیے دلائل پیش فرمایئے نرمی و اخلاق و رافت کا لحاظ رہے درشت بیانی و سخت زبانی سے بچیے دشمن کی عداوت اور اُسکی افترا پردازی کے غصے میں کچھ کا کچھ نہو تمام آداب میں شرع و توسط خیر کی رعایت رہے تیرا رب تو خود زیادہ جانتا ہے

اُسے جو راہ سے بہکا اور جو راہ پائی ہوئی ہے **ف** یہ آیت آداب احکام وعظ مین ہے حکم ۱ دعوت اسلام و وعظ عوام بقدر ضرورت واجب ۲ جدل یعنے تردید باطل و اثبات حق ایسی طرح سے کہ افراط و تفریط و خصومت و تعصب نہو واجب ہے ادب ۱ وعظ مین زیادہ تر قرآن اور اُسکی تفسیر کا ذکر رہے شگفتہ روی و وقار خلوص محض ہدایت۔ نرم زبانی۔ فصیح بیانی اور ایسی تقریر کہ عام فہم مناسب حال سامعین ہو دلمین ڈرے موجب ملال خاطر و نفرت طبائع۔ و وحشت و اختلاف فیمابین مسلمانان نہو ۲ کسی شخص خاص کی مذمت نکرے بلکہ وصف کی برائیان مذکور ہون نقلاً یہ کہ شراب خواری گناہ عظیم ہے اور شراب خوار فاسق و لئیم یہ نکہے کہ زید شرابی فاسق ہے اسلیے کہ ممکن ہے زید نے توبہ کی ہو۔ خبر غلط ملی ہو تحقیق ناقص ہو اُسکے پاس کوئی تاویل معقول ہو جیسا کہ فرمایا کہ گمراہ اور رو براہ کو اللہ ہی جانتا ہے۔ اور تخصیص نام مین تنفر و خصومت و عداوت و سب و شتم زیادہ ہوتا ہے جو خلاف وضع وعظ ہے

وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝

و اگر بدلا لو تم تو بدلا لو مثل اُسکے کہ ایذا دیے گئے تم ساتھ اُسکے اور اگر صبر کروگے ہر آئینہ وہ اچھا ہے صبر کرنیوالونکے لیے

کہا جملہ مفسرین نے کہ تین آیتین آخر تک مدنی ہین جب اُحد کی لڑائی مین حضرت حمزہ شہید ہوے اور آپکا مثلہ کیا گیا حضور انور بہت محزون ہوے اور فرمایا کہ ستر آدمیونکے ساتھ ایسا ہی کیا جائیگا یہ آیت اُتری کہ اے حبیب کریم اگر عوض لیتا ہے تو مماثلت و مساوات پر نظر رہے غصہ اور غضب نچاہیے اور اگر صبر کرو اور خاموش ہو رہو تو یہ عفو و صبر صبر کرنیوالونکے حقمین اچھا ہے **ف** انتقام رخصت ہے یعنے کوئی چاہے تو انتقام مالی ہو یا بدنی لے سکتا ہے مگر عفو اولی اور موجب ثواب عظمی و باعث مغفرت ہے اور تجاوز یعنے کچھ زیادتی کرنا حرام ہمارے حضور سید الصابرین نے اپنے چچا حمزہ کا انتقام نلیا اور پورا صبر کیا یہانتک کہ ہندہ جو موجب قتل و ایذا تھی اور وحشی جسنے شہید کیا تھا بعد ندامت و توبہ و اسلام معتوب تک نہوے

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝

اور صبر کر اور نہین صبر تیرا مگر ساتھ اللہ کے اور نہ رنجیدہ ہو اُنپر اور نہ رہ تنگی مین اُس سے کہ مکر کرتے ہین

اور صبر کیجیے آپکا صبر تو اللہ ہی کے لیے ہے اور ان شہدا یا نافرمانبردارونکے حال پر ملول و مغموم نہون اور آپکا سینہ اُنکی اس کجروی اور حیلہ جوئی سے تنگی مین نہ پڑے جب وہ ایمان نہین لاتے تو خود سزا پائینگے۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝

بیشک اللہ ساتھ ہے اُنکے جو ڈرے اور اُنکی کہ وہ احسان کرتے ہین

بیشک اللہ اُنکے ساتھ ہے جو پرہیزگار اور محسن ہین یہ دو توصیفین صابر مین کامل ہوتی ہین اگر خدا سے ڈرتا اور اُسے حاضر ناظر نہ جانتا تو صبر نہو سکتا۔ الحمد للہ جلد ثانی تمام ہوئی۔

ادب انتقام

ع ۱۶
۲۲

ضرور ملاحظہ ہو

جماعت حماۃ الاسلام و مدرسہ رفاہ المسلمین

یہ جماعت پوری پابندی شرع سے قائم ہوئی ہے
اسکی وہی غرضین ہین جو اسلام مین مقدم رکھی گئی ہین
یعنی مسجد مین جماعت سے نماز پڑھنا پڑھانا علوم
دین کی تعلیم - باہمی اتفاق و اخوت اسلامی - اپنے
جھگڑے جماعت ہی مین فیصل کرالینا - اسکے شرکا
چار قسم کے ہین ۱ حامیان جماعت (یعنی امراے
خدا پرست) ۲ مفتیان جماعت (یعنی علماے دین)
۳ شیران جماعت (یعنی وہ نمازی مسلمان جو اسکے کام
انجام دلائین) ۴ منتظمین مساجد جو بجسب ہدایت جماعت
اپنی اپنی مسجد مین نماز کا انتظام کرین - اسکے کام
کارروائیون کے ملاحظے سے معلوم ہوسکتے ہین
بیشک مسلمانون کی بہبودی - دینی و دنیاوی
اصلاح کو یہی جماعت اکسیر اعظم ہے امید کہ حضرات
اہل اسلام اسکی شرکت کی درخواستین بھیجین
اور بعد حصول سند رکنیت و دستور العمل اپنے
اپنے مقام پر ایسی ہی جماعت قائم کرین

یہ مدرسہ ۱۲۹۵ھ سے توکلاً علی اللہ مسلمانون کی
تائید سے جاری و قائم ہے اسکے طلبہ پابندی
شرع و صوم و صلوۃ کے خوگر کرائے گئے ہین
اسمین مفصلہ ذیل علوم پڑھائے جاتے ہین
۱ (قرآن مجید) ناظرہ - ازبر مع ترجمہ
۲ (عربی) صرف و نحو - فقہ - اصول -
فرائض - علم کلام - قدرے معقول
حدیث - تفسیر - ادب ۳ (فارسی)
مسائل دینیہ - صرف و نحو - اخلاق -
انشا ۴ حساب - سیاق - فرائض -
۵ تحریر انشا اردو و فارسی اور یہ تمام
تعلیمین چھ سال مین ختم ہو جاتی ہین -
جسقدر مدرسہ مسلمانون کی مالی اعانت کا
محتاج ہے اُس سے زیادہ اُنکو اسکی ضرورت ہے
اسکا دستور العمل طلب کرنے سے مل سکتا ہے اور جو روپیہ
جس غرض سے بہ اعانت آئے اُسمین صرف ہوتا ہے

خلاصۃ التفاسیر

یہ اردو و عام فہم نہایت ضروری تفسیر اسی جماعت و مدرسے کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے اور اسکے
فائدے اسی کے لیے ہین جن عالی ہمت مسلمانون نے اسکے سرمایے مین اعانت فرمائی اسکا ذکر جلد اول مین
کیا گیا اور اب جو صاحب عنایت کرینگے آخر مین مندرج ہوگا حضرات اہل اسلام قرآن ہم سبکا ایمان ہے
اسکی اشاعت مین بدل مدد کرنا چاہیے **خریداری تفسیر** جلد اول تیار ہے اور دوسری بھی چھپ گئی
عمدہ کاغذ پر کامل ہر چہار جلد کو خریدار سے لعہ اور کاغذ سمی کے لیے مع ہیے جائینگے اور متفرق
جلد کا کاغذ سمی فی جلد ۱۲ کاغذ عمدہ ۱۲ کو فروخت ہوتی ہے اور خرچہ جسٹری ۲ ذمہ خریدار ہے
خط و کتابت [illegible] مولف تفسیر ہذا منتظم مدرسہ واقع شہر لکھنؤ مدرسہ فلاح المسلمین سے کرنا چاہیے